

زیر سرپرستی حکومت ہند

میرزا لغت

मुहज्जलुगात



Mir Zaheer Abbas Rustmani
03072128068

×	جلد ہفتم			×
ع				س
ظ	ط	ض	ص	ش

قیمت مجلہ ۱ روپیہ ۵۰ پیسے

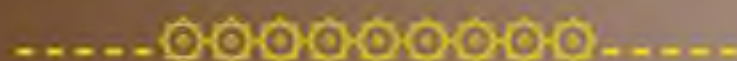
مکتبہ

مکتبہ لکھنؤ



PDF By : Meer Zaheer Abass Rustmani

Cell NO : +92 307 2128068 - +92 308 3502081



In token of my heart-felt gratitude to the timely
sympathies & fruitful Patronage of

H. E. Dr. B. Gopala Reddi

The recognised & respected Governor of U. P.

I have the honour to dedicate this 7th Volume of Mohazzab-ul-Lughat
to his name which will be remembered for long by the lovers of Urdu

—The widely spread language of our most beloved Country.

—“Mohazzab”



عزت مآب ڈاکٹر بی گوپالا ریڈی گورنر اتر پردیش
جن کی سرپرستی لغت کے اظہار تشکر و امتنان کی یادگار ہے
میں بہذب اللغات کی اس ساتویں جلد کو ان کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں۔ ”بہذب“

فی تولد ہفتہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ

سُبُّ اللّٰغِشَا

جِلْدُ هِفْتَمُ

س — ش — ص — ض — ط — ظ — ع

— مَوْلَفِ ہِ —

حضرت سید لکھنوی ممتاز الافاضل صدقہ کل ہند انجمن محافظ اردو، لکھنؤ

ناشر: مکتبہ سید لکھنوی (دہلی)

— بَدِ اِہْتِمَامِ —

سیکرٹری: سید حسن اکمال لکھنوی

انوار الحسن انور رائے بریلوی

مینجر محافظ اردو بک ڈپو، — محبت لکھنوی

— پَتِ —

محافظ اردو بک ڈپو، منصور نگر، نیا محل، لکھنؤ

مطبوعہ: سیر فیروز قومی پریس لکھنؤ

بائیں زونہ
پراس پیس

تہت
جلد ۵۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۳۹
۹۹۱۰

مقدمہ

یہ لغت ہے ادب آموز زبان اردو نجم فیض اس کا درخشندہ و تابندہ باد

کامیابی سے ہوا ساتواں دفتر جو تمام ہفت اقلیم نے خوش ہو کے کہا زندہ باد

شکر اس ذات واجب الوجود کا جو جملہ کمالات کا خالق و مالک ہے، شکر اس پر حقیقی کا جس کے حکم کا ظہور اثر نہ فراموشی اسباب کا محتاج ہے نہ گنجائش وقت کا پابند جس نے اپنے اظہار عبودیت کے لیے کائنات کو خلق فرمایا کائنات میں انسان کو دشمن المخلوقات بنایا اس کے اعضاء و جوارح کو اپنے پہچانے کا ذریعہ بنایا، کانون آنکھوں اور دل کی حیرت افزا قوتوں کو اپنی ذات واحد کے اظہار قدرت کا نمونہ قرار دیا خیال و دل کے رشتے کو سنگ و شمر کی جہی مثال پس اگر کے ناقابل انکار بنا دیا، گوشت کے ایک ٹکڑے کو اہل خیال کے لیے طاقت کلام دیکر اپنے منظم ہونے کا ثبوت پیش کر دیا، اما بعد درود سلام ان ذوات مقدسہ پر جن کے وسیلے ہماری مکرر کوششیں کامیابی کے قوی مددگار بن گئیں، رسائی حاصل کر رہی ہیں۔ اگر ان وسیلوں سے ہم کام نہ لیتے تو ہماری بے بضاعتی ایک ضخیم لغت کے مرتب کرنے اس کو بلحاظ وقت زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے اور اہل مذاق کی نظر تک پہنچانے میں ضرور حائل ہوتی لیکن بالفاظ آرزو لکھنؤ سے

جب علی سانا خدا ہو اور خدا سا کار ساز
تجربہ دے دھارے پہ کشتی اور لنگر توڑ دے

ہم نے اپنی اس فکر افزا خدمت کو انجام تک پہنچانے کے لیے اپنے سفر کی آخری منزل کو پیش نظر رکھا اور درمیانی منزلوں سے بے نیاز ہو کر اس وقت تک اپنے کام کو جاری رکھا یہاں تک کہ آج آدھی سے زیادہ منزلیں طے کرنے کے بعد ہم ”مہذب اللغات“ کی ساتویں جلد خوش فہم اہل نظر حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

پہلی جلد کی اشاعت کے بعد سے آج ساتویں جلد کی اشاعت تک کے درمیانی زمانے میں میں مختلف قسم کے مختلف مسودہ و حوادث کا سامنا کرنا پڑا، اس لغت کے بارے میں مختلف خیالات رکھنے والے اہل ادب حضرات کے ہمت افزا ہمت شکن جذبات بھی کانون تک پہنچے، کبھی نظر سے گزرے لیکن چونکہ ہمت افزائی کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی ان کا نقد و تبصرہ و تشیسی کی صلاحیت رکھتا تھا ان کے مشوروں میں صداقت و خلوص کی خوشبو تھی ان کے لہجے میں انسانی و نفسیاتی جذبات پوشیدہ تھے ان کی وسعت نظر و قوت تمیز کو ظاہر کرنے والا ہمارے لغت کے امتیازی خصوصیات کا زبانی تذکرہ ہمارے سکون خاطر و توصلہ افزائی کا ایسا باعث ہوا کہ ہمت شکنی کے ساعی و کوشاں معاصرین کی گاہ بگاہ نیش زنیوں کے باوجود ہماری رفتار کار میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔

ہمت شکن حضرات کی رائے زنی عام طور پر پر خلوص خدمت کرنے والوں کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے لیکن ہم کو ایسی نکتہ چینیوں یا کلمہ باعوت
 طلال نہیں ہوں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہر سیاسی معاشرتی یا ادبی کام میں بعض لوگ مصلحتاً یا عادتاً اپنے مخالف خیالات ظاہر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن اتفاق
 سے اس قسم کے نقدیہ حضرات کی یہ پرشوق عادت ہم کو بخیاں ادا کے فرض انسانی و لحاظ احساس و اعتراض و پھرانی بہت بلکہ بہت زیادہ بھلی لگتی
 ہے اس لیے کہ مذاق سلیم و صلاحیت فوز عظیم رکھنے والے گروہ فرما ہمارے خد متوں اور مختلفوں کو معترضین کی خواہشوں اور کاوشوں کے سامنے رکھنے کے
 جانچ سکیں گے نیز یہ تمہید خیال بھی ہمارے نزدیک طلال کا باعث ہو جاتی ہے کہ

شکر خدا کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں
 وہ بے رخی سے مجھ کو مگر دیکھتے تو ہیں

لیکن کیا اہل خرد زمانے کے ماحول سے بے خبر ہوئے یا اعتراض کرتے گئے کیا وہ ان باتوں کو پیش نظر رکھے بغیر کوئی فیصلہ کر دیں گے
 کہ اس وقت ہم کو اپنی زندگی نیز زندگی کے کسی کام پر پورا اختیار حاصل نہیں ہے۔ کھانے میں مجبور، پانی میں پابند، چلنا ہار، سوار ہی کی زمینیں و شوار،
 پڑھنے میں حیران لکھنے میں پریشان، کبھی گرائی کا غم سے سرگرائی، کبھی تغیرات کتابت سے پریشانی، انجام کار قسمت کے ہاتھ اور قلت سرمایہ ساتھ
 ساتھ ہے۔ ایسے حالات میں ایک ضخیم کتاب کی ہر نوع اساعت ہی بہ حال خود ایک مشکل کام تھا چہ جائیکہ اس میں ہر خوش فکر اہل ذوق کی پسند
 کے موافق متن قبول کے ذرائع پیدا کرنا۔ فی الحال اگر ہم نقادان فن کی رائے کو صلاح نیک و قابل قبول مان بھی لیں تو اس پر عمل کرنے کے سبب پر
 کیونکر قابو حاصل کریں۔ علاوہ اس کے ہمارے ناقدین کی مختصر و ناقابل تفصیل فہرست میں قریب قریب سبھی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس طرح
 بیان دیا ہے کہ اس سے ہماری رہنمائی نہیں ہوتی، یعنی لغت کو ادھر ادھر سے دیکھنے کے بعد جو کچھ ان کو ناپسند ہو اس کا ذکر تو فرادیا لیکن وہ سب کچھ ہم سے
 جن مجبوریوں میں ہوا اس کی طرف توجہ نہیں کی اور نہ ہی بتایا کہ ان ناپسند اجزاء کے مقابلے میں یا ان کے ساتھ ساتھ اور کیا ہونا چاہیے تھا۔ اس عمل پر
 ایک بات اور قابل ذکر یہ ہے کہ ہمارے دفتر میں کوئی شعبہ ایسی خصوصیت کا نہیں ہے جس میں لک کے سب یا اکثر اخبارات و رسائل آتے
 ہوں، ناقدین کے شائع کیے ہوئے مضامین اب تک ہم کو احباب کی ہمدردی سے خود بخود پہونچتے رہے ہیں لہذا مناسب یہ ہے کہ ہمارے گروہ فرما ہمارا
 ہدایت دہ آگاہی کے لیے ایسے پرچے کا ایک نسخہ ہماری نظر تک پہونچائے گا یہی خیال رکھیں تاکہ ہم اپنی کوتاہیوں سے آگاہ ہوتے رہیں اور اپنی ہیشکاش کو
 زیادہ سے زیادہ قابل توجہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔

بہر حال مذکورہ بالا اعتراضات یا احسانات کرنے والوں کی چھوٹی سی فہرست میں ایک ذات ادیب عصہ جناب رشید حسن خان صاحب
 پروفیسر دہلی یونیورسٹی کی ہے جنہوں نے رسالہ نوائے ادب بمبئی کی ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں ہمارے لغت کی تیسری جلد کا سرسری
 موازنہ فرما کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان میں سے چند باتوں کے متعلق ہم اسی لغت کی تیسری جلد کے مقدمے میں کچھ لکھ چکے ہیں، دو ایک
 باتیں رد و ردی میں چھوٹ گئی تھیں ان کو آج صاف کیے دیتے ہیں۔

پروفیسر صاحب موصوف الصدق نے اپنے اسی مجول بالا تبصرے میں ارشاد فرمایا ہے کہ "مولف نے غصہ یہ کیا ہے کہ میسوں ٹیٹھ ہندی
 بلکہ ۱۲۱۲ سنسکرت الفاظ کو بھی اردو زبان میں شامل فرمایا ہے۔ یہ بھی غالباً اسی (حکومت کی) سرپرستی کا کرشمہ ہے۔" چنانچہ اس کے جواب میں ہم اپنے
 حقیقت پوش مبصر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں نیز ان حضرات سے کہ جن کی نظر سے لغت کے وہ صفحات گزرے ہیں جن میں ہندی الفاظ
 موجود ہیں۔ اس حقیقت یا عدم حقیقت کی تردید یا تائید کے خواہشمند ہیں کہ ہم نے اگر ہندی الفاظ کہیں کہیں لکھ دیے ہیں اور ان کے ساتھ یہ بھی ظاہر
 کر دیا ہے کہ یہ ہندی زبان کے ہیں تو پھر یہ الزام کتنا سچا ہے کہ وہ الفاظ اردو زبان میں شامل کر دیے گئے ہیں۔ ہم نے عربی الفاظ کے سامنے عربی،
 فارسی الفاظ کے سامنے "فارسی"، ہندی الفاظ کے سامنے "ہندی"، اور اردو الفاظ کے سامنے "اردو" لکھ کر اس زبانی جملہ کے پہلے ہی اردگ

کردی تھی پھر ان ہندی الفاظ کا اردو میں شامل ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کہا گیا ہو تاکہ "ہندی الفاظ ایک اردو لغت میں" لکھ دیے گئے ہیں تو ہم اس کا دوسرا جواب دیتے۔ لیکن اردو میں شامل کرنے کا الزام ہمارے نزدیک زیادہ تشریحی جواب کا محتاج نہیں ہے۔ ہم نے جتنا عرض کر دیا غائباً اور باب ہم کے فیصلے کے لیے کافی ہے۔ مرقومہ بالا اعتراض کے آخری طعنہ یہ ٹکڑے کے جواب میں ہم نہایت ادب و اختصار کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ناگوار وقتی اضافے حکومت کی "سرپرستی کا کرشمہ" نہیں بلکہ سمجھنے والوں کی احتیاط اور نہ سمجھنے والوں کی ہدایت کی غرض سے کیے گئے تھے جن کی اس وقت سخت ضرورت تھی۔

اس کے بعد پروفیسر صاحب موصوف الصدور نے تحریر فرمایا ہے کہ "مؤلف کی حیثیت محض تلخیص نگار اور جامع کی ہے، تحقیق لغت سے انھیں کوئی علاقہ نہیں معلوم ہوتا۔" ظاہر میں تو عبارت کے یہ دو ٹکڑے بالکل صاف ہیں لیکن اتفاق سے یہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آ رہے ہیں۔ یہ ایک بات کہ ہماری حیثیت ایک جامع کی ہے، ہماری سمجھ میں آگئی ہے اور اس سے ہم کو انکار بھی نہیں ہے لیکن یہ بات کہ ہماری "حیثیت محض تلخیص نگار" کی ہے، کسی پہلو سے بھی ہمارے دلنشین نہیں ہوتی کیونکہ تلخیص نگار کے حوالے سے الفاظ سے پیدا ہوتے ہیں وہ اس لغت کو دیکھنے کے بعد اس کے مؤلف پر چسپاں نہیں ہوتے بلکہ گوند کے بجائے پانی سے چپکائے ہوئے اشبار کی طرح گرے جا رہے ہیں۔ یہ لغت تو اہل علم کی خدمت میں آنا ضخیم و مجسم پیش کیا جا رہا ہے کہ ہر پہلو سے اس کا بار اٹھانا خود اس کے مؤلف پر گراں گزر رہا ہے ایسی برہمی صورت میں اس کو کسی مجموعہ ادب کا خلاصہ کہہ دینا حق پستی و حقیقت فراوانی نہیں تو اور کیا ہے۔

مذکورہ بالا اعتراض کا دوسرا ٹکڑا "تحقیق لغت سے علاقہ نہ ہونے کا ہے لیکن پروفیسر صاحب موصوف کی اس محققانہ رائے یعنی "تحقیق لغت سے بے تعلقی" کا تمذہ اگر ہماری ہی گردن میں ٹک کے رہ جاتا اور اس کی چمک "مہذب اللغات" کے راستے میں چکا چوند نہ پیدا کر رہی ہوتی تو ہم اس ٹکڑے جیسی کو اپنی بے بضاعتی کے اعتراض کے ساتھ خاموشی سے سن لیتے لیکن چونکہ اس دریاے حکمت کے بہاؤ میں ہماری محنتوں کا صلہ بھی نہ جانے کا امکان تھا اس لیے ضروری معلوم ہوا کہ ہم پروفیسر صاحب موصوف سے یہ پوچھیں کہ کیا تحقیق لغت سے آپ کی یہ مراد ہے کہ جو الفاظ اپنے ساتھ اپنی ایک تاریخ رکھتے ہیں وہ تاریخ بھی ان کے ساتھ کہتے کم اس طرح بیان کی جائے کہ اس وضع کی سرلفظ کے آگے اس کے لغوی و اصطلاحی معنی لکھنے کے بعد اس کی اصل اس کی ابتدا اس کے تاریخی تفسیرات اور اس کا ادبی و علمی وغیرہ سب کچھ لکھا جائے، یعنی اگر ہم "دروزی" لکھیں تو اس کے متعلق معنی لکھنے کے بعد یوں چلیں کہ "لفظ طرز جو عربی میں ملو" "اللقیہ ہیئت اور ترتیب کے معنی میں متصل ہے۔ عربی سے ترکی زبان میں پہونچا اور طرز ہی از دروز کے معنی سے تبادر کر کے خیاط کے معنوں میں بھی بولا جانے لگا، ترکی سے اردو میں داخل ہوا اور اپنے مزاج کے موافق تھوڑی سی گھٹ بڑھ قبول کر کے مستقل دروزی ہو گیا جو آج تک باقی ہے۔" تو صاحبان انصاف فیصلہ کریں کہ اگر ہم لغت کے ہر ضروری پہلو کو پیش نظر رکھ کر اپنی اس خدمت کو انجام تک پہونچانے کا ارادہ کریں تو گنجائش اوقات میں وسعت پیدا کرنے کی تدبیر کس لغت میں ڈھونڈیں، بہر حال ہم پروفیسر صاحب موصوف سے وعدہ کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کو پورے لغت کا جامع تو ہو لینے دیجئے اس کے بعد اگر زندگی بڑھی تو آپ کی بتائی ہوئی اس کمی کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

آخر میں ہم اس ذات کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے اس لغت کی ہر جلد تمام ہونے سے پہلے ایک ایسا نیا قابل فخر سرپرست عنایت فرمایا کہ ہم کو اس کا شکر یہ ادا کرنا واجب ہو گیا چنانچہ اس ساتویں جلد کو ہزار کسٹنس ڈی ایک ٹربی گوبالا ریڈی دام اقبالہ گورنریو پی کی مخصوص سرپرستی حاصل ہونے پر ہم موصوف الصدور کا ادلی شکر یہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس جلد کو آپ ہی کے نام نامی سے منون کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

ناچیز
شیخ محمد میرزا مہذب

۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء

سوداوی: یہ خط سودا سے مشروب، فارسی، فصیح، راج۔
 محل صرف: یہ ہے کہ سوداوی امراتوں کا
 علاج حکماء سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔
 سوداوی مزارع: وہ شخص جس کے مزارع میں خط
 سودا کی زیادتی ہو۔ فارسی، فصیح، راج۔
 محل صرف: دیکھو وہ سوداوی مزارع آدمی
 ہے۔ اس کے منہ نہ لگا کہ دور نہ کسی دن کچھ کہہ دے گا
 سودا ہو جانا، مالا ملے ہو جانا، قیمت ملے ہو نہ۔
 اردو صرف: غیر فصیح، راج۔

من سے دنیا میں دل بکشت پیدا ہو گیا ہر شے
 آگے اس بازار میں پوست کا سودا ہو گیا
 قول فیصل: جنوں ہو جانا کے منوں میں بھی ہوتے
 سود بازار محبت یہ نظر آیا تھے
 دل کا جب سودا ہوا تب ہو گیا سودا بے
 سودا ہونا، خرید و فروخت کا معاملہ ملے ہو نہ قیمت
 ملے ہوتا، اردو صرف، فصیح، راج۔

ایک پائے ہیں خریداروں نے تیرے نقش پا
 کیا ہوا اب بازار میں لے رشک گل سودا کی
 قول فیصل: فارسی ترکیب کے ساتھ فصیح اردو
 اردو ترکیب کے ساتھ غیر فصیح ہے۔
 سودا ہونا، جنوں ہونا، خط ہونا، اردو صرف
 فصیح، راج۔

خیر خدا کے شیر سے کیا دسکیں گے ہم قسطن
 سودا ہوا بن سودا کو اللہ کی قسم قسطن
 سودا ہونا، کنایش عشق ہونا، محبت ہونا، اردو
 صرف، فصیح، راج۔

تمام عمر ظفر ہم رہے پریشاں حال
 کسی کی زلف کا سودا ہوا تو ایسا ہوا نظر

سودا کی: سودا، خط، جنوں، فارسی، صفت
 فصیح، راج۔

من کے آواز عمری گھر میں کہا غلام نے
 دیکھنا دور پہ گھر آ رہا سودا کی کیا
 سودا کی: کنایش، عاشق، فارسی، فصیح، راج
 ایک مدت سے میں سودا کی ہوں
 حسن صورت کا تماشا کی ہوں مرزا سودا
 سودا کی بنانا۔ (سودی) دیوانہ بنانا، عجیبہ الحواس
 کرنا، کنایش، عاشق بنانا، اردو صرف، فصیح، راج
 مجھ کو سودا کی بنایا ہے دکھا کہ آنکھیں
 تم رشتہ کے کا لیا کرتے ہو دارم سے کام
 قول فیصل: اس کا لازم سودا کی بنا بھی
 ہوتے ہیں۔

اے نگوڑی کیا پھر گی ہو کے تو لگے گلے
 بن نہ سودا کی اسے سودا نہ کر نہ بھر کا جانا
 سودا کے خام، خیال خام، وہ خیال جس کا پورا
 ہونا نامکن ہو، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
 بنمہ کھراں عشق روئے نہیں
 تیرا سودا سے خام رکھتے ہیں رشک
 سودا کی ہونا، دیوانہ ہونا، کنایش، عاشق، ذریعہ
 ہونا، اردو صرف، فصیح، راج۔

سودا کی ہے چتیر خط سبزنگ کا
 رہتا ہے اس کو آنکھ پر نشہ عجب کا
 سودا ہونا، نفع، نقصان، اردو، مذکر، ہما جنوں
 کی اصطلاح۔

سودا پر دنیا سودی چلاتا (سودی) سود پر دنیا
 پر قرض دینا، بیا جو سود پر دنیا، (نور اللغات)
 قول فیصل: اہل لکھنؤ سود پر سود پر دنیا یا سود پر
 سود پر چلاتا کرتے ہیں مگر سودی چلانا کے بجائے

سودی روپیہ چڑا کرتے ہیں۔
 سود پر دنیا، (سودی) بیا جو سود پر دنیا، اردو
 فصیح، راج۔

قول فیصل: سود پر سود پر دنیا، بھی راج و
 فصیح ہے۔
 سودا ہونا، سودا ہونا، سود لینے والے فارسی ترکیب
 صفت، (نور اللغات)

قول فیصل: زیادتی پر زیادتی سودا ہوتا ہے۔
 کسی کے ساتھ سودا ہو چکا ہے کہتے ہیں تو کہتے ہیں سود
 لینے کے معنی میں کسی کے ساتھ سودا ہو رہی، بھی راج
 ہے۔ جیسے "سودا ہو رہی بہت بڑا گناہ ہے۔"
 سودا ہونا، جب سود نہ ادا ہوا وہ سود کی رقم
 اصل میں شامل ہو کر اس پر بھی سود نفع مینہ سے
 لیا جائے اس کو سودا ہونا کہتے ہیں۔ مرکب سود
 فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

محل صرف: سودا ہونا، حساب میں نہیں آتا۔
 سودا ہونا، اچھوت، ہندوؤں کی چٹائی ذات جس
 کا کام ذکر کی خدمت، اس وغیرہ ہے، جیسے مالی،
 دھوبی، پتار، لوہار وغیرہ (ہندی) مذکر، (نور اللغات)
 قول فیصل: اردو میں بالعموم اچھوت اور کسی
 کے ساتھ سودا کہتے ہیں۔

سودا ہونا، زیادتی یا ظلم کی جگہ استعمال میں ہے۔
 اردو لفظ، قلیل الاستعمال۔

زلف مجھ زاد کو دکھائی دہا
 اس پر سودا ہونے جی جی جان نوا
 قول فیصل: اب سودا ہونے کا استعمال زیادہ
 تر اس شے میں ہے۔ "مرے پر سو
 دتا ہے۔"

سودا کرنا، نفع پہنچانا، اردو صرف، مزدک۔

آنی تھی ہو، سو آجکی خوری
سود کرتی نہیں ہے اب بڑی بہت کھڑی
سود کھانا۔ دھندلی، بیازینا، بیاز پر دیو چلا
سو پر دینا، اور صرف غیر فصیح زبان
بے مزاج جو کھلے سے سوا
سود کھانا بھی اب حال ہوا
سود کھانا، مولوی ایچ دین داری سے ہمید
(سودا)
سود لگانا، دھندلی، بیازینا، اور صرف ہما ہونے
کی اصطلاحات
محل صرف۔ وہ تین سو روپے جو قاسم کی
پہ تین روپے سیکڑا سود لگاؤ۔ ہم یہی کہتے ہیں
سود مندر، فائدہ دینے والا، مفید، فارسی، صفت
فصیح، زبان
محل صرف۔ وہ آیت بہت نامراض میں آپ
کتنی بھی خوشامد کریں۔ وہ آپ کے یہ سود مندر ہو
سود دن چور کی ایک دن ساہ کی۔ سود دفتر
کی بھلے گی تو ایک دفتر شریف کی بھی چل جائے گی۔
ہمیشہ ایک ہی شخص کی نہیں رہتی۔ جو کبھی پکڑا نہیں
جاتا ہے۔ شہری، کھادت۔ (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں نہیں ہوتے۔
سود دن چور کے ایک دن شاہ کا۔ چور اگر سود
چوری کر کے سلامت رہے تاہم ایک نہ ایک دن پکڑا
جائے گا جو کھلے کا جھوٹ، فریبی کا فریب اور چور
کی چوری پکڑی جائے گی کے محل پر اور دھندلی
کی زبان
محل صرف۔ آں ایسی لوٹ تو مت بچاؤ سود
چور کے تو ایک دن شاہ کا۔ ایسا نہ ہو کسی دن پکڑی
جائے۔ (مرآۃ المعرفین)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ اس محل میں سود
کی جگہ سب دن ہوتے ہیں۔
سود دن سناہ کی ایک دن لہار کی زبردست
کی کوشش زبردست کے سامنے بالکل ہتھی
ہے۔ وہ سود میں جو کچھ کہیں گے یہ ایک دن نہیں
کرسکتا۔ اور دھندلی، دھندلی، احوال و امثال
قول فیصل۔ اب لکھنؤ اس کا مفہوم یہ ہے
ہیں۔ زبردست کے مقابلے میں کبھی کمزور کا وار
کبھی چل جاتا ہے۔ جیسے "غریب کہاں تک اس
پر معاش کی مار کھاتا۔ آخر ایک دن حاکم کے
فرار ہو گیا۔" یہ ہے سود دن سناہ کی ایک دن
لہار کی۔
سود دست سودن۔ آدی کر دیا تھا لازم ہے
اور کادوہ۔ غم اور دھندلی کی زبان
محل صرف۔ یہ بات کی کوئی موم نہ ہے کیا فائدہ سودن
قول فیصل۔ تبتہ و تبہ میں سودن زیادہ زیادہ ہے
سود و سودیں۔ کثرت تکرار ظاہر کرتی ہے
چیزوں میں سب سے بھی چیز اور صرف بیس راہ
سخت جانی سے بنے کیا دانت دیکھا جائے
آج و آج یہ وہ سود و سودیں بن کر دیکھ کر
قول فیصل۔ ایک اور لغت صرف یہ ہے سود میں
ایک سود و سودیں اچھا فقرہ
سود و۔ (دوا و صرف) اس چیز کا بارہ جو چیز کھنے
سے حاصل ہو فارسی، تکرار، تکرار یا تکرار کی زبان
اس تکرار سے جس پر اسے بارہ نہیں ہوتا
سود و اس کا آجائے گا ذرا کے لئے
قول فیصل۔ سود و اس کی ترکیب سے فہم
زیادہ مشہور ہے۔ بولت اور لغات نے "سود و"
کے معنی لکھ کے لکھا ہے۔ "جیسے سود و الماس"

سود و مندر، سود و الماس کے استعمال میں کچھ نہیں
تو سود و مندر، اب لکھنؤ نہیں ہوتے اس جگہ پر
مندر کہتے ہیں۔
سود ہونا۔ لازم، فائدہ ہونا، نفع ہونا، حاصل
ہونا، اچھا لگنا، اچھا آنا، اور صرف، شہرک
کی جگہ کو پریشانی و خاک نشانی سے جرات
جو کوئی نقد دل نہیں اسے یہ سود ہوتا ہے جرات
قول فیصل۔ اس میں بر فائدہ ہونا زیادہ ہے
سودی (دوا و صرف) سود سے نسبت لکھنے والا ہے
مولوی دوسو، فارسی، صفت، فصیح، زبان
سود سے والا، سودا ہونے والا، اور کثرت، زبان
محل صرف۔ دیکھو کوئی سود سے والا بول رہا ہے۔
تو پکارو۔
قول فیصل۔ زیادہ تر پھیری سے ہے والا سود و
کھانا ہے۔
سود و۔ دوا و خیر، اوصاف کا کھانا، سود و
انگریزی، تکرار
سود و۔ ایک قسم کی کبھی کا کھانا۔ ایک طرف کی کبھی
اس میں ایک زور دینے سے ہونے دھاتی مادے کا نام
ہے جو ذرا سے پانی سے لپکا، اکثر ہزاروں میں پایا
جاتا ہے۔ انگریزی، تکرار، فرنگ آصفیہ
سود و اور۔ وہ کی کا پانی جو سود کے کاگ سے
بنا یا جائے۔ (دوا و صرف) انگریزی، تکرار، زبان
محل صرف۔ تیار اخذ کیا ہے جسے کہیں
سود و اور کی بولی کھلی اور اب گئی۔ ابھی تم بہت غصے
میں تھے اور اب نہیں رہے ہو۔
سود و دل۔ سود و اسد حال، شہری، صفت
فرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ دوام لکھنؤ سود و کسر اول کہتے ہیں

سودھی چیتروں کی وہ قوم جو اپنے کو باگرو نامک کی اولاد بتاتی ہے ہندی۔ مذکر۔ (فرنگ آصفیہ) سورجیہ بھم اول دفع دوم۔ خاک شتریز اردو۔ مذکر راج۔

محل صرف۔ شریعت اسلام کے چوتیس میں جس اعرین قرار دی ہیں ان میں ایک سودھی ہے۔ سورجیہ حرام زادہ شریز ہذات بھل اردو۔ صفت۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بھل کے نام میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ہندی میں راج ہے جیسے "دو بڑا سودھی" آدی ہے۔ بھل میں جاتا ہے ناد جو جائے۔

سورجیہ (مجاڑا) ایک لکڑی ہے۔ غلاب و قہر و غضب کا اردو غیر فصیح راج۔

محل صرف۔ تم بڑے سودھی۔ کہا تھا کہ سبق یاد کرنا مگر تم نے نہیں یاد کیا۔

سورجیہ آواز شریہ حروف علت یا ان کی آواز حروف عاب۔ جہتوں حتی تیرہ اور بعض کے موانی تولا ہیں۔ سنسکرت مذکر (فرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

سورجیہ (الفتح) لڑچ خانہ ہندی۔ موت (اور تلفات)

قول فیصل۔ یہ دیہات کی زبان ہے لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد سب لڑچ خانہ بولتے ہیں سورجیہ بچہ جننے کے بعد سے غسل کرنے تک کا زمانہ دہلی میں سوز گتے ہیں۔ (اور تلفات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ دیہاتی زبان ہے سورجیہ ایک قسم کی پھلی۔ اردو مذکر فصیح راج۔

محل صرف۔ آگن ہم نے یہ بڑا سورت کار کیا

سورجیہ (ادد) جس خوشی۔ فارسی۔ مذکر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں استعمال میں نہیں۔ سورجیہ شادی بیاہ۔ فارسی۔ مذکر دہلی کی زبان۔

کیا کیا سرا انجام اسباب سورجیہ کد صرف جو افسانہ جی چشم حور

سورجیہ سرخ رنگ اسی وجہ سے لال اور گل لال کو سوری کہتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر (فرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ یہ زبان لکھنؤ کے تعلیم یافتہ طبقہ تک محدود ہے وہ بھی بہت کم۔

سورجیہ سیاہی آل خاک رنگ جو گھڑے یا خیر یا اذیت کا ہو۔ اسی وجہ سے خود رنگ گھونٹے کو سورجیہ کہتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر (فرنگ آصفیہ) قول فیصل۔ بالعموم راج نہیں۔

سورجیہ بہادر آدمی دیر آدمی سورجیہ آدمی اردو مذکر غیر فصیح راج۔

مگر محنت آیا ہر مگر شیشے میں سرکش ہوتی نہیں خم کر کے میں سورجیہ گرن

سورجیہ بہادری شجاعت سورجیہ اپنی رشتی بہادری ہندی صفت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان سنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ مولف فرنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھتے ہیں۔ عالم۔ فاضل۔ (انا پنڈت کے مورت)

تہہ سرسوں کے بدھت کے سترھویں پیشو کے باب کا نام ہے سورجیہ مرزا اندھا "اہل لکھنؤ اور تو کسی سنی میں نہیں بولتے البتہ سنی نمبر ۵ میں سورجیہ بجاتے سورجیہ کہتے ہیں۔

سورجیہ۔ رخنہ۔ چھید۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح راج۔

کان کی نو میں گھیسے سوئی کی بالی کی کر جس کا ہر سوئی کے نام کے سے بھی تھا سورجیہ

قول فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے ہیں۔ درد اور ڈھجری تشکات۔

۲ منہ منہ زبان تہہ موکھا تہہ گھٹا سورجیہ درد پر نالہ تہہ سام جہم کے اد پر کے پھوٹے پھوٹے چھید تہہ گھر خانہ۔ اردو سب کو فادہ کی قرہ دیا تہہ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سورجیہ دار۔ روزن دار پھید دار۔ سورجیہ دالا۔ فارسی صفت۔ فصیح راج۔

محل صرف۔ انگشت کی سوئی سورجیہ دار ہوتی ہے اور اس کا سورجیہ بہت باوریک ہوتا ہے۔

سورجیہ گڑنا (بھدی) چھیدنا۔ چھید کرنا اردو صرف فصیح راج۔

محل صرف۔ سنی سے اس لکھنؤ میں سورجیہ کر کے کیل بڑو تاکر مشہور ہے۔

سورجیہ ہونا۔ چھید ہونا۔ چھیدنا روزن ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔

نام سورجیہ عبت نیچے تک پوگمان سورجیہ یہ جگہ میں ترے تیرے ہوا

شورت۔ (داد) مودت اقرآن مجید کے ایک سو چارہ بابوں میں سے ہر ایک کو سورت کہتے ہیں عربی

یہ بھی ایک اس نے سورت قرآن سن کے سب حاضر ہیں حیران

قول فیصل۔ یہ لفظ تحریر البفردت دستمال ہوتا ہے۔ عام ہون چال میں سورجیہ ہے۔

عربی میں اس کی فتح سورجیہ جو عربی دان طبقہ کہتے ہیں دیتا ہو عام طور سے سورجیہ اور سورجیہ راج ہے۔

سورت بڑا بندوستان کے ایک بڑے شہر کا نام جو احاطہ ریشمی میں ہے۔ مندر۔

سیر کی ہم نے اٹھ کے تا سورت
وہی دیکھی نہ ایک جا صورت

قول فیصل۔ سورت کے باشندے کو سورتی کہتے ہیں۔
سورتی۔ سورت کا تہ کو جو نہایت کڑوا ہوتا

ہے اور پان میں ڈال کر کھلایا جاتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے تبا کو کہتے ہیں

سرتی چارس اور ہلد وغیرہ میں بولتے ہیں۔
سورتی۔ (دو بچوں) بھیرن اگ کی جلد یا ایک گنی

کا نام۔ ہندی موت۔ موسیقاروں کی اصطلاح
سورتی۔ گنی رن میٹھی تار اور (دو)

جاڑے میٹھی کا ملی سچوں میٹھی نار افرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ جب کہیں

سورتی کہیں بولیں گے تو وہاں سردام مدنیہ کھنکھاتا
ہے یا کانہ کہنے سے غرض ہوگی۔ جیسے وہ تو کس کو

کتاب ہے جو کچھ کرنا ہو کر لے۔ لیکن عربی میں
اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔ سورتی گنی کے سر کو

سورتی کا سر کہتے ہیں۔ جیسے خواجی نے بادشاہ
سلامت کی غزل خریدنے کے نکالی بوسنیا آنکھوں

سے لگایا اور بلند آواز سے سورتی کے سروں میں
پڑھنا شروع کیا۔ (اہل کا یادگار مشاعرہ)

سورتی۔ آفتاب۔ اردو مندر، فصیح راج۔
تم رات کو کیا آئے قیامت نظر آئی

سورتی نکل آیا مکالم کے برابر جلال
قول فیصل۔ حالی نے سورتی کے معنی شخص کاں بھی

کہا ہے۔
مرتقا کا مکالم تو کامل تر نظر آتا تھا یاں

سورتی آفتاب مکالم پانچ چپ جاتا تھا یاں

سورتی۔ دھوپ۔ ہندی، مندر (فرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سورتی۔ سسی۔ ساج پوتوں کا ایک فرقہ جو اپنے
آپ کو سورتی کی اولاد میں خیال کرتا ہوا اس کی

حکومت اچودھیامیں رہی تھی۔ راجہ رام چندر
خانہ ان میں تھے۔ ہندی، مندر۔ (فرنگ آصفیہ)

سورتی۔ میلہ۔ (یا بھول) جس مکان کا صحن مشرق اور مغرب
کی طرف طول میں زیادہ ہوا اس میں خوب چھوپ

بھرتی ہو۔ ایسا مکان خوش خیال کیا جاتا ہو۔ اردو
صفت غیر فصیح راج۔

محل صرف۔ وہ جو کرایے کا مختصر سا محسوس گھر
مقا۔ بدین کچھ دار شیرداں اس پر سورتی بید

زمین میں ہزار طرح کے رختے جا بجا پھیلے (نور اللغات)
سورتی چھینا۔ شام کی تاریکی یا ابر کی دھند

سورتی کا پھنا ہوتا۔ اردو صرف، فصیح راج۔
سورتی روپتے، سورتی ڈوبے۔ (تاج محل)

آفتاب کے غروب کے وقت سورتی چھپے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سورتی ڈوبتے ڈوبتے اُتار

بولتے ہیں جیسے اس وقت بجے ہیں اگر اچھی سے
پیدل چلو گے تو سورتی ڈوبتے ڈوبتے حضرت گنج پتھ

جاؤ گے۔ سورتی ڈوبے یعنی سورتی چھپے لکھنؤ کی زبان
نہیں، البتہ سورتی ڈوبے کن کی کے ساتھ بول

دیتے ہیں۔
سورتی ڈوبنا۔ (لازم) آفتاب کا غروب ہونا

سورتی کا پھنا۔ اردو صرف، فصیح راج۔
حسن والے حسن کا انجام دیکھ

ڈوبتے سورتی کو وقت شام دیکھ
سورتی غروب ہونا۔ سورتی چھپنا۔ اردو صرف، فصیح راج۔

سورتی ہوا غروب کا سر حین کا

سورتی کو پانی دینا دیا، پانی چڑھانا، اہل ہندو
کے پوجے کا ایک طریقہ۔ اردو صرف، اہل ہندو کی زبان۔

دیکھ کر چہرہ بہتہ بہتے ہیں زیادہ کے اشک
پانی سورتی کو دیا کرتے ہیں ہندو جو کر

سورتی کو چراغ دکھاتا ہوا۔ دانا کو دانا کی
بات بتانا، کسی بڑے بچہ کو کسی معمول ہستی کا مشورہ

دینا۔ اردو صرف، فصیح راج۔
ان کے آگے فروغ پانا

سورتی کو چراغ ہر دکھانا (گلزار انجم)
قول فیصل۔ کسی چھپتی ہستی کا کسی بڑی ہستی کی تعریف

کرنا بھی اس کا ایک مفہوم ہو۔
تیری کیا تعریف ہو اسے شاعر عالی دماغ

دیکھ کر تیری سورتی کو درد دکھانا چرغ (نور اللغات)
سورتی گہن۔ کسوت آفتاب، جب چاند زمین

اور سورتی کے نیچے میں مائل ہو جاتا ہو تو آفتاب
کی روشنی زمین تک نہیں پہنچ سکتی یہی سورتی گہن ہو

اردو مندر، فصیح راج۔
جا پاٹ خطانے اس کے رخ بے نقاب میں

سورتی گہن بڑا شرف آفتاب میں آئیر
قول فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ نے سورتی گہن

بھی لکھا ہے جو اردو میں داخل نہیں اگرچہ اصل
وہی ہو۔ پڑنا مہیا کہ شعر بالاسے ظاہر ہوا اور

ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
لو برس گیا سورتی گہن ہوا دن کو

مختور دن میں ہوئے جب شہنا نام تمام (نور اللغات)
صاحب فرنگ آصفیہ نے اس کے معنوں کی وضاحت

ہیں کی ہو کہ جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے
اپنے قطر کی نسبت کہ لندی یا پستی پر جوتا ہو تو وہ

آفتاب کے ایک جزو کو زمین کے ایک حصے سے چھپا

ہے اس کو سورج منشی ماکسوف کہتے ہیں اور یہ
خیال کرتے ہیں کہ اس کی روشنی جاتی۔ تی ہر
در اصل زمین کی روشنی جاتی رہتی ہے اور چاند
کا سایہ اس کے اوپر آجاتا ہو

سورج منشی کے وقت اہل ہندو میں بہت خیر خیرات
ہوتی ہے اور مسلمان نماز کو سو یا ستر آیت پڑھتے
ہیں اور ان کے عذاب خداوندی کا سوا نہ ہوتا ہے۔
سورج منشی کے وقت سورج کے نور و روشنی کے
وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

کہتے ہیں۔ یہ جہاں کا ایک کھیل یا تماشہ ہوتا ہے
قول فیصلہ۔ لکھنؤ میں کسی کھیل کو یہ نام نہیں
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

استعمال کرتے ہیں۔ اردو عوام کی زبان
محل صرف۔ ابے سو کے پتے گرامی کی سونے
نہیں دے گا کیساں کنڈی کشتکے سے بار بار
صورت کھانا۔ سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت
سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت سورج منشی کے وقت

نہیں کہتے۔

سورہ ہودہ اور سورہ یونس سورہ سے بنایا ہو قرآن مجید کے ۱۱۰ حصوں میں سے ہر ایک حصے کا نام فارسی میں قصہ سرائیگا۔

حافظ نائش ناظر کیا ہو خطا پڑھی ہو سورہ ہودہ کا نہ کل جو سنا حامیم کا تیسواں باب سورہ اخلاص۔ سورہ توحید۔ قل جو اللہ تو اس مجید کے آخری سورہ میں سے ایک سوا ہزار سورہ سے کا نام۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح۔ کج۔

تنبہ اور ہنی میں رہے باب اخلاص

نورانیہ سورہ خدا میں کی پڑھا ہوا

قد جیسو ہو قرآن اس سورہ کی محبت اور سال

نورانیہ کے خیال سے نکاح کی غریب میں کی

کے وقت دولہائے پڑھواتی ہیں۔ اس سورہ میں

خداوند نام کی وحدانیت کا بیان ہو چکا کہ

اخلاص اردو میں معنی محبت اور پیار کے معنی ہو

نورانیہ کے قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام

جو اللہ کی طرف سے سورہ ہودہ کے بعد واقع

ہوا ہو۔ فارسی ترکیب فصیح سرائیگا۔

لب بام پر جب یہ سورہ سے معنی

کریں سورہ نور کو اس پر دم

بہت شہور سورہ سے کا نام۔ فارسی ترکیب مذکر

فصیح سرائیگا۔

رنگے ہیں سن کے میں دئے کہلی ہاں

مجید کو در مصحف فتح سورہ یونس

قون فیصل۔ یہ سورہ کثیر حل مشابہت سے یہ

پڑھتے ہیں۔ اور ہاتھوں سختی موت سے

ہونے کے یہ حالت مذمہ میں ہمار کو سہا ہے

یہ سورہ بایسویں پارہ سے شروع ہوا ہے

پارہ میں ختم ہوتا ہو۔ صاحب فرنگ مدنی

نے لکھی ہو کہ اس کے شروع میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ہو جس میں

نہ قول کے مطابق حضرت کے اسماء کرامی

میں سے ایک نام یہ بھی ہو جس میں لکھی ہیں

کہ اس میں یا مرتبہ اور اس لفظ سید کر

انہ کرنا ہو مگر غیبی پیغام میں دیکھ کر

سین اسپین کا مختلف لفظ انسان کی تسخیر

بانتظیم ہو۔ اس سورت کی تلاوت کرتے ہو

اس لیے بعض عورتیں درک مارے اس کا نام

نہیں لیتیں۔

سورہ ابراہیم بزرگ۔ سورہ صوفی میں

موتوں پیش۔ فارسی مذکر فصیح سرائیگا۔

نورانیہ کے قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام

وہی دھڑکی ہو دس ہزار ہزار ہزار

سورہ دیکھ دو دیکھ دو دیکھ دو دیکھ دو

میں صرف۔ سچے باطن مضمون میں۔ اصل ہوا

تم میں چلے چلو تو زیادہ کیفیت ہو۔ ایک کرشمہ

ہو سوز میں ساز ہو۔ دانشائے سرور

سورہ سوز خوان سلام اور دیکھ دو دیکھ دو

جو قطعہ یا رباعی یا رباعی میں پڑھتے ہیں

مذکر فصیح سرائیگا۔

نور خوان ہو ساز مطرب بھر میں

راگ مجھ کو مرثیے کا سوز ہو

قد فیصل۔ پڑھ کے ساتھ اس کا معنی

کچھ میں شاعر تو نہیں سمجھتی ہوں مرثیہ خوان

سوز پڑھ پڑھ کے محبتوں کو رلا جاتا ہوں

بنانا کے ساتھ سوز بنانا بھی بولتے ہیں جس کے معنی

ہوئے کسی نہ دھن میں سوز تیار کرنا۔

سوز پڑھ سید محمد میر کا تخلص مرحوم پال

میں قراول پورہ ایک محلہ قاس میں رہتے تھے

مگر بزرگوں کا اصل وطن بخارا تھا۔ ان کے پاپ

سید نبی، ادین بہت بزرگ شخص تھے سوز مرحوم

پہلے یہ تخلص کرتے تھے۔ جب مرثیہ سوز تخلص

سے مل کر ہوئے تو انھیں نے سوز اختیار کیا۔

آخر میں لکھنے پہلے آئے اور نواب صفی اللہ

کے استاد مقرر ہو گئے۔ سوز یہی فات پالی۔

سوزاک۔ (دوا و مہول) امر امن ساز یہ ہے

ایک بیماری کا نام۔ اردو مذکر، راج۔
 کروں کیا نگہ دور افکاک کا
 ہوا غارضہ اس پیوناک کا (شاہ لودھ)
 قول فیصل۔ اس بیماری میں مٹانے میں شمع پڑ جاتا
 ہر پیشاب سوزش کے ساتھ آتا ہے۔ پیپ ہوتی ہوتی
 ہے۔ اس کا سبب غراک زیادتی ہو (یہ لفظ مرکب
 ہے سوز۔ جلن اور آگ کلمہ نسبت سے)
 سوزاں :- (دوا مجہول) جلتا ہوا، جلن بولی
 فارسی صفت اسم مفعول فصیح راج۔
 ہر استخوان جسم کو سوزاں بنا گئی
 شامی کے قد کو سوز چرانا بنا گئی
 قول فیصل۔ انھیں معنوں میں سوزناں بھی تھا
 جواب راج نہیں۔

دل میں داغ نامراد دل پہ آہ سوزناں
 دور فتنے کسی رکھتے ہیں تنہائی میں ہم فتنم
 اس کا اسم فاعل سوزناں بھی راج تھا جواب
 نہیں دیتے۔

سوز کیں آہ سوزناں نہ بچاتی میں لگا دیوے میر
 سوز پڑھنا :- سوز خوان کا آغاز مرثیہ سے
 پہلے کوئی رباعی یا قطعہ یا کسی مرثیہ کا پہلا اور
 بضرورت دوند پڑھنا۔ اردو صرف سوز خوان
 کی اصطلاح۔

کوئی سوز پڑھ کر دلا دیتا ہو
 کوئی منہ نیا کر مہنا دیتا ہو
 سوز خوان :- ایک شعر کے مرثیہ خوان کو کہتے
 ہیں کہ سخت اللفظ خوان کہ ضد ہوتا ہے۔ اور
 سخت اللفظ خوان اس مرثیہ خوان سے عبارت ہے
 جو منبر پر بیٹھ کے بغیر دھن کے مرثیہ پڑھتے ہیں۔
 فارسی ترکیب مذکر فصیح راج۔

قول فیصل۔ دھن اور لے میں سوز سلام اور مرثیہ
 پڑھنے کو مجموعی حیثیت سے سوز خوان کہتے ہیں جو
 موت ہے۔

سوز درکول :- غم دل، درد دل۔ فارسی ترکیب
 مذکر، فصیح، راج۔

شرح فلیسنگوا کثیرۃ زکس بہار عشق
 نعمت سوز دروں تقدیر زین العابدین
 (تیکم صاحب عالم قاسم لکھنوی)

سوزش :- (بضم اول دوا مجہول کسر سوم)
 کھولن، جلن۔ فارسی، موت، فصیح راج۔

کیا کیجیے کہ ہو سوزش داغ جگر ایسی
 سنتا نہیں وہ غیرے تشنہ قمر ایسی
 سوزش بگھنا :- جلن مثلاً اردو صرف
 دلی کی زبان۔

نہ بیجے اشک کے دیا سے مری سوزش دل
 گر چہ ہے شعلہ جوالہ کو گرداب بنا
 سوزش فرو ہونا :- جلن جاتی رہنا۔ اردو
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہاؤ نسوؤں نے چشم سے دریا تو کیا چل۔
 فرد کب اس سے دل کی سوزش ہوئے دانی ہو
 قول فیصل :- بالعموم سوزش جاتی رہنا زبانوں پر
 سوزن :- (بضم الفم دوا مجہول) سوئی، کپڑے کا
 آلہ۔ فارسی، موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فصل گل باقی ہو کروں گھر بیاں پیر چاک
 آنے وہ سوزن اگر پیر ہو آتی ہو
 قول فیصل :- صاحب لوا مع، التشریل نے جتھ اول
 (سوزن) لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں
 سوزن ساعیت :- گھڑی کی سوئی۔ فارسی
 موت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جے پاؤں نے سوز پاست کی ہر پالی گروش شاد کھ
 سوزن عیسیٰ :- وہ سوئی جو حضرت عیسیٰ کے دامن
 میں اٹھی ہوئی آسمان چادر پر چل گئی مٹی رخا کر
 عربی الفاظ، موت، قلیل الاستعمال۔

کاوشی مرگاں سے چھلنی ہو گئے پائے نظر
 سوزن عیسیٰ زبان خار صحران ہو گئی

قول فیصل :- مولف فرہنگ آصفیہ کے لکھنے کے
 مطابق جناب عیسیٰ اس سوئی کے سبب حکم الہی
 چوتھے آسمان سے آگے نہ جاسکے کیونکہ سوئی دنیوی
 اسباب و تعلقات کی چیز تھی۔ مگر ان کے اکثر اس بات
 کو تلمیح کے طور پر لفظ کیا ہے۔

سوزن کاری :- سوئی کا کام۔ فارسی، موت،
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوزنی :- ایک قسم کا روئی بھرا ہوا کپڑا جس
 سوئی کا باریک کام کیا ہوا ہو۔ فارسی، موت۔

عاشق ہیں جو سوزن مڑھ کے
 اپنی اچکن طری سوزنی ہو (نورالطاعات)

قول فیصل :- روئی بھرے کپڑے کی قید نہیں سامنے
 کپڑے پر بھی ایسی طرح رنگین تاگوں سے بیل بوٹے

بنائے جاتے تھے اس طرح کہ سیدھی طرف وہ
 بیل بوٹے دکھائی دیں۔ اب اس کا رواج بہت

کم ہو گیا ہے۔ کپڑے کی اچکن ٹو پیاں، اگر کھایا
 دگلا، مچھنے کے لیے فرش بنایا جاتا تھا۔

تکلف منزل محبت نہ کر چلا چل تو بے تکلف
 کہ جا بجا خار زار حشمت زیر یا فرس سوزنی ہو

سوزنی یعنی فرش مخصوص کا مڑھ بچانا کے ساتھ ہے۔
 بچاؤں سوزنی آلہ جلن اور اچھوتی لا

اور اس پر کھوں میں اک نیچے کو کریم
 موجودہ دور میں شیش سے بنی ہوئی پھول دار روئی

سوسنی سے ان لہروں کی تعلق جنہوں کو برہمن
تھو کہیں کہیں نہ سوسن آزاد کی طرف آتش
سوسنی نے آسانی رنگ کا گھوڑا - فارس
(نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم نہیں بولتے۔
سوسنی - انہیں گوں آسانی - فارس صفت
سوسنی - قلیل الاستقامت۔

محل صرف :- گاہ ابر سوسنی نمودار ہوا ہوا
تھو میں چلنے لگی - (طلسم ہوش رہا)
سوسنی - کثرت سے یا فراط نہایت - اردو
فصیح - اسکا۔

ج خواب راحت جہاں سے سوسو کوس میر
سوسو بل کھانا - (مندی) نہایت غصہ
اور تیج و تاب کھانا - اردو صرف غیر فصیح راج
خدا جانے پھنسوں کس تیج میں پکے کیا ہو
کہ مجھ پر آج بل کھاتی ہو وہ رشتہ و تاسوسو
سوسو چنے - سیکڑوں آدمی بہت سے آدمی
اردو دہلی کی زبان -

عالم خاک میں بسمل گاہ ہو
ہر رہے ہیں دھیریاں سوسو جئے میر
سوسو خیال آنا - طرح طرح کے بہت سے
خیالات آنا - اردو صرف غیر فصیح راج۔

حال سن کے تری خوشی پر
دل میں سوسو خیال آئے ہیں
سوسو دعائیں دینا بہت سے دعائیں دینا
لاکھوں دعائیں دینا - اردو صرف دہلی کی زبان
گھر سے چلے وہ آتے ہیں میری خبر کو آج
سوسو دعائیں دیتا ہوں آہ سوسو آج
قول فیصل :- لکھنؤ میں ایسے محل پر لاکھوں دعائیں

دینا متعلق ہو۔
سوسو طرح :- مختلف طریقوں سے - اردو صرف
فصیح راج۔

محل صرف :- میں نے ان کو سوسو طرح سمجھا یا مگر ان کی
سمجھ میں نہیں آیا۔

قول فیصل :- اسے (حرف جاز) کے اضافے کے ساتھ
سوسو طرح سے بھی راج و فصیح ہو۔

ان لہروں نے نہ کی مسیحالی
ہم نے سوسو طرح سے مرعیا
سوسو کرنا - (ہر دو واہ معرفت) جاز کے
مارے ناک سے پکپاتی ہوئی آواز نکالنا - سردی کے
مارے ششیا - اردو صرف عورتوں کی زبان -
محل صرف :- سردی کے مارے سوسو کر رہے ہو یہ
نہیں کہ سوسو رہیں لو۔

قول فیصل :- کھانے میں میں زیادہ ہوجانے کو بہت
سوسیانے کو بھی سوسو کرنا کہتی ہیں - جیسے کالی میں
بہت سے میں ڈالوا کے کھا تو گئے گراب بیٹھے ہوئے
سوسو کر رہے ہیں۔

سوسو کوس :- (دما یو فعل) لبا سفر مسافت
دور دور کوسوں - اردو صرف دہلی کی زبان -
ع خطبہ جو جس کے باعث ہم جوئے نام سوسو کوس
سوسو کوس بھاگنا - (لازم) نہایت رسیدگ
اور وحشت اختیار کرنا - اردو بھاگنا پاس نہ پہنچنا
الگ رہنا - دور رہنا - اردو صرف دہلی کی زبان -
ج ہمارے نام سے بھاگے ہو وہ خود سوسو کوس
سوسو کوس نظر نہ آنا - (لازم) دور دور نظر نہ آنا
کہیں تپہ نہ گنا - اردو صرف دہلی کی زبان -

یہ روز بھر بھی یارب گر روز قیامت ہو
نظر آتی نہیں آج مجھ کو شام سوسو کوس

سوسو گھڑے پانی پڑنا - سیکڑوں گھڑے پانی
پڑ جانا کمال نادم و شرمندہ ہو جانا - شرم سے
آب آب ہو جانا - اردو شکل دہلی کی زبان -
ج رقیبوں پر یہاں پڑتا ہو تب سوسو گھڑے پانی پڑنا
قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں کہہ کر سیکڑوں بولتی ہیں
ایک سیکڑوں گھڑے پانی پڑ جانا یا گھڑوں کی پڑ جانا کہتی ہیں۔
سوسو نام دھرتی بہت برا بھلا کہنا کہہ نہیں
کرنا - نقص نکالنا - اردو صرف دہلی کی زبان -

کیا غور حسن ہو سوسو طرح و طرح ہذا نام
وہ شبیہ شاہ کنگاں کو دھر کے سامنے
سوسو - ایک تم کارنگین حلیہ پر کپڑا جسے اکثر
دیہاتی عورتیں پہنا کرتی ہیں قصور پنجاب میں اس کا
بہت رواج ہو - ہندی - موٹو - مسزوک۔

محل صرف :- دس میں نوڑیاں کال کالی گڑھے کی چیر
سوسو کے پانچاٹھ پھولے پھولے گال - (طلسم ہوش رہا)
سوختے لیے ہوئے آئے - (طلسم ہوش رہا)

سوسیانے ایک صفت :- جتنا دانا ہوں گے جب
کہ ایک رائے ہوگی - اردو شکل مسزوک۔

تھو کی تھی باہم ایک صورت
مثل ہو سوسیانے ایک ہومت (الفیلہ نومعلوم)
قول فیصل :- مولف فرنگا نے اس مثل کو یوں لکھا
ہو سوسیانے ایک میت (میت بیائے معروف)
لیکن اہل لکھنؤ کسی صورت سے اب نہیں بولتے۔

سوسو طرح کا :- مختلف انداز کا - اردو صرف
فصیح راج۔

اسم عظم پر سیلیاں کو تفاخر ہو عبث
سوسو طرح کا اثر اللہ کے ہر نام میں ہو
سوغات :- مستحق ہدیہ و چیز جو مسافر کے
دوستوں کے واسطے لائیں - فارس کا موٹو - فصیح راج

ہوئے یوسف کے ہوا مصر کے کیا راقی عیسا
اور یعقوب کے قابل کوئی سوغات نہ بھتی
قول فیصل :- مولف نور اللغات نے لکھا ہو کہ سوغات
عربی میں تحفہ عجیبے کو کہتے ہیں مگر عربی لغات میں سوغات
کے معنی نہیں ملے۔ بعض لغت نویسوں نے اس کو
ترکی لکھا ہو ممکن ہو ایسا ہی ہو۔ بہر حال فارسی لوگوں
نے جس استعمال کیا ہو۔
سوغات :- انوکھی چیز، عمدہ چیز، نادر چیز،
ترکی، موٹ۔
قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے ان معنوں میں
لفظ کو اردو قرار دیا ہے اہل کتب عمدہ چیز، نادر
چیز کے معنوں میں سجاوے سوغات کے مترادف لیتے ہیں۔
سوگانی :- قابل تحفہ، نایاب، عمدہ، پسندیدہ
چیدہ۔ اردو صفت عوام کی زبان دہی کا صفت
فرہنگ آصفیہ
سو غلاموں گھر سونا :- اگر فرزند نہ ہو تو سو
غلاموں کے ہوتے بھی گھر خالی خالی گستاخو یعنی
فرزند ایک بھی باعث آبادی خانہ ہو فرہنگ آصفیہ
قول فیصل :- اہل کتب نہیں بولتے۔
سو غلاموں میں گھر بنے نا :- کئے بہت آدمی
میں تب بھی گھر نہیں بنایا۔ محاورات ہندوستان
قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔
سو فاریا :- (داو معدون) تیر کا وہ سوانح یا
شذوذ جو تیر کے کرم میں اس کا ہوتا ہو جو چھوٹے
تیر کو چاہے کمان میں رکھ کے لٹنے کی طاعت چھوٹے
ہیں۔ وہاں تیر تیر کی جنگی۔ فارسی مذکر، فیصلہ
ہذا ال کے ابو تیر سے تیر کا سو فاریا
یہ چپ ہوا ہو کہ گویا نہیں زبان منہ میں
قول فیصل :- وہاں تیر کے گناہ کو لب سو فاریا

کہتے ہیں۔
کس قدر سو آگے دست چٹائی کا اثر
لیتے ہی چٹکی میں رنگ آیا لب سو فاریا
سو فاریا :- سوئی کا ناگہ۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل :- اہل کتب نہیں بولتے۔
سو فوسہ :- (داو مجبول ہندی سبیا کا
مگر ابوام فرست، حملت، چھٹکارا، سجات
امداد، مذکر، دہلی کی زبان۔
سو فوسہ سینہ زنی سے جو ہمیں پار ملے
کیا جو ملک جو گریباں میں پھرتا رہے
قول فیصل :- طنا اور ہونا کے ساتھ اس کا
صورت ہو۔ جیسے جہاز میں سو فوسہ خوب عطا
دونوں میں ہی مذہب مذکور رہتے تھے۔ (تہذیب)
سو لغت فرہنگ آصفیہ نے افادہ اور کمرض
کے معنی میں بھی تحریر کیا ہو مگر کوئی مثال ہندی
اہل کتب ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔
سو فوسے میں سو فوسے کے وقت :-
(ساج فعل) ذہنت میں، ذہنت کے وقت
۱۔ تنہا میں، اکیلے میں۔ اردو، آؤسٹ آصفیہ
قول فیصل :- کسی معنی میں اہل کتب نہیں بولتے۔
سو فسطا :- (داو مجبول) وہ صفت ہے
بنیاد و ہم پر ہو۔ یونانی، مذکر، قلیہ یا فوسے
کی زبان۔
قول فیصل :- اس کے ہی گرو کو جس کے بدل کی بنیاد و ہم
ہوتی، داو معدون کو کہہ دینے سو فسطا کہہ دینے
ملاوہ حرشیت سے ہر ایسے قلیہ کو سو فسطا کہتے ہیں۔
کبھی میں نفی حقیقت میں تھا سو فسطا
کبھی میں معتزل یا مشر رقر مذہب ذوق

سو فسطائیوں کی اصولی حیثیت کو سو فسطائیت
کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں ایسی کو فسطائیت کہتے ہیں۔
سوئی صدی :- سوئیں سو پوسے کا پورا۔
اردو، راج۔
حل صرف :- مجھے سوئی صدی یقین ہو کہ تھارا کام
استحباب یا بائے گا۔
سوئی :- (داو معدون) بازار، نرل، صدر،
قیمت یافتہ طبعے کی زبان۔
ہو جو یوسف بھی نو پکے کا یہاں بہتر
عشق کا سوئی ہو جہاں سے الگ (قرآن مجید)
قول فیصل :- عربیوں میں کبھی کبھی سوئی کو کاڈاک
ترکیب سے بول دیتا ہو جو آیام جاہلیت میں عرب کے
ایک مخدوم بار کا نام تھا۔
سوئی :- (سوئی بازار) یہ کلمہ نسبت سوئی
سے منسوب بازار ہے۔ عربی صفت عربیوں کے
کی زبان۔
سو قیاس :- بازاروں کا ساسا، عوام کا، فارسی
قلیہ یافتہ طبعے کی زبان۔
محل صرف :- سو قیاس مسامین کے ناول ہندوستان
پر برا اثر ڈالتے ہیں۔
سو کام چھوڑ گئے :- سب کام چھوڑ گئے
ہر جگہ کہہ۔ اردو، عربی، فصیح، راج۔
محل صرف :- سپر گرا۔ ان غیر دونوں انہوں کے
نہ جانے کس نے کہہ دیا، بھٹ موٹ۔
روت افزا :- گریباں یہ سوڈا لو کہہ بلو سب۔
حسن آراء :- ہم اسٹہ افزا ہے سو کام چھوڑ گئے
خدا کی قسم۔ (فساد آراء)
سو گن :- (بفتح اول و سوم) سوت، اردو، سب
محل صرف :- ہر گون کا قول ہو کہ شرانہ

غریبی پر عاشق ہو۔ دولت اور نجات آپس میں سوکن ہیں۔ (آب حیات)

سوکن سے میری نکل زمانے کی احتیاج۔ حب ہوتی ہو اس کو روز زمانے کی احتیاج جان صا

سوکنا، سوکھنا۔ (مندی) جذب لیا

ایک دفعہ ہی پل بانا، چڑھا بانا، اٹل بانا لٹھا بانا، ڈکار جانا، ڈکوس جانا۔ ہندی۔

(فرہنگ آصفیہ)

سوکن مرگئی آنکھ چھوڑ گئی۔ ایک دشمن ملا تو دوسرا موجود ہو۔ ہندی۔ مثل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔ سوکنوں کی جوڑی یا اول حارہ ایک قسم کی آتش بازی جو چھوٹے وقت کراتی ہو۔

ہندی، موت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کھنڈ میں مستعمل نہیں۔ سر کر س، بھاگنا۔ (لازم) دور بھاگنا،

نفرت کرنا، الگ رہنا۔ اردو صرف نصیح راج ڈرتا ہوں بس کہ میں غم فرقت کے نام سے

سوکوس بھاگتا ہوں محبت کے نام سے سوکوس سوکوس کے اپنا گھر نظر آتا ہو۔ (لازم) اپنا

حال اپنے تئیں خوب روشن رہتا ہو اپنا گھر دیکھ دیکھاں دیتا ہو، اپنی مصیبت پہلے سے حلوم ہو جاتی ہو۔

دوری یار میں ہو حال دلِ ابرار اپنا میر ہم کو سوکوس سے آتا ہو نظر گھر اپنا دیکھنا

قول فیصل۔ یہ کھنڈ کی زبان نہیں۔ سوکھا، سوکھنا۔ (بوا و معروف) خشک شدہ،

گیلا کی ضد۔ اردو صفت نصیح راج۔ محل صرف۔ کہتے ہیں سوکھا گنا پاک، جوتا ہو۔

سوکھنا۔ دبلے پٹا، لال غ۔ اردو، صفت غیر فصیح، راج۔

محل صرف۔ نکل سوکھا آدمی اور اگر اتنی کہ یہم کو میں کچھ نہیں سمجھتا۔

سوکھا، سوکھنا۔ سکر ہوا، تھکایا، پرا۔ اردو صفت، نصیح راج۔

محل صرف۔ یہ لوگ مارے سوکھے تھریوں پرے اہم لے کے میں کیا کروں گا یہ نہیں کو سبارک میں

سوکھا، سوکھنا۔ روکھا پھیکا، سخت تیز تند۔ اردو صفت۔ جیسے "روکھا سوکھی جواب"

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ صرف روکھا جواب بولتے ہیں۔

سوکھا، سوکھنا۔ روکھا پھیکا، بن نک کا۔ اردو صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔ سوکھا، سوکھنا۔ قحط، خشک سال، قحط سال۔

اردو خدگر، عوام کی زبان۔ قول فیصل۔ پڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

جیسے برسات سے پہلے برسات ہو گئی ہو اب ک سوکھا پڑ جائے تو کوئی تعجب نہیں۔

سوکھا، سوکھنا۔ ایک مرض کا نام جس میں بچے بہت دبلے ہو جاتے ہیں۔ اردو خدگر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اس بچے کو سوکھے کا مرض ہو گیا ہو۔ کسی ڈاکٹر کو دکھا دو۔

قول فیصل۔ موت فرہنگ آصفیہ صاحب نور اللغات نے مندرجہ ذیل تین معنی اور کھنڈ میں

کھنڈ میں راج نہیں، خشک تبا کو، بھنگ یا دیان، لا غری، دبا ہوا۔

سوکھا پڑنا۔ (لازم) قحط پڑنا، قحط۔ لی ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جس سال سوکھا پڑا تھا غلہ بہت تنگ ہو گیا تھا، گریب بھی گہریں روپے کا تین سیر تھا راج کل

سوکھا نہیں ہو اور میر پھر کا ل رہا ہو۔ سوکھا پڑنا، (مندی) بے نیل مرام

والس کرنا، خشک جواب دینا، باتوں میں مانا صاف انکار کرنا۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اتنا کام یا ایک پیسہ بھی نہیں دیا، نکل سوکھا ترخا دیا۔

قول فیصل۔ اسی معنی میں سوکھا مانا بھی ہوتا نور اللغات نے لکھا ہو جو سب سے کم راج ہو۔

سوکھا کھنڈ۔ خشک شدہ درخت بغیر شاخوں اور پتوں کا سوکھا ہونا۔ ہندی۔

اسے موسم خزاں کے اس سر کو تیرے آگ انشا جیل اداس ہوئی سو اک سوکھے کھنڈ پر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس لفظ کے سلسلے میں صاحب منگرا نے مولف نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"اسی شعر، نشان میں اس لفظ کو ایک جگہ ذکر پڑھتے ہیں اور حلقہ ہو ڈال کی روایت میں لفظ ڈنڈ۔"

اب اس کو موقع کے لحاظ سے کھنڈ پڑھتے ہیں۔ حالانکہ انشا کی غزل کے قوال کنڈ، جند وغیرہ ہیں

اور کھنڈ اس میں کسی طرح نہیں کھتا۔ مگر کھنڈ جو انشا نے استعمال کیا ہو نہیں پڑھتے کھنڈ یا

کھنڈ معنی سوکھے درخت کی صحت میں تنگ نہیں مگر پیش کردہ شعر میں اس کی مثالی تخریص ہو اور

اصول لغت نویس کے قیداً خلاف ہو۔ (فرہنگ) مجھے اس سلسلے میں صرف آنا عرض کرنا ہو کہ

کھنڈ، اور کھنڈ، اہل کھنڈ اب نہیں بولتے اور

تھنڈے کے بجائے 'سند' کہتے ہیں۔ انشاء نے
منہ رجبہ بالا شعر میں نہ تھنڈا استعمال کیا ہو نہ
'سند' بلکہ ڈیڑھ کنہ ہو۔ طرہ خط ہو کہیں نہ انشاء
دلینے والے سے ہمہ معبودہ مطبع بول کتورہ ڈیڑھ
کھنڈ میں بھی۔ راج۔
سوکھا جواب: خشک جواب۔ صاف لکھ
روکھ جواب: خالی جواب۔ اردو، مذکر،
غیر فصیح، راج۔
قول فیصل: دنیا اور لٹا وغیرہ کے ساتھ ہر کا
صفت ہو۔

اب سوال قتل پر ملے لگا سوکھا جواب
آپ داری کیا ہوئی قاتل تری تلوار کی
سوکھا ڈنڈ: بغیر شاخوں اور پتوں کا
سوکھا ٹٹنا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، راج۔
محل صرف: زمانہ ناہنجار گردوں سفید شوار
بھی پریوں کے جھنڈ دکھاتا ہے گاد سوکھ ڈنڈ
دکھاتا ہے۔ (انشائے سرور)
سوکھا سا: لاغر، نحیف، دلا پتلا۔ اردو،
غیر فصیح، راج۔

محل صرف: وہ یک سوکھا سا آدمی جو سر
اتنا دم کہاں کہ اتنے بڑے مجمع میں بستوں چلے
اس کے لیے بڑی ہمت درکار ہو۔
سوکھا سا کھا: خشک۔ اردو صفت
مذکر، عوام کی زبان۔
'مکڑے' ہیں سوکھے سا کھے فقط ان پاؤں کے کہ ہر
وہ تر ہر مذاق کہاں ہیں پلاؤں کے
سوکھا سا کھا: دلا پتلا۔ اردو، سرور عوام کی زبان
سوکھ سا کھا: گورا، گورا
کملو کا گھر والا جو گا جان صاحب

سوکھا سا کھا جواب پانا: (مندی)
قطعی انکار کا جواب پانا۔ اردو صرف، فصیح،
راج۔

پیا سی سی۔ ہی نہ آپ پایا
سوکھا سا کھا جواب پایا: شوق قدوں
سوکھا سہا: دلا پتلا، لاغر، نحیف، اردو
صفت، مذکر، فصیح، راج۔
اس پری کے، شک سے میں نہ کیوں کرتا کرتا
سوکھے سمے قیس کا دل سے مٹا یا غلغلہ انشاء
سوکھا سہا: چپ چپ سے خوف زدہ۔
بندی، صفت۔ (دفرہنگ آصفیہ)
قول فیصل: اہل کھنڈ ان معنوں میں نہیں بولتے۔
سوکھا لگنا: (لازم) دلا پتلا ہونا،
لاغر و نحیف ہونا، بدن کا سوکھ جانا
دق کا مرض لاحق ہونا، دق ہونا۔
(دفرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل: اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سوکھ جانا: نکروں یا بیماری سے دلا
ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔
غرض اس بھوک پر وہ نکلے ہو سوکھ
تس پر اس فکر میں گیا ہو سوکھ
سوکھ کر (کے): (باز معنی) خشک ہو کر
نور یا رطوبت دور ہو کے جیسے سوکھ کر کھڑک
ہو گیا سوکھ کے تکا ہو گیا۔ (دفرہنگ آصفیہ)
قول فیصل: کھنڈ میں کس کے سوکھ کے کاٹا ہو گیا
(کاٹا بھائے تکا)
سوکھ کر پتھر ہو جانا: (لازم) اس قدر
لاغر ہونا کہ ہڈی لیلیاں نکل آئیں نہایت دلا پتلا
ہونا پر گوشت نہ رہنا۔ اردو۔ (دفرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: کھنڈ کی زبان نہیں۔
سوکھ کر تھنڈ ہو جانا: سوکھ کر کھنڈ
ہو جانا: سوکھ کر بہت خشک ہو جانا،
دور ہو کر بہت خشک ہو جانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل: (مکلف فرہنگ آصفیہ) میں نہیں
کہ اس کو دہری کی زبان لکھ دیا جائے۔ اہل کھنڈ اس
صورت سے نہیں بولتے۔ سوکھ کر کھنڈ ہو جانا،
لکھا ہو وہ بھی اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سوکھ کر (کے) (اچھوڑا سا) ہو جانا:
نہایت دلا ہو جانا، انتہائی نحیف و لاغر ہو جانا
اردو صرف۔

ترش رو ہوں گے کہوں جو زہری بازی چھوڑ دے
تھے وہ چیرٹ ہو گئے اب سوکھ کر اچھوڑ سے جھان
قول فیصل: اب تھنا اچھوڑ ہو جانا زیادہ ہو۔
سوکھ کر کاٹا ہو جانا: (لازم) نہایت
دلا اور لاغر ہو جانا، نہار و نحیف ہو جانا۔
اردو صرف، فصیح، راج۔

غم فرقت میں ہوئے سوکھ کے کاٹا ایسے
پنے داس کو بجاتے ہیں بیاباں ہر سے
خ پیش قدمی سوکھ کے کاٹا ہو جائے (مکلف فرہنگ)
قول فیصل: سائے اضافے کے ساتھ سوکھ کر
کاٹا سا ہو جانا بھی کہا ہو جو اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
بے رونق ہو باغ کی جنگ سے بھی بڑی
گل سوکھ تیرے ہجر میں کاٹا سا ہو گیا
الستہ انصاف معنی میں کاٹا سا ہو جانا، راج و فصیح ہو
سوکھ کر لقات ہو جانا: بہت زیادہ
نحیف و لاغر ہو جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان
کی زبان۔
محل صرف: (بذریعہ باب کے مرنے کے بعد)

اس قدر معیتیں، ٹھٹھ میں قدر فاقے کے سوکھ کے لقاات ہو گیا۔

توں فیصلہ۔ فارسی میں سکات بر وزن نبات ہر جس کے معنی ہیں ضائع، خراب۔ عرب میں نقط کسی را سگاہ چیز کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے کو کہتے ہیں سوکھ کر ہدف ہو جانا۔ روزہ سوکھ کا شا ہو جانا بہت دہلا ہو جانا۔ نیت کمزور ہو جانا۔ اردو صرف غورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تپ فرقت سے لہ کماں ابرو ہو گیا سوکھ کر ہدف عاشق ہو گیا سوکھ کے ڈانگر ہو جانا۔ سن دیا ہوا کہ ہڈیاں پسلیاں دکھائی دیں۔ (فرہنگ اثر) قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہو۔

سوکھنا۔ (جو) معروف، رشک ہو نا۔ بہ رقم ہونا، بے رطوبت ہونا، آگ بے جوا، آفتاب یا جوا سے۔ اردو مصدر فصیح، کہتے ہیں میں مہرے پایے تو یہ سوک پانی بکچے روئے بھی تو آنکھوں کے نکال پانی سوکھ کھٹا۔ (کنایت) دہل ہونا، خوف اور بیم یا رنج و فکر سے لاغر ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، برا سچ۔

یہ خوش چہنوں کے سودے میں ہوں سوکھا ہوں کی بھی نہ سوکھے، مسقدر مشاخ قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہوڑن، خون کمان، چار دیواری سوکھ، ہر خم

ترتک ہو تو سوکتے ہیں ہم سوکھے استرے سے سر نہ دوانا۔ (فرہنگ) بھیر پانی لگائے سر نہ دانا، لکھت زیادہ ہو۔ (دراستہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کورے استرے سے سر نہ دانا سچ ہو۔

سوکھے پڑنا۔ کچھ نہ دینا۔ محروم کھنا بے غیر مرام و پس کرنا۔ اردو صرف متروک۔ محل صرف۔ دوسرے دن کا اجلاس بھی سوکھ پڑا۔ (فرہنگ اثر جو اردو و پنج)

سوکھے ٹکڑوں پر کوٹوں کی مہمانی۔ شبنم خورے کی نسبت بولتے ہیں۔ یا غریبی اور مفلسی میں شادی رچانا کہ بگ، ناداری میں پیش کی باتیں مفلس میں شبنم غریبی میں بیاہ اردو وشل، قلیل الاستعمال سوکھے ٹکڑوں پر کوٹے اڑانا، تھوڑے سے درما ہے پر ذیل کام اختیار کرنا۔ (نور اللغات) قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوکھے دھانوں پانی پڑنا (پڑ جانا)۔ تروتازہ ہونا شادابی حاصل کرنا۔ بوس کی حالت میں مراد حاصل ہونا، بری حالت سے اچھی حالت ہونا، لذت کی امید بندھنا، از سر نو زندگی پانا، جاننا جان پڑ جانا۔ اردو صرف فصیح، برا سچ۔

سوکھے دھانوں پڑنا جو پانی پانے سے سر سے زخموں کی شوق قدو قول فیصل۔ میں کے اضافے کے ساتھ سوکھے دھانوں میں پانی پڑنا بھی استعمال ہوا ہو۔

فسردہ ہو دل کا ش قسمت لڑے۔ پھر ان سوکھے دھانوں میں پانی پڑے۔ (خیر شاہ) ہوئے کے اضافے کے ساتھ سوکھے ہوئے دھانوں میں پانی پڑنا بھی کہا ہے۔

ان کے ملنے سے پوٹ زیت دو پارہ میری ہو شل پانی پڑا سوکھے ہوئے دھانوں میں جان صاحب پڑا (پہ) کے اضافے کے ساتھ سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا بھی کہا ہو جو فرہنگ آصفیہ کے اندراج کے مطابق دہلی کی زبان ہو۔

جوٹی سر سبز کشت ایران سوکھے دھانوں پر پڑ گیا پانی بقول مولف فرہنگ آصفیہ چونکہ دھان سب قلوں زیادہ پانی چاہتے ہیں اور ایسے ہی مقاموں میں جہاں پانی یا تری ہمیشہ رہتی ہو دے جاتے ہیں اور دھان پانی نہ ملنے سے سوکھ جاتے ہیں اس لیے ان کے حق میں جلد پانی کا بیج بنانا ایسا ہو جیسے مرنے سے نکال جانا۔ لہذا اس خیال سے یہ محاورہ بنایا گیا۔

موت مذکور نے "سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا" لغت قائم کیا ہو اور مثال دی ہو سوکھے دھانوں میں پانی پڑنا کہ (پڑ کے بجائے میں) مثال میں لکھنوی شاعر کا یہ شعر درج کیا ہو سوکھے دھانوں میں ہمارے کبھی پانی نہ پڑا

کبھی پوشاک پہن کر نہ وہ دھان آیا آئیر مثال میں ایک فقرہ بھی درج کیا ہو جس میں پڑا اور میں، کا کہیں نام نہیں (فقرہ) تر ایسے سے جیسے سوکھے دھانوں پانی پڑا ان دونوں مثالوں سے ظاہر ہوتا ہو کہ اہل دہلی عام طور سے پڑے کے میں کے ساتھ برابر پہلتے تھے اور بعد کو میں، حذف ہو گیا یعنی شل کی صورت ہو گئی سوکھے دھانوں پانی پڑنا سوکھے دھانوں پر پانی پڑنا سے مجھے نہ لگا کر نہ کا کو حق نہیں س لیے کہ خود مولف فرہنگ آصفیہ سے لغت قائم کیا ہو لیکن ہر تیر و

سودا و غیرہ یوں ہی بولتے ہوں کیونکہ میرے ایک
شاگرد قدر بلکہ اسی نے "پرا" کے ساتھ سوکھے دھانوں
پس پانی پڑنا نظم کیا ہو جو اوپر لکھ چکا ہوں۔ موجود
دور میں اہل "کھنڑ" سوکھے دھانوں پانی پڑنا ہی
بولتے ہیں۔

سو کہتے ساون روکھے بھادروں (شش)
 بے فیض کی نسبت ہوتے ہیں۔ سدا بے فیض یعنی
 ان سے نہ ساون میں فائدہ ہو نہ بھادروں میں
 گویا ان کے ہاں ہمیشہ قحط اور خشک سالی ہی
 رہی ہو۔ (نور اللغات و فرہنگ اصفیہ)
 قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے مذکورہ بالا
 مصرع کے علاوہ اس کے ایک معنی "دام المرص" لکھے
 ہیں جو دہلی کی بھی زبان نہیں تو کیونکہ صاحب
 فرسب اصفیہ نے نہیں دے رکھا کیا۔ دہلی کے اور
 حلقے بھی دیکھیں ان میں بھی نہیں ملا۔ نہ معلوم کہاں
 سے لکھ دیا۔ بہر حال لکھنؤ میں یہ مثل کسی صورت سے
 رائج نہیں۔

سوکھنے کا آزار :- سوکھا : مرضِ ق
:- بڑی بیماری، بڑا آزار۔ اردو، مذکر۔

قول فیصلہ اس امر کا استعمال بچوں کی دق
کے لیے زیادہ ہے۔

آمارنا: سوکھے گھاٹ آمارنا۔ سوکھے گھاٹوں
آمارنا: (شعری) محروم رکھنا، باتوں میں
ڈلنا، مایوس رکھنا، بے نیل مرام رکھنا۔

سوئے گات آبراری تری تلوار کی دیکھی ہونے
سوئے گات اس نے آمار میں کیا ہو

اسو کے حق میں: درود خدا تھا آرا مجھ سو کے گناہوں
ایک نظر و بوجھم نزع میسر نہ ہوا قدر غبار

قول فیصل :- اب عام طور سے زبانوں پر سوکھے گھاٹا
 اتارنا جو سوکھے گھاٹوں آواز ناقیس الاستغول ہو۔
 سوکھے گھاٹوں آواز ہوتا : (وزر) محرم
 رہنا مطلب بر آری نہ ہونا۔ اردو قول قیس الاستغول
 ڈھلکا ختم ہے کس خدا را

سو کے گھاٹوں نہ ہوتا
سو کے گھاٹوں نہ ہوتا

سنگھی الشن :- (طنز) دہل چل اللہ کے
ہاتھ عورت۔ امداد موت :- (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ دہلی کا زبان ہوا ہے لکھنؤ
 نہیں بولتے ۔

سو کھی تنخواہ : خشک تنخواہ جب میں اور
کوٹ بالائی آمدنی نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: یہ اہل کلمہ نہیں بولتے۔
سو کھس چٹائی کرنا: دوسری زبان

بچے کھائے چلے جانا کھانے میں پانی نہ پینا،
بخیر پانی کھانا کھانا۔ ہندی عوام کی زبان۔

قول فیصل :- اہل کھوئیس ہوتے۔

سویں رولی: خشک رول - اردو
نوٹ: فصیح، راج

محفل صرف :- آج کل وہ زمانہ ہو کہ آدمی کو
سکھائی روٹی بھی مل جائے تو غنیمت ہو۔

پس اس سے شک ہو گئی ہو۔ اردو، مونث،

سارے بدن میں باتوں کو بوند بوند بنیں

سنو بھی سنا تا :- انکار کرنا ۔ اردو صرف قلمی ہے

مذہب کو سونگھیں جو سنا تا ہی بڑی گنتی ہو
یہ تو اچھی نہیں کچھ اسے گل تر تیری بات
قوال فیصل :- نفی کے ساتھ بھی استقلال میں رہو
اک شیخ سے سوال ہو ہمارا
سنا کہ یہ سنا تو خدا پر

سید کی سہمی :- سوکھا سہماں تا پیشہ رش

میں نے کہا: "اے خداوند! میں نے تجھے سب سے پہلے سنا تھا، اب میں نے تجھے دیکھا ہے۔" (سورہ ابراہیم: 12)

کنا نہیں ہو کس ڈاکٹر حکیم کو دیکھا دو۔

سینو کسی کھجلی :- خشک خار شصت و نشت و نور اللہ
قول فیصل :- اہل گھو نہیں بولتے۔

سو کی ۱۔ (دوا و محلول) شاہی سینکریٹھ صفت
 مہم یہ پتے کہ طبعی درخت

سپین راجہ اندر کی سوک کاٹا ۲ نور، نور

دوسری کتابوں سے بھی پتا چلتا ہے سوئی اس مثنوی کا
کوئی لفظ نہیں۔ سرورِ گو۔ برہنہ فحول۔ عوام

سودا گئی تھیں یہ (کاف فارسی سچائے کاف از د م
مروگى وہ جیلوں پر مجھے جین صفت کے سپرد تھی

دھوم سے نکالتے ہیں۔ اس میں دیگر ساز و سامان کے علاوہ آرکس کے تخت بھی ہوتے ہیں جن میں

میں چھین سے اسی طرف اشارہ ہو۔ فساد آزادوں کے

ایک اندراج ہے اس کی تصدیق ہول ہول
کے تخت... ہر تخت بے بدل... بیڑوں کی سوچی کا

سو کی ایک بات۔ (کنایت) منتخب بات۔

رد و صرف و دلی کی زبان۔

مختصر واردات کرتا ہوں

سوگ میں ایک بات کہتا ہوں

داع

قول فیصل :- اہل کھنڈ سو بات (باتوں) کی بات بولتے ہیں۔

سوگ کے سوائے :- (تا بی فعل) پیس فی صدی۔ (فرہنگ مصفیہ)

قول فیصل :- یہ دلی سے مخصوص ہو۔

سوگ کے سوائے کرتا :- (متحدی) پچیس فی صدی کا نفع حاصل کرتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوگ کی سیدھی :- منتخب بات کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو و موت 'فیر فصیح' راج۔

سوگ لاکھنی ایک کا بوجھ :- بہت کا بھوڑا بھوڑا بوجھ ایک کے واسطے پورا بوجھ۔ (مس و صاف ہندوستان)

قول فیصل :- عام بول چال میں یہ مثل اس طرح آتا ہے سات پانچ کے لاکھنی ایک بچے کا بوجھ۔

سوگ :- (واو بھول) مصیبت غم و اندوہ ماتم کرام۔ فارسی و ہندو مذکر، فصیح راج۔

رہتی جو تو ان روزوں میں تو کچھ مل کچھ مل کتا کہ یہ ہو گئی کا بچے سوگ نہ ناخی رنگین

قول فیصل :- یہ لفظ فارسی اور ہندی میں مشترک ہو سنسکرت میں شوگ ہو۔

سوگ :- (آ مرد) وہ غم جو کسی کے مرنے پر بر قوم کے دستور کے موافق کرے کم تین دن تیر دن یا چالیس دن تک کیا جاتا ہو۔ اس میں بیاہ شادی

چوڑی جنتی کپڑے بدن خوش منانا 'سویاں بکنا' ہوا کرنا پان کھا، مستی لانا رنگین کپڑے پہنا

سب کچھ عورتیں چھوڑ دیتی ہیں۔ اس قسم کی رنجش ہندوستان ہی میں ہو۔ مشترک فارسی و ہندی مذکر فصیح 'راج'۔

دو حصے پہ گئے تو کیا ہم نشینو! مرے سوگ میں بھی وہ مثال نہ ہوئے (فرہنگ مصفیہ)

سوگ اتارنا :- عورتیں اپنے مردوں کے ماتم میں چالیس روز تک پان کھا، ماتمی ملنا، ہندی لگانا، رنگین لباس اور چوڑیاں پہنا کر کر دیتی ہیں، چالیس روز کے بعد سب امور کرتی ہیں۔ سوگ اٹھانا۔ اردو صرف فصیح 'راج'۔

شہید ناز کا اپنے وہ شاید سوگ اتاریں گے غلب ہو آئے سرمہ بھی دکھا ہوتا بھی ہو

قول فیصل :- اس کا متعدی سوگ اترنا اور متعدی متعدی سوگ اترنا بھی راج ہو۔

سوگ اٹھانا :- سوگ اتارنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سوگ گاری :- ایک چھکرا، ایک چھکرا سوگاریوں سے زیادہ کار آمد ہوتا ہوا ہوتا ہے

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوگ بڑھانا :- سوگ اتارنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کر بلا ہوتی ہوئی شام کو جاؤں گی میں بھائی کی قبر پہ وہاں سوگ بڑھاؤں گی میں

سوگ رکھنا :- غم اور ماتم کی حالت قائم رکھنا میت کا غم کرنا، ماتم کرنا ماتم داری کر ماتم کے بعد چالیس روز تک کوئی خوشی کی بات نہ کرنا۔ اردو صرف فصیح 'راج'۔

پرساتھیں دینے کے بیان لوگ ہانا پردہ میں رکھو گی بہن سوگ ہانا

مشق

سوگ بپاڑیں ایک گز نہ واریں :- بننا ہر تو نہایت محبت اور جانفشانی دکھانے میں مگر موقع یا وقت کے وقت صاف انگ ہر جائیں زبان سے کچھ کہیں عمل کچھ کریں ظاہر وار کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو مثل دلی کی زبان۔

ان لوگوں کے تو گردن پھر سب میں لباس سوگ بھی یہ پھاڑیں تو ان کو گرجا واریں (فرہنگ مصفیہ) سوگ کرنا :- ماتم کرنا، رنگ و دھن کی حالت میں رہنا۔ غم کرنا۔ اردو صرف 'متروک'۔

عاشق مرے تو سوگ تمھاری بلا کرے نہ کیوں بڑی زلف پریشان ہو گئے امیر

سوگ منانا :- ماتم کرنا، رنگ و دھن کی حالت میں رہنا، مردے کے ماتم میں رہنا۔ اردو صرف فصیح 'راج'۔

محل صرف :- ہندوستان میں ڈاکٹر، کرشن کا سوگ چالیس روز تک مٹیا گیا۔

سوگ لے کر بیٹھنا :- (لازم) ماتم اختیار کرنا، رسوم ماتم کا پابند ہونا۔ اردو صرف (فرہنگ مصفیہ)

قول فیصل :- کھنڈ کی عورتیں اس محل پر سوگ بڑھانے کے بیٹھا بولتی ہیں۔

سوگ میں بیٹھنا :- عورتوں کا اپنے مردوں کے ماتم میں ماتم کی صفت پر بیٹھا رہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

خس کرنے کا یہ ہوش مرے غم میں رہے سوگ میں بیٹھے رہنا، ماتم میں رہے

سوگ (بواچہ بی بیعت سوم) غم و عورت جو کسی کا سوگ کر لے ہو۔ ہندی صفت، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سوگند :- قسم، حلف، (دلانا، دینا، کھانا کے ساتھ) مشترک فارسی و ہندی مؤنث۔

احسان نہ اچھے کا ناکوں کا
 سوگند ہجوم بے کسی کی
 قول فیصل :- اب قلیل الاستعمال ہو۔
 سوگند کھانا :- (سوگند یاد کروں گا ترجمہ)
 قسم کھانا، عہد کرنا، حلف اٹھانا۔ اردو صرف
 قلیل الاستعمال۔
 اسے مومن حیدر کے بھتیجے کو بچاؤ
 آج آں کو وہ سچ میں سوگند بھی کھاؤ
 سوگند ہر چنانہ قسم ہو جانا، سلام ہو جانا۔
 اردو صرف متروک۔
 درد و غم دل کو آگ جوں پسند
 بوزار اتوں کا ہو گیا سوگند
 سولہ گنجی :- ماتم میں بیٹھنے والا۔ اردو صرف
 فصیح، رائج۔
 حاشا میں اضطراب سوگند لشیوں کو قہر کے نقش
 قول فیصل :- اردو والوں نے بقاعدہ فارسی
 بنالیا ہو۔
 سوگندوں میں ایک ناک والا کو سوگند
 میں ایک بے عیب سب سے زیادہ عیب خیال کیا جاتا
 ہو سوچوں میں ایک نیک یا سوزوں میں ایک
 شریف بدنام و رسوا خیال کیا جاتا ہو سوگند کہہ دینا
 قول فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہوا ہلکھنؤ نہیں لیتے۔
 سوگند وار :- غم گین، غموم، غم زدہ،
 ماتم کرنے والا، رنجیدہ، ملول، آزرده۔
 فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
 میں کا، ہم لیں تہ سرگرمی میں مجھے کوسس
 مرے قاتل کا چچا کیوں ہو میرے گوار میں داغ
 سوگند وار :- مصیبت زدہ، آفت زدہ فارسی
 صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اس معنی میں ہلکھنؤ نہیں بولتے ہیں۔
 سوگند وار غنا :- غم گین، غموم، غم زدہ،
 و آزرده ہونا، دل ملول ہونا، ماتم، غنا، غم خواہ
 بنا، ماتم کرنے والا بنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔
 جب کوئی بھی ملالہ آئے، اپنا درد مند
 ہم آپ سوگند کرنے اپنے واسطے (موت فرنگ آصفیہ)
 سوگند واری :- غم، ماتم، ماتم داری فارسی
 مؤثف، فصیح، رائج۔
 کرتے ہیں اندھیرا تھوں کی یہ کالیلیاں
 قاتل عالم ہوئی ہو سوگند واری آپ کی نقش
 سوگند ہونا :- غم ہونا، ماتم ہونا۔ اردو صرف
 فصیح، رائج۔
 یاں سوگند ہو میدان میں سادات کئی ہو
 آگے جو خوشی آپ کی وہ میری خوشی ہو
 سوگی :- غم گین، غموم، مصیبت زدہ، ملول
 رنجیدہ، ماتم، ماتم زدہ، ماتم میں مبتلا، غاری
 صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
 قول فیصل :- اہل کھنؤ اس معنی میں سوگند وار ہو
 بولتے ہیں۔
 سوگند :- ایک کشتیاں آرائش جو ہنڈو
 میں بیاد کے ساتھ جاتی ہو۔ ہندی کھنؤ سے ہنڈو
 کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
 سوگند :- کابل، کام میں سستی کرنے والا، فرہنگ
 قول فیصل :- اہل کھنؤ نہیں بولتے۔
 سولہ :- برہمنوں کی نوک، انی، مشان۔ اردو
 مذکر، متروک۔
 حرم میں اگر آہ کا سول ہو
 نگہ خار کیسا ہی گو پھول ہو
 قول فیصل :- مؤثف فرہنگ آصفیہ، مندرجہ ذیل

۳۴ معنی اور لکھتے ہیں جو کھنؤ پر مستعمل نہیں ہیں۔
 سول :- تر سول (ہندی) :- سول (سینہ فارسی)
 سول :- (بکسر تین طبریہ کا نقیض) ملکی، مالی
 انتظامی، اندری، صفت، رائج۔
 سول صرف :- فوج میں نصیبت ہوں اور سول میں
 اسٹنٹ کشتی۔ (فساد آزاد)
 سول حج :- دیوالی کے مقررات کا فیصلہ
 کرنے والا حاکم۔ انگریزی، مؤثف، رائج۔
 سول شہر :- اعلیٰ، جبر کا ملکی ڈاکٹر، وہ
 اعلیٰ درجے کا ڈاکٹر جسے طرزان سرکاری کے
 علاج معالجے اور بیٹھنے بولنے اور ضلع بھر کے
 اسپتالوں میں خانوں یا گل خانوں وغیرہ کے
 دیکھنے کا اختیار ہو۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
 قول فیصل :- یہ لفظ سول یعنی شہری اور شہر
 یعنی طبیب جراح سے مرکب ہو لہذا سرکاری شہری
 طبیب جراح ڈاکٹر۔
 سول کورٹ :- عدالت دیوانی۔ انگریزی
 مؤثف۔ کچھری والوں کی اصطلاح۔
 سول میراج :- قانونی شادی۔ انگریزی
 مؤثف، رائج۔
 سولہ :- ۱۶۔ اردو صفت
 فصیح، رائج۔
 سولہ :- پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر
 چھ اور دو پر پانچ پانچ دائرے شمار میں کی
 اردو چوبیس بانوں کی اصطلاح۔
 سولہ آگے :- ممکن پورے طور سے۔ اردو
 لوام کی زبان۔
 قول فیصل :- اٹھیں معنی میں سولوں آگے بھی رائج ہو
 سولہ گنجی :- لڑکوں کا کہیں زمین پر غلط لکھنے کا

سولہ ٹیکریاں رکھ کر کھیلے ہیں۔ اردو موتھ، قیل الاستعمال۔

سولہ سنگار :- وہ سولہ طرح کی رائش و زینت جو ہندوستان کی عورتوں سے مخصوص اور انہماک کے ساتھ میں داخل ہو جیسے سرمست کاہل کنگھی چوٹی، انگ، پٹی، گھنے، کپڑے کی سیوٹ، چڑی، ہندی وغیرہ اردو، مذکر، فصیح، راج۔

محل صورت :- دونوں ہنسی سولہ سنگار کر کے فرش بیکت پر بٹھن جو میں۔ (فساد آزاد) سولہ گٹھ :- ایک قسم کا کھیل۔ اردو، راج۔ سولہ گٹھ کھینچنا :- خوب زد و کوب کرنا بیویاچی سے چوڑوں پر مارنا۔ اردو صرف، بازار، زبان۔

قول فیصل :- پورا محاورہ چوڑوں پر سولہ گٹھ کھینچنا۔ سولہ لھواں :- شانزدہم سولہ سے نسبت کئے والے۔ اردو صفت، فصیح، راج۔

سولہ لھویں :- (بیائے معروف) سولہ لھویں (بیائے شکر) کی تذکرہ جیسے سولہ لھویں روز سولہ لھویں دن غیرہ۔ اردو، مذکر، فصیح، راج۔

سولہی :- (واو معدولہ) ایک قسم کا کھیل جو سولہ کورٹیوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اردو۔

سب کھیں چٹے رشتہ الفت کی بدولت سولہی ہر کسی سے کہیں یاد فراوش رشک قول فیصل :- اب عام طور زبانوں پر لکھی بڑی بڑھتی ہو۔

سولی :- (بیائے معروف) پھانسی، دار۔ وہ

سیدھی بلند نوک دار تلی یا کڑی جسے زمین میں گڈکے گھنگاروں یا بھرموں کے گڈے میں رسی بانڈھ کے اٹکھا دیتے ہیں۔ بعض ملکوں میں سرک، بعض میں بصورت شدت یعنی صلیب کی طرح ہوتی ہو پھانسی کا لٹھا یا ٹکٹا۔ اردو، موتھ، فصیح، راج۔

فہمید زلف و مژگان کی تعلیم کہیں پھانسی کہیں سولی کڑی ہو قول فیصل :- عورتیں مجبوری تکلیف و مصیبت میں بولتی ہیں۔ جیسے سولی پر کی دلی، سولی پر نا کاٹ، جان سولی پر ہونا وغیرہ۔

سولی پانا :- سولی کے سر پانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

سولی پر لیسر ہونا :- (کنایت) کہاں بٹھرا ہوا رہے چینی میں لیسر ہونا۔ اردو صرف، قیل الاستعمال۔

قد جان کے قصور میں سکر ہوتی ہو شب فرقت مری سولی پر لیسر ہوتی ہو داغ

سولی پر کھیں غینہ آتی ہو تینہ مصیبت کی جگہ بھی آئے بغیر نہیں رہتی۔ اردو، شکر، فصیح، راج۔

یاد مژگان میں مری آنکھ لگی جاتی ہو لوگ سچ کہتے ہیں سولی پر بھی غینہ آتی ہو

سولی پر جان ہوتا :- (لازم) عذاب میں جان ہونا، ضیق میں جان ہونا، سخت مصیبت میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مری خود سے خود ہو سولی پر جان میں بولا بھی گڑھوں تو کاٹو زبان شوق

سولی پر چڑھانا :- دار کھینچنا پھانسی پر چڑھانا، پھانسی دینا، جان لینا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

سبیل مرا تا دیا نہ لانا شمشاد میں سولی پر چڑھانا (مذکر، شمیم)

سولی پر چڑھانا :- نہایت تکلیف دینا، اذیت پہنچانا۔ جیسے اس اولاد نے تو مجھے سولی پر چڑھا رکھا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل کھٹا میں سنی میں نہیں بولتے۔

سولی پر چڑھانا :- (لازم) در پر چڑھنا، سولی پر لٹکنا، پھانسی پانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

سحر قیام ہو گئے ہم سول پر چڑھے تو سو گئے ہم داغ

سولی پر چڑھنا :- نہایت تکلیف و اذیت پانا، دق ہونا، ضیق میں جان ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ) قول فیصل :- اہل کھٹا میں نہیں بولتے۔

سولی پر دن کٹنا :- سخت مصیبت میں دن کٹنا۔ اردو محاورہ، قیل الاستعمال۔

سولی پر دن کٹنے لگے راتوں کی نیند میں آگئیں حال اک اک برس کی ہو گئی ایک ایک پل اک اک گھڑی

سولی پر رکھنا :- (کنایت) تیار کرنا، بے چین کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کر کے سو قد نہ کرنا راستہ عاشقوں کو رکھ کے سولی پر بد چھیر رشک

سولی پر کاٹنا :- (کنایت) کمال تشویش سے لیسر کرنا، نہایت بے چینی سے وقت کاٹنا۔ (نور اللغات) قول فیصل :- اہل کھٹا نہیں بولتے۔

سولی پر کٹنا :- (لازم) نہایت مصیبت میں سکرنا، بیشک لیسر ہونا، اردو محاورہ، دلی زبان۔

شع کو رشک سے سولی پر کٹے سادھی رات شب و محفل میں اگر شاہ محفل آئے

سولی پر کھینچنا :- سولی پر چڑھانا، کول بہت

سولی پر کی روٹی کھانا

۲۳

بڑی سزا دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
قامت دکھا کے آج حضور کو کر قلم
سولی پر سر و باغ کو اسے نو تہاں کھینچ
قول فیصلہ :- اس کا مستحق مقتدی سولی پر
کھینچنا بھی غیر فصیح و رائج ہو سولی پر کھینچنا
کی جگہ دار پر کھینچنا فصیح ہو۔

سولی پر کی روٹی کھانا :- (مقتدی)
جان جو کھوں کی روٹی کھانا، مصیبت کی روٹی
کھانا، جان بچنے کی روٹی کھانا، پہاڑی کی
روٹی کھانا۔ (فرہنگِ آصفیہ)
تو وہ فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سولی پر نیند آنا :- کہل، خطاب، دور
بے چینی میں نیند آنا۔ اردو میں فصیح، رائج۔
اس سر و قد کی یاد جگاتی ہر رات ہر
سولی پر آئے نیند یہ کہنے کی بات ہو شہ
دار دیا میں عجب خود زنگی ہو کیا کہیں
و اسے لفظ قمر ہو سولی پر عجب آتی ہر نیند
یاد نہ گلاں میں مری آنکھوں گل جاتی ہو
لوگ سچ کہتے ہیں سولی پر بھی نیند آتی ہو خواجہ تیر
سولی پر ہونا :- (کنیت) کمال ایذا میں ہونا
بہت مصیبت میں ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان
دل بیتاب سولی پر جو عشق قد خوں سے
ذرا سی جان پر صدمے قیامت کے گارتے ہیں
سولی چڑھنا :- پھانسی پانا۔ اردو صرف،
غیر فصیح، رائج۔

سولی دینا :- (مقتدی) سولی چڑھانا پھانسی
کی سزا دینا دار پر لٹکانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
سولی مردہ کی دیں گے کہ پھانسی وہ زلف کی
سوچے ہیں کیا سزا دل مجبور کے لیے

سولی دینا :- تکلیف دینا، اذیت پہنچانا، دک
دینا۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قول فیصلہ :- اس معنی میں اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سولی کھڑی ہونا :- (کنیت) برکت کا سنا
ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔
تقصیر داہرہ کہے گا جو حرف شوق
سولی کھڑی ہوئی ہو گنگار کے لیے
سولی کے اوپر کھینچنا :- دار پر کھینچنا
سولی کے ذریعے سے جان لینا۔ اردو صرف،
غیر فصیح، رائج۔

شاعر دوں نے تیرے قدم دی جو تشبیہ
قمر پرں کو سرو میں سولی کے اوپر کھینچے
سولی ملنا :- سولی کی سزا ملنا، کمال ایذا ہونا۔
اردو صرف۔

لے اچل مڑو کہ ارماں کو طے گ سولی رائج
لمبیاں لینے لگا ہو قد دبو دل میں (نور اللغات)
قول فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سولی ہونا :- (کنیت) پھانسی پانا، دار پر کھینچنا
کی سزا ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
قول فیصلہ :- اس کا ایک مفہوم ہو جان کا غنا
ہونا بہت تکلیف دہ ہونا۔ کنیت کے ساتھ مستعمل ہو
سولی ہوا ہو مجھ کو مرا بڑھ کے بولنا
منصور دار کشتہ ہوں حزن بلند کا
سوم :- (بوادعروف) بخیل، کجخوس، دغا باز
مسک، شنگ دل۔ اردو صرف، عوام اور
عورتوں کی زبان۔

محل صوف :- اسی تو بڑا ہے سوم سے سوال کیا
کسی سخی سے مانگے تو گھر بھر دیا۔ (فسانہ آگاہ)
سوم :- (بکسر اول) رنہ ہرہ شکل داد و

س

سوم کے گھر میں کتاب پڑا جائے نہ جانے دے

سکون میم، الف، تیرا۔ فارسی، صفت۔
اوستی ہوئی تو چرخ اہم سے نکل گئی
گر کے کبھی زمین سوم سے نکل گئی
قول فیصلہ :- یہ لفظ مرکب ہو سوم سے - میم
ہندوؤں میں نسبت کے لیے آتا ہو۔ اردو میں
زبانوں پر بھشتین (سوم) ہو۔
سوم :- (کنیت) رنہ کا تیرا فاکہ رنہ سوم، پھول۔
فارسی، صفت، نادر۔

ماشق کا سوگ چاہیے زیت نہ کیجئے
چیز تو کیا سوم بھی اچھو تو ہوا نہیں
قول فیصلہ :- زبانوں پر بھشتین (سوم) نیز
سوم (تشدید دوم) ہو اور شیم (بفتح اول و
یائے مضوم) بھی کہتے ہیں۔

بیلوں کا نہیں سیم اے گل
کیوں ترے منہ سے پھول جھڑتے ہیں
ہوام اسی کو سیم بھی کہتے ہیں۔

سوم کا کتا نہ جائے نہ جانے دے۔
بخیل کا ساقی بھی غیر کی کار پر آری نہیں ہونے
دیتا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصلہ :- کھنڈ میں بالعموم رائج نہیں۔
سوم مناسات :- (کنیت) گجرات میں ایک بہت غنا
مکانا۔ اب وہاں ایک شہر ہو۔ فارسی نادر، رائج
نرادر ہو قبیلہ کائنات
نرا کعبہ ہو مرغیے سومات

قول فیصلہ :- یہ لفظ سندھی میں سومات ہر جو
سوم رقرم ورنہ راکھ سے مرکب ہو کیونکہ
وہ بہت قمر کی شکل کا بنا ہو تھا۔ بعض کے نزدیک
وہاں کے ایک بہت کا نام ہو۔

سوم کے گھر میں کتاب پڑا جائے نہ جانے دے۔

صورت نہیں رہ گئی جیسا کہ کبھی گئی ہو۔ عام بول چال میں وہی ادھر کبھی چھٹی صورت زیادہ ہو (یعنی سونا اچھالتے پلے جاؤں) سونا پڑا ہونا۔ اچھا ہونا، سنسان ہونا، دیران ہونا۔ اردو صورت فصیح، رائج۔ محل صورت۔ جب سے وہ چھوڑ کے چلے گئے ہیں گھر نہ پڑا ہوا ہو۔ دیکھ کے وحشت ہوتی ہو۔

سونہا پھین ڈھانک حل۔ یعنی نہ پور بھی پہن تو اسے پھاڑتا کہ کوئی مغرور نہ سمجھے۔ (اردو) عورتوں کی زبان۔ (لغات النساء) سونا بھوننا۔ ایک دوسرے کا سترا دنا یا دوسرا لفظ تابع میں ہو کیونکہ ہمیشہ سونے کے ساتھ آتا ہو سونا۔ مذکر عورتوں کی زبان قلیل استعمال محل صرف۔ لڑکیاں بالیاں بگ سونے بھونے میں لڑی پھندی اتراتی پھرتی ہیں۔ (لغات النساء) سونا جانے کسے آدمی جاتے بے جبک سونے کو گسوٹ پر نہ کیس اور آدمی کے ساتھ دست و برخاست نہ رکھیں دونوں کی صحیح حالت معلوم نہیں ہوتی۔ اردو شکل عوام اور عورتوں کی زبان۔ محل صرف۔ اسے وہ دیسی مالی کی جودہ وہ کہتی ہو۔ دور کر کہنتن کو منہ سے تو نہیں جھوم پرتی ہو جگ کہتے ہیں سونا جانے کسے آدمی جانے بے۔

(کامنی از سرشار) قلیل فیصل۔ آدمی کے بجائے مانس بھی استعمال کیا جو جواب متردک ہو۔

ہر حال سونا جانتے ہیں کسے اور مانس کو جانتے ہیں بے (ہشت مغلوی) سونا چڑھانا۔ سونے کا طبع کرنا، سونے کا پانی چڑھانا۔ اردو صورت فصیح، رائج۔

زہے ان نگاہوں کے کشتوں کا رتبہ عزادوں پر سونا ڈھاتی ہے محل سونا فیصل۔ اس کا لازم سونا چڑھنا بھی رائج و فصیح ہو۔

صحیح رخ پر تے رنگ شہر انیرا واہ کیا خوب ہو سونا سر قرآن چڑھا سونا چڑھانا کا متعین المتعین سونا چڑھانا ہو رائج و فصیح ہو۔

ہمت ہو تو ہو ہم کو نہ نقد عنایت سونا مری تقدیر پر چڑھواتے ہوا حق سونا چڑھانا کی تعمیل صورت سونا چڑھادینا بھی رائج و فصیح ہو۔

ع سونا چڑھا دیا، رفق آفتاب پر سونا چھوئے مٹی ہو (یا) سونے میں کھ ڈالوں تو مٹی ہو۔ کس کی یا اپنی نصیب کی نسبت عورتیں کہتی ہیں مفہوم یہ ہوتا ہو ہر کام میں ناکامی ہوتی ہو جس چیز کو ہاتھ لگاتے ہیں الٹا اثر دکھاتی ہو اردو شکل عورتوں کی زبان۔

اگر سونا چھوڑا ہو جائے مٹی نصیب نہیں کسیر پارو خاک پتھر رول لیتے ہیں سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو خوش ہو جائے راکھ لوں جو میں کسیر ہاتھ میں

قول فیصل۔ بوقتہ فرہنگ آصفیہ نے سونا چھوئے مٹی ہوتا ہو لغت قائم کیا ہو اور کھاتا ہو کہ خوش قبالی (ہذا قبالی کہ خدا) کے موقع پر کہتے ہیں کہ مٹی پڑے سونا جوتہ ہو۔

اہل کھنڈ ایسے محل پر کہتے ہیں کہ مٹی چھوٹی تو سونا ہو مٹی کو ہاتھ لگاؤں تو سونا ہو جائے۔ سونا حرام کرنا۔ (سونہا پڑا ہونا) نیز آزاد

اردو صورت فصیح، رائج۔ محل صرف۔ کجبت کیاں چنے جا رہا ہو۔ سونا حرام کرنا قول فیصل۔ اس کا لازم سونا حرام ہونا دینا چاہنا بھی مستعمل و فصیح ہو۔

باد پر رز خاں نے اڑائی لحد میں تیند میں مرد عشق تھا مجھے سونا حرام تھا سونا سنگد۔ یا کھر سونا، زرخاں صاف کیا ہو اسونا۔ اردو صفت متردک۔

تنگ آئی جو یا نہ پر کوئی لٹ رخت پچیاں کی کیا سونا سنگد اس پر تیرے کرنے کے چوٹن کو قول فیصل۔ اس کے مجاز معنی پاک صاف، آلودگی سے مبرا اور محصوم بھی لیے جاتے تھے بگرا ہوا بھی رائج نہیں۔

سونہا سنگد کیوں نہ کہوں اسے پری تجھے رگت سنہری اس پر یہ خوشبودن میں جو اس کے ایک معنی بوقتہ فرہنگ آصفیہ نے اور لکھ ہے بنیاد لغت فیض اصل حسب نسب سے درست یہ بھی اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سونہا سرگز ہو جانا۔ (لازم) سونا، نکل نصیب نہ ہونا آرام کرنے کی ذرا اہلت نہ ملنا، بیٹھے یا زرا کر سیدھا گرنے کا بھی موقع نہ ملنا۔ صورت قلیل استعمال۔

دکھ جی کو پسند ہو گیا ہو غالب دل رو رو کے بند ہو گیا ہو غالب دانشد کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں سونا سنگد ہو گیا ہو غالب غالب

سونہا کرنا (یا) کر دینا۔ دیران کرنا، اجازت نا۔ اردو صورت فصیح، رائج۔

خاک میں خوب ہی ارمان لائے دل کے کیسی بستی ستم ایجاد نے سونے کر دیا نیز دہلوی

قول فیصل :- بصیرت لازم ہوتا (یا) سونا
(دوران ہو جانا سنسن ہو جانا) جس راج فیصل
ع گھر وافرقت میں سونا ہو گیا
سوناکسانا :- (دوا و جہول و نون غنہ) (مقدون) (مقدون)
سونے کی جائی کرانا۔ اردو صرغ فصیح راج
سوناکسوں اشرفی داغ سجدہ کا
سنگ محک لگاؤں بنائے گشت میں
سوناکسانا :- سونے کی جائی کرنا، کسوں کے
ذریعے سے سونے کا کھراکھوٹا پن معلوم کرنا۔ اردو
فصیح راج۔

کھوٹے ہیں طلائی رنگ والے
اس سونے کو بارہا کسا ہو
سوناکسے سار کو اتم میری ذات
کیا کالے منہ کی گھوچی تلے ہارے ساتھ
شرین کو رزوی کی صحبت نہیں بھاق۔ (مکانات ہندوستان)
قول فیصل :- اہل نکھر نہیں بولتے۔

سوناکسے خوروں کا راج :- راج نہیں ہوتے
تو لالہ نون کا زور ہوتا ہو۔ اردو صرغ (نور اللغات)
قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے اس محل کو
یوں لکھا ہو "سوناکسے خوروں کا راج اور سوناکسے
سے اتفاق ہو۔ صاحب محاورات ہندوستان نے بھی
فرنگ آصفیہ ہی کا ایہ میں یہ شل نکھر ہر صاحب
فرنگ افزانے میں اس کو صحیح مانا ہو۔ لیکن اہل نکھر
اس محل کو اب بالکل نہیں بولتے۔

سونالے کے غنہ نہ دینا۔ (مقدون) (کمال)
ادہ شدہ ہونے کی جگہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- اہل نکھر نہیں بولتے۔

سوناکسے :- ایک قسم کی دوا کا نام جو انکھوں
کی دوائیوں میں پڑتی ہو اور اسے عربی میں قریش

یا جوالنور فارسی میں سنگ روشنائی یا سنگ نور
کہتے ہیں۔ ماہیت میں ایک قسم کا پتھر ہو جو سفید
تو نہیں مگر ملگھا سا ہوتا ہو دوسرے درجے میں حار
اور بعض کے نزدیک قیسرے میں یا پس نور بصیرت ہونے
اور ہر جس کو نفع دینے والی۔ اردو نوٹ قلیل الاستعمال
تو وہ سونے کا پتلا ہو اگر پیچھے کوئی مکھی
وہیں ہو سونا نکھس کی طرح لے یا سونے کی
سونتا ہو جانا :- (لازم) سنسن ہو جانا،
بے رونق ہو جانا، نالی ہو جانا۔ اردو صرغ
فصیح راج۔

ان کے گھر سے جب بڑے کے میں پلا تو یہ کہا
آپ کے جانے سے کیا سونا مکان ہو جائے گا
سونتا ہوتا :- خاموشی کا عالم ہونا سنسن ہونا
اردو صرغ فصیح راج۔

یہ سے خانہ ہو جو دم بھر کو بھی جھانپتا ہو
اردو دو چار پیچھے میں ادھر دو چار پیچھے میں
سونتا :- (فتح اول و نون غنہ) سخی میں دینا
تقریبی کرنا سپرد کرنا، حوالے کرنا، کسی کے پاس
کوئی چیز امانت کی طرح رکھنا۔ اردو صرغ
فصیح راج۔

نگہ یا کو دے سونپ متاع دل و جاں
چو رشتہ سے نظر اپنی جگہان چڑھا
قول فیصل :- نازک سے فرق کے ساتھ کسی کو کسی کی
حفاظت میں دینا بھی اس کا ایک مضموم ہو۔

کچھ کر کے دنا آٹھ گئے بالیں سے ہمارے
گو یا وہ ہیں سونپے آئے تھے خدا کو
سونتا :- مردے کو ایک مدت بعد تک زمین میں
دفن کرنے کو سونپنا کہتے ہیں۔ یعنی امانت رکھنا تاکہ
نخش پھر کس منتقل کر سکیں۔ اردو صرغ فصیح راج۔

سونٹا :- (دوا و جہول و نون غنہ) (دوا) (لم)
جرب، عصا۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- ہر قسم کے ڈرنے کے سونٹا نہیں کہتے
لم، جرب اور عصا بھی سونٹا نہیں کہتے تاکہ یہ ایک
قسم کا لوح دار ڈنڈا ہوتا ہو۔ جس کے مارنے میں
شرے کا اڑاؤ ہو۔ جیسے شاب ان کے پالے پر سے ہیں
جب دیکھو سونٹا لے کئے پر کھڑے ہیں۔ اٹھتے جوتی
میچتے لات۔ (فسانہ آزاد)

سونٹا بردار :- وہ شخص جو امیروں کی سواری
کے آگے آگے چاندی کے منڈھے ہوتے سونٹے لے کر
چلتا ہو، عصا بردار، خواص جو بدارم دارم دارم
اردو مذکر۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- نکھر میں سنسن نہیں۔
سونٹا رائے :- ایک ذاتی نام ہو جو کسی بند
ہندو کو ہندو لوگ کہہ دیتے ہیں۔ ہندی، مذکر،
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ نکھر کے اہل ہندو کی زبان نہیں۔
سونٹا سے ہاتھ :- خال ہاتھ، ہاتھ میں چوڑا
وغیرہ کچھ نہ ہوں۔ جب ہاتھ میں چوڑیاں نہیں رہیں
یا زور سے ہاتھ نیلے ہوتے ہیں تو عورتیں تشیہا
سونٹا سے ہاتھ کہتی ہیں۔ (فقرہ) ساری چوڑیاں
ٹھنڈی ہو گئیں میرے سونٹا سے ہاتھ ہو گئے۔ چوڑی
آئے تو اور چوڑیاں پہنوں۔

سا سو پہرے چوڑیاں جھٹان بھر ہاتھ
(دوا) میں کیا رانا تیرا بگاڑ میرے سونٹا سے ہاتھ
قول فیصل :- نکھر کی چوڑی کے ساتھ ہل دیتی ہیں۔
سونٹا :- (دوا و جہول و نون غنہ) سوکھی اور کڑی
درجہ سوہ کے اخیر میں گرم اور دوم میں خشک۔ اردو
نوٹ، راج۔

سونٹھ: قیمتی چیز، نادر چیز ہے بہا چیز۔ جیسے ایسی
 نے سونٹھ بھیجی ہو، ہندو، ٹوٹ، گنواروں کی زبان۔
 (فرہنگ آصفیہ)

فصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے غیل
 و کشتر میں ان معنی میں سونٹھ لکھا ہے جو کسی بھی ہندو کو
 (لفظ) میں نہیں ملتا۔ بہا کی رائے میں اس جگہ سونٹھ ہے
 اس معنی میں جو کیوں کہ گاؤں میں یہ قیمتی چیز اس جگہ
 خیال کی جاتی ہے کہ ہر جگہ ہوتی نہیں ہاتی اور وہاں
 کبھی کبھی فکر خاص کر سچے پیدا ہونے ہیں اس کی سرورث
 پڑتی ہے اور وہ لوگ کسی نادر چیز کی طرح اسے قوت
 کہ لگا رکھتے ہیں۔ چنانچہ گوندی عورتیں جس گھر میں سونٹھ
 نہ ہو اسے نہایت غیر مت طخیال کرتی ہیں۔ اس کے
 علاوہ جب کوئی شخص کسی کے کھیت میں جانے کا ارادہ
 کرتا ہے اور کھیت کا مالک اسے نہ لے کر دے تو یہ اس کے
 جواب میں کہتا ہے کہ "تو نے ایسی ہی سونٹھ بوری جو جو
 ہمیں منع کرتا ہے۔ یہ بات ہم نے گوشت خوردگی میں پس
 ان دامن سے سونٹھ کا ان لوگوں کے نزدیک عزیز اور
 نادرات میں سے ہے جو انکے عجیب نہیں۔ اس کے علاوہ
 عجاورہ بھی انھیں لوگوں کے بقالوں میں آکر رائج ہوا
 (فرہنگ آصفیہ)

کھڑے گواروں کی یہ زبان نہیں مگر ہندو یہاں میں
 برستے ہوں۔

سونٹھ: چپ، خاموش، دم بخود جیسے وہ تو
 سونٹھ ہوا ہے کچھ جواب نہ دیا۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فصل: صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ان
 معنی میں ہیل کی رائے ہے کہ سونٹھ کو بکا کر سونٹھ کر لیا
 ہو۔ یہی سنسکرت کوشوں میں لفظ سونٹھ کے معنی ثانی
 اور منہ کے پائے جاتے ہیں شاید اس سے بھی یہ خیال کیا
 ہو مگر ہم اس سے بھی متغنی نہیں ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک

ایسی سونٹھ کی بھٹی اور گروہ میں سے بجائے خود خاوش
 کی حالت دیاں ہو۔ پس اس قسم کے الفاظ پر ہمیں نہیں
 صاحب کی ڈکشنری پر اعتراض ہو اس جگہ ہمیں صرف
 مادہ پر توجہ ہو ورنہ لفظ سونٹھ ہندی خاموشی تو
 خود میں شکسپیر نے بھی لکھ دیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
 یہ بھی لکھو کہ زبان نہیں ہو۔

سونٹھ پانی: زبرد کا پانی، وہ ترش پانی جس میں
 ریرہ سونٹھ کشانی نمک مرث وغیرہ ڈال کر کھانا
 ہونے کے واسطے بناتے اور پیتے پھرتے ہیں۔ ہندو
 مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فصل: کھنوں میں مستمن نہیں لبتے ہڑکا پانی بولتے
 ہیں جو قبض رفع کرنے کے دوا ہے۔

سونٹھ کی ناس لینا (یا) سونٹھ کے لڑو کھانا
 (کنایت) برہ ہونا، خاموشی اختیار کرنا پر سیاہ ہونا۔
 ہندو، اہل ہندو کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فصل: موافق قرا لفظانے سونٹھ کی ناس
 لینا کی مثال میں یہ شعر دیا گیا ہے۔

وہ خبر ہی نہیں لیتے میری
 سونٹھ کی ناس لیے بیٹھے ہیں
 کھنوں کی عورتیں ان معنوں میں ہوں کہ ان کو کھینچنا
 (یا) گرم کے لڑو کھانا بولتی ہیں۔

سونٹھیا: (کنایت) بچس، کھنوں کی زبان اور لفظ
 قول فصل: کھنوں میں کیا عورت کیا مرد کوئی نہیں
 بولتا۔ جیسا کہ موافق فرہنگ اثر نے لکھا ہے تو سمجھ میں
 نہیں آتا کہ یہ لفظ کھنوں کی ملکیت کیوں کر ہو گیا
 اس پر دلی کی مہر لگ ہوئی ہو غیل نے سونٹھ رائے لکھ
 لکھ دیا ہے۔

سونٹھیا صراف: بڑا بھاری ہمارا ہمارا
 قابل اعتبار اور ساکھ والا سا ہو کار (ظہر) غیر

اور ہر دیانت آدمی۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ
 جس طرح غیل صاحب نے قیمتی کے معنی میں سونٹھ
 لکھ دیا تھا اس طرح یہاں سونٹھ کے معنی میں کر سونا
 بچنے والا صراف، معنی قرار دیتے ہیں۔ ہم اس کو
 تسلیم نہیں کر سکتے یہ ممکن گھڑت ہے۔ اس کا ثبوت یہ
 ہے کہ سونٹھ لکھنے والے کی چیزوں میں ہٹلی اور گنواڑوں
 کے نزدیک ایک نادر اور قیمتی شے ہے اس وجہ سے وہ
 سونٹھ کے بیوپاری کو ابتدا میں بڑا بھاری بیوپاری
 مانا کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ ایسی کیا تم نے میرا
 اتھ سونٹھ بھیجی ہو، یعنی ایسی کون سی بیش قیمت چیز
 فروخت کی ہو کہ میں کے دام ادا کرنے ضروری اور آدمی
 ہیں غیل صاحب نے اس کی اصل جو "سونٹھا" بمعنی
 سونا قرار دی ہو وہ بھی ممکن اور بناوٹ سے خالی
 نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ) موافق مذہب اللغات کے
 نزدیک یہ کھنوں کی زبان نہیں۔

سونٹے سے: (تاج فعل) بڑے سے ٹھیلے سے
 کچھ پروانیں کی جگہ۔ عوام کی زبان میں فرہنگ آصفیہ
 قول فصل: اہل کھنوں نہیں بولتے۔ عوام ایسے محل پر
 سینگے سے بولتے ہیں۔

سونٹھنا: ایک قسم کے درخت کا نام جس کی ہڈیاں
 ہندو لوگ بادی رفع ہونے کے واسطے بہت کھاتے
 ہیں اور اس کا گوند عورتیں کمر کی مضبوطی کے واسطے
 اکڑ کھاتی ہیں۔ ہندو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قول فصل: کھنوں میں اس درخت کو سمجھا کہتے ہیں۔
 سونٹھ: (واحد جہول و نون غنہ) فکر خیال و ہیا
 اردو مذکر، واحد۔

وہ مرے خیال میں بڑا شجر طوفانی ہو
 دوسرے سونٹھ میں ہو بیت تقدیر کا دور قدر بگڑا

قول فصیل :- بغیر نون غنہ (سوچ) بھی رائج ہو۔
جیسا کہ ناسخ کے دیوان مطبوعہ مطبع نوکلشورستان
میں ذیل کے شعر سے ظاہر ہو۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں

حلال نے بغیر نون غنہ علیہ قرار دیا ہو۔ میرے نزدیک
دونوں صورتوں سے صحیح ہو۔

سوچ : ترودہ مذہب - اردو قریب ہنر کہ۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں

سوچ آنا - ترودہ پیدا ہونا خیال آنا فکر
پیدا ہونا - اردو صرف متروک۔

ذکر حشر ۳۲ : قاتل قویہ سوچ آتا ہو
اسے اس روز تجھے کیسی ندامت ہوگی

سوچ بچار - تامل غور و فکر - اردو
نذر - غیر فصیح - رائج۔

یہی رہتا ہو کچھ کہ سوچ بچار
ہو نہ خاطر یہ میری خواہش بار

سوچ بچار کرنا - غور و فکر کرنا - اردو صرف
غیر فصیح - رائج۔

خوب آپس میں کر کے سوچ بچار
عرض کی اسے شہ پہر وقار

سوچ بچار کے - غور و فکر کر کے - سون کچھ
اردو صرف - غیر فصیح - رائج۔

سوچ بچار میں رہنا (ہونا) - (لازم)
غور و فکر میں رہنا کسی خیال میں ہونا - اردو صرف

غیر فصیح - رائج۔
سوچ بچار ہونا - غور و فکر ہونا - اردو صرف
غیر فصیح - رائج۔

سوچ ساچ کر (کے) - سمجھ کے غور و فکر
کر کے - اردو صرف - غیر فصیح - رائج۔

دیکھا جو اس سوچ کو بایں یہ وقت نزع
کچھ سوچ ساچ کر خاک الموت ل گیا رضا

سوچ سمجھ - سوچ بچار فکر تامل غور و فکر
دیکھ بھال - ہندی - نون غنہ - (فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل :- کھنڈ میں بصورت علم نہیں بولتے۔
سوچ سمجھ کے - کچھ بوجھ کے - غور و فکر کے

ساتھ - اردو صرف - فصیح - رائج۔
عمل صرف - محاط بڑا اہم ہونا سوچ سمجھ کے

جواب دینا -
سوچ کرنا - فکر کرنا - اندیشہ کرنا - غم کھانا

اردو صرف - قلیل الاستعمال۔
عمل صرف - تم اس کا سوچ نہ کرو روئی تو خدا

کے ہاتھ ہو۔ (نور اللغات)
سوچ کرنا - خیال آنا - اندیشہ ہونا - سوس

پیدا ہونا - اردو صرف - دہلی کی زبان۔
کر اظہار محبت تم جو پیارے منہ چھپا بیٹھے

ترک کیا سوچ پھر اس بات کی گڑبگڑ
سوچ لگا ہونا - فکر ہونا - اندوشت دہلی کی زبان

عمل صرف :- کچھ کو اس کا نہایت سوچ لگا ہو۔
(مرآۃ العروس)

سوچ لینا - کچھ لیا، غور کر لینا - اردو صرف
فصیح - رائج۔

عمل صرف :- یہ معاملہ بہت اہم ہو چلے سوچ لو
اس کے بعد کوئی قدم اٹھانا۔

سوچ میں بیٹھنا - فکر میں بیٹھنا - دھن میں لگا
ہونا کسی خاص خیال میں ہونا - اردو صرف - فصیح - رائج

جس اس کو یاں لا تو کبھی سوچ میں بیٹھیں جو کیوں رنگیں

سوچ میں رہنا - فکر نہ رہنا، فکر میں رہنا،
خیال میں غرق ہونا، دھن میں لگا رہنا - اردو صرف

قلیل الاستعمال۔
عمل صرف :- جو کچھ ہونا ہوگا سوچ میں رہنے سے

کیا فائدہ۔ (نور اللغات)
سوچ میں ہونا - (لازم) فکر میں ہونا، خیال میں

رہنا، سوچنا، فکر کرنا، اندیشہ کرنا - اردو صرف - غیر فصیح
مردہ پڑی ہوئی صیاد سوچ میں ہو

اس کو فتنے مارا یا آشیانے مارا
سوچنا - غور کرنا، فکر کرنا، خیال کرنا، اندیشہ

کرنا - اردو مصدر - فصیح - رائج۔
نہ سوچنا نہ بھانا نہ دیکھنا نہ بھالا

جو تم کو چاہے مار ڈالو
سوچنا - مراقبے میں جانا، مراقبہ کرنا، دھیان

لگانا - اردو مصدر - دہلی کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)
سوچنا، نہ بھانا نہ بھنا، اندیشہ کرنا، اندوشت

(فرہنگ آصفیہ)
قول فصیل :- بھانا بھنا کے معنی میں بیشتر سوچنا بھنا

بولتے ہیں اور نہ ہن کشیں کرنا کے معنی میں بھل بھنا بھل
نہیں بولتے۔

سوچنا - عاقبت اندیش کرنا، عقل مندی کی بات
لگانا - اردو مصدر - غیر فصیح - رائج۔

عمل صرف :- اس بات کی تو میں تعریف کروں گا کہ تم نے
سوچنی خوب ورنہ بڑا غضب ہو جاتا۔

سوچنا - (بالفتح) آبدست لینا ہندی (بہنو کی زبان -
سوچنا - (بواو غیر محفوظ - نون غنہ - سونہ می

خوشبو جو مٹی کے تازہ ظروف اور بھنے ہوئے چوڑے
میں ہوتی ہو سونہ حایں - اردو - نون غنہ - غیر فصیح - رائج

عمل صرف :- میں جو بھنے ہوئے چنے زیادہ استعمال کرتا ہوں

تو اس کے وہ یہ کہ کہنے ہوئے چیزوں کی سوئڈش
مجھے بہت پسند ہے۔

سوئڈش: (بالفتح و فون فنہ) میلے کپڑوں کو
میل کاٹنے والی چیزوں میں لٹ کرنے کو کہتے ہیں۔
اردو: دھوپوں کی اصطلاحات۔

محل صرف: آج باوجود ہول کے یہاں سوئڈش بکری
دے آؤ تو جلدی میں جاؤں گے۔

سوئڈش: (بالفتح و فون فنہ) کوئی چیز بھر جانا۔
اردو: عورتوں کی زبان۔ (نور القفا)

قول فیصل: کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سوئڈش: (مندی) ترمش یا کچھ وغیرہ کا
کسی چیز میں بھر لینا۔ (نور القفا)

قول فیصل: کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سوئڈش: (ہندی کے لیے) رچنا، لگانا۔
اردو: مصدر متروک۔

وہ دست و پا میں جن میں ہندی کو سوتے ہیں
پاؤں کے نیچے پڑنے سے روکتے ہیں۔ (نور القفا)

سوئڈش: (کنا پتہ) شامل کر لینا۔ (نور القفا)

قول فیصل: اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سوئڈش: گوشت میں مصالحہ اچھی طرح لانا۔
(نور القفا)

قول فیصل: کھنڈ کی زبان نہیں۔

سوئڈش: آٹے کو جلدی میں گوندھنا آٹے
میں پانی ڈال کے لٹانا۔ اردو: مصدر عورتوں کا

محل صرف: کھنڈ کے دلہا بھائی کو کس جانے ک
جلدی پر جلدی سے آٹا سوئڈش لورڈ ڈال دی جائے۔

سوئڈش: (ہندی فنہ) کوری میں یا کوری پر تن
کی سی خوشبو رکھنے والا وہ خوشبو رکھنے والا جو مٹی

کے کوریہ برتن میں پال بھرنے سے نکلتی ہو۔ نیچے ہونے

چیزوں کی خوشبو رکھنے والا۔ اردو: صفت۔ مذکر،
نصیب، راج۔

محل صرف: اس وقت سوئڈش سوئڈش کرارم
چنے ہوں تو مرہ آجائے۔

سوئڈش: ایک مرکب خوشبو کا مصالحہ جس سے
بال دھوتے ہیں یا جھکے کپڑوں وغیرہ میں لگاتے

ہیں۔ اردو: مذکر، دہلی کی زبان۔

ج پوٹاک میں بانگر پکنا، سوئڈش کی ہک پھوڑی ہو۔
قول فیصل: لگانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

سینچے ہلک نہ اس کی پرستان میں کبھی

سوئڈش لگا کے کھول نہ یوں سر کے بال تو

سوئڈش: سوئڈش سوئڈش خوشبو سوئڈش

کوریہ برتن یا آڑے بچے ہوئے چیزوں وغیرہ کی
خوشبو۔ اردو: مذکر، نصیب، راج۔

محل صرف: میر منڈ کے کبابوں میں پھنک اور
یہ سوئڈش کہاں؟ (توجہ المنصوح)

سوئڈش: سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش
خوشبو۔ سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

قول فیصل: اہل کھنڈ سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش
البتہ سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

سوئڈش: (بالفتح و فون فنہ) سوئڈش سوئڈش
کپڑے کو دھونے کے واسطے لٹانا۔ ہندی۔

(نور القفا)

قول فیصل: کھنڈ میں سوئڈش (بالفتح و فون فنہ) سوئڈش
راجہ کی جس کے سنی ہیں میلے کپڑوں کو اس پانی میں

کرنا جس میں مصالحہ یا اور دوسری میل کاٹنے والی
چیزیں ملا دی جاتی ہیں۔ یہ عورتوں کی اصطلاح ہو۔

سوئڈش: کسی مٹی کے ظرف کو دھونے یا آٹے
سے لٹھنا۔ (نور القفا) پٹے کو دھونے کو دھونے کا

کیا پھر آڈال کر سوئڈش۔ (نور القفا)

قول فیصل: اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سوئڈش: لٹانا، آگ سے کرنا، جیسے گوشت

سوئڈش کر چڑھا دے یعنی کچا مصالحہ ڈال کر
لاٹو کے آگ پر رکھ دو ملخہ مصالحہ بھونا کچھ

عزوری نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: کھنڈ کی عورتیں سنی میں نہیں بولتیں۔
سوئڈش: سانا، بھونا، سٹھنا، آلودہ کرنا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: یہ دہلی کی زبان ہو اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سوئڈش: گوندھنا۔ جیسے آٹا سوئڈش

رکھ دیا اگر مٹی نہ لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اس سنی میں کھنڈ کی عورتیں سوئڈش
(نور القفا) سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

سوئڈش: (بوا و بول و فون فنہ) کوری سوئڈش
خوشبو والی آگ میں بچے ہوئے چیزوں کی سنی

نور القفا: سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش
نور القفا: سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

سوئڈش: سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش
البتہ سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

سوئڈش: سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش
البتہ سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

سوئڈش: سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش
البتہ سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

سوئڈش: سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش
البتہ سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

سوئڈش: سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش
البتہ سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش سوئڈش

قول فیصلہ :- ال نکھو نہیں بولتے۔

سوندرھی بول :- مجھے ہوئے پنوں یا مٹی کے گڑے
رتن کی خوشبو۔ اردو۔

آپ پاشی دوش پہ ہر سو لیتی
سوندرھی سوندرھی زمین کی برہمتی (عروہ لغت)
قول فیصلہ :- تکرار عیباً کہ مغرب پر زیادہ معلوم
اور بول کے بجائے خوشبو زیادہ کہتے ہیں۔

سوندر :- (داو معروف و نون غنہ) ہاتھی کی اک
جو میں ہوتی ہے خرطوم۔ اردو موت غیر فصیح

سوندر اس کو بجائے گردن دی
کراٹھیا کرے غذا اپنی
سوندر :- ایک لمبی سوندر والا کیر جو اج میں
لگ جاتا ہے سرسری کاٹھی لڑیں۔ اردو نگر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- ال نکھو کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سوندر والا :- ہاتھی وہ جانور جس کے
منہ پر لمبی نالی سی ٹیکے ہندی، مذکر۔ حور قد کی
زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- نکھو کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سوندر :- (داو معروف و نون غنہ) غوکا بن
ایک قسم کا مگر کچھ ایک آن جانور کا نام جو پانی پر
مشک کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اردو
مذکر راج۔

مجلہ صوفیہ :- لالہ صاحب کی قلع عیب و غریب دنیا
سے نراں لیتی ایک بیاندہ نے کہا کچھ اکتا کیکڑے کی
کتنی ہوتی ہے۔ دوسرے نے کہا ہمیں تو سوندر معلوم
ہوتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

سوندر سوندر :- (داو معروف و نون غنہ)
سانس کی آواز جو ناک سے نکلے۔ ہندی نون

دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- ال نکھو پس آواز کو جو سردی
پکپاتی ہوئی ناک سے نکلتی ہو سوندر (بلا فون غنہ)

کہتے ہیں۔

سوندر سوندر کرنا :- بارے کے بارے سانس
بھرا، بارے میں پکپا نا، ناک سے نکلنے والی
لینا، اپنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصلہ :- ال نکھو معنی بھرا یا سوندر کرنا بولتے
ہیں معنی بھرا میں بالکل نہیں بولتے۔

سوندر :- (بالفتح و نون غنہ) بادیاں ایک
مشہور دوا۔ اردو موت راج۔

قول فیصلہ :- اس کی اصل سونپ یا سونپہر جو
ہندی ہر دو اکثر پیہ کے دروازے پر لگاتے
وغیر میں کام آتی ہے۔ مزاج تیسرے درجے میں
گرم و خشک ہوتی ہے۔ اس کے عرق کو سوندر کا
عرق کہتے ہیں۔

سوندر :- سوندر کی شراب۔ اردو موت متروک
مجلہ صرف :- بڑے فضول فرح ہوا اور سوندر ہے

(فسانہ آزاد)

سوندر میں ایک ناک والا نکو :- بہت سے
جو وضع لوگوں میں ایک بے عیب پر بھی ضرور کچھ
کو عیب لگایا جاتا ہے۔ اردو دل قیل الا تعلق
قول فیصلہ :- سوندر محاورات ہندیوں نے اس
مثل کو یوں لکھا ہے سوندر میں ایک ناک حالہ

وہ بھی نکو :- نکھو کی عورتیں یوں نہیں بولتیں۔
سوندر کھینچنا :- خاموشی اختیار کرنا آدم خور
ہو جانا۔ اردو صرف غیر فصیح راج۔

یہ کارخانہ دیکھئے نیک آپ حیان سے
جس سون کھینچے جائے یاں دم نہ مارے

قول فیصلہ :- اس کا ایک مفہوم ہونا ہے رکھنا جیسے
"میں ان جہاں آرا میں تو کبھی کبھی نہ نکھتی جھنک
آپ نے تو وہ سون کھینچی کہ تو یہ ہی ہیں" (فسانہ آزاد)
سون کی لینا :- دم نہ مارنا، خاموشی اختیار کرنا
اردو صرف دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
سونکھانا :- (داو غیر محفوظ) سونکھنا کا متعدی متعدی
اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ :- اب عام طور سے اس کا رسم الخط
"سونکھانا" ہے۔ (نون غنہ)

سونکھنا :- (معدی) ناک سے بڑیاں معلوم کرنا
خوشبو یا دہلو معلوم کرنا۔ اردو مصدق فصیح راج۔
مجلہ صرف :- جب چھیل کا پھول سونکھتا ہوں تو میری
روح تازہ ہو جاتی ہے۔

سونکھنا :- بازاری لوگ یا عوام بطور مذاق جولی
پچانے کو کہتے ہیں جیسے اپنی اپنی جولی سونکھ کر اپنا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ :- یہ نکھو کی زبان نہیں۔

سونکھنے کو بھی نہیں :- بالکل ناپید ہونا بالکل
نہیں۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

عجب مانع علت ہو گناہ سے
سونکھنے کو بھی میسر مجھے انکو نہیں

سوندرانا :- (بالفتح و نون اول غنہ) پھرے کا
رنگ سیاہ یا لال ہو جانا، دھوپ میں ساٹولا ہو جانا۔
اردو صرف فصیح راج۔

ادلی متعلی دتے مری کی قلعہ کے
سونکھنے تھے رنگ جو انان عرب کے

سونی :- سونا کا تانیت۔ اردو فصیح راج۔

ج بیانا تو دلہن کی نہ تم چھو سونکی سچ الی راجت
سونے پر سہاگا کہ کس عمدہ چیز کی عینک میں

کسی خارجی چیز سے اضافہ۔ اردو فصیح رائج۔
محفل صرفت۔ پس وہ تعریف اور ضایات ان بنگالی
کی میرے حق میں بارود پر شتاب اور سونے پر سہاگ کا
کام کر گئی اور مجھے ذوق شغور محض پیدا ہو گیا۔
(سوانح ظہیر الملک قلی از سالہ اردو سے نقل)
سونی پڑی ہونا۔ دریاں ہونا، اجاڑ ہونا۔
اردو صرفت فصیح رائج۔

کہتے ہیں اے مر کے بھی چپ ہو جے نہ آپ
سونی پڑی ہو تو بھی آباد کیجئے جلال
سونے جھوٹے میں لدا پھنسا رہا (فہم)
بہت سے زبردوں کا پتہ رہنا، سونے کے زیوروں میں
پیلا رہنا۔ مورتوں کی زبان۔ (نور القفلات فرنگی صفتیں)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں قلیل استعمال ہو، موقوف فرنگی اثر
نے نکھا ہو، لکھنؤ میں سونے میں لدا ہونا یا سونے میں گہنی
کی طرح لدا ہونا جلتے ہیں۔ یہ بھی لکھنؤ دیتے کہ سونے میں
پیلا ہونا، سونے میں لدا ہونا سے نسبت زیادہ کہتے ہیں
اور سونے میں گہنی کی طرح لدا ہونا کے بہ نسبت زیادہ
سے گہنی کی طرح لدا ہونا یا توں پند زیادہ ہو۔
جیسے: ان کو دیکھئے پہلے گندہ ملک بھریت لکھنؤ کے
پٹنوں میں۔ بھلا یہ تو نا تو درست چانک و چست کیجئے
ہر وہ بل نہیں سے اہلہ گہنی کی طرح لدا ہے ہوتا
(ضمانہ آزاد)

سونے روپے کے پھیلے۔ سونے اور چاندی
کے پھیلے۔ اردو دہلی کی زبان۔
بنتے ہیں سونے روپے کے پھیلے حضور میں
ہر جن کے آگے سیم درجہ ہوا، مانو غالب
سونیز سے پانی چڑھانا۔ طوفان باندھنا
ہستان کرنا، غور سے بات کو سامنے سے بیان کرنا، بے
بات کو اصلیات کے پیچھے میں مذہب کرنا۔ اردو صرف

دہلی کی زبان۔
اشک آئے نہیں مڑکاں پہ کیا دیکھ بھی
پانی سونیز دیا باندھ کے طوفان چڑھا
سونے سے پیلا ہو جانا۔ خوب سونے کے
زیور ہونا۔ اردو صرفت فصیح رائج۔
کھینچ لایا حسن کو بھی مشق اپنے رنگ پر
ضفٹ سے میں نہ رووہ سونے سے پیلا ہونا خود بخود
سونی تیج سے مڑکنا بیل چھپا۔ تھنا کے کسی
ایذا رساں کی موجودگی بہتر ہو۔ اردو شش مورتوں
کی زبان، متروک۔ (فرنگی اثر)
سونے سے گہراون (گہرائی) بہت۔
اصل معنی سے لگت زیادہ یعنی اتنے کا مال نہیں
جتنا اس کے اوپر صرف ہو گیا، دوسری کا پھیلا
لکا سر نہ ان۔ روپے کا سونا دس روپے کی
گہرائی۔ ہندی کہاوت۔ (ذہب کھنڈ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں سونے سے گہرائی
بہت۔ جو مورتوں کی زبان ہو۔

سونے کا پانی۔ عہ پانی جس میں سونا گلا
گیا ہو، آب زر۔ اردو صرفت سناروں کی اصطلاح۔
قول فیصل۔ سونے کے طبع کو کسی سونے کا پانی
کہتے ہیں اور یہی زیادہ زبانوں پر ہو۔
مر گیا ہوں دیکھ کر رنگ طلائی یار کا
چاہیے سونے کا پانی قبر کی تیر میں
سونے کو خوب گرم کر کے جس پانی میں بھجا دے دیا
جائے وہ بھی سونے کا پانی ہو۔

زندگی میں مشق تھا اس کے طلائی رنگ سے
فصل میت کے لیے سونے کا پانی چلے گئے
موقوف فرنگی آصفیہ کے اندراج کے موافق لیا
پانی بھی سونے کا پانی ہو جس میں سونے کی کوئی

میز ڈال کر جوش سے دیا گیا ہو، یہ پانی اس پتے پر
پھر کا جاتا ہو جس کی سیٹلائف یا گ مورتوں ہیں؟
سونے کا توڑا۔ طانی زنجیر سونے کی بنی
ہوئی زنجیر۔ اردو ذخیرہ فصیح رائج۔
دھوئے ہیں پائے حنائی آجکے باغ میں
پاؤں میں شمشاد کے سونے کا توڑا چاہیے
سونے کا ڈالا۔ سونے کا بڑا ٹکڑا۔ اردو
مذکر فصیح رائج۔

جب دکھا دیتے ہیں وہ اپنی طلائی رنگت
آنکھ کے ڈھیلے کو سونے کا ڈال کر تے ہیں
سونے کا گھر مٹی ہو جانا۔ ہٹا بیا گھر
تباہ ہو جانا، دولت سے بھرے ہوئے گھر کا دولت
سے خالی ہو جانا۔ اردو شش قلیل استعمال۔
آب کاری میں رہا یہ سرین زریر سات میں
برگیا مٹی مرا سونے کا گھر برسات میں
سونے کا نوالہ۔ سونہ اور مرغن نسا
نعت۔ اردو فصیح رائج۔

محفل صرفت۔ میرا بیٹ بھرا ہوا اس وقت اگر کوئی
سونے کا نوالہ بھی دے تو نہ کھاؤں (۲) کھانے
ہیں سونے کا نوالہ دیکھتے ہیں شیر کی نگاہ۔
قول فیصل۔ کھانا اور کھانا کے ساتھ ہر صفت ہو

گل رنگ حوصلہ قاتل دولت بچا سکا
سونے کا ایک کھا کے نوالہ اچھر گیا
کہتے ہیں دے کے بوسہ طلائی جبین کا
سونے کا میں نے سجدہ کو نوالہ کھلا دیا
سونے کا نوالا ہو جانا۔ بہت بڑی نعمت ہونا
بہت لذیذ مذا معلوم ہونا۔ اردو صرفت قلیل استعمال
گہنی خلیا قنات سے او بالا ہو گیا
داغ زرکھ یا تو سونے کا نوالا ہو گیا

سونے کا ورق

۳۲

سونے کی سلاخ

سونے کا ورق :- ورق طلا جو عیون غیر

میں دوڑا دیا جاتا ہے۔ اردو، فصیح، راج۔

ہو شبہ کہ روغن کم ہو رہا ہے۔ چاندنی چاند کا پتھر دھوپ سونے کا ورق

سونے کی اینٹ :- سونے کو لمبی اینٹ

کی صورت میں ڈھال لیتے ہیں اس کو سونے کی

اینٹ کہتے ہیں۔ اردو، موتہ، فصیح، راج۔

موا ہو حسرت ندر میں ہوس کیا مناسب ہو

اگر لگ جائیں اینٹیں قبر میں دو چار سونے کی

بجائے اب ہو آب گھر کا صرہ اس میں

خریدیں سونے کی اینٹیں بنائیں گھر معمار خواجہ

سونے کی قول قولنا :- اس طرح تو لانا کہ

ذرا برابر زیادہ نہ ہو کانٹے کی قول قولنا چیز کے

منگے ہونے سے کناہ ہو۔ اردو، قول، فصیح، راج۔

بیچتا ہو قول کر پیر مغاں سونے کی قول

ہو گئی ہو دور میں اپنے تو آب زر شراب

سونے کی چڑیا :- (کنایت) مال دار آدمی

دولت مند اسامی۔ اردو، سونٹ۔

کھنڈا فوس کل کے کھٹا تھا

آؤ گئی آئے سونے کی چڑیا

قول فصیل :- کسی حسین خوب رو اور طر مدار بھی

کناہ ہو۔

دہن اس یوسف کا آیا پرستہ ہو کر ہاتھیں

آؤ گئی سونے کی چڑیا رہ گئی پر ہاتھ میں آؤ گئی

سونے کی چڑیا :- انگیا کہ درمیان دولت انگیا کی دونوں

کوڑیوں کا بیچ کی سلاخ دہن جن میں صورت شاعر سونے کا

طرہ لگایا ہو وہ فقیر چڑیا کہتے ہیں

شکر ہریار کی انگیا پر پڑا خواب میں ہاتھ آؤ گئی

سخت ہیار ہوا سونے کی چڑیا پائی (نور اللغات)

قول فصیل :- یہ سونے کی چڑیا صرف شاعری ہو۔

عام بول چال میں انگیا کی چڑیا یا صرف چڑیا کہتے

ہیں۔ دوسرا شعر ادا بھی ہوا ہے جو آؤ گئی ہو کناہ

اس میں بھی ہونٹ ہو۔

اے پری تو نے جو اپنی ہو سنہری انگیا

آؤ گئی ہو نظر سونے کی چڑیا بھگت کو

سونے کی چڑیا :- بیش قیمت چیز یا باب

نادر چیز، بیش بہا شے۔ اردو، صرہ، قیل الاستعال۔

سیم بر مرغ نگہ سونے کی چڑیا ہو جائے

آنکھ اٹھا کر جو طلائی ترے جوش دیکھ

ہاتھ کب آتے ہیں خسار گل انداموں کے

کم نہیں سونے کی چڑیا سے شکار عارض

قول فصیل :- دولت سے بھی کناہ ہو

روح دولت بھی جو نکلی جسم سے کہتے ہیں

باہر اپنے ہاتھ سے سونے کی چڑیا ہو گئی

سونے کی چڑیا اڑنا دیا، اڑ جانا :- کسی

قیمت چیز کا ہاتھ سے جانا رہنا۔ اردو، شل، راج۔

چھوڑ دوں اس پر ٹوٹنے کی چڑیا

آؤ گئی اس کی سونے کی چڑیا

قول فصیل :- نیت کے وقت بچے کا خیال بچے

کے لیے اور بچے کے وقت بچے کا خیال بچے

سونے کی چڑیا اڑی جب بچہ اور دیکھنے لگا ہو نیت

کر دیتے ہیں۔

سونے کی چڑیا ہاتھ آنا دیا، ہاتھ لگنا

دیا، سونے کی چڑیا لگنا :- کسی مالدار کے

دام فریب میں پھنسا یا قیمت شے حاصل ہونا۔

اردو، شل، راج۔

خوشی اور اچل ہو گی کیا کیا تھے

نئی آج سونے کی چڑیا تھے شوق تھوڑا

کر لیا ہندوستان کو زیر حجب

ہاتھ آئی سونے کی چڑیا حجب (نکدہ ملاحظہ)

قول فصیل :- بیش اور بھی مختلف صورتوں سے راج

مثلاً سونے کی چڑیا ہاتھ سے اڑانا یعنی کسی کے ہاتھ

سے کوئی قیمت شے چھین لینا۔

گلے کا اپنے جگڑے کے لے لیتا ہوا وہ ظالم

فلک سونے کی چڑیا ہاتھ سے اپنے اڑاتا ہو

سونے کی چڑیا ہاتھ سے اڑ جانا سونے کی چڑیا ہاتھ

سے نکل جانا سونے کی چڑیا ہاتھ سے جانا یعنی ملی

ہوئی قیمت چیز کا ہاتھ سے جانا رہنا۔ جیسے تھانے

اپنا سر کرانے لگے کہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے گئی۔ مگر

بجور تھے۔ (فساد آواز)

سونے کی دلک :- سونے کی چمک۔

اردو، موتہ، دہی کی زبان۔

کیمیا جاگنے کو اس لیے سمجھا ہو شیخ

کہ خدا تا مجھے سونے کی دلک دکھائے

قول فصیل :- ثلث نور اللغات نے بلا تعریف

نکھو وہ دہی لکھا ہو کہ دلک کو اب دلک کہتے ہیں

دلک بھی لکھو کی زبان نہیں۔

سونے کی دیواری کھڑی کر لینا :-

(کنایت) بہت زیادہ مال آ رہا جانا۔ اردو، شل

فصیح، راج۔

محلہ صرہ :- ایک ایک سرکار میں ہزاروں کھڑی

کی پرورش ہوتی تھی اب دینے کے نام کوئی

کنوڑا دے کے نہیں سزا۔ وہ برکت گئی اس نے

کے ساتھ ہاری ہی برادری کے لوگوں نے سونے

کی دیواری کھڑی کر لیں۔ (سیر کہار)

سونے کی سلاخ :- سونے کی بیخ یا کیلی،

سونے کی سلاخ یا بیخ۔ اردو، موتہ، فصیح، راج۔

سونے کے سہرے سے بیاہ ہو۔ ایسے دولت مند گھر میں بیاہ ہو کہ پھولوں کی جگہ سونے کا سہرا بندھے۔ دعا پڑھ فقرہ عورتوں کی زبان۔

پوتوں بچلنا تجھے اور دودھوں ہلانا تجھیں بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عمر دراز اشیا سونے کے کانٹے میں تلنا۔ ٹھیک ٹھیک وزن کیا جانا۔ کمال مرغوب ہونا۔ اندرون قلیل الاستعمال

میری آنکھوں میں ہو عکس رخ روشن ان کا سونے کے کانٹے میں تلنے لگا جو ان کا سونے کی کٹاری کوئی پیٹ میں نہیں مارتا۔ فائزے کی لالچ سے کوئی جان جو کھوں میں نہیں پڑتا۔ لالچ کے لیے جان نہیں دیتے۔ ہندو کہاوت۔ (فرنگ اثر) قول فیصل۔۔ اہل کھڑ نہیں بولتے۔

سونے کی مار۔ دولت دے کر سرکش کو اپنے قفا میں کرنا۔ روپیے کے زیر کرنا۔ دولت سے کٹھن کرنا۔ اردو صورت۔ قلیل الاستعمال۔

انہیں تلوار کی حاجت جو دشمن ہوا سے زد سے زیادہ ہوتی ہو لوہے سے لے لی مار سونے کی سونے کے محل اٹھانا۔ کن یہ ہر دو تندر سے۔ اردو شکل۔ قلیل الاستعمال۔

دیکھنا آج وہ ہیں برے گا ماشار اند غرا ہند کے سونے کے اٹھائیں گے محل قدر بگڑی سونے کے مول۔۔ بت گراں بے حد نہنگا۔ اردو صورت۔ عورتوں کی زبان، متروک۔

دیوانے یہ ہوئے پری خانم پر مردوے سونے کے مول لوہے کی زنجیر ہو گئی تھان میں قول فیصل۔۔ اب عورتیں ایسے محل پر آگے کوئی آتی ہیں۔

سونے میں پلی موتیوں میں سفید۔ کثرت سے

زرد جو اہر پہنے ہوئے۔ اردو فقرہ عورتوں کی زبان۔ قول فیصل۔۔ بطور عا سونے میں پلی موتیوں میں سفید ہو بھی مستعمل ہو جس کا مفہوم کثرت سے زرد جو اہر پہننا نصیب ہو۔

سونے میں سہاگہ۔۔ (سونے کی رنگت سہاگہ سے کھلتی ہو) (کنایتہ) کسی عود چیز کی عودگ یا تاثیر میں کسی خارجی چیز کے عود سے اضافہ۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔۔ آپ کا (کا ماشار اند) بہت ہیں اس کو کوئی اچھا محکم مل جائے تو سونے میں سہاگہ ہو جائے۔

قول فیصل۔۔ صاحب نور اللغات نے سونے میں سہاگہ موتیوں میں مدھا کا بھی لکھا ہو قلیل الاستعمال ہو۔ سونے میں کندھ جانا۔ سونے کا بہت زیادہ پہنے ہونا۔ (فرنگ اثر)

قول فیصل۔۔ بکھڑ میں راکھ نہیں۔ سونے میں رپا ہونا۔ سرے پاؤں تک سونے کا زیور پہنے ہونا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔ (فرنگ اثر)

قول فیصل۔۔ بہت کسی کے ساتھ زبانوں پر ہو۔ سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو۔ ایسا بد نصیب ہوں جو کاکرتا ہوں اس میں نقصا اٹھاتا ہوں۔ اپنی بد اقبالی کے اظہار کے لیے بطور مبالغہ کہتے ہیں۔ اردو شکل۔ فصیح، رائج۔

سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو۔ بولتا ہوں جو جائے راکھوں جو میں کسیر ہاتھ میں قول فیصل۔۔ اس شکل کو یوں بھی بولتے ہیں سونا چھوٹے مٹی ہو دیا) سونا پھوٹوں تو مٹی ہو جائے۔

سونے کا لال، سرخ (تیز سرخ رنگ کے لیے)۔

اردو صفت، مذکر، متروک۔

لوگو تم تو نہ اس قدر گھبراؤ کوئی سونا ڈوٹیا لاکے اڑھاؤ

قول فیصل۔۔ سرخ کپڑے کی تچی کو بھی کہتے ہیں۔

جیسے۔۔ غلامیوں نے پہلے دونوں انگڑائی کے ہاتھوں میں ہندی لگاٹی اور پھین پر چھڑا کر انڈے کے پتے لپیٹ دیئے ان پر سونا لپیٹا اور زر لقیقت کا حنا بند باندھا۔ (خسانہ آزاد)

سونے کا بٹ بھیروں رنگ کی بھار جا جو کاک میں سچ کے وقت نکاتے ہیں۔ ہندو موسیقی دانوں کی اصطلاح۔ سونا۔۔ وہ چیز جو جلا کر خاک کر دی گئی ہو۔ اردو، عوام کی زبان۔

سونے کا ایک قسم کا سرخ سوراخ دار کپڑا جس کا جوڑا ابارات کے دن دامن کو بنا کر پہنایا جاتا ہو۔ اردو، مذکر، رائج۔

سونے کا کھچا۔۔ خوشی میں حوصلہ بڑھ جانے کی جگہ مستعمل ہو۔

عال دماغ ہوں تری رفیع میں ہاتھ میں ماسخ سونا ہاتھ کا کلیجا ہو سونا ہاتھ کا خیال (نور اللغات) قول فیصل۔۔ اہل کھڑ اس صورت سے نہیں بولتے۔

سونے کی زبان۔ کن یہ ہر زبان رازی سونا ہاتھ کی زبان ہو تری گوداں نہیں ماسخ میں وہ غریب ہوں مرے منہ میں زبان نہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔۔ کھڑ کی عورتیں ہاتھ بھر کر زبان بارہ ہاتھ کی زبان، سواگر کی زبان بولتی ہیں۔

سونے کا کر دینا۔ ختم کر دینا، تباہ کر دینا۔ اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔۔ اس معنی میں سونا کر جانا بھی عام کی زبان ہو جیسے "وہ کھانا کھانے کے بعد بھی برقی کی"

پورے پلٹ سوا کر گئے :-

سویان :- (برادرجول بر وزن گویان) رستی لکڑی یا لوبہ صاف کرنے کا ایک خاردار آلہ۔ فارسی، مذکر۔

جس کی آواز سے ہوں روئے سویان کھڑے وہ محبت نے دیاسلسلہ پا، ہم کو ٹوٹتی دست جنوں سے گر نہیں رہیں پائے تو مری قسمت کیا سویان بھی ہمارا ظفر قول فیصل :- مولف نور اللغات کے قول کے مطابق یہ لفظ اصل میں سویاں بر وزن جویاں تھا۔ ان کے ساتھ ان کے بچے سوئے ہوئے ہیں۔

سویان جان :- ناقابل برداشت بہت تکلیف دہ بے انتہا ناگوار۔ فارسی ترکیب متروکہ کر کے ہوتا ہے جبرئیل کے سداۓ غلیب ہو گئے سویان جان مجھ کو سداۓ غلیب قول فیصل :- اس جگہ اب سویان مستعمل ہو۔

سویان روح :- جان کو آزار دینے والا۔ ناگوار خاطر۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔ جو بگنی فرقت میں ایک ایک شاخ گل سویان روح تھا قول فیصل :- سودا نے اس کو روح کا سویان کہا ہے جواب رائج نہیں۔

یوں ہی ہو جو خاطر میں تری میرا بھی ہوں حاضر یہ زندگی اور روح کا سویان ہو برابر سوئے شہلے :- سوہر کی حج، نامادوی کی تعریف کے گیت، وہ گیت جو عورتیں بیاہوں زچاؤں پر پیغمبر یا حین ویری کی تعریف میں گاتی ہیں۔

کوئی گواہی ہو تھیلے بلا کے چھلپ دار وہ چیل تن میں کا بھرتی سرات اور دم قول فیصل :- کھڑو میں مستعمل نہیں۔

سویمن :- (برادرجول و فتح سوم) سویاں کا خنک، دیتی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سویمن :- ایک قسم کی سٹائی جسے حلو اسویمن کہتے ہیں۔ اردو۔ (نور اللغات) قول فیصل :- اسے تنہا سویمن نہیں بلکہ حلو اسویمن کہتے ہیں۔

سویمنہا :- (برادرجول) زیب دنیا، بھلائی ہونا، ازیت دنیا، موزوں ہونا، سبھا، اچھا رکھنا، دنیا۔ (ہندو مورتوں کی زبان، نور اللغات) قول فیصل :- ہندی گیتوں کی زبان کو جیسے ہجر بنے کو فتح سوئے :- یہ لفظ سنسکرت شوبھن یعنی چمک دار اور خوبصورت سے ماخوذ ہے۔ (فرہنگ اشر)

سویمن کرانا :- توانا۔ سوہن کے ذریعے دھاردار کرانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔ محل صرف :- افریقہ کی عورتیں دانتوں کو سونے کے آریے کا مشکل بناتی ہیں۔ (نور اللغات) قول فیصل :- اس کا لازم سویمن کرنا یعنی سوہن کے ذریعے سے کسی چیز کو دھاردار کرنا بھی رائج و فصیح ہو۔

سویمنی :- ایک ماگن کا نام۔ ہندی، موٹا، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

سوئے کی ریت نہیں مشروء (مشروع) کی توفیق نہیں :- وضع کا لحاظ کر حشیہ کے مطابق کام کرنے کی استطاعت نہیں۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اشر)

قول فیصل :- باعہوم رائج نہیں۔

سوئے :- بے مزاج، کتر، خرابی کا مرض بیماری۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات) قول فیصل :- تنہا مستعمل نہیں دوسرے الفاظ

کے ساتھ ترکیب سے کہتے ہیں۔ جیسے سوئے سوئے ظن وغیرہ۔

سوئے اتفاق :- موقع کی خرابی۔ فارسی ترکیب عربی الفاظ فصیح، رائج۔

محل صرف :- سوئے اتفاق سے آج ہی شام کو اس وقت کی صاحب کلکڑے ڈھیر ہو گئی۔ (اس وقت)

سوئے ادب :- بے ادبی۔ فارسی ترکیب عربی الفاظ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- خوب بولے کو بھی ایسے مقدس بزرگوں کے سامنے اس قسم کے کلمات کا زبان پر لانا سوئے ادب اور خلافت داب و آداب ہو۔ (فسانہ آزاد)

سوئے ادبی :- بے ادبی، خلافت ادب، شرفی بے امتیازی، بے قدری، بے عزتی۔ عربی، مؤنث۔ (فرہنگ اصطفیٰ)

قول فیصل :- اہل کھڑو اس جگہ بے ادبی بولتے ہیں۔ سوئے تدبیر :- تدبیر کی خرابی اور نقص۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب صفت، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

(فقہ) یہ توجہ دنیاوی قبا حشیں ہیں جو تمہاری سوئے تدبیر سے ہوئی۔

سوئے نفس :- دے کی بیماری، سانس کا بے قاعدہ جلدی جلدی چلنا۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

اسے شرف سوئے نفس میں خدا کا دم بھر

چونکہ غفلت سے اس وقت ہو ہمیشاری کا شرف سوئے ظن :- بے گمانی، براگمان ہونا، گمانی خیال بے خیال باطن عربی الفاظ فارسی ترکیب

سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالنا

یہ ارمان کو پہلے خود رحمت اٹھانا پڑتی ہے۔
 قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر ہے۔
 سوئی سے گھڑا دن ہنسی۔ اس قریب سے
 لگت زیادہ۔ اردو میں، دہلی کی زبان
 رنگین لیتا ہے گو گھڑا دن ہنسی
 گھڑا تا وہ خوب دھڑکتا ہے
 مردت سے کہہ دے کہیں تو اٹھائے
 سوئی سے کہیں ہو نہ گھڑا دن ہنسی
 قول فیصل۔ اہل ہندو، یہ سہل پر کہتے ہیں
 سوئی سے گھڑا دن ہنسی
 سوئی کا بھالا ہو جانا۔ سوئی کا پھاڑا
 ہو جانا دکانیہ، ذرا سی بات کا طرات پکڑا
 جانا بات کا بگڑا ہو جانا، ذرا سی بات کا
 بست ہو جانا۔ (نورسخت و فرنگ اش)
 قول فیصل۔ اہل ہندو نہیں پوتے۔
 سوئی کا کام۔ سوزن کا رہی۔ اردو
 مذکر۔ فصیح، راج۔
 محل صغیر۔ سوئی کا کام بڑی دیدہ ویزی کا کام
 ہے آنکھوں پر بہت زور پڑتا ہے۔
 سوئی کا ناکا۔ سوئی کا چھیدا یا وہ سودا
 جس میں تانکا پر دیا جاتا ہے اردو مذکر فصیح راج
 سوئی کے ناکے کو دکانس گریبان پکڑے
 سوئی کی جگہ بھالا گھسیڑنا۔ (تھوڑی بات
 بڑھا دینا۔) (محاورات ہندوستان)
 قول فیصل۔ گھڑا کی حدتیں سوئی کی جگہ
 لٹھا گھیرنا کہتے ہیں۔
 سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالنا۔
 دکانیہ، ناکن بات کو ممکن کر دیکھنا۔ اردو میں

مجھ کو وہ چاہے نگوڑی نے جھکا میں گریبان۔
 تن بہن میں ہیں سرچھہ رہی ختم کی گریبان
 سوئی سے۔ ترازو کا کاشا، ترازو اور تھانے
 قول فیصل۔ اہل ہندو سے ترازو کا کاشا یا
 سرن کاشا کہتے ہیں۔
 سوئی سے۔ گھڑی، کپاس اور قبلہ ناک سوئی
 جو حرکت کرتی یا خان بتائی ہو اردو فصیح راج
 محل صغیر۔ اس گھڑی کی سوئی میں خرابی ہو
 تی ہے۔ اناج یا کسی اور چیز کا ریشہ جو
 لہری اٹھ نکلتا ہے۔ (چوڑا نکلتا ہے ساتھ)
 اردو، موت، متروک۔
 آن چوخی فصل گل سے کی بھڑی زبان
 رشک سے کانٹوں پر ٹوٹے گا یقیناً آسمان سحر
 سوئی سے۔ پھانس، کاشا، غار جیسے سوئیاں
 یا چھو رہی ہیں۔ ملا لوگ کے ہمارے خدا
 جیسے سوئی پٹ کوئی۔ (فرنگ اش)
 قول فیصل۔ اہل ہندو کسی سوئی میں نہیں پوتے
 سوئی سے۔ ٹکٹن۔ اردو۔ موت، راج
 محل صغیر۔ اگر سوئی گھڑا لیتے تو سب تک
 اچھے ہو جاتے۔
 سوئی پر دنا۔ (تھوڑی) سوئی کے ناکے میں
 گاڈا نا۔ اردو۔ صرف، فصیح، راج۔
 محل صغیر۔ ذرا ہمارے سوئی پر دود۔
 سوئی ٹوٹی میں کشیدے سے چھوٹی
 کام چھوڑا تھوڑا سا نا کا کافی ہوتا ہے
 (فرنگ اش)
 قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہوا
 طویل الاستعمال ہے۔
 سوئی چھیدنے سے پہلے چھدتی ہے

نکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 کل کے لئے کو آج نہ سخت شراب میں
 یہ سوڈن ہے ساتی کوڑکے باب میں غابت
 ان کی صحبت میں منافع اوقات
 سوڈن سے نہیں خالی کوئی بات
 سوڈن صغیر۔ معنی ہضم کی خرابی، عربی الفاظ
 ناری ترکیب۔ نکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل صغیر۔ سیاں آواز نے دل میں سوچا کہ ہمارے
 اچھے بھینے۔ زبان سے کہنا ہی نہیں ہم نے تو دل کی
 دل کی میں کہا تھا کہ اس وقت ہضم کی شکایت ہے
 یہ اگلے وقتوں کے لوگ سچ سچ ہی سمجھ بیٹھے۔
 (دکان آواز)
 قول فیصل۔ اسی کوئی کے ساتھ سوڈن بھی
 کہتے ہیں جیسے۔ سیاں آواز ایک کانٹے سے کہ
 ہم اس وقت کھانا ہی نہ کھائیں گے، سوڈن صغیر
 کی شکایت ہے۔
 سوئی سے۔ (بروزن غلن) سوزن۔ وہ چیز
 جس سے پکڑا جیتے ہیں۔ اردو موت، فصیح، راج
 "اردو بھیلوں ہمارے زخم تک آئیں
 سوئی کے ناکے کو دکانس گریبان پکڑے
 قول فیصل۔ بروزن غل بھی مستعمل ہے جو
 فصیح نہیں۔
 کس دن غلش ہوئی نہ کلیہ میں کھانسی کی
 مڑکاں نے کب جگر میں چھوٹی سوئی نہیں
 چھیدا اور چھیدا کے ساتھ اس کا صرف جو اس کی
 اردو فصیح سوئیاں جو جو بروزن غلن فصیح ہے۔
 سوئیاں کی کچھال دہلی میں پھر چھین گئیں۔
 ٹیک ہونے کو لباس اور خالی پھر گیا
 بروزن غلات بھی ہے جو غیر فصیح ہے

غیر فصیح، راج۔

عمل حسن۔ بہت مشکل ہو کہ تم اس کام کو انجام تک پہنچا سکو کہیں سوئی کے ناکے سے اونٹ نکالا جائے۔

سوئی کے ناکے سے خدائی کو (سب کو) نکالتا۔ (مندی) قدرت کے زور سے ممکن بات کر دکھانا، دیر ایک تھپے کی طرف اشارہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک زبردست سے متعلق ہے جس سے آپ نے سوال کیا تھا کہ کیا سوئی کے ناکے سے اونٹ نکل سکتے ہیں؟ اس نے کہا کہ خدایتق وہ قدرت ہے کہ سارا جہان نکل سکتا ہے۔ عا دانا ئی دکھانا، حسن سلیقہ دکھانا یا مطیع کر لینا۔

خاکام یہ تیرا ہی خداوند تعالیٰ ہے لا سوئی کے ناکے سے خدائی کو نکالو (مندی) قول فصیح۔ عام طور پر زبانوں پر سوجھ بوجھ کیوں نارج پرونا دکنا تھ، کچھ ہی کرنا سبھل کرنا، سخت کرنا، اردو صرف۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

عمل حسن۔ ایسی کشک اور مانہ زدہ نہیں ہو کہ سوئیوں نارج پر دو اور کوئی صبح اٹھ کر تھارا نام بھی نہ لے۔ (چتر سبھی) سو یا۔ (دواڑ بھول) ایک خوبو دار ساگ کا نام۔ اردو، مذکر۔ راج۔

سبزی دھندلے گرنہ کوئے شیخ کی ریش کیا تا شا جو کہ موسے کا ساتھ لگے قول فصیح۔ اس کی اصل سو آج جو جندی سو یا کا۔ سو کا ہارٹا۔ اردو، مذکر راج۔ سو یا سبب ایک شہر کا گت، ہندی، مذکر۔ قول فصیح۔ (مندی) نہیں بولتے۔

سو یا کا۔ سو یا میر کا بانٹ۔ اردو، مؤنث قلیل الاستعمال

سو یا اور (سو) چوکا۔ غافل ہوا اور دھوکا اٹھایا، اردو شل دہلی کی زبان۔

سدا بیدار غفلت سے نیرنگ شل مشورہ سو یا سو چوکا قول فصیح۔ مولف محاورات ہندوستان نے لکھا ہے سو یا سو چوکا جاگا سو پایا غفلت سے ہوشیاری (چتر سبھی)

سو یا برا برا پر۔ سونے کے بعد انسان مرد کی طرح بے بس ہوتا ہے۔ اردو مقولہ۔ عورتوں کی زبان۔

سچ ہے سو یا برا برا ہے راحت مرگ بھی ہے خواب سا (مندی) سو یا (ل)۔ آٹے یا میدے کو گوندھ کے تار نکالتے ہیں اور ان تاروں کو کھانے کے گلی میں بھرتے اور وہ دھندلے وغیرہ کے کھاتے ہیں۔ اردو مؤنث، فصیح، راج۔

قول فصیح۔ یہ فقط بطور جمع متعل ہوا اس کا مفرد (سوئی) متعل نہیں سلاؤں حید کے دن اور حضرات اہل ہندو رکشا نذہن کے ہزار میں خاص طور سے پاک کے کھاتے ہیں اس کو نارسا میں حلالی مادہ یا رشتہ ملا کتے ہیں اور عربی میں خمیر یا اطریہ کہتے ہیں۔

سو یا بننا، سو یاں توڑنا۔ (مندی) سو یاں بنانا (مندی)

قول فصیح۔ سو یاں توڑنا کھڑکی زبان نہیں۔ البتہ سو یاں ٹپنا راج و فصیح ہو۔ سو یاں بن عیسائی۔ خوشی کے موقع پر

خوشی کا سامان بھی مہیا ہونا چاہیے۔ عورتوں کی زبان۔ (مندی) اثر

قول فصیح۔ عورتیں یوں بھی بولتی ہیں غیر سوئیوں کے عیسائی؟

سو یاں جھیلنا۔ (مندی) گھوڑی یا بڑھ کی سوئیوں کو احتیاط کے ساتھ اٹھا اٹھا کر پھیلانا اردو صرف، دہلی کی زبان (مندی) (مندی) سو یا ہوا نصیب۔ بہت خفتہ۔ بری قسمت اردو صرف، فصیح، راج۔

ہماریے جاگتے رہتے ناؤں سے مات بھر۔ سوئے ہوئے نصیب کو کیوں کر جگانی ہم سویدار۔ (مندی) دل و فتح دم اسود کا مرث سو دا اس کی تصویر سویدا) وہ نقطہ سیاہ جو دل پر ہوتا ہے عربی نہ کر تسلیم یافتہ طبع کی زبان رخسارہ گل رنگ پر یہ غالب نہیں ہو بوسے ترے قیلے سویدا مرے دل کا

شرم سے تم کو کھٹکا تو کھنکھن سے دل میں بن جاو سویدا، پیلو میں تلخ عزیر کھٹ سویدا۔ (مندی) اول و یاٹے بھول) اپنے مغزہ وقت پر، اول وقت، پہلے، اردو۔

آئیں میں کچھ پاس اٹھ کر یہ سویدا گروہ زرد رنگ نکلتے ہیں۔

قول فصیح۔ دہلی کی زبان میں اس لفظ کا استعمال میں عورتوں سے لیا ہے۔ پہلی صورت تو دہلی ہی جو تیر کے مندرجہ بالا شعر میں استعمال ہوئی ہے دوسری صورت تالیع مہل کے ساتھ ادیر سویر ہے۔ مولوی محمد اسماعیل شاگرد غالب اردو زبان کی پہلی کتاب میں لکھتے ہیں اس کا ایک بھائی فقیرا ہو پڑا کام چور ادیر سویر

پڑتا ہے کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ تیسری صورت کی مثال ڈپٹی
نیر یا عمر کا یہ فقرہ اس کی کتاب اجتہاد سے پیش کرتا
ہو۔ اس کا نتیجہ لازمی ضرور ہو کر رہے گا۔ ویر
ہو تو ہر ہر ہوتا۔

اس لکھنے میں سورہ کی ترکیب سے ہوتے ہر
سورہ پر اس کے رشتہ داروں کے بھول (مصحح) اور کاغذ
اور دوا نہ کر، فصیح، راسخ۔

اب اس میں پیدا اندھیرا ہوا
شب آرزو کا سورہ ہوا
قول فیصل۔ حرفت اور لغات نے لکھا ہے سبھی
اس کی اصل سورہ ہے۔ حروف منبر کے آگے جانے
کی صورت میں سورہ کے الفاظ کو اسے بھول (مست)
سے بدل لیتے ہیں۔

سورہ جو کل آکر میری کھلی
عجب تھی ہمارا، عجب سیر غنی
سورہ ام۔ اس کا استعمال ایسے کل پر ہے جہاں
یہ کہا جاتا ہے کہ ابھی وقت نہیں گیا سو قیامت ہی
محل صبر۔ اس سورہ سے کچھ بتا دی کرنا ہو کر
استان کے قریب کچھ نہ ہو سکے گا۔

قول فیصل۔ اس کے اٹھانے ہی سے بولے ہیں
سورہ ہوا جانا۔ راعی حدیث کی حد سے
آنکھوں کے آگے چکا چاند ہی کسی کھل پڑا جانا
اور دوا دہ، عوام کی زبان۔

محل صبر۔ اب ادھر کا رخ نہ کرنا۔ نہ اسے
ہوتے پڑیں گے کہ سورہ ہوا جائے گا۔
سورہ ہونا دیا، ہوا جانا۔ (لازم) پڑنا
ہبیدہ بھری کا خود ار جونا، صبح جونا، اردو
مرب۔ فصیح، راسخ۔

جائے یہ پیدا اندھیرا ہوا

شب آرزو کا سورہ ہوا
قول فیصل۔ ہر سورہ پر یا ویرا ہو گیا ہے
ہوتے ہیں جس کا مقصود ہے کہ یہ کام ایک نہیں ہو کر
یا ہر میں ہو گا۔ چھٹی سو گئی، فرصت ہوئی، جیسے
تم۔ کام اس کے سپرد کیا ہے جو کافی میں ایز
جو ب نہیں رکھا بس سورہ ہے۔

سورہ ہونا دیا، ہوا جانا۔ دل چڑھ جانا
روز روشن ہو جانا، سورہ سر پر آ جانا، غلج
قول فیصل۔ ان لکھ نہیں دیتے۔
سورہ سے۔ اول وقت صبح۔ نور کے راتے
اور دوا فصیح، راسخ۔

سورہ اذان دی شب و صلا اس
توڑن کو کہوں کہ خسر ہو گئی عاشق
قول فیصل۔ اس کے ایک معنی میں جلدی ہوتے
کے، درجہ اب مردوں سے۔

لہا پھر یہ کدے نہ بھیر کر
سورہ جہر دے آیا دیر کر
ایک معنی میں وقت سے کچھ پہلے اسے، اس
انہ کے ساتھ زیادہ سننے کے جیسے نکاح کا وقت
تو یہ ہے کہ غم ذرا سورہ سے آج۔

سورہ سیر۔ اس میں خود، پیغام خدا، حشر ال بندوں
ان کے زمانے کی وہ رحم میں لوگی اپنے شوہر کا
انتخاب اس کے کمال اور سزا کو دیکھ کے خود ہی کیا
کرتی تھی۔ دعائی خاندان اور راجاؤں میں یہ
دستور تھا کہ جب ان کی بڑائی شادی کرنا چاہتے تھے
تو وہ تمام امیروں اور راجاؤں کو اطلاع کر
دیتے تھے کہ فلاں روز جن جن کو شادی کرنی
ہو فلاں، آئیں اور اپنے اپنے کرتب دکھائیں
جس کا کرتب پسند آئے گا وہی یہ دھس پائے گا

اپنی پسند کا خاندان چاہتے تھے کا تا حد، خودی
نہ کر۔

مصحح۔ (بالکسر) یقین، ثبات۔ فاری، صفت
صحیح۔ کچھ امید نہ اسے ہر مسہیلو ہم سے، وائے
قول فیصل۔ یہ لفظ فارسی میں اسے کہتے ہیں، یہی
یعنی اس طرح بولتے ہیں کہ (وہ) کا ہر نہیں ہوتی
اسے نفرتی سے برون کہ امید یوں غلط ہے۔

چوں کہ دوسرے روز جو کر۔ (دیلان ہوں)
تو ہر لغت سے سراغ ادھر دے گا

یہ لفظ خدا کے ساتھ لایا جاتا ہے تو اس کی (کا)
یا اسے مروت (ری) سے بدل جاتی ہے اور اسے حد
ہو جاتا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں سو ہی حد تہن
کے معنی نہیں دیتا فارسی میں سہ ہزار یعنی تیس سو
یا تین ہزار سے۔

نہیں۔ ایک چھوٹے ستارے کا نام جو نباتات
کے تین سو روں میں سے دوسرے کے ساتھ ہو فارسی
نہ کر، قسم، فتنہ طلبنے کی زبان۔

اب حور پر کس طرح ملباں کے برابر
کہو کہ ہو سہا نیز تاباں کے برابر
سہا ہر۔ برداشت، تحمل، سہا، اردو ہر
مور توں کی زبان۔

محل صبر۔ تہنے کھلف کی سہا شکل سے۔
قول فیصل۔ ہرنا رکھنا، غنیمت کے ساتھ اس
کا در پہنچے۔ یاں عبد اللہ ان کے سر عاقبت
پیش برون تھے انہوں نے جب دیکھا کہ غنیمت
کی تیری صبح اور زور کلام نے نہ اس دھام میں جو
بائی ورا اپنے اوقات میں بھی غلج آئے لگانا
نہوں میں تمہارا کہ زمانے کا راج ان جہاتوں کی سہا
رکھا۔ کلمہ حق لوگوں کی زبان پر کلام معلوم ہوتا ہے

یا تو یہ باتیں چھوڑ دیا ج کو چلے جاؤ۔ دوبارہ بکری
سہارا بنا۔ ذریعہ، آسرا، بھروسہ، وسیلہ
اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

آگئی فرقت میں یاد اس کے بچان بخش کی
دائے منت دم نکلنے کا سہارا بھی گیا تیر
قول فیصل۔ یعنی مدد بھی مستقل فصیح، پر جیسے دیتے
کو نکلنے کا سہارا بہت ہے۔

سہارا بنا۔ امید، توقع، اردو، مذکر، فصیح، رائج
اچھا دم بھڑ بھی نہ ٹانگرا اب تو
توڑ دے مری جان سہارا بڑا دل کا قیم
سہارا بنا۔ اڑنا، ڈھکی، (ذرا لگات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سہارا ٹکنا۔ (دستی) آسرا ڈھونڈنا، مدد
چاہنا۔
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سہارا توڑنا۔ اس توڑنا، امید منقطع کرنا، مدد
صرف، فصیح، رائج۔

اچھا دم بھڑ بھی نہ ٹانگرا اب تو
توڑ دے مری جان سہارا بڑا دل کا قیم
سہارا لٹکانا۔ اس توڑنا، اردو، صرف فصیح، رائج
سہارا لٹکانے سب نے دیکھا یہ نہیں دیکھا ایک نے بھی
کس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا کس کا سہارا لٹکا ہے
آرزو کھنوی

سہارا لٹکانا۔ مدد دینا، تقویت دینا، اردو
صرف، فصیح، رائج
شب ہجران کی محبت سے توجی چھوٹا تھا
اور گہرا گئے جب دل نے سہارا نہ دیا جلال
سہارا لٹکانا۔ امید دار کرنا، (ذرا لگات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سہارا دینا۔ تعاون، ٹیک لگانا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔
محل صفا۔ مجھے چکر آ رہا ہے ذرا تم اپنے
باتوں سے سہارا دو۔

سہارا ڈھونڈنا۔ (دستی) وسیلہ
کاش کرنا، مدد چاہنا، ذریعہ ڈھونڈنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

تکڑم عشق میں تنگے کا سہارا بھی نہ ڈھونڈ
آسرا وہ نہیں لیتے جو خسرا رکھتے ہیں
سہارا کرنا۔ وسیلہ کرنا، ذریعہ کرنا،
(ذرا لگات)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سہارا کرنا۔ گزاراوقات کا اطمینان کر لینا
جمع پونجی سے اطمینان کر لینا، جائداد خرید لینا،
اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صفا۔ اتنے دنوں کی ملازمت میں انھوں
نے جائداد خرید لی امداد اپنی زندگی کا سہارا کر لیا
سہارا لینا۔ اس لگانا، بھروسہ کرنا، طالب
امداد ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

بیٹھے تکیے بھی دکا کر دکھی اس دن سے
ہم فقیروں نے لیا جب سے سہارا تیرا
قول فیصل۔ کمزوری کی حالت میں کسی دوسرے
سے اپنے کو سنبھالنے میں مدد لینا بھی اس کا ایک مفہوم

دست ترکان نہ سنبھالے تو نہ سنبھالے ہرگز
چشم بیار بھی اٹھتی ہے سہارا لے کر
نازک سے فرق کے ساتھ ایک اور مفہوم ہے
آؤ لینا، پناہ لینا۔

بر مرغی رخصا آج یہ دنیا ہے مگر جہنم بڑا
ایک دن تھک کے محبت کا سہارا لے گی

سہارا لٹکانا۔ وسیلہ ملنا، ذریعہ ملنا،
اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کوٹھے پر ان کے خوبنکے آج رات کو
تھکا لٹکا آگیا جو سہارا منڈیر کا ذوق
سہارا ہونا دیا، ہو جانا۔ (دستی) حاصل
کرنے کا ذریعہ نکل آنا، آمدنی کی کوئی صورت ہو جانا
اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صفا۔ ان خرابیوں کے بعد نیک کے ہمار
سیدھا ہوا۔ روٹی کا سہارا ہوا یعنی روک گار
سہارا ہوا۔
(واقعات سرحد)

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے تقویت
ہو جانا۔ بھوک میں تھوڑی سی غذا مل جانا۔

افسک کے قطرے غنیمت ہیں قفس میں بلبلو
آب دودا نہ بند تھا کچھ تو سہارا ہو گیا جلیں
ایک مفہوم ہے۔ اس ہونا، امید ہونا۔

کلی کچھ اقرار تھا پر آج بڑا بکل انکار
سٹ گیا صفت سے آنا بھی سہارا ہو کر
نقی کے ساتھ بھی مستقل ہے۔

ادھر سیر پانی سے میں صاب دیر
ادھر بوند بھر کا سہارا نہیں
سہارا لٹکانا۔ اٹھانا، نکل کرنا۔ (دستی)
کو برداشت کرنا، سہنا۔ اردو، حد قوی کی
زبان، ستر وگ۔

شراب عشق کی قدرت سہارے کی نہ کر
یہ حال نشے کا ہے کو پری چلتی ہے
قول فیصل۔ بوجھ اٹھانا بھی اس کا ایک مفہوم
ہو جیسے۔ کالوں کا گوشت خدا نے ایسا بنایا
کہ مطلق زور نہیں سہارا سکے۔

(نبات انش)

سہارن پور نامہ برداشت ہونا، اردو صرف حقوق
کی زبان۔

محلی ضرر - تم سے بھوک کی سہارا ہونا مشکل معلوم
ہوتی ہے۔ (دو تہہ اسفوح)

سہارے :- مردے اور دو نفیس، راسخ
 حوالہ فیصل :- دھن جبار کے افسانے
 بھی مشعل ہے دینی سہارے

نام روپے پڑے جو سہارے ڈھال کے
بہانوں کو تان لوچ ڈرا دیکھ بھال کے میری

سہارے کا جینا۔۔۔ دوسرے کے جہر سے
زندگی گزارنا۔۔۔ اور صرف نصیب، راج

نہ کہ دیں دامن الیاس غروبِ بلا میں ہم
سب کو بدترِ ڈوب کے مرنے سے جو جنیا سہارا

سہاگت :- (بغیر اول) خوش نصیبی، خوش قسمتی
خوش طامی، خوش حالی (مجازاً) عا و نرکی عیات

کا زمانہ جو حور کی خوش نصیبی کا سبب بنتا ہے
اردو، انداز، فصیح، براہی

شاید بہاگ ان کا کسی سے نیا چرا
وہ عطر ج بہاگ کا دل رات کو گئے

قول الخبیث - مولف فرمایا - آسفینہ بہاگ کی
شرعیات کی ہے - (مور = اچھا - بہاگ = مست)

اور بعض لوگوں کی رائے ہو کہ یہ نفاذ اصل میں دو جہاں کا
تھا۔ یعنی دو شعبوں کے نصیبوں کا خاتمہ کہ دال میں

دیکھا کہ جیسے کہ اس کے پاس وہی ہے۔ پس
دیکھا کہ اس کا ہاتھ ہو گیا۔ مگر یہ بیان ضعیف ہے۔

ہماکت :- ایک قسم کا گیت جو عورتیں سنادیں
پڑھاتی ہیں۔ اردو، ہندکو، راج۔

جائیں وہ سہاگ اور جو وہ دھکی کی طرف سے دیکھا کی
تقریب میں گھائے جائیں ان کو سہاگ گھوڑیاں کہتے ہیں
جو قریب بہ تر دک ہے۔

۲۰۔ عمر کا تو یہ رنگ تھا وہی رنگ
نہ کل میں اے عمر گھر ڈیاں اور سیاگ

سہاکت : پیار و محبت ، را زد تیار جو عاشق
مستحق یا جو د ، خاندن میں جو اور دنگر ، مزدک

ماورے غلوں میں جاگ ہے ہم سے
باب تو گھرا ہوا گ ہے ہم سے

سہاگت :- دھرم تمام خوشی کے زور پر اور عزیز پر جو
سہاگن پر نے ہی حالت میں عورتیں استعمال کرتی ہیں

لیکن وہ اپنے ہر کر موقوف کر دیتی ہیں۔ جیسے نئے مہر کی
مٹی، سرنے اور جھڑکیلے رنگوں کے کپڑے اور جڑیاں

دوسرے۔۔۔ (نور الثقات)
قولی فیصل۔۔۔ (الدرم راجح نہیں)

سہاگت :۔ ایک مشہور خط کا نام جو زیادہ تر شاہی
بیام میں لکایا جاتا ہے ۔

مائے محب نہیں جو کہ عطرِ سہاگ کے
شیشے کے شیشے محب کے زندہ عمارتِ گہاں (نورِ انکسارات)

قول فیصل: شریعت پر ہے کہ اسے نہا سہاگ
نہیں کہتے سہاگ کا علم کتے ہیں۔

سہاگت دہم بتری کی پہلی رات (نورِ نقات)
خولِ عقیل۔ محض مہ کوئی پہلی طاقت کی رات

مہنگا رات کہتے ہیں۔
 مہنگا - خوش، انبساط، گرمی جیسے۔ بار

مہاک : بھینز سہاگ مہل کی زبان (فرنگیہ آسفیہ)
مہاک : شہ پر اور حور کا سنگار، آسٹش

آؤ اور وہ دہلی کی زبان
سب گھسیانہ منگ رہی کرتی

جندل، کپڑے پوری وغیرہ دکھ کے دلہن کے لیے بھیجے
ہیں ساچن کے سامان میں سہاگ پڑا بھی ہے اردو
نذر کر، لڑائی۔

دولہا دلہن کی ہے یہ علامت سہاگ کی
آیا ہے آگ سہاگ پڑا بن کر آسمان فوق
قول فیصل۔ صاحب نرنگ آصفیہ نے لکھا ہے
کہ یہ سب سامان دواغ کے روز دولہا سے لپوا
کر دو دلہن کی مانگ میں بھرتے ہیں مگر کھنڈ میں اس
نہیں بھرتا۔

سہاگ رات۔ دولہا دلہن کے ساتھ سونے
کی اول شب، شب زفاف، شادی کی پہلی رات
اردو، عورتوں کی زبان
سہاگ رہے۔ (دعا کی گئی) آپس میں پیار
محبت رہے۔ اردو، مترک

یارب ہمیشہ دولہا دلہن میں رہے سہاگ
جب تک کہ جوڑے نیچے زمین اور پر آسمان
سہاگ سبج۔ رات کا بیگ جس پر دولہا
دلہن سوتے ہیں۔ اردو، عورت (دراخت)

سہاگ کا عطر۔ ایک قسم کا عطر جو شادی
میں کام آتا ہے۔ اردو، نذر کر، راج
گالی نہیں ہے عطر کا آٹھاگ کا
سہاگ کرنا۔ وہ محبت کرنا جو مرد و خاتون
میں ہے دیکھا جاتا ہے شادی کرنا مستثنیٰ کا۔ اردو
عورت، دہلی کی زبان

باؤں پر ہاتھ میں رکھا ذکا
کچھ محبت کرنے تم سہاگ کے
سہاگ کی رات۔ شب زفاف تخت کی رات
(دراخت)

قول فیصل۔ زیادہ تر سہاگ رات کہتے ہیں۔
سہاگ گانا۔ شادی کا خوش گیت گانا
عورتوں کی زبان۔

کوئی بون کا کھوٹا تھا کاگ
کوئی گاتا تھا دنت وزہ۔ (عشق عشق)
سہاگ گھوڑی۔ وہ شادی کے گیت جو
دولہا کے گھر میں دلہن کی تعریف میں دولہا کی
توجہ اور شوق بڑھانے کے واسطے گائے جاتا ہے
جیسے۔

آج رین سہاگ کی بنری کو بنایا
کا دھب رنگ آج بڑھا داسیرے وہ بنے
دن دکھایا۔ تیرا بنری کھیت پر بیٹھے۔ آری
سحب دکھایا (دخات النساء)

قول فیصل۔ کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔
سہاگن۔ دہنم اول رات چارم، وہ عورت
جن کا خاندان زمرہ ہو۔ شوہر مال، خاندانی
وہ عورت جس کا سہاگ قائم و برقرار ہو۔ اردو
عورت، عورتوں کی زبان۔

سانڈ ہو گور کا یا مہارے کتن دیکھے
فوج غم موت کا دنیا میں سہاگن دیکھے
قول فیصل۔ رہنے کے ساتھ اس کا حرف جو۔

ہوئے نقش قدم سرتاج گلشن
رہی اس شب عروس گل سگ
اٹھا کر ہے چڑیوں کی دعا
تم سہاگن و جو عیاں جس

سہاگن کا بچہ پھوڑے پھیلے
سہاگن کا بچہ مر جائے تو اسے مرنا نہیں سمجھا جائے
بلکہ خیالی کرنا چاہیے کہ آنکھوں سے ادھیں
ہو گیا ہے کیونکہ بیاں بیوی زخم میں تو تیرے

بچے ہی بچے جو جادیں گے۔ یہ مرنا بننے کا غائب
ہونے کے بچہ نہ کرنے کے۔ مہدی کہاوت۔
(نرنگ آصفیہ، نجات النساء)

قول فیصل۔ کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتیں۔
سہاگ۔ (دہنم اول) ایک قسم کی خست کروری
روشن میں تلی ہوئی روٹی جو مٹی اور نمکین ذول
طرح کی ہوتی ہے۔ اردو، نذر کر، فصیح، راج۔
ہے چاند اور سالتو سالتو ہیں گویاں
شاخیں کرن ہیں مدہ سورج سہاگ

قول فیصل۔ یہ روٹی بڑی چھوٹی دو طرح
کی ہوتی ہے۔ بڑی کو سہاگ اور چھوٹی کو سہالی
کہتے ہیں۔

سہاگ لک۔ (دفع اول دوم و چارم)
کسی چیز کی مانگ اور محبت کا زمانہ۔ کسی چیز
کی گرم بازاری کے دن اردو، موت، عورت
کی زبان۔

رات پٹے کا پتہ دیتی ہے کھلتی کھلی
ہاں چلو چاہتے کے خواہو سہاگ آگئی

قول فیصل۔ آٹا، چٹا اور چٹا اور چٹا ساتھ
اس کا حرف ہے۔ جیسے آجکل سہاگ چل
دیکھتے ہیں بہت جلد نکلا اور فرما دیا
کر دوں گا

سہاگ لک۔ (دفع اول و چارم) مہر و
کے بیاہ کا بھوگ یا مبارک لانا۔ سالہ مہدی
موت۔ اہل جوہر کی زبان (دراخت نرنگ)

قول فیصل۔ مہدی میں اس کی اہل سہا
لگن ہے سہا۔ ساتھ۔ لیکن ہتھاروں
کا ساتھ جمع ہونا، جگ، بقول دلف فرنگ
آصفیہ سہاگ دہلی میں مذکور ہے۔ کھنڈ میں

اس لیے بچاؤ کاروں پر ہے اس کے معنی میں یہاں کے رہائے کے لئے
 نہیں کہیں کی گنگا اور اس کی کہت ہے لک ہو۔

اسہما گشت :- اہل مرثیہ تیار ہیں گرم لباس دی
جندی نہ کو اہل خود کی زبان - (خبر مرگ صفیہ)
قوت نیل ۔ چاکلہ رو بہ نصرت پر ہم کھڑے بکاف کا دی پرستے
ہیں اور تائیت کے ساتھ استہسا کرتے ہیں ۔

سہا لگتے ۔ موسم فصل ۔ (نرنگ صفیہ)
 خوراک میں ۔ ان میں سے کچھ بھی نہیں پڑتے نہ کہ سہا لگ
 سہا لگ چلنا کسی خاص تہوار کے سبب ان حرفہ کی کسی بھی
 گرم اندازی ہونا ۔ اور حرفہ کی کسی بھی (نرنگ صفیہ)
 سہا لگ چلنا ۔ ہر موسم ، ہر وقت سے بیاہ تہواروں
 کے سبب ان حرفہ کی گرم اندازی ہونا ۔ (نرنگ صفیہ)
 تنوع فیصل ۔ ان کے ذہن میں نہیں پڑتے ۔

سہیلی :- (بہنم، سہیلی کی تائیت، جیٹا سہیلیاں
رود و سرنٹ، رواج۔

قولی نہیں۔ سو اب نور اللغات کے پوری کجوری اور
چپاں سے اس کے معنی کہے ہیں جو گھنٹوں میں رانگے نہیں
ورنگے، آصفیہ کے اندر راج کے موافق، جھوٹا سا
اور پوری کجوری کے معنی میں۔ یہاں وہی کی جی زبان
سے موافق۔ کجوری کے دونوں معنوں کی مثال میں
نور کا تکرار کیا گیا۔

مت برا ایند تمبیتل اس کا
س کی کالی نہیں سہالی ہے

سینا ص:۔۔ دیکھو اول، بہت سے تیز عربی تذکرے
میں آئے ہیں، مگر ان کی زبان

بر سر پر نواز چوں جب تیرے شہید صیام
چو شن جسم عدوین پر دم مجھوں مدام

جس کے تخیل پر تیر حصہ اور دواؤں نے تیر
کے مہی میں استعمال کیا۔ سہ ماہی چلپا، سہ ماہی کا نشا
ہو! اس کے صرف ہیں

جو چلے گئے اس مندر سے سیام
بڑھلے ادھر سے اور نہ نہیں گام

نیران کا بھی چائیں چائیں کا سینہ ترہا تھا
شکر تمام نشاء سپہام بلا تھا۔ (ظلم ہوش ربا)
سپہام القیل۔۔۔ بہت سے شہاب ثاقب۔
(دوڑتے تارے) عرب و رکیب، ہندو کر تیسیم باہر تھے
کی زبان۔

چلے نکلے ز اچر جو اشتاق عشقِ خود کا
کیا سینام ہیں سے تہا کا ستارہ دور کا

سہاگت (مازم) جانا، پسند آنا، سہرا
 گنا، مرغوب چیز، دل پسند چیز، دنیا، اچھا گنا
 ہے۔ کانا مجھے جانت نہیں اور کانے میں سکا نہیں
 (فرنگی: ص ۱۶)

قول فیقول کہند میں صرف مذکورہ بالا نقل ہے،
میں اس کا اضافہ نہیں کیا کیونکہ اس سے نہیں ہے

سکھنا نامہ :- نریب دنیا، مندوس پونا، ہیڈا
خوشا سہا پونا، اردو مصدر، دلی کی ترانہ۔

دن نہ کے خوش نما رنخے سہا لگتا
سنو نہ دے اپنی بانس نم کو نہیں

سہانا ہے: درساں، وقت، منفردات، بقا
و عمرہ الفاظ کے ساتھ، دلکشی، مرغوب، احسا

معلوم ہونے والا، دل چپ، اردو، شمع، راج

سختی میں سہاڈا، بھی لکھا ہے جو کہلو کی زبان
 نہیں۔ ہانت کے لئے سیاہی مستعمل ہے جسے

سہائی رات .

سہا نامہ: خوش سفر، مقبول، خوبصورت
اردو کیفیت، مرکز: دہلی کی زبان

سہانا تھا کہ ایسا روپ اس کا
کہ سراپہ عیا جتنی تھی دھوپ اس کا

حوالہ نہیں۔ میں نے اس میں سہارا بھی نہیں کیا
 زبان ہے۔ مولف غریب آصفیہ نے کہا (یا)
 سہارا کی ایک اور حسی کہیں ہیں نیم گرم ہوتا
 گوارا ان میں بھی یہ دونوں غلط ہیں یہی ایک
 نکتہ دہرا۔

سہانا ناسا :- اچھا سا، خوش ناما، مرغوب
 ہیج :- دل کے موافق، خوش آئند ناما، اردو۔

گھڑی چاروں باقی اس وقت تھا
سنا، ساک طرف سے پڑھنا

قول فیصلی: یہاں سا کی بجائے تھا۔ ہا نا نیا
زبانوں سے۔

سہانا سائید و خانہ (۱۰۰۰) جہت ہے

مردم بخیر کی زبان و نرسا ، فیہ
 قیامت ، لب ز ، جہنم سوانا

راپہ ڈھرائی ہے۔ چہ سہانا سا کیصال
میں میر حسن و نون کا سفر روح کی گداز

نے سب سارے زعمیہ کیا ہے۔
گھڑی مار دن ماتی اس وقت تھا

ہمارا سا اک طرف مسایہ ڈھلا
نہ معلوم مر لے ہے اسے بھنڈے کے زبان

مرفعت نور الطلحات تے پھنڈ معنی عی صہانی - ۱۱۱
 ڈھلنا لکھنڈ کو ڈھالنا لکھنڈ سے مراد لکھنڈ

نکھڑا بالکل نہیں ہوتے۔

قول فیصل - تنہا سہرا نہیں تیر سپہ سالار کی
کے متعلق ہے۔

سہرا سہرا - دلفیغ ہر دین ہر دین کوں ہا، ہا
نیم گرم جوتاب برداشت ہو۔ لکنا، نیم گرم، پانی اور
دودھ وغیرہ جو لکنا ہو۔ اور دھفت عورتوں کی زبان
محل نشہ - اس بات کا خیال رکھنا کہ ناش کرنے میں
تیل بہت گرم ہو سہرا سہرا جو در نہ مقام درد پر چھوٹے
چھوٹے دانے پڑ جائیں گے۔

قول فیصل - اس کی تائیت بہت بہت ہی سنسوں
جیسے - یہ دونوں دو ایسی ایک ہی میں میں کے گرم
کر ڈاؤں بہت بہت چھوڑے پر رکھ کے پٹی باندھ دینا
صبح تک پھوڑا چھوٹ جائے گا۔

سہری سہری - یہ دونوں نفیس لفظ اول
کسر دوم سکون سوم، بدھ میں عورت گڑبابتیں
کرنے والی - اور دھفت عورتوں کی زبان -
سہر جانا - برداشت کر لینا سخت اٹھالینا اور
صرت بھج، راج۔

اور نامیج کو کڑی میں نے لپی
ر ایک جب چھتی ہوئی وہ رہ گیا
سج سا کہ گمان۔

محل صفت - انا کہ کوئی سی سا کھانا مر کر کچا بھی لیا
تو کون سا کمال کیا۔ (ذرا لفظات)

قول فیصل - یہ دیبا توں کی زبان ہے۔
سہر چندہ گنا - گنا تین گنا - فارسی، صفت
لفیج، راج۔

محل صفت - ۱۳ ابران کھنڈ کو اد چندہ سے چند نفع ہوتا
تا۔ (فیصل التوازی)

سہر چیز بے سہر چیز پادار نہ ماند علم بے بحث
مال بے تجارت، ملک بے سیاست، تین چیز

بیر ترین چیزوں کے پادار نہیں رہتی۔ علم بے بحث کے
مال بے تجارت کے ملک بے سیاست کے (فرنگ شاہ)
قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ ہوں دیتا ہوں۔
سہر حرفی - تین حرف کا لفظ - فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل صفت - ابھی تک تم نے دو حرفی الفاظ پڑھے
تھے آج سے سہ حرفی اور دو حرفی ملک کے پڑھو اور یہ
سب الفاظ ذہن نشین کرتے جاؤ۔

سہر درہ - تین درجوں کا مکان، تین دروازوں
کا داران - گڑی یا تھکے تین محراب دار دروازے
فارسی صفت، مذکر، فصح، راج۔

قول فیصل - زیادہ تر سہ درہ داران زبانوں پر ہوں۔

سہر وری - تین درجوں کا چھڑا داران - اور دو
موت۔ (ذرا لفظات)

قول فیصل - یہ چھڑا داران ہے نہ کہ کہہ۔ اس میں
دو جوتے ہیں درہ داران نہیں جوتے۔

سہرا سہرا - (بالکسر) وہ پھولوں یا پتوں کی (یا)
جو دو لہجوں کے سر پر باندھ کے منہ پر چھوڑ دینے
میں۔ سونے کے تاروں کا بھی سہرا بنایا جاتا ہے
اور وہ - مذکر - فصح، راج۔

آب گوہر میں جو ڈوبا ہے سراسر سہرا
آتش حسن سے ملتا نہیں رخ پر ہل جلتا

قول فیصل - اس کا صرف باندھنا، بندھا اور
گوندھا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

عورت فلان کا اگر بزم طرب میں ہو گزرد
سہرا دھکا کا یہ گوند جس دھجھن کا سہرا
صاحب فرنگ آصفیہ نے کہا ہے کہ اس لفظ
کے آدے میں لوگوں نے عجیب عجیب شکونے
چھوڑے ہیں بعض صاحب تو کہتے ہیں کہ لفظ

شہرہ تھا بہن غاؤن کی نسبت رکھنے والا اس سے
شہرہ پھر سہرا ہو گیا بعض کی رائے ہے کہ سہرا
بیائے مجھوں کھو اگرچہ فارسی داروں نے اپنے
تاکہ سے کی روانی سہرا باندھ دیا ہے گویہ تہ
صاحب ہمارے بھی نہیں تھاتے کہ بیائے مجھوں کس
مصلحت اور کس وجہ سے تعلیم کی جائے ایک
صاحب رائے دیتے ہیں کہ اسے فارسی سہر
بہن تین اور دو سے مرکب خیالی کر دے۔ شاید دل
میں تین لڑی کا ہوتا ہو گا لیکن یہاں ایک لفظ
فارسی دوسرا ہندی میں نہیں لکھاتا اس وجہ سے
ہم بقاعدہ غلطی اس طرح پر کہتے ہیں کہ یہ لفظ
ہندی سرسبھی فرق اور ہا سے مرکب ہے جن سرکا
اور اول اول اس لفظ نے سرکار نام پایا پھر
ہائے پھول کے سہرا ہوا اس کے بعد لفظ آئے
قلب مکانی پیدا کر کے سہرا نام حاصل کیا اور یہی
ہر طرح سے اقرب ہے۔

سہرا سہرا - وہ نظم جو سہرا باندھنے کی تقریب پر
دو لہجوں اور اس کے ہر لہجے میں ایک ہی اور فصح راج
قول فیصل - گنا، گنا اور گنا وغیرہ کے ساتھ
اس کا صرف ہے۔

دھوم پج جائے بزم نوشہ میں
شہر اپنے خوب ہی کہا سہرا

سہرا کھاتا زورہ اختال امر
دکھنا - دکھا کہ چاہ غیر لطافت نہیں ہے

دھوم ہے گلشن آفاق میں اس ہرے کی
گائیں مرغان فراسخ نہ کیوں کوہل

قول فیصل - سہرا لکھا یعنی سہرا نظم کرنا غلط
کھنڈ کی زبان نہیں۔

سہرا سہرا - وہ پھولوں کے ہار جو مزار کے چاروں

پر لگا دیتے ہیں۔ اردو دہکڑ، فصیح، رائج
 حوں میں موت آئی جو کچھ بچہ لڑکی کا مطلب
 مری ریت پر سہرا جو موت اور گریہ کا
 قول فصیح۔ بھوویں کی زبان جو علم ابوت و فہم
 پر باندھی اور چڑھائی ہوئی ہے اسے بھی محبوبی طور
 سے سہرا کہتے ہیں۔
 سہرا باندھنا۔ دھن یا دھوا کے سر پر باندھنا
 دھوا باندھنا۔ اردو۔ صرف، فصیح، رائج
 رات گزری ہیں دوہا کی طرح نرت میں
 جھج کر آنسوؤں کے آونے سہرا باندھنا
 قول فصیح۔ پگہ۔ ایک سے سولہ سو اچھے
 لفظ لکھے تھے تھائی کچھ مرچ مرچ لکھا ہے۔ یہی سہرا
 باندھنا ہے۔ یہ سہرا لازم ہے باندھنا ہی فصیح رائج
 ہے۔ یہ ہے اچھا ہر ایک کا رائج۔ یہ وہ گردگی زوجہ
 بھی موجود ہیں۔ سب کچھ مرچ مرچ لکھا ہے۔ افسانہ آذان
 سہرا باندھنا۔ یہ پورا باندھوں کی سلی زبان
 نا، میں ہے کہ سہرا کی سموت موت سے اردو صرف
 تیل لاسٹال۔
 درخش آب مغامس سے نہ کر لیا۔
 واسطے ترے نراؤں ناگر سہرا
 قول فصیح۔ اسکا معنی الفتی سہرا باندھنا
 کہتا ہے وہ بھی تیل لاسٹال ہے۔
 ایک گھر بھی ہیں صدکان گریں چھوٹا
 پڑا باندھنا ہے سے کے جو کچھ سہرا
 سہرا باندھنا۔ سہرا باندھنے کا رنگ جو خوب
 کر لیا ہے۔ اردو سموت اور نون کی زبان۔
 سہرا باندھنا۔ معنی نون مر اور اعظم یا عروبہ
 وغیرہ سہرا باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
 نے کے ساتھ نون سے نکالیں گے سخت دل

فوج الم چڑھائے گی سہرا نشان پر
 قول فصیح۔ اسی کو سہرا باندھنا بھی کہتے ہیں
 سہرا دکھانا یا دکھانا۔ شادی دیکھنے کا
 موقع مناسبت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
 سہرا تو اب ان دونوں کا دکھانا ہی تقدیر
 تعایشوں کا نام ترے مقسم میں تحریر و تیر
 سہرا دیکھنا۔ بیاہ دیکھنا۔ بیاہ رچانا، شادی
 کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان
 وہ دیکھ کے سہرا جو نہ اکبر کا سرے گا
 اتنے سے زیادہ قیامت میں کرے گا
 سہرا گوندھنا۔ سہرا تیار کرنا۔ اردو صرف
 فصیح، رائج
 جب کہ اپنے میں سائیں نہ خوشی کے
 گوندھے بھوویں کا جلا پھر کوئی کینہ کر لیا
 سہرا باندھنا۔ مقدس چیز کو دریا میں باندھنا۔ خدی
 (خدی لکھی) تم نے سہرا کیس دن سہرائی۔ (ذرا لکھا)
 قول فصیح۔ کھڑی اس جگہ سیرا باندھتے ہیں
 سہرا دیکھنا۔ نقرہ کا ایک گروہ جو حضرت شیخ
 شمس الدین سہروردی کی طرف منسوب ہے۔ فارسی
 صفت۔
 شہری۔ ایک قسم کی ٹھیلی۔ خدی، سموت (ذرا لکھا)
 قول فصیح۔ یہ دیات کی زبان ہے۔
 سہرا باندھنے کی۔ بیاہ باندھنے کی
 یہ ہے بیاہ باندھنا یا صگے لائے ہوں اردو
 صرف عورتوں کی زبان۔
 کیمون موت کی میں آگت جل جل کے مردگی
 ہوں پھر نہ جلے کی جو بھڑا میں بھڑو کی جانچ
 سہرا کے پھول کھلنا۔ (ذرا لکھا) پیام
 کا وقت آنا۔ شادی کی مبارک راحت آنا اردو صرف

دونوں دو لہا دھن خوشی سے ملیں
 کہیں سہرا کے پھول جلد کھیلے
 قول فصیح۔ اب ان سونوں میں تنہا پھول کھلنا
 رائج، فصیح ہے۔
 سہرا کی لڑکی۔ سہرا کا وہ لہا ڈورا
 جس میں پھول گوندھے ہوتے ہیں۔ اردو سموت
 فصیح، رائج۔
 قول فصیح۔ درتیں سہرا کی لڑکی کا ٹوٹا ہو
 خیال کرتی ہیں۔
 جو تیر دھن دو لہا کی، تمام لکھا
 اچھا نہیں ہی لڑکھا سہرا کی لڑکی کا
 سہرا۔ تین سال کا، فارسی صفت،
 تیل لاسٹال
 قول فصیح۔ حوام اسی کو تیار کرتے ہیں۔
 شہرہ۔ منگل، پیر کے بعد کا دن، فارسی
 مذکر، فصیح، رائج۔
 محل صبر۔ کچھ کا زبان کا قباہ، کچھ سوار
 ہونے والوں کا اتالیک مگر بھیر ایک جا ہونے اب
 اب پھر وہی شہرہ تھا۔ (انشائے سرور)
 فصل۔ سال میں تین بار فصل دینے والا
 درخت۔ صفت۔ (ذرا لکھا)
 قول فصیح۔ بالعموم رائج نہیں
 سہرا باندھنا۔ (ذرا لکھا) تیار، تیری دفعہ
 اردو، غیر فصیح، رائج۔
 دو گھنٹے بچے تھے دو بچہ پر
 ہیرات ہوں یہ جب سہرا
 سہرا کا۔ تین صدوں کی مجموعی حقیقت شہادت
 فارسی، صفت، تسلیم، نونہ طبع کی زبان۔
 محل صبر۔ یہ رکن ان تین چیزوں سے جن کو

اصول سہ گانہ کہتے ہیں مرکب جو اکرتے ہیں اس سبب سے
 و ترمیم حاصل۔ (بجرا فصاحت)
 سہ گانہ تین پائے شراب کے جو علی الصبح
 پیتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (در لغات)
 قول فیصل۔ کھنڈ میں اعموم رائج نہیں۔
 سہ گوشہ۔ تین کونے کا۔ فارسی، صفت
 تلبیل الاستمال
 محل صفت۔ گھوری تھانی مردن کے ساتھ ایک قہم کے
 پان کے بیڑے کو کہتے ہیں جو سہ گوشہ اور خوش
 ہوتا ہے۔ (در بیان زبان اہل)
 سہل۔ (بفتح اول و سکون دوم) سادہ آسان
 فارسی صفت، تسبیح، رائج۔
 محل صفت۔ ترزا رسوائے حالات کا اس وقت
 کرنا سہل نہ تھا۔ (مجون بخارا)
 قول فیصل۔ سراپا میں اس کے نفی سنی ہیں زمین
 نرم، ہر نرم چیز، دیووں نے حقیر، سادہ اور سنا
 کے سنی ہیں، استمال کیا ہے۔
 سہلانا۔ (بفتح اول و سکون دوم) جس پر
 آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنا۔ اور در مصدر فصیح و رائج
 ایک بیری پر نہیں بٹھتے ہیں دشمن مٹی
 ہاتھ پھیرتے ہیں جب اس کے پاؤں سہلکے ہیں
 سہلانا۔ (بفتح اول و سکون دوم) چالو کی کرنا (در لغات)
 قول فیصل۔ عوام کھڑن سونوں میں جھلانا
 ہاتھ پھیرتے ہیں۔
 سہلانا۔ (بفتح اول و سکون دوم) سر پر زور سے ہاتھ رسید
 کرنا۔ (در مصدر و عوام کی زبان) متروک۔
 محل صفت۔ آپ کی کات میں آئے تھے آپ سے
 سنی ہی کھوپری پہلا دی۔ (ضاد آزاد)
 سہل الاصول۔ آسانی سے سمجھ میں آنے والا

فنی ترکیب۔ اردو صرف تبہیم یافتہ طبع کی زبان۔
 محل صفت۔ شکل سے شکل سہلان کے سانسے
 سہل الاصول پر جاتا ہے بڑے ذہن آدمی میں۔
 سہل الاصول۔ آسانی سے وصول ہونے
 والا، عربی صفت، تلبیل الاستمال
 قول فیصل۔ اسی کوئی کے ساتھ میں بھول
 جھکتے ہیں۔
 سہل ایکار۔ (بفتح اول و سکون دوم) آسان طلب،
 تن آسان، کابل، ہست، جلد جو، سب سے
 عربی، الفاظ، صفت (در لغات و ترمیم)
 قول فیصل۔ یہ اسم فاعل کھنڈ میں رائج نہیں۔
 سہل انکاری۔ (بفتح اول و سکون دوم) آسانی
 جلد جوئی، بہانہ سازی، ہستی، جلد و الہ ثانی ٹول
 اردو صفت، فصیح، رائج۔
 محل صفت۔ دنیا کے بھڑے میں ایک عالم مبتلا ہی
 مگر کون سا کام اللہ رہتا ہے۔ یہ کہوں کا غفلت
 شادی ہے اس سہل انکاری ہے۔ (ضاد آزاد)
 قول فیصل۔ اس کی جگہ سہل انکاریاں اور
 باہار مل سہل انکاریوں میں رائج و فصیح ہے۔
 ادھر جس قدر گرم بازواریاں
 ادھر اس قدر سہل انکاریاں (در مصدر و رائج)
 سہل گھٹنا۔ آسان جاننا، سہلی کام قیاس کرنا
 اردو صفت، فصیح، رائج۔
 کھنڈ سہل تم خفقان کو حکیم جی
 حضرت اسے بھی جانیے ہزارہ جوں
 قول فیصل۔ انہیں سونامی سہل جانا بھی
 رائج و فصیح ہے۔
 سہل سے۔ آسانی کے ساتھ، سہولت سے
 اردو صفت، تلبیل الاستمال

سہل سے یوں سرسبز کا فرد جو توڑا
 خود وہ سمجھا کہ جا بول کو لب جو توڑا
 قول فیصل۔ سہل سے کام ادا ہونا بھی کہا ہے
 جواب، بعل مستقل نہیں۔
 ج۔ جو یہ کام سہل سہل وہ سہل سے ہوں ادا
 سہل کرنا۔ آسان کرنا۔ اردو صرف فصیح و رائج
 دھند کر کر کر انگ کاٹ سر کر
 ہر طرح ہم سہل کر اور سر کر سر کر
 قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت سہل کر دینا
 ہی رائج و فصیح ہے جیسے نئی تصنیف نے علم کو
 سہل کر دیا۔ (در ترمیم و تصنیف)
 سہل لشکا۔ آسان نسخہ، ایسا نسخہ جس میں
 پیسے کم صرف ہوں اور فائدہ زیادہ کرے
 اردو مذکر عوام اور عورتوں کی زبان۔
 محل صفت۔ آوں کو پے بھون لینا جب خوب چلے
 ہوں تو انکاں کر چینگ دو اور سے سہل لشکا
 ہی نہیں۔ (ضاد آزاد)
 سہل متشیع۔ ایسا سہل اور آسان کہنا جس
 سے زیادہ سہل کہنا ممکن ہو۔ ایسا شریعہ بالکل
 نثر سہل جو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، علم
 بدیع کی اصطلاح۔
 ہر جیسے کہ نظم میں نظم و نثر مرا
 ہے سہل متشیع یہ کلام ادق مرا
 قول فیصل۔ جس متشیع میں کہنا اور سہل متشیع
 میں ہوتا اس کے صحت ہیں۔
 سہلے یا سوسے۔ (بفتح اول و سکون دوم) تفریق کے گین
 وہ گین، حروفوں میں یا سوسے یا سوسے
 میں سیر پیچیدہ جان و پوی کی تفریق میں گایا کرتی
 ہیں۔ اور ذہن ترمیمات دہلی کی زبان۔

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و سوم و قوت
فراوش کرنا، بھولنا، بھول، چونک، غلطی، غسری
خبر، فصیح، راجح۔

نکھ و تبادول بھری با سر و شست میں
دانا، سہو کا تب نقد پرست ہوا
قوت، فصیح۔ عام ہونے میں اس کا نقد دفع
اول، منہ دوم داسے بھول رہا ہے۔

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سے با ارادہ، غلطی سے غلطی، غلطی سے غلطی
فصیح لکھی ہوئی ہیں سہو، فصیح میں
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

حوالہ نیل۔۔۔ سہو اور سہو میں فرق ہے جو کہ سہو
اس میں کہ نسبت کہتے ہیں جو کہ سہو پر برات
اور اس کے ساتھ کیا اس میں سہو
اس میں کہ نسبت کہتے ہیں سہو کے لئے میں ہوں
اور اس کے کوئی ہوں۔

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
فصیح، اس میں سے بھول رہا ہے۔ اور سہو
فصیح، اس میں سے بھول رہا ہے۔

نکھ و تبادول بھری با سر و شست میں
دانا، سہو کا تب نقد پرست ہوا
قوت، فصیح۔ عام ہونے میں اس کا نقد دفع
اول، منہ دوم داسے بھول رہا ہے۔

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

عربی، مذکور۔ (فراغت)

قول فصیح، نکھ میں باسوم، کج نہیں
سہو کا متب۔۔۔ کتابت کرنے داسے کی غلطی
دہ بھول جہاں سے نکھ میں برباد ہو، غلطی
الفاظ غلطی ترکیب، مذکر فصیح، راجح

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
لوگ کہتے ہیں سہو، غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
ترکیب، مذکر فصیح، اس میں سے بھول رہا ہے۔

نکھ و تبادول بھری با سر و شست میں
دانا، سہو کا تب نقد پرست ہوا
قوت، فصیح۔ عام ہونے میں اس کا نقد دفع
اول، منہ دوم داسے بھول رہا ہے۔

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

جیسے اگر تم چاہتے ہو کہ سہولت سے یہ کام انجام
یہاں سے تو تم بڑے جانی سے میل کر لو۔

سہو میں بڑے جانا۔۔۔ فراوش کی حد تک جانا
اور صرف فصیح، راجح

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

سہو۔۔۔ دفع اول و سکون دوم و قوت
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی
سہو، غلطی، غلطی سے غلطی

جیسے آؤ سہی رجا تو سہی کھانہ سہی و غیرہ فصیح، راج
 ۱۔ سہی کھیل فصل کے لئے ایسے گل پر بولتے ہیں جان کھانا ہوتا ہے
 کہ پھانٹاں کام کر دو۔ فصیح، راج۔
 ۲۔ اس کو یاں ہا تو ہوا سوچ ہی بھی ہو کچھ۔
 ۳۔ ایسے گل پر بولتے ہیں جہاں تپتی خاطر مقصود ہوتی ہے
 مفہوم ہوتا ہے یہی کھیں گے یہی جانی گے فصیح، راج۔
 ۴۔ ہم کوئی ترک دنا کرتے ہیں
 ۵۔ سہی عشق نصبت ہی سہی
 ۶۔ غنیمت سے بہتر ہے کی جگہ۔ فصیح، راج
 ۷۔ ایک ہنگامے پر موقوف ہے گھر کی رونق
 ۸۔ فخر عظمیٰ سہی، فخر شادی نہ سہی
 ۹۔ فخر تانکیر کے واسطے۔ فصیح، راج
 ۱۰۔ کچھ تو دے اسے کھانا بہار
 ۱۱۔ آہ و فطریا کی رخصت ہی سہی
 ۱۲۔ تاکیر کلام کے لئے بولتے ہیں مفہوم ہوتا ہے، اور
 جانو، خیال کر دو۔ فصیح، راج
 ۱۳۔ عشق مجھ کو نہیں دھستہ ہی سہی
 ۱۴۔ میری دھستہ تری شہرت ہی سہی
 ۱۵۔ سلسلہ قائم رکھنے کے لئے بولتے ہیں مفہوم ہوتا ہے
 جاری رہے۔ برقرار رہے، فصیح، راج۔
 ۱۶۔ قطع کچے نہ تعلق ہم سے
 ۱۷۔ کچھ نہیں ہے تو خداوندی کا
 ۱۸۔ سہی پر ادائی غابر کرنے کے لئے جیسے یہ فقیر ہی سہی یا ملو
 ۱۹۔ یہی سہی۔ فصیح، راج
 ۲۰۔ آپ ہر جانی تو اپنا بھی یہی طور سہی
 ۲۱۔ تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی
 ۲۲۔ سہا نہ ایسا ہی ہوگا فصیح، راج
 ۲۳۔ تم ہی سہی اس بات کا مجھ کو کیا ہو
 ۲۴۔ فطرت کر دو۔ قبول کر دو۔ فصیح، راج

میرے ہمنے ہی ہو کیا رسوائی
 ۱۔ وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی
 ۲۔ سہی (و بالفتح) راست، سہا ہا، سوزوں جیسے
 ۳۔ سرد سہا سہی، صفت، دہرمان و حیات
 ۴۔ فقیر اک سہی قد کا پایا جو ہم کو
 ۵۔ سرد آؤ آؤ جھپٹا ہما
 ۶۔ قول فصیح: اور وہ میں زبافوں پر باکسر ہی سہی
 ۷۔ جو درست نہیں۔
 ۸۔ سہی (و بالفتح) سر شام، اور وہ ہنگامے
 ۹۔ قول فصیح، لکھنؤ میں سر شام، راجا، ایسے ہی
 ۱۰۔ ہی شام، وہی سے مفہوم ہے۔
 ۱۱۔ راجا قاضی: یہ سے اور سوزوں قد کا
 ۱۲۔ کناہ معشوق، فارسی ترکیب صفت، فصیح، راج۔
 ۱۳۔ اس سرد سہی قات قدیر قیامت ہی (و بالفتح)
 ۱۴۔ قول فصیح: ہمیں معزوں میں بھی ہے راجا و سہی
 ۱۵۔ راجے وہ سات آؤ ہی قد سن عور
 ۱۶۔ گھوڑے کسی کے چپ پہ اور اور کسی کے چار
 ۱۷۔ ہمیں معزوں میں سہی بالاجہی ہو جا رہا وہ میں نہیں ہو
 ۱۸۔ فریاں کہو میں باجم و کچھ بالائے سرد
 ۱۹۔ اسی سہی بالائے آؤ ہے بالائے سرد
 ۲۰۔ سہی کرنا: درست کرنا، صحیح کرنا، اور صرف
 ۲۱۔ حوت غلام کو سن کے در پہ نہ خود کے جوا
 ۲۲۔ جو کچھ کہا ہے سب نے پہلے اسے سہی کہ جہ
 ۲۳۔ قول فصیح: لکھنؤ میں: سہی کرنا، لکھتے اور تم کرتے
 ۲۴۔ میں ابستہ تھا میں۔ سہی کرنا: زبان پر آئے۔
 ۲۵۔ سہی: دہنم ادل و فتح دوم، ایک نہایت
 ۲۶۔ چک دار اور شہر تارے کا نام جو ملک میں میں
 ۲۷۔ موز ہوتا ہے۔ غنی، مذکور فصیح، راج
 ۲۸۔ نہ آئے بھی تیری خاطر پہ میل

چکلا رہے یہ ملک کا سہیل بیرون
 ۱۔ قول فصیح: ملک میں یہ سہی تارہ طلوع ہوتا ہے
 ۲۔ تو اس کی تاثیر سے تمام حشرات، اور من مر جاتے ہیں اور
 ۳۔ چڑھے میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ میں کا
 ۴۔ جڑا نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ ترکیب کے ساتھ سہیل میں
 ۵۔ راجا، راجا، زیادہ مستعمل ہے۔
 ۶۔ مرتج شک ہنگامے میان خلق گرا
 ۷۔ میں نے حقیق سرخ سہیل میں گرا
 ۸۔ سہیل ملک (راجا، راجا) میں نظم ہوا ہے جو عام طور سے
 ۹۔ راجا کہیں۔
 ۱۰۔ میں نیزے کا پاب تو سہیل ملک سے
 ۱۱۔ سہیل: راجا، اول راجا، لکھنؤ، گویاں ہجرت
 ۱۲۔ لڑائی، کہیں لڑائی کے ساتھ رہنے والی لڑائی معاہدہ
 ۱۳۔ اور دوست لڑکیاں آپس میں، ایک دوسرے کی سہیلی
 ۱۴۔ ہیں۔ اور دو دوست، عورتوں کی زبان۔
 ۱۵۔ سہیلی اور خواہشیں انتہائی
 ۱۶۔ زور زور پور پور ہر اک تار
 ۱۷۔ پھر تو یہ ہر دل عزیز ہی اک سہیلی ہو گئی
 ۱۸۔ جب کوئی دکھ رہے کہ سہیلی ہو گئی
 ۱۹۔ سہی گھر کا بیان ہے کوئی یاد نہ کرے کم
 ۲۰۔ ایک سے آگے نہ بڑھنا کا سہیل تر ہے
 ۲۱۔ قول فصیح: مولف نے راجا کے اس لفظ کی
 ۲۲۔ تشریح یوں کی ہے: دوسرے ساتھ آئی۔ سہیلی
 ۲۳۔ سہیلی: (بہرہ و نون کریم) شریک حصہ دار، عرو
 ۲۴۔ صفت۔
 ۲۵۔ قول فصیح: اور وہی کی کے ساتھ شریک
 ۲۶۔ کی عطفی ترکیب سے پل دیتے ہیں۔
 ۲۷۔ سہی نہیں: سہی نہیں اور وہی کی زبان۔
 ۲۸۔ اصل صرف: مجلس میں چرچا، نظر نامہ، شامہ نامہ

سے ہے اندر اور میں درخشاں کا فائدہ دیتا ہے
 اور وہ فصیح و راجح
 محل تشہیر - المادی سے فائدہ آزادی تیسری جہاں رو
 سے ہے - تھریہ یا علمانی کی جگہ بیت دس میں سے
 پانچ جن کو اردو فصیح و راجح -
 سے ہے - اندر کثرت کے محل پر - اردو - مزدک
 ہے مراد داغ دل سوزاں وہ بڑا قوی
 جس سے ڈر کر بھاگتا جو دور سے دور کا قلاب
 سے ہے - علمانی اور دوری ظاہر کرنے کے لئے -
 تیرہی سہ سہ سہل سے پر نشان علا -
 سے ہے - کبھی سے اور تک و دست چڑاں پر گئے
 تون کا فائدہ دیتے ہیں - اردو - راجح
 محل تشہیر - عالم سے سے کر جانی تک بادشاہ سے
 کے بغیر تک سب اس کا دم بھرتے ہیں -
 سے ہے - کبھی بھی کھارے میں یہ لفظ مذمت
 رہا ہے اردو - دلی کی زبان
 لائی حیات آئے و قضاے چلی چلے
 اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
 قول فیصل - ذوق دہلی نے جس مل پر سے - کو
 مورون کیا ہے اہل نکتہ ایسے محل پر سے کوئی ہر کو
 کہتے ہیں جیسے - آدی کسی کے بیان آ - اپنی خوشی سے
 اور جاتا ہے تو دوسرے کی خوشی سے - البتہ چند
 عادات میں سے کہ مذمت کر کے بھی بولتے ہیں جیسے
 اٹھوں چنے جو انار و انوں پسنا آنا - انکوں دیکھا
 - اس کا نشانہ اس کا انار و انار دینا
 سے ہے - کبھی چیر کو استعمال کرنے کے لئے - یہ بولتے
 سے کہ - بگڑتے ہیں - امداد دلی کی زبان -
 سایہ کی طرح ساتھ بھریں سر و صوبہ
 تو اس قدر دل کش ہے جو گزرا میں آئے

سے ہے سادہ حرف تشبیہ کی صحیح طرح اور
 نزد کا فائدہ دیتا ہے - اردو - راجح
 بزموں داغ مرے آفتاب سے چمکے
 ذوق غلبت وہ فراق میں آیا
 سے ہے - حالت میں کی جاگ -
 چلے سے کہ سے میں شیخ بہر کو مرصیام ذوق
 مسکرتی تک بھاری کیوں فضاں سے درخشاں
 قول فیصل - ان نکتہ اس سنی میں نہیں بولتے -
 سے ہے - کسی چیز یا شخص کی بزرگی یا برائی کو
 کرنے کے فعل پر بیٹے کا فائدہ دیتا ہے - اردو - راجح
 انصار سر فروش کی دھن - اتریاں لاش
 صبا سے تیار تیغ آزادی دھن
 قول فیصل - اس لفظ کو ایسے محل پر استعمال کرتے
 ہیں جہاں کسی شخص یا چیز کی بزرگی یا برائی کو دکھاتے
 ہوئے - اس شخص یا چیز کی کسی کسی کا ذکر کیا جائے جیسا
 کہ سر نشان میں ہے -
 صبا سے تیار تیغ آزادی دھن
 میں صبا جن کی شہادت کی انتہا نہیں وہ بھی تیل
 ہوئے اور ان کی لاش پڑی ہوئی جو میرا حق نے
 اس لفظ کو مذکورہ بالا مفہوم سے ذرا سا ہٹ کے
 نظم کیا ہے -
 گزرتے تھے کئی دن کہ گھر میں آئیہ نہ تھا
 مگر حسین سے صابر کو - منظر اب تھا
 مسرت شانی میں کسی کی کار نہ نہیں کیا گیا - منظر اب تھا
 کا منظر ٹھہرا جاتا ہے کہ عالم منظر اب میں بھی نہیں
 کی منزل پر اسی طرف کا رن وہ جس طرح چلے تھے
 سے ہے - ذائقہ - اردو - غیر فصیح و راجح
 سخاوت یہ ادنیٰ ہی اس شد کی ہے
 کہ آگ دن و شبالے دیے راجح

قول فیصل - لفظ مرکبات میں اعداد کے بعد آتا
 ہے جیسے دوتے - تین سے - سات سے - جیسا کہ
 شعر میں ہے -
 ریشہ است - ذائقہ اول و دوم مشدود برائیاں
 بیت سے شہادہ - سامی - ہر سے افعال - عربی - ذکر
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -
 قول فیصل - عربی و ان طبقہ کبھی کبھی شریا و تغریا
 استعمال کر دیتا ہے - لفظ اردو کے لئے غیر لازم ہے
 عربی میں اس کا واحد پتہ ہے -
 شیخ - ذائقہ و تشدید - بہت سہل
 کرنے والا بہت سیر کرنے اور بھرنے والا - عربی
 صفت - ذکر - فصیح و راجح -
 محل تشہیر - ایک شیخ کا فرض ہے کہ انکشافات جہاں
 سے اہل وطن کو مطلع کرے - (مقدود شاعر عربی)
 شیخ - مسافر - سفر کرنے والا - راہی - راہ
 ملنے والا - عربی - مذکر - (خبر نگار)
 قول فیصل - عام طور سے اس کا مفہوم سیر کرنے
 لکوں ملکوں بھرنے والا -
 ریشہ است - ذکر اول و فتح چلام - سیر - سفر
 عربی - موزن - فصیح و راجح -
 قول فیصل - لفظ اپنے مترادف لفظ سیر کا ساتھ
 سیر و سیاحت کی غلطی ترکیب زیادہ رہوں پر آتا ہے -
 شیخ - ذائقہ اول و تشدید - مسافرت -
 عربی - موزن - فصیح و راجح -
 مگر کہی جو اسی دخت کی سیاحی میں
 پانچویں پشت کو شہیر کی سیاحی میں
 قول فیصل - گردش کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے -
 آسمان پر وہ خود شہیر میں پرستار
 سب کو سیاحی تھریہ لے پھرتی ہے

سیادت :- دیکھرا دل فتح چارم، بزرگی شرای
عربی و عربی ۔

نہا منے آداب سیادت نہ بھلا، توج
پردے کے لئے گوتھا توں کو لگا با (دور رسات)
قول فیصل :- شر میں لفظ سیادت ہے اصل معنی
جس میں ہستی ہو۔ سیادت یعنی سید ہونا، ربید و لا
ظنی و ناظر کو کہتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ سیادت کے معنی
معنی ہی ہیں جو دولت نہ کرنے کے ہیں مگر یہ اصل معنی
اس قدر شور میں کہ معنی میں کوئی آفتالی ہی نہیں کرتا
صرف فرنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی امامت بھی
لکھے ہیں جو درست نہیں بلکہ لفظ لفظ لغات نے سیادت
کے معنی سلطنت و حکومت بھی لکھے ہیں جو کھنڈیر کی
نہیں۔

سیار :- ایک ہاؤز کا نام ہے جو مری سے جڑا
اور بھیر ہے سے جڑا ہوا ہے۔ مثال، گیدڑ، اردو
نکر، راج۔

قول فیصل :- بند فرنگ آصفیہ دہلی میں سیار
موت ہے۔

سیار :- بالفتح و تشدید، دم، گردش کرنے والا
سیارہ، ثابت کی ضد، عربی، صفت تعلیم یافتہ طبقہ
کی زبان۔

یاں جدا شک وہاں رقصی ویاں یار جہا
تاہیہ یار جہا ماہ ہے سیار جہا
شس کے گرد ہیں سائر سیار
گرد سیار ہیں دائر، قمار، مہار سوا
قول فیصل :- عربی میں اس کی جہ سیادت ہے
اس کی فارسی جہ سیارگان ہے۔

پہرے میں گردش سوارات
اس نے اس بات کا کیا اثبات

سیار :- بہت سیر کرنے والا، بہت چرنے والا
عربی، مذکر، تہذیب یافتہ طبقہ کی زبان، تھیل لائقوں
کیا کچھ کر دیتے ہیں لہذا کو سیار چن
سبزہ بیگانہ ہوں لیکن سوں مہان سیار
قول فیصل :- یہی کے معنی میں ہیں، سوال کرتے تھے
بجے، بعد زوان آفات حیات دست نکلی، پانچ سردار
اس کے بھی ہاتھ سے تیار گشت جہاں ہوئے، علم ہونے
سیارنگی :- سیار کی گویا۔ سیار کی بیویوں کا نام
اردو، سردک۔

سیارنگی جو ابھی ہاتھ دہن میں کمرے کے
نہ تیار کے ہاں پر ہے تھوڑا کا خط
سیارنگی :- مشورے جس شخص کے پاس سیار کی بیوی
ہوتی ہے اس پر کوئی حرج ہاں گرا نہیں ہوتا جو کنا پتہ اسے
تھیں کہتے ہیں جس پر ہاں کا اثر نہ ہو۔

قول فیصل :- سیارنگی کوئی لفظ نہیں سیارنگی ہے
بازار میں بدین اس طرح اس کے مندرجہ معنی اور ہوائی
ہیں اس کا مطلب ہے سفیر و کردار جو جیسے بھی ہو
چڑا ہے اس کے ذیل میں سیارنگی ہے اگر اندر
پر آدہ ہو جاتا تو بری ہوتی۔ داد و پنچ
د فرنگ اس

سیار کی لکھی :- دکاتی، الناس (لغات)
قول فیصل :- ان کھنڈ نہیں ہوتے۔

سیارہ :- رشتہ اول و تشدید، دم، گردش کرنے والا
سادہ جو اپنی حرکت سے گردش کرے۔ گردش کرنے
اور پھرنے والا سادہ ثابت کا تعین، عربی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شب لہری میں نے فرقت میں جو شو آسمان
اڑا لہری کشتان فقیر ہر اک نیارہ تھا
قول فیصل :- اس کی اردو جہ سیار اور سیارہ مستحق ہے۔

دیکھو کیا حال ہے سیاروں کا
عجب انداز ہے ان گردوں کا
یہ لفظ اپنے تضاد لفظ ثابت کے ساتھ زیادہ آتا ہے۔
رات بھر ہر ثابت و تیارہ گرم لاف تھا
صبح دم خورشید جب نکلا تو مطلع صاف تھا
سیاست :- دیکھرا دل فتح چارم، راجک کی
حفاظت اور چھپائی نظم و نسق، عربی و نثر فصیح و راجک
علم ہے آپ ہی مظلوم سیاست میں
سادہ عالم میں جو اک ہم راجا ایسی
قول فیصل :- فارسیوں نے ہاؤز یعنی قتل کرنا
ادنا، ہاتھ بھی اسٹال کیا ہے۔
سیاست :- سخت گیری، ظلم، سختی، عربی لفظ
روت، سردک۔

سیادان کے :- میری خیانت
کوسے میرے اوپر وہ کچھ سیاست
عوسن و شر اس کنگے میں حشر کے لے گا
کوسے گا جو سیاست حاکم ظالم حیت پر
سیاست :- ہاتھ کے مارنا، فارسی لفظ لڑوگ
راج پہلے تو کوسے لے لے
پھر سیاست سے اس کو قتل کر (کشتن معنی)

سیاست :- تہذیب و سزا و جزا دینے سے جو چشم
نہا، دھکی، عربی روت
قول فیصل :- بند فرنگ آصفیہ کرنا کے ساتھ اس
کا معنی تھا، سیاست کرنا، تہذیبی طور پر کسی کو سزا دینا
والہ مذکور ہے نے حکومت و سلطنت بھی اس کے معنی لکھے
ہیں لیکن ان دونوں معنی میں اب اس کو کھنڈا اسل
نہیں ہوتے۔

سیاست حاضرہ :- موجودہ سیاست، فارسی
ترکیب، فصیح، راجک۔

عملِ قضا۔ صوبے کی سیاست عاصروں کی کشش نے سید علی گڑھی سنسکرت ہونے لگا اگرچہ اس کے اہل بھی تھے سیاست گر۔۔۔ وزیر، مساک، فارسی، صفیہ (ذات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔
سیاست گر۔۔۔ درجن، بیفہ اول، فتح مہم
شہر کا انتظام، عربی، افغان، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
عملِ صفت۔ انسانی معیار کو دو چیزیں خصوصیت سے لہذا کرتی ہیں ہم پر منزل اور سیاست گر۔

سیاست میں حصہ لونا۔ اور سلطنت میں خیل ہونا۔ اردو حضرت فصیح رائج
عملِ قضا۔ ہر واقعہ چاہے جو حضرات سیاسی نقیب خزانہ سے بخوبی واقف ہوں وہی سیاست میں حصہ لیں۔

سیاسی۔۔۔ کئی حالات سے متعلق، ملکی، خفام سے متعلق، عربی، لفظ صفت، موت، فصیح، رائج۔

عملِ قضا۔ میرا سیاسی، سمالات میں نہیں سمجھا سیدھی سیدھی بات چیتا ہوں۔

سیاست۔۔۔ سب سے پہلی تلوار چلانے والا، تہذیبی تیغ زنی کا ماہر، عربی، اندر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان دستِ سیاست سے کچھ ربط عجیب سمیت کو ہے۔
یہ تو ہے قہر وہ افعال خدا عزوجل کا عباد
سیاق۔۔۔ دیکھو، حساب لکھنے کے قاعدے۔

عربی، اندر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
فاضل، بغیر پر دیکھتے ہیں پورے دم شمار
سب سے اگلی سیاق جو اپنے حساب کا
قول فیصل۔ سیاق کے لغوی معنی ہیں رداں کرنا
چلا نا اور اس ڈوری کو بھی کہتے ہیں جو باز کے پاؤں میں باندھی جاتی ہے چونکہ علم حساب میں زبانِ تعلیم

کو تھوڑا بار تیزی کے ساتھ حرکت ہوتی ہے۔ حساب کی یادداشت باز کی ڈوری کی طرح حساب کو بھولنے سے روک دیتی ہے۔ اس نے، اصطلاح میں حساب لکھنے کے قواعد کو سیاق کہنے لگے۔

سیاق۔۔۔ معنوں کا رابطہ، طرزِ کلام، عبارت کا ترتیب
اندازِ تحریر، عربی، لفظ، اندر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
کسو سیاق سے تحریر شروع طول نہ ہو
زبانِ خاندان اس میں قاعدہ
قول فیصل۔ اس نسخے میں ترکیب افغانی کے ساتھ۔

سیاق، عبارت، زیادہ زبانوں پر ہے جیسے سیاق و سباق سے ظاہر ہے کہ تم کے یہ خاصیت جلدی میں لکھا ہے۔
فرنگ، صغیر نے سیاق عبارت کے معنی میں سیاق کلام بھی مدح کیا ہے اور ذیل کا فقرہ مثال میں پیش کیا ہے۔
سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ آپ کا رحمان، دوری طرف زیادہ ہے۔ لیکن سیاق کلام اہل کھنڈ نہیں دیتے
سیاق، اگلا، اندر،۔۔۔ دیکھو اول، صغیر، مہم، سکون ششم، فتح، مہم، صنعت، فطری کی ایک قسم جو کہ کلام میں حدود کا ذکر کرتے ہیں یہ ذکر چاہے سلسلے اور ترتیب کے ساتھ ہو چاہے بے سلسلہ اور بے ترتیب ہو۔ عربی، ترکیب، علم، بدیع کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اگر صنعت کی ترتیب اور غیر ترتیب دونوں میں مدح ذیل میں۔

کشتے ہوں ایک خبر میں دو کہ چاروں
مشتد رتے سب کو رت سے کہ کو رو چاروں
جزئیہ سپر میں رت دشمن تو اند بھی
لیکن رتے تھپ ہی مدح میں جا ہیں

سیاق و سباق۔۔۔ (سیاق و سباق) عبارت
معنوں کا رابطہ۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
سوال۔۔۔ دیکھو اول، دیکھو دوم، سب سے پہلی چیز

رقیق شے۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
نی کے دیکھو آتش سیاق بھی اسے واضح
علم کے دفتر ہوں تو اک جام سے مل چاہیں
سوال۔۔۔ سبک، دار، عربی، صفت، مترادف

عملِ قضا۔ ہر ابد صفت، قضا، اندر، سبک، اردو، ضابطہ
سوال۔۔۔ لکھنے کے قابل، دیکھو، صغیر،
قول فیصل۔ علم، طبیعی کی اصطلاح میں ہر اس چیز کو سیاق کہتے ہیں جو اپنی شکل بدل سکے۔ جیسے پانی یا رت لکھنے کے قابل چیز کے معنی میں اس لفظ کو محبت حاصل نہیں ہو۔

سیاق۔۔۔ دیکھو اول، دیکھو دوم، سب سے پہلی چیز
تہذیب، لکھتے، بالہ، چاہ، اگلی، خاندان، شہر
مندی گیندوں کی زماں

جو گن بن جادو میں ہوں تو دے کارن گیت
سیاق۔۔۔ دیکھو اول، ہر تیاری، چلائی، عیاری
نقشہ، اردو، ذکر، حوام کی زبان

یہ دیکھو کے فن، مزید، اتنی، ہمیں
عملی، سب سے پہلی، اس کے بیان پر

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال ہرائی کے عمل پر ہے کرنا کے ساتھ دیکھنا کرنا، اس کا صرف جو جیسے تم ہم سے بھی سیاں کرتے ہو بلکہ تم نے ذرا سی چیز کا سیاں کیا۔

سیاق، اندر، دیکھو، چلائی، ہر تیاری، فطری، کائنات
بات کا تہ کو جلد تیغ جانے والا، اردو، ذکر، حوام کی زبان
جب بات بناتا ہوں تو ہوتا پھر اول
سے یا سیاں کرنا کوئی فقرہ نہ چلے گا

قول فیصل۔ اندک سے فرق کے ساتھ اس کے ایک
معنی گھاگ اندر گرا باران دیدہ بھی ہیں
نکد دیکھ اپنے آہرے ناصح کا حال دیکھو

یہ تو وہاں تھا پر سیانہ نے کیا کیا
اس نکتہ پر بھی کچھ لکھنا چاہیے۔
نے بھلائی کے عمل پر بھی اسے استعمال کیا جو مطالبہ جمہور
ہونے کی ذمہ داری نہیں۔

یہاں رہتا ہے کتر کہ تختہ پر
سیانہ ہے عسکر ایک تیر
موت فزنگ آغیہ نے اس کے آپ بن مرید شناس
اور قیام شناس بھی کیے ہیں۔ انہی مردم شناس میں
رائی کا پلو نہیں جو اس لئے باقاعدہ اردو۔
نہیں۔ موت فزنگ کے لئے اس میں گتیاں بھی ہیں
جو سنسکرت زبان کا نسخہ جو۔

سیانہ کا نام پڑا۔ اس میں یہ کو بھی ہے۔ اردو
خواہ اور عربیوں کی زبان

کر دیکھا تو تیرہ لکھوں میں ہے
اب تو وہ رہا۔

تو فیصل۔ میں اس کا نام
گیا اس کے۔ یہ رخصت کر کے
اجی میرا لڑکی سہانی نہیں ہے

سیانا۔ نہیں کہو۔ اردو ذکر و مرتب اور
عوام کی زبان۔

محل صحت۔ رہے وہ بڑا سیانہ ہے۔
کو اردو کے نہیں سزا۔

سیانا۔ مال بھوت پریت اتارنے والا۔
تو یہ کہنے والا۔ اردو ذکر و مرتب عوام کی زبان
بڑا کوئی بیان اس کے کوئی ہائے کوئی کھلائے
جیسے کہ اس میں ایک کاپی ہے جو بڑے

حوالہ فیصل۔ زیادہ تر سیانہ لکھنے کی زبان ہے۔

سیانا کو اردو کے بڑا پریشان و نور غلام
حوالہ فیصل۔ سیانا کو اس میں سے لکھ نہیں پوتا

سیانا۔ سیانا کو گھانا ہے۔ ہندو سیانا کو گھانا
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
بڑا سیانا کے میں پروردگار میں سیانا کو
نہیں ہے۔ اردو جو موت و تیرہ

سیانا کو گھانا ہے۔ اردو
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔
تو اس کے اپنے خاصہ ہے۔

سیاہ تابک - وہ چیز جس کی یہی سی چک
ہو تارسی، قلیل الاستعمال

عاضہ میں کھیلے دل عشاق کا شکار
زلف سیاہ تابک سے بڑھ کر زلف نہیں لطافت
سیاہ تالو - وہ گھر ڈاج کا سٹھ کا لاہو -
(دور انکسار)

قول فیصل - کھڑے ہوں باہم راج نہیں
سیاہ چشم - (کناٹہ) میرات ہونا - فارسی
صفت - (دور انکسار)

قول فیصل - اب کھڑے نہیں ہوتے
سیاہ خانہ یا حسینیہ - خانہ ویران، فارسی
نذر - (دور انکسار)

قول فیصل - فارسی میں خیر سحر انشان عجب کہ
سیاہ خانہ یا یہ خانہ کہتے ہیں کہ کناٹہ نذران کو بھی
کہتے ہیں کہ وہ گھر جو برکت نہ رکھتا ہو یا نذرانہ یا بیانیہ
دور میں مہنی نہایت میں استعمال کرتے ہیں -

عالم سیاہ خانہ جو کس کا گردنہ شب
بڑا وہ شور جو کہ دی نہیں کچھ سانی بات
اگر میرے سب سے خانے میں آجائے
مسکرات ساری اڑ جائے ہساک آیر

سیاہ دانہ - یہ دانہ - اسپند سونتی بھلائی
جو نگرہ کے واسطے جلاتے ہیں فارسی، نذر، متروک
جیہ کسی کی نظر پڑی رنج پر
خالی مشکیں سیاہ دانہ ہوا

سیاہ دانہ سے کہہ کر مہر فطرت عالم شاد
مقابلے میں جوائے وہ فیل دل بادل ٹھہر
مذاک ہر سے تر سے جال پر ادبیت
سیاہ دانہ جو کہ حاجت سپند نہیں کر

قول فیصل - جیہ کسی کو کلاہ دہن کہتے ہیں -

قول فیصل - اس کا معنی یہ باطن بھی راج و
نسیج ہے -

اس سے باطن کے دل میں نور پائی نہیں ظلم
سیاہ بخت - بے نصیب، فارسی ترکیب، صفت
نسیج، راج -

قول فیصل - سیاہ بخت سے زیادہ یہ بخت ستم ہے
سیاہ بختی یا سبختی - بے نصیبی، بے سختی، فارسی
روح، نسیج، راج -

قول فیصل - یہ بختی زیادہ استعمال کرتے ہیں -
یہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کو تاریکی میں سایہ بھی جوتا تھا پناہ

سیاہ پوش - یہ پوش - (کناٹہ) اتنی سڑک
فارسی، صفت، نسیج، راج -

ہیں خطاب سے مطلب مگر یہ سب سے مفید
سیاہ پوش ہوئے اتم جوانی میں ذوق
قول فیصل - یہ پوش نسبت زیادہ ہوتے اور
نظم کرتے ہیں، ہونا کے ساتھ یہ پوش ہونا مانتی
باس پنہا، اس کا صرف ہے -

دو آئینے خلعت سے آفرش ہوئے ہیں
رخسار غم سنہرے میں یہ پوش ہوئے ہیں

سیاہ تابک - سفید کاٹے ہوئے کوٹے جو دروازے
دور کرنے کے واسطے مکان پر پھیرے جاتے، اور دور
(نذر) آگ

قول فیصل - کھڑے ہوں ستم نہیں
سیاہ تابک - صفت کے ہوئے کوٹے کوٹے
حق، رو آگ کی تپش سے سیاہ بختی، رنگ کا کرتے ہیں
اور اس کو سیاہ تاب کہتے ہیں، فارسی تلبی، الاستعمال

کوسے کو قتل وہ اسے ذوق تیر کو سر سے
نگہ کی تیغ کو ہونے سیاہ تاب کو سر سے

خون سیاہی اک ان دکھائے گا خرابی
اس ظلم کا عوین اسے افزایا ہر گاہ

قول فیصل - اس کا استعمال فارسی میں بھی اور اردو
میں بھی دونوں صورتوں سے ہو گا خط و سیاہی
دور و زل معانی کی فارسی مثال -

شاہ ترکان سخن مدحیاں میں میشت و
شر سے از خط و خون سیاہی شش بار

سیاہی پر زدن خون کی فارسی مثال
جو چاک یوں سخت پیوستہ شد
سیاہی بھگت اندر ان خستہ شد
صاحب بہار غم نے نسیج دور سیاہی بھی لکھی ہے
سرف سراج، طعانت نے باہم و با نسیج دوروں طرح
نسیج، انہی لکین اور دریا غم و ادبی راج ہے -

سیاہ سیہ - دیا گھر کا لا - فارسی، صفت
نسیج، راج -

دور سے جو سرخ سرخ ہیں چشم سیاہ میں
پہرتی ہیں خون بھری ہوئی تینیں نگاہیں

قول فیصل - سرف تحقیق، طعانت نے سیاہی یعنی
فدا مہشی بھی لکھا ہے جو اردو میں راج نہیں، یہ لفظ
ترکیب کے ساتھ آگے شربت کا نادرہ بھی دیا ہے جیسے
سیرت یعنی بہت صفت شوم اور غم کے معنی کا بھی
نادرہ دیا ہے جیسے سیاہ بخت، سیاہ کار و حیرہ

سیاہ باوہم یا سیہ باوہم - (کناٹہ) بھوک
کی آگ سے نسیج، چتے ہیں، فارسی - (دور انکسار)
قول فیصل - باہم راج نہیں -

سیاہ باطن - باطن، ریاکار، گنہگار، مکار
شافعی، فارسی، صفت، نسیج، راج -

محل حشر - تغار اک جفا کار سیاہ باطن نے نہایت
اگر کسی سے پیچھے آکر ایک ٹھہر کر تاک کو مارا - (دور انکسار)

سیاہ درول یا سیہ درول بہ رنگانی ہیرت
 برنہاہ شگل، تافان، صفت۔ (نورالصفات)
 قول فیصل۔ سیہ درول زیادہ بولتے انظم کرتے ہیں
 سیاہ درول کا عامی گنہ گار رنگ دل بے جہم
 ظالم، ناری، صفت، فصیح، راجح
 سیاہ درول سیہ درول کا لاکھڑا ناگناہیت
 رسوا، خوار، بے عزت، بے عزت، بہ نام فارسی صفت
 فصیح، راجح
 ۴ شانے سے کان کے ہونے وہ سیہ درول تفتت
 سیاہ درول سیہ درول بہ صفت زدہ، فارسی
 صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 سیاہ درول گار، بغلس، بے نصیب، فارسی صفت
 (نورالصفات)
 قول فیصل۔ اہل گھر نہیں دیتے
 سیاہ درول، بہ صفت، بے عزت، زدگی، ناری
 موشت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 عامہ یہ کیا کہ سیاہ درول نے
 بڑنگ گاہ سے گھر میں بگن بگن بکھر
 سیاہ درول، رسوائی، زلت، شرمندگی، فارسی
 صفت، تعلیم، استعمال
 سیاہ زبان، بہ صفت، بے عزت، بے عزت، بے عزت
 فارسی صفت، تعلیم، استعمال
 سیہ زبان جو عام بچے کا شب و تن
 دہنے بہت نکاح جو اس کا ہمار
 قول فیصل۔ بہ صفت، بے عزت، بے عزت، بے عزت
 وہ شخص جس کی زبان کے نیچے بہت سیاہی ہو جیسا نیچے
 رگوں کا خیال کہ اس کی بہ دعا بہت جلد کر کرتی
 ہے اس کو کل جیسا بھی کہتے ہیں۔
 سیاہ سفید کرنا۔ دھارسی میں سیاہ سفید کرنا

جلاتی، مختار گل پرنا، چمپا کرنا خواہ برا خواہ بھلا
 کرنا۔ اور دھرت، فصیح، راجح
 قول فیصل۔ چمپا کرنا سیہ سیہ سیہ سیہ سیہ
 سیہ کار، دھرت، اور سفید سیہ، اچھا بہت سفید رو
 سفید کار دھرت، آتا ہی اس وجہ سے یہ سیہ کے لئے
 جن لوگوں کو زبان ناری کی، دھرت، نہیں درکار
 دانی کا دھرت کرتے ہیں ان کے نزدیک سیہ کو
 سفید، سفید کرنا سیہ کرنا کا اختیار اگر یہ خدا ہی پرنا
 تو شاید چل ہی جاتی۔
 سیاہ طلوع، سیہ طلوع، بہ صفت، فارسی
 صفت۔
 قول فیصل۔ بہت کم مستعمل۔
 سیاہ قیام، سیہ قیام، بہ صفت، رنگ، بہت
 نکاح، فارسی صفت، فصیح، راجح
 سیاہ کار، سیہ کار، بہ صفت، ناری، فاجہ
 بہ کار کا عام گنہ گار، عامی، فارسی
 صفت، فصیح، راجح
 ۴ بھانے سیہ کار کے شکر کے سب سوار لغت
 زدہ کے دھرت نکست کر دیتی ہے
 ایسا ہے یہ وہ دھرت سیہ کار شراب، عامی
 سیاہ کاری یا سیہ کاری، ناری، ناری
 بہ کاری، علم فارسی موشت، فصیح، راجح
 محل صفت۔ وہ بہت پڑھا لکھا انسان جو عمر
 سیہ کاری کے نیچے میں دھرت ہوتا
 کرنا جو ضائع عبادت کو یہ کار لاری
 سب سے میں مائل نہیں جزا جہاں پہنچا کرنا
 سیاہ کرنا، کالاکرنا، کالہ پرست لکھنا،
 تحریر کرنا۔ اور دھرت، فصیح، راجح
 حال اپنے دل کا حشر میں جو عادت آئے

چرخ و کیوں فرشتوں نے میری سیاہ کی ترار
 کرے کو سیہ دھرت پر خ کو اسے دل
 آئے سے پس کوئی قشقم اور زیادہ
 سیاہ گوش یا سیہ گوش، ایک مذمت کے چہرہ ملی،
 سے بڑا گلہ لگائی رنگ بالی بوسا ہی وہ زل کاں سیاہ
 ذکر رہایت نیز اور جلد ملنے والا، ناری، مذکر راجح
 سب کو کہے دامن میں دھرت ہونے رو پوش
 قرآن کے کان کرنا کر کے سیہ گوش، انہی
 سیاہ مست یا سیہ مست، بہ صفت، بہت
 میں چور، ناری، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 انسان کو بہت کر دیتی ہے
 ہشیا کر کے بہت کر دیتی ہے
 قول فیصل۔ چشم بھڑکائی صفت ہے۔
 کہ ہوں میں کس چشم یہ مست کا یاد
 ٹیکے جو سستی مری زب کے شجر سے
 سیاہ دستی یا سیہ دستی، سستی، بہت، بہت
 جو عبادت دھرت ہوتی اور باب چن
 سیاہ تاک میں ہوتی جو ہوا سرخ شراب
 سیاہ ہونا، بہ صفت، لکھا جاتا، کالاکرنا، اور دھرت
 صرف، فصیح، راجح
 محل صفت۔ میں ہا نا احوال سادہ ہو گا وہ بہت
 میں بائیں کے جن کا نا احوال سیاہ ہو گا وہ
 بہت میں جانی گئے۔
 سیاہ ہونا، دھرت، ناری، اصطلاح، وہ کچا روز
 ناچہ جس میں نقی یا اجاس بہرہ دھرت بطریق احوال
 راجح کر لیتے ہیں، لکھا، دھرت، ناچہ جہاں نہ کر راجح
 آئینہ تارک جو اس بڑھ سے اہر
 دفتر میں سیاہ نہیں نہ نظری کا
 سیاہ آہر، دھرت، آدمی جو نہ سہوار دھرت

سیپی :- ایک قسم کی پتی ٹھنڈی کا آم۔ اور دھرت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- کھنڈ میں سیپ کہتے ہیں۔

سیپی سا منہ نکل آنا :- (دائم) چہرے کا ہلکا دھلا اور تپا چہرہ جیسے سر کی پٹیاں تانیاں چڑھانا۔ کمال لاغری کے لئے مستعمل ہے۔ حودقوں کی زبان طویل و مستطیل۔

محل نشہ :- وہی دن کے بخار میں سیپی سامنے نکل آیا۔ سیت :- دیباہ صورت، پینہ جڑی کے موسم میں انسان کی سیتلی اور کف پائے نکلتا ہے۔ اور دھرت حودقوں کی زبان۔

سیت دھرتوں سے جوڑی تو۔ خوشبو بھلی عطر تو ایک رنگیں نے خاک کا کھینچا کر سیتا :- (دائے صورت) شری رام چندر جی کی جیو کا نام۔ جاگی ہنسکارت، روت، رانج

قول فیصل :- سیت جی متحدہ راجہ جنگ کی بیٹی تھیں۔ نام کی وجہ سے یہ ہے کہ جس وقت راجہ جنگ جنگ کے واسطے بن جوت کر زمین حالت کر رہے تھے اس وقت ہل کی چٹان گئے ہی زمین کے اندر سے ایک شکار برآمد ہوا جس سے یہ لڑکی سو اور چوٹی لہذا اس کا نام سیتا رکھ دیا گیا۔ (دافود از فرنگ آصفیہ) اس لئے کہ سیتا کے نئی سنی ہیں ہل کی بھال جس سے زمین کھدائی ہو۔

سیتا پھل :- شریفہ سے میٹھا گھیا گول گھیا۔ دڑا کو خضر، خضر، دھرت، دلی کی زبان خند و نشر کی مرتب جو پوکنا، سلطو رام پور کی گٹھاری پھیں اور سیتا پل

خوب فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے مشہور ہے کہ جب رام چندر جی امرتسر کے علاقے سے

گزرے تو دیان ایک تاج پر شریفہ کے بہت سے درخت لگے تھے۔ سیتا جی کی فرمائش پر ان کو ایک پھل توڑ کے دیا گیا۔ اس دن سے شریفہ کو سیتا پھل بھی کہنے لگے۔ اس کے بعد مولف مذکور لکھتے ہیں کہ مجھے ذاتی طور پر مغرور کن اور میر و لدگی کے درمیان جو تحقیق ہوئی وہ اس طرح ہے کہ جب رام چندر جی تلنگانہ پہنچے اور دلی کے سرسبز جنگل میں جہاں دس ہزار تالابوں میں سے چھ ہزار اس وقت تک صحیح و سالم موجود ہیں اور خوش ذائقہ شریفوں کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں سیتا جی کو یہ پھل بہت پسند آئے۔ راجہ جی نے ایک اور پھل جو اسی قسم کا مگر ذائقے میں میں ذرا اترا ہوا ترشی مائل تھا اپنے لئے انتخاب کیا جس کا نام رام پھل رکھا گیا ہم نے بھی اس پھل کو کھایا اور خوب حود سے دیکھا جو شریفہ سے بڑا اور سرخ لہو تر تھا ہوتا ہے وضع پر ہو رہی ہے۔

سیتا پھل :- گول کدو۔ ہندی اندر حضرت اہل ہند کی زبان۔

سیتا سستی :- سیتا کی صورت سے سج بونے والی عورت، یک بیوی۔ ایسی نیک بخت جس کے دامن پر غماز پڑھی جاسکے۔ اور دھرت۔ مزدک۔

دوسری لکھنوی سیتا سستی جو دھرتا گوں وہی بقول ہو

سیتلا پٹا :- (دائے صورت) سکون موسم چمک اور دھرت، رانج

قول فیصل :- اس کا صورت نکل آنا اور نکلا کے ساتھ ہے اور زیادہ تر حودقوں بولتی ہیں۔ ایک دلی کا نام بھی سیتلا ہے جو چمک کی ایک قرار دی گئی ہے ہندوؤں میں کسی بچے کے سیتلا کہتی

ہے تو سیتلا دیوی کا پوجا کرتے ہیں۔ راجا پراہاراؤ اس اولاد کے لئے پوجی ہو سیتلا چمکیں داند پر گیا۔ مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ قدیم فارسی میں دلی کے الفاظ سیتلا سے مشابہ ہیں۔ شیرنگ، شیرینہ

سیتلا کا کھا جانا :- دکانیہ شیر خوار بچہ جو اکثر رخصت چمک سے فوت ہو جاتے ہیں ان کی زندگی پر کم بھروسہ کیا جاتا ہے ہندی اندر اہل ہند کدبان ہوا رط کا جو کھا جاتا سیتلا کا محب احوال ہو اسکا پتا کا جرات

قول فیصل :- دلی اور اطراف دلی کی زبان ہے کھنڈ میں رانج نہیں۔ سیتلا کھایا :- راجچک، راجچک سے رانج

سیتلا کی پھوٹی آکھ :- وہ آنکھ جو چمک سے جاتی ہے چونکہ پھوٹی آکھ لا علاج ہوتی ہے اس وجہ سے اس نقصان پر المیہ لگنے لگے جس کا یوراپرنا مکن نہ ہوا اور دھرت (فرنگ آصفیہ) قول فیصل :- اہل کھنڈ بھی کسی کے ساتھ ہوتے ہیں سیتلا منہ داس :- وہ شخص جس کے منہ پر چمک کے نشان ہوں چمک روج چمک داس

سیتل پانی :- ایک قسم کی چٹانی جو پکی ہوتی ہے آسام کی چٹانی۔

محل صرت :- نقش آئے وہ بھی اسی پر مٹھ گئے اور سیتل پانی کا ایک ٹکڑا ڈالنے اور درہ لگنے۔ آریات۔ قول فیصل :- سیتل یعنی ٹھنڈا ہندی ہے۔

قول فیصل۔ سید بخت جگہ ہندی جو

سید بخت جگہ۔ کی بخت جگہ، سرور میں سزا جگہ،
شک۔ ہندی، ہوت۔ دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سید بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ،
یہ شخص جو کام کاج نہ کرے۔ مفت کے ذرائع قرضے

اور سے رب جائے۔ شل یوں بھی ہے۔ نہ روٹی نہ

کیرا سینا سیت کا بخترا۔ ہری اپنے شوہر کے تھلے
کہی ہے۔ دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اب عورتیں بہت کی کہتا ہوتی ہیں

سیدی، سیدی۔ (دفرنگ آصفیہ) سے ۱۰۔

اردو استر دگ

کوئی میں تجھے ہر جگہ سے کرتا ہوں گایا دہ

کسی سے تجھ کو سالی ہے کی سیدی بہائی

سید بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ، شکت، بخت

ایک آدمی کے پیچھے قابل جگہ، اگر یہی ہوت، راج

سید بخت جگہ۔ (دفرنگ آصفیہ) سوم، (دفرنگ آصفیہ)

شیلنگ، شکر دگر سوم، سکوں چارم دیم کا گڑ

ہوا، ایک قسم کا ٹوٹا بنات جنس پڑا، پنگ کا پانا

اردو دے پناہوں کے کام میں آتا ہے اردو ہوت

دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سید بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ، دوت ضد جان اردو

نذر، خیر، راج

قول فیصل۔ ایک عزت کا خطاب می ہو

سید بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ، دفرنگ آصفیہ، بخت

سرج کا بخت۔ اردو۔ دفرنگ آصفیہ، راج

سید بخت جگہ۔ اردو دہکر، راج

سید بخت جگہ۔ دوت نہ کر تھلنا کہی میں اردو راج

ساہ جی کوئی سیٹھ جی کوئی

دوت آباد ہر دکان ان کی

سید بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ، دوت

جگہ بیشتر سچ کیا جانے صابن کا بھاؤ۔ اس

دفرنگ آصفیہ، ش

قول فیصل۔ اہل کھنڈ ہم طور سے شیخ کیا بخت صابن

کا بھاؤ ہی ہوتے ہیں۔

سید بخت جگہ۔ بخت، سید بخت جگہ، سید بخت جگہ

سید بخت جگہ۔ راج

بھل صاف۔ تم نے دل پائی تو مگر سیدی جو

سیدی، بھاؤ دھکر دیا، سروت، وہ آواز جو کوز

اڑتے وقت بخت کے اذہ دہنگیاں رکھ کر بجاتے

ہیں۔ دفرنگ آصفیہ، راج

بھول میں سید بخت جگہ، صابن کا بھاؤ

بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ، راج

قول فیصل۔ سید بخت جگہ، دفرنگ آصفیہ

سیدی، وہ بخت، آدھیں کو بخت میں رکھ کر بجاتے

ہیں۔ اردو، سروت، راج

سیدی بخت جگہ۔ (دفرنگ آصفیہ) دیا، ایک قسم کا بھاؤ

آدھیں میں رکھ کر بجاتا، اردو، سروت، راج

سیدی دینا۔ (مارنا) دفرنگ آصفیہ، سیدی کے ذریعے

سے ۱۰۔ دفرنگ آصفیہ، راج

کو بخت اور میں کھڑی اور سبز کہتر جائے

سیدی، اڑتے بول جوڑا بھڑا جائے

قول فیصل۔ اہل کھنڈ سیدی، مارنا نہیں سیدی دینا

ہوتے ہیں۔ زیادہ تر دفرنگ آصفیہ کے بخت دوت

آواز دینے کو سیدی دینا کہتے ہیں۔

سید بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ، بخت بخت جگہ، بخت جگہ

اردو، سروت، سیدی، سیدی

ارد کی سچ پر نہیں سوتی

میں ہوں اپنی ہی خواہاں ہوتی

سید بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ، سروت

سچ سچ۔ خاوند کے ساتھ سوتے کی چار پائی۔

سیدی، سچ کی سچی بھی بری۔ ہندی سروت، دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سید بخت جگہ۔ تازے پھولوں کا خوش جس کو خوش خود

پر بھجاتے ہیں اردو، سروت، دفرنگ آصفیہ، راج

بھجایا کرے میں خوش بخت بخت، دوت کی سچ کی سچا بخت

سچی جو میں نے کسی کی آہٹ گمان گوارا کر پار آیا

قول فیصل۔ دفرنگ آصفیہ، دفرنگ آصفیہ

دوت زیادہ ہوتے ہیں۔

لٹا ہوں تجھ بغیر پھولوں کی سچ پر

لٹا کیا ہوں کانٹوں کے اوپر تمام راج

سید بخت جگہ۔ دفرنگ آصفیہ، دفرنگ آصفیہ

سچ بھجانا سیدی، چنگ، دوت کر کے بھجانا بخت

دوت کرنا۔ دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سید بخت جگہ۔ وہ دوتی جس سے پنگ کے خوش

بھجایا کرے میں خوش بخت بخت، دوت کی سچ کی سچا بخت

سیدی، دفرنگ آصفیہ، دفرنگ آصفیہ

سچ بخت جگہ۔ (دفرنگ آصفیہ) دیا، ایک قسم کا بھاؤ

آدھیں میں رکھ کر بجاتا، اردو، سروت، راج

سیدی دینا۔ (مارنا) دفرنگ آصفیہ، سیدی کے ذریعے

سے ۱۰۔ دفرنگ آصفیہ، راج

کو بخت اور میں کھڑی اور سبز کہتر جائے

سیدی، اڑتے بول جوڑا بھڑا جائے

قول فیصل۔ اہل کھنڈ سیدی، مارنا نہیں سیدی دینا

ہوتے ہیں۔ زیادہ تر دفرنگ آصفیہ کے بخت دوت

حقان فیکل لکھن ہیں اس کو عام طور پر
کہتے ہیں۔

سیدنا بہ دین و دنیا تمام سادات کی عورت اور
موت و فیض و راج

یہی اس بند کی وجہ سے کہ سادات بہت
اپنی اپنی حد و سزا پاٹتی ہیں سیدنا
نیز یہ سادات اس کے فعلوں پر
اور اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
وہاں پر اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اور اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے کوئی اور
کی طرف سے کوئی اور
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

یہی اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
کوئی اور اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

سیدنا کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر
اس کے فعلوں پر اس کے فعلوں پر

تھا کہ سیدھا سکر میں پختہ کے سنی اور اس کے سنیوں نے
قول فیصل۔ اس کا تعلق دیات سے ہے۔

قول فیصل۔ اس کا تعلق دیات کے باشندوں

سے ہے۔
سیدھا آنا۔ کپڑے وغیرہ کے دونوں رخ
اور وہ نہ کر فیصل راج

یعنی وہ جامہ ہو کہ جس میں چلا آتا
سیدھا آنا۔ لازم، براہ راست آنا، گیس
اور نہ جاننا۔ ضرر، ضرر نہ جانا، اور نہ ضرر فیصل راج
عمل جنت۔ میں اسٹیشن سے سیدھا آپ ہی کے گھر
آیا ہوں۔

سیدھا آنا۔ لازم، سامنا کرنا، مقابلے سے
پتہ آنا، مارنے کو تیار ہو جانا، اور نہ صرف، وہ
کی زبان۔

فسقہ۔ وہ تو بات کرنے سے سیدھا آتا ہے۔

دور لغات،

سیدھا بنا دینا۔ دستی، لکھی کمال دینا
بل کال دینا۔ دست کرنا، ٹھیک کر دینا، راد
پوٹ آنا سیدھے راستے پر آنا، اور نہ صرف
فیصل راج۔

بنا دینا ہے کہ چٹھر کا ٹیرے کو بھی جیڑا
سیدھا بنا دینا۔ دستی، راست بنا دینا، بغیر
کبھی کے بنا دینا، ڈیرہ جان کا نا، اور نہ فیصل راج

نوک مرغان رشتہ کی تھی بھری
کیوں نہ سن کر تیرے سیدھا بنائیں تیرے
قول فیصل۔ درست کرنا بھی ایک ہنرمند ہے۔

جی میں یہ آ رہا ہے کہ دل رکھ کے ملنے
سیدھا بناؤں یا دکی تو بھی نگر میں
سیدھا بنا دینا۔ تربیت کرنا، راہ پر لانا، ادب

کھانا۔ سیدھے راستے پر ڈالنا۔

دفعہ، اس شریر کے کو کسی اچھے استاد کے
پیر کر دو۔ وہ چند روز میں سیدھا بنا دے گا۔
دور لغات

قول فیصل۔ بل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سیدھا بنا دینا۔ دستی، اگر شالی کرنا، سرکش
کو سزا دینا، ٹھیک بنا دینا، دست کرنا، قرار دینی سزا
دینا، آڑے ہاتھ لینا، سرزنش کرنا، قلیل استعمال

خدا کے کیا سیدھا بنا دینا کاکل خمداد کو
کو دیا ہے کار مورنا تو ان سے ارگو
سیدھا بنا دینا۔ لازم، درست ہونا، کھی کھانا،
ٹھیک بنا دینا۔

اور نہ صرف، فیصل راج
تم مجھے قدرت میں آیا سنبھل گئے
سیدھے بنے ہم ایسے کہ سب بن گئے

سیدھا بنا دینا۔ راہ پر آ جانا، ٹھیک ہو جانا
اور نہ صرف، فیصل استعمال۔

سچ کہتی ہوں اسد خاں مجھ کو مڑی سے جاگ
سیدھے بڑے مجھے تم اپنے باپ میں

سیدھا بن۔ شرافت، اور نہ فیصل راج
عمل جنت۔ آسمان ہمارے کہا کیا خفا ہو گئیں میں
اسے جانتا ہے ہم نے سیدھے بن سے کہا تھا برا نہ ماننا

دستا آزاد

قول فیصل۔ اسی سنی میں سیدھا بنا بھی ہوتے
ہیں۔ جیسے تم نے اپنے سیدھے بنے میں مار کھائی۔

سیدھا پھینچنا۔ بنیرا، مراد مرگے ہوئے
ہیں۔ اور نہ صرف، فیصل راج۔

عمل جنت۔ قافطے کے قافطے منزل مقصد کو سیدھے
پہنچے مگر یہ تم کو راہ کارانی سرشتہ وادی اور بار
دستا مراد

سیدھا پیرسا۔ بالکل سیدھا، اور نہ صرف
فیصل راج۔

سادگی پر دل میں آئیے ہو سیدھے تیرے
کچا ادا کس درجہ ہول کے باپ کے چوڑا

سیدھا جانا۔ فوراً، بنیرا، گیس کے ہوئے
جانا۔ اور نہ صرف، فیصل راج۔

قول فیصل۔ جمع خیر کے لئے سیدھے جانا اور
نوش کے لئے سیدھی جانا ہوتے ہیں جیسے جو ہم گیس
دہ کریں تو ان کی ساس ماہ راست پر آ جاتی اور

انہیں اپنے سر پر بٹھائیں وہ سیدھی جا کر ساس
کے قدم پر گر پڑیں۔ دستا آزاد

سیدھا جنت میں جانا۔ بنیرا حساب
کتاب جنت میں جانا دکانیہ، یعنی بستی ہونا اور
صرف، فیصل راج۔

یاد میں ساقی کوڑی کو سے ہم ی کر
سیدھے جنت میں گئے خانے سلمان رہے

سیدھا جواب۔ جواب جو پیچیدہ
الفاظ میں نہ ہو۔ اور نہ فیصل راج

باقی میں بند ہو گیا غار پوچھ گو
بڑے وال دو ہوئے سیدھے جواب سے

سیدھا جواب دینا۔ دکانیہ، انکار کرنا
اور نہ صرف، وہ کی زبان

عمل جنت۔ جس گھر میں بیری جوتی ہو پھر تیری
اوتے ہیں۔ نہیں کرنا سیدھا جواب دینا۔

درویسے صادق

قول فیصل۔ کھڑی عاف جواب دینا کہتے ہیں۔

سیدھا جواب دینا۔ ایسا جواب دینا
جس میں پیچیدگی نہ ہو۔ اور نہ صرف، دور لغات
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

سیدھا دنا :- دھیری، کچھ خوراک دینا، اردو
سرفہ، قسطنطنیہ

قول فیصل - جو کسی سے اچھے کی بھی بری چیز میری
کھاتا اس کو دیتے ہیں۔

سید مصطفیٰ زین العابدین کی سمت یہ چاہیاجاتا
اور دوسرے غیر فصیح و راجح

پاال تھ باقالبے جوہن ایم کو
منہ کے پستے نوں سدا تری کھا کا

پیدھا رستہ :- آسان رستہ - وہ طائفتہ جس میں پھر نہ جڑیں رہے اور وہ نہ کہو فیض و رستہ

وہ اعلیٰ کو اک سید عالم راستہ ہم نے عالمِ بقا
گاہِ کبیاں تو اس بسندہ میں صدمہ ایسی خبر نکلے "آغا"

سیدھا رہنا، دے کے ساتھ، موافق رہنا
 نہر بن رہنا، اردو سرت، غیر نشی، راجے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔

سپهها ساء، سپهر، سپین، اگر دفریبست
آشنا، در دهفت، دفریبست، در رنج

دیا تھا جان و دل بیدار کر جان کر میں شوق
ایسے منعم مجھے خدا بیدار ہے نقد

سید محاسن جواب :- صاف سا چوبہ چلے

یہی ہے۔ اس کا ایک مفہوم ہے سامنے کا جواب
یہی ہے۔ یہی ہے اس کا جواب یہی تھا کہ اس کے پاس

دیئے نہیں ہیں در نہ ہم دے دیتے :
 سدھاسا واد سدھاسا واد سدھاسا واد

سیرت، مادی، عیول، تعالیٰ صاف اور
گشت، راست، غیر مریض اور مستقیم

پہل گئی چال آپ کی ہم پر داغ
سہ سادھے تھے آگے دوسرے (دور رسالت)

تم کہاں وضع کہاں اور نکلتی کیا
رہا سا دھماکا تھا یا نقصان تھا

قول فیصل۔ اہل کھنڈ سیدھا سادہ ہوتے رہیں۔
سیدھا سادہ رہنا ایشیا۔۔۔ (دارالمرکز کھنڈ)

نہا۔ جان بوجھ کر اپنے کو، واقعت ظاہر کرنا اور صرف و غیر تعلیم برار بھی۔

میں نے کتنا بدشاہی دکھائی۔ مگر مولوی صاحب
کے سامنے کتنا ہی عار و خوار ہو گیا۔

سید جہا کر دینا :- راہ راست پر لانا - اردو
صرف - ہمیشہ ثابت -

کیا ہزاروں کو سیدھا خاک کی گردن
مرا غیبِ غم راہِ رنہیں آ

سیدھا کرنا ایشیہ راجا دت پٹنا کچی دور
کرنا اور دوسرے نفع برائے

کون یوں شانے سے ہر دقت کرے گا سیدھا
خوب لکھنے کی دن عشا تو اس سے بدتر

سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ اگرچہ یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ

کے مقابل کرنا اور دھڑلے سے اس کی نہ جان

میرے کہتا ہے کہ ہر ایک کو شکرانہ کوئی

دوسرے دھرم اور عقیدوں کی زبان

آپ ان کے پرچہ اتر چا گئی ہے

سیدھا گھر خدا کا ہے بغیر آدمی کی نسبت

کسی با اختیار کے پاس بار بار دوڑ دوڑ کر جائے

یہی تو اربابِ سلیک و سنیہ کا خیال ہے کہ
میں خدا کی یاد کرے اور وہ مثل فصیح و راسخ -
تو رہے جو یہ کہہ کر تباہ کا

شش و پنج بود که سیدها گهر خدا را
چون سبزه چمن از سبزه لاله ها

سید صاحب نظر و سید صاحب بیان - نورانی چاند جا
اردو صرف و غیر فصیح و رائج -
کمر دامنہ و بند خاندان کا نام مبارک

سیدھا مسلمان کنہ سے بھولا ہوا لاشعری

تو ان کے قریب سے گزرتے ہوئے

جوں سے عورت پر جس ہے جان
 ہے بے چارہ سیدھا مسلمان نکلا تیر
 سوہا انا کہتے ہیں اس لئے کہ عورت پر جس ہے جان

محل منہ - شیخ صاحب نے اسے اپنے گریبان پر

خول فیصل - زیادہ تر زبانوں پر دہائیات

سیاح کا یہ مولینیا :- چلا عبادہ اپنا راستہ لیا
اور دو مرتبہ قدم کی زبان ۔
محاش :- و تفرقت بینہما

حکیم صاحب - یوں ہے جیسے کہ جب دس
پانچ گایاں گھٹیں تو بڑے

سیدھا ہونا سادہ یعنی دو پہلو، کجی ہونا
راست ہونا، اور دھرتی وضع رائج

مرا پانا۔ اردو صرفت ہوا، ہم کی زبان۔

اس کی تکیلی صورت سدھا چو جائے۔ صورت کے
سے سدھی ہوتا ہے۔

تبرہ ہی ہو یا نہ ہو اگر تو پہنچ
تو ہے، مگر تو ہی ہو یا نہ ہو

سید رضا پور
کا دستخط و امضا کرنا۔ اور دوسری طرف

موسے سے کہتا ہے کہ میں نے یہ سنا
تو اسے مریدان ہونا چاہیے گا

پیچیده است. در دست راست، بر فن
چون، در حوض چو، در با چو، در و در حوض

غیر بیع و راجح۔
 و ملوک است آنچه از میراث است به نیا نیا

سید محمد علی (موت ۱۵۰۰) : مدنی ہونا اور دوسرے

بہم جو رس تھی بہ قسم پر اسٹ

سید محمد باقر رضا - روحانی، علمی، ادبی، سیاسی

مکتبہ - یہ ہے کہ پیدا ہوا ہے اور ہر ایک

میں یہ خط پانچ چھٹا : کسی طرف جانے کا خط

محسوس - زچہ سے کلکتہ کی پیدوار پر

خدا تعالیٰ میں ہر شے میں، ہر جگہ میں، ہر وقت میں

سیدھی ۔۔ میدھا کا انیت ۔۔ اور در صفت

سیدتی اکھڑتی نہیں آتی سادہ طریقے
 ہے اکھڑ نہیں زیادہ سنا اور دیکھو وہی زبان

محل نشانی پیغمبر که است برادر و سوار نه اندر می
ر که سوار می و سوار نه اندر می

سیدہ صفیاء بنت انیس - اسودہ کھری کھری
کہاں صاف صاف کہاں رومہ رومی کی زبان

نہی اس کی سو پہ تباہ نہ ہو
کچھ وہ سچہ چہاں نہ ہو

سیدھی اچھوڑا دی زمین کلے ہر تھیں
نت ادوز سے میرا تارا، جس سے تیرا شہین

نما۔ ایہ تم کے لئے ہے۔ کیا جس سے حالت دوسرا
زور سے کام لےوے اور اس کے ساتھ کتنی کا پڑاؤ

کون چاہے اردو میں
شیریں سحر سے بے نیاز ہے

حقول فیصل - سے (عقبات) کے سامنے کے

ساتھ دیکھ رہی تھیں۔ ان سے کہی کہ میں جانا، یہی
سنتوں بدو ہے جیسے کہیں تو صبر آیا گویا

چینا یا کہا اسے جوں پر وہ نفاہی آئی چہرہ پر
 دیکھو سے گئی نہیں نکلتا ہمیں کیا جانی خدائی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اب عام نور سے یہ بھی انکلیں گیں

سید علی آفندہ دہلوی ہیکو (دور رسالت)

سپہی آکھو بر خات کی نیر پرانی کی

وہ گئے دن جو میری مجھ سے بہن آنکھوں کی
جب نہت علی ہوا تو اس کا رخسار بارش کے مانند

سیدھی آنکھوں۔۔ فوٹی خوشی سوک
تے خبر تے اس دلی دے

ہیں کل سکتا۔
دور افواہات۔

سیدی آنکھوں سے نہ کرنا، کرنا
بات نہ کرنا کلمہ اس کے ساتھ ہے یہ بات

سیدنی آنکھیں دھو کر دیکھو

جنا آئینوں میں، آئینوں میں دینے
وقت نہ رہی نہ رہا ۱۰۱۰ سے نہیں کرتے

دست تیروی پر (نہرنا) (نہر پانہ حشر)
قول فیصل - یہ دلی گناہان ہے۔

یہ بھی بات ہے اس بات پر کہ بات
خیریت کی بات اور وہ نہایت

کوئی نیدرچی بات نہ کی نہ فراموشی
آپ کی پوشاک کو کہہ دے اور

ہو ایمیل - یہ ہے کہ اس میں ہے ۔

پیر سے ہر پیر میڈی بات سر یہ
جی جس سے وہ لڑ و لگات دیت

بات پیدائی کے بعد ازاں درجہ -
ذکر ابرہہ میں دیا نیز صاحب جواب

دکھاتے ہیں وہ کڑھ مہوں لوں گے یا نہیں انجان ہے

ہے جیسے کہ ان کی میدھی بات کو بھی اٹا کر جیسے کہ

محل صفت۔ اب میں تم سے اپنا کراہ بڑھ جاتا
 رسول کروں گا۔ سیدھی طرح کا مر نہیں پے گا۔
 سیدھی طرح ماننا۔ سمجھانے کا اثر قبول کرنا جو
 حجت کے بغیر ماننا۔ اور صرف حوام کی زبان
 محل صفت۔ دیکھو جو میں کہہ رہا ہوں اسے سیدھی طرح ان
 کو دہن بہت بڑی طرح میں آؤں گا۔
 سیدھی طرح نہ ماننا۔ ملائت سے سمجھانے
 کا اثر۔ یا کسی کی زبانی اور شرافت کے بڑا ذکر
 خاطر میں نہ لانا۔ اور صرف حوام کی زبان۔
 محل صفت۔ اسے یہ بڑا بہت سنا ہے سیدھی طرح
 نہ مانے گا اس سے ہمیشہ جوتے سے بات کیا کرے۔
 سیدھی گستاخانہ صاف کہنا۔ گری کہنا ہے لاگ
 کہنا۔ اور صرف (در لافیات)
 قول فیصل۔ لکھنؤ میں تم نہیں۔
 سیدھی گستاخانہ زبانی سے کہنا۔ ملائت سے کہنا۔
 اور صرف مشرک۔
 میں نہ پڑا سادہ صفت ہوئی جو باہم
 سیدھی گستاخانہ صاف کہنا۔
 سیدھی گالی۔ صاف گالی جو پردے میں ہوتی
 اور وہ دہلی کی زبان
 سیدھی سیدھی گالیاں دیں آگے
 کا ادائی کا مزہ جانا اور
 سیدھی بکیر۔ ایسی بکیر جس میں کبھی نہ ہو خط
 مستقیم۔ اور وہ صرف شیخ و راج
 سیدھی ملاقات۔ یہ رسمی ملاقات۔ اور وہ
 ہوش دہلی کی زبان۔
 مدت ہوئی کہ وہی ملاقات ہو گئی
 اب گاہ گاہ سیدھی ملاقات ہو گئی
 سیدھی نظر۔ ہر بانی کی نظر۔ لطف و کرم کی

نگاہ۔ رزوت، شفقت۔ اور وہ صرف شیخ و راج
 ملک و شیر میں ہی کی صبح سے تا شام چلتا ہے
 مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہے
 سیدھی نظر رکھنا۔ دستوری، لطف و کرم سے
 پیش آنا۔ غایت کی نظر رکھنا۔ اور صرف شیخ و راج
 نہ کی ہو بات بھی عاشق سے جس نے ہر سیدھی
 صفت ہو اس سے یہ کہنا کہ کرم سے نظر سیدھی
 سیدھی نگاہ۔ نگاہ لطف، ہر بانی کی نظر۔ اور وہ
 غیر شیخ و راج۔
 یہی ہے عوام سے کبھی صفت سے جلال
 اس بہت کچ کی پانی کے سیدھی نگاہ کب
 دھن کی نہ جا سیدھی نگاہوں پر کہ جو تیغ
 سیدھی ہو تو اس میں جو تم اور زیادہ
 قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر سیدھی نظر کرتے ہیں
 سیدھے چلے آنا۔ جاتا تو چلے آنا، ہر کسی
 میں و پیش کے آنا۔ اور وہ صرف غیر شیخ و راج۔
 محل صفت۔ وہ میرے دل کے تپے کے حال سے
 واقف ہو جائیں تو سیدھے چلے آئیں (کاشی، شام)
 سیدھے چلے جاؤ۔ اور وہ عباد، دھان جو
 جاؤ۔ میرے سامنے سے مل جاؤ۔ نصے کے مل پر پتے
 ہیں۔ اور وہ صرف حوام کی زبان۔
 محل صفت۔ اچھا پس کہہ یا سیدھے چلے جاؤ یا
 سے دہن اچھا ہو گا۔
 سیدھے دل سے نہ بچے دل سے غلوں کے
 ساتھ۔ اور وہ دہلی کی زبان
 کبھی سیدھی باتوں سے مارا ہے
 کبھی سیدھے دل سے مارا ہے
 سیدھے دل سے ہونا۔ اقبال کا زمانہ ہونا۔
 سیدھے دن سے جوئی چیز مل گئی (در لافیات)

قول فیصل۔ ان لکھنؤ نہیں بولتے۔
 سیدھے ڈھکے پر آنا۔ مطلب کی بات
 پر آنا اور راست پر آنا۔ اور وہ صرف شیخ و راج
 محل صفت۔ سوری صاحب دھوب اگر کر گئے ہیں
 ان دیکھئے اب سیدھے ڈھکے پر آئے ہیں۔
 (دہن آزاد)
 سیدھے سادھے ہونا۔ سادھے ہونا، ہر
 کس اچھاؤ کے ہونا۔ اور وہ صرف
 سیدھے سادھے ہیں ابھی پیام شوق
 دھن کی ہمت بنا ڈالی نہیں
 قول فیصل۔ اس کا ایک پیغام ہو نیک مزاج
 ہونا جو لکھنؤ کے حوام بولتے ہیں۔
 ہلکی چال آپ کی ہم پر
 سیدھے سادھے تھے آگے دم میں
 سیدھے بیٹھاؤ۔ (در لافیات) سیدھی طرح
 سادگی سے۔ حوروں کی زبان
 (حقائق) کچھ مردوں کی ایسی باتیں کہ
 لگتی ہیں آدمی سیدھے سمجھا دیتا کرے غیر تباہی
 دہن تباہ۔ (در لافیات)
 قول فیصل۔ کبھی ہی ہم سیدھے ہوں تو یہی سبب
 آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے ہیں جو ہیں
 لکھنؤ کی زبان نہیں۔ ہوں ہی سیدھے ہوں۔
 یہ حسب عادت۔ سیدھی سادھی عادت کے
 موافق رہے خبری میں جانے میں رہے اچھا
 سیدھے کا منہ کتا چاٹے۔ سیدھے
 کو ہر شخص دانتا ہے اور وہی حوام کی زبان
 سیدھے مزاج کا آدمی۔ شریف آدمی
 نیک طبیعت کا آدمی۔ اور وہ صرف غیر شیخ و راج

محفل حسن۔ زبانِ سناں سیدھے مزاج کے آدمی کی صفت دو کمرے بات زبان پر لانی نظم ہو ستریا
سیدھے سلمان۔ بھونے بھانے اور نیک سلمان کو ایسے تعظیم کہتے ہیں۔ اردو غیر فصیح رائج۔
 وہ بولیں کہ حضرت کو ہر کو میاں
 اوسے آپ سیدھے سلمان ہیں اختر شاہ اردو
سیدھے منہ بات نہ کرنا۔ بیری سے خیر آنا
 فرد کی جسے اتفاقات نہ کرنا امن کی وجہ سے
 اچھی طرح نگاہ نہ ہونا۔ اردو محاورہ عوام
 اور عورتوں کی زبان۔
 محفل حسن۔ اوسے صاحب اب تو ان کے بڑے
 باغ ہو گئے ہیں جتنا باپ کی موت ملی ہو کسی سے
 سیدھے منہ بات نہیں کرتے۔
قول فیصل۔ اثباتی معنی میں سیدھے منہ بات کرنا
 جس کی کے ساتھ بول دیتے ہیں جیسے سوسن ان
 کی ادنیٰ کینز تھی۔ سیدھے منہ بات کر ہی ہی آرزو
 رکھتی تھی۔ (عسکری جوش ربا)
سیدھے بولینا۔ دھتے جیسے جانا خبر کچھ کے
 سے جے جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان
 محفل حسن۔ عجب سکی آدمی ہیں۔ بغیر تلبے معلوم
 کہاں سیدھے بولے۔ سارا گھر کب سے پریشان ہو
سیدھے ہونا۔ سدھنا۔ ہوا دار کانیک چلن
 ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح۔ رائج
 ہوئے تم نہ سیدھے جانی میں جانی
 مگر اب مری جان ہوا پڑ گیا
قول فیصل۔ اس کی تکمیل صورت سیدھے
 ہو جانا زیادہ رائج ہے مگر وہ بھی غیر فصیح ہو
 جیسے سیاب پولیس کی بار وہ چیز کی کہ اچھے
 بچے بد مانت سیدھے ہو جاتا ہیں تم کیا چیز ہو۔

سیدی۔ سید ہونا، میادت، سرداری،
 فارسی صفت، مترادف
 کیا مورد ہر بانی انھیں اختر شاہ اردو
 ملی سیدی اور خانی انھیں
سیر۔ بیکرا دل دھنچ دم خصلتیں، عادتیں
 سیرت کی جمع، عربی۔
قول فیصل۔ تنہا نفع نہیں ترکیب کے ساتھ
 تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔ جیسے نیک سیر
 مجتہد سیر، نیکو سیر وغیرہ۔
 جی بیٹھا دوتا تھا حرنیک سیر اپنی جگہ رشید
سیر۔ علم، تاریخ۔ گزرتے ہوئے لوگوں کے
 حالات کا بیان۔ عربی
قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے
 سیر و توارخ، سیر و تفسیر وغیرہ۔
 تحریر غلط طر فین سے یہ سب امور ظاہر ہو
 ارباب سیر و توارخ کو نقطہ ایسے اشارات کافی
 ہیں۔ (تفسیر توارخ)
سیر۔ یادداشت، سیاحت، تفریح، نکل گشت
 چل قدمی ہوا خودی، عربی لفظ نزل فصیح رائج
 شراب چل کے شب ماہ میں پئی ہم تم
 چین کی سیر کبھی اسے تم نہیں ہوتی
 بھوکے نہیں ہیں سیرنگان کہ ہم دے
 کیونکر دکھائیے کہ مجھ سے بہادر کی غائب
قول فیصل۔ یہ لفظ عربی ہے عربی میں اس
 کے سنی ہیں جانا، چلنا، سفر کرنا سلف تو اوقات
 کی تحقیق کے مطابق ناریسوں نے دیکھنا کے معنوں
 میں استعمال کیا۔ اس کی اردو جمع سیریں بھی
 استعمال ہوئی ہے۔
 سیریا کر کے گلشنِ غیرِ سرشت کی

یہ مرثیہ نہیں ہے سندھ بشت کی نفیس
سیر۔ تاشا، لفظ، کیفیت، عربی لفظ ہوت
 فصیح، رائج۔
 سون آؤ لکھیں بھی دکھلاؤں
 سیرت خانے میں خدائی کی
سیر۔ مزے کی بات، لطف کی بات، ناشے کی
 بات، اردو عورت، عورتوں کی زبان
 نہیں کے بولی کو اور سینے بہ سیر
 سچ تو بتلاؤ جان کی ہے غیر شوگر
سیر۔ مزہ، لطف، تاشا، اردو، عورت
 تھیل اوہ استقلال
 دور کے واسطے زادے عبادت کی جو
 سیر و جب ہو کہ جنت میں نہ جانے پہ
سیر۔ مطالعہ، کتب بینی، اردو، عورت
 فصیح، رائج۔
 کتب کی سیر جو کی عمر نے یہ ثبوت لا (ہلم)
سیر۔ میلا ٹھیل، تاشا، اردو، عورت
 دلی کی زبان۔ (دزنگ آصفیہ)
سیر۔ لطف، مزہ۔ جیسے ابھی وہ آجائیں تو
 کیا سیر ہو۔ اردو، عورت (دزنگ آصفیہ)
سیر۔ ہنسی، مذاق، ٹھٹھا، اردو، عورت
 خفقت۔ اس کے چھڑنے سے عجب سیر ہوئی (دھافات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
سیر۔ پیر، گردش، گزرتا، عربی لفظ، استعمال
 درج ماہ سیر دیکھ کے شب سراج مدھتی
 تر بھی سیر خازل سے وہ گیا ہر گاہ
سیر۔ ایک میلا جو سناں میں وہی میں ہوتا ہو
 اردو جس میں کثرت سے معمول بیچتے دہلے جمع ہوتے
 یہ دلی کی زبان (دھافات و دزنگ آصفیہ)

سیر تاشا :- تاشا، تفریح، اردو، مذکر، غیر فصیح رائج۔

محل حسن۔ شراب پیوں، چین کروں، دیکھا کا سیر تاشا دیکھوں۔ (ظہیر ہوش ربا) سیر تاشم :- (بے اعانت) مال و دولت کی طرف سے بے پروا، آسودہ حال، دل کا غنی جس کی نظر میں مال و دولت کی کوئی وقعت نہ ہو، تعلق، تارک، صفت، فصیح، رائج۔

فردوس کو بھی آنکھ اٹھا دیکھتے نہیں کس درجہ سیر چشم میں کسے تباہ کرے سیر قول فیصل :- اردو میں اس کی جمع و - ن کے ساتھ سیر چشموں رائج، فصیح ہو۔

سیر چشموں کو غم نسنہ دہانی کیا آبرو گزیرنا اب ہے پانی کیا سیر چشم مند، سخی، جو میلے والا، غیاض، دل والا، فادہ، صفت، فصیح، رائج۔

نایا صنایع عالم نے سیر چشم مجھے مری نظر میں تو تاروں کا گنج مال نہیں سیر چشمی :- آسودگی، استغناء، مال و دولت کی طرف سے بے پروائی، قناعت، فادہ، صفت، رائج۔

محل حسن :- استغناء اور سیر چشمی جیسی ظلم سے حال جتنی ہو نہ دولت سے جتنی ہو نہ حکومت سے نہ ہمت نہ

سیر حاصل :- زرخیز، بارور، شاداب، بھی پیداوار کی آراغی، فادہ، صفت، فصیح، رائج۔ محل حسن :- اپنی لیاقت اور خاندان کے نام سے بھاسو کا ایک پرگنہ سیر حاصل ذات اور رسائے کی تنخواہ میں لیا۔ (آب جات)

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم کافی مقدار میں

نیشہ جیسے انھوں نے اس معنوں پر سیر حاصل تبصر فرمایا سیر دکھانا (یا) سیر دکھلانا :- تاشا دکھانا اردو صرف - فصیح، رائج۔

دکھلانی خوب نشہ مردانگی کی سیر شہر انگوڑ زخم دل کی جو کھینچیں شراب ہم قول فیصل :- اس کی بھی صودت سیر دکھلانا دینا بھی رائج، فصیح ہو۔

موتن آؤ تمہیں بھی دکھلا دوں سیرت خلع میں خسرانی کی موتن اس کے ایک معنی نظارہ دکھانا بھی ہیں۔

مرش کی سیر یا صحت نے جسے دکھلانی دخل مزدور ہے سلطان کے محل میں ہونا سیر دکھانا :- دکھانی، مزہ چکھانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سیر میں آپ کو دکھا دیتا سب کھنڈ آپ کا بھلا دیتا سیر دلی :- حوصلہ مندی سے طبیعتی، فوری ترکیب موتن، تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان۔

محل حسن :- باوجود اس کے عام اہل زبان کو بھی کرکھنا چاہئے کہ سیر دلی اور بے طبیعتی کے ساتھ عرق اپنے کاروان، قدردان خدمت گزار تھا دور بارگاہی سیر دکھنا :- (مندی) بہار دکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھی نہ سیر ہو کے بھی ہم نے چین کی سیر آنے کو تھی بہار کہ صبا آگیا تھی سیر دکھنا :- نقشہ دکھنا، کیفیت دکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل آستکان خال کج دہن کے سویدا میں سیر ہم دیکھتے ہیں غایت

سیر دکھنا :- تاشا دکھنا، منظر دکھنا، سناں دکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خزہ گل ہے کہیں آں بلبل کہیں سیر اس گلشن ایجاد میں کیا کیا دیکھی سیر سپاٹا دینا :- الفخ، بے مقصد گھومنا بھڑنا اردو - مذکر، عوام کی زبان

محل حسن :- دل میں ٹھانی چلو بھی اور صراحت کے تو خوب سیر سپاٹے کئے اب ذری عداوت اور کجری کی بھی، دکھلانی سیر کر آئی۔ دستانہ آدام سیر غزل :- وہ غزل جس میں اشعار کثرت سے ہوں۔ عربی الفاظ، موت، بشر اور کی اصطلاح سیر کر دکھنا :- دیکھ کے آزاد لینا۔ دیکھ کے کچھ لینا، اردو صرف، متردک۔

بیابان کو بھی نہ کام جنوں میں سیر کر دیکھا سرخوردہ کو پائے غزالاں پر بھی دھر دیکھا قول فیصل :- یہ دلی کی زبان ہے معلوم آتش لکھنے نے کیوں کہا۔

سیر کرنا :- (مندی) بہار دکھنا، نظارہ کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

نظارہ، گریہ فونی سے گل بد امن تھا نہ پوچھو سیر حین کی نفس سے کیوں کر کی اثر کھنڈی سیر کرنا :- گھوم بھر کے باغ کا نظارہ کرنا کل گشت کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوب کی سیر حین بھول جئے شاد رہے امان جاتے ہیں گلشن تر آبا رہے سیر کرنا :- گھومنا بھڑنا، گردش کرنا، اردو صرف، متردک۔

دل پر داغ ہو چکر میں مدام سیر کرنا ہے گشت ل بڑ

سیر کرنا :۔ تفریح کے لئے سفر کرنا، دل کو خوش رکھنے کے لئے گھومنا چرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
سیر کرنا کی غافل زندگی گانی پھر کہاں
زندگی گر کچھ رہی تو جوانی پھر کہاں
سیر کرنا :۔ تاشا دیکھنے جانا، سیر میں جانا
دفرنگ آصفیہ

قول فیصل :۔ بکھڑو کہ زبان نہیں۔
سیر کرنا :۔ تاشا دیکھنا، کیفیت دیکھنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

کیا فرم ہے کسب کوئے ایک جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی غایت
سیر کرنا :۔ مطالعہ کرنا، کسی کتاب کا پڑھنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا

سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا

سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا

کا ورت ہندوستان نے بھی اس شے کو اسی طرح کھا
ہے جس طرح فرنگ آصفیہ میں مدح ہو بکھڑو کے
عوام کی زبان جو۔

سیر کی ہانڈی میں جہاں سوا سیر پڑا
اگر لہلی :۔ کم ظرف کو جہاں دھاسی بھی آسانی
ہوئی اور وہ آپ سے باہر ہوا۔ کم حوصلہ یا کم ظرف
کو کوئی مرتبہ ۵ اور وہ پھٹ پڑا کبھی کو قدرت
ہوتے ہی ہوتے پر لگے ہیں اور آپ سے باہر ہو جاتا
دور، لٹات، دھاندلات، ہندوستان

قول فیصل :۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے اس شے
کو یوں کھا ہے۔ سیر کی ہانڈی میں سوا سیر پڑا اور
اب گیا :۔ اپنی بکھڑو کی صورت سے نہیں ہوتے۔
سیر گاہ :۔ سیر دیکھنے کی جگہ، برضا مقام تعارف
گاہ :۔ عربی، فارسی، الف فارسی، فصیح، رائج۔

دیکھو یہ سیر گاہ داس کی
اب آتی ہی ہوگی شاہزادی دفرنگ
سیر گاہ :۔ وہ قدیل جس میں کاغذ کے باقی
گھر دے چلے نظر آتے ہیں۔ (دور، لٹات)
قول فیصل :۔ اہل بکھڑو نہیں ہوتے۔

سیر میں پنسیری کا دھوکا۔ چھوٹی رقم
میں سے بڑے حصے کا جن اور کل قریب بترک
یہ الٹا دھڑا سیر میں پنسیری کا دھوکا
بھائی نہیں باتیں کئے ہرگز یہ جن کی
سیر نظر آتا :۔ تاشا دکھائی دینا۔ اردو، صرف
فصیح، رائج۔

سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا

ان دونوں لڑکیوں میں سے ہر ایک کو سیر دیکھتے
ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ سولہ فرنگ آصفیہ نے کھا ہے
کہ :۔ یہ لفظ سیر اور پاد یعنی پاؤں سے مرکب ہے
کثرت استعمال سے وال پہلے مگر گئی اور پاد حسیہ
واسے بدل گیا اور سیر دیکھنے لگے ہیں ہر طاقت
استعمال سے سیر دیکھ گیا۔

سیر و شکار :۔ جا بجا پھرنا اور شکار کھیلنا۔
فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل حشر :۔ تم تو ہر وقت سیر و شکار میں ہر وقت
رہتے ہو مگر کے کاموں سے کوئی سرکار ہی نہیں
سیر و شکار :۔ سیر کرنا، شکار کرنا، سیر کرنا
میں ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا

سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا

سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا

سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا
سیر کرنا :۔ سیر کرنا، سیر کرنا، سیر کرنا

سیر ہونا :- سیر گل فردشاں کے ہونے کو بھی کہتے ہیں جو درہلی کا ایک مشہور زیارتی میلہ ہے دھرننگ آصفیہ

سیر ہونا :- دلازم چھکنا ۔ آسودہ ہونا پٹ بھڑنا ۔ نیت بھڑنا ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

سیر میں سیر نشہ دیدہ اور کیوں نہ ہو فحشان فعل با حقیقہ بین کی ہے

سیر ہونا :- سیر اور ہونا ہنسنے کا ۔ دل بھڑانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج

آخرے غزلیت سے اہل بھی سیر ہے بیانہ بھر چکے چکے کی دیر ہے

سیر ہونا :- پٹ بھر کے کھانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج

آتش ہمیشہ سیر ہو اخوان حسن سے نیت کو رکے دوسرے کی ٹپک جہا

قول فیصل :- سیر نہ نیت سے اس کے ایک سنی مستثنیٰ اور بے پردہ ہونا بھی کہتے ہیں جو عام

عہد سے زبانوں پر نہیں جو ۔ سیری :- دیکھنے اور بھول ، آسودگی ہونا

بھڑنا ۔ فارسی و سنسکرت ، فصیح ، رائج ۔ سیری :- سیر بھڑنا ، نیت بھڑنا ، سیر ہونا

فارسی ، سنسکرت ، فصیح ، رائج ۔ قول فیصل :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہی

دمل سے بھی تو سیری ہوتی ہے کہیں اس بات کا ٹھکانا ہے

لفظی کے ساتھ سیری نہ ہونا بھی مستقل و فصیح ہے کسی طرح سے مجھ کو سونے سے سیری نہیں ہوتی

رنات انجس ۔ سیری کرنا ۔ (منقذی) نہ بھڑنا ، پر کرنا

الین کرنا ۔ سیر بھڑنا ۔ نیت بھڑنا ۔ پٹ بھڑنا ۔ خوش کرنا ، راضی کرنا ۔ نیت بھڑنا ، نیت بھڑنا

صرت ۔ دھرننگ آصفیہ ۔ قول فیصل :- اہل کھو کی معنی میں نہیں ہوتے

سیر بھی :- دیکھنے اور بھول ، آسودگی ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج

دی صدا شوق نے گر بڑھ کر جاؤ بھی سیر میں دال چڑھ کر

محفل صر :- اخیر طوفان میں تھا رہے کبوتر جہاں رہتے تھے وہ سیر بھی سب بچے گئی ۔ (انٹائے مرد)

سیر بھی :- وسیلہ ، ذریعہ جیسے آدمی سیر بھی ہے چڑھتا ہے یعنی وسیلے سے ترقی پاتا ہے (دھرننگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنی میں اہل کھو نہیں ہوتے سیر بھی :- درجہ ، مرحلہ ، مرتبہ ، درجہ

اردو ، سنسکرت ، فصیح ، رائج ۔ محفل صر :- اس معنی میں ملک میں عموماً یہ خیال

پھیل جانے لگا ہے الواقع ہماری شاعری اصلاح طلب ہے ہم کہیں گے ہم کو پوری کامیابی ملے ہوئی ہے

کیونکہ ترقی کی ہی سیر ہی اپنے منزل کا یقین ہے ۔ (منقذی شاعر)

سیر بھی :- سیر میں کی جمع ملاپڑیاں ، پائے پائے

قد پچے ۔ قول فیصل :- معنی نیر ایک میں ہوتے ہیں اور نیر

میں بھی پائے پائے بھی منہل ہے ۔ سیر بھی سیر بھی چڑھنا :- (دھرننگ آصفیہ)

بدھ بدھ ترقی کرنا ، بدھ بدھ سیر پاتا ، دھرننگ آصفیہ ۔ قول فیصل :- اس طرح اہل کھو نہیں ہوتے

سیر بھی کا ڈنڈا :- کڑی کی سیر بھی کا ہر پائے جس پر پاؤں رکھ کر چڑھتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ، رائج

سیر بھی لگانا :- کسی چیز کا سیر بھی کھڑی کرنا اور صرف ، فصیح ، رائج

قول فیصل :- اس کا لازم سیر بھی لگانا بھی مستعمل و فصیح ہے

بیعت سیر میں سے لگ گیا بام مراد سلسلہ جید اس پر رفعت کا سیر بھی لگ گئی

سیر دہ :- (دھرننگ آصفیہ) دھول و سکون دم بدم ۱۲ شعر فارسی صفت تہیم یافتہ کتب کی زبان

سیر و حکم :- تیرھاں ۔ فارسی صفت ، تعلیم یافتہ کتب کی زبان

سیرن :- (دیکھنے اور بھول ، آسودگی ہونا) ، موسم فصل ، انگریزی ، مذکر ، رائج

سیما :- (دھرننگ آصفیہ) سورت و فتح سوم ، ایک دھات کا نام جو رات کے قسم سے نیلا ہوتا

لئے ہوئے ہوتی ہے ۔ بندھن کی گولیاں اسی سے بناتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ، رائج

سیما پلانا :- (دھرننگ آصفیہ) کسی چیز کو مضبوط کر دینا کسی چیز کو دھرن کر دینا ۔ اردو صرف ، رائج

لگے سیما پلانے لگے کہ آنسو کہ ہو بنیاد علم حکم ابھی سے

سیما پلانی دیوار :- (دھرننگ آصفیہ) بہت مضبوط دیوار ، نہایت مستحکم دیوار ۔ اردو ، فصیح ، رائج

قول فیصل :- بہت مستحکم ارادہ رکھنے والے انسان کو بھی سیما پلانی دیوار کہتے ہیں اور یہی

معنی زیادہ رائج بھی ہے ۔ سیر پھول :- (دھرننگ آصفیہ) سیر پھول میں بھی سیر

سر کے ایک ذریعہ کا نام ۔ اردو ، مذکر ، رائج ۔ دیا تھا سیر پھول بھی وہ بار

عمل بہتاب دیکھ کر ہو منتشار (دھرننگ آصفیہ)

سیستان :- ایران کے ایک صوبے کا نام جو ایران کے

جنوب میں واقع ہے۔ دہم اسی جگہ کا رہنے والا تھا۔ فارسی۔

میں دہم صافی اور سیستان سخن ہے
دیتا جو زور و محنت دل کو تار و ریا پر

سیسر :- زہر، کمان کا وہ فیتہ جس میں تیر رکھ

کر پھینکتے ہیں۔ کمان کا چل، اردو اندر کر، صبح راج

مع کیسینی شقی نے شانے سے سیسر تار کر شقی

کس رو و کش کی توں قزح پر کمان تک

جس کی انشا کا مہ گھو سیسر آفتاب تیر

قول فیصل :- تارل کے ایک پتے کو بھی سیسر کہتے ہیں

سی سی سی :- چٹکی لینے کی تکلیف میں جو آواز سفر

سے نکلتی ہے۔ اردو، موٹ، دہلی کی زبان

لینے سے چٹکیاں لے پھر بھی

یا دول کو وہ تیری سی سی ہے

سی سی کرنا :- جڑے سے سو سو کرنا مہر و

کی تیزی یا تکلیف کے باعث منہ سے آواز نکالنا (لہذا لغات)

قول فیصل :- ہر سی میں اہل کھنڈ سو سو کرنا بولتے ہیں

سی صد :- تین سو۔ فارسی۔ (لہذا لغات)

قول فیصل :- اردو میں عام طور سے راج نہیں۔

سیف :- تلوار، حربی، موٹ، صبح راج

آفت کی سیف اس بت نا آشا کی جو

سیدھی سڑک پر آ۔ یکب قضا کی جو

سیف بھی منطقہ بھی جوا کا

نہ کے رہنمائی تھاتا تھا تاکا

سیف باندھنا :- تلوار باندھنا، اردو

تفیل الاستعمال

ادھر روئے والوں میں کیا دیاں

ادھر سیف باندھنے پر رہا براں اتنا

سیف توپٹ پڑی تھی مگر کچھ کام کر گیا

جب کسی بڑے سے کام نہ ہو سکے، وہ اس سے چھوٹا

دی کام کر دے تو اس موقع پر بولتے ہیں۔ یہی

جس پر ہر مساقا وہ تو کام نہ آیا مگر ایک ادنیٰ

شخص سے کام نکل گیا اردو شل۔ (لہذا لغات)

قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے کام کی

جگہ کاٹ لکھا ہے کہ اس کی اعتباروں پر کہ ایک مرتبہ

زباب سیف اشرفاں ہوتی پر سوار تھے بیٹا پاس

بیٹھا تھا کسی آزاد فقیر سے سوال کیا کہ ادا ہو سیف

کوئی چاد دوا۔ زباب صاحب نے منہ پھیر لیا۔ مگر

رہ کے نے ایک اشرفی جیب سے نکال کر اس کو

دے دی اس پر فقیر نے خوش ہو کر کہا: سیف

توٹ پڑی تھی مگر کچھ کاٹ کر گیا:

صاحب محادثات ہندوستان نے اس شل

کو اس طرح لکھا ہے: سیف توپٹ پڑی تھی پر قبضہ

کام آ گیا: کھنڈ میں تفل الاستعمال ہے۔

سیف زبان :- وہ شخص جس کے کلام میں اثر

اور بات میں تاثیر ہو۔ اہلی درجے کا شاعر۔ عربی

فارسی الفاظ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سن کے کھتے ہیں سخن کو مکرر صراحت دینا

اس لئے لوگ بے سیف زبان کہتے ہیں

قول فیصل :- مولف ذوالفاس نے لکھا ہے کہ اس

شخص کو بھی کہتے ہیں جس کی دوا اکثر قبول ہوتی ہے

لیکن اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیف زبان :- تیز زبان، منہ پھٹ،

درجہ دہن۔ عربی فارسی الفاظ

دینا سے مراد ہے دھوکا دینا یا گھیس

کہ ہمیشہ نہ کچھ سیف زبان میں تری آتھیں

قول فیصل :- اہل کھنڈ ان معنی میں نہیں بولتے

سیف زبانی :- سیف زبان بولنا۔ فارسی، عربی

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دریا کے غضب تیغ کے پانی نے دکھایا

خیر کا مزہ سیف زبانی نے دکھایا

سیف کنا :- تلوار کنا۔ اردو صرف

تفیل الاستعمال

اردو کی تیر سے ضرب دودھنی علی گئی

عینی کانی سیف یکتی علی گئی

سیف :- جلد ساندول کا اوراد جس سے کاغذ

کاٹتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (لہذا لغات)

سیفی :- (بالفتح) وہ اسم جلالی جو کسی دشمن

کے دغے کے واسطے خاص ترکیب سے پڑھتے ہیں

اردو۔ موٹ، عاملوں کی اصطلاح

دم قدام لینے والوں کے کپا کر تہ ہے

سیفی عامل کی اشارہ کرتے ہیں اردو

قول فیصل :- مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے

کہ یہ اسم جلالی دشمن کے دغے کے لئے نکلی تلوار

کا پشت پر مقدار مقررہ کے موافق پڑھ پڑھ کے

پھونکتے ہیں اور اس دشمن کا ہلاک ہو جاتا ہے

گرتے ہیں اور مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔

اس جنبش ابرو سے چلے سیف پر سیفی

مڑھاں وہ کوئی نشتر غلامیہ جاو

بند ذواللغات سیفی ایک دعا کا بھی نام ہے

جس میں نہایت جلال کا معنوں ہوتا ہے اس کا

صرف پڑھنا کافی ہے۔

سیفی پڑھیں مزار پر اس کے بھلے قل

جو بے تزار کشتہ تیغ نکلا۔ ہے سوزنا

سیفی الٹ پڑنا :- سیفی کا بھائے دشمن

کے اپنی ہی تباہی و بربادی کا باعث ہونا۔ اردو

صرف عاملوں کی اصطلاح۔

سب کچھ دیے مگر تو نے اتنا سلیقہ بھی نہ کیا کہ آج کو
بھٹکنے سے بچ جاتا۔ بندر ایک تو جلاہو تھا ہی اس
سے اور بھی تھلایا اور اس کا گھونسا فوج کر پھینکا
اور کہا دیکھیں تو اب کیونکر بیٹھنے سے بچاؤ پس بے
نے اس کے جواب میں یہ دو راگہ۔ دفرنگ صفیہ
سیکھ لیا۔۔۔ حیرت حاصل کرنا، نفیحت حاصل کرنا،
نفیحت پھر نامہ صلاح دستورہ لینا، ہندی، اہل
ہندو کی زبان۔ دفرنگ صفیہ

سیل کا کوڑا

گر ہی جوتش گریہ ہے تو بے شک تسیم
سیل اشک آج ہے غم سے سر پر ہو کر
سیلان :- پانی یا خون یا رطوبت کا جاری ہونا
عربی، نذکر، تسمیہ، لفظ طبعی کی زبان
محل صفت :- جن عورتوں کو سیلان الرحم کی شکایت
ہو جاتی ہے وہ زرد اور سفید جاری ہیں۔
سیلانی لٹ :- سیر کا شوقین، ادا ادا پھرنے والا
وہ شخص جو ایک جگہ نہ جے اور سیر کرتا رہے
مردوں کی زبان :- اردو صفت، عوام اور
عورتوں کی زبان :-
محل صفت :- عاقل، لڑکھا، بھال، ایسے سیلان اور
کسی خاص مقام پر بہتر جانیں۔ (فساد، آزاد)
سیلانی فقیر :- درویش، جاں نذر، مرد سیار
اور نذر، دلی کی زبان :-
کس سلسلہ جو شاں جو دھڑا پیر
سب بولے کہ یہ فقیر سیلانی ہے
سیل جانا :- سیل بھر اول دینے مردوں، غم
ہو جانا کسی چیز کا حیف، ساقم ہو جانا، سین سے
کسی سے کا تار ہو جانا، اردو صفت، فیض، راج
محل صفت :- تم نے شکر کے بارے ایسے مقام پر رکھ
دیے کہ سب سیل گئے اور شکر چھنے لگی۔
سیل دوڑنا :- دھنچ، اول دینے بول، پانی کی
رو کا کسی طرف تیزی سے جانا، اردو صفت، بھیل، استعمال
جو جب کچھ سے چٹن کو پوچھا
سیل دوڑی حد صر کو ڈھال ہوا
سیل کا کوڑا :- سیل، کسر اول دینے بھول
کوڑا :- بون صفت، جب بچوں کی سین بھٹکتے تھے
تو عورتیں اس غرض میں ہوتی تھیں کہ وہ شکر ڈال کر
بھاتی اور کوڑے میں دھک کر شریاں کی پیاد دیتی

عاجزوں پر ہے سوا تیزی برق غضب
وادی پست میں سیلاب دواں اور ہوا
سیلاب :- زیادہ تال، دری، اور نذر ذکر، فرنگی صفت
قول فیصل :- اہل کھنڈ ان میں نہیں بولتے۔
سیلاب بہنا :- سیل جاری ہونا، اردو صفت، فصیح، راج
گر سیلاب اشکوں کا ہے گاؤں ہی آدھ
ہے ماحولت گرداب ہر حلقہ سلاسل کا
سیلاب کچی :- ہاتھ نہ دھونے کا طشت، نکل،
مونٹ، متروک۔
ماہ کاں تیرے بندھونے کی ہو سیلاب کی
آفتاب اسے ماہ تاباں آفتاب ہو گیا
محل صفت :- سیل کی شکل دیکھتے ہی سیلاب کی آفتاب
ہے کر دڑی آئی۔ (مرد و شغل)
قول فیصل :- بقول مرثیہ فرنگ آصفہ یہ لفظ
ترکی میں طبعی (بائے فارسی) تھا جسے جوہرے طبعی کرنا
اور ابن کلف نے اس کو سیلاب کچی بھرا دیا اب
اہل کھنڈ اسے بھی بولتے ہیں۔
سیلابی تیزی :- رطوبت، سیل، ندی، روت
دلی کی زبان :-
سیلابی :- وہ زمین جو دریا کی طغیانی سے سیراب
ہوتی ہے۔
قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے
سیلابی طغیانی طوفان (ذرات لغات)
قول فیصل :- اہل کھنڈ یہاں کہتے ہیں۔ سیلابی
نہیں بولتے۔
سیل اشک :- آنسوؤں کی روانی، فارسی
ترکیب، مرثیہ، فصیح، راج۔
قول فیصل :- نذر بھی بولتے تھے گر اب عام طور
سے بولتے ہیں۔

بچوں کی موچیں، سبز، مونٹ، ذرات لغات، فرنگی صفت
قول فیصل :- کھنڈ میں ترابیل نہیں بولتے سیل
کے کوڑے کہتے ہیں۔
سیلاب :- (بکسر اول دینے مردوں) تر، گیلہ، بھیل
۱۔ غم۔ ۲۔ اردو صفت نذر۔ عوام اور عورتوں
کی زبان۔
محل صفت :- سیل کا نذر چب لکھو گے و دشنام
مرد پھیلے گی۔
سیلاب :- نذر جو کیفیت کھنے کے بعد رہ جاتا ہے۔
(ذرات لغات)
قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
سیلاب :- (بائے بھول) ایک قسم کی پٹنی پڑی۔ اردو
نذر، متروک
وہ سب کی پڑی اچھلتی رہی
سروں پر نہ بانوں کے پچھے رہے
قول فیصل :- باغ جنا کے ساتھ اس کا صفت تھا۔
فتح کاں نام ہے اس کا وہ ہے دکھنی سواروں میں
اسی پر ہیں مرقے سے بولانہ ہے جو سیلاب ہے
(جان صاحب)
سیلاب :- ایک قسم کا اپنے ہوئے دھان کا چاول
اردو، نذر، راج۔
محل صفت :- اگر کچھ پڑی زیادہ تر سیلابی ہوں
کی نہیں منوم ہوتی۔
سیلاب :- (بائے) پانی کی رو طغیانی پانی کا
چڑھاؤ، بھیل، فارسی، نذر، فصیح، راج۔
میرے اشکوں کا کھک پر جو بزن سیلاب تھا
میرے اشکوں کا کھک پر جو بزن سیلاب تھا
قول فیصل :- بکسر اول دینے مردوں کے ساتھ
س کا صفت ہے۔

اور سب کو کھاتی ہیں۔ مذکور عورتوں کی زبان۔

سیل کے کوڑے اس کے آج ہی کیا وہ ددا
سے چوٹا سا چوڑا کاتیری گودی کا پٹا

دور لگات

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں سیل کے کوڑوں پر جاب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تذرو لاتی ہیں اور بچے

کی موٹھوں میں مندل لگاتی ہیں اور چاندی کی موٹھیں

دھندل میں بانہ کے موند کے اوپر چپکا دیتی ہیں۔ اب

یہ دم بہت کم چمکی ہو۔ مولف فرنگ آثر نے کھا ہے کہ

سیل کا کوڑا نہیں۔ سیل کے کوڑے۔ کہتے ہیں۔ مولف

مذکور کا یہ قول درست نہیں۔ عورتیں سیل کا کوڑا بھی لاتی

ہیں جیسے کہیں شک نہیں تاکہ تھامے لڑکے کی موٹھیں صاف

رکھے نہ آئیں اور تم نے ابھی تک سیل کا کوڑا بھی نہیں کیا

سیل کھری۔ دبا کسر یا بھول (نگ جرات

حاجب فرنگ آصفیہ نے رائے ہندی سے سیل

کھڑا کھا جو۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نگ جرات ہی کہتے ہیں۔

سیل گرم۔ کچھ ٹھنڈا کچھ گرم۔ شیر گرم۔ نیم گرم

گٹا۔ اردو اصف

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نیم گرم ڈگٹا کتے ہیں۔

سیلین۔ بھلا۔ تری۔ اردو۔ موٹ۔ غیر صحت۔ راج

محل نشا۔ تم نے جس خان میں کتابیں رکھی ہیں اس

میں بڑی سیلین ہو۔ دیکھ لینا دیکھ لگائے گی۔

سیلنا۔ (لازم) نہ ہونا۔ گلیلا ہونا۔ اردو۔ صبر

غیر فصیح۔ راج

سیلی۔ دبا کسر یا بھول (نگ جرات) اہل میں لکھنؤ کی لکھنؤ

کو سبھا کر کے اور اہم فکر کنار کی طرح گوند پر مارا

بازا ضرب دست گردن پر ہوا کہ اور صبر بن پر

فارسی۔ موٹ۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ موت تا پھر یا پھر کے نہیں

ہوتے ہیں۔

ج۔ ملکہ سوچ کم از سیلی استاد نہیں

سیلی۔ ملا۔ جال، جال، ہنڈ، موٹ، فرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان سنی میں نہیں ہوتے۔

سیلی۔ دبا کسر یا بھول (نگ جرات) وہ باروں کی

ڈوری یا سیاہ ریشم خواہ آگر کی لڑی جو اکثر ہنڈ

غیر گے میں ڈالتے ہیں اور حین بھی آرائش کے

واسطے دھنوں میں پتے اور گے میں ڈالتے ہیں۔

سازد برگ۔ لڑائی حسرت۔ اخذ وہ

ہم فقیروں کے لئے سیلی ہے۔ دھاگا آہ کا۔ بھر

(دور لگات)

قول فیصل۔ اب سیلیاں صرف لکھنؤ ہی کے

لئے ہوتے ہیں۔

کرتی ہیں اندھیر لکھنؤ کی یہ کالی سیلیاں

قالت عام برتی ہے سو گوارا آپ کی

سیلی۔ آگ ان کے پیٹ اور سینے کے باروں کی

سیدھی بھر جھولتی ہوئی ہے اور موٹ سترک

سوج جبر سے کہ سیلی سے شک پر پار کے

تاں جو جہنم کا قور پیرا ہیں جو

سیلی جبرتا۔ پھٹا۔ اور موٹ تیل استعمال

ہونے میں جب آنکھ اس سے لڑی ہو

حبابوں پر موجوں نے سیلی ٹری ہو

ریشم۔ دبا کسر یا بھول (نگ جرات) ایک قسم کی ترکاری

جس کی سیلیاں یا اس کے بچ پکا کر کھاتے ہیں اور

موٹ۔ راج

محل صرف۔ سیم کے بیج ہیں بہت بھتے ہیں۔

سیم۔ دبا کسر یا بھول (نگ جرات) چاندی، خادری

موٹ۔ فصیح۔ راج

جو میری آنکھ کاتن نظارے میں کسوٹی

سیم حال تیری اس سے کھری چلی ہو

قول فیصل۔ اب زرد سونا کے ساتھ طلا کے سیم

کہتے ہیں۔

ج۔ اے ہوش تجھ کو سیم زندگی پر ہر دم تلاش

سیم۔ دولت، روپیہ، پیسہ، خادری، موٹ

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دوند کے سنی میں اہل لکھنؤ سیم

یا سیم زور ہوتے ہیں۔

سیم۔ دیا کے سروں، پستانی، عربی، موٹ

تیلیم یا فہ طبع کی زبان۔

ان کے سیانے پر اور پھر دوند کے نشان

آئیے میں مرد و خورشید کے جو عکس زحل جلیاں

کہا امام نے۔ اب جو صبر لا کھا

یہ زخم کا ہے اثر و جہ رونق سیا

خادری جو کھا عراب تیغ میں بجاوا

مقام سجدہ و سبحان ربی الا علا حق لکھنؤ

سیماب۔ سیم (آب) پارہ، خادری، مذکر

فصیح۔ راج

مات ایسا انتظار یاد میں ہے تاب تھا

بستر گل پر نہ تھا میں آگ پر سیاہ تھا

سیماب۔ دکانیہ، بقیار، مضطرب، خادری

مذکر، فصیح، راج

دل تیاہ کو ہم سینے میں بھرا نہ سکے

شعلہ نہ دیکھتے ہی تجھ کو وہ سیاہ بنا

سیماب آگ پر ہونا۔ دکانیہ، سیماب کی

مرج بقیار ہونا، بے تاب ہونا، اور دھرب

فصیح۔ راج

مات ایسا انتظار یاد میں تیاہ تھا

سینیں بدن یا سینیں تن :- چاندی کا سا جسم رکھنے والا جسوقت کے صفات میں مشتمل ہیں یا جس صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل :- ہمیں مہنی میں ہمیں رنج ہمیں فدا ہمیں مارتیں اور ہمیں ساق بھی کمی کے ساتھ رائج ہے جیسے ارباب نشاہ ساقیان ہمیں ساق سلطان خوش آواز و با مذاق حاضر تھے ۔ طلسم ہوش رہا ۔ سیر رہا ۔ (دروازن تین) تھیں کا پردہ جس پر نکل ہوا ڈھیر کے نقشے بنے ہوئے ہیں ۔ انگریزی خد کر قیل الا ستقال ۔

سین :- منظر تاشا انگریزی خد کر رائج جاہ گرے کوئی پوچھے اس کی جیالی کاسین جس کے دل میں وہ دوسو مرتبہ نظم کراٹھا عشر قول فیصل فصحت اکھنڈ نے نظر اس لفظ کے استعمال سے اقلیاد کی ۔

سین :- ایک حسرت کا نام عربی ۔ ننگ دے سین کی صورت دکھاتو ہنس کر دانت اپنے ذرا یاسین کیا پڑھو اور پڑھ قاتلی مر کا یابی پوچھو فق سین :- (دالفتح) چلانا ۔ دینا ۔ مارنا ۔ دھکیلنا آٹکھ مارنا ۔ بھونکنا ۔ اشارہ کرنا ۔ حمزہ کرنا اور دھونک دلی کی زبان ۔

محل حسرت :- بیشک ہر دم دنیا میں ایساں دالوں کے ساتھ مہنی کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے سینیں چلاتے ۔ (ترجمہ المسترآن) سینا :- (دالفتح) دبا کمر حمزہ در آخر دینر غیر غم شام کے ٹک میں ایک ہمارے جس کو طور سینا اور طور سینیں بھی کہتے ہیں ۔ اس ہمارے حضرت موسیٰ نے دیدار پروردگار کی خواہش کی تھی جس کے جواب میں ایک کبوتر بھی بھیجی اور حضرت موسیٰ

سے ہوش ہو گئے تھے اور میں خدا سے ہم کلامی کا شرف بھو مال ہوا اور میں احکام شرعی یہودیوں کی ہدایت کے واسطے عربی مذکر فصیح ۔ رائج ۔

خ طہ سینا بکلم شرو ہنسے نہیں دیر سینا :- (دالفتح) دیاے سرور دخت کرنا ۔ دھ کرنا ۔ سوئی کے ذریعے ملائی کرنا ۔ اور دھ مسد فصیح ۔ رائج ۔

زخم میرے دل سوزاں کے سینے جاتے ہیں جاتے جاتے ہیں وہ مانگے جو دے جاتے ہیں مکھن سینا :- (دالفتح) دیاے بھول پرندوں کے بچے کھانے کے لئے انڈوں پر بیٹھا اور دھ مسد ۔ رائج سینا :- پانا ۔ پردہ کش کرنا ۔ جیسے انھوں نے بیاد کی کوسے رکھا ہو ۔ علاج جو تو آرام بھی نظر آئے ۔ (دالفتح) آصفیہ

قول فیصل :- اہل کھنڈ اس جگہ پال رکھا ہے بولتے ہیں ۔

سینا :- (دالفتح) فوج شکر مہدی ۔ رائج

قول فیصل کہ عرصے سے سلم سینا اور شینا زبانوں پر کثرت ہے ۔

سینا پرونا :- سلائی کا کام ۔ سینے سلائے کا مشغلہ ۔ اور دھ مذکر عورتوں کی زبان ۔

محل حسرت :- تزک جزئی اور ملی بند اور اخلاق کا شی ۔ عینہ کتب توصیف مطالعہ میں رہتی ہیں اور ان کو دل لگا کر پڑھتی ہیں ۔ سینے پر دے یہ دو دنوں بہنی برقی ہیں ۔ (دالفتح) آزاد سینا لپٹ جاگنا ۔ (دالفتح) اول حالت بدل جاگنا ۔ انقلاب ہو جانا ۔ (دالفتح) اثر قول فیصل :- اب قریب بتروک ہو ۔

سینفل :- ایک بڑے کانٹے دار درخت کا نام جس سے ایک قسم کی نرم روئی نکلتی ہے اور نہ کرنا کھ سینت :- بے وجہ ۔ ناحق ۔ یوں ہی اور نہ کرنا اسے رشک چن سینت :- میں نہ کہوں گا ۔ چر برک خور تر تیرے کھٹ پا کر ہنسنا یا رشک سینتا نہیں :- (دالفتح) سکون دم دھون فن فن ۴۷ - مولعہ چاہیں اور سات کا مجموعی حدود اور دھ ۔ رائج ۔

سینت رکھنا :- (دالفتح) دیاے بھول سکون دوم دوم و چہام فن فن حفاظت سے رکھنا اٹھا رکھا ۔ اور دھ صرن ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

دل کا قصہ مرے پاؤں ہو گا سینت رکھا ہو ہم نے محبت سے سینت کے رکھنا :- (دالفتح) حفاظت سے رکھنا اور دھ غیر فصیح ۔ رائج ۔

قول فیصل :- تکرار کے ساتھ سینت سینت کے رکھنا بھی استعمال کرتے ہیں جیسے لوگ اس کی تصویر بناتے شوق سے خریدتے تھے اور اس کی نشانیاں اور یادگار میں سینت سینت کر رکھتے تھے ۔

(مقدور شاعر عربی) سینت سینت :- دیکر اول و پردہ دیاے بھول دھون فن فن مفت اور دھ عوام اور عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال ۔

محل حسرت :- روئی نہ بڑا سینت سینت کا بھرا ۔ سینتا :- (دالفتح) سکون دم دھون فن فن سکون چہام حفاظت سے رکھنا ۔ استعمال میں نہ لانا ۔ اور دھ مسد ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

سینتا :- کس کے پاس رکھنا ۔ (دالفتح) (دالفتح) اثر قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں بولتے ۔

ہوتے ہیں۔ البتہ بوتل میں گرم پانی بھر کے دیر دینی وغیرہ کو محرم کر کے اس کو مقام درد پر رکھتے ہیں تاکہ آرام ہو۔

آتش لگی ہے جو اس کو سینگ سے اے باغیاں۔
دور ہو جاؤں اچھا سب درد ہلے غنہ لب
سینگنا پتا روٹی پکا

دھنک (دور روٹیاں ہماری بھی سینگ دیا کرو دلورجی)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ اس جگہ پکانا ہی ہوتے ہیں
سینگنا پتا بھونا بریاں کرنا جیسے کباب سینگ
دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔
سینگنا پتا چاہہ جونی رنا۔ حاجتی طاش رنا۔
دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔
سینگیا پہلوان۔ اس شخص کو کہتے ہیں جو وہ
پتلا ہو اور پہلوانی کا دعویٰ کرے۔ اردو اندر کر جوم
کی زبان۔

محل حشر۔ سویرے نہ اندھیرے میاں خوجی
دیکھ لہو نہ دھوا جڑی کے کی باتہ پائے کوئی تین
چار۔ جی ۱۱۔ نہیں تو کہا۔ سینگیا پہوان میں کہ باتیں۔
دشانا آزاد

سینگٹ۔ دبا کھریاے سرور سکون و دم و دم
حنہ چاہم، چو پایوں کے سر کی شاخ ابد نذر دلک
لپٹے جو ہم تو پھر نہ چھوٹے
بارہ شگون کے سینگ ٹوٹے

سینگٹ ہفتہ قائل۔ اردو و بازاری زبان
قول فیصل۔ اہل کھنڈ جانا کہتے ہیں۔

سینگٹرا۔ دبا کھریاے سرور سکون و دم و دم
سرم و چاہم زن حنہ، اردو دیکھنے کا سینگ

بارود داں وہ سینگ رکھی جس میں مپا پنا درد
رکھتے ہیں اردو اندر، قریب بہ مترک۔

سینگٹے ساز سب صبح کار۔
برق چھان قبر توڑے دار

سینگٹرا۔ سینگ کا باہر اجا جو خد سے لگی
لی طرح بجا۔ اردو اندر، قریب مترک

سینگڑی۔ پرل کی پھلی خندی ہرمت و زخمت
قول فیصل۔ اہل کھنڈ پرل کی پھلی کے ہیں۔

سینگ سانا۔ گزر رکھنا۔ سوخ پانا، خفت
کی جگہ تاش کرنا۔ وہ شل حوام اور غوروں کی زبان
پہر بار آئی ہے بے پوش میں ترے حسن

اب حدھر سینگ سائے کا بیٹے بابا بے سند
سینگ کٹا کے پھردل میں ملنا۔ بڑی مر
ہے آئی کا اپنے کو سمجھے جوت جھوڑوں صاحب

میں سرکب ہوا۔ اردو میں انجم اندھروں کی زبان
قول فیصل۔ صاحب عاودت مند سانے سے

اس طرح کھا جو۔ سینگ ٹوڑ کر کھنڈوں میں ملا
صاحب شہینہ اذوال و قتان سے اس معنی کو اس
مرح کھا جو۔ سینگ کٹا کر کھنڈوں میں لگے۔

ساک کی جگہ شان ہرنا ہی ہوتے ہیں۔
سینگ مارنا کسی جاذب کا سینگ سے مارنا

سینگ پھونا، اردو صرف، رائج
سینگ کلنا۔ کسی جاذب کے حوان کرنے کے

بعد سینگ نایاں ہونے۔ اردو صرف، رائج
سینگ کلنا۔ کابینہ یا مل ہونا، دفرنگ صیفیہ

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے
سینگڑی۔ سینگ کی تصنیف، چڑا سینگ

نخا سینگ جیسے اس بی کی کیا چوٹی چوٹی سگرڈاں
بہت ہرن کے سینگوں کا بنا ہو، جس سے کھش

یا بڑھلا کرتے ہیں سنا تپن کا خول جو یوں کے سینگوں
پر جو بیرونی کے واسطے چڑھتے ہیں۔ سینگوں کی خفانت

ایک واس کا کھنڈ جو ذات کا کھنڈ۔ ہر ناموت
دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ جی سر۔ میں بہت کمی نے سامہ دل
جوتا ہے اس کا لفظ سینگ کی جو ہم آنا بھی ہو جو گرا

سینگ کی۔ وہ سو۔ ج کیا ہو سینگ سے کھنڈ سے
چینی کر۔ نارتھ کھنڈ ہے جس یا گری چوستے

ہیں، شارج مجام ستیشہ مجام اردو نوت
قول فیصل۔ سینگ ٹکانے والی خود ترس سرور

کو دھاتی ہیں۔ وہ کوئی کی سینگ کا ڈھنڈ
کی جمع سنگاں، وہ اپنے دل پر سینگوں کو۔

سینگ۔ ایک نام کی پھلی جس کے ایک چوتے
میں۔ اردو، صرف، رائج

سینگیاں توڑنا۔ سوڑو سے لیا نہیں توڑی
بازاری زبان۔

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔
سینگیاں توڑنا (یا) سینگیاں کھینچنا

یا سینگیاں لگانا۔ زمین کا، دفرنگ صیفیہ
قول فیصل۔ اہل کھنڈ سینگیاں جانا ہوتے ہیں

سینگ والی۔ کھنڈ و م کی وہ عورت جو سینگوں
دھانے کا سنا کرتی ہے۔ اردو، صرف، رائج

قول فیصل۔ مولف دفرنگ صیفیہ نے لکھا ہے کہ جب
جبری سینگ کہیں گے تو کھینچوں سے مراد ہوگی اور

خانی سینگ کہیں گے تو صرف سینگ کھینچنے سے مراد ہوگی
کو اہل کھنڈ سے پچھا گیا کہتے ہیں۔

سینگٹ۔ جہاں، عدد، کوڑی سے لے کے گروں
تک کا حصہ، نامی اندر، فصیح، رائج
آئی ہے ہدائے درد چن کر

سینہ چلن ہے بالنس کا
قول فیصل - اہل نادر نے عورت کے پستان کے
میں برہمنی ہتھال کیا ہے انہیں کی تعلیم میں رد و اسے
بھی ان میں استعمال کرتے ہیں۔
سینہ بند - رکنا تہ (چوڑا تہ) کا اگلا دھڑ جس میں
بست ہوتے ہیں۔ فارسی لفظ مذکر، فصیح، رائج
سینہ ابھار کے چلنا - سینہ تان کر چلنا، اگر
کے چلنا، اترا کے چلنا، تن کے چلنا، اردو صرف فصیح رائج
جو چلے تو سینہ ابھار کر چلائے تو ٹھوکر پڑا تو
نے آپ ہی تو جان میں کوئی کیا حاجت ہے
چلے لڑا چلن میں نہ سینہ ابھار کے
باد صبا لگائے گی چری انار کی
سینہ ابھارنا - چھاتیوں کا ابھار کر مردوں کو
دکھانا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

مشتاق بکنا - یقیناً ہے ہند کیا کیا
تن تن کے جب وہ اپنا سینہ بھارتے ہیں
سینہ افکار - رنجیدہ، رونا تہ، عاشق، فارسی
صفت۔

بولا دل سے وہ سینہ افکار
افتادہ اسے دل زار و اغتر شاہ
سینہ پر یاں بد رنجیدہ، غم گیس، فارسی ترکیب
قبیل استعمال۔

برہمن سرور کر با چشم گریاں
دھاکرتی حق یوں وہ سینہ بڑیاں (دکھائے اردو)
سینہ بند - انگیا، فارسی، مذکر، رائج۔
کہ بھی لگاؤ چاہیے پستان کے مشق میں
جگہ خریدتے ہیں ترے سینہ بند سے
سینہ بند - حمورہ کی میٹھی جوتی، ادب کی عاتق ہے
قول فیصل - بالوم رائج نہیں

سینہ بند - وہ پترا جو بچوں کی رال پٹنے کے سبب
کرتے پستان کے لئے سینہ تک بانہ دیتے ہیں ہندو افغان
قول فیصل - اہل کنڑا سے رال بند لگتے ہیں۔
سینہ بند - ایک سریانی پوش نام جس میں چھاتی گرم دھڑا لگا
قول فیصل - بالوم رائج نہیں۔ (در افغان)

سینہ بند - کتنے کپڑے کا وہ پترا جو عورت کے سینے پر بچھا
جاتا ہے۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

سینہ بند - سینے سے سینہ لگا ہوا، ناکارہ، ترکیب فصیح رائج

وہ نہیں پیش نظر میں دیدہ دنیا جٹ

وہ نہیں سینہ ہ سینہ جو مرا سینہ جٹ

سینہ ہ سینہ ہ - سٹے وار سینوں میں، وہ بات

جو خاندان میں کسی بزرگ کی تباہی ہوئی برابر چل آئے

وہ بات ہ لہجہ بدلتی ہے دوسری طرف منتقل ہوتی

آئے - فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل حش - حمد قدیم میں وہاں تحریر نہ تھی۔ جو کچھ

نقا زبان ہوا ہے۔ سینہ ہ سینہ ہ بزرگوں اور کنسان

لوگوں میں چلا آتا تھا۔ (در بار گری)

سینہ ٹھنڈا - دل پر صدر عظیم گزرتا - اردو

مرت قریب بہ نزدیک

مرہ سینہ زنی کا شوق کر

بچھتے جاتے ہیں مہا یوں کے سینے

نکات جامہ ہر جادو کچھ کر سینہ جو چھتا ہے

دھوکرتا ہوں لوک خار سے مہر کے در میں

قول فیصل - اس کی کلی صورت سینہ پٹ جاتا

بھی کی کے ساتھ مانگ ہے۔ جیسے اگر اوقات اس

دش دل سے پٹھتے تھے کہ سلوم ہوتا تھا کہ سینہ

چٹ جائے گا۔ دو زبان ذوق - مرتبہ آزاد

سینہ پٹیا - ادم کرنا، چھاتی پٹیا، اردو صرف
غیر فصیح، رائج۔

محل حش - جیسے ہی رگ کے مرنے کی خبر اس نے
سنی دراز سر و سینہ چلنے لگی۔

سینہ چانا - دل پر صدر ہونا - اردو صرف
قریب بہ نزدیک۔

یہ آب گریہ جو یا سوز دل سے تیل کی بوندیں

چلے آئیں ہر سینہ تو چار آنسو لگتے ہیں

قول فیصل - اب سینہ چلنے کے سن ہیں صدمے کی خزاں

سے سینے میں سڈش ہونا۔

سینہ چاک - غم گین رونا تہ، عاشق، فارسی

تعلیل استعمال۔

گندم جو سینہ چاک شراق بہشت میں

آدم کو کیا نہ ہوتی محبت وطن کے ساتھ

کس کے ماتم میں ہوئے ہیں گل ہزار سینہ چاک

بلبل کرتی ہیں کس کشتہ پر شیوں اسے صبا

سینہ چاک ہونا - صدمے کے روتے چھاتی

کا چھنا جاتا۔ اردو صرف، تعلیل استعمال

لا کیا حضرت آدم کو چھل جت سے آنے کا

نہیوں اس غم سے سینہ چاک ہر گندم کے لہجہ

سینہ خراش - سینے میں زخم ڈالنے والا

فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پھر آ یا نظر لال ماتم

سینہ خراش ناخن نم

سینہ خراشی - سینے میں زخم ڈالنا - فارسی

مرت - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کی ناخن خرم نے ہر سینہ خراشی

جو خط ہر وہ جو سے ملو، عرقا

سینہ در پردہ - وہ شخص جس کا سینہ بھروسہ

ہو دیکھنا، عاشق، زار - فارسی ترکیب، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

دکھائے گشتاں سے فلک چاک سینہ رات
اس ماہ دیش کے سینہ دیر دیوں میں لگے
سینہ شوق - دیا ہے دم مجھوں (وہ شخص جس کا
سینہ زخمی ہو - فارسی حکیم یا فتنہ طبع کی زبان -

شکل احوال سینہ ریشاں
سبیل آشفہ مو ریشاں
قول فیصل - اب اس جگہ دل ریش زیادہ مستعمل ہو -
سینہ شوق - دینے پر زخم ڈالنے والا - فارسی حکیم
یا فتنہ طبع کی زبان -

وہ سینہ ریش روایت ہے اہل زبانی کی
زبان ہا کے طاقت نہیں یہ انسان کی ادب
سینہ زنی - وہ شخص جو تم یا تم میں سینہ زنی
کرے - فارسی بھفت - (زور طاقت)

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے -
سینہ زنی - چھاتی پٹیا - اقم کرنا - فارسی ہوش
نصیح - راج -

چشم کئی بڑی جنبش مژگان سے کہ دیکھ
سر پہ پیار کے سینہ زنی خوب نہیں
سینہ زور - تڑی تڑنا - فارسی (زنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے -

سینہ زور - سرکش - سر زور - خود سر فارسی
صفت - تکبیل - الاستیال

محل حسا - جب ارکان سلطنت اسے گردن کش -
اور سینہ زور ہوں تو ان سے سلطنت کا کام کیوں کر
چلا سکتا ہے - (دربار اکبری)

سینہ زوری - زبردستی - سرکشی - فارسی
نصیح - راج -

نہیں چلتا زمین کی سینہ زوری
زمین اک دھڑوہ جائے کی کوریا

سینہ زوری کرنا - (دستی) سر زوری کرنا -
زبردستی کرنا - سرکشی کرنا - اردو صرف - نصیح - راج -
سینہ سپر - کافذ بن کے - آگے آگے - فارسی
نصیح - راج -

کرے گا تو جاں تیغ آزمائی
تو داں سینہ سپر ہم بھی طیس گے جرت

سینہ سپر - سر کے میں ڈال رہے والا - صفت
جگ میں سینہ ملنے کو دینے والا - ہمارے ہندو گھٹا
اور گھڑی پر مارے - فارسی بھفت - (زنگ آصفیہ)
سینہ سپر رہنا - (لازم) موقع خوف و خطر
یا جاک یا جنگ وغیرہ میں منہ ملنے رکنا - مثال
رہنا - ڈسے رہنا - سامنے رہنا - رہے رہنا - اردو
صرف - نصیح - راج -

دکھیں تے تری ریش شیر نظر ہم
جون آئینہ رستے میں سدا سینہ سپر ہم

قول فیصل - کھنڈ میں خطر کے محل پر کسی کے ملنے
رہے اس کی کافذ کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں
اس میں جنگ کی قیہ نہیں ہو کسی قسم کا خطرہ ہو -

سینہ سپر کرنا - یہ ان جنگ سے نہ ٹھناتم
جائے رکھنا - ثابت قدم ہونا - صفت جنگ میں ڈٹ
کے کھڑا ہونا - بخوف و خطر ہو کر مقابلے میں آنا -
نشان آفت وہ ہونا - مقابل ہونا - ہندو پر کھانا -
سامنے ہونا - اپنے تئیں جاکت میں ڈالنے سے نہ ڈرنا -
اردو صرف - دلی کی زبان - (زنگ آصفیہ)

قول فیصل - کھنڈ میں سینہ سپر کرنا کے معنی یہ ہیں
سے سپر کا کام لینا - سینے پر دادر دکان -

ہم وہ نہیں کہ جان کا خوف و خطر کریں
کھینچیں جو آپ تیغ تو سینہ سپر کریں
اند ایک سہنوم ہے - کسی کی کافذ کرنا - جیسے

شیر جنگ نے کہا کوئی حیا تھا شاہ زاد سے پر خج
پہنچ کرچہ میں نے سینہ سپر کر دیا - (طلم ہوش رہا)
سینہ سپر ہونا - (لازم) آفت اور ہلاکت کا
نشانہ بننا - مقام خوف و خطر میں مردانہ جادو کھڑا
ہونا - صفت جنگ میں ڈٹنا - مقابل ہونا - سامنے
ہونا - اردو صرف - نصیح - راج -

خندنگ مژگان سے وقت اس کے دل اپنا سینہ سپر ہو جے
شالی آئینہ سخت جانی سے سینہ دیوار - ہنی ہے
قول فیصل - کھنڈ میں سینہ سپر ہونا کا ایک مفہوم
ہے کسی کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو آفت اور ہلاکت کا
نشانہ بنانا -

سینہ سیاہ - بہ باطن - سیاہ دل - تیرہ دل
اکیش - سیاہ باطن - اردو صفت دلی کی زبان -

محل صرف - اب کیلئے ہر ذات شرائے مکر ہو چے
کہ یہ اس وقت آوارہ و سرگردان پھر دے میں ان
کا کام تمام کر دینا چاہیے دو تین سینہ سیاہ بھیجو کہ
جاں پائی فیصل کریں - (دربار اکبری)

سینہ سیاہی - بہ باطن - ستاد - اردو ہوش
دلی کی زبان -

محل حسا - ان طوائف اور پرست کی سینہ سیاہی
اور ہوشی سے کس قدر جلد اھیں اور ان کے ہاتھوں
اسلام کو ذلیل و خوار کیا - (دربار اکبری)

سینہ شوق رہنا - روحی صدمہ رہنا - اردو
صرف - تکبیل - الاستیال

باغ بست سے اسی کی تو بدولت نکلے
کوئی نہ شوق سینہ گندم خم آدم میں ہے
سینہ شوق ہونا - روحی صدمہ ہونا ہے انتہا
صدمہ ہونا - اردو صرف - نصیح - راج -

محل صرف - جو تھا سینہ تنخواہ کا ہوا صدمہ وصول

سینے پر سانپ لوٹنا۔ کسی کی خوش حالی یا خوشی دیکھ کر غامد کے دل کو بہت تکلیف پہنچا اور دوسرے نصیح و راجح۔
 ہجوم عشرت میں جہم کا منہ مارا بارے شور
 سانپ تو اس میں اختیار پر اس بارے
 قول فیصل۔ بہت تکلیف گزرا کے کسی میں بھی
 مستحق ہے۔

خیال زلف میں سینے پر سانپ لوستے ہیں
 زبان مار کا چھالا چو آبلہ دل کا بحر
 سینے پر دل دھرتا۔ بقیہ رازی اور منظر اب
 سہا گونا۔ اور دوسرے تہیں الاستمال
 تربت میں بقیہ رازی دل کی بھری ہوئی ہے
 سینے پر سل کا سبب تو دھرتا چول کی نظر
 سینے پر سوار ہونا۔ پکچے رگڑنا بچھا ہوا
 دوسرے۔ عورتوں کی زبان

محل نشین۔ جب دیکھتے ہیں پر سوار ہیں کسی وقت تو
 جان چھوڑ دیا کرو۔
 قول فیصل۔ سینے پر سوار رہنا بھی اپنے دل پر
 ہوتے ہیں۔
 سینے پر صندل کے پھائے رکھنا۔
 اختلاج قلب کا علاج اور دوسرے تہیں
 الاستمال

بھاڑ ڈالو ڈوٹے نسل کے
 رکھو سینے پر پائے صندل کے دھرج لختہ
 سینے پر باقہ دھرتا، سینے پر باقہ رکھنا۔
 دل کو تسلی دینا، منظر اب فاجر کو دکھانا کسی مدد سے
 پر دل کو تسلی دینا۔ اور دوسرے نصیح و راجح۔
 باقہ سینے پر ہے دھرتا جس کے بہت بیٹھے گیا
 دھرتا میں جیری کیا دل نے یہ ہر کام مستحق

سینے پر سینے پر سینے پر سینے کو کے ہاتھ
 گینے اب تو منظر اب دل کا
 ریلینیر۔ راجح علی وہ عمر یہ خود
 غمستہ یا غمستہ بکسی سے راجح۔ انگریزی
 صفت راجح۔

محل نشین۔ آب کے ڈھلے سے ہر اسے راجح
 سید محمد تقی صاحب ڈیٹی قدر ہیں دوسرے
 راجح سید علی نقی صاحب فی اسے کبیل بیکوٹ
 اور دوسرے علوم صلیب کا علی گڑھ متاویں
 کے سید سید راجح ہیں۔
 سینے سے نکلتا۔ جہاں سے نکلتا۔ راجح
 اور دوسرے نصیح و راجح۔

شہر اس میں جو کچھ میں سے ہوتی ہیں اکثر
 پری سے۔ راجح سینے سے۔ راجح ہوں
 راجح ہوں۔

آجائے گزرا تو کیا چمن سے دیکھتے
 سینے سے نکلتے تری تصویر مہبت
 سینے سے نکلتا۔ مجھے گزرا ہوں سے
 راجح۔ اور دوسرے نصیح و راجح۔

کیا بڑا تر سے نسل کا جہد نکلتا
 مہبت اچھلتے تر سے سینے سے نکلتا
 سینے کا بھارت۔ جہاں سے نکلتا۔

ذکر و حوام کی زبان
 ہاتھ لٹا ہوں جو ہر دیکھ کے سینے کو بھاڑ
 کہنے میں تو اسے میں کو بہ وہ نارنج ہیں
 سینے کا بخار نکلتا۔ ہاتھ کر کے کہہ سکتے
 اور دھرتا کے پوتے۔ راجح۔ ہونا۔ راجح
 نزد ہونا اور دوسرے نصیح و راجح
 گزراں اچھی نہیں راجح میں رہا ہے برا

کچھ دیکھتے دیکھتے اسے دل کچھ نہیں کرسکتا۔
 سینے میں آگ لگنا۔ سینے میں جلنا ہونا
 دل مدد ہونا۔ اور دوسرے نصیح و راجح
 الاستمال

سینے میں آگ لگنے سے دل میں بھڑکے
 ناکہ گزرتے سے ہم کچھ نہیں رہے
 سینے میں رکھنا۔ دیکھنا، خار کھانا، خشک
 کرنا۔ اور دوسرے نصیح و راجح

سینے میں گرم رہنا۔ جہاں سے نکلتا۔
 آتش و شگ سے سینے میں جو رکھنا ہے
 سینے میں نکلتے لگے ہونا۔ نکلتا ہے نکلتا
 میں ہونا، جہاں سے نکلتا۔ اور دوسرے
 نصیح و راجح

دل و جگر کے دھرتا سے نکلتے ہیں
 گے میں سینے میں شہر و شہر آتی نکلتا
 قول فیصل۔ اب اس میں یہ راجح میں کچھ لگے
 ہونا راجح و نصیح و راجح۔

سینے میں دم اٹھنا۔ نزع کا نام ہونا
 اور دوسرے نصیح و راجح۔
 سینے میں دم دینا۔ نزع کا نام ہونا
 نصیح و راجح

کو صیاد سے گزرا تو بلدی کر
 میں کچھ۔ میں سے سینے میں زردم چلی ہے
 سینے میں دم رکھنا۔ سینے میں ماضی رکھا
 سینے میں روح کا غر جانا۔ اور دوسرے
 نصیح و راجح

سینے میں دم گھبرانانا جینے سے ہزار
 ہونا اور دوسرے نصیح و راجح
 گھبرانانا جیاد دیکھا تو اس کے ہم آتش

گھبرانے لگا سینے میں دم اورو زیادہ ذوق
سینے میں دم گھٹنا۔ سانس لینے میں دشواری

ہوتا۔ اردو صرف صبیح رائج

دم گھٹنا۔ سینے میں دم سخت ٹوڑ
بار بار کا طمانت جو جو سانس ہو جند

سینے میں سانس آنا۔ در سینے میں ہلک
اردو صرف صبیح رائج

کیا آئے تم جو آئے غمگین کے بعد
سینے میں پوئی سانس اڑی۔ گھر کے در

سینے میں سانس سمانا۔ سکون ہونا۔ اپنا
موت ہونا۔ اردو صرف تھیل، استقامت

گردلو رتہ رتہ اسے شرف منزل بہت کی
سائے سانس لینے میں آواز جان آئے دم گھٹنا

سینے میں سانس ہونا۔ بقیہ نیا ہونا۔
زندگی باقی ہونا۔ اردو صرف تھیل، استقامت

دم مشت پختن کا لعلات بھروں گھا میں
جب تک کہ فلک مہرے سینے میں سانس جو

لعلات فرزند امانت
سینے میں مگنی مارنا۔ دکھا دینا۔ یہی بات

کہنا جس سے اچانک صدمہ پہنچے۔ اردو صرف
دلی کی زبان۔

آج شکر وہ سدھارا یہ کیا کیوں آکر
تو نے مگنی سی یہ کیوں سینے میں مارا مانا

قول فیصل۔ گھٹو کی عورتیں دل پر گھونسا، رن
بولتی ہیں۔

سیوٹ۔ دہرہ دہری سیب، فادسی، ذکر
دلی کی زبان

سیوٹ۔ ایک قسم کا کچان جو میٹھا اور لیکن بھی ہوتا

سے اردو۔ ذکر۔ رائج
قول فیصل۔ لعلات جمع ہوتے ہیں۔ جیسے گڑ

کے سیوٹ۔ ریکر اول ویلے بھول، خیریت، ہند
موت۔ رائج

اس دین کی کرتے سیوٹ ہم ہیں
اس شخص کے نام سیوٹ ہم ہیں

سیوٹ کرنا۔ خدمت کرنا۔ پرستش کرنا۔ پوجا
کرنا۔ ذکر کرنا۔ ملازمت کرنا۔ انتظار

کرنا۔ منتظر رہنا جیسے۔ بھلی سیرا کرانی۔ گھٹنا
بھرے سیوٹ کر رہے ہیں۔

دفرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ جان تک اردو کا تعلق ہے اہل گھٹنا

نہیں ہوتے۔ حرام اور دیباقی زیادہ تر گھٹنا
کے سنی ہیں ہوتے ہیں فصاحت گھٹنا اس کا استعمال

نہیں کرتے۔ لفظ اردو نہیں فادسی ہندی ہے۔
سیوٹ۔ دہرہ دہری (ایک قسم کا سیب)

گلاب، سرین، نستر۔ اردو، موت، رائج۔
راپڑا ہوں دیکھ کے ایک سیوٹ سا رنگ

ہازم جو یہ تین کو ہے نستر کی شاخ
آنکھ گھٹنا

قول فیصل۔ اہل اکثر نسخوں میں گل سیوٹ
کھتے ہیں۔

سیوٹ۔ شکر کا وہ طرف جو بظاہر یک گیار
لیکن اندر سے کچا رہ گیا ہو۔ اردو۔ حوام اردو

حور توں کی زبان۔
بھل جاتا۔ امام الدین تم جس قدر طباق

کسر کے بیان سے ہاتھ قریب قریب سیوٹ
افاٹے ان گھڑے ٹیک ہائے۔

قول فیصل۔ یہ زبان صرف بول پال تک محدود
ہے۔ موت کے لئے سیوٹ زبانوں پر ہے۔

سیوٹ۔ وہ شخص جس کا ظاہر اچھا اور
باطن خراب ہو۔ اردو۔ دلی کی زبان۔

دفرنگ آصفیہ
قول فیصل۔ یہ زبان دلی سے مخصوص ہے

اہل گھٹنا۔ بلکہ حوام کبھی بھی بے فیض انسان
کے لئے ہوتے تھے۔ اب وہ بھی نہیں ہوتے

سیوٹ۔ ذکر، چاکر، غلام۔ ہندی، ذکر
دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل گھٹنا ان معنی میں نہیں
ہوتے۔

سیوٹ۔ چاری، پوجا، پٹ کرنے والا
بھگت، عابد۔ دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل گھٹنا ان معنی میں
نہیں ہوتے۔

سیوٹ۔ سریر، چیلہ۔ سپرد۔
دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ اہل گھٹنا نہیں ہوتے۔
سیون۔ راجہ۔ ریکر اول ویلے موت

فتح سوم، دخت، مانکا، سلائی، اردو
موت، صبیح رائج

کیوں نہ لپٹا ہوں میں سینے سے تجھے
تیرا محرم کی یہ سیرن دیکھ کر اٹھا

قول فیصل۔ اب اہل گھٹنا اس محل پر زیادہ
تر سیون کے بجائے سلائی ہوتے ہیں زیادہ

تریوں ہوتے ہیں۔ تمہارے کرتے کی ترن
ہمارے جگہ سے سیون کھس گئی ہے سلائی۔
سیون کا۔ حضرت ناس کے بچے کے جسے میں

جو گوشت کا جوڑ ہے اس کو بھی سیون کہتے ہیں۔
انہیں یا ان کے بچے کی ملی ہوئی جگہ۔ اردو و پشت
راج۔

محل صفت۔ تم مخلوق پر جب تک ٹی نہیں
چڑھائی جائے گی ٹھیک نہیں ہوگے لیکن خیال
رکھا کہ ٹی سیون چھوڑ کے چڑھانا دہرہ رہی
سہی توت بھی ختم ہو جائے گی۔

حقول فیصل۔ اطباء کی خاص اصطلاح ہو۔

سیون بھانا۔ کھوپری کا جوڑ۔ اردو، دہلی کی
زبان۔

سیون بھانا۔ ابھری ہوئی سیون کو
دبا دینا۔

دھنک (دھنک) دھری استری سے شبنم شاد سے گا
اور سیون بھانا دے گا۔

دورالافتات

حقول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

سیونگ پنک۔ دیکھراول دسکون دوم
محول دیکھراول سکون چہ دوم دیکھراول دیکھراول
جس میں بخت کا روپیہ امانت خواہ سود پر جمع کرتے
ہیں۔ انگریزی، مذکر۔

حقول فیصل۔ عام طور سے سیرنگ پنک ایسے
پنک کو کہتے ہیں جس میں جمع کیا ہوا روپیہ مدت
کی قید سے نہیں جمع ہوتا بلکہ روز نکالا جاسکتا ہے
پر مستقل طور سے کوئی خاص پنک نہیں بلکہ پنک
کی ایک شاخ ہوتی ہے۔

سیہ۔ کالا، مخمف سیاہ کا، فارسی، صفت
نصیح، راج۔

جوش سودا سے سیہ تھا گیا ہی ناسخ کا لہو
سے سیہ تاب اس بت سفاک کی تلوار پر

حقول فیصل۔ شرانے دہانے دیکھ اور اورہ
کے ساتھ اس کو قاتیہ کیا ہے۔

وہ رشک حور شب کو کہیں جا کے رہ گیا
کوئی فرشتہ کان میں میرے یہ کہہ گیا
مائے میں جس کے دانت پڑے ہیں زمین پر
یہ کون آج گھر سے ترسے رو سیہ گیا
وہ آتش و جوی

کھنڈ میں اس صورت سے اس کا استعمال
نہیں ملتا۔

سیہ باطن۔ دل کا خراب، سیاہ باطن کا
مخف۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
حکایت اس سیہ باطن کے دل میں نور پائی نہیں ملے
سیہ حکمت۔ بہت، بد نصیب، سیاہ بخت
مخف۔ فارسی، ترکیب، صفت، نصیح
راج۔

گو سیہ بخت ہو پر یار بھالیا ہے
تکل سائے کے گھر سے ساتھ لگا لیا ہے
سیہ بختی۔ بد نصیبی، بد بختی، مقدر کی حسرت والی
فارسی ترکیب، صفت، نصیح، راج۔

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہو
کہ تاریکی میں سایہ بھی جہاں لگا رہتا ہو
سیہ پوش۔ وہ شخص جو کسی کے سوگ میں کالے
کپڑے پہنے ہوئے ہو۔ فارسی ترکیب، صفت
نصیح، راج۔

محل صرف۔ مومن پاک تل کعبہ سیہ پوش۔
دھنا، آزاد

حقول فیصل۔ چونا کے ساتھ اس کا صرف

سیہ
شیخ بختی ہے تو اس میں دھواں تھا ہو

شلا۔ شیخ سیہ پوش ہوا میرے بعد
سیہ تاب۔ اسیہ تاب کا مخف، وہ سیاہ
بخشی رنگ کی صیقل جو لہو کے عرق اور آگ کی
تپش کے درجے سے دھوپ کی جاتی ہے۔ فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جوش سودا سے سیہ تھا گیا ہی ناسخ کا لہو
سے سیہ تاب اس بت سفاک کی تلوار پر
حقول فیصل۔ شرانے دہانے اس لفظ کو تلوار کی
صفت قرار دے کے شیخ سیہ تاب کی ترکیب
سے بھی استہان کیا ہے۔

جو مرے دانت جو ہر میں وہ رکھتے ہیں عزیز
تیرہ بختی میں بھی جوں تیخ سیہ تاب سب کے
اس سیاہ پیر کے لئے بھی کہتے ہیں کہ سیاہی میں چمک ہو۔
ابھی یاد دل اس زلف سے تاب جہاں آفر
سورج کو شب تار میں ختم کرنے کیا ہے

وہ جن کا آدردہ ابرو سیہ تاب
کہ دل ہو جاتا جس کو دیکھ سے تاب
سیہ بختی کے جاتے سیہ تاب
بھرتا، قحط، جیسے شب میں رہتا۔ دورالافتات
مولف فرنگ آصفی نے ذیل کے معنی بھی لکھے ہیں
جو کھنڈ میں منسل نہیں۔

سیہ بختی کے ہوئے کوٹے جو دھواں دھند کرنے
کے واسطے مکان پر پھیرے جاتے۔ اردو
فرنگ آصفی

سیہ دل۔ بد باطن، خراب دل کا رنگ
دل۔ ظالم، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

موزی، سیاہ بخت، سیہ دل، سیاہ ظالم
کھانا تھا لاکھ بل جو کوئی لے علی کا نام

قول فیصل۔ سیاہ دل کا خف ہے۔ عام طور سے سیاہ دل زیادہ زبانوں پر ہے۔
سید رو۔ رنگ کا کھنکھارہ سیاہ ہو۔
پہل۔ فارسی ترکیب۔ تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس ماہ دش کو غیر پہلے کام کیا ہے۔
نہیں اپنے احقر تک نہ اند کا شفقہ۔
قول فیصل۔ سیاہ۔ دل کا خف ہے۔ جو عام طور سے زبانوں پر ہے۔ اندکثر سے اشتهال ہے۔
سید قاصر۔ کاسے رنگ کا۔ فارسی صفت نسیج۔ راج۔

میرے اتم میں وہ کبرے نہ مقام کریں۔
خود بھی رسوا نہ ہوں نہ کو بھی۔
قول فیصل۔ سیاہ نام کا خف ہے۔ اس کا لفظ آدمی اور جانور پر زیادہ پرتا ہے جیسے سیاہ نام آدمی سیاہ نام لی دھیرہ۔
سید قلب۔ چاہن۔ بے رحم۔ ظالم۔ شقی۔
پہل۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ تسلیم یافتہ۔
طبیب کی زبان۔

سرننگ پر غرور۔ سیرت شخص دشوم۔
نکرے جس کے لئے عقل کے مرزوم۔
قول فیصل۔ سیاہ قلب کا خف ہے۔ عام طور سے زبانوں پر سیاہ قلب ہی ہے۔

سید کار۔ گناہ گار۔ جرائم پیشہ۔ ہر کار فارسی ترکیب۔ خفت۔ نسیج۔ راج۔
یہ سیاہی نہ چلا کام قلم کا اے ذوق۔
رو سیاہی سر و سالی کو سیاہیوں کا۔
قول فیصل۔ سیاہ کار کا خف ہے۔ عام طور سے زبانوں پر سیاہ کاری ہے۔

سید کاری۔ بدکاری۔ بد عملی۔ فارسی ترکیب۔ مونت۔ نسیج۔ راج۔
سید کاری قبول لم نیل ہو۔
لباس کعبہ طوبار ال ہو۔
قول فیصل۔ سیاہ کاری کا خف ہے۔ عام طور سے زبانوں پر سیاہ کاری ہی ہے۔

سید کاسہ۔ دکانیہ۔ بخیل۔ مساک۔ فارسی ترکیب۔ فصل۔ استعمال۔
عام حوں بر ہر سکا ہر صبح کو آب۔
حب ہے اس جو رخ سیاہ کاسہ پہاں ہو۔
قول فیصل۔ قدیم زمانے ہی میں استعمال ہوتا تھا اب کوئی نہیں ہوتا۔

سید کردہ۔ دیران مکان۔ غریب خانہ۔
نک و کے محل پر اپنے مکان کے لئے۔ فارسی ترکیب۔ فصل۔ استعمال۔
میرے سید کہے ہیں نہ پایا کبھی فروغ۔
خزق کی رات آگے ہوئے شغل چراغ۔
قول فیصل۔ اب اس مکان سے زیادہ تر غریب خانہ ہی ہوتے ہیں۔

سید مست۔ بہت مست۔ یا علی مدہوش۔ نشے میں چور۔ فارسی ترکیب۔ نسیج۔ راج۔
محل صرف۔ کرنی براڈی کے نشے میں چور۔
یہ مست و غمور تھا۔ (خانہ آزاد)۔
قول فیصل۔ آنکھ کی تعریف میں بھی کہتے ہیں۔
نشتہ ہوں میں کس چشم سید مست کا یارب۔
مستی ہے ٹپکتی مری تربت کے شجر سے۔
خار حن سے آنکھیں سید مست۔
نگہ کرنی تھی آج کی طرح جت۔
اٹھنی کی بھی صفت ہے۔

ہزاروں دشت پر پہلی سید مست۔
کہ ہر دیکھنے والی اس میں سے دست۔
یہ لفظ سیاہ مست کا خف ہے۔
سید مستی۔ مدہوشی۔ فارسی۔ مونت۔ نسیج۔ راج۔

بزم میں ہر دم گریں کیز کر نہ ہم اخیار۔
ہو سید مستی نگاہ زگر گنور سے۔
قول فیصل۔ سیاہ مستی کا خف ہے۔ جو عام طور سے زبانوں پر ہے۔ اور نسیج ہے۔

سید (یا) سیدی۔ ساہی، غارخت، اور دو مونت۔ دہلی کی زبان۔

جس کے سبب روانی ہو وہ آدمی نہیں۔
کاشا ہے گھر میں سید کا یا گل کیز کا۔
قول فیصل۔ سرف نرنگ آصفیہ لکھا ہے۔
کیا دستی جالور کا نام ہے جس کے تمام جسم پر بڑے بڑے سیاہ و سفید گڈے دھوکا ہے۔
ہوئے ہیں اس کا سحر سور کے سحر سے بہت شایہ۔
ہوئے اسے۔ اسی وجہ سے اس کو بعض نے حرام اور بعض نے مکروہ لکھا ہے۔ جس وقت اسے خون ہوتا ہے تو یہ اپنے پر پھیلاتی ہے یا انھیں کے ذریعے سے حل کرتی ہے۔ خند و زانیوں کا خیالی ہے کہ اس کا کاشا گھر میں رکھنے سے رٹائی ہوتی ہے۔ یہ تقریباً بڑے کچھ سے کے برابر ہوتی ہے۔ اس کا حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدھی کاشا لگوں کے درمیان آکر اپنے کانے کھڑے کر لیتی ہے۔ اور اس کے کانٹوں سے آدمی زخمی ہو جاتا ہے۔ چلنے میں اس کے کانٹوں سے چپن چپن کی آواز آتی ہے۔

اپنی کھڑا ہا کم اور سیاہی زیادہ تربتے ہیں۔

فارسی، تونٹ، ستر وک
اس گل کو گئی جو شاخ گل کب
یہ تناجھ بندنی جن ہے
قول فیصل۔ اب اس گل پر تم گانا ادا فلم باز دھنا
زبانوں پر ہے۔
شاخ دار۔ شنی والا، فارسی، صفت۔
قبیلہ مستمال

بھوے دم دیکھ کر تری آنکھیں
آج آہو ہیں شاخدار درخت
قول فیصل۔ سینگ رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں
تاسخ کے شے دو نون سنی پیدا ہو رہے ہیں
خاس کے سنی میریم و نقرہ کے ساتھ بھی مستمال
مقالہ اب نہیں ہوتے۔
شلخ در شاخ۔ سلسلہ در سلسلہ، دور تک
بہت فاصلے تک، سلسل، فارسی صفت تعلیم یافتہ
لہجہ کی زبان۔

یا خدا زہر سک سے ترا قبضہ پھیلے
شاخ در شاخ رہے تیرا عمل تاسخ
شلخ دریا۔ دریا کا وہ حصہ جو اپنی دھام
سے جدا ہو کر دوسری طرف بہتا چلا جائے وہ چھوٹا
دریا جو کسی بڑے دریا سے نکلا ہو۔ فارسی الفاظ تونٹ
مظہر خرافہ کی اصطلاح۔

مشائخ زعفران۔ ایلو کی عجیب خرب
عمدہ، نایاب، فارسی ترکیب تونٹ، فصیح، راج
خفاں وہ من کے مری خنتے خنتے لوٹ گئے
گل کے منہ سے بنی خانہ زعفران فریاد
قول فیصل۔ اہلی سنی میں بھی استعمال کیا جو۔
ناز جن دی ہے پیل کو گزراں ہو
ہشی جو زہر دی ہے وہ شاخ زعفران

مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ یہ محاورہ فارسی
داناں ہند کا ہے
بیشی جلدۂ دوست سرخ و نور و ز
ہلک ہند بود شاخ زعفران ہونی خان آفتد
مشائخ زعفران۔ مغرور، خودنا، خودی
فارسی، صفت، ہشی کی زبان

محل صحت۔ ان تلی باب پھان، بڑا شاخ
زعفران، دفرنگ، صفت
مشائخ زعفران کھنا۔ فرد کی راہ سے
اپنے کو بڑا گردانا، اردو، صحت، دھل کی زبان
بھارے یہ دافع کھنا ہے
آپ کو شاخ زعفران تو نے

قول فیصل۔ انھیں معی میں شاخ زعفران
گنا بھی دہلی کی زبان ہے۔

نئے ہے آپ کو کیا شاخ زعفران دیکھو
خگوند اور ہی ہئی ہے اب کے بار بخت
شاخدار۔ وہ جگہ جہاں شاخوں کا درخت
بکثرت ہوں۔ فارسی، تونٹ، قبیلہ المستمال
ہر طرف کشوں کی کثرت نیزہ اور دنگا بوم
یہ گشتاں، وہ خیتاں یہ جن، وہ شاخدار
رغم طباطبائی

قول فیصل۔ مولف لغات کشوری نے اس
کے معنی بہت سی ڈالیاں بھی لکھے ہیں، اردو
میں شاخدار معنی شاخ بطور واحد یا جمع
ہے۔

لائی ہے کیا چین میں ہر اک شاخ بھول
دکھلا رہے ہیں باغ جہاں کی بہار بھول
بجاری معنی میں استعمال کرتے ہیں جیسے۔ یہ طبل
شاخدار رعنائی۔ ایک روش پر دریا باغ چمک

رہی تھی۔ (افسانہ آزاد)
شاخشاہ۔ بخت، بکرار، جھگڑا، خوار
کی بات، فارسی، مذکر، فصیح، راج
شاخشاہ کون سا میں نے نکالا تھا جو آج
رات بھر زخموں کو کھ پرتیج داب آیا کیا
(در شکات)

قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفی نے
لکھا ہے کہ یہ لفظ اگرچہ فارسی میں شاخشاہ
ہے مگر شاخشاہ بھی پہلے فارسی لغات میں پایا
جاتا ہے لیکن اس کی اصل سب کے نزدیک لافانی
شاخشاہ ہی ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
جس طرح ہمارے ہندوستان میں مذہب چرے
اور اگھوری فیروں کا گروہ ہے جس کا قاعدہ
ہے کہ ہاتھوں میں ڈنڈے کے جھبے سینگ
اور پیٹھ کے شانے کی ہڈی سے کرکڑی آدانا
کے ساتھ بجاتے ہوئے دکانوں اور گھروں پر
جاگنے جاگڑے ہوتے ہیں۔ اگر صاحب فانی یا
ناک دکان نے یہی طرح پیسہ دے دیا تو خیر
ورنہ وہیں پا کھنڈ پھیلائے اور اپنا سر چیرنے
اور چھڑے کر اپنے اعضا کاٹنے اور خون بہانے
لگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دگ تنگ آ کر
انھیں کچھ نہ کچھ دے کر مال دیتے ہیں۔

پس اس وجہ سے فارسی میں دھکی اور
خوت کے معنی ہو گئے۔ اگر کوئی شخص کسی کا مطلب
بر نہ لائے اور وہ اسے مرنے مارنے کی دھکی
دے تو کہنے میں کہ تم ہم سے شاخشاہ کرتے
ہو یعنی مذہب چرائیں گے کہے ڈراتے ہو پس اردو
والوں نے اس سے بخت، رخت، رختہ اور
برج بخل بات کا مفہوم دے کے ان معنوں

شاخ گنگا: ملاح کوئی مزید بات بھلا عیب ہونا
مردوں قہر قہر لا ستمال

گل ہو کر غم نہیں یاد مرگی ہے
ہر شے میں غم ایک شاخ گنگی ہے

شاخ گنگا: ملاح کوئی بھلت یا مدگی کی بات
کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

سردی کے تھکے وہ دکھلائیں تو کہاں
خوش حالی کی شاخ گنگی ہو

شاخ گنگا: دن گنگا، اترنا، اترنا ہونا
اردو صرف: ہلی کی زبان

شاخ نبات کوئی قلیاں نہ سمجھ لگائے
ایسی سمجھ لگے گی اس دہس کی شلخ

شاخ مر جان: سگے گے درخت کی تہی شاخ
فارسی: تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

مندی اہلوں میں ملی ترے جوابے دریا سے سن
بھگیاں رنگ غلے شاخ مر جان ہو گئیں آتش

شاخ مر جان: شاخ مر جان، باقی زہنا
اردو صرف: فصیح، رائج

تو اس میں سے پاس قبو کے ترے
ہری شاخ اسید مر جان گئی

شاخ نبات: مہری کے کوزے کی مٹاری
بھ کوزہ جانے کے واسطے اس کے آئینہ میں

لگا دیتے ہیں فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
جم کو: شاخ نبات نے بھی

شاخ گنگا: ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

د فرنگ: مصفیہ
قول فیصل: عیب کان، نفس کا ہر کر

چمن میں شاخ کس نے بے ثباتی کی کان
گول کو خامہ ز پھولی ہوئی ہریک الی

شاخ گنگا: ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

قول فیصل: سمجھ لگے گی اس دہس کی شلخ
شاخ گنگا: ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

شاخ گنگا: ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

کھنچی رہتی ہے اس اور دے نمے
کوئی کیا شاخ گنگی ہے میں

شاخ ہری زہنا: شاخ ہری زہنا، اردو صرف قلیل الاستعمال
شاخ ہری زہنا: شاخ ہری زہنا، اردو صرف قلیل الاستعمال

چلی سمت غیب سے آگ ہو کہ چمن مرد کا جل گیا
گر ایک شاخ ہنال عمر سے دل کہیں وہ ہری ہی

شاخ ہونا: کوئی نئی بات کوئی بات ہونا
نر کی بات ہونا

چاردن میں رنگ شل بو ہوا جو جائے گا
کون سی وہ شاخ ہے جس پر ہم کو زار ہے

دہلی کا ایک قدیم نعت
قول فیصل: ان سون میں کوئی نہیں

شاخ گنگا: ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال
ملاح کوئی چیزیں ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال

اسی کی دھوم یہ ساری مچی ہے۔
مہر دی فقیر میں شادی رچی ہے۔
شادی کا قبول :- (داد قبول) جب اس
عورتوں کی ایک دم جس میں شب زفاف کی صبح کو
سٹھوڑے کے ساتھ پان کے مرگ عرق کا شیشہ
دھن کے پینے کے واسطے آتا ہے۔ اب اس کا دل
بہت کم ہے۔ اردو، اندر

شعن نہیں ہے۔ انکھ کے تری شہر محل
بھرا ہے شادی کا قبول آگجیوں میں
(نور اللغات)

قول فیصل :- کھڑکی عورتیں اس رسم سے
مادقت ہیں۔

شادی کا دن :- بیاہ کا روز بہت خوشی
کا روزہ اردو، فصیح، راج

روز مرگ عاشق عاشق شادی کا دن
ہو بجائے شہر قائم غل مبارک باد کا

شادی کرنا :- بیاہ کرنا، نکاح کرنا، عرس
نکاح کرنا، بیاہنا۔ اردو، صرف، فصیح، راج

دیکھتے تھے جو ارادہ شاہ زادی
انہیں دھوئوں سے کر دی ہو گی ناؤ (تہ شاہ دہلی)

شادی کرنا :- گھوڑے یا مکان کا فرخت
کر ڈالنا۔ اردو، کھنڈ کی زبان سے گھر میں

سکونت اختیار کرنے سے پیشتر عریزہ کو اس گھر
میں کھانا کھلانا اس رسم کو تے مکان کی شادی

کہتے ہیں۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان (نور اللغات)
قول فیصل :- سونے فرنگ اور بے دولت

نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے شادی کرنا فرما
کے ذیل میں لکھا ہے :- فیلیں نیز پیش سے ثابت

یہ کہ جو عاورد کھنڈ کے سر لٹو پا گیا ہے وہ بھی

قد سے ترسیم کے ساتھ دہلی کا ہے۔ پیش نے لکھا
ہے۔ شادی کرنا گھوڑا وغیرہ فرخت کر ڈالنا
فیلیں نے وغیرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ خالی
گھوڑا بیچنا لکھا ہے۔ بھگے فرنگ آصفیہ کا
اندر راج معلوم کرنے کا اشتیاق ہوا اور کامیاب
ہوا۔ شادی کرنا سے گھر میں جا کر رہنے سے

پلے اس گھر میں مستحق اور غریبوں کو خواہ
رشتے داروں کو کھانا کھلانا تے مکان کی شادی

سے ہی مراد ہوا کرتی ہے۔ شادی کرنا
گھوڑا بیچنا، گھوڑے کو فرخت کرنا کیونکہ بیچنے

کا لفظ اس کی نسبت اچھا نہیں جانتے فرخت آصفیہ
شاہان اندراجات سے بخوبی ثابت ہو گیا ہو کہ جو

عاوردہ کھنڈ سے منسوب کیا جا آہو دہلی
کا ہے۔ صاحب نور اللغات نے گھوڑے کے

ساتھ مکان کو خواہ خواہ دلہتہ کر دیا ہے کھنڈ
میں گھوڑے بچ کر سونا، بطور عاوردہ فرخت

اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ نئے تعمیر کردہ مکان میں
منتقل ہونے پر دعوت کی جاتی ہے اسے دعوت

دلہتہ کہتے ہیں باقی جو کچھ "نور اللغات" میں اس
ضمن میں کھنڈ کے متعلق لکھا ہے محض قیاس

آدائی ہے :-
بولن ہر سدا اللغات، صاحب فرنگ اثر

کی تائید کرتا ہے۔
شادی مبارک :- شادی راس آئے

اردو، دعائیں فقرہ، فصیح، راج
قول فیصل :- یہ شادی مبارک ہو کائنات

ہے جو مبارکباد کے کل پر کہتے ہیں۔
شادی چننا :- شادی رچنا، شادی

فناں ہی دے رہی ہے شادیانے
بھی ہے دل میں شادی کس کے غم کی داغ
شادی مرگ :- (بے اخافت) وہ
شخص جو افراط خوشی سے رہ جائے۔ فارسی صفت
فصح، راج۔

ہو گیا من کر نوید محل شادی مرگ ہیں
بے تلک یہ زمزمہ آیا کہ شیون ہو گیا (مومن)

میرے مرتے ہی زمانہ دہم دہم ہوا
یہ خوشی بھلی کہ شادی مرگ اک ظلم ہوا (امیر)

شادی مرگ :- وہ موت جو افراط
خوشی سے ہو۔ خوشی کی موت۔ فارسی، فصیح، راج

ہوئی اس کی یاں تو شادی مرگ :-
دیکھتے ہی راج اس کا وہ بے برگ (دل)

قول فیصل :- اخافت کے ساتھ یہ تشبیہ
یائے شد بھی استعمال ہوا ہے۔

دم میں شادی مرگ ہو جانا ہستی
تیرے خط کے جواب میں دیکھا

بے تحریف تشبیہ بھی استعمال ہوا ہے۔
جان عاشق تیار دست ہوئی

شادی مرگ کا بھانہ ہوا حسرت جوانی
شادی مرگ ہونا۔ افراط خوشی سے

مر جانا۔ اردو، صرف، فصیح، راج
ایہ اداسے بوسہ دلب کا کہ شادی مرگ ہیں

جود ستم کا میری جان لطف دکر مے کام لو
(مومن)

توے یار کو گر اپنے جینے کی فنا ہو
فلک پر سن کے جیتے جیتے شادی مرگ طبعی محو (دق)

شادی مانا :- شادی کی خوشی مانا
شادی کے رسوم ادا کرنا۔ اردو، صرف، متروک

کرنے والا۔ عربی صفت نہ کہ فصیح، راجح
قول فصیح۔ شافع حشر۔ شافع حشر مشق
روز جزا وغیرہ کی ترکیب۔ ہوتے ہیں عام طور سے
جناب رسول خدا مراد نے جانتے ہیں۔

آواز یہ آتی تھی کہ اے خان حشر
بخت ہے ترے اے ہم نے بختا دیکھ
شاعری۔ دیکھ سوم، اہانت کے چار احوال
میں۔ ایک کا نام من کے دادا کا نام شافع تھا
یہ اپنے دادا کے نام سے منسوب ہو کے مشہور ہوئے۔
مری، راجح

خوان فصیح۔ مولف فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں
راہن کے دادا کا نام شافع تھا یعنی ابو عبد اللہ
خوب اس پر متوجہ نہ رہے شاعری کے قواعد اپنی فہم
کے موافق منطبق کئے۔ شافع مذہب کے پیر کو جو نہیں
کہتے ہیں اور وہ بھی جانتے ہیں۔

شافع مراد وہ روئی کی جی جو کسی دعا میں ات
کر کے زخم کے اندر رکھی جائے۔ عربی، مذکر۔
فرنگ آصفیہ

قول فصیح۔ ان سوا میں اہل لکھ نہیں پڑتے
شافع مراد وہ دعا ہے جو صابن کی جی جو درمیں
بیجا نہ کھل کے آئے کے لئے رکھی جائے۔ غلامہ بیجا نہ
لانے کے لئے معتقد ہیں جی کے لئے لکھ دعا داغ میں
کرنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، راجح

دعا ہے دین میں اصلاح ہوا
ہو تب ہی بچا، شافع ہوا

قول فصیح۔ اسی معنی میں شافع، شافع ہوا
پہلے جو وہ۔ یہ بچہ تھا، سے بچے کو درون سے
بچہ نہیں آیا ہے شافع جسے دعا جائے بچا
شافی۔ شافع ہے والا، خداوند عالم کی صفت

عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
جمل صرف یہ وہ بہت کر دی ہے بگڑتی
کر دی، اتنی ہی معید بھی ہو۔ یا شافی یا کافی کہہ کر
اکسٹنس میں پی جاؤ اور پڑے نہ کر کھالیا۔

قول فصیح۔ ایک معنی میں شافع بخش۔ ان
معنی میں شافی جواب کی ترکیب سے متصل فصیح ہو
جسے مذکورے پاک کی شہد الباشافی اور جیسے جواب
کہ شہر جو بھولوں کا نہیں، (خاندان آزاد)
شافی مطلق۔ یا کئی صحت دینے والا، عام
پڑے شافی دینے والا مراد خداوند عالم، عربی
مذکر، شافع، یافتہ طبقے کی زبان

کہے سکتے ہیں ہمیشہ شافی مطلق تھے۔
جو ترے بد خواہ بھول، دوش میں بھول شافع
شافی۔ ناگوار رکھنے والا، برا لگنے والا لکھنے
وہ، عربی صفت، فصیح، راجح

دل کی بیماری سے طاقت لاتی ہے۔
زندگانی اب تو کرنا شافی ہے
قول فصیح۔ عربی میں بہت مدنیات ہے
اردو میں بلا تشدید مستعمل ہے۔

شافی گزرتا۔ ناگوار معلوم ہونا۔ کھانا روکھ
ہونا۔ اردو صفت، فصیح، راجح

جمل صرف۔ اس میں دینا بونی لیکن
بھائی صاحب کا بونا تھے انتہائی شافی گزرا۔
شافہ۔ (بہت زیادہ صاف سو) شور، جمل
بہت سخت، عربی صفت، توش

قول فصیح۔ تعلیم یافتہ طبقہ محنت شافہ
کی ترکیب سے بون ہے
شافی ہونا۔ دلازمہ ناگوار اور ہلکا ہونا،
دو بھر ہونا۔ اردو، راجح، فصیح، راجح

ہیں جو شافی نہیں رہے ہو ران فرود
شافی ہو عید کا دن اور بھی زبردنی پر استہر
شاکر۔ دیکھ سوم، استہر کر اور شاکر کرنے والا
راستی برتتا ہے، ای۔ عربی صفت، فصیح، راجح
جو کچھ قناعت میں ہیں تقدیر پر شاکر
سے ذوق وادراغ نہیں کہم اور زیادہ

شاعر، شاکر ہونا، شاعر ہونا، شاعر ہونا
شاکر ہونا، شاعر ہونا، شاعر ہونا
شاکر ذوق کو مکر۔ شاکر ہونا
شاعر، شاکر ہونا، شاعر ہونا، شاعر ہونا
قول فصیح۔ لکھنؤ میں یوں ہوتے ہیں، شاعر
خبر سے کو شاعر ہونے کو مکر

شافی۔ دیکھ سوم، شاکر ہونا، شاکر ہونا
کرنے والا، عربی صفت، فصیح، راجح

قول فصیح۔ مولف فرنگ آصفیہ نے مذہب
ذیل معنی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں راجح نہیں مذہب
داد خود، مستحیث۔ بدگوشت خود، غناز
تراہ غیبت کرنے والا۔

شافی ہونا۔ خلافت مزاج بات پر نکات
کرنا۔ اردو صفت، فصیح، راجح

ہوں شافی مرے ہر از تجھ سے
میں راضی نہاؤ دناز تجھ سے (شام غزلیاں)

شاکر۔ دیکھ سوم، سکون چاہم، کسی شاد
سے کچھ سیکھنے والا، تعلیم، کسی استاد کے سامنے زانو
ادب تہہ کرنے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح،

تعلیم ملک عرش پہ تھا اور ہمارا
جبریل سا استاد شاکر ہوا
قول فصیح۔ حوام بھر کات، شاد ہونا
نقارہ شاکر، ہوتے ہیں۔ فارسی میں، شاکر

اشعار کے معنی میں بھی ہے۔

شاگردانہ :- ... وہ ہر جہات دست گرد و بھڑک
 (نادر و نادر)

قول فیصل :- اردو میں اس کے معنی ہیں شاگرد
 کی طرح سے

وہ بولیں ہوں شاگردانہ سال

نہیں عاشق مگر برا محب دلی سراج و لغات
 ایک معنی ہیں شاگردی کا یہی اصطلاح ہندو کی
 تھی مگر آداب شاگردانہ کی آمد و رفت جاری تھی

(آداب حیات)

شاگرد پیشہ :- شاہد و تان کے ہیں دفتر کی
 اصطلاح میں غلام کہتے ہیں۔ اردو و تذکرہ متروک
 (نادر و محکم)

شاگرد پیشہ :- اپنی کار و چل و چارہ اپنی ملازمت
 کے رہنے کا وہ مکان جو کسی عمل کو عملی یا بیکلہ و غیرہ کے
 متعلق قریب ہمارے ہیں (نادر و لغات)

قول فیصل :- اہل کھڑ نہیں ہوتے۔

شاگرد پیشہ :- تذکرہ جاکر خدمت گارہ ادیب
 کا کام کاج کرنے والا۔ ادنیٰ وجہ کا لازم خانگی یا
 ذاتی لازم جیسے مائیں خانہ ماں و غیرہ۔ اردو و تذکرہ
 متروک۔

اپنے ہر اس کے سادہ سفر

مع شاگرد پیشہ و شکر

قول فیصل :- حیدر آباد میں پیشی کے لازم اور
 خدمت گارہ کو شاگرد پیشہ کہتے ہیں۔

شاگرد در شہید :- کسی کے شاگردوں میں
 سب سے ممتاز شاگرد۔ لائق اور منظور تہمت گرد
 (نادر و لغات)

محل ذرا سچ اب کی دفعہ جو اسے تو ایسے محرم بیٹے

شاگردی :- شاگردی میں دلی ہوتی ہے۔ ہر اس معاملہ تک
 اس کے شاگرد خدیج نے زور دیا ہے۔ (نادر و لغات)

شاگرد رفتہ رفتہ بات ادنیٰ رسد :- شاگرد
 رفتہ رفتہ استاد پر جاتا ہے۔ (نادر و لغات)

شاگرد کرنا :- (نادر و لغات) کسی کو حلقہ ملازمہ میں
 داخل کرنا۔ شاگردی میں لینا۔ اردو و صرف فصیح
 راج۔

محل صرف :- ہزار و ہزار تیز پیش کو ان کا شاگرد
 کیا کرتا ہے ان کی باتوں کے ترجمہ کا نشان فراہم اور ہر رنگ
 کی باتوں سے آگاہی حاصل ہو۔ (نادر و لغات)

شاگرد ہونا :- شاگردی اختیار کرنا۔ تادمہ کے
 نام سے میں داخل ہونا۔ اردو و صرف فصیح راج
 محل صرف :- محل غزل میں نے اسی شاہد میں ہر کسی تھی اور

شاگردی :- ان دی کا مکتبہ تذکرہ فارسی تہمت
 فصیح راج

محل صرف :- ہون و شمع صاحب دناش کا ایک زمانہ
 سفہ ہوا اور سب نے ان کی شاگردی کو فرمایا
 مگر خدیج شاگرد بڑے بڑے دیوانوں کے ایک ہوئے۔

(آداب حیات)

شاگردی اختیار کرنا :- شرف تادمہ حاصل کرنا

کسی کو شاگرد ہونا اور صرف فصیح راج
 محل صرف :- شوق و محبہ عام غازی ہونے کے ساتھ ہر کوئی
 اپنے شاگرد بن گیا۔ (نادر و لغات)

شاگرد :- شاگردی اختیار کرنا۔ (نادر و لغات)

شاگرد :- شاگردی اختیار کرنا۔ (نادر و لغات)

دلی ہیں زیب ہر کوئی رنگیں مگر
 سرخ و سفید رنگ پہنتی ہیں شاگردانہ

قول فیصل :- ہادی معنی ہیں بھی استہلال کیلئے
 جیسے مضامین خدیج پاک ایران تک کہتے ہیں کہ کیا
 انیس کا فردوسی کا کریم سرخ کا شاگردانہ طوسی :-
 (نادر و لغات)

بقول مولف :- لغت شاگردانہ میں معنی عظیم
 تھا۔ پھر اس چادر کے معنی میں ہو گیا۔ کثیر میں دینے
 کے اصول سے بنائی جاتی ہے۔ اب عام طور سے ساقی
 کپڑے کے پھوٹے چادر سے کہ جس میں ترخ اور حاشیہ
 نادر ہوتا ہے۔ شاگرد کہتے ہیں جس کو زیادہ تر ترخ
 اور معنی ہیں۔

شاگردانہ :- شاگردانہ شاگردانہ، یا چادر
 اور حاشیہ اور صرف فصیح راج

شوق سرخ کی شاگردانہ اور حاشیہ پر فلک
 دے گئی ہے گل بیاں کو قبا سا مگر۔ (نادر و لغات)

شاگردانہ :- شاگردانہ شاگردانہ، یا چادر
 تذکرہ متروک

محل صرف :- سرخ و سفید رنگ کے شاگردانہ ہاؤز کا
 بابت سب کی گردن پر تھا۔ (نادر و لغات)

شاگردانہ :- ایک قسم کا سرخ کپڑا
 فارسی و تذکرہ فصیح راج

شاگردانہ :- شاگردانہ شاگردانہ، یا چادر
 تذکرہ متروک

شاگردانہ :- شاگردانہ شاگردانہ، یا چادر
 تذکرہ متروک

شاگردانہ :- شاگردانہ شاگردانہ، یا چادر
 تذکرہ متروک

مثال میں ٹاٹ کا پونہ نو سو پونہ بیس روپے
 ختم کے ساتھ بہت درجے والی ختم کا جمع ہونا۔ اردو
 مثل، راج

گھر گھر ہوگی بھلائی بات پسند
شالی میں دیدی بات کا پوچھ نہ
مشالی مشال کی طرف مشوب مشال کا
تاری صفت نفع و رائج
محکم حدیث - شالی و مال کی حفاظت کرے رہے رہے
وہ نہ لگ جائے گا۔

مشائی کا وہ سنسکرت میں شالہ - دھان،
ادھان، سفید، چاول، ہندی، تندر
اقول فیض۔ سویت دریا تک اثر رکھتے ہیں کہ وہ اس
تک سر اعلیٰ ہے سنسکرت میں شالہ یا ان سا کہو
کی کڑوی یا دھت کو کہتے ہیں۔ شالہ کا سنسکرت
کالفا ہے یعنی دیسا دھان و گیسو پانی میں اٹھتا ہے
دیکھئے یلیش، فلن میں خود شالہ کو سنسکرت کا لفظ
قرار دیا ہے۔ گیسو میں دھان کو شالی کہتے ہیں۔
صاحب فریاد کہ سفید نے لکھا ہے کہ ان معنی
میں یہ لفظ ترکی، تابی سنسکرت تینوں زبانوں میں
اسی طرح مشعل ہے۔

موتوں پر سب سے اللہ عزوجل کو تانا بھوکا اہل
قصہ شالی نہیں دیتے۔

شاہم کسی رعایت باقی، انت کابہر احوال
جو کڑی یا بھڑی دینو پر خوبصورتی کے لئے اور یا نیچے
نکالتے ہیں۔ اردو، تونٹ، فصیح، راج

دست گیری کر دی ہی تیرا تختی تاج گل
چو خود بخود میری چھری کی شام لگیو ہو گئی
زک مزہ ہو، تنگ صباغت لہام ہو
سوتلے پہ آجڑی کے طازی کی شام ہو

مرزا کا کہنا صحیح کنو۔ تجھ کو بے لیتن
مکڑوں لکڑی کی ان کی ادب چراتیے شام میر
مستام ۔۔۔ کوشش جی کا لقب ہندی و تذکر
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے دھیان کے وزن پر
شیام تنہا کرتے ہیں۔
شام سے بغیر کا وقت سورج ڈوبنے کا
وقت نامی ترنٹ فصیح رائج

ہم تھے تو ہری شام میں قاضی کا عالم۔
تو جب بے غم تھیں تو جھگڑتی ہے سحر میں
قول فستل۔ اس کی اردوجہ شاہنشاہی میں
صحیح۔ ۶۔

کوتاہی کو۔ باہوں عقب رخ، ہا میں
 رُودے کی میں نئی صبح کی شامیں (عشق)
 مش ہم نے بہت سے سال اور صبح کے مشرق
 میں ایک ملک کا نام میں میں طلب اور عشق شہد
 شہر میں عربی آند کر، طبع و روح

کے جہانم کے اندر میں روخت آئے دیر
قول الفصل۔ صاحب تشریح الانشاء نے لکھا ہے
کہ اس کی جڑ پتھر یہ ہے کہ شائستہ جانب سے چپ
نہ کہتے ہیں اور یہ لک کے سے جانب چپ ہے۔

روح فرہنگ صنفی لکھتے ہیں: اس ملک کو سام
بن نوح نے آباد کیا تھا۔ اہل عرب اس کو سام بھی
کہتے ہیں مگر سریانی زبان میں بشین سمجھا ہے۔ یہ ملک
دریائے فرات اور بحیرہ شام کے مابین واقع ہوا ہے
اس کا دار الخلافہ شہر دمشق ہے جو ایشیائی روم کا ایک
شہر ہے۔ اس ملک کے جنوب میں مسند ادریت المقدس
ہے۔ یہ ملک نہایت قدیم مقام شان سلطنت اور
قداسے جینی کا ہے اور ام اور میرا بھی اسی کو کہتے ہیں۔

مشامانہ ایک سارے رنگ کی خوش بامان چڑیا ہے۔
دم کو ہر وقت حرکت دیا کرتی ہے۔ اتر دو، تر نش
راج۔

ماں آئدہ پر دوا پر شاکی طرح
پر گناہ ہوئے مگر گناہ پنہ سے کابل
مشام آید۔ وہ شام میں کی گئی تھی۔
موت قلیس اور سندھ

زگیو کاش اور نہ رخ کا بدل
 و نہ شام اچھے صبح ازل
 شاہک : زنجیر محرم ، حوٹوں کا سینہ بندہ
 فارسی دہرائے درویش

تعلق کرنا ہے ہماری سے کرو وہ جس نے نہ ہو
نہ چھوڑیں ہیں جو اس طاقت کی تاناک کا
شام اودھ - شام کے وقت کھولے اور
کی چل میں اور روتی دلی ترکیب، فوج و راج
دیکھیں کیا اسے بڑھ بہرے اس شام اودھ
روئے تاں سی صبح ہیں گیت جاں سی ٹٹ نہیں

قولِ خبیث۔ شامی و درج کھڑکی شامیں اپی چل
پہل اور رونق کے لئے شہر بقیں اب دو بات نہیں
رہ گئی ہے۔

شام آتا، بیست و یک وقت نماز، اول غروب
آتا، اوروموت، نفع، راج

خط کا آغاز ہوا اس رخ نورانی پر
جل ہی صبح دہن شام غریباں آئی
شام پر پئی :- (دعائیں پیرنی گوشتا ڈیالو) اس
شرط پر مقدمہ لینا کہ جس میں ڈگری کا کچھ حصہ کیل
لھی ہے۔ (ختم ہوتا ہے)

قول فیصل - الی کھڑ نہیں رہتے ۔
 مشام کھپوٹا ، منبر کے وقت شفق کا غودار

۱۔ شام کے وقت مغرب سے سرخی کا لہو اڑھنا،
اور دو صرف و متردک

چوٹی میں وہ پیچے میں جوڑ کے بار کو
پھولی سے شام کہہ دینے کا بہار کو
شامین: بدائے حروف، ایک قسم کی شرب
جو سفید رنگ کی ہوتی ہو۔ انگریزی توت، راج
قول فیصل: تجربے پر وزن، وزن اور تدریس
پر وزن و رخ مچا ہے۔

سر پر پھیری آئی سانی سوت رکھ
بروزن این اس صبح کی بدیر گھوٹ سے خیر
نہیں ٹھہرے، صحت میں کہیں ہو۔
سکھائیں دورہ شامین، جو دلا۔
شامت: صحت، پھیری، بری وقت
حر، قوت، شمع، راج

ترے قریب میں کیوں آگیا میری شامت
و یا حق نے دل نا امید دار مجھے
قول فیصل: اس کی اور دو جمع خامتیں متعل
ہو جو زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

شامت اعمال: پھیری، کھنٹی، حر، الفاظ
نارسی ترکیب، فصح، راج
محل حدیث: سب سے پہلے اس وقت ایم کی ڈیا
حق، پھینک کے ڈیا اور سنے کے کتا رہ چھپے جھپٹا
تو دو کوں نکل گیا، شامت، حال ایک مقام پر ڈرما
پانی ڈالنا، روح سا ہوگی۔ (ضائد آزاد)

قول فیصل: سے درمیان کے، خانے کے ساتھ
امات، حال سے بھی بڑے تھے جواب میں الاستعمال
سے جیسے ایک دن شامت امان سے ایک نوایا جب
اوی قدرت کے بیاں حمدی کا شوق خیرا
(ضائد آزاد)

شامت آنا: برادرت آنا، کھنٹی یا پھیری
آنا، اور دو صرف، فصح، راج

میرے طلب جو ہے خدا خیر کرے
آئے گی شامت آج کسی بیگناہ کی
قول فیصل: بصورت جمع شامیں آنا، جو علم
ہو ہے۔

شامت تو نہیں آتی برس تھکاوں کی دھن
اب زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔
شامت کھٹنا: کچے کی سزا پانا، اور دو صرف
دہلی کی زبان

محل حدیث: مگر سب کو تو اپنے اعمال کی شامت
جسٹا ہی بر دھنات
شامت زور: برصیب، صحت کا مار، قدری
تریب، صفت، تلیل الاستعمال

اکبالت زور: ڈیرا دھر، کھلا
گرہ پھٹی فصر میں ہر طرف سے قدغن (جی نہانی)
قول فیصل: کھنڈ کی عورتیں زیادہ تر شامت
کا مارا کہتی ہیں۔

شامت سوار ہونا: شامت آنا۔ برے دن
آنا، اور دو صرف، عورت دہلی کی زبان
محل حدیث: سن تو مرد و کچھ پر کیا شامت سوار ہو
جو آئے دن خاندان سے راکرتی ہو۔ (زنگنه صفیہ)

قول فیصل: انہیں سون میں مولف فرنگ
آصفیہ نے شامت سر کھینا بھی کھلے۔ وہ بھی
دی سے مخصوص ہے۔

شامت کا گھیرنا: شامت آنا۔ اور دو صرف
عورتوں کی زبان تلیل الاستعمال
شامت کا مارا: برصیب، آفتوں میں
گھرا ہوا۔ اور دو صفت، مذکر عورتوں کی زبان

ساتھ اس شامت کے مارے کے سر نہ لانا،
اسے تھوڑی قدر سیر زلف دکا کل چوکیا فخر
آمارا تو نے سرین سے جو اس آفت کے لیے کا
تو بھولوں گا نہ میں احوال تو رہے تھکا آمارے کا
(ذوق)

قول فیصل: ثانیہ کے لئے شامت کی امی
کہتے ہیں۔
شامت کہہ کے نہیں آتی: صحت یا
آفت کا ایک مارل جو جانی سے اور دھن تلیل کی زبان

کسی بات کو گھڑی آتی
شامت: کھنڈ کی زبان
شامت کے دن: صحت، برصیب، دہلی کا مار
برے دن: اور دو صرف، تلیل الاستعمال

اپنی خیر صحت کھوں کے آگے نام کھنڈ
مری شامت کھنڈ میری بری مت کچھ آئے
شامت کی مارا: صحت کی خرابی، برصیب
کھنٹی، اور دو صرف، عورتوں کی زبان

اسی کھنڈ سے آگے اس کی رومی تھی، انت بہر
وہ دن شامت کی مارا میں کھنڈی
شامت میں کھنڈ: آفت میں کھنڈا، صحت
میں گرفتار ہونا، اور دو صرف، تلیل الاستعمال

سودا کے مزدلف تھاں اس کو ہوا ہے
شامت میں: دل صحت کھنڈا دیکھے بہار
شامت ہونا: صحت کی خرابی، کھنٹی
ہونا، اور دو صرف، دہلی کی زبان

بھول سے تھا ہے وہ شوخ نوح سے ہے ہیرا
یہ اور کچھ نہیں طاس کی میرے شامت ہے
شامی: برصیب، کھنٹی کا مارا، اور دو
صفت عورتوں کی زبان (ذوق)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں دیتے۔

شام جوانی :- دن کی پہلی آخری جوانی

:- دن کے امیری کے لئے فقیر ہے

نہ پھر شام جوانی نہ صبح پیری ہے

دور اللغات

قول فیصل :- صاحب فرنگ اثر نے کھا ہوا

شام جوانی :- جوانی کے آخری جوانی اسی طرح

صبح پیری پیری جو نہ کہ انتہائی پیری اگر شام جوانی

آخری یا ختم جوانی ہے تو اس کا آغاز کیا ہے صبح

وہ پیری کی طبیعت ہے ورنہ دونوں میں غاف

تسبیہی جو شام جوانی میں جوانی جو شام شام کے

ہے صبح پیری یعنی پیری جو شام صبح کے جو نہ کہ

جوانی کی شام یا پیری کی صبح نہ صرف مدح ہے بلکہ

اثر کی تاہم بگڑا ہے۔

شام خری :- ایک چڑیا کا نام۔ اور۔

فیل مستقال

ہوم چند ادبزرگ ابابیل اور چکوری شام چڑی

کھینچنے لگیں اس سے کنگ اور غوغائی کی عویم پری

(نظر اکبر آبادی)

شام دیکھنا نہ دیکھنا دیکھنا :- وقت ہے

دنت کا ملاحظہ کرنا کی جگہ۔

شام کہنے سے جو تحقیق اگر گھر راسخ

شام دیکھو نہ دیکھو دیکھو

(دور اللغات)

قول فیصل کسریہ ہوں ۔ م عورت سے نابوں

پہنیں ہے

شام سے لمبی تاشاد :- جوانی میں ہی پختہ

ہی نہ جاتا ۔ اور دیکھا دیکھا

محفل صرف ۔ تمہاری نیند بھی کس قیامت کی ہے

شام سے لمبی تان دیتے ہو تو صبح ۸ بجے تک کی

خبر لیتے ہو۔

شام صبح کرنا :- حیلہ حوالہ کرنا ۔ اور۔

فیل مستقال۔

بلد ہزار وصل دکھاتا ہو تو دکھائے

کیسی یہ آساں نے لگا کی شام صبح دیکھو

شام غنیمت :- سازش کی شام فارسی

ترکیب ، نسج ، راج

روح نے طفت بیاباں میں پن کا پایا

شام غربت میں مزہ صبح وطن کا پایا (تشت)

قول فیصل :- صاحب ذرا اللغات نے معنی

کھے ہیں ۔ سازش کی شام چغلی میں بہت اندھا

وہ ہوتی ہے نہ جس پر صاحب فرنگ اثر نے

نندہ ذیل و اعتراض کیا ہو۔

غربت کے معنی اگر غفلت لیجئے تو سازش

لفظ کے معنی ہوئے ۔ غیر منقسم اور سکا کیا شام

غربت کے معنی سافرت میں شام ہونے کے

سوا کچھ نہیں ۔ صرف فرنگ اثر کا یہ اعتراض

صحیح ہے۔

شام غریباں :- مسافروں کی وہ شام

جو عالم سافرت میں ہو مصیبت نمودوں کی وہ

رات جو عالم سافرت میں ہو ۔ فارسی ، لغت

نسج ، راج

خط کا آغاز ہوا اس رخ نورانی پر

جیل ہی صبح وطن شام غریباں آئی (تشت)

قول فیصل :- صاحب ذرا اللغات نے شام

غریب اور شام غریب بھی نہیں معنی میں لکھا

ہے اور شام غریب کا شعر بھی پیش کیا ہے۔

دیکھو اسے شام غریب وہ مسافر ہوں میں

جس کو گھر یاد نہ ہو جس کو وطن یاد نہ ہو

دونوں صورتوں میں سے لکھنؤ میں کسی صورت

سے راج نہیں۔

شام غریباں :- شہادت امام حسین

علیہ السلام کے بعد کی پہلی رات عاشور کا دن

گزرنے کے بعد کی رات ، گیا دھوپیں محرم کی

رات ، فارسی ترکیب ، شیوں کی اصطلاح

قول فیصل :- چونکہ امیران کے بار شہادت

امام حسین کے بعد آتی مصیبت کی پہلی رات تھی

اس لئے ہر سال عاشور محرم کا دن گزرنے کے بعد

آتی ہے اس کو یادگار کے طور پر شام غریباں کہنے لگے

اس کی یادگار میں کچھ غریب :- اس شب میں امام

باڈہ حضرت آپ علیہ الرحمہ میں غیر معمولی طریقے سے

جلس کی بنا ہوتی ہے جس میں نہ فرش ہوتا ہے نہ نشانی

اور نہ مجلس ۔ یہ ہے شریک جاتی ہے ۔ اب

ترب قرب ہر شہر میں جلس شام غریباں ہونے

لگے ہے۔

شام غم مصیبت کی رات ، فراق کی رات

شب جو ہے فارسی ترکیب ، نسج ، راج

کا فراق ایسی کہاں ہو شام غم رب کے تقدیر میں

(فراق گود کھوڑی)

شام کا بھولا صبح کو آئے :- دیکھو صبح

کا بھولا شام کو آئے

رخ پر آباد دل گل کر زلف سے :-

صبح کو آیا ہے بھولا شام کا راسخ عظیم آبادی

(دور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں صبح کا بھولا شام

کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں ۔

شام کا صبح کرنا :- رات کا شام شبنم اور
 کرنا اور دوسرے وہی کی زبان
 کا ذکر نہ تھا جانی بات تہائی نہ پوچھ
 صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا (غالب)
 شام کلیان :- رات رات ایک راگ کا ہم
 جو شام کو گایا جاتا ہے اور دندوہر سبھی والوں
 کی اصطلاح
 شام کو شام اور سحر کو سحر نہ گنا اس قدر
 معروف اور عامی رہا کہ رات کو رات اور دن
 کو دن نہ کہنا کام میں دن رات معروف رہا
 اور دوسرے وہی کی زبان
 شام کو شام سحر کو نہ سحر گنتی ہوں
 بلکہ اچھے ہوئے ہار کے میں پرستی ہوں
 قول فصیح :- اہل کھنڈ نہ دن کو دن و رات
 کو رات نہ گنا ہوتے ہیں
 شام کی پوچھنا سحر کی کہنا :- بے جا جواب
 دینا سوال کو جواب کہہ اور دوسرے مترک
 سنو توں کے برعکس جو ہر رات سحر کی
 وہ شام کی پوچھیں تو یہ کہتا ہے سحر کی
 شام کے مردے کو کب تک روئے
 اس شخص یا اس چیز کو کہتے ہیں جس کا علم د اندوہ
 ہمیشہ رہتا ہو اور دخل فیل الاستمال
 جان لفظوں میں کہاں تک کھوئے
 شام کے مردے کو کب تک روئے شام کھوئے
 قول فصیح :- صاحب محاورات ہندوستان
 نے لکھا ہے - شام کے مردے کو کہاں تک روئے
 شام گاہ :- شام کا وقت فارسی توڑ
 (نور اللغات)
 قول فصیح :- کھنڈ میں متسل نہیں -

شام گھات :- جس طرف حریف مارے
 اسی لشکر مقابل بھی دار کرے تو اس کو شام
 گھات کہتے ہیں اور دوش پٹے بندوں کی اصطلاح (نور اللغات)
 شامل (شیریں) کا ہوا پھیلا ہوا پکڑے ہوئے
 شریک نیم شوہر شریک بری صفت فصیح راج
 محل صفت - شاعر ہیرے کان سے بہت قریب تھا
 یہ بھی شامل ہوا ہوتا (اور دوسرے وہی)
 شامل :- لکھا ایک جگہ جڑواں جیساں
 نہ ساجھی حصہ اور کامل یعنی معقول جو اس
 کے معنی فراگیر نہ ہیں (عربی صفت و فرنگی صفت)
 قول فصیح :- اہل کھنڈ نہیں بولتے
 شامل ۵ ہوا ساتھ باہم - مسرت
 صفت - متروک
 جسم میں نفس میں روح کے شامل آیا
 گھر تک ساتھ ہمارے ملک منزل آیا (شیریں)
 قول فصیح :- ہمارے صوبے میں اب بھی
 ان سنوں میں راجا جیسے دو مہالوں اپنے
 شامل لیتے آئے گا
 شاملات :- شامل کی جمع - جو جس اہل فر
 ہندوستانی کی بنائی ہو - سا صاحب حصہ داری
 وہ ملک شریک یا جائداد جو بہت سے لوگوں
 میں مشترک شریک - اور (فرنگی صفت)
 قول فصیح :- اس کا استعمال دیات میں
 زیادہ ہو - جیسے - جائداد شاملات میں ہے
 شامل آنا :- ساتھ آنا اور دوسرے
 وہی کی زبان
 خواب میں بھی کہیں تہا نہیں دیکھا تھو
 دل میں بھی آئے تو خیار کے شامل نے (فارسی)
 شامل حال :- شریک حال ہوا مرادوں
 کرنے سے -

میرجات میں شریک - فارسی ترکیب فصیح راج
 محل صفت - غذا کا فضل شامل حال ہے -
 شامل حال :- باہم مل کر ہوا شامل
 ہو کر - محام اور عورتوں کی زبان - (فرنگی صفت)
 قول فصیح :- وہی کی زبان ہے -
 شامل حال :- ساجھی میں شریک میں دندوہر
 کی زبان (اور اللغات)
 قول فصیح :- کھنڈ کی عورتیں نہیں بولتی
 شامل حال ہونا :- لازم شریک ہونا
 ملنا اور دوسرے فصیح راج
 محل صفت - اگر غذا کا فضل شامل حال ہوا تو
 میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا -
 شامل کرنا (تعدی) ملنا شریک کرنا
 حق کرنا شامل کرنا - پیوند کرنا لگانا وصل
 کرنا - (فرنگی صفت)
 قول فصیح :- میں نیز ایک میں کھنڈ میں
 راج و فصیح جو جیسے - میلاد میں ہمارے بھی
 روئے شامل کرنا - یعنی نہرو ۳۵ میں اہل کھنڈ
 نہیں بولتے -
 شامل سل :- صل میں داخل کیا ہوا مقدمے
 کے کاغذات کے ساتھ منتقل کیا ہوا صل و صفت
 (فرنگی صفت)
 قول فصیح - کپری والوں کی اصطلاح ہے -
 شامل ہونا :- ملنا شریک ہونا ملحق ہونا
 اور دوسرے فصیح راج
 محل صفت - شریک ہوا شریک ہوا باش
 تے - بچے ہنسے - بڑے - ہمارے بڑے ہمارے
 شامل ہوئے - بڑے بڑے ہمارے جہک کر سلام
 کرنے سے - (رفاء آزاد)

کے بعد کیاں سے ہانکے وہ ڈور سے بندھ کر تے جاتے
 ہیں کشتام کی طرف اسی کا دراج جو مگر کھنڈیں
 ایسے کہاوں کو پسندے یا گوئے کے کہا بکتے ہیں
 شاندار۔ سوکت جملت اور وہ بہ مرتبہ جوال
 عربی تونٹ، فصیح، راج

آج کس شان سے خدام ادب آتے ہیں تمہیں گرو
 شان ملتا۔ حق، نسبت، عربی، تونٹ
 دیکھیں پائے کو بٹھا کر تیرے پاس
 سوئے بے سق ہے کس کی شان میں راج

شان بے وقت، حال، موقع جیسے شان
 زوہل عربی لفظ، فصیح، راج
 ہر گز نہ صراحت میں ہو آیت بقول
 کہ درج آں کہ تہاں کی شان زوہل

شان بے۔ قسطنز، شرف، توقیر، حوت
 منزلت، رخت، عربی لفظ، تونٹ، فصیح، راج
 شکل حسن۔ اگر آپ ہمارے یاں پے آتے تو
 کیا آپ کی شان میں ہٹا لگ جاتا۔

شان بے۔ قدرت، طاقت، تونٹ، فصیح
 راج

بت کریں اور خدائی کی
 شان ہو تیری کسبہ باری کی
 شان بے۔ سن انداز، ہر دو وضع، طر
 فرق، اردو، تونٹ، فصیح، راج

آج روز اس بت کوئی شان سے ہم دیکھتے ہیں
 (فرنگ آصفیہ)
 شان بے۔ ہیئت، صورت، شکل، فرنگ
 اردو، تونٹ، فصیح، راج

میں نے بلاتیں پس شب فرقت کی بار بار
 پائی ہے شان کچھ تری زلف دلائی

اک نئی شان ہے دیکھو جس کو
 کھینچتا ہو یہ سسے وہ اس کو (مزار سوا)
 شان بے۔ شہد کی کھینچ کا چھٹا، تونٹ، فصیح
 طبع کی زبان

شاہ سائے میں جس کے تھا بیٹھا
 شان نہ جو اس شہر پر تھا (نزل سکین)
 شان پر شاہ۔ محبوب وہ بہ نمایاں ہونا،
 اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

کس کی محفل میں یہ ہوئی محنت
 کہا بہتی ہے شان دشمن پر
 شان بڑھانا۔ دستوری، عزت افزائی
 کرنا، وقعت بڑھانا، اردو، صرف، فصیح، راج
 غلطی۔ خداوند کی جو شان بڑھا آجائے بندہ
 کا زین ہو کہ اس کے آگے سر جھکا تا باب۔

شان بڑھنا۔ عزت بڑھانا، وقت بڑھانا
 اردو، صرف، فصیح، راج

ڈھل سائے میں اصل کران کی جان
 بڑھی اور بھی تھی جو شان اقل اقل
 شان بے نیازی۔ بے رحمی، ادا، فارسی
 ترکیب، تونٹ، فصیح، راج

بغیر بی نہ کبھی التفات کی فرصت
 وفا کا خون بہا شان بے نیازی سے عزت
 قول فصیح۔ جب خدا کے لئے اس ترکیب کو
 استعمال کریں گے تو معنی ہوں گے محتاج نہ ہونے
 کو، صفت

شان پانا۔ انداز پانا، اردو، صرف
 فصیح، راج

میں نے بلاتیں پس شب فرقت میں بار بار
 پائی جو شان کچھ تری زلف دلائی

شان جانا۔ رتبہ، شان، عزت میں فرق
 آنا۔ اردو، صرف، فصیح، راج

رایا حق کیا لگا کر راہیں جو شان جانے دے
 گدائی کے لئے وہ سسے کے جام جم طاس ہے
 (دیا من غیر آبادی)

شان چوٹا۔ مسودہ سروں کی وضع طرح
 اختیار کرنے والا، تونٹ کے لئے شان چوٹی
 اردو، صفت، تذکرہ (ذرا التفات)

قول فصیح۔ مولف فرنگ آصفیہ نے اس کے
 معنی لکھے ہیں۔ دامن جو ٹٹا، شکستہ، مسرور
 لیکن اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

شان خرا۔ خدا کی عیب قدرت، غلامی
 ترکیب، تونٹ، فصیح، راج

عن ایسا کبھی دیکھا نہ منا
 سر بر شان خداستل سے (مزار سوا)

شان خطا۔ تقریر کا انداز، فارسی، تونٹ
 فصیح، راج

خدا کا تہ قدرت کو ملک سے نہیں
 خط تقدیر میں شان خدا لگا ہوا ہو (مشق)

شاندار۔ شاندار، با عظمت، ذی مرتبہ
 عالم شان، اردو، صفت، تفسیل الاستیوال
 شاندار۔ بے خوف، شہر، بڑا، کھیل
 تہی۔ جیسے شاندار لباس، اردو، صفت
 فصیح، راج

شاندار۔ شاندار، بہت بڑا مکان، عظیم
 جیسے شاندار مکان۔ اردو، صفت، فصیح، راج
 شاندار۔ شاندار، دھیم دھام کا جیسے شاندار
 ہوس، شاندار رات، اردو، صفت، فصیح
 راج

جتنے پرچہ ہیں گئے تھے۔ کیسیاں میں کیا خبر
 شانِ نزول کسی آیت قرآنی کے اترنے کا
 محل و موقع، عربی توث، فصیح، راجح
 ہر ایک مصرع موزوں ہو آیت مقبول
 کہ مدح آں محمد ہے جس کی شانِ نزول (ادج)
قول فصیح۔ آیات قرآنی کے علاوہ قفقے
 فسانے وغیرہ کے سے بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے
 "بناظرین شانِ نزول اس قصے کی ہے۔"
 (امراؤ جان ادا)
 شانِ نکلنا۔ آں بانِ نیا ہر سو، دیکھا
 اندازِ ظاہر ہوا۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 نکلتی ہو اس میں ہی ستان اک دفاک
 بوہی م دغا پر دغا دیتے جاؤ (جلیس)
قول فصیح۔ سائے تانے میں ہی استل
 کیا ہے۔

شاہِ حشر میں شاہِ کریم ہے تاب نہ لگے۔
 لگا رکھا ہے سینے سے تاجِ فدوی عیاں کو اس کو دیکھو
شانِ دشوکت۔ طمطراق، مصدق و ادب
 کو دفر، دھوم دھام، جاد و جلال، فارسی عربی
 الفاظ، فارسی ترکیب، توث، فصیح، راجح
 شانِ دشوکت کب چورسے والی آہر
 ہے بہارِ باغِ دولت حیاتوں (آہر)
شانِ دشوکت سے دہنا۔ کر دے کر دے دہنا
 تھاٹھ باٹھ سے دہنا، جاہ و جلال اند جاہ و حشر
 کے ساتھ دہنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 محلِ حشر۔ قصہ میں اس سے زیادہ دولت مند کوئی نہیں ہے
 شانِ دشوکت سے دہنتے ہیں۔

شانہ۔ گنگھی، فارسی، مذکر، فصیح، راجح
 خدا جانتے یہ آرائش کرے گی قل کس کس کو

طلب ہوتا ہے شانہ آئینے کو یاد کرتے ہیں
 شانہ۔ کاندھا، منڈھا، فارسی، مذکر
 فصیح، راجح
 حلا، یوسف ہے فیض عکس رخ سے آئینہ
 زلف سے شانہ تھا ارشادِ بھالک جو
 شانہ۔ کرتے، انگریز کے، عزیز کا دھرم
 جو شانے پر رہتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، راجح
 انگریز ایاں بولیں سے اس تنگ پوش نے
 جلی نکل گئی شانہ مسک گیا
 شانہ اتر جانا۔ شانے کی پی کی اپنی جگہ سے
 نہٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 حد سے زیادہ لطف نزاکت گزر گیا
 گنگھی، بھائی بھتیجی میں شانہ اتر گیا (حاشی)
 شانہ اٹھا رہا۔ شانے کی ٹری کا بورت
 آگ کرتا۔ اردو، صرف، فصیح، راجح

قول فصیح۔ اس کا لازم شانہ اٹھ رہا بھی راجح
 فصیح ہو۔ جیسے تم بہت ہی طرح کشتی رشتہ، اس
 طرح اندھی چڑھائی کہ غریب کا شانہ اٹھ گیا
شانہ میں۔ (ایران میں بکری کے شانے پر
 تو یہ گھم کر قال مالتے ہیں، قال مالتے والا فارسی
 صفت، مترادف

ابھی ہے کس کی زلف پر شاں میں دل ہر مصرع
 اے شانہ میں کچھ کے ذرا ست نہ دیکھتا
قول فصیح۔ اس طرح قال دیکھنے کو شانہ میں
 کہتے تھے جیسے۔ ایک ہزارہ بھی اس سواد میں
 ساتھ تھا، سلام ہو اگر شانہ میں کے فن میں ماہر
 (دہباد، گہری)

شانہ پھر کنا۔ کاندھے کا پھر کنا، دوست
 کی حفات کا شکر کجا جانا ہو، اردو صرف، فصیح، مستعمل

یہ کس قیب نے زلفوں میں اس کی گنگھی کی
 کہ آج رات سے شانہ مرا پھر کنا سے شانہ کھنڈ
 شانہ جھول پڑنا۔ شانہ اتر جانا، شانہ
 جھوٹا ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، راجح
 بال بیکہ ہو جو ایوب کی اس کا کل کا
 شانہ شانہ کاز زلفوں کی طرح جھول پڑ گنگھی
 شانہ رہ جانا۔ شانہ ٹک کے شل ہونا
 اردو صرف، فصیح، راجح

شب کو چسپ گھر میں وہ جانا رہ گیا
 زلفوں میں ایسا شانہ کیا شانہ رہ گیا غفلت
 شانہ سر۔ وہ جو چھوڑ پر نوسے، فارسی، مذکر
 عظیم یافتہ طبع کی زبان

کیا مجھ پر آشفتگی زلف نے کس کی
 کہہ سے سر پہ مرغ شانہ سر نے آشیانہ اندھا
 شانہ کرنا۔ گنگھی کرنا، اردو صرف، فصیح، راجح

کیا زلفوں میں اس کی کرتے شانہ
 کہ جو جس دم کا دل سے ادا
 شانہ لگانا۔ دکان پڑ، شانہ ارگے، شانہ
 کرنا، اردو صرف، جلیس، استعمال

اپنے شانہ ڈالیا ہوسر کو
 ہر سر سے ادا تاج خد
 شانہ لگانا۔ کاندھا لگے لگانا، اردو صرف، فصیح، راجح

محلِ حشر۔ نرہا ہے گھر گھر کے دیکھا یا تو تھے شرار
 سر جکا یا مراد مراد کر تخت یا قوت پر طوطہ فراہی آفرینا
 نگاہِ حشر دیکھا بڑھتے تھے شانہ لگا لگا ہے شہنشاہِ ذرا
 ہوس میں آئے (سوم، حشر، دبا)

شانہ لگانا۔ رات گھر میں سر کو رکھنے کے بعد اس کو شانہ
 پورے تھکتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، راجح
 ذرا بہت جانی سب کچھ اس وقت تنہائی

نئی جڑ بوزوں کا دھبہ ہے نہاد سرخ و خنک
شاہانہ چوڑا۔ دریا کا سرچ جوڑ، رن پرتاک
اردو نہ کر فصیح، رواج

خون فہش۔ حرقین اور عوام شہانہ چوڑا بھی
کے ہیں

شاہانہ مزاج۔ بزرگ عزت وہ مزاج
میں ہے۔ یہی وہ جو بامی رکت، فصیح
راج۔

اس کے در پہ جا کے جوتا ہے کہ اکو بھی یہ ناز
لوگ کہتے ہیں مزاج میں شخص کا شاہانہ مزاج

شاہانہ وقت۔ ہم کا وقت ر دو عوروں
اکو بھی کامیاب

لعل شہر۔ مریں کا شاہانہ وقت پرترشا
سہا اور پناہ کا کو اور عورت

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے دور
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

دراختس۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
بکھ موشاہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شوں کا عفت۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
اس کا عفت ہے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
قرچی رشتہ دار کو حیدر لباس پہنا کر درلھا کے تیجے

قبائل اور اس کو شہر لانا کہتے ہیں، فاقہ تاجر
قول فصیح۔ مولف نے حضرت نے اس لفظ کی

تلفیظ کو جو شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
انہم میں شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

مذہب و مذاک۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
تہہ دشت سے شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

سب سے شہنشاہ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
دور شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
نہند سترہ کوٹ و بال نہیں رہتے۔ تری پاقدوش
سب ہیں۔

شاہانہ بازو۔ عورتوں کا ایک فرضی جن بھڑوں
کی زبان تذکرہ دہی کامیاب

کسین جتن کوئی پر یوں کے غاق سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

جور شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

ع یہ سادہ پنہ داں ہے بحث و جدال و مباحثہ
قول فصیح۔ ایک دست آور دو کا بھی نام ہے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

شاہانہ بازو۔ شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے
شاہانہ بازو سے شاہانہ بازو سے

تو نہ رجب بل شہر چلتے ہیں۔ فارسی تعلیم نہ ملے
کی زبان
شاہ راہ بہر پڑا ہے۔ شہر عام فارسی
سوت، فصیح، راج

ہم کو جانتے ہیں مستی سے قافلے کیا
یہ شاہ راہ تہ و نہر جیتی ہو جاتی (امیر)
شاہ رگ۔ رگ جاں۔ فارسی، سوت
فلسلہ الاستقامت

قتل پر میرے جو قاتل تیغ اٹھا کر رہ گیا
شاہ رگ کے پاس دم غالب آکر رہ گیا (امیر)
قول فیصل۔ دم بول جاں میں شہر رگ زبانوں
پر و امیر فصیح بھی ہو۔

شاہ زادگی دا۔ شہزادے کی فرماں سال کا
زمانہ فارسی، سوت، فصیح، راج
شاہ زادگی۔ امیر، میرزا، فارسی
سوت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ابن کنون نہیں بولتے
شاہ زادہ۔ شہزادہ۔ ملک زادہ۔ بادشاہ
زادہ۔ بادشاہ کا لڑکا۔ فارسی، فصیح، راج

شاہ زادے پر نہایت سب جوانان وطن ہزارت
دیا کہ جھک جھک سے اکبری شاہ نے نہ پوری
قول فیصل۔ مورتیں ہار سے اپنے بیٹے کو بھی
کہتی ہیں۔

شاہ زادی یا شہزادی۔ بادشاہ کی بیٹی
بادشاہ زادہ۔ ملک زادہ۔ بادشاہ کی بیوی
بگم، ملک، سلطانہ، ذاتی، شاہی خاندان کی عورت
اردو، سوت (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بادشاہ کی بیٹی کو زیادہ اور ہر بیٹی میں
نسبت کم ہوتے ہیں۔ یہ لفظ اردو ہے۔
ہیں سلطانہ جہاں کی شاہ زادہ بہت

شاہ زمان۔ زمانے کا بادشاہ، مرتبہ گویاں
کی اصطلاح میں زیادہ تر امام حسین علیہ السلام سے مراد
ہوتی ہے نسبتاً۔ طبرہ میں شہزادوں سے بھی مراد لیتے ہیں۔
جب دیکھ کر بارخ جاں آگے بڑھے شاہ زمان
میرزا جیستے ہر جاں تا آسمان ہفتیں کہہ جادو
قول فیصل۔ نہیں مٹی میں شاہ زم بھی بولے ہیں۔
شاہ زم من مونس کیا کر گئے
ظلم ہے شہزادہ کر گئے (ہم)

شاہ زمان۔ جانب شہر یا نزدیک امام حسین
کا غلبہ آپ یزد گرد سلطان نجم کی بیٹی عین فارسی راج
تا وہ نزدیک و دوزن طرف کی فوج
زمنے میں ہے قراہ شاہ زمان کا راج
شاہ سوار گھوڑے سے، کے فن میں ہر فارسی فیصلہ کا قاتل
خط پہ خط کیجئے گا اسے شاہ سوار
گھوڑے کا فخر کے بھی درویشیے کا خواجہ زور
خوافض اس کا نصف مسدود زیادہ زبانوں پر ہو
شاہ صاحب۔ اچھے دیکھ کے حدیث
لقب، اردو، ادبی کی زبان

محل نش۔ جب کوئی قابل یا دگوارا خدمت شہرت
یا تا اس پر بھی شاہ صاحب کہہ نہ کہ مژدہ کا کرتے
ہے۔ (آب حیات)

قول فیصل۔ دور جھک مانگے واسے فقیر
کو بھی کہتے ہیں اور کنڈ میں بھی زیادہ راج۔
ہے۔ تیرے شہر صاحب بھی کہا ہو۔

ہو اس تیر جو اس بت سے مائل ہو رہے
رنگینہ طرافت سے کہ شہر صاحب خدا پرست (میر)
شاہ صفاء ایک فقیر کا نام ہے۔

میرا گھر خزانے کی ایما صفت
کہ ہوگی یہ منشا شاہ صفا کے گھر میں (رشکات)
شاہ عباس کا علم ٹوٹے (بدعا) حضرت

عباس کے علم کی بار پڑے۔ تباہ ہو، برباد ہو، اردو
حدیث کی زبان، شہر وک
جھوٹے کی جان بزم ٹوٹے
شاہ عباس کا علم ٹوٹے (شوق)

قول فیصل۔ حضرت عباس حضرت علی کے بیٹے
اور حضرت امام حسین کے قتل اہل بطن بھائی تھے۔
کہ عباس امام حسین کی فوج کے سردار تھے، اب
حدیث، حضرت عباس کا علم ٹوٹے کہتی ہیں۔
شاہ کار۔ چوٹی کا کام، ایہ نادر منتخب
فارسی، صفت، فصیح، راج

شہر جس کے شاہکار نکلتے، نادر دنیا
جس کے آیات سخن میں دلگذازد دل نادر
شاہ کی دونی۔ کسی کام میں خواہ مخواہ
داخل ہو جانے واسے کو طرزا کہتے ہیں، اردو، عام
کی زبان

محل صفت۔ میں جو کہ کر رہا ہوں وہ کرنے دیجئے
آپ کیوں دخل دے رہے ہیں کیا شاہ کی وہ فی
کر دیجئے گا۔

شاہ کام۔ گھوڑے کا ایک خاص قسم
تیز قدم، ایک قسم کی گھوڑے کی چالی، فارسی، شہر
گاہ سر پٹ، گہرائی اندک گاہ سینچا پٹ سپر
گاہ دلی ایسیبہ اور گاہ جائے شاہ کام
(دینی راویم ذوق دہری)

قول فیصل۔ شاہ کام ب زبانوں پر باطل نہیں آتا
امیر اس کا نصف شہر کام مستعمل ہو

شاہ لاف۔ کتاب ہے حضرت علی علیہ السلام سے
فارسی، ترکیب، فصیح، راج

سے اس کا سہ کے جوئے اور اشتیاق
پچھے چنے فراویوں کے شاہ لاف (دوست)

شباب پھٹ پڑا۔۔۔ حرفی بھٹ پڑا۔۔۔ رند
 بہت تفسیر، استفادہ

بیٹ پڑا میسر کر یاں۔ طرح قد پر شباب
کچھ کے کچھ ہوئے جو رہے جہاں سے
شباب پھر نہاں۔ اپنی لا محدود کرنا اور معرفت
فیض راج

ہی آپ دوست کتاب جو سرخ عالم میں
عروس پہ ہونے سے میرات کی کتاب
مشابہ گزنا۔ جوانی گزنا اور وقت ضائع
فلت میں حرکت کی آیت ہے نہ پوش
گر دانش ہے میں پیر و سہار میں نظم
مشابہ گزنا۔ جوانی گزنا۔ اردو صرف فصیح
راج

شباب دنیا یا شبابِ حق ہے
 ہے شراب کی ماغزیب اس شرابی "خمر شریف"
 شبِ سری - شبِ سراج - رسی - موت
 فیلم یا نہ طبع کی زبان

شب اسرے میں تہلی سے رخ روشن کی
پڑائی کروں و رفت میں سنسری میکل (محسن)
قول فیصل - اسرے قرآن مجید کی آیت
سُبْحَانَ الَّذِي يَسْرُ بِعَبْدِهِ كِي مَرَن
اشارہ ہے

شب افروز باد۔ رات کا یہ تہن کرنے والا۔
 نثار، چاند کا رسی صفت سیم یافتہ طبع کی زبان
 خورشید غیاہ، چایا، شب افروز
 یہ دونوں ہیں۔ نقش کف پائے محمدؐ
 تنہ کہ بھی شب افروز کیا ہے۔

کمال میں کہ شمعِ خُش افروز
دفعہ در دفعہ کے ہے دل سوز

شب افروزی : جگہ ذکر (ذکر اللہ)
 قوکل : جگہ - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
 شب افروزی : رات کو جاگنا شب کو مدثر کرنا
 مار کا موت : پیہم یافتہ کی زبان
 چاند شب : افروز صبح کو اک
 ماحند : اگر اک شب تاب کہاں تک تھوڑی
 شان : پیہم نقل پر افروزی ذکر قبیل الاستغاث

قریب گاؤں کا منہ قبل میں
 اسی کے پتے پہنچے گا وہاں ہوا (راج و لغات)
 تبتان :- شاہ جہان کی بیوی مرہٹہ مہاراجہ کے کورٹ
 مہاراجہ جنت بشر و شیر میں
 جنت بشر و شیر و پائے غافلہ (دوسری ماہ)
 قشیر (نظر پارہ) :- وہ رات جس میں کسی کو انفل
 کیا جائے۔ ناری۔ تونٹ۔ بھج راج۔

تم آئے ہو زتب افتخار گزری کو
تلاش میں ہو سحر بار بار گزری ہو (نفس)
مشہادہ رات سے منسوب - نارسا تعلیم یافتہ
طبعی کی زبان

انہیں بہت چسپہ کتابی
 بادہ شیانہ جام آستانی و خنیت جانہ مری
 شبانہ روز و دن رات ہر وقت - ماری
 ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

غل غلام کے واسے بنی کے واسے پناہ دے
اسے دو شبانہ روز کے پناہ دے (نہیں)
مشابہت : الفتح اول و چارم، مشابہت،
صورت یا شیر کی مطابقت، ہفتیت - اردو، ہفت
طبع، رائج

ٹوٹے جو دانت منہ کی شہادت پر لگی
دہ گھر مہا خراب جہاں بھر شاہ پرستی (شاہ کنوئی)

شول فیصل - عربی دہلی ہندوستانیوں کا بنایا ہوا ہے
شہادت نامہ - عربی دہلی ہندوستانیوں کا بنایا ہوا ہے
آفس کے خط کے ادبی کچھ رنگ ہو گیا
وہ مل گیا اور وہ شہادت کہانی، اور ہلکے خیر
دہشت نماں ہو فیرت لی وہ زلف پیاں ہی رنگ منیل
خدا میں ہے شہادت گل بہی میں نام ہے یا میں کا
(دیکھ، نام نہیں ناسخ)

شباب ہفت گ۔ شکل، صورت، ہیئت، اردو
توت۔ عورتوں کی زبان
محل نشہ۔ جن کے کے ساتھ تھوڑی راک کی
ساری ٹھہرایا جو۔ خواب صاحبہ لبو پاں سے اس کی
شاہت مٹی ہے۔

مشیا رنگ :۔ بیل ، فارس ، موٹ
تفصیل الاستحسان

خوابنگ گلبن پہ سہ چھپاتی
زہیں عشقِ گل میں ہو نغمہ وہ لگاتی
شب آنکھوں میں لٹکاتا۔۔۔ مات بھر خنیدہ آتا
اندھ صوف، فصیح، راج

کئی جو آنکھوں میں درو کی شب
کہ جیسے کوئی لگاے کاہل
فول فیصل - اس کا مقدری شب بگور میں
کاٹنا بھی رائج ہے۔

شب باش . رات کی رات رہنے والا .
شب گزار ، مقیم ، فرزدکشن ، فارسی ، مذکر
فصحی ، رایج .

شب پاش اس جگہ پرے باغات تیار
تیار ہو کے جگہ کیا کچھ صبح گاہ (آج)
شب پاش ہونا :۔ (لازم) رات کو رہنا رات

بھر ٹھہرا، رات گزارنا، رات بھر سونا اور
صورت، فصیح، راج
شب باری آج تو مگر ہو کہ صبح تک
سویا نہیں ہوں کل سر بستر تمام رات (دند)
شب باری ہونا شب کو ہم صحبت بہر بستر
ہونے کے لئے کسی کسی یا کسی کے یہاں ٹھہرنا۔

(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل بکھڑ نہیں بولتے۔

شب باری - شب گزارا، رات کا قیام

فارسی، تونٹ

شب باری - رات کا قیام، منزل گزینی

خوشی، تونٹ۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل - بکھڑ میں باہم راج نہیں۔

شب بکھڑ - کسی امر کے صبح کو کرنے کا قصد

ہوتا ہے تو یہ کلمہ بطور دعا بولتے ہیں۔ یعنی رات

خیر گزرسے۔ فارسی، فصیح، راج

خوش ہو اسے بلبل مبارک ہو یہ مزد شب بکھڑ

صبح کو دکھلانے عیاد آشیانے جائے گا

(شرقت)

شب باری (یا صاف) ماہ شعبان کی پندرہویں

رات، مسلمانوں کے عقائد کے مطابق خدا کے حکم

سے اس شب عمر کا حساب اور تقسیم رزق کا کام

ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اس شب کے آتش بازی

چھوڑتے اور رونی مولے پر بزرگوں کا ناستہ

کرنے تقسیم کرتے ہیں۔ یہ خوشی کا بتوار ہو اس

دجستہ رات کی خوشی کو شب باری اور دن

کی خوشی کو صبح تعبیر کیا کرتے ہیں۔ فارسی

تونٹ، فصیح، راج

کیوں ہیں اشک اپنے پھلجھڑی کی طرح

شب فرقت شب باری نہیں (واجب)
قول فیصل - عام بول چال میں بے امانت
بھی ہو جو اور دوسری۔

تقدیر شب باری کیا بھیجوں

جان جان تم تو خود ٹپاٹا ہو (بازرگین)

شب باری میں ۱۴ رات کے کا دن میں شامل

ہو۔ مولف فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ماہ

شعبان کی چودھویں اور بعض کے نزدیک پندرہویں

رات جس میں ملائکہ حکم اپنی رزق کی تقسیم اور

عمر کا حساب لگاتے ہیں اس تاریخ میں مسلمان

اپنے اپنے مردوں کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ روشنی

کرتے، آتش بازی چھڑاتے اور عطا پوری پا کر

باہم بانٹتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے امیر حمزہ

رضی اللہ عنہ کی نیاز دلوائی جاتی ہو جس کی وجہ

ہو جب رسول مقبل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے جنگ اُحد فتح کر کے اپنے یاروں کے ساتھ

مدینہ منورہ مراجعت فرمائی تو دیکھا کہ ہر ایک اپنے

اپنے مردوں کی تعزیت کرتا رہتا اور فاتحہ دلاتا

ہے حضرت یہ حال دیکھ کر فرمایا، انہوں میں امیر

حمزہ کا کوئی رونا نہ دلا نہیں۔ انصار نے یہ

سن کر اپنی عورتوں کو امیر حمزہ کے گھر بھیجا تاکہ

اتم داری کریں۔ شام سے آدھی رات تک

انہوں نے ان کا اتم کیا اور مرثیہ پڑھتی رہیں

چنانچہ اب تک اہل عرب میں یہ دستور ہے

کہ کوئی کسی مرد کے کی تعزیت کو کپڑے نہ آئے

مگر اہل حضرت امیر حمزہ کی تعزیت کرے گا۔

شب باری کی فاتحہ ۲۔ ستور بھی ہیں سے

منسوب کرتے ہیں چونکہ یہ ایک خوشی کا بتوار

عیال چوڑنے لگا ہے۔ اس وجہ سے رات بھی

خوشی کو شب باری اور دن کی خوشی کو جد سے
تعبیر کرتے ہیں اور آتش بازی چھوڑتے ہیں جیسے
ان کے ہاں دن عید اور رات شب باری
ہے۔ یعنی رات دن خوشی مل رہی۔

شب باری ہونا۔ رات گزارنا، رات تمام

ہونا، اور صرف۔ فصیح، راج

کسی طرح شب فرقت باری ہوتی

کہ اس کو گردش ایام سے بھی کام نہیں (دند)

شب بے کی راہ۔ رات بے کا رستہ

اور صرف، غیر فصیح، راج

شب بے کی راہ ہوا سے شادستی و عدم

ہو سا فراس سرا میں آج آ یا کل گیا

(شاد بکھڑی)

قول فیصل - عام طور سے رات بے کی

راہ بولتے ہیں۔

شب باری ہونا۔ بیاہ کے لئے رات

کو جان کا خطرہ ہونا۔ اور صرف، غیر

فصیح، راج

راحت جان کہتے ہیں مشتاق زلف یار کو۔

یہ وہ شب ہو جنہیں بھاری کسی بیاہ کو (دند)

قول فیصل - اس جگہ رات بھاری ہونا

زیادہ زبان پر ہے۔

شب بکھڑ - رات بھر تمام رات، اور صرف

فصیح، راج

فنائے خواب میں تاروں سے کھینچے دے

بھاری آنکھ بھی شب بھر سارہ بار رہی (آخر شیرانی)

شب بیدار - رات کو بگ کے عبادت

کرنے والا، تہجد گزار، رات کو اٹھنے والا

شب خیر عابد، رات بھر جائے والا۔ فارسی

صفت تلبیس الاستفال

نوجوانی گھر کے پورے پیری غفلت بڑھ گئی۔ صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب بیدار کو چھٹی۔ شب بیداری نہ۔ لبہ اذنت، شب بیدار رات جگا بیدار، شب خوانی، ناری، توفیق (نور مغتتا)

قول فصیح۔ رات جگا اور بے خوابی وغیرہ کے معنی میں شب بیداری اہل کھٹو نہیں بولتے۔ شب بیداری نہ۔ رات جگا کے معنی بابت کرنا، ناری، توفیق، فصیح، راج

تحل جگر۔ شب بیداری اور صبح شام دوپہر

آدھی رات خدا کی طرف متوجہ ہو۔ (دربار لکھنؤ)

قول فصیح۔ شیعوں کی اصطلاح میں رات

بھر جاگ کے نام کرنے کو بھی شب بیداری کہتے

ہیں۔ زیادہ تر اس رات کو بیدار کرتے ہیں جس

کی قیام کو قرآن و کتب میں سنوں میں اور دو

شب تائب۔ (بے اضافت) رات کو

سکے والا۔ ناری، صفت، راج

قول فصیح۔ ترکیب کے ساتھ اس کا

استعمال ہے جیسے زلف شبرنگ میں جھپکے

کی جھلک جیسے اندھیری رات میں کوئلے

شب تائب و کھٹو کی جھلک۔ (فائدہ آزاد)

شب تار یا شب تار یک۔ اندھیری

رات، ناری، توفیق، فصیح، راج

آتی ہے بوسے دان شب تار ہمیں

سیدھی چپک ہو نہ گیا پرتیا کے ساتھ

شب تار یک ہی اور باہر چٹان کو پتلا

نظر تھی ہم رکاب اور چند اصحاب کو محضر

(نظم غلامانی)

شب تار یک، ہم سورج درگاہ جنیں حاصل

کجا دانند حال ما بیکاران سا خلیہا

اندھیری رات، جنات کا خوف اور ایسا خطرناک

بھڑکنا حالوں پر دہنے والے جو بے نگرانی سے

زیر غم کرنے ہیں ہمارا حال کیا باغی۔ یعنی

عقلمند و عشرت میں بسر کرنے والے معیشت و دولت

کا حال نہیں جانتے ناری، مقولہ، سیم یا ختم

یقین کی زبان۔ (دفرنگ، ستار)

شب تار یکے گن گن کے کاٹنا۔ نہایت کرب

اور بڑی بے بسی کے ساتھ رات گزارنا، جاگ کے رات بسر

کرنا اور صرف صبح رات سچ

سراں نوح میں ہر ایک کو اس کی تسلی۔

علم کے شوق میں بانی وہ شب تار یکے گن گن کاٹنا

شب تار یک۔ بیداری کی رات، ناری

توفیق، فصیح، راج

تسری قرچہ پست کے لئے لکھوادو

طل کھینچا ہے یہاں تک شب تار یکے گن گن کاٹنا

شب تھیلنا۔ رات کی سانس جو کرنا، رات کو

گزارنا، رات بسر کرنا، رات کی سختیوں کو برداشت کرتے

ہوئے رات گزارنا۔ اور صرف، قلیل الاستفال

آفتاب آسمان میں کاٹ کر یک سالہ راہ

راہ نوح کا آسمان میں چل کر شب تار یکے گن گن کاٹنا

شب تار یک۔ (بے اضافت) ایک قسم

کے عمل کا نام جو رات کو چراغ کے مانند چمکے

ناری، اندک، صفت، راج

یہ ہر سال بڑھ رہا ہے وہ شب چراغ تھا (افین)

قول فصیح۔ زیادہ تر ترکیب کے ساتھ اس

شب چراغ، یا گوہر شب چراغ پستے ہیں

آئی ہو ایسے سب مجلس کو اسے امیر

ہیں شب چراغ کے چرچہ چراغ میں (امیر)

صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کا فائدہ

پورے مشورہ کی درباری گائے جو دیگر حیوانات کے

ماتھے چھتی ہے اور دیر پاگے اندر رہتی ہے جب رات

کے وقت چرنے لگتی ہے تو اس جو اس کو منہ سے

نکال کر زمین پر رکھ دیتی ہے اور اس کی روشنی

میں جرتی پھرتی ہے۔ جان چرتی اس کو ہر

سے بہا کر منہ میں رکھا اور غوطہ کھائی شکارتی

اس کی گھات میں وہ کہ اس میں کو اڑا لاتے

ہیں۔ یہ بات بھی ایسی ہی جیسے سانپ کے

من کی نسبت ناریاں اور غلات کی ورنہ حقیقت

میں وہ خود ایک کافی جوہر لعل کی قسم ہے۔

شب چراغ۔ (بے اضافت) ناری، اندک

دفرنگ، آصفیہ

قول فصیح۔ اسے کہ شب چراغ کہتے ہیں

جو عام بول چال میں نہیں ہو۔

رخ۔ کہ شب چراغ بھی گوہر شب چراغ ہی (دفرنگ)

شب خوانی، رات کو پن کو سونے کے کمرے

پوشاک شینہ، ناری، توفیق، راج

اور وہ کہ سوتی ہوں جنم کا دو ٹپا باغ میں۔

بھڑکنا شب خوانی ہی اسے گل میں مرغوب (جان غلامانی)

قول فصیح۔ اب اس کو شب خوانی کا لباس

کہتے ہیں وہ بھی گلی کے ساتھ راج ہے۔ شب

خوانی کے بڑی معنی رات کا سونا۔

شب خوانی۔ (بے اضافت) یا کہانی جو رات

کو داستان گو پڑھ کر تے تھے، وقت، منورک

نیند آئی جانی ہے، آنکھیں پوری جانی میں بند

پوچھی لیکن شب خوانی کہانی وقت نزع

(شرقت)

شب خون - رات کا حمل چھاپا۔ رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر طر کرنا۔ نادسی درک فطیح، راج۔

بھارت سے ہجر میں، یہ عجیب راتیں گزرتی ہیں
تفتن جیت م کی پھرتی ہوا سال سب خون کا کھرا
ی ہے (ہاتھ میں تھپی دیا سر نہ اٹکھوایا
ارادہ آج کس کے کتہہ دل پر بے شب خون کا تیرہ
شب خون - خون، قتل، خون ریزی، نادسی
مذکر۔

جاں و دل پر شکار آرائی تھی بوش اس کی
مفت اس جوب میں شب خون ترا ہو گیا
قول فیصل - اس شعر میں شب یعنی رات کو شاعر
کا معانی ہو کر رات کو خون لٹا ہو گیا۔ مولف نے رنگ
آصفیہ اس کے معنی نکالے۔

شب خون لانا - چھاپا مارنا، اردو وقت،
فلسلہ الاستمال

کس پر شب خون ملائے گا گھٹائیں کچھ اسے تیر
آج کل کیوں خرمنی وہ شوخ رنگ آتا ہو گیا
شب خون مارنا - چھاپا مارنا۔ بے خبری میں
دشمن پر حاد کرنا۔ اردو وقت، فطیح، راج
بھل وقت۔ اس نکت کے بعد دشمنوں نے ارادہ
کیا تھا کہ بھل بھات کو خدق کے پار اڑ کر شکر خدا پر
شب خون ماریں۔
قول فیصل - اس کی ایک تکمیل صورت شب خون
مار دینا بھی استعمال ہوتی ہے۔

ہاں دمی کے پستے ہوں اب لئے یاد پر
بوسہ نہ ا۔ جیسے وہ شب خون سنگار پر دھیر
شب خونی - وہ قزاقی جو رات کے وقت خون
ریزی کے ساتھ کی جائے۔ نادسی، توتہ، دفرنگ، صغیر

شب خیر - رات کو اچھے زمانہ، بہادر۔ نادسی
صفت قلیل الاستمال۔

شب خیر - وہ کی صفت میں تھیں جو ہنی وہ
آد جو رات کو کی جائے۔ نادسی صفت قلیل الاستمال
و مل صفت میں نہ سنا باب اثر تک جا کر
وہ شب خیر تھے اہل بھی دوسرا کرتی مسرت
شب خیزی - غلبہ پوری۔ نادسی، توتہ،
فلسلہ الاستمال

شب خیر - تشریق، جو رات کو لے دوزخیات
قول فیصل - اہل گھوڑیں بولتے۔

شب وراز - یہی رات، نادسی، توتہ، فطیح
راج۔

ان پڑے نکل کہیں آئے کے خواب نازیں
میں نہیں جاتا کی اپنا شب وراز میرا
شب درمیان ہونا - رات میں کب رات کا
وقت ہونا۔ اردو وقت، فطیح، راج

سحر کو ہم ہیں اور وہ جان بیاں ہی
دھال بار میں شب درمیان ہی (دوتہ)
شب دیکھو - اندھیر و رات، نادسی، توتہ
تیم یافتہ طبع کی زبان

ادی اودی یہ گھٹائیں میں کہ لیل ایل
بن گئی یا شب دیکھو صفت کر باں
شب دیر - درون پوری کاے رنگ کا گھوڑا
شکی گھوڑا۔ نادسی، مذکر صغیر یا نہ جینے کی زبان
کوڑے نالوں کے لگا آہوں نہ اٹھائیں
کیا ہی شب پر شب فرقت ہی اڑیں ہو گیا
قول فیصل - صاحب شہر کے اندھیرے گھوڑے پر
دیر یعنی رنگ چونکہ خیر و پر دیر کے گھوڑے کا رنگ
سوا تھا اس سے اس کا نام شب پر دیر لگا گیا

کہتے ہیں کہ دنیا کے تمام گھوڑوں سے چار ہشتادویں
تھا۔ گھوڑوں میں سرخ رنگ شیریں مستو قد فرار کا
گھوڑا اور مشہور ایک ہی گھوڑے سے پیدا ہوا
تھے۔

شب وگ - ایک قسم کا کھانا جس میں شہم
اندھے، کباب وغیرہ خاص رنگ سے رات بھر
کی آج بچا رہتے ہیں۔ اردو وقت، فطیح، راج
بھل صفت۔ نادسی الدین حیدر نے طرح طرح کے
پاؤ اور پیت سے کھانے ایجاد کئے۔ شب وگ
ان آفتاب اور بڑی ردی جس کا وزن دس ہوتا
تھا اور پورے اور قد سے تیار کی جاتی تھی
قدیم منبر و منبر زمانہ (دودھ)

قول فیصل - عام بول چال میں شب وگ جو
مشیر - (فتح اول وقت) دوم مفتوح، ام
حسن علیہ السلام کا اسم مبارک۔ یہی نام جناب
ہر دون کے بیٹے کا تھا۔ عربی زبان میں اس کا
ترجمہ حسن ہے۔

تھے ہی ایک من بہر تیر و شبیر سے
اس طرح مقبول اور کھنچ گئی شہر سے شہر ہدی
مشیرنگ - شکی رنگ کا گھوڑا، کالا گھوڑا
نادسی، مذکر، فطیح، راج

شب رنگ کی ترے کوئی کیا کیا شاکر سے
جس کا چہان نامہ زیب تھا چہ نہ ہو (سودا)
قول فیصل - سیاہی کے کالے رنگ کے
گھوڑے کا نام تھا۔ مجازاً بکاتے گھوڑے کو
کہتے تھے۔ اپنے نئی معنی میں بھی استعمال ہوا ہے
نئی معنی میں کالے رنگ کا۔

یہی شب رنگ ہوا ہے آئینہ قتال ہر زمانہ
مجد گنہ گار کا کیا نامہ اعمال ہے زلف

شب گزنا۔۔ رات گزنا۔ اور صرف فصیح رائج کیا نہیں گئی کیونکہ اسے بہت شب تنہائی اور غمی کا ہے کہ نعرہ یارب تھا دانتش۔
شب کو۔۔ رات کو۔ وقت شب۔ اور صرف فصیح رائج

جاگو سے ملکِ حشر کے سونے والے
شب کو وہاں دریاں ملدے ہیں (دریہ)
شب کو رہ۔۔ وہ شخص جس کو رات کو نہ دکھائی دے
دو ندی والا بگڑے کا ایک عجیب فارسی صفت فصیح رائج
نہ حشری نہ کری نہ شب کو وہ (دیرینہ)
نہ وہ کہنے لگے نہ نہ نہ وہ

شب کو رہی۔۔ رات کو رہی۔ اذہا جن۔ رات کو نہ دکھائی دینے کا مرض۔ فارسی، عربی، رائج
شب کو رہی۔۔ شب کو رہی۔ اول دوم سوم۔ جمال
سیاہ کا بہتات۔ بفتح اولیٰ دوم۔ رائج۔ اور وہیں
بفتح ستمل (ج) سوراخ دار لوسے یا جھٹ و خرو
کے تاروں کا جال۔ لوسے کا جال۔ کبوتروں کے پر
کا جال جو کڑی میں بندھا ہوا اندھ شکل ملت ہے
غلط لفظ ہے جیسے ہو گیا عربی تذکرہ و فریب آصفی
قول فیصل۔ کھنوں میں اسے چھپا کہتے ہیں۔

شب کی شب۔۔ رات کی رات۔ صرف ایک رات
اور صرف فصیح الاستعمال

مردہ بھی ہے چراغِ مرشد کی شب ہے (رائج)
قول فیصل۔ رہنے کے ساتھ اس کا صرف۔

آج انکار نہ فرمائیے آپ
شب کی شب گھر سے رہا ہے آپ (دعا)

شب کی نیت بخیر۔۔ خیال یہ کہ رات کا ارادہ
پورا نہیں ہوتا اس لئے جب کوئی ارادہ رات کو کرتے

ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ اور صرف
تفسیر الاستعمال

سے فراقی تھی وہ عرصہ جو
شب کی نیت بخیر مسیح تو جو (دعا)
قول فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر رات کی
نیت حرام زبانوں پر۔

شب کی نیت حرام۔۔ خیال یہ کہ رات کا
ارادہ پورا نہیں ہوتا اس لئے جب کوئی ارادہ رات
کو کرتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ اور صرف
فصیح رائج۔

صبح ہونے تو دو چلے جانا
شب کی نیت حرام ہوتی ہے (دعا)

قول فیصل۔ عام بول چال میں شب کی جگہ
رات زبانوں پر۔

شب گرد۔۔ رات کا چہرہ والا کوئی دل شکن
فارسی صفت تبسم یافتہ طبقہ کی زبان۔

بدمردن بھی تصور ہو کسی شب گرد کا
حشر پر پاؤں دم میں ناگہ شبگیر (دعا)

شب گشت۔ رات کو گشت لگانے والا۔ اور
(اور اوقات)

قول فیصل۔ کھنوں میں رائج نہیں۔
شب گوں۔۔ در بدن انہوں کا لا۔ سیاہ

فارسی صفت فصیح رائج۔
سبیل شب گوں کی جا بھی شب تا فراق (دعا)

ہو گیا میں دل کے چہرے ہی گرفتار فراق (دعا)
قول فیصل۔ زلف کا کل گیسو وغیرہ کے ساتھ

بہت صفت زیادہ آتا ہے۔ قند کے شرین سبیل تکیوں
سے محبوب کی زلف مراد ہو اور یہ ترکیب ہم نہیں ہے

یہ لفظاں یعنی تل کے ساتھ بھی بہت صفت آتا ہے۔

شب۔ کھنوں میں خواب یا خیال زلف تکیوں
رہے بیدار ساری رات ہم اک جہا فیوں (دعا)

شب گیر۔ اس مفرد کو کہتے ہیں کہ کچھ گھڑی
رات کے لیے جل رہی فارسی صفت

رسول پاک کو جو تقدس شہید
شب سراج کی جالی جو تقدیر (سراج افغان)

قول فیصل۔ زیادہ تر ہا شب گیر کی ترکیب سے
ستل ہو آہ شب گیر بھی کہا ہے۔

نہیں تاب دوان آہ شب گیر
دعا کے کردہ کی ہو جائے تاثیر (دعا)

شب ماہ۔۔ چاندنی رات۔ فارسی، عربی
فصیح رائج

کیا بخت نے تار کی فرقت میں پھنسا یا
دیکھی نہیں کھنوں نے شب ماہ سہیل (دعا)

قول فیصل۔ اسی سہیل میں شب ماہ تاب و
شب مہتاب بھی ستل و فصیح ہے۔

یاد ہو رہیں کوجھول گئے
وہ شب ماہ تاب کی باتیں (دعا)

سے گئی جب سوئے دریا شب مہتاب مجھے
دور سے آگئیں دکھانے لگے گرداب مجھے (دعا)

شب سراج۔۔ ستائیسویں شب کی رات جس
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنازہ پڑی تھی

ترکیب، عربی، رائج
شب سراج کے دو لہجے تری صورت کے نام (دعا)

شبیں۔۔ بفتح اولیٰ دوم۔ اگرچہ اس صفت
صورت لاکا سرائی۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

۔۔ دونوں شبیں جو ہیں تیرے پاس
زخما و زخما ہیں تیرے واسے (سراج افغان)

شب شینی۔۔ رات میں کہیں بھینا رات میں کسی

بیانہ است غروب آفتاب و اہر شام
صریح باتو بگویم کہ نیت شک و شبہ (بدرجہ)
شبہ بردن کنہ جیسا کہ ذیل کے شعر میں استعمال ہوا
غلط ہے۔

ایک ہولاکھوں میں سے شبہ و شک
دوسرا تم ساجیس ملت نہیں دشتیم
شبہ اکٹھا نا۔ شبہ و دو کو تا شک و
کرنا۔ اردو و صرف تلیس الاستقال

نہو رکھے اب اسے امام مہاری دیں
بٹھا کے اپنی حکومت اٹھائے سب
شہرہ پڑنا۔ شک پڑنا۔ اردو صرف
تفصیل کا استعمال

ترا کچھ شبہہ یا عجز اکوئی طور
کیا کیوں قتل بہنوں نے ہی ہوا (سراج المنان)
شبہہ پیدا ہونا :- شک کرنا، اراد صرف،
نقص، راجح

محل حسرت - ان حالات کا انگشت چلک کا اطلاق
کے لئے اشد ضروری ہو تاکہ ان کو کتاب بخاری قوت
کوئی شبہ پیدا نہ ہو۔
دور ہوا اجیری
شعبہ دور گزرا: شک مٹانا۔ اور صرف
افصح، راسخ۔

مشبہہ والنار تک پیدا کرنا، رسوب
پیدا کرنا۔ اردو حرف فہرست الاستعمال
محل صرف۔ لوگوں سے پاؤں نہ لگاؤ دل سے
بڑھیں کہ حرکت کس کے ستارے سے کی تو اکبر
سے کہا۔ پوچھو ملام دوسرا جہان ماننے کیا ہے ان
کے کہ جہان تاروں کی طرف سے شبیہ الہی دے
دہ بار کبری

ششہ - ایک ذات ہے بدل و گزیر و شبہ
نہیں کہتی۔ کرد و خا میں یکساں اور بے بدل و گزیر۔
آب و آب۔
ششہ - ششہ، ششہ، عربی صفت و صبیح
راج۔

ششہ - یا شہ میں شبہ ہر کوئی کہے (نفس)
ششہ - تصویر وہ تصویر کسی خاص شخص کی
صورت اور شکل کے مطابق بنائی جائے عربی
موش تھیل الاستمال

دکھلائے تجھ کو صفت خوب کی شبہ
ظاہر ہوں اسے مجھے مطلب کی شبہ (انشا)
ششہ - شبہ، اردو تھیل، الاستمال
چاند سورج کو تھار کی شکل سے شبہ کیا
شبہ اسے شبہ کہتے ہیں، رقم لیتی نہیں (دعا)
ششہ - شبہ، شبہ، اردو صفت
میں استمال

و شبہ شبہ نہ تو رہا میں جو پہلا
تو درگوں نے مائی شبہ ہے سر کی
ششہ - معین - وہ تلک من کے ظاہر کے
اردو اخلاص تو ہمارے چوں لیکن چہ وہ ظلمے برابر
شہول اردو چاروں زاویے میں تلکے ہوں عربی
توت و ظہر آئینوں میں صلا (فرنگ صفیہ)
ششہ - ششہ، ششہ، تصویر بنانا فارسی
رکب، موش تھیل، الاستمال

ششہ - عام محمد خاں استاد، ششہ ششہ
میں اسے کال کے محل کو اصل کہتے ہیں
فولی میں یہی کہتے تھے۔

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

ششہ - ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت
ششہ، ششہ، اردو صفت

سینہ چرخوں کو سورج کا امادہ نہ ہوگا۔ اور
 شب شب : اداسی میں شب شب، شہناپ
 شہناپ ہے، جلد جلد بھیا عجیب، نادری، صفت
 دور، ہفت،
 قول فیصل : اب ان مہی میں کی سے سادہ تاشہ
 حوتیں ہوتی ہیں۔
 شب شب : تیر پانے کی تورا آواز، نادری
 صفت
 قول فیصل : اہل کھنڈ نہیں بولتے
 شب شب : تورا تورا، چلائے کی آواز،
 اردو صفت، تفسیل، استعمال
 چل مٹ بھی پرستہ کل دل بادلوں کو سے کہ
 دھڑکی دلی تیری تلو اور کی شب سے
 سننے مارا : تیزی سے راستے کو تا۔ اردو صفت
 حوت کی زبان
 کھنڈ صفت : تیر تیر، گنگا، رگ پر یہ کہاں کھنڈے کرتے
 سونے چلا جا رہے تھے۔
 قول فیصل : بچے شنگے ڈننے کسی شیکے مارا ہوتی
 ہیں، کسی کو نہ کہے مارا کھا بھی ہی۔
 شہناپ : شہناپ کا صفت، نیک، خوب صورت
 صفت : غائب ہونے کے، دوسرے بچے اور غائب
 رسول مقبول صفت کے، دوسرے واسے، اس میں نام
 یہ لفظ حقیقت کا ترجمہ ہے اور سریانی زبان کا لفظ ہے۔
 شہناپ : شہناپ کا لفظ ہے، شفق
 اداسی، صفت، رتبہ، اسے کی (دائیں)
 شہناپ : شہناپ کا لفظ ہے، سردی کا کسم، سرد، جو
 بند و شہناپ میں وسط اور سبک وسط فریدی ایک
 رتبہ ہے۔ عربی : تذکرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 گروہ کی خاک کی جان فرو بہ کھنڈ کے جو

ماہین کوہ تانہ یوں شہناپ :
 قول فیصل : صفت، رشتہ، رشتہ، زیادہ دوز بانو
 شہناپ : چاشنا، تھوڑا، تھوڑا، دھول، دھول، دھول، دھول
 فراموش ہونے کا زبان دلی کامرت (فرنگ، صفت)
 شہناپ : دبا کسر، جلد، جھٹ، پٹ، فوراً
 فی اللہ، بلا وقت، نادری، فصیح، راج
 ساقی جو کچھ کو عین غایت سے جام دے
 لے اور کٹا کے آگھوں سے پی جائے شب (دوق)
 شہناپ : وہ کا قد میں کو بارو میں تو کر کے کھنڈ
 رتہ اور نیت باد کی مگہ استعمال کرتے ہیں بعد کھنڈ
 تو شہناپ سے بھی جلد ملے زیادہ وہ شہناپ
 آگ لگاتے ہیں دیر میں کے نہ ہونے عشق (دوق)
 محفل صفت : پس وہ تعریف و خیات ان پر گواروں کی
 بارو شہناپ : دوسرے پر سہاگہ کام کر گئی اور کچھ شوق
 سخن پیدا ہو گیا۔ (دیکرہ) شہناپ یا دگار
 قول فیصل : کتابوں میں اس کا لفظ شہناپ : ملتا ہے۔
 شہناپ : دبا کسر، تیزی کر کہا۔ جلد باز
 دوسرے والا، نادری، صفت، تفسیل، استعمال
 اور گل لے آفتاب تا باں
 نیرام کھر ہوا شہناپ : (نیرام)
 شہناپ : کار : تھیل کار، جلد باز، نادری
 صفت
 قول فیصل : عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 شہناپ : کار : پھرتیا، جیت، تر تریا، نادری
 (فرنگ، صفت)
 قول فیصل : اہل کھنڈ نہیں بولتے
 شہناپ : دبا کسر، تیزی، جلد، نادری، رتہ
 تھیل، استعمال
 دنیا ہے تیر ماہ، شہناپ، شہناپ

یاں سے تو پناہ شہناپ : کھاں میں (تھیر)
 قول فیصل : یہ شہناپ کا مزہ ملیے ہے۔ سے
 حوت جلد کے خانے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا
 کام کے عشق میں بہت پرستہ
 ہم ہی فارنا ہوئے شہناپ سے (تھیر)
 و شہناپ : دبا کسر، رتہ کے صفتوں میں بھی پرانی عورتیں
 بولتی ہیں
 شہناپ : دبا کسر، رتہ کے صفتوں میں بھی پرانی عورتیں
 بولتی ہیں اور پندلی کے جوڑ پر ہوتی ہیں۔ نادری، حوت
 قول فیصل : یہ لفظ اور دوسرے لے بالکل خیراویں
 ہے چنانچہ صاحب فرنگ اڑتے کھا ہو۔ دھان
 پانی اور دھان بڑا مال پسلیاں ایسے پھر لفظ سے
 کہوں تو طبعی؟
 شہناپ : ہر وضع حدت، اور دھوت، شہناپ
 ہر دھوت میں رکھے ہو اک شہناپ
 کہیں چنگ کرے کہیں وہ لگا (تھیر)
 شہناپ : شہناپ میں بی ڈر سے ان مردوں کے دیکھتے ہیں
 میں میں گھورنے مردوں کو صلیب سے نہایت کا
 قول فیصل : جان صاحب شہناپ کہا ہے
 ایک ہی شہناپ : جی بھل باجی کی ہر
 رتہ ہونے کیا لگے ہیں کچھ تو مان (دھان کھا)
 عربی میں اس کی اصل و شہناپ : رتہ کے معنی ہیں
 بے جا ہے شہناپ
 شہناپ : اداسی، نادری، تھیر
 ہر ماہ کو بکساری صفت میں چاہئے
 کہوں شہناپ : شہناپ، شہناپ، شہناپ
 قول فیصل : نادری، رتہ، صفت
 دھن دھن بکساری شہناپ
 ناک ناک شہناپ : شہناپ، شہناپ

اردو میں بفتح دوم شتر زبانوں پر جو
حاکم کا حکم یہ ہے کہ بانی بشر ہیں
گھوڑے میں سوار ہیں اکثر ہیں (دانت)
شتران راہ پتھر می گیرند۔ اونٹوں کو بیکار
میں پکڑتے ہیں۔ پس ہر سے آدمیوں سے وگ مفت کام
لیتے ہیں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (درنگ تال)
شتران۔۔۔ اونٹ لگانے والا۔ اونٹ والا
فارسی۔ تذکر

حل۔۔۔ اب تو یہ ہوئی کہ ایک ساہوکار سوار بگاڑ
بھاگے اسے گھڑان پر شتران بولے کہ بھتیا تو بھانے
قول فیصل۔ شتران کی جگہ پر شتران جو لفظ
استعمال ہوتا ہے۔

کری بولا کہ حاجہ کو جسم کا پیو کر
جو اس بیمار میں طاقت ہوا شتران کر بھو
شتر بے ہمارا۔۔۔ بے یمن کا اونٹ۔ آزاد اور
قادر ہے باہر ہوتا ہے۔ دنا تیرا مالک۔ آزاد اور
فارسی مفت۔

بچل بھی تو وہ لنگ ہر پار روز
غزے کی سے نہ وہ شتر بے ہمار روز

آتا تھا کہ گدے چ گیا کھد کی طرف
پل سوسا بھی شتر بے ہمار ہے
قول فیصل۔ شتر بے ہمار نہ وہ تراوی گدے
متعلق ہے۔

بے زرب چہرہ و غصہ کی ریشہ و غصہ کی
ہمارے شتر بے ہمار گدے قابل و شاہ گھوڑی
شتر پا۔۔۔ سو رنج کمی کا بھول رنج آفتاب
فارسی۔ تذکر
قول فیصل۔ اردو زبان سے اس لفظ کا کوئی نہیں

شتر نمانہ۔۔۔ وہ مکان جہاں اونٹ رہتے
ہیں۔ فارسی۔ تذکر قلب۔ استعمال
محل حب۔ زبان اس قدر کی جلیبی جو کہ شاید
ملحانی شتر نمانہ کی رائے نیاں بھی نہ جلیبی ہوں گی۔
(فنا آزاد)

شتر سوار۔۔۔ ساہوکار سوار۔ قاصد۔ وہ ساہوکار
سوار جو بھیاں لیتا ہے۔ فارسی۔ تذکر طیل استعمال
محل حب۔ حضور میں عرض ہوئی کہ خیر اچھا اور طاقت
گیران کے ہمراہی شتر سوار تھے۔ (درد پاد اکبری)
قول فیصل۔ شتر سوار کی جگہ نظر شتر سوار
پس استعمال ہو۔

بے مدایت شتر سوار کسی کا تھا رمل (دیگر)
اسی کو شتر سوار بھی کہتے تھے۔

کوئی بولا کہ ہر بھیت پڑی ہیں اس کے پیاروں کی
سوری سے چلے اور دھڑکوان، شتر سواروں کی ٹنگ
شتر طرح۔۔۔ سرخ رنگ کا اونٹ جو کیا
ہوتا ہے۔ فارسی۔ زکیب، ریح، راج

سینے جوئے نرہ شتر سرخ یہ سوار۔
لگا کوہ پر شتر اور حواں خا شتر ہیں (نظم عابدانی)
شتر صالح۔۔۔ بہ از مردم طالح۔ ناک
اونٹ ہے کہ دار آدمی سے اچھا ہے۔ فارسی۔ بستر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (درنگ تال)
شتر غم۔۔۔ دنا تیرا غم و بی، کو غم
جاہ کی، دقا، غلط، شرارت، فارسی۔ تذکر
مترک۔

شتر غم سے گئے چرخ غم و اشت نے کیا کیا
شتر آمارے ناول نے نہ کی، پیپی پو
شتر غم۔۔۔ دنا تیرا غم و بی، کو غم
تذکر، ریح، راج

غریب ذائقہ ایسے کے بکھوئے شتر غم سے
اگر بھوں کوں جائے گی غبت سار باقی کی (دوق)
شتر غم۔۔۔ دنا تیرا غم و بی، کو غم
تذکر، ریح، راج

محل حب۔۔۔ شتر غم کو سون تک جلوس ہو ۴۵
اقی دیکھ، ایک دنتہ دست، دم گئے کوئی نہیں
کر سونڈ سے اچھالتا ہے۔۔۔ اونٹ جلاتا ہے
شتر غم سے کہتے جاتے ہیں۔ (دنا آزاد)
قول فیصل۔ یعنی فریب کرنا بھی استعمال ہوا
بے جواب مترک ہے۔

کر شتر غم اور اس سے لپٹ
دے اڑھا کر اویا جھٹ پٹ (دہشت نگار)
شتر غم۔۔۔ اٹھانا، دنا تیرا غم و اشت کرنا
اردو صرف، فصیح، راج

اٹھائے ہیں بھوں نے لیلیٰ کی خاطر (احیر)
شتر غم سار باں کیے کیے
شتر غم۔۔۔ دکھانا، دنا تیرا غم و اشت کرنا
اردو صرف، فصیح، راج

محل حب۔۔۔ اب سینے کے فگلی اونٹ پاؤں کی نسبت
زیادہ غامی رنگ کا ہوتا ہے لیکن ناک کے پاس
نور و آلودہ، پیر طیم، طبع، سلیم المزاج ہوتے
پڑے کہ جب چاہئے محل سے پکڑ لائے۔ ہاں
ذرا شتر غم سے تو دکھائیں گے جو جھپ سے دم
میں آجائیں گے۔ (فنا آزاد)

شتر کینہ۔۔۔ منافق، کینہ پرور۔ دو شخص
جو ہمیشہ دل میں کینہ رکھتے۔ فارسی، تذکر، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔۔۔ اونٹ عداوت کا بدلے کے شتر
بے اندہ اجازت اور دہ بالا محول میں پونے گئے۔

شتر گارو - ایک چوپائے کا نام جس کی
کروں اونٹ سے اور ہر بل سے متا بہ ہوس میں۔
زرافہ - خامسی، مذکر
قوٹ فیصل - یہ جانور مستزلفت ماح میں کھڑا یا
ماتا ہی ہو کہ ایک لنگ سے خارج ہوتا ہے
اس کو شتر گارو یا گ بھی کہتے ہیں لوگوں کا اس
بچہ کو عجیب غفلت جانور نہ مانی اور یہاں
میں کے ساتھ حلفی ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس کا قد
سری چوٹی سے کہ کھڑی تک ان کے بچے میں
ہوتا ہے۔ عام طور سے بڑوں پر نہیں دے۔
شتر گارو - دشت، اونٹ، گروہ، بی، دو
موافق چیزیں ہیں سے ایک جگہ اور دوسری
جگہ ہو۔ اصطلاح ہے اس میں ایک ہی چیز کو تعلیم و
تلقین و دوسرے کا قد ذکر کرنا مستزلفت کر کہ جو خامسی
مذکر - جسم عروسی کی بھلن۔
شتر - اذکار اذکار کی کہنے ایسے زیادہ قدر
کی اس وجہ سے کہ یہ مصنف کو رسالہ اصلاح کی تعلیم
پر آمادہ کیا جس میں شتر و اونٹ کے رہنے سے جتنے اذکار شتر
کے تو گزرتے ہیں ان کے بیان کی نکتہ اور مہر و حمود
ماہر سے لگے ہیں جیسے نقشہ شتر کر یہ اپنی وہ دور
و جلد - اس کا اذکار کو باہر آتا ہے
قوٹ فیصل - خوب شاعری میں سے شتر گارو
بھی ایک صیب ہو۔ اس کو شتر گارو اس لیے کہتے
ہیں کہ اونٹ اور بل میں جو مباحث ہے وہی ہوتا
جمع و مفرد و کثرت و جمع و کثرت میں بھی ہے صیب
مگر تعلیم بہتر شتر میں اور مفرد و کثرت و کثرت بہتر
کر کہ - ایک بچہ جس ان دوروں کا اجتماع حض
مدرسہ ہے جیسے انہیں کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ
ہو کہتے ہیں کی تعلیم فرماتے ہو۔ آپ فرماتے ہیں
کی ایک تعلیم زیادہ سے یا چھوٹے کے لئے ہے۔ اور

ان کا نام تعلیم پر دلالت کرنا ہے۔ اگر مختلف چیزوں
میں ہو اور وہ جملے ایک شتر میں ہوں تو جائز ہے
اس میں شتر سے ہی اختیار کرنا چاہیے مثال کے طور
پر جو دمن، ٹھانے، مدفن، مٹانے پر
بقدرت سے نہ کوئی سر سے داس کی شتر (دھڑکے)
خیر میں شتر گارو زیادہ دیکھا جاتا ہے۔
شتر مرغ - ایک پرندہ نام جو بین
امطار میں اونٹ سے شتر پر ہوتا ہے اور اس
کے پر بھی ہوتے ہیں۔ جنوبی امریکا میں پایا جاتا
ہے۔ خامسی، مذکر، راج
قوٹ فیصل - یہ جانور شتر سے سب سے زیادہ
میں ہی پایا جاتا ہے۔ اس کا قد سوا تین گز کا ہوتا
ہے۔ کھڑے سے تیز دوڑتا ہے۔ اس کی غذا گ
غلہ، نباتات ہے کھنکھن بھی تعلیم کر لیا کہ قد
میں دیو سے کم نہیں ہوتا۔ اس کے بچے میں
کھنکھن نہیں سکتا۔ یہ تیس اونٹوں سے کم نہیں آتا
شتر نال - ایک قسم کی چھوٹی توپ جو
اونٹ کی پیٹھ پر لہتی اور اس پر چلائی جاتی ہے
رہنوردی توپیں بادشاہ کی سواری میں اکثر ہوا
کرن تھیں اور وہ تمام راستے چھوٹی جاتی تھیں
بادی، توت، زرننگ، آمفیہ
شتری - اونٹ کے لنگ کا، گدھی
بادی جیسے شتری بانٹ - خامسی، بھلت
دور بھلتا
قوٹ فیصل - کوئی نہیں پوتا۔
شتری - اونٹ کے بالوں کا جیسے شتر
خیر
قوٹ فیصل - کھنکھن میں راج نہیں۔
شتری - نفاذ جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھا

جائز ہے۔ مذکر (دور بھلتا)
قوٹ فیصل - اہل کھنکھن نہیں ہوتا۔
شتر - کای، لگای دیا، غری، مذکر
دور بھلتا
قوٹ فیصل - اردو میں سب شتر کی تربیت
سے دیکھتے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔
شتر مرغ - دیر، باد، جری، غری
بھلت، بھلت، راج
قوٹ فیصل - جو راجہ نہیں وہ شتر نہیں
درازا آواز
قوٹ فیصل - صبیح، بھنوں حرکتوں سے بہت
گرنے لگتا کھنکھن بھنکے اول بھنکے ہیں اور ہوم ہوم
اول۔ اس کی غری جمع شتر مال کو جو اردو میں
بھی راج ہے جیسے شتر، ان غریب شتر مالان زان
بنا بہتر سے بد ہیں
شتر مال ہر کے پیشوا ہیں (مراٹ بھنارین)
شتر اعیت - بھنک، اول دچام، بھاری، دھری
غری، توت، بھنک، راج
دم جو ٹوں پہ آئے تو شتر نہیں لاتی
مرے پہ بھی جیسے سناٹ نہیں لاتی (انیں)
شتر اعیت گھر کی کینز ہے - بھاری
اور جرات میراث میں ہے، غاندی بھاری ہے
اردو صورت بھنک، راج
مٹی شتر اعیت تو ترسے شتر کی کینز
بذل تو ترسے شتر اعیت، غم بھاری
قوٹ فیصل - بھنک، بھنک، بھنک
شتر - بھنک، بھنک، بھنک
غری، بھنک، بھنک، راج
سفر بہ شتر مسافر نواز بہتر ہے

ہزار ہا شجرہ سایہ دار وادیست (آتش)
قول فیصل - شجرہ نیکے جو درخت کا ٹکڑا ہو
ہے وہ بھی شجرہ ہے

وہ شجرہ تڑے نیکے میں
پکڑوں جس پہ میں شادخت (خواب و بیدار)

شجرہ پیدامونا - درخت لگا، اردو و صرف
شجرہ راج

دفن میں گئے لھاوی سروہری کے جہاں
پیشتر وہ شجرہ پیدامونا شجرہ کا ذکر کیا (آتش)
شجرہ دار - وہ نیکے جس میں پڑھنے ہوئے
ہوں شجرہ - داری - تنک - درخت گ - صفیہ
قول فیصل - اہل کھنڈ اپنے نیکے کو شجرہ کہتے ہیں شجرہ
کہتے ہیں

شجرہ تڑے - درخت - فارسی ترکیب
تیمم یافتہ شجرہ کی زبان

کوئی نہ نہ شجرہ نہیں بنیاد حق و
برکت و درخت میں ہی خدایا (آتش)

شجرہ پیدامونا شجرہ کلیم - داری میں کو
درخت ہاں ایک درخت ہے جس پر حضرت موسیٰ کو نبی
ولی اللہ ہوا ان کو درخت کہتے ہیں فارسی تذکرہ

شجرہ - شجرہ - درخت - پیدامونا - درخت

قول فیصل - اردو میں ان صوفیوں میں متعل نہیں
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ کل - اردو و ترکیب و اردو ج - فارسی تذکرہ
شجرہ راج

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

خون بیکل - عربی میں نیکے - دوم دوم
ہے خادیموں نے بیکرن دوم استعمال کیا

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
پیروں کا نام اولاد لکھ کر مرید کو دیتے ہیں فارسی

اہل تصوف کی اصطلاح
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ
شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ - شجرہ

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے شدہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

شدا - لغت عربی میں شدہ - ملا کر کسی پر شدت ایک لفظ فارسی میں شدہ - علم - نشان - علم وہ جسے جو شدہ اے کہ باکی یادگار میں محرم میں نکال کرے یا تزیین کے ساتھ رکھتے ہیں - چاندی کا بچہ ایک لکڑی پر لگاتے اور بال سبز کڑے باز بستے اور اس کو شدہ کہتے ہیں - اٹھنا - کھانا کے ساتھ - فارسی - تازہ کر - دہلی کی زبان -

دفرنگ آصفیہ دوز لغت
محل حس - ساتویں محرم کو شدہ سے نکالے۔
(دوز لغت)

قول فیصل - ان کھنڈ نہیں بولتے - البتہ بعض دیہاتوں میں اب بھی شدہ کہتے ہیں - ان پر دیرانی سرد بولتے ہیں -

شدا - دوز لغت اول و تشدید دوم - قوم عاد کے ایک بڑے بادشاہ کا نام جس نے خدی کو دعویٰ کیا اور بہشت کے نوے پر ایک باغ بنوایا تھا جو باغ ارم کے نام سے مشہور ہے باغ جو ہیں سل کی وسعت میں نہایت عمدہ اور عالی شان عمارت اور انواع و اقسام کے درختوں سے آراستہ کیا گیا تھا - جب باغ شیدا ہو گیا - شدہ آؤ دیکھنے کو گیا جیسے ہی حدواز سے پر قدم رکھا اس کی روح پر دوز کر گئی - عربی - تذکرہ راج

اگر سب دست کاری مردم خدا بسند شدہ آدم جو یہ کعبہ خلیل سے (اشک)
قول فیصل - صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ایک مشہور کافر بادشاہ مصر و روم کا نام

جو قوم نبطی سے تھا - اپنے بجائی شدہ کے بدعت نشین ہوا - چنانکہ تازی اس کا بھائی تھا خدائی کا دعویٰ کر کے بہشت کے بجائے باغ ارم اس نے بنوایا تھا اور اس میں حوروں کے بجائے حسن عورتیں اور غلاموں کے عوض حسین مرد چھوڑے تھے - جس وقت باغ تیار ہو گیا اور یہ اس کے ملاحظہ کرنے کو گیا تو خدا کے حکم سے گھوڑے کی رہتا میں سے پیرزہ اتارنے پایا تھا کہ روح قبیل گئی اور سارا دعویٰ رکھا رہا - اس باغ کے تین طبقے تھے اور ہر ایک طبقہ نئے انداز سے آراستہ تھا ایک مصر میں اسی کے دم سے ترقی ہوئی -

شدا - دوز لغت اول و کسر سوم - تکلیفیں - سختیاں - عربی - تذکرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور ہنگام شدہ بزرگ صبر کر حضرت کو تبرے ساتھ کئی دہائی نہیں (آسی لغت)

قول فیصل - یہ شدہ کی جمع ہے شدہ اور دو میں راج نہیں -

شدا - دوز لغت اول - سل جول - رسم درام فارسی - تونٹ - شروک -

بہم شدہ آدم و لغت دشید سے باز آئے ہم ایسے دوستوں کی بازید سے باز آئے شدہ آدم سے - قدرت سے - ابتدا سے اول سے - چوانی رسم و دواج کے موافق - اعداد تابع فعل -

قول فیصل - اب کھنڈ میں راج نہیں -

شدہ بڑے - کسی کام کی تھوڑی سی واقفیت یا بہارت ہونا - تھوڑا سا درک - یونہی سی حالت قدرے خلیل واقفیت - فارسی - تونٹ
(دفرنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل کھنڈ تھوڑی سی واقفیت کے معنوں میں بولتے ہیں -
شدہ بڑے - پڑھنے لکھنے کا تھوڑا سا سواد حرف شناسی - فارسی - تونٹ - عورتوں کی زبان محل حس - وہ لفظ شدہ کا علم رکھنے والے مگر اپنے تئیں ہندوستان کا صاحب کہتے تھے -

(آب حیات)
شدہ بڑے جانا - قدرے خلیل واقفیت رکھنا - اردو صرف عورتوں کی زبان -

محل حس - طرز تعلیم سولانا - معنی - واقف پڑے لکھے بھی داہمی ہی داہمی تھے - کچھ شدہ بڑے جانتے تھے -
(دعا آزاد)

شدہ بڑے ہونا - لازم - قدرے اہم ہونا - عربی - ہونا کم ہونا ہونا - اردو صرف عورتوں کی زبان ان کا رد و جی ہے شدہ بڑے ہونے اب پڑھا جائے انھیں ہم فارسی

شدت - تکلیف - عربی - تونٹ - ظہن الاستعمال اگر آؤ پڑے تھوڑے پر بصیرت تھا - صبر کی شہادت (دہلیا اعداد)
شدت - سختی - بہرہ قدرے - اردو و فارسی عربی - تونٹ

قول فیصل - اہل کھنڈ ان معنی میں اب شدہ زیادہ بولتے ہیں - بجائی یہ سب ہے گی شراوت کہ اس پر اس طرح سے کہے شدت (دہلیا اعداد)

شدت سے - زیادتی - دوز - جوش و خروش - فارسی - تونٹ - طبع - راج

نیرے - تھوڑے کو ہوا رنگ ہوا بار اس قدر ناز کی سے دوز کی شانے میں شدت ہوئی شدت سے - دوز سے سختی سے - اعداد

صرف فصیح و راجح

ع۔ باب میں شدت سے بجا آئے نہ کہ بکر دھن،
ع۔ بڑے گڑھ صنفِ گڑھت سے بجا آئے۔ ع۔ گڑھت
شدت سے۔ زیادتی سے بکر سے۔ انرا
کے ساتھ ۱۱۔ صرف فصیح و راجح
محال صحت۔ آج بڑی شدت سے بادشہ کی
جل جل بھر گئے

شدت کا۔ زور کا بہت سا سخت اور
فصیح و راجح

محال صحت۔ ایسی شدت کا بجا آئے کہ غریب کی
سرب کی کیفیت ہوئی۔

قول فصیح۔ تائید کے لئے شدت کی
کہتے ہیں۔ جیسے شدت کی بادشہ
شدت کرنا۔ زیادتی اختیار کرنا بڑھانا
اور صرف و مترادف۔

تپ عشق صنم نے شدت کی
سوزِ غم نے تباہ حالت کی

قول فصیح۔ اب شدت اختیار کرنا بولتے
ہیں۔

شدت کرنا۔ بڑھانا۔ زور پہنچ کرنا کسی
بات میں سختی کرنا۔ اور صرف

زور سے غالب کیا جو اگر اس شدت کی
بہا رہی تو آخر دور چلنا ہے گریب اور

قول فصیح۔ اب اس بڑے شدت پہنچتے ہیں۔
شدت ہوئی۔ زیادتی ہوئی، کثرت ہوئی اور

صرف فصیح و راجح۔
کچھ دل ہی کچھ گیا ہے مراد۔ آج کل

کسب بہار کی شدت جن میں ہے سوائی

قول فصیح۔ بخیر میں غم اور غصے وغیرہ کے لئے اس کا
دستوں زیادہ ہوتا ہے۔

تپ غم کی ہے شدت اس تو بجا آئے
یوم راحت بھی بدقت میں اس کا دن بھر کا

شدتی بڑے بغیر اور متعجب ہوتا ہے، ہوتا ہے بات ناہمی
توت فصیح و راجح

کرتے ہیں غصے یا راحت بھی ناہمی
بجہرہ سے یہ ایک کا بلا شدتی سے

شدتی۔ تائید کے لئے تائید تائید تائید تائید
تائید تائید تائید تائید تائید تائید

عاس کی بات سے کہ بانیہ یہ زیادتی
کما کما فی ہے مرے عاس پہ واری

قول فصیح۔ ہر کے ساتھ اس کا مرث ہے۔
غیر محفوظ ہے ہر آفت سے

شدتی بھی تو غر بھر نہ ہوئی
قول فصیح۔ ہر تین بکوں دم شدتی ہوئے ہیں۔

شدتی امر۔ ہونے والی بات، اتفاقیہ بات،
عربی فارسی اصطلاح فصیح و راجح

شدتی امر میں یہ دم و گناں کیا سنی
موت کے دم سے آئے فتنے کی بات

محال صحت۔ ایک دن شدتی امر گھڑی رٹھی سے
اور کچھ سے جو کراہ ہوئی وہ تاک کر پٹی گرتے تھے

دعا کہ گئی کہ جو تیرے عیاں کا نام نہ ہو۔ دفعتاً کراہ
شدتی شدت درجہ خواہر شد۔ جو ہونے والا

خاواہ ہو گیا اب اور کیا ہوگا۔ فارسی میں بغیر ہائے
طبع کی زبان

شدت و کثرت۔ نڈ و شوک، ترک و احتیاج
دعوم دعوم فارسی تذکرہ فصیح و راجح۔

محال صحت۔ بڑی شدت سے برات چلی

قول فصیح۔ عربی میں شدت معنی بکرا + بکرت
فارسیوں نے مندرجہ بالا معنی میں استعمال کیا۔

شدت و کثرت۔ کثرت کا بکرا کرنا اور کثرت کا
زور۔ فارسی تذکرہ، غم و غصے کی اصطلاح

یہ صحت اور یہ قنوت و شدت
حقا کہ فصیح و راجح ہے انہیں کا بکرا

شدت و کثرت۔ جوش و خروش، زور و اعدا، تذکرہ
فصیح و راجح

لفظ سخن بھی ہیری میں اتنا اندیشہ تیر
اب شرم پر ہے میں تو وہ تیرے نہیں اتنا

قول فصیح۔ ایک ہی جہت سے اتنی شدت کثرت
تقریباً جو اور پھر اس شدت کے ساتھ

سیری زبان نے فیہ سو اسٹا دیا
شدت سے۔ ترک و احتیاج کے ساتھ

دعوم کے ساتھ اتنا و شوک سے اور کثرت فصیح و راجح
یادداشت میں شدت و کثرت نے

صانع دعوم اڑائی ہے، دکا کیا
فعلی تائید۔ آیت بڑی شدت سے تیرا بوری کی تو

ادب و ادب آپ کے ساتھ ہے، اللہ سبحانہ
قول فصیح۔ جن میں میں شدت کے ساتھ ہو کر رہا ہے

شدت سے۔ زور و کثرت سے
پیدا کر کے، جاننا اور ادا ہے۔ اور صرف

فصیح و راجح
سخن کرنے میں تشلیق گئی ہی نہیں رتا

پڑے ہیں شکر کوئی ہم سو دہی شدت ہو
قول فصیح۔ اس محل پر شدت و کثرت کے ساتھ بھی بات

میں۔
تقریباً دعوم اور پھر اس شدت کے ساتھ

میری زبان نے مجھے جھوٹا بت دیا

شہد و مرثیہ سے مراد ہوتی ہے ساتھ ساتھ شہد سے مراد مرثیہ، فصیح، راج

محل مرثیہ - انھوں نے بڑے شہد و مرثیہ سے خط لکھا کہ فیض کلمات غائبہ کم کہیں سچی - (مناذرا آزاد)

قول فیصل - اس محل پر شہد و مرثیہ کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔

شہد و مرثیہ - علامہ دھادوا، مرثیہ، عربی، تذکرہ (فرنگیہ)

قول فیصل - اردو کے لئے غیر مناسب ہے۔

شہد و مرثیہ - علم، قن، فارسی، تذکرہ، چونکہ یہ مرثیہ کے وقت فرج کا جھنڈا آگے رہتا ہے اس لئے یہ بھی منقول ہوئے۔

قول فیصل - اردو کے لئے غیر مناسب ہے۔

شہد و مرثیہ - دو علم جو تعریفوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور تذکرہ (فرنگیہ، صنفیہ)

قول فیصل - اہل کھنڈ ہیں بولتے ہیں دیباچوں میں اس کی بڑی بڑی صورت 'سرد' دیکھئے ہے مولف

فرنگیہ - صنفیہ نے نکھاسے کہ ساویں محرم کو پنجہ و غیرہ کی شکل کے بنے ہوتے دھج، دھج کے پتروں سے آہستہ کسی جگہ زیارت کے واسطے رکھتے ہیں چنانچہ شہد سے نکھانا اس سے مراد ہے۔ اس کا اطلاق سے بالکل غلط ہے۔

شہد و مرثیہ - رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ فارسی الفاظ، فصیح، راج

محل مرثیہ - شہد و مرثیہ میں سے بھی گویا ہوں نے ماہوں باتوں میں کہنا شروع کیا۔ (مناذرا آزاد)

قول فیصل - خبر کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہو جیسے مرثیہ یہ خبر بادشاہ کی پہنچی :

شہد ہو جانا - مقام کی شرط قرار پا جانا، بد جانا - اردو صرف نکلنے بازوں کی اصطلاح۔

محل مرثیہ - بڑے ذہاب صاحب سے چارہ تواریخ شہد و مرثیہ میں کٹوا کر لے گا تھا راجی پاس ہے تم بھی چلو۔

شہد و مرثیہ - آریہ مذہب کو قبول کرنے والا ہندی اہل ہندو کی زبان۔

قول فیصل - اہل ہندو کے دھرتے ہیں۔ ایک کو مستحق و حرم اور دوسرے کو آریہ سلج کہتے ہیں۔

مناق و حرم - اسے کسی غیر مذہب والے کو اپنے مذہب میں نہیں داخل کرتے مگر آریہ سلج اسے کسی غیر مذہب والے کو منہد بنا لیتے ہیں۔

ہندو بتاتے وقت اپنے بیاں کی رسم کے رائق کچھ کلمات پڑھتے ہیں۔ ہندو مذہب میں داخل کرنے کو شہد بھی کرنا اور داخل ہونے کو شہد بھی ہوتا کہتے ہیں۔

یہ لفظ دراصل 'شہد' ہے مگر اس کا لفظ اس وقت کرتے ہیں کہ آخر میں یا اسے صورت کی بجلی سی جھلک سلوم ہوتی ہو اس لفظ کے غویسی ہیں پاکرہ صبح

شہد و مرثیہ - دھندن جدید صفت، مگر، سنوار، شکل، سنوار، عربی صفت (فرنگیہ، صنفیہ)

قول فیصل - معنی ہزاروں اہل کھنڈ ہوتے ہیں اور کسی معنی میں راجا نہیں۔ جہاں کسی چیز کی زیادتی کا اظہار مقصود ہوتا ہے وہاں صرف کرتے ہیں جیسے کل رات کو اتنی شہد و مرثیہ ہوئی کہ پختہ مکاؤں کی چھتریں ٹپکنے لگیں۔

شہد و مرثیہ - مختلف صورتوں سے اس کا صرف ہے جیسے شہد و مرثیہ، شہد و نقصان، شہد و حفاظت، شہد و غیرہ۔

شہد و مرثیہ - یہ سب سب دھندن صفت اور شہد و مرثیہ صاحب کا تخلص۔ آپ دھندن لکھڑی کے ذہاب سے ہیں

خوش گم اور شاق رشتہ گو ہیں اور بہت اچھے مرثیہ خواں بھی ہیں۔ سب بہت ہی خلیق و شکر تزیج اور باطن ہستی اور کھنڈ کی پرانی تہذیب کا نمونہ ہیں صاحب کا مذہب

بہت ہی شہد و مرثیہ میں تقریباً ستر سال کی عمر ہو۔

شہد و مرثیہ - جس کا کام سخت ہے۔ شہد و مرثیہ (دور و مدت)

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شہد و مرثیہ - (دھندن و شہد و مرثیہ) ہندی، شرارت برائی، جھگڑا، سنار، خرابی، عربی، تذکرہ، راج

بہت ہی شہد و مرثیہ میں تقریباً ستر سال کی عمر ہو۔

شہد و مرثیہ - جس کا کام سخت ہے۔ شہد و مرثیہ (دور و مدت)

قول فیصل - اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شہد و مرثیہ - (دھندن و شہد و مرثیہ) ہندی، شرارت برائی، جھگڑا، سنار، خرابی، عربی، تذکرہ، راج

جہزوں سے اشارے کرتے آگے سر منحل

بہر آپ کہیں گے کہ مجھے شہد نہیں آتا (تیسرا)

قول فیصل - دلی میں توڑ ہے۔

شہد و مرثیہ - (دھندن و شہد و مرثیہ) ہندی، شرارت برائی، جھگڑا، سنار، خرابی، عربی، تذکرہ، راج

نقطہ باتوں باتوں میں شہد و مرثیہ (دھندن)

شہد و مرثیہ - (دھندن و شہد و مرثیہ) ہندی، شرارت برائی، جھگڑا، سنار، خرابی، عربی، تذکرہ، راج

عربی، توڑت، تعلیم یافتہ، طیفی کی زبان۔

تولانے سکر کے کہا کیا معاف

ہوتی ہے یوں ہی سچ و شر کیا معاف (دوسرا)

قول فیصل - عربی میں اس کے معنی جھپٹا اور دل

نیا دونوں ہیں مگر اردو میں صرف مول لپٹے کر شہد کہتے ہیں، مدح یعنی جھپٹا کے ساتھ لکے ہوتے ہیں جیہ کہ مثال سے واضح ہے عربی میں اس کا معنی 'تڑپ' ہے۔

شہد و مرثیہ - (دھندن و شہد و مرثیہ) ہندی، شرارت برائی، جھگڑا، سنار، خرابی، عربی، تذکرہ، راج

میں بھی استعمال کیا ہے لیکن نفثہ عربی میں ان سنی کا
وجود نہیں فارسی دواؤں کے باب خاص بعض خمر
اور بوقت درنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ خسرو بادشاہ
نے عہد میں جو خانہ ان کیانی سے تھا شراب کا رواج
ہوا اس کا قاعدہ تھا کہ وہ انگوڑا خرقہ پہ کر تھوڑا
بچا ہوا ایک برتن میں جمع کر دیتا تھا جو غیر لکڑی
شراب بن جاتا تھا۔ ایک دن کسی باندی سے خواہر
کر اسے یاد دلا دے میں اسے لگاں اور بعض کے
خیال میں زہاوری سے ناک آکر بخیاں خود کشی
پیا تھا جس سے حبس رنج کے خوشی ہوئی تھی اس
دشاہ نے یہ حال دیکھ کر شراب زانی مشرور
رہی :

شراب - شراب دو جیسے شراب
نبضہ شراب یورو میں سرسبب منہ شراب یورو
رہی، شراب انما کی بمصلحت رذائے ناکہ
قول فیصل - وہی شراب ان معنوں میں نہیں
شراب رغوانی ہے جو نہ اسے رخ فارسی
ترکیب و صورت فصیح راج

مزد بخ فرقت میں پیش زندگان کا
چراغ گرسب سبب شراب رغوانی کا
شراب اڑانا، شراب پنا اور صورت فصیح راج
محل شراب شادی اس وقت وہ شراب شراب
ہونے لگے۔
شراب اڑانا، شراب خوب یا جانا اور صورت فصیح راج
یہ قسم میں نہیں ساقی شراب اڑتی ہو
زمانی عدوت شراب شراب شراب
شراب اڑانا، شراب اڑتی جانا اور صورت
فصیح راج
میں سے ساقی شراب شراب شراب
ساعز میں اڑتی شراب شراب شراب

شراب انگور - انگور کی شراب جو انگوروں
کو تر کے بنائی جاتی ہے۔ فارسی ترکیب، خوش
فصیح، راج

نہ زہ بھی شراب انگور
کیا چیز رام ہو گئی ہے
شراب پڑا گالی ملک پرگاہ کی بنی ہوئی
شراب جو بہت عمدہ ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب خوش
فصیح، راج

فین ساقی سے یہ اپنا طرف عالی ہو گیا
آساں جام شراب پر گالی ہو گیا
قول فیصل - وہی شراب پر گالی بھی کہتے ہیں
گر دی وقت عام شراب پر گالی اس نے
عہد کی ساعز انما سے دود گالی سے

شراب پلا - (مندی) پینے کے شراب
دینا۔ اور صورت فصیح، راج
ہے رات چور میں مجھے ساقی پلا شراب
روشن ہوا آفتاب شب انتہا میں
قول فیصل - اس کا سندی السندی شراب پرانا
بھی راجی و فصیح ہے۔

بازگاہ میں جب تک شراب پلائی
ہم کی طرح سے سر پر ہے سحاب دہا
شراب چننا ہے نوشی کو شراب نوش
دینا۔ اور صورت فصیح، راج

نہ زہ بھی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
پنا ہوں روز پر دشب انتہا میں
شراب چننا - شراب کا دود چننا شراب
کا یا ل ایک سے پاس سے دوسرے کے پاس اور
دوسرے کے پاس سے تیسرے کے پاس جانا۔ اور
صورت فصیح استعمال

صباح عید ہوئی ساقی شراب چلے
نہ پیش ترکیب ساعز آفتاب چلے

شراب چھوڑنا - شراب پینے کی
عادت کا ترک ہونا۔ اور صورت فصیح، راج
فات چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
چنا ہوں روز پر دشب انتہا میں
شراب چھوڑنا - شراب کی عادت ترک
کرنا۔ اور صورت فصیح، راج

محل شراب - تم سے کئی دفعہ کہ چکا ہوں کہ شراب
چھوڑ دو دود زندگ یکار ہو جائے گی۔
شراب خانا - شراب بک کی جگہ، شراب
بک کی جگہ سے جانا۔ سے کہہ غزبات ہوئی ہواری
فارسی، نہ کر فصیح، راج

محل شراب - اس محبت اور حبیب پندگی اور شہرانتہ پوشیدہ
کی شہادت اور لائقہ یاد و علاقہ یکوہ (دشاہ آزاد)
شراب خواہ - شرابا، جو زیادہ نوشی و شراب راج
سبب خواہہ شرابا، من ہو اور مراد
مناکے کا عہد میں شراب شراب
شراب خواہ ہمیشہ خواہ - شراب کی عادت برتن ہو
اور شکل۔ (دشاہ غزبات)

قول فیصل - شرابے یوں کہ ہے۔
غضب ہو پوروں کھل گیا سبب شراب
شراب خواہ کو کرتی ہے خواہ شراب
شراب خواہی - شراب نوشی یا کبھی شراب
نوشی۔ فارسی، خوش، فصیح، راج

محل شراب - خبر و شراب نہ فیاد رہے دوسری کان کوشی
کھانہ میں شراب کی آہو خاک میں مل جائیگی۔ شراب
خواہی شراب دہائی۔ (دشاہ آزاد)
شراب دو آتش - دود شراب کی ہوئی شراب تیر شراب
نہ شراب فارسی دودت قہیمہ شراب کی زبان۔

چلتی ہے کفر و دین کی شراب تو آتش
کیا جانے کون سا فی گم نام ہو گیا خواجہ قیوم
شراب صلیا - شراب پی جانا - اردو صر
غیر فصیح و رائج

بات کہ محنت کی چلتی ہے (کھش عشق)
اب تو گھر گھر شراب ڈھستی ہے
شراب سرخ - انگور کی شراب - فارسی
ترکیب فصیح و رائج

شراب سرخ کے ساغر ہوں اور ذرا ہوں
وہ لال لال شعل جو آنکھ سڑیاں دیکھیں (معا)
شراب شیرازہ - ایک قسم کی انگوری شراب
جو شیرازہ میں بنتی اور ایران کی اعلیٰ مشرابوں
میں جوتی ہے - فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
محفل صفا - چٹا - کچھ بھی جام بھی دیکھا جو
آزاد - اسے حضرت - نہ پوچھئے صبح ازرق
ہوا اور جام مرقوق ہو، شراب شیرازہ جو تو عمر
وراز ہو - (ضامن آزاد)

شراب طورہ - بطور - بفتح اول و ضم دوم
دسکون سوم معرفت) وہ پاک صاف شراب جو بہت
میں ملے گی - فارسی ترکیب نون فصیح و رائج
ابھی کہی، ملے گی شراب طورہ کل
ترجمہ جناب مشخ کہاں تم کہاں شراب جیوری
قول فصیل - اس کی شکر اچھا ہو اور بھی کہتے
ہیں جو قلیل الاستعمال ہے -

ساتھ دعا عفا تجھے کیا حدیث (شاد بخوی)
شراب طورہ کہاں ہے حرام
شراب کا بھیکا - دہر و دہے مودہ
وہ آج جس سے شراب کھینچی جاتی ہے - اردو
غیر فصیح و رائج -

رو روئے آہیں کھینچی ہیں اکست کے لئے
کھینچیں دیکھ آنکھیں بن گئیں بھیکا سر کا
قول فصیل - اس کے کہ جتنی یہ شراب
کی نیزہ -

شراب کا بھیکا آنا - شراب کے ذرات
سے یا شراب خانے کے قریب سے ہرگز گزرنے پر
یا شرابی کے ہاتھ سے شراب کی نیزہ آنا - اردو
صرف فصیح و رائج

محفل صفا - مجھے باطل نہیں معلوم تھا کہ وہ شراب
پیتے ہیں - ایک دن میں ان سے بات کرنے لگا تو
ان کے ہاتھ سے شراب کا بھیکا آیا - میری ہیبت
مالش کرنے لگی -

شراب کا پھندہ انگنا - شراب پینے میں
اچھو ہو جانا، کاٹنا پھنسا - اردو صر قلیل الاستعمال
ساتھی سوٹ پر پڑے غارت مراد بال
گھٹے اس کے طعن میں پھندا شرب (حافظ)
قول فصیل - زیادہ تر کاٹنا گنا بولتے ہیں -

شراب کشی - سے خوری - فارسی
نوش قلیل الاستعمال
ہر شراب کشی سے خم شراب بنا
ہے اپنی دوج ہر میں ہر گئے شراب

شراب کشید کرنا - شراب کھینچنا - شراب
بانا - اردو صرف فصیح و رائج
شراب کھینچنا - بیک کے ذریعے شراب
کا کشید کرنا - شراب بنا - اردو صرف فصیح و رائج

اسے رشاک کھینچے باطل فردوس کی شراب
رمضان کا مزاج ہے غمت کا مزاج
قول فصیل - اس کا لازم شراب کھینچنا بھی
فصیح و رائج ہے -

شراب کی بوتل - وہ بوتل جس میں
شراب رکھی جاتی ہو - اردو نون فصیح
رائج -

محفل صفا - بھانجا بھگ - بھرتے سب رشتہ
سب - نامیں اردو ہی ہیں - شرابی بوتلیں چھی
ہوئی ہیں - (ضامن آزاد)

شراب قطر - چھٹی ہوئی شراب جو تیز جوتی
ہے - اردو صر - فارسی ترکیب تعلیم یافتہ
طبقہ کی زبان -

شراب ناب - خاص شراب - فارسی
ترکیب نون فصیح و رائج

محفل صفا - ذرا دور تو چلے دیکھتے یہ کہہ کر حضرت
نے گردن منیشتہ - بیانیہ پر بھکاری اور شراب - اب
اور سعفا، ڈائی - (ضامن آزاد)

شراب نوش - شراب پینے والا - فارسی
ترکیب قلیل الاستعمال

قول فصیل - سے نوشی کے سنی میں کسی کے ساتھ
شراب نوشی بھی رائج ہے - جیسے - "النساء شراب
نوشی کے سے اخبارات میں ہر پر معائنہ نکلنے
میں کران پر لکھا آد نہیں ہوتا -

شراب پورہ - (فتح اول و اد جہول) ترتر
بہت بھیکا ہو - اردو صفت - عورتوں کی زبان
خم سے برسات میں اس درجہ ہوا جو شراب
ہو گئی بد دھل گوں سے شراب اور گھٹا
(ضامن آزاد)

قول فصیل - وہی میں اس جگہ شہر ہے
آج تیری جلی سے ظالم تیر
لوہ میں شہر پور جاتا ہے (میر)
سودا نے شہر پور بھی نظم کیا ہے -

رات دن رنگ میں پھرتا ہوا شراب ہے
عرش تک بیاہ کا پہنچا ہے ترے شہر ہے
شراب وصل :- دھن کا شراب ہے، متعارف
کرتے ہیں۔ ملاقات۔ فارسی، ترکیب، موت
فصیح، رائج۔

ادہ جل اسی کو وہ پلاتے ہیں جلیل
ایام رنگ جسے پہلے بنایا ہے (جلیل)
شراب وکیاب :- شراب اور وراک
جو بد شراب نوشی کھاتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج
و اعظا: چھوڑ کر نعمت غلہ (ذوق)

شرابی :- شراب خور۔ خور، بادہ کش
مرصع۔ متوالا۔ فارسی، صفت، حرک، فصیح، رائج
دن پر خوں کی ک گلابی سے
مجرم رہے شرابی سے (تبر)
قول فیصل :- فارسی میں سانی کو بھی شرابی
کہے ہیں۔

شرابیں لٹھانا :- خرب شراب مینا
اردو صرف، غیر فصیح، رائج
محل صرف :- میرزا اسی جگہ پر تھا جہاں
تیرا چہرہ تر ہے اور جہاں تو پاک رہتا ہے اور
شرابیں لٹھاتا ہے۔ (ضاد آزاد)
شرابا :- زنا گاہ۔ ہوا کا شام اور روز
سے منہ پر سے کی آواز۔ اردو، تذکر

شرابے منہ کے ہیں بادل گرج رہے ہیں
نقارے سے ناک پر کچھ آج بچ رہے ہیں (انتا)
قول فیصل :- اہل کھنڈن معنی میں اب نہیں
بولتے۔

شرابا :- خون یا پانی کی دھار، دھڑک

بھلا۔
قول فیصل :- بھو کی حوریں خون کے شرابے
اور اپنے کے شرابے بولتی ہیں لعلیہ جمع شرابے
زیادہ متعل بھی ہے۔ بلند ہونا اور جاری ہونا کے
ساتھ اس کا مرث ہے بلند ہونا) سات سو
شرابے خون کے ایک مرتبہ بلند ہوتے ہیں۔
رطسم پرش ربا (دہنا) اس نے آواز دیکھا نہ
تا۔ جھپٹ کر اس زور سے اپنے دشمن پر
بھڑکیا کہ سر جھپٹ گیا اور خون کے شرابے
سے لگے۔ (ضاد آزاد)

آنسو کے واسطے بھی استعمال ہوا ہے جو اب
سردک ہے۔

سلطان جہاں پر علم تھا طاری
شرابے تھے آنسو دل کے جاری (عاشق)
شرابا :- دستہ، جگہ افساد پر پانا
ضاد کی ابتدا کرنا، فتنہ برپا کرنا۔ اردو صرف
طویل الاستعمال

محل وٹا :- تم جب تک بیاں دتے ہو مٹا کر
شرابا تھے۔
قول فیصل :- مٹی کے ساتھ شرابا بھی رائج
ہے۔

یہ ن عربہ جو ہے مرے چو میں اگر
وہل کی شب بھی اٹھے گا کوئی شرابے آپ
شراب (بمعنی) آگ کی چنگاری، پارہ
آتش، عربی، تذکر، سلیم بانہ، حبیب کی زبان۔
ہر رنگ میں شرابہ جو تیرے ظہور کا
نوسہ نہیں جو میر کروں کہ جو کا (سودا)

قول فیصل :- عربی میں یہ لفظ شرابہ بھی آگ
کی چنگاری کی جمع ہے فارسیوں نے تیسے عدد کو

وہے بدل کے بلور مغزو استعمال کیا۔
تا شرابے دل سوختہ انگشتہ ام (ضاد آزاد)
استخوان بندہ افلاک زہم رنجہ ام
محب تانوس نے باکھر لکھا ہے اور صاحب منتخب
نے بالفتح اردو میں بالفتح ہی لڑا ہوں پر ہے۔
شرارت :- بدی، خیار سانی، شہادت
بد ذاتی، بدی، خرابی، بد معنی، عربی مصدر
موت، فصیح، رائج۔

محل صفا :- بہت شرارت کرتے ہو اٹھا کے
بچوں کا دم گل جائے گا۔

شرارت نا :- شوخی، طعنی، بیانی، طعنی
چمن بن، فارسی، موت، فصیح، رائج

بہن کے ایک جانے سے وہ کہیں اداس ہو
شوخی نہیں رہی کہ شرارت نہیں رہی جلیل
شرارت :- دنگ، سرکشی، شور مل، غوغا
شوش - اردو (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنوں میں اہل کھنڈن نہیں
شرارت :- چٹائی، شرابہ، آگ کا
چٹا۔

چونکہ لفظ شرارت معنی شرابہ آئی ہے اس لئے
اس کے فعل کے معنی بھی ملتے ہیں جیسا کہ دستور کے
اس شعر سے ثابت ہے جو شاعر نے اسی خاصیت
سے بنا دیا ہے۔

کون مونی تھا کہاں لحد، کہے غنایا
ایک یہ بھی تھی صریح جان شرارت تیری (نصرت)
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنی میں اب اردو میں کل
مستعمل نہیں۔
شرارت کرنا :- شوخی کرنا، اردو صرف، رائج

مشوؤں کو چین ہی نہیں آنت گئے بغیر۔
تم امدان جاؤ شرارت کیے بغیر جو شمع آبادی
شرارت کرنا۔ بدی کرنا، برائی کرنا، دغا کرنا
اردو صرف، تلبیل، استعال۔
شرارت کرنا۔ خاد کرنا، شدش پر کرنا
اردو صرف، تلبیل، استعال۔
شرارت کی نظر۔ شوخی کی عجاہ، دکانی شہ
مشوؤں کی نگاہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج
نامح کو بلاؤ مرا ایمان مینھالے
بھر دیکھ دیا اس نے شرارت کی فکر
شرارتی۔ شریر، اردو صرف، عورتوں کی
زبان
محل صبر، کجبت، بڑا شرارتی، کاجو تم، مے ساتھ
نہ کھلا کرو
شرار چلنا بد فطرتی چلنا، اردو صرف، تبہ
یافہ طبع کی زبان
شیشہ دل میں جو کیا چکا شرارت عشق یار
شیشہ گر کہ تو بھی شیشہ کو نہ اٹکے بد
شرار چلنا۔ بد فطرتی چلنا، چنگاری اڑنا
اردو صرف، فصیح، رائج
ہر مے نکلے ہیں شرار تلش
بہ گما بس میں سراپاک ادا تلش
شرارہ۔ بد فطرتی، پارہ آتش، ہر گاہ چنگا
عربی مذکر، فصیح، رائج
عیاں جو شان سے کیونکر نہ گدھ طور کا عالم
رنگ صاف ہے ہر شرارہ تیغ قاتل کا
قول فیصل۔ عربی میں تاسے ہر دور کے ساتھ
شرارہ ہے۔ حالت وحف میں عربی ترکیب کے ساتھ
شرارہ ہو جاتا ہو۔

۱۰۔ اڑانا اور بکھنا، بھڑکانا، چکنا وغیرہ کے ساتھ
اس کا صرف ہے۔
وہ برق طور پہ آراکھم نے جس سے دم نہ مارا
بکھا ہوا تھا کوئی شرارہ حضور کے سنگ آستان کا
تھمر بگڑی
مے طالع میں کیا ہے کام گودوں کے تارے کا
چک جاکسے کافی آتش دل کے شرارے کا ذوق
شرارہ خیر۔ شرارے پیدا کرنے والا ناکار
صفت۔ قیسم یافتہ طبع کی زبان
شرارہ خیر ہے جو ہر تو میں صاف دعا
ساہ شام تھی پاروں دن جوشہ کن
شرار جانا، جگر دامت، اردو صرف
تلبیل، استعال
رنگ نے مے سے پای زیت عالم سے نہات
رہ گیا انسانہ نصرت گیا شہر دو گیا، رنگ
قول فیصل۔ اب زیادہ تر درتیں ہوتی ہیں۔
شرافت۔ نہایت، اسات، بزرگی، ادیت
ان نیت، عربی صمد، تونٹ، فصیح، رائج
تاروں کا خزانہ تو عورت نہیں مت
دوت سے کیے کو شرارت نہیں ملتی
ع شرین کھیں لگی ہے تو ہر شرارت ہاں دے گی
شاد غنیم آبادی
شرافت پناہ۔ ہندوستان کے دھڑوں
میں یہ کھانت آندوں کے واسطے بطور ناقاب
پداؤں میں کھا جاتا ہے۔ (نور صفت)
قول فیصل۔ استیل نہیں۔
شرافت سے۔ ہندوستان کے سرخ آدیت
کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج
محل صبر۔ وہ چاہتے ہیں جیسے کہ بڑی شرف

سے کام ہوا کہ چھوڑ دیا۔
قول فیصل۔ شرارت سے پیش آنا، شرف سے
کام لیا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔
میشہ راکت۔ (دبا گھر) ساتھ، حصہ داری
فاری، تونٹ۔
دو تیرہ تہاڑی گنی راسے تبارت
من بانو شرارت گنمے دست بنا جا، قافی
قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصل شرارت ہو۔
فاریوں نے اسی سے شرارت بنا لیا اور معنی دی رہے
دیئے۔ مولف تاروں، الا غلام نے کھا ہو کہ اس لفظ
کے ہتھال سے نصرت اور دوا، حراز کرتے ہیں، فصیح
شرارت ہے اس سے شرارت بنا لیا۔ شرارت عربی تونٹ
ساتھا۔ شرارت جدید عربی میں کہنی کو کہتے ہیں اور
جدید فارسی میں شرارت و شرارت کہنی کے معنوں میں
استعمال کرتے ہیں۔ بطور ترکیب فارسی شرارت مختلفہ
شرارت۔ سادی فارسی اور دہلی اسطلاحاً مشغول
ہے۔ مولف فرنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ غلط
شہور ہو گیا صحیح شرارت ہو لکس چونکہ کثرت سے بولا جاتا
ہے اور قانون تک آ گیا جو اس وجہ سے اردو شرار
دیا کیونکہ حقیقت میں شرارت ہی کہ بگاڑا ہو کر شرارت
روئے شرارت ہی باندھا ہے، چنانچہ میر حسن صاحب
ہے۔
یہ شرارت تونٹ سے کہ جانی نہیں
یہ حوام کی زبان ہے فقہا اس سے احترازا کرتے
ہیں
شرارت۔ دشمنی، عداوت، دشمن
جو باہم ہم نمدوں یا رشتہ داروں میں ہو۔ اردو
رشت، عداوت، دہلی کی زبان۔
دفرنگ، غیب

شراکت کرنا۔ دوستی، साथ کرنا، ساتھ

لانا، شریک ہونا، شریک کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

شراکت مختلف۔ وہ شرکت جس میں شریک

کی باتوں، وقت، شرت یہ اخلاف ہو، غرضاً وی شرکت، فارسی ترکیب، موٹ (نہ رنگ صغیہ)

قول فیصل۔ باہم مستقل نہیں۔ شراکت مساوی۔ برابر کی حصہ داری

برابر کا ساتھ۔ فارسی ترکیب، موٹ (نہ رنگ آصفہ و عظم لغت)

قول فیصل۔ باہم راجع نہیں۔ شراکت نامہ۔ شرکت نامہ، وہ تمام

جس میں ساتھ کی کیفیت راجع ہوتی ہو۔ وغیرہ شرکت، فارسی ترکیب، تذکرہ، عودوں کی زبان

برہنہ، قول فیصل۔ ان لکھتے نہیں آتے۔ شراکتیجہ۔ شریہ، غصہ، فارسی صغیہ

نفع راجع کہتے اس آب شراکتیجہ کو میں آج بشر کو یہ دھن ہو سرافش مشیر، حاس

شراکتیجہ۔ صغہ پروازی، شراکت لغت پروازی، فارسی موٹ، نفع راجع

محل صغہ۔ میرے ہم و صوا۔ بکھڑا ہی نہ گروں سے اس جنت نشان ملک کو جسم نہ بناؤ نہ کچھ پڑے

شراکت، شریعت میں شریک جمع شریک نہیں عربی لفظ، تذکرہ نفع راجع

محل صغہ۔ جن شرائط پر آپ صلح کرنا چاہتے ہیں وہ مجھے منظور نہیں۔

قول فیصل۔ دہلی میں نوٹ ہو۔ عام طور سے اس لفظ کو شرط کی جمع سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ شریعت

کی جمع ہے جس کے معنی ہیں شرط اور پچھے ہوئے کان واداف۔

شراکت منظرہ۔ ظاہر کرنے والی شرطیں حاشیہ شرطیں، توٹ (نہ رنگ آصفہ)

قول فیصل۔ باہم زبانوں پر نہیں ہو۔ شراکت، شریعت کی جمع، عربی، لکھتے

میں تذکرہ، دہلی میں نوٹ (نہ رنگ آصفہ) قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو

عرب کی ایک شیعہ و زیات کی کتاب کا نام شراکت الاسلام ہے اسے بطور اختصار شراکت ہی

کہہ دیتے ہیں۔ شراکت، (نفع، دل، شریان، بکھر کر جمع تمام جسم میں خون پہنچانے والی رگیں، وہ رگیں جن سے

اچیل کے خون نکلتا ہے، عربی، تذکرہ، اچیل کی اصلاح محل صغہ۔ طائر مدح، تار نفس سے رشتہ برپا ہو کر

بکھڑک رہا ہے، اس کے بعد کے کا اثر، چنگی، شریعت ہے، (تکلم، شرح لغت)

شرب۔ (باقیم، پنا، عربی مصدر، تذکرہ تعلیم یافتہ کی زبان

شرب سے عام گل سے یاد آیا ہوئی تو بکھر گیا، چین (صبا)

قول فیصل۔ اردو میں ترکیب ہی کے ساتھ اس کا استعمال ہو، جیسے اکل و شرب، شرب، غم

وغیرہ۔ شرب الیہود۔ (کنایتی) پوشیدہ طور سے شرب پنا، عربی، فیصل الاستعمال

تو یہ کاہر کھلا ہے نہ کہ چھپ کے پوشی

اسے شرب، طریقہ شرب، الیہود ہے (دراغ) قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں یہود کا شرب

پنا، چونکہ مسلمانوں کے خوف سے یہودی چھپ کے شرب پیتے تھے اس وجہ سے پوشیدہ شراکت کے

معنی میں مستقل ہو۔ شرب، شرب، مصری، یا قندہ میں پکا ہوا

عرق جیسے شرب غلاب، شرب انار، عربی تذکرہ نفع راجع۔

بوسہ ب کا مزہ کے پایا ہے میں نے۔ حلق سے میرے ہو جب شرب غلاب اترا (آتش)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں ایک بار پنا وہ مقدار جو ایک دفعہ پی جائے لیکن اردو میں

ان معنی میں مستقل نہیں۔ شرب، وہ پانی جس میں شکر یا قند گھلا

ہوا ہو عربی لفظ، تذکرہ، نفع راجع محل صغہ۔ مرزا سوسا کی زبان کا حال نظم میں

تو سب کو معلوم ہے کہ کبھی دودھ ہے کبھی شربت مگر شرب بڑی شکل ہوتی ہو، غلط مصری کی ڈلیاں

چاہا پڑتی ہیں۔ (آب حیات) چھکا ہوں نشہ میں بہت مایا

لجے بہے اب سنے کے شربت چلا (تیر ح) قول فیصل۔ اس قسم کے شرب میں جس چیز کا

عرق خالی کر دیتے ہیں اس کے نام سے کہتے ہیں جیسے الیہود کا شرب، مائے پنا کا شرب، اور تخم پنا کا

ڈال دیتے ہیں تو تخم پنا کے کا شرب کہتے ہیں۔ شرب انار۔ انار کا شرب جو انار کے

عرق سے بناتے ہیں فارسی ترکیب نفع راجع۔ قول فیصل۔ یہ شرب زیادہ تر نرسا مدح کے وقت حلق میں چھکا یا جاتا ہے۔

شریت انارین۔ - انارین شریت
 کا شریت۔ - مذکر فارسی ترکیب۔ اہاکی اصطلاح
 قول فیصل۔ - انارین شریت ہے، اس کا تفسیر لغت
 عربی غلط ہو کر اہا سنوں میں ہی تحریر کرتے ہیں۔
 شریت پینا۔ - تندی شکر پانی میں گونا
 یا گھول کے قوام کر لینا۔ اردو صرف فصیح و راج
 رفتہ رفتہ رواہ پر دھندل کو لانا ہے ضرور
 لے چلوں شریت بنا کر تندی کو انگور کا دھیر
 شریت پینا۔ - تندی شکر پانی میں گھول
 کے پانا اردو صرف فصیح و راج
 شریت پینا۔ - سلسلہ کی ایک رسم
 جو نکاح کے بعد شریت پلا کر ادا کی جاتی ہے اور اس
 کے عرصہ کچھ نقدی دھن۔ - اولوں کے واسطے ڈالنی
 پڑتی ہے۔ خوشی کی رسم ادا کرنا۔ - دفرنگ مغیر
 قول فیصل۔ - لکھنوی میں رسم کو شریت پلائی
 کہتے ہیں۔
 شریت پینا۔ - تمام کا نکاح سے پیشتر
 برائیوں کو شریت پانا بعض شہروں میں بد نکاح
 کے پلا جاتا ہے۔ - (ذرا لغت)
 قول فیصل۔ - لکھنوی میں یہ رسم شریت پلائی کے
 نام سے موسوم ہے۔
 شریت پینا۔ - بات پھر انارین لکائی کرنا بہت
 کرنا۔ - اہل ہندو کی زبان (ذرا لغت)
 قول فیصل۔ - وہی کے ایک قدیم مت سے یہ سنی
 جی لکھے ہیں۔ - تنی میں گناہ دینا۔ - لکھنوی میں راج
 نہیں۔
 شریت پلائی۔ - راہ نقدی جو سچا یا برائی
 کے روز دوا اور دوا کے رشتہ دار شریت پینے
 کے بعد شریت کی تھالی میں ڈالتے ہیں۔ - اردو لکھنٹ

فصیح و راج
 محل صبر۔ - اس کے بعد محلہ اسے تھالی جوڑ آیا۔
 شریت آیا، شریت پلائی کی کہیں اشرفیاں دیں۔
 (ذرا لغت)
 شریت چٹا۔ - یہی اصل سے بنایا ہوا
 شریت جو گڑھا ہوتا ہے مرین کو دینا۔ - اردو
 صرف و فصیح و راج
 ہوں خاک جاٹ کے کہتا بھی تھا شریت
 جو شریت بے گوں ذرا چھانے سے
 شریت دیدار۔ - دیدار کا شریت سے
 استفادہ کرنے ہیں، فارسی ترکیب کا فصیح
 راج
 کوثر کو بھی دیکھوں نہ کبھی آنکھ اٹھا کر
 میری جو ترے شریت دیدار ہو گیا
 دل اٹھاتا ہے مرے دیدار کا آج
 نشہ ہے اس کو سے شریت دیدار کا آج
 شریت دیدار۔ - ایک قسم کا شریت
 جو رواہ مستعمل ہو۔ - فارسی ترکیب اہاکی اصطلاح
 یہ ذرے تنفر ہے کہ ہوتا ہوں جو بیار
 جاتا ہے ایک شریت دیدار کے میں
 شریت عتاب۔ - عاص طریقہ ہے عتاب
 کہ بنایا ہوا شریت، فارسی ترکیب، مذکر فصیح
 راج
 مرین عشق کو تم پوچھ کر بیویوں سے
 مدام شریت عتاب کیا پاتے ہو
 شریت تندی۔ - گڑیا شکر کا شریت، فارسی
 فصیح و راج
 لطف ہو سہ ہر دم پر ہوا جب توڑم
 شریت تندی۔ - گڑیا شکر کا شریت، فارسی

شریت کا گھونٹ۔ - نایت خوش گور
 اردو۔ - گھونٹ، فصیح و راج
 محل صبر۔ - پے چیدہ سے پے چیدہ ہون کو
 اس صفائی سے ادا کر جاتے تھے گویا ایک
 شریت کا گھونٹ تھا کہ کاؤں کے رستے پر دیا۔
 (آس جیات)
 شریت کے پیالے پر نکاح پڑھا دینا
 شریت کے پیالے پر نکاح کر دینا
 غریبوں کی طرح صرف شریت پالنے کا نکاح کر دینا
 اردو صرف و پہلی کی زبان۔
 محل صبر۔ - گھونٹ کی ماں نے کہا۔ آخر
 تھاری برسی کیا ہے، شریت کے پیالے پر
 نکاح پڑھا دوں۔ - (ذرا لغت)
 شریت کے لکھنٹ پینا، یہاں یہ خوش گور
 مرے دار، بخت مرے کا۔ - اردو، مذکر فصیح
 راج
 محل صبر۔ - محبوب کی باتوں کی تھی شریت
 کے سے گھونٹ کا مزاج ہو۔
 قول فیصل۔ - کو گھونٹ کر کے صرف
 شریت کے گھونٹ بھی کہتے ہیں۔
 شریت کے سے گھونٹ پینا
 کسی کو یہی چیز کو مرے سے کر پنا دے کہ
 کسی تلخ بات کو حوتی سے برداشت کرے۔
 محل صبر۔ - میں نے تم کو پہلے لکھا تھا کہ سنگنی
 چوٹ بانا کوئی بیجا بات نہیں۔ تم نے اس کا
 جواب نہیں دیا اور شریت کے سے گھونٹ
 پی کر رہ گئیں۔ - (ذرا لغت)
 قول فیصل۔ - صرف مرزاگ آصفیہ شریت
 کے سے گھونٹ لکھ کر پینا لکھا ہے۔ - ہن لکھنٹ

دونوں صورتوں سے ہوتے ہیں۔ صاحب نور اللغات کی تحریر کردہ مثال سے اس کا دورے کا مفہوم نکلتا ہے۔ شربت جو کہ پیو ہوا حالانکہ مفہوم وہی ہو جو گھونٹ کے ضمن میں کہا گیا ہو۔

شربت کے گھونٹ کی طرح اتار گیا
فیسے کو پی کر رہ گیا۔ (عمارات بند دستان)

قول فیصل۔ اہل گھنٹہ اتار گیا، کی جگہ لیا گیا ہے

شربت گھونٹ: پانی میں شکر و غیرہ ملا کر شربت بنانا۔ اردو صفت: نفع، راج

محل صفت۔ نوڑنے شربت نیلو فر کوڑے میں گھول کر تیار کیا اور کھا کر ذرا اوپر شریف سے چلے (آب حیات) شربت مرگ۔ (کنیثہ صفت) فارسی ترکیب طیب استعمال

شربت مرگ سے محروم نہ رہتا کبھی خضر ایک ناکام اسے آپ بھنے رکھا

قول فیصل۔ پینا پلا اور غیرہ کے ساتھ اس کا مرثیہ یوں کہل گئے پانی میں تباہ جیسے

اردو شربت مرگ کی گئے سب بیمار عذاب کی شربت وصال:۔۔۔ حال کا شربت سے

ستارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب نفع، راج قول فیصل۔ اسی کو شربت وصال کہتے ہیں۔

شربت وصال نہ پیتے وہ نہ سم کھانے وہ کیا قیامت ہوئے بیٹھے وہ نہ مر جانے وہ جہنم لہری

شربتی مٹا۔۔۔ زرد آلو۔ فارسی (نور اللغات) قول فیصل۔ اہل گھنٹہ نہیں بولتے۔

شربتی مٹا۔۔۔ ایک قسم کا ہلکا زرد گسی تہ سرنی لئے ہونے رنگ، ہارنگھار، تہ سرنی ہارنگھار رنگ شربت کے رنگ سے خواجہ اردو صفت: نفع، راج قول فیصل۔ زیادہ تر شرابی رنگ کہتے ہیں۔

شربتی:۔۔۔ عقیق جس کا رنگ شربت سے مشابہ ہو۔ اردو و زائد کر، نفع، راج

قول فیصل۔۔۔ سے زیادہ تر شرابی عقیق کہتے ہیں شربتی مٹا:۔۔۔ ایک قسم کا بیٹھا بیٹھا جسے بیٹھا

بھی کہتے ہیں اور بجا میں اکثر چوسا کرتے ہیں۔ اردو شربت۔ (فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل گھنٹہ نہیں بولتے۔ شربتی مٹا:۔۔۔ ایک قسم کا نباتات باریک اور قیص

کیزا جیسے ستم، تن، زیب، آب، دواں وغیرہ کہہ سکتے ہیں اردو، شربت، نفع، راج

محل صفت۔ دوسرے بزرگوار زیبا اندام، نازک فرام کپیل لٹ کا دھانی رنگا ہوا کرتا اس پر وہ پچے کر

والی نہیں شرابی کا تین کر قوی کا انگر کھا افسانہ آواز قول فیصل۔ اب اس کپڑے کا رواج ختم ہو گیا ہے

شربتی مٹا۔۔۔ ایک قسم کا پڑا بیٹھا فالسہ بدلی میں شکاری فائے کہتے ہیں۔ ذکر اہل گھنٹہ کی زبان

یہ آپ آب خال منع یا اسے چمکے شکاری جو تھے وہ شرابی اب فائے ہوئے

(نور اللغات) قول فیصل۔ مولف نور اللغات کے ان معنوں پر اعتراض کرتے ہوئے صاحب فرنگ اترنے کھا

ہے۔۔۔ پہلا سوال یہ ہو کہ حجر کے شرمیں فائے کی دیوں نہیں شکاری اور شرابی موجود ہیں اسی صورت میں ایک

گھنٹہ اور ایک دیوی کی نگر ہو گیا۔ میرت ہوتی ہو کہ گھنٹے اس قدر قریب ہوتے کہ اوصاف حضرت

مولف گھنٹہ کی زبان سے بڑی حد تک ابلتے۔ شرابی فالسہ قد میں بڑا، مٹا کے حقیقت ہے ہے

و شرابی قد میں چھٹا اور شکاری بڑا ہوتا ہے۔ شرابی بے باں اور ڈانٹنے میں ترش ہوتا ہے (مکی آپ

شربت بنا کر پیتے ہیں۔ شکاری میں ترشی بالکل نہیں ہوتی اس لئے یوں ہی یا پھٹی بنا کر کھاتے ہیں۔ اب تک

شرابی فالسہ بڑا تھا۔ شکاری تک پیچھے پیچھے وہ بڑا ہو گیا عادت یہ ہو۔۔۔ ایک قسم کا فالسہ حیات شیریں

اور بڑا ہوتا ہے:۔۔۔ یہ عجیب لغت نگاری ہو کہیں کہیں کہیں کہیں:۔۔۔ مولف ہندو لغت صاحب فرنگ اتر

کی تاہم بڑا ہے اور خالی شرابی نہیں بلکہ شرابی قاب کہتے ہیں:

شربتی مٹا۔۔۔ ایک قسم کا کبوتر۔ (نور اللغات) قول فیصل۔ اہل گھنٹہ بالکل نہیں بولتے۔

شربتی مٹا۔۔۔ اس کا بھرا ہوا۔۔۔ وسیلہ اس دار اردو صفت

قول فیصل۔ اہل گھنٹہ نہیں بولتے۔ شربتی اٹار۔۔۔ ایک قسم کا بہت سرخ اٹار

قد عادی اٹار۔ اردو۔ ذکر نفع، راج۔ شرابی آنکھیں:۔۔۔ رسی آنکھیں، روجری

آنکھیں۔ اردو نفع، راج۔ محل صفت۔ مولوی صاحب کی قطع سے شرابی

آنکھیں، گول گول دیے سے، پھرے پھرے گال جو رہے پھرے بال۔ (فائدہ اکراد)

شر پڑھانا، جگر اڑھانا۔ اردو صفت نفع، راج

محل صفت۔ اس بات کو ہمیں ختم کر د شر پڑھانے کے کیا فائدہ۔

قول فیصل۔ اس کا مذم شرب پڑھا بھی بولتے ہیں۔

مذمتیالو یہ گالیاں کیا خوب۔۔۔ خسیکے پڑھ پڑھ شرب دیکھ

ہم اشقوں میں اور کچھ اچھا ہوا۔

اسے ترکہ شریعتی تھے گیسو بڑے نہیں
شعر پر یہ مفہم فقہ پر ہوا ہر بات میں
پیدا کرنے والی۔ فارسی ترکیب صفت فصیح راج
محل دشت۔ آپ جنہیں لائے کو کہتے ہیں وہ انتہائی
شریعت انسان ہیں یہ اس سے کہنا اپنے نہیں کرتا
قول فیصل۔ مفہم پروردگار کے معنی میں شریعتی
جی راج فصیح ہے۔

شعر یہ۔ وہ پانی کی وہ مقدار جو سیرابی کے
لئے کافی ہو۔ ایک قسم کی چھوٹی شگ۔ عربی و ہندو
ہر ایک جیسے میں دیکھتے تھے نام تمام
کچھ لیں۔ جی چھلیر۔ شریعت پروردگار کی راج
قول فیصل۔ نام حضرت سرائی نامگ سرائی سے
رہا۔ مٹی کے ڈھلے کو شریعت کہتے ہیں۔ عراق میں اس
کا استعمال بہت ہے۔ عربی میں پانی کی اس علت۔ اگر
شریعت کہتے ہیں۔ سیرابی کے لئے کافی ہو۔ وہ چھوٹا
وہی کہتے ہیں۔ اردو میں ان سے ہی راج نہیں۔
شعر یہ۔ ابلاغ۔ بیان، اظہار، کھول
کر کہنا۔ عربی، عربی، عربی، راج
کل ان کے آگے شرح مثنوی کی آواز و خوش
اتنی بڑھی کہ لفظ کو بے کار کر دیا۔ شیخ آبادی
شعر یہ۔ تفسیر، تشریح، اہل کی تفسیر
طبی، تونٹ۔

اسے ترکہ شریعتی تھے گیسو بڑے نہیں
اول نظر کو ذرا جو شرح آفتاب کی
قول فیصل۔ اس کتاب کو بھی شرح کہتے ہیں جو کسی
مثنوی کی تفسیر ہو۔

لب جان بخش کے قیام وہ خط
شرح ہے مثنوی زندگانی کی
شرح یہ۔ حاشیہ، حاشیہ، حاشیہ

عربی مثنوی۔
قول فیصل۔ عام طور سے اسے حاشیہ ہی
کہتے ہیں۔

شرح مثنوی۔ شرح، بجا و قیمت، مول
مثنوی، فصیح، راج

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر خرافات
کے ساتھ ہے۔ جیسے شرح سود۔

شرح مثنوی۔ پڑنا، وہ شرح یا
خراج جو بیگہ یا بی بی لگایا جائے۔ اردو
مثنوی۔

قول فیصل۔ اسے عام طور سے شرح
کہتے ہیں۔

شرح مثنوی۔ زخم، زخم کی ہر
بیزان شرح کا مثنوی۔ اردو۔ مثنوی، مثنوی

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں میں جو
شرح تشریح کرنا۔ اہل کی تفسیر لکھنا۔ اردو
صرف فصیح، راج

دور پر سینے کے کھینچا ہوا اردنگ سے
کوسے کا شرح وہ جس کو تحریر دل بہار
قول فیصل۔ شرح، رقم، راج، تفسیر مثنوی میں
متمل ہے۔

شرح جن کی کہ رقم اور زیادہ
ہو چاک، ابھی جیب تھم اور زیادہ
شرح یہ چرچا ہے۔ شرح کھانا، کسی کتاب پر
نوٹ لکھنا۔

قول فیصل۔ دل لکھ نہیں بولتے۔
شرح خوراک گواہان۔ گواہوں کی خوراک
کا معمول۔ اردو مثنوی۔

قول فیصل۔ لکھنوی، اسی کی خوراک کہتے ہیں
دورنگ، صنفی

شرح ذیل۔ نیچے لکھی ہوئی تفسیریں۔

قول فیصل۔ لکھنوی، عام طور سے تفسیر ذیل کہتے
ہیں۔

شرح سود۔ مقررہ، سود، سود کا معمول
عربی، الفاظ، فارسی، ترکیب، اردو صرف، مثنوی
فصیح، راج

شرح کرنا۔ (مثنوی) تفسیر بیان کرنا، مثنوی
بیان کرنا کسی امر کو کمال وضاحت اور سہولت
کے ساتھ لکھنا یا کہنا۔ تفسیر بیان کرنا، تفسیر
کرنا، اردو صرف، فصیح، راج

کیا کہوں شرح ختم جانی کی
میں نے مرنے کے زندگانی کی
شرح کرنا۔ شرح، مقررہ، مقررہ، مقررہ

قول فیصل۔ لکھنوی، مقررہ، مقررہ، مقررہ
شرح کرنا۔ کسی کتاب کے متن کی تفسیر
یا شرح لکھنا۔ اردو صرف، فصیح، راج

شرح کرنا۔ (مثنوی) تفسیر بیان کرنا، مثنوی
اردو صرف، ابھی کی زبان، دورنگ، صنفی
شرح لگان۔ لگان، لکھنا، شرح، لکھنا
اردو، مثنوی، فصیح، راج

شرح۔ دہون، مقررہ، لکھنا، پارہ، لکھنا
لکھنا کی پیگاری، عربی، مقررہ، فصیح، راج

حبیب اللہ، سینہ سنگ میں
جبر اسوز، لفظ دل سنگ میں (سج خندان)

شرح۔ لکھنوی کے مشہور اول نویس عبدالمجید کا تخلص
مثنوی میں بقدم لکھنوی پیدا ہوئے۔ سال کی عمر میں
اسے نانا کے ہاں جو میا براج ککے میں جلاوطن بادشاہ
کے رخصتے لکھے تھے۔ ۱۸۵۷ء میں مقرر لکھنوی میں آئے

حالی ، مدھ میں آواز کے ہم عصر تھے ، مگر شہر و
دقات ہوئی حوالی توڑے میں مٹیوں کے ٹیکے کے مسلسل
دفن ہوئے ۔
شہر اڑانا ۔ چنگی دی رانا ، اردو صرف فصیح
راج ۔

دشت و دشت میں شہر اڑانے تھے بہ
برقی ابھی مٹی مری و بنیر سے
شہر افشاں ، چنگاریاں اڑانے والا ،
فارسی ترکیب ، فصیح ، راج ۔

آہ روئے میں شہر افشاں ہوئی فرقت کی شب
میں طرح اڑنے میں مگن ہوش تیرات میں جلال
شہر افگن ۔ چنگاریاں اڑانے والا ، فارسی
صفت ، تعلیم یافتہ بھٹے کی زبان

شہر افگن ہوئی فرج شیا طیں
فلک پراٹھ کے پنے شعلہ کیں (مخرج الطائین)
شہر بار بار ، چنگاریاں ہر آنے والا ، فارسی
صفت ، فصیح ، راج

دیا میں دکھاتے ہیں اسے پیسہ و افان
روئے میں جو ہم کھینچتے ہیں آہ شہر بار
قول فیصل ۔ بڑا کے ساتھ اس کا مرثیہ ہو ۔
برسات کے دن آئے تو مگن نکل پڑے

دیا چ میں تو نالہ شہر بار ہو گیا تو اجداد
تواریک صفت بھی ہے جیسے تیغ شہر بار ، شہر بار
دھنیر ۔
شہر بار پیا ہونا ۔ چنگاریاں بکنا ۔ فارسی
فصیح ، راج

سیا جو آتش غم نے مرا بہ تنگ ہو
کوشل نگہ رگوں میں پو شہر بار
شہر حیرتہ ۔ اڑتی ہوئی چنگاریاں ۔ فارسی ، تسلیم

نات بک زبان
شہر بستی ہیں بیانی سندھ سے
اسے جہاں آپ کو جو سوختن کیا ۔ ویس
شہر چھڑانا ۔ چنگاریاں بکنا ، اردو و فارسی
کی زبان ۔

سیکھ روئے کے اثر سے ہوئے پھر بھی آب
جہر ہے ہیں ہاتھ شہر بار کے ٹپکے گئے
شہر چھڑنا ۔ چنگاریاں بکنا ، اردو صرف فصیح
راج ۔

چاہے عالم میں فروغ اپنا تو پھر ہے جدا
دیکھ بکے ہے شہر جہت ہی تھکے جدا
شہر ریزہ ۔ ریا سے بھلی چنگاریاں اڑانے
والا ۔ وہ چیز جس سے چنگاریاں اڑتی ہوں فکاری

ترکب تسمیہ یافتہ بھٹے کی زبان
محل صفت ۔ کنارے پر اس بیابان شہر ریزہ اور
وادی دشت خیر کے ایک تالاب آگ سے جہر نظر آ
دھسم ہوش رہا

قول فیصل ۔ چنگا کے ساتھ اس کا مرثیہ ہو ۔
نبرد قات برنگ کوہ اوند
شہر ریزہ ، انجیس شہر شعلہ (مخرج الطائین)
شہر افشاں ۔ چنگاریاں اڑانے والا ، فارسی
صفت ، فصیح ، راج

انگاد سے بھٹے جہاں تو پانی شہر افشاں
نہ سے کل پڑی تھی ہر کجی کی زبان
شہر ریزہ ہونا ۔ تھنہ فرو ہونا ، نالہ و نانا
اردو صرف ، فصیح ، راج

قول فیصل ۔ زیادہ تر فصیح شہر بار زبانوں پر ہو
خیر اب بھی فصیح شہر بار ہو
مرآتھوں سے چل کے جہد ہوا (مخرج الطائین)

شہر کا ہنسا ، شہر کے بکپے کے کنا بیست
اردو ، صرف ، فصیح ، راج ۔
فانی راہ میں پھر جون کے بیٹھے ہیں
انجیس کو دیکھ کے شہر کو دیکھتے ہیں

شہر بکنا ۔ چنگاریاں بکنا ، اردو صرف فصیح راج
آہ کے ساتھ چنگا شہر آتل دل
چرخ پر جہکے دھڑ دھڑ جانا
شہر ریزہ ۔ بہیب شہر بکپے میں بھرا ہوا فکاری
تعلیم یافتہ بھٹے کی زبان

قول فیصل ۔ شہر کا صفت میں ترکیب ساتھ شہر ریزہ
نظم کرتے ہیں ۔
نظر آئے جو دونوں شیر شہر ریزہ
چرخا در بار ہوں کوڑ سے ریزہ (مخرج الطائین)

شہر بار ۔ با فصیح ، عمد بیان ، قول و قرار
عربی ، نوشت ، فصیح ، راج
فتن ان پہ مدح دقت تھا ہو تو جانیے
شرط دنا جو کہ وہ ادا ہوتا جانیے

شرط دنا ۔ قید ، پابندی ، عربی ، نوشت ، فصیح
راج ۔
تہہ خیزد : سکندر کو اسے انیر
ہر سہی میں ہے شرط نقد ہوئی

شرط دنا ۔ باز کا داؤں ۔ عربی ، نوشت ، فصیح
فصیح ، راج ۔
شرط بھی اور پھر تھاری حشرط
جیت لی تہ نے میں نے لاری حشرط

قول فیصل ۔ بڑا ، جین کے ساتھ اس کا
مرثیہ ہے ۔
شرط دنا ۔ قاعدہ ، دستور ، طریقہ ، فارسی
نوٹ ، فصیح ، راج ۔

شکل ص ۱۰ - شرط اسلاف یہ ہے کہ آپ کسی کی طرف سے نہ کریں۔
(فقد لغت)

شرط ۱۱ - لزم، انحصار، ضرر، عرق، مرث، نصیب، راج۔

عشق عیش کے نفار سے کہ
شغل غنیمت گر میں زور ہے شرط

شرط ۱۲ - سہو، ایسا، بھلا، یا نیکو، یا بد، یا گناہ
میں یہ ضروری نہیں ہے کہ عمل پر لزم، راج

ہے شرط کہ اس تیز زبانی کی سزا دوں
دو رخ کی تو بے سے زبان کو بلاصل

شرط ۱۳ - بیچ و دہن وغیرہ میں کسی چیز لازم
کرنا یا اپنے ذمے رکھ کر یا عری بونٹ نصیب، راج

شرط ۱۴ - ادا ہونا۔ اس کام کا جو جس کا ہونا
لازمی قرار پانے لگا ہو۔ اردو صرف تھیل الاستعمال

فحش ان پر وزن و قوت تھا ہر تو بے
شرط دانا جو کہ ادا ہو تو جانیے شرف

شرط ۱۵ - بائندہ کے سونا۔ شرط ہر کے
سونا۔ جو شخص بہت سوتا ہے اس کی نسبت کہتے

ہیں کہ شرط ہر کے سوتا ہے۔
نصیب سونہ قہید اور کوئی ہوتا ہے

شرط ۱۶ - بائندہ کے سونے وہ تو تاج
مردوں کو ہے عذر اگر اپنی نیکو

سوائے تو مشورہ کے ہمارے نصیب کے نہ ہو
قوانین۔ پوری شہر مردوں شرط بائندہ کے سونا میں

کہ صرف فریب اثر سے کیا ہو کہ جو شائیں پیش کی گئیں
انہیں سے جو شیئے کہ پورا کامدہ مردوں سے شرط بائندہ

کے یا چہ کے سبب نہ کہ غالی شرط بائندہ کے یا چہ کے
شرط بائندہ ہونا۔ سہو، ایسا، بھلا، یا نیکو، یا بد، یا گناہ

کی زبان۔
یہ تو چلا جو تاج اداں پیام وصل

میں شرط بائندہ ہوں جو ہے آبدہ ہر
قول فیصل۔ اپنی کھڑاں عمل پر شرط چہ

ہوتے ہیں۔
خو تھاری نہ جائے گی چلی

اس میں ہر چاہو ہم سے ہر شرط
شرط بائندہ ہونا۔ بائندہ ہونا

اردو صرف تھیل الاستعمال
دیکھیں تو پتہ کون ہے اس کی داہیں

بیٹے ہیں شرط بائندہ کے نقش پا سے ہم
قول فیصل۔ زبردہ تر شرط چنانچہ یہ

شرط بچا لیا۔ شرط پوری کرنا۔ اردو صرف
نصیب، راج

جان بھی تو نہ بجا شرط رفاقت لانی
یاد اس قامت و ثنائی قیامت لانی

شرط پدنا۔ بائندہ ہونا۔ بائندہ ہونا
اردو صرف نصیب، راج

شرط بد کر قول سمراست چہرہ زبانی
آج نیات ابو عباس سے اونٹوں قنار

شرط پدنا۔ بائندہ ہونا۔ اردو صرف
نصیب، راج

ہری کس روز اس گل روئے شرط کدنی مجھ سے
ہندو نکھوں میں دشمن کی میں فانا سا چاند

شرط پوری کرنا۔ عہد پورا کرنا۔ اردو
صرف نصیب، راج

شکل ص ۱۱ - صاحب نے خواہی کی جس بندہ میں
ادادہ ہو نہ نقل کریں۔ حاجتقران زبان اپنے رفیق

تہ پوری کی دھم بوش رہا بد شر۔ اردو
قول فیصل۔ اس کا لازم شرط پوری ہونا بھی راج نصیب

کام عشاق کا نام ہوا
خوب پوری ہوئی تھاری شرط

شرط کھڑا۔ اہم چہ دیوان ہونا
چہ لانا۔ اردو صرف دہلی کی زبان

آج مہری مری تھاری سندھ
دہلی کی شرط بھی ہے پاری شرط

دہلی مجھے دل پر ہے زبان پر جو تھیں تاز
یہ شرط کھڑا بانی کے جھوٹے کو سہرا ہو

شرط جیتنا۔ ہری ہوئی باڑی جیتنا۔ اردو
صرف نصیب، راج

شکل ص ۱۲ - حاجتقران زبان اپنے رفیق کو تلاش
کرتے ہوئے آئے اس معیت میں ان کو دیکھ کر شرط

پوری کی کٹھیاں اڑائیں شرط جیتی۔ ہمارے
قبلہ و بعد کا عقیدہ ہوا۔ دھم بوش رہا بد شر

شرط کرنا۔ بائندہ ہونا۔ عہد کرنا، بائندہ ہونا
ادنا، ذمہ لیا۔ اردو صرف نصیب، راج

شکل ص ۱۳ - حکیم صاحب شرط کو کے دن اور
ساعت مقرر کر کے سرین کو اچھا کیا کرتے تھے۔

(قدیم سہو منبر خندان اردو)
شرط لگانا۔ عہد کرنا، بائندہ ہونا

اردو صرف نصیب، راج
شکل ص ۱۴ - ایک کی رسم میں چاندی کے نوٹ کی

شرط آپ نے غلط لگائی ہے کہ کی داسے غریب میں
شرط لگانا۔ بائندہ ہونا۔ بائندہ ہونا

از شرط ہونا۔ عہد دیوان کرنا۔ اردو صرف
دہلی کی زبان
آپ کے سر کی تم مرتے ہیں ابرو پر ہم

نہ لگاؤ نہ منہ ڈالے جو کما اور خط قدر بگڑا
شرعیاتی ہونا، عقیدہ کی ہونا، اردو صرف
نہیں، رائج۔

کب پر نہیں لگی ہے شرط امتداد کی
کب کبیں سرے سے آنکھیں رہا رازا کی
شرعیاتی ہونا، باندی ہونا، عہد ہونا، اردو صرف
نہیں، رائج۔

مشرقی تو بہتر ہے میں جیت سادہ کا
راہ سے کچھ سے شرعیاتی ہو کر شرعیاتی
شرعیاتی ہے۔ واجب ہے لازم ہے، اردو
صرف، نہیں، رائج۔

محل صرف۔ لیکن آج ہم کے میں اتنے کام
کے قدر دانی شرعیاتی ہے۔ (دعا ہے آؤ)

شرعیاتی بلکہ ہر مراک امر میں
عیب بھی کرنا کوئی عیب
شرعیاتی را، اثر رکھنے، شرعیاتی، کسی شرعیاتی
رو، صفت سبک

محل صرف۔ یہ سودا شرعیاتی دیا ہے تاہم جو چیز
دیا، (دعا ہے آؤ)

حق کو فیصلہ۔ اہل کفر اس میں میں افغان کے
سابقہ ہوتے ہیں جیسے نکاح شرعی
شرعیاتی رہ ضرور، بیشک، بلاشبہ منہ کے
موقع پر عورتیں ہوتی ہیں، اردو، تابع فعل عورتوں
کی زبان دہلی کا صرف۔

اپنے اب جان سے دھونڈی لگی شرعیاتی نہیں
ہوتی جو ہر دے سوچو بندگی لگی شرعیاتی نہیں
توکل فیصلہ۔ نون قرآن، اٹھنے کھاؤ۔

لکھنؤ میں عورتیں یہ مفہوم شادی ہونے سے ادارتی
میں۔ دیر سے نسخہ دینی میں دشمن کا شرعیاتی طرح

درج ہے۔

ہر فن جو ہر دے سوچو بندگی لگی شرعیاتی نہیں
دھول کی اس سے زبان اب تو میں ہادی لگا
(فرنگی اثر)

شرعیاتی لگانا۔ قیدی لگانا، پابندیاں
عام کرنا۔ اردو صرف، نہیں، رائج۔

شرعیاتی جو بندگی میں لگانا ہونا
اسے دعا عطا نماز نہ لکھڑی جو ہوا شاد

شرعیاتی ہے۔ (شرعیاتی) باغیچہ، گھر، دکان
یاں معدود شدہ دھوک، اردو جملہ میں ایک
کام کے ہونے پر دوسرا حکم لگایا جائے۔ وہ بلا جو
شرعیاتی جزا سے مل گئے پورا ہو، عسکری ہیئت
اردو، للاح منقطع۔

شرعیاتی ہے۔ منسوب بہ شرط۔ اردو کے شرعیاتی
میں نہ درج شک، بلاشبہ۔

افسوس کہ آج شرعیاتی سما میں گئے (دعا ہے آؤ)
قول فیصلہ۔ عام بول پال میں بلا تشدید
شک ہے جو اردو ہے۔

شرعیاتی ہے۔ بلا شرعیاتی، اس شرعیاتی پر
اس اثر پر۔ اردو صرف، نہیں، رائج۔

روک سکتی نہیں آؤ سے سے کچھ کوئی ملید
شرعیاتی ہے کہ وہ یازیب کی جھنگار نہ ہو (دعا ہے آؤ)

شرعیاتی ہے۔ لازم ہے۔ اردو
صرف، نہیں، رائج۔

شرعیاتی ہے۔ (دعا ہے آؤ) راہ راست۔ وہ راہ
راست جو خدا نے بندوں کے واسطے پیدا کی اور

جس کا حکم فرمایا ہے آئین مذہب، اسلامی قوانین
شرعیاتی، نہیں، رائج۔

بیان کرتے ہیں مسی میں راہ زیادہ پرست۔

شرعیاتی شرعیاتی میں اس واسطے طالع نہیں اتیر

شرعیاتی ہے۔ اردو کے شرعیاتی، قانون اسلام
کے موافق، عربی، تابع فعل نہیں، رائج۔

محل صرف۔ مایوں کے ساتھ شادی کرنے کو آپ
شرعیاتی جائز سمجھتے ہیں۔ (دعا ہے آؤ)

قول فیصلہ۔ مختلف تکیوں کے ساتھ رائج ہے
مثلاً شرعیاتی ہونا، شرعیاتی حرام ہونا، شرعیاتی
ہونا، شرعیاتی ہونا، وغیرہ

شرعیاتی جائز ہونا۔ شرعیاتی اسلام کی رو
سے مباح ہونا، مذہبی قاعدے کے موافق دوست
ہونا۔ اردو صرف، نہیں، رائج۔

محل صرف۔ ہر وہ ہندو گمانے میں جو نہیں شرعیاتی کرنا
جیسے مرغ، تیر، شیر، وغیرہ، اس کے کہ شرعیاتی جائز ہو۔

قول فیصلہ۔ اہل سن میں شرعیاتی طالع ہونا نہیں
ہوتے ہیں۔

شرعیاتی عرفاً ہے۔ قاعدے قانون اور دوا
نہ رو سے، عربی الفاظ غلبہ یافتہ ہونے کی زبان

ہمالگی کے شرعیاتی عرفاً معنی میں
اس پر یہ طرہ ہے کہ قدیمی ہے معنی

شرعیاتی پر دین اور دین اسلام اور اس کے
قانون پر مبنی ہونا، ملت اسلامیہ کے قوانین

کی پابندی کرنا۔ اردو صرف، نہیں، رائج۔

جو شرعیاتی معنی ہے مطلقاً کیا بہت
ہوتا یعنی ہے ملکہ اشاہ راہ کا طالع

شرعیاتی پر عمل کرنا۔ شرعیاتی کے مطابق کام
کرنا۔ اردو صرف، نہیں، رائج۔

ظاہر شرعیاتی پر واجب ہو عمل
نہ باطن میں نہ کچھ اسے فعل سرور سوا

شرعیاتی ترقی۔ قانون شرعیاتی۔ اردو

سیدنا محمد قاری، مذکور تصحیح و راجح
 ساقی نے منہ لگایا نہ حجام شراب کو ۔
 اس چاند میں شرف نہ ہوا آفتاب کو
 قول فیصل ۔ برکت فرنگ آصفیہ نے ان میں
 بیگون رائے پہلا شرف نکھاسے تیز وہ سمجھتے ہیں ۔
 کسی سیارے کا اپنے اصلی گھر یا مقام میں برج میں
 آنے کا افتخار شرف کہلاتا ہے ۔ جیسے شرف آفتاب
 برج حمل کے اشیر میں درجہ یعنی بلن میں آئے سے جو
 اور شرف ذہ برج ثور کے درجہ سوم جنی منزل ثور میں
 آنے سے نیل کیا جاتا ہے ۔ مولف نے ذکر کرنے ان معنی
 میں بھی غرض یہ نکھاسے ۔ وہ میں عام طور سے غمخیز
 ہی رہا ہوں پر ہے ۔
 شرف ۔ عرشہ ، انوار ۔ جیسے شرف خدمت
 شرف عبادت ، شرف تلمذ و غیرہ عربی ، مذکور تصحیح و راجح
 شرف ۔ جہاں اولین عبادت میں خاص مندرجہ
 آفتاب چمکھڑی کا تخلص ۔ واجب علی شاہ کے سدھی اور
 شاہی خاندان کے تھے ۔ مذکور کے وقت شہاب برقی چمکے
 اور وہیں واصل شاہ کے ساتھ رہتے تھے ۔ ان کی ایک
 نظم منگول افغانہ لکھنؤ تاجپنی اعتبار سے بڑی اہم
 ہے اس شہری میں انتر اراع سلطنت اور وہ کے بعد کا
 مال غنم لگا ہے ۔
 شرف ۔ رائے دکن وہاں لہری جہے
 ہندوستان میں بزرگی سے سب و بزرگ بو خاندان
 یا آباد اہل کے سبب ہو ۔ خرافات ، کتاب ، مرقی مذکور
 فرنگ آصفیہ
 قول فیصل ۔ لغت اول و دوم ہی زبانوں پر سنہ سن
 ہزار میں باطل نہیں ہوتے ۔
 شرف ۔ مبارک ، نیک ، مسودہ چمکھڑی کا
 قول کہ کہیں کوئی سیارہ اپنے گھر میں آتا ہے تو اس وقت

جہ کام کیا جائے وہ مبارک اور نیک ہوتا ہے اس سے
 یہ معنی مراد سے گئے ، فرنگ آصفیہ
 قول فیصل ۔ عام طور سے شرف شرف دل وہ کہنے
 شرف قائم ۔ دہم اول دفعہ دوم ، شرف کی جیسے عربی
 مذکور تصحیح و راجح
 محکم دہ ۔ خواہ ۔ یہ دیکھئے ، شرف یہ کہتے
 حضرات نفرا تہ ہیں شرف ناک کے ماہر اس میں وہ نہایت
 شرف اندرز ہونا ۔ شرف حاصل کرنا شرف
 ہونا ۔ اور حضرت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
 ہوسے شرف اندرز سے طالع سے
 ہر سال حمل میں ہر عام ہر روز
 شرف آفتاب ۔ آفتاب کا برج حمل میں
 آتا ۔ قاری ترکیب ، تصحیح و راجح
 نوروز روز سے شرف آفتاب کا
 ہر سال ہر روز ہر عام میں شرف کا
 قول فیصل ۔ شرف آفتاب میں نیکے جی کو
 جاتے ہیں جن میں ایک خاص اثر ہوتا ہے ۔
 کس کس کے دل میں شرف ہوا اور کیا
 کو کیا کہیں کہ شرف آفتاب میں
 شرف بخشنا ۔ رحمت عطا کرنا ، اور حضرت
 تصحیح و راجح
 دل میرا تر از ہے میرے فضائل کی
 کیا خوب شرفی تھا اک کلمہ ۔ کواریا
 شرف بخشنا ۔ ترجیح دینا ، ذہنیت
 کہ ۔ اور حضرت تصحیح و راجح
 شرف اترنے غائب آدم پر مذکور
 خیریت ہے غم سے زیادہ یاں و نزل
 شرف پانا ۔ مستزید ، رجبہ دانا ۔ اور
 حضرت تصحیح و راجح

مرغل میں تمامت ہوئی مشرف پاد
 ہانے سیر کیا اپنے استخوان سے ہیں
 شرف حاصل کرنا ۔ بزرگی میں کرنا ، اور
 حاصل کرنا ، حضرت مہل کرنا ، اور حضرت تصحیح و راجح
 زعفران حقیقی ہیں انھیں اس چمکھڑی کا نقشہ
 پاتہا ہے دل کے مہل شرف پاد ہا کا
 شرف دینا ۔ شرف دینا ، بزرگی دینا ، اور
 حضرت تصحیح و راجح
 اور مہاں کو شرف اسے بت دیا شرف
 آید دہانے جو کائنات میں آئے گھر پر
 شرف کے جانا ۔ بیعت کے جانا ، ذہنیت
 سے جانا ۔ رجبہ دانا ، آگے نکل جانا ۔ اور حضرت
 تصحیح و راجح
 حمل پر شرف مراکلی خوش رنگ سے گیا
 کہ کا ہندو شہر شہزاد سے جو
 شرف ہونا ۔ ترجیح ہونا ، بزرگی حاصل
 ہونا اور حضرت تصحیح و راجح
 ہواں پر آدمی کو شرف خلق سے جو
 شرف کر کے جو زبان ہر شرف
 شرف ہونا ۔ کسی سیارے کا اپنے اصل
 گھر میں داخل ہونا ۔ اور حضرت تصحیح و راجح
 راقی نے منہ لگایا نہ حجام شراب کو
 اس چاند میں شرف نہ ہوا آفتاب کو
 قول فیصل ۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے ان میں
 میں بیگون رائے پہلا شرف نکھاسے تیز وہ سمجھتے ہیں
 شرف دیا ہے اس میں غمخیز ہی نظم ہوا کہ آدمی کا
 شرف قیاب ۔ بزرگی پند دلا ، مشرف
 حاصل کرنے والا ۔ عرشہ زبانیہ ، قاری صفت
 تصحیح و راجح

شرم حضور شرم حضور کی: سامنے کا کاٹ
آگے کی شرم منہ دیکھنے کی حرکت، فارسی، توخت،
دلی کی زبان۔

بچنے کا جائیں شرم حضور میں دکھ جرم
دنیا میں کیا کریں جو منہ نہ دیکھ
محل صاف۔ لیکن کبھی تو لوگوں کی شرم حضور یاد رکھو
یا اتباع رسم کی وجہ سے معرفت عبادت پر ابھی تو کس
درجہ کو دلی آپس تھا، تو کہیں۔ (توبہ انصوح)
قول فیصل۔ سمجھ میں شرم حضور کی ہے۔
شرم رکھنا۔ اور درگنا۔ حرمت بچانا، راج
رکھنا، بات بچی رکھنا، اور صرف نصیح، راج
نہ کو، یا عزیز میں ارادہ میں سے دور
رکھنے کی مراد خدا نے مرنے کی شرم
شرم، چھٹا، کھانا، پس دہنا اور صرف
دلی کی زبان۔

محل صاف۔ توجہ رسم معرفت عبادت کے صبر سے، اور
میں وہ وہ نہ دیکھتے تھے۔ مگر اس پر کسی کے سامنے کھاتے
ہیٹے نہ تھے۔ ایک دفعہ میں نے پوچھا۔ کہا میں خدا
کے گنہگار ہیں وہ عالم زبان و شکار کا۔ اس کی تو خیر
نہیں ہو سکتی بھلا بندے کی تو شرم رہے۔ دآب میاں
شرم رہنا، حرمت و آبرو میں فرق نہ آتا، بات
وہ بانا۔ حرمت قائم رہنا۔ آبرو رہنا۔ بھرم قائم رہنا
اور صرف نصیح، راج
قول فیصل۔ اس کی کئی صورت شرم وہ جانا بھی راج
نصیح ہے۔

حق اور اس پر حق تلخ وہ گئی (ابھی کی شرم)
انہی اعتماد سے غیب کو آزمائے کیوں
شرم سارے منہ، شرم منہ، فارسی صفت
وہ صفا بندش میں جس سے آب گوہر شرم

شرفاں متوں کو، وہ جن سے غل خیم غزال
شرم سار کرنا۔ شرم نہ کرنا، جن کرنا، اور
صرف، نصیح، راج

ذکر ہر دو فنا تو ہو کرتے
پیر نہیں شرم سار کوں کرے
شرم سار ہونا۔ شرم نہ ہونا، دوم ہونا۔
اور صرف نصیح، راج
کیا کیجئے کہ حالت نگارہ ہی نہیں
تجئے وہ ہے عجب میں بہ شرم سار
شرم ساری۔ شرم نہ کی، خات، افعال،
فارسی، توخت، نصیح، راج۔

حشر دے عرق میں ڈوبے ہی
گرم بازو شرم سار دے
شرم سے: ہائے امت، اور صرف نصیح، راج
شرم سے: نگہ لاتے نہیں دیکھا، کو
پارہ ساقی ہی کیجئے بے غما ہی کہہ کر
شرم سے پانی پانی ہونا۔ شرم نہ کی سے پیسے
پیسے ہونا۔ نہایت شرم نہ ہونا، اور صرف نصیح، راج
ہم تو اس شرم رہائی سے ہی پانی پانی
دیدہ پاک نفس سے چلے آئو ہر کہ خواہ مشور
پانی پانی شرم سے کیوں کہ نہ ہو شرم آئیر
خون میرا دیکھ کر غل آگیا صبا و کو آئیر
شرم سے ڈوب مرنا۔ میرے کے دے پانی
میں ڈوب کے جان دینا، اور صرف نصیح، راج
روئے صاف اپنا دکھا دیتا اگر لے مرنا
ڈوب مرنا شرم سے چاہ دین میں آئینہ
شرم سے زمین میں گر جانا۔ بہت شرم نہ
ہونا، اور صرف نصیح، راج
ہو نہیں وہ ہے صفت شرم کو سن کر
زمین میں شرم سے اب گر گیا جو خاک کا سودا

شرم سے عرق آجانا۔ بہت شرم نہ، اور
مرث نصیح، راج

کیا کہوں ساق بلوریں کی صفائی اس کی
نصیح، راج، کیجئے اسے شرم سے آجانے عرق
شرم سے کھانا۔ بہت شرم نہ ہونا، اور
مرث نصیح، راج

سخت جونی کے سبب شرم سے میں کھانا ہوں
وہ دکھ جائیں جسے تالیں تو ذات ہوگی صبا
شرم سے کھاتے ہیں نوش نہ نہ جانا دیکھ کر
نفس چوب نکات اس کے تالے شرم ہیں صبا
شرم سے کھتری ہو جانا۔ کھانا ہے کسان
شرم نہ کی سے اور صرف شرم نہ کر
دیکھ متوں کو ترسے تر دامن
شرم سے ہوئی کھتری تو بہ صبر
شرم سے گر جانا۔ نہایت شرم نہ ہونا
اپنا شرم نہ ہونا کہ زمین میں دفن ہونے اور
چھانے کو ہی ہمارے۔ اور صرف نصیح، راج
وہ گل بدن اگر کے پھل ہے جو باغ میں
مرث جانی میں شرم سے مرثین تمام
قول فیصل۔ صاحب درنگ اثر کھتے ہیں مثل اس
طرح ہے: شرم سے زمین میں گر جانا، صبر کی
نظر شاید فساد آزادی اس عبادت پر نہیں پڑی
ایمان نہ کھتے: ناب اس وقت شرم کے مارے گئے
کھاتے تھے۔ عمر میں آج ہی تو ان کو خیال آیا کہ ایسے
معا جوں سے نفرت کرنا ازہم ہے: اہل کھنڈہ دونوں طرف
سے ہوتے ہیں۔

شرم سے منہ نہ دکھانا۔ بارے عزت
کے رو پیش ہونا۔ اور صرف نصیح، راج
منہ آپ کو دکھا نہیں سکتا ہے شرم سے

اسی طرح ہی چٹا اور آفتاب کی
شرم شرم شرم میں کام ہوا جانا۔ وہ ج
کھا اور مدت میں کام تمام ہوئے مگر درنگ آصفیہ
قول فیصل۔ دل نکھ نہیں دے۔
شرم کرنا۔ رستہ کی کھا کر پاس کرنا
اور صرف فصیح و راجح۔

تو نہ کچھ سے سوڑیو وقت ذبح تو
کچھ شرم کچھ مروت گردن جھکانے کی برأت
شرم کھانا۔ ترمہ ہذا۔ اور صرف ترک
بڑا اور لنگھو شرم کھا کر
ہر فرق حق گردن جھکا کر (مراۃ العارین)
شرم کی بات ہے۔ میرت کا مقام ہے
اور صرف فصیح و راجح

شرم کی بہت بھوک مروت۔ جس
دل کو کھانے میں شرم ہو اگر کسی سے وہ ہمیشہ بھوک
را کرتی ہے مگر شرم بڑی بھوک شرم نقصان کا باعث
ہوتی ہے۔ مگر میرت ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے
مروت والا مروت میں غریب رہتا ہے ورنہ لنگھو
قول فیصل۔ لکھو میہام طرد سے زباںوں پر
ہے۔

شرم کی لینا۔ شرم کرنا۔ صرف ترک
شرم کا سب سے وہ خودیہ لگایا
آئینہ لکھو کے جس کو چھایا ہے
شرم کے مارے۔ میرت کے سبب اور
مروت فصیح

چھپے کان کے پردے میں شرم کے کھڑے
ہوئے اور بھی آئی ہے تا زباں لکھو
قول فیصل۔ اسی کو مارے غم میں ہونے میں
کبھی دیکھی ہے شاید آجاری ترے زباں کی

کہ اس شرم کے بڑے ہو تب گھر کی
شرم کے مارے گڑھا گیا گڑھے جانا بہت
شرمندہ ہوا۔ کمال شغل ہونا اسد کھانہ فصیح و راجح
قول فیصل۔ شرم کے مارے کی بگ مارے شرم کے
بھو ہے جیسے۔ خواب اس وقت اس شرم کے گڑھے
ماتے تھے مگر میں آج ہی تو ان کو جہاں یاد آئیے
معاہدوں سے نفرت کرنا نہ ہم ہوا۔ ورنہ آزاد
شرم گاہ۔ وہ مقام میں کھانا اور پر
ہر کھانا ہے۔ اور ہم بنائی۔ نامی خوش نصیبی راجح
قول فیصل۔ اس کا شرم کھانہ شرم گاہ ہے۔

تسکین شرم۔ شرمندہ، تارسی صفت فصیح و راجح
شرک ہوتے سب شغل، کافر بھیاں دھن
نہ سے جو کھانا میں دل میں میرا ہے شرم گاہ
قول فیصل۔ جو کھانا اس کا شرم ہو۔
شرم گاہ۔ شرم سے بچا نظر، تارسی الفاظ
فصیح و راجح۔

اس شرم گاہ نے بھی کہ کتا ہے۔
بچے کو اسے ترو راہی آسرا ہے۔
شرم ناک۔ اس میں کی نیت کتے ہیں بہت
نارہ قابل شرم ہو تارسی فصیح و راجح

محل شرم۔ اس کی شرم ناک حرکت سے خاندان کی آبرو برباد
قول فیصل۔ شرم ناک یعنی محل جس سے شرم آتی
میں اور میں شرم نہیں۔

شرمندگی۔ راجح و کمر سوم و سکون چہا ہوا
تجیم شرم برا ذات جبرہ نامی، ورنہ فصیح و راجح
مفسر کے منہ سے ہوتی ہو بہت شرمندگی
اور وہ اسے شرم ہے و جا آئے نہیں

شرمندگی آثار لکھو شرمندگی شرمندگی کی زبان
محل شرم۔ انھوں نے شرمندگی اتارنے کو اپنے

ہم پیشوں سے کہا کہ بیبا میں مٹائی مرثیہ خوان ہوں
وہیے اناری دوسے واسے۔ (دیکھا)
شرمندگی اٹھانا۔ شرمندہ ہونا، صفت
اٹھانا۔ دوسرا ہونا۔ اور صرف فصیح و راجح
محل صرف۔ تم بے بلائے نہ دعوت میں جاتے
نہ شرمندگی اٹھانا پڑتی۔

شرمندگی سے پائی ہونا بہت شرمندہ
ہونا۔ اور صرف تسکین الاستمال
کرم میں اس کا نہیں ہے ثانی
جو اور شرمندگی سے پائی
شرمندگی کھینچنا۔ صفت اٹھانا، اور
صفت ترک۔

شرمندگی پیش احباب کھینچ
تے نظر لایا کہ وہ تاب کھینچ
شرمندگی ہونا۔ صفت ہونا، اور ورنہ
فصیح و راجح

مفسر کے منہ سے ہوتی ہے بہت شرمندگی
زندہ اسے کھانا جو دوسرے زرخیز
شرمندہ۔ راجح و کمر سوم و سکون
تارسی صفت فصیح و راجح

سرد آواز سے ہیں شرمندہ
سردگوں میں جو بار بار صفت
ایسا نہ ہوتا شرمندہ کھلی کو انساں

کھانا کی رتبہ امامت و جنتیہ و جنتیہ
قول فیصل۔ بقول صاحب زنگ مسفیہ یہ لفظ
رہب از شرم۔ آئندہ بولت نہ گوری نے کھانا یہ لفظ
شریدن کا اسم فاعل کہ شرم اسم فاعل جو تارسی
یہ کبھی بھی اسم فاعل ہے جس اشتقاق کرتے ہیں معنی
کھینچنا، شرمندگی کے قائل نہیں کہتے ہیں کہ شرمندہ

خجیم کو بہنی ماحضہ شرم اس شرم شدہ تقایم
اول مذکور کے ہائے تشبیہ آخر میں اچانہ کردی۔
شرمندہ ہونے، غمون، احساندہ ناریشی بیج راج
محل حسن۔ آج تک تمہارے ایک پیسے کا میں
شرمندہ نہیں۔

قول فیصل۔ اس سنی میں اس کا انتقال زیادہ
ترقی کے ساتھ ہے جیسا کہ ادب کی مثال سے ظاہر ہو۔
شرمندہ احسان۔ احسان کا شرمندہ
احسان مند۔ ناریشی ترکیب صفت۔ فصیح۔ راج

ہے یہ بکس تیرا شرمندہ احسان بند
میں ہی بھائی بھی کرتے ہیں جو کچھ تو کیا اینٹ
شرمندہ رکھتا۔ شرمندہ رکھنا بفضل رکھنا
محبوب رکھنا۔ اردو صرف فصیح۔ راج

شرمندہ رکھتے ہیں مجھے یاد ہمارے
میں سے ہے شرمندہ دل ہے ہوا علی۔ غائب

شرمندہ صورت۔ وہ شخص جس کے چہرے
اور ہیکل ہر سے حیا خواہ شرمندگی ہو۔
اردو مذکور کی زبان۔ دفرنگ صفت
شرمندہ کرنا۔ چھپانا، خفیہ کرنا۔ اردو
صرف۔ فصیح۔ راج

محل حسن۔ میں آپ کی دعوت کا کوئی حق اس
انتظام نہ کر سکا آپ اتنی تریف کر کے کیوں شرمندہ
کرتے ہیں۔

شرمندہ کرنا۔ ذلیل کرنا، رسوا کرنا۔ اردو
صرف۔ دفرنگ صفت

قول فیصل۔ دل کھنواہی میں میں نہیں بولتے۔
شرمندہ کرنا۔ غمون احسان کرنا۔ اردو
صرف۔ فصیح۔ راج

لکھا ہے جو تقدیر میں ہو گا وہی اسے دلی

شرمندہ نہ کرنا تو بچے دست و پا کا شرت
قول فیصل۔ زیادہ ترقی کے ساتھ سر کا شرم
شرمندہ ہونا۔ راج۔ غلبہ ہونا، شغل ہونا
نادوم ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ راج

گوئی شرمندہ ہو کر ہر ذوق بابت نفس
سائے تھا آشیان پر دانگی طائفتی
شرمندہ ہونا۔ غمون ہونا، احسان مند
ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ راج

اگر میں نفس و فساد سے تلی نہ ہوا
یہ ہے وہ غفلت شرمندہ سنی نہ ہو
شرم و حجاب۔ استراحت، حیا، فارسی
نفسی راج۔ غائب

جام نے لب سے تو کہا اپنے
جیو شرم و حجاب کی باسی
شرم و حیا کرنا۔ عزت جاتی رہنا۔ اردو
صرف۔ فصیح۔ راج

مشت میں کیوں ہے مجھے ننگے مار۔
اٹھ گئی شرم و حیا کیا باعث خواہ قدیر
شرم اٹھ ہے۔ آبدھرت اس کے اعتبار
میا ہے۔

صفت سے ملتے نہیں دست و پا
اب ہماری شرم اس کے باعث ہے

قول فیصل۔ شرم سے ظاہر ہوا ہر شرم
اس کے باعث ہے تنہا شرم باعث ہے ہزل فقرہ ہے
داغ ہی کا ایک شرمندہ ہے، اس سے یہ بات پل
دفع ہے۔

داغ ہے یہ دھڑکتی مری شرم اس کے باعث ہے
سنگتوں سے جو محبوب ہوا خوب ہوا
شرم ہونا۔ کانا ہونا، پاس ہونا۔ اردو

صرف۔ دلی کی زبان
محل حسن۔ میاں حیدر کے شہکار ہیں۔ نہ نہ نہ نہ
شکا ہے اس کی تو شرم نہیں ہو سکتی جیسا کہ دوست کی
تو شرم ہو۔ (ایہ حیات)

شرمندہ ہونا۔ راج۔ غلبہ ہونا، شغل ہونا
شرمندہ کرنا۔ غمون ہونا، احسان مند
ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح۔ راج

محل حسن۔ وہ لہ کوئی شرمندہ ہو تو پھر اس سے تو خدا
شیر ہو رہا ہے۔ (نہ نہ آواز)
قول فیصل۔ آئینے شرمندہ راج بھی کہا ہے۔
چہرے قاتل کا شرمندہ راج

پھر کر سنا خلق پر شرمندہ ہے
تاہنٹ کے شرمندہ کہتے ہیں۔
جیسے شرمندہ ہیں گردن جھانے شرمندہ
وہ ادا ہے خون میں ڈوبی ہوئی تلواری

شرمندہ کانا۔ ناریشی بات بھانا۔ اردو صرف
فصیح۔ راج
اسے صفت دل خستہ کر کے شرمندہ میں
ان یار سے تم نے جو کوئی شرمندہ کمالا

شرمندہ کرنا۔ غلبہ ہونا، شغل ہونا۔ اردو مذکور
اور غور توں کی زبان۔

قول فیصل۔ خاص طبقہ شرد اور محتاط حضرات
شرد پڑتے ہیں۔

شرمندہ کرنا۔ غلبہ ہونا، شغل ہونا۔ اردو
نہ نہ۔ غور توں احسان، دلی زبان

شرمندہ کرنا۔ غلبہ ہونا، شغل ہونا۔ اردو
نہ نہ۔ غور توں احسان، دلی زبان

ہوتا، اردو صرف، فصیح، راج
 ظاہر ہے کہ شاہ کے کوئی بیٹا نہیں
 جاری ہے تاہم شریعت رسول کی
 شریعت سہلہ۔ اسلامی شریعت جو آسمان سے نازل
 ترکیب، برکت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
 محل صحت۔ جتنے احکام خدا بھیجے ہیں ممکن محل میں آتے
 تو اس کی شریعت کو شریعت سہلہ کہتے ہیں۔
 شریعت۔ مرد بزرگ، نجیب، اصل، بڑے رتبے
 کا اعلیٰ خاندان، اپنے گھرانے کا، عربی صفت
 فصیح، راج۔
 محلوں نے خاندان کے چھوٹے پرستاروں کی خدمت خاندان
 شریعت، انھیں، اگر کسی سے تو پھر شرافت کہاں رہے گی
 (شاد غلام آبادی)
 قول فیصل۔ اس کی جمع اشرف اور شرفاء دونوں
 مستعمل ہیں۔
 شریعت۔ بھلا آدمی، قاصد کا آدمی، ہندو
 شریف، شریف، یافتہ، عربی صفت، فصیح، راج
 شریعت۔ سید، آل رسول، عربی صفت
 (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل۔ گھڑ میں شریف بول کے کوئی شخص سے
 نہیں مراد لیتا۔
 شریف۔ پاک، مقدس، تعلیم کا کلمہ ہے۔ جیسے
 مزاج شریف، قرآن شریف، عزیز عربی، فصیح، راج
 شریف۔ اس کے حاکم کا لقب جو سید ہوتا ہے۔ عربی
 (نور اللغات)
 قول فیصل۔ تنہا شریف نہیں، شریف کہتے ہیں
 شریف کہ راجہ تمام مراد ہے شیخ
 یہ حیران ہو کہ اسے شرافت کا
 شریف۔ (انگریزی شریف کا بڑا ہوا)

نہج کا افسر، انگریزی، مذکر (نور اللغات)
 قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے اس کے
 معنی، ناظرہ الٹ رکھے ہیں مگر وہ عام طور سے زبانوں
 پر نہیں ہے۔
 شریف نفس۔ نیک نفس، نیک دل، پاک
 طینت، عربی ترکیب، صفت، فصیح، راج
 شریفانہ۔ شریف کی طرح، شرافت
 کے عنوان سے، فارسی، فصیح، راج۔
 ان کی تفسیر یعنی شریفانہ
 یوں ہی سارنگ تھا شریفانہ (دالہ رسوا)
 شریف جنا۔ اپنے کو شریف ظاہر کرنا
 مگر ابا نہ ہونا یا اقبال و کردار شرافت کے شافی
 ہوں۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
 محل صحت۔ بہت شریف بنتے ہیں اور روکیاں
 لے پر وہ سر دکوں پر گھومتی ہیں۔
 شریف زادہ۔ اشرف کا بیٹا، خاندانی
 اچھے خاندان کا فارسی ترکیب، فصیح، راج۔
 محل صحت۔ بزرگوار نہ کہ، ذات شریف
 سبھان اشرف خوب پہچانا۔ اسے قبلہ سب
 شریف زادے ہیں۔ (خاندان آزاد)
 قول فیصل۔ اس کی تائید شریف زادہ
 بھی راجہ فصیح ہے جو اردو۔
 شریف قوم۔ قوم کا سردار، سردار قوم
 عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل۔ قلیل الاستعمال ہے۔
 شریف گردی۔ شرفا کی ناقصی اور
 کس پر ہی اور ان کا مارا مارا پھرنا۔ اردو، محنت
 فصیح، راج۔
 شریف ایک شریف شریف، (نور اللغات، فصیح، راج)۔

شرنگشن حسن کردار میں
 شریف شرافت کے باندہ میں
 قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ کہتے ہیں
 کہ یہ لفظ ہندی شری پھل سے نکلا ہوا معلوم
 ہوتا ہے کیونکہ سنسکرت میں شری پھل کے معنی
 مقدس اور پاکیزہ اور عمدہ پھل کے ہیں چنانچہ
 وہ لوگ تارین اور میل کے چلوں کو شری پھل کہتے
 اور دیوتاؤں وغیرہ پر چڑھاتے ہیں۔
 شریک۔ (فصیح اول دیانے مودت)
 رفیق، شرکت رکھنے والا، مثالی، علا ہوا، ملحق
 عربی، صفت، فصیح، راج۔
 جب دل چلے تو کیوں نہ جگر پہ بھلا شریک
 ہمارے کو شاہد دھوس کا سدا شریک
 قول فیصل۔ مجلس سیلا یا جلسہ وغیرہ میں شامل
 ہونے والے کو بھی شریک کہتے ہیں جیسے۔ ذرا دیر
 کے لئے مجلس میں شریک ہو جائیے، ذاکر صاحب
 آگے صرف سامعین کا انتظام ہو۔
 شریکیت۔ دو گارہ ملاؤں، عربی، مذکر
 فصیح، راج۔
 محل صحت۔ ہر حال میں ہر شریکیت ہے
 شریکیت۔ حصہ دار، ساتھی، عربی، مذکر
 فصیح، راج۔
 محل صحت۔ اس حال میں زید بھی پانچ آنے
 کا شریک ہے۔ (نور اللغات)
 شریکیت۔ رفیق، دوست، ساتھ رہنے والا
 ہر اہی، اردو۔ مذکر، دہلی کی زبان۔
 دل میں دکھوں نہ کیوں تیرے ابرو کا میں خیال
 آتا ہے کام وقت پر اسے دلیر با شریک
 شریکیت۔ (نور اللغات، نظیر عربی، فصیح، راج)

محکم صحت - خدا ایک ہی اس کا کوئی شریک نہیں
 شریکیت :- رشتہ دار، کفو ہم قدم
 حریف ہم پیشہ ہمسر برابر کا۔ اردو کی زبان
 میں لاتینی کا تیرے دوسرا ہونا شریک
 دیکھ پاؤں سے کہیں گزیرے نہ کہ آئینہ سودا
 شریک شریک حسین :- جناب زیب بنت
 علی سے مراد ہوتا ہے جو اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام
 کی ہر مال میں شریک رہی۔ عربی ترکیب، راج
 شریک الرسول :- جناب فاطمہ زہرا
 صلوات اللہ علیہا سے مراد ہے عربی ترکیب، ہر مال
 شریک ہرم :- جرم میں شریک -
 عربی الفاظ فارسی ترکیب فصیح، راج
 شریک حال :- دکھ درد میں ساتھ دینے
 والا عربی الفاظ فارسی ترکیب صفت، فصیح، راج
 رہے غار حرا میں میرے زانو ایک مدت تک
 پس طبع مٹی عزت، شریک حال تنہائی
 قول فصیل :- اس کا صرت رہنا اور ہونے کے
 ساتھ ہے۔ جیسے ساتھ چڑھے ساتھ پڑھے ہر
 امر کے میں شریک حال رہے :- (آب حیات)
 عار بھی میرے نصیبوں کا یا بال میں نہیں رہا
 کیا شریک حال ہو رہے تھے سخن میں آئے
 شریک دار :- ساتھی دار، اردو صفت
 حواس کی زبان :-
 شریک درو :- دکھ درد کا ساتھی -
 فارسی ترکیب صفت فصیح، راج
 شریک درو نہیں کوئی تھوڑے آنکھوں
 کہ ایک مدتی ہو جہ دوسری بھی مدتی ہو
 شریک رائے :- رائے سے اتفاق کرنے
 والا فارسی صفت فصیل استعمال

شریک پنج دراحت :- دکھ سکھ کا ساتھی
 فارسی الفاظ فارسی ترکیب فصیح، راج
 شریک رہنا :- رہنم، شبلی رہنا، کٹھنا
 سے ملے رہنا، ساتھ رہنا، اردو صرت، فصیح، راج
 محکم صحت :- وہ بچا راتھارے ہر کام میں شریک
 رہتا ہے اس لئے کہ اسے اپنی شادی میں پوچھا بھی نہیں
 شریک غالب :- وہ ایسے حصہ دار جن
 میں ایک حصہ دار کا حصہ زیادہ ہو۔ فارسی ترکیب
 تہم یافتہ طبع کی زبان
 ہر اندھ میر کی کسی چمچے
 کہ جو شریک جو میر شریک مایہ
 شریک کرنا :- شامل کرنا، اظنا، اردو
 صرت، فصیح، راج
 کہ بعد از شہ کو شریک غم اردو
 خاکستر مٹی سے کچھ تھا جو عزت ہی فراق کو کچھ
 شریک کرنا :- ساتھی کرنا، حصہ دار بنانا
 اردو صرت، فصیح، راج
 محکم صحت :- تجارت میں اس کو بھی شریک کر لیا
 اس میں تجھیں ستر نہیں ہو وہ اس سائے میں ستر
 تجربہ کاری :-
 شریک کرنا :- ملحق کرنا، مل کرنا، اردو
 صرت، فصیح، راج
 شریک مصیبت :- ہونے، مصیبت میں ساتھ
 دینا، اردو صرت، فصیح، راج
 چو اگر نظر ہو شش رخصت ہو
 غش آگ شریک مصیبت ہو (تجربہ غش)
 شریک ہونا :- ساتھ دینا، اردو صرت
 فصیح، راج
 جس کو غلین دیکھنے میں اس کے ہوتے شریک

نالہ کرتے ہیں کہ نالہ زنجیر کو نالہ
 شریک ہونا :- شامل ہونا، ملنا
 اردو صرت، فصیح، راج
 محکم صحت :- پرنس عظیم الشان بہادر نے ایک
 شادی کے موقع پر سو بھی ملاپ کی دعوت کی تھی جس
 میں وہ بدھن شاہ شریک تھے اس دعوت میں
 دسترخوان پر نیکین اور سیٹھ کی شتر تم کے چاروں
 تھے۔
 دہریم ہر دہر مند ان اردو
 دہریم بھی شریک کہ نالہ ہوا
 آج کچھ اور بڑھادی تھی قیمت پیر
 شریک ہونا :- معاون دہر دگا دہرنا اردو
 صرت، فصیح، راج
 جب کہ محضات میں ہوں ان کے شریک
 ایک ہی ساتھ ہوں جس و شریک مزا دہا
 شریک ہونا :- ساتھی ہونا، حصہ دار بننا
 اردو صرت، فصیح، راج
 محکم صحت :- میں تجارت شروع کر رہا ہوں آپ
 بھی شریک ہو جائیے۔
 شریک مان :- دولت مند، اقبال مند، صاحب
 رونق، خوب صورت، دشمن کا لقب، ہندی اصطلاح
 قول فصیل :- اب عالی جناب کی جگہ بوسے گئے ہیں
 آٹھویں ہی، کا اضافہ بھی کر کے انھیں سونے میں
 بوسے ہیں یہاں خود کی زبان پر۔
 شریک مٹی :- شادی شدہ یا تیرہ عورت، ہندی
 دہن ہونے عزت کی زبان :-
 شراب شراب :- کوڑا و فیرو مارنے کی
 آواز۔ اردو وہ حواس کی زبان، قبل استعمال
 محکم صحت :- ایک دگی بلانے دہری پر شراب
 شراب چاکی چائے شروع کیے اتفاق سے خود ہی

پر بھی ایک چاکر چڑھا۔ دن نہ آتا اور
 شش پڑا۔ دیکھو ستریا، ہندی مذکر، مردم
 کی زبان
 ششست پڑا (بفتح) ڈی یا لون کا چھلا جو
 تیر انداز اپنے انگوٹھے میں رکھتے ہیں۔ زہ گیر فارسی
 تونٹ، قلم یا تہ طبع کی زبان۔
 کہا ہے خوب کسی نے شعر رچیتہ
 گیارہاں سے نکل اس کی جیسے تیز ششست
 قول فیصل۔ اس کے غوی سنی ہیں، انگوٹھا بگشت
 ایام چکر زہ کمان بینی چہ انگوٹھے سے بکرتے ہیں
 اس وجہ سے زہ گیر کے سنی میں چڑھا۔ اردو میں بکسر
 زبانوں پر ہے۔
 ششست پڑا۔ ستراب جس سے ساز بھاتے ہیں
 فارسی، تونٹ، ساز نوازوں کی اصطلاح۔
 ششست پڑا۔ شش پڑا۔ میدہ، فارسی تونٹ
 فصیح، رائج۔
 قول فیصل۔ اردو میں بکسر زبانوں پر ہے۔
 ششست پڑا۔ بھلی پکڑنے کی کائنات بیت ڈوری
 فارسی، تونٹ، فصیح، رائج۔
 یا فلک نے ششست ڈالی سوئے ماہی زہی
 یا زمین نے ماہ پر بھینکی کند امتحان
 قول فیصل۔ اردو میں زبانوں پر بکسر ہے۔
 ششست پڑا۔ ساڑھ فارسی، صفت (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل۔ اب اسے قصت تحریر کرتے ہیں۔
 ششست پڑا۔ پائش کا وہ آہر جسک دور بین
 جتنا ہے اور اس سے جگہ کی میدہ رکھتے ہیں۔
 فرنگ آصفیہ
 قول فیصل۔ اب بکسر بکسر رہتے ہیں۔
 ششست پڑا۔ میدہ پڑا۔ نشانہ

دست کرنا تاک لگانا، نشانہ پڑھنا۔ اردو
 صرف فصیح، رائج
 دل کو اپنے ہونے پر بلا یا ہوں معنی
 اس کا اندازنے یا شست اور ہونے
 ششست پڑی۔ تختہ سطح، اردو، تونٹ
 (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل۔ بکسر میں ششست نہیں۔
 ششست پڑا۔ (بکسر واد معرفت) رفق
 صورت، لیکن صورت، محرم کی پیدائش، اردو
 بیگات قلم کی زبان، اولی کا ششست
 محل صحت۔ نہ سنو گی تو سسرال، اسے کہیں گے
 کہ کیا ششست رو غرم کی پیدائش ہے۔
 دیکھو ستریا۔ از فرنگ آصفیہ
 ششست پڑا۔ راجم دہاد معرفت، ایک قسم
 کا کبوتر جو تھنی ایل کا سنی رنگ کا ہوتا ہے یا بیل
 قریب قریب ختم ہو گیا۔ اردو مذکر، رائج۔
 ششست پڑا۔ راجم اول جمع موسم، الفاظ کی
 سلاست، فارسی، تونٹ، فصیح، رائج
 محل صحت۔ سیرانیس کے کام کی ششست ان کی
 ششست کا باعث ہے۔
 ششست لگانا۔ بکسر، میدہ پڑا۔
 نشانہ دست کرنا، نشانہ تاک، اردو، فصیح، رائج
 جالی مرجوں کے پڑیں یا رجوں میں پڑا ہے
 بچھواں ششست لگانے لگیں کا نشانہ اور بکسر
 ششست و ششست۔ راجم اول دہاد معرفت
 کبکتر یا لکھنؤ وغیرہ دھونا، دھوکے حاک کرنا
 فارسی، تونٹ، فصیح، رائج
 قادم بھی تھے علامہ مشغول ششست و ششست
 ساکبہاہ دل نے کیا ششست و ششست

قول فیصل۔ اب اس کا استعمال زیادہ ترک ہے
 دھونے کے لئے ہے۔
 ششست و ششست گوہر اعلام ذیل
 جائد مصلی میں دھبتہ رہ گیا عشق
 اس کا ایک مفہوم عقل کرنا اور بنانا بھی ہے۔
 تن کو گیا دھوتا ہے دل کو پاک کر
 اسے جس پر ششست و ششست بھی نہیں
 تذکرہ استعمال کیا ہے اگر ایام طور سے تونٹ
 ہی ہے۔
 روئے خرم میں سے غبار بکھر زائل ہو چکا
 آب آئینہ سے کیوں کر ششست و ششست بھائی
 اس کا صفت کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔
 ششست و ششست ششست و ششست
 گرد و دان بکھر ہوئے غبار عین قیام
 ششست و ششست، پاک و صاف، صلیب
 فارسی، صفت، فصیح، رائج
 محل صحت۔ سلام ہوتا ہے کہ ان کے ہونٹوں میں
 ششست اور برجستہ غفلت کے خزانے بھرے ہیں۔
 (آب حیات)
 قول فیصل۔ طرز ایہ وہ گفتگو کے لئے بھی
 کہتے ہیں جیسے۔ یہ دیش سفید بکشت پانزدہ بکشت
 اردو ششست تقریر
 (فرنگ آصفیہ)
 ششست کا اسم مفعول ہے۔ اس لفظ کے نوی معنی
 ہیں دھویا ہوا، خالص، بکھا ہوا، مسیق کیا ہوا
 تلف ترکیبوں کے ساتھ اس کا صرف جو جیسے ششست
 تقریر ششست زبان ششست کلام ششست گفتگو
 وغیرہ ششست کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے
 اس میں شک نہیں کہ امر او جان کی تقریر ششست
 حق۔ (امراؤ جان آقا)

اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ کوئی کوئی کس پر
آمین کہہ سکتے ہیں اس کے بعد ان کے منہ سے
اس میں ڈال دیتے ہیں پھر شکر کا توام کر کے اس
میں ڈالتے ہیں اور جو کچھ پر کھا دیتے ہیں جب
تہ تیاری پر آجائے تو سفران اور گھوڑہ وغیرہ
سب ضرورت ڈال کے اسوال میں داتے ہیں۔

سنتیں روز - ایام ستہ و میا کی پیدائش
کے چہرہ دن۔ ناری اندر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ روز طلوع صبح نیش
صبح سنتیں روز آخر نیش

سنتیں کا داؤل - چور کا ایک داؤل
اور دو - چور کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

محل حسن - چور کی طرف جھک پڑے تو تر کا
رودا بازی پر بازی۔ اور پنج گز کے۔ اور
کار ہے۔

حقول فیصل - اس وقت کی بازی میں کتے
میں جیسے - خدا کی مار ایسے پاسے پر جب دیکھ
ہری کر جاتا ہے ہے سہ کی بازی میں اب سنتیں
کی بارے۔

شکار - سندھ سے سنتیں کی آواز نکال
کر کتے کو شکار پر دوڑانے کا فعل۔ اور موت
عواہ کی زبان۔

قول فیصل - بول فریب آصفیہ نے شکاری
میں بھی کتوں میں لکھا ہے جو اہل کھڑ نہیں
پڑے، شکار کا ایک مفہوم جو ورد و یک
ڈانٹ جیسے بہت کرتے ہوئے آئے تھے ایک
سی شکار میں بھاگ کھڑے ہوئے۔

شکار کا نام - بالعموم ہنچے کی شکار کرتے
ہر گت سوت سوت کی خباثت سی آواز نکالنا

محل حسن - سنتیں کہے ہوئے بے کو شکار کرنا۔
معدوم خوردوں کی زبان

محل حسن - سنتیں کہے ہوئے بے کو شکار کرنا۔
نما ہے۔

حقول فیصل - عہد بے سادہ کی سنتیں
نار بالعموم زیادہ ہو گئی کبھی سنتیں بنا ہر دو
سنتیں کہ عورتیں سسکانا و ہر دو میں ہر دو
دیتی ہیں۔

سنتیں - (بفتح اول و ضم دوم) چھا حصہ
چھا درجہ کا چھی جزو جمع (تاریخ) فارسی
تیسرے یافتہ طبقے کی زبان۔ (بہار لغت)
حقول فیصل - سے - سار مادہ تر سے

سنتیں - سب سے بڑے درجہ کے۔ جو کہ
سنتیں بھی کہتے ہیں چور کے غیر مشتمل
سنتیں بولے ہوئے ساتھ کھا سوا دیکھا اگر

اگر بولا جائے تو غلط نہ ہوگی۔ مارنے کے بھی
زیادہ تر اضافت ہی کے ساتھ برکت سنائی
ہوتا ہے۔ جسے سنم ماہ بھناں، سنم ماہ
سنتیں ماہر - (بفتح) چھ بیسے والے
نارسی ترکیب - راج۔

حقول فیصل - نوب اور نوبوں وغیرہ میں۔
علی الصحر سے - ہوتی ہے جو کہ میں اسے
باب کے احوال پر ہر طرف کا شائبہ۔

عشتا ہے زبان ہی و کبیر خود ویر
ششامی متان - جب کا وہ اسخان
جو چھٹے میں ہو ہے۔ ناری عربی الفاظ
نذر راج۔

محل حسن - ششامی اسخان سو پر چور
نکوسہ باری میں پڑے ہو۔

سنتیں - (بفتح اول و ضم دوم) چھا حصہ
ناری بکر جو ریوں کی اصطلاح۔

حقول فیصل - بول فریب آصفیہ نے شکاری
میں بھی کتوں میں لکھا ہے جو اہل کھڑ نہیں
پڑے، شکار کا ایک مفہوم جو ورد و یک
ڈانٹ جیسے بہت کرتے ہوئے آئے تھے ایک
سی شکار میں بھاگ کھڑے ہوئے۔

سنتیں - (بفتح اول و ضم دوم) چھا حصہ
نار بالعموم زیادہ ہو گئی کبھی سنتیں بنا ہر دو
سنتیں کہ عورتیں سسکانا و ہر دو میں ہر دو
دیتی ہیں۔

سنتیں - (بفتح اول و ضم دوم) چھا حصہ
چھا درجہ کا چھی جزو جمع (تاریخ) فارسی
تیسرے یافتہ طبقے کی زبان۔ (بہار لغت)
حقول فیصل - سے - سار مادہ تر سے

سنتیں - سب سے بڑے درجہ کے۔ جو کہ
سنتیں بھی کہتے ہیں چور کے غیر مشتمل
سنتیں بولے ہوئے ساتھ کھا سوا دیکھا اگر

اگر بولا جائے تو غلط نہ ہوگی۔ مارنے کے بھی
زیادہ تر اضافت ہی کے ساتھ برکت سنائی
ہوتا ہے۔ جسے سنم ماہ بھناں، سنم ماہ
سنتیں ماہر - (بفتح) چھ بیسے والے
نارسی ترکیب - راج۔

حقول فیصل - نوب اور نوبوں وغیرہ میں۔
علی الصحر سے - ہوتی ہے جو کہ میں اسے
باب کے احوال پر ہر طرف کا شائبہ۔

عشتا ہے زبان ہی و کبیر خود ویر
ششامی متان - جب کا وہ اسخان
جو چھٹے میں ہو ہے۔ ناری عربی الفاظ
نذر راج۔

محل حسن - ششامی اسخان سو پر چور
نکوسہ باری میں پڑے ہو۔

میں پھیلا تو اس زمانے کے ہندوستان کے راجہ نے اتھانا
 مع دیگر حکماء کے ساتھ وہاں شترج بھیجی اور کھا کہ یہ
 ہمارے ملک کے دانوں کی ایجاد جو آپ بھی اس کی
 داد دیں۔ چونکہ نو شیریں اور اس کے ذریعہ اس کھیل
 سے ناواقف تھے اس سبب بہت حیران ہوئے کوئی
 اس شخص کو مل نہ سکے تو ذریعہ برہمچاری اس زمانے
 میں فہم میں پڑھا جو اٹھا بلا کہ قاعدہ کے ساتھ
 شترج کھیلنے کا حکم دیا۔ قاعدہ نے بڑا کھچا کر کھیلنا
 شروع کیا۔ پہلی بازی قائم یعنی برابر تھی دوسری
 بازی پر برہمچاری نے مات دی اور اس کے جواب میں
 گھر جا کر تختہ زد ایجاد کر کے لایا۔ دوسرے نام باغواب
 صاحب نفا من الغشت اس کے باب میں یوں تحریر
 فرماتے ہیں کہ قاضی ابن خلیفان نے اپنی کتاب فیہیات
 ادعیان میں لکھتے ہیں کہ شترج کا دوسرا مقدمہ ابن داہر
 ہندی جو جس نے اس کھیل کو شاہ شیران کے نام پر شترج
 کیا اور اس کے اختراع کا سبب یہ ہوا کہ دوسرے
 جو سلطان غم کا پہلا بادشاہ جو جس نے تختہ زد ایجاد کیا
 چنانچہ اسے زور شہر بھی کہتے ہیں اس ایجاد سے بھی جنوکے
 بادشاہ پر فخر کئے گئے جب یہ خبر بادشاہ ہند کو پہنچی تو
 اس نے صدمہ کو حکم دیا چنانچہ اس نے شترج ہیاد کی
 اور اس زمانے کے ملکوں نے اسے تختہ زد پر فوق دیا
 جاری رائے میں یہ بات زیادہ فرین نیاس ہو اور
 اس کے ہندی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جو بد کے نام
 پر سب کا اتفاق ہو کر اہمیت ایجاد میں البتہ اختلاف ہو۔
 مرزا شمشاد علی بیگ صاحب روضان مرآت و ماہ
 با درنگ اس باب میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ
 یہ ہندوستان کا کھیل اور حیرانگاہیں ٹھک جو اس
 کا سبب شترج ہوا چونکہ جنگ کے چار ہندو فیہیات
 رہے۔ چارہ مشہور ہیں پہلا یہ نام رکھا گیا جو اور

جس طرح ایک ایک آدمی اپنے تئیں علی کے خلاف
 کے مقابل آیا کرتا تھا وہی طریق اس کے ہندوں کی جان
 کا ہے اس کا وضع ان کے نزدیک بھی حکم دیا ہوا اور
 وہ اس کے ذریعہ مشتہر ہوا۔ اس کا اختراع
 راجہ پور کے عہد کے قریب ہو گیا۔ یوں لوگوں نے بکھار کر
 اس کا وضع قرار دیا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ بکھار غلط
 جہاں کے زمانے میں ایک حکیم جہاں جے بہت عرصہ نہیں
 گزرا اور فردوسی نے بھی اس امر میں ایک حکایت لکھی
 ہے جو شیر وال اور برہمچاری سے تعلق جو بکھار کا نام جو
 قاعدہ کے لکھا ہے۔ سین لکھتے ہیں کہ کینز کہ ہندی میں
 حیرت سے عمار کا حوت ہی زیادہ ہے چونکہ دوسری
 زبان والوں کی کتاب اس کی تحقیق تھی جو اس حیرت
 انھیں کے موافق لوگوں نے کھڑا کر دیا۔
 ایجاد شترج کی نسبت ذریعہ شیکر صاحب بھی
 جنوں نے شترج کی تاریخ لکھی جو یقین دلاتے ہیں
 کہ شترج میں پر دنیا کے تمام دانا حیران ہیں کہ اس
 طرح بوجہ نے اس ایک طرح فیٹ کپڑے پر مانایا
 کو ختم کر دیا جو پہلے ہند میں ایجاد ہوئی بسکرت میں
 اس کا نام چترانگ ہو۔ عربوں نے شترج کو کھان
 پھر شترج کے نام سے مشہور ہوئی۔
 ڈاکٹر ڈورنڈی صاحب بھی تاہم لکھتے ہیں کہ
 ایسے قتل کام سوائے ہند کے اور کہیں ایجاد نہیں
 ہوئے۔
 شترج باز۔ شاعر شترج کا کھلاڑی۔ فارسی
 عربی الفاظ۔ مذکر۔
 قول فیصل۔ استقامت۔ سکاد اور حیل ساز کے
 معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔
 جیسے۔ تم دیکھو گے کہ نقش انسا پڑا۔ آئینے سیاہ ہو گئے
 اور محبت کے پورے سفید ہو گئے۔ وہ شترج باز کا لفظ

خان کی چابی چلتے تھے۔ (دراہڑی)
 شترج بازی۔ شترج کھیل۔ شترج کھیلنا،
 فارسی، ہونٹ، نفیج، راج
 شترج بازو۔ شترج کھیلنے والے فارسی صفت
 (دراہڑی)
 قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بدلتا۔
 شترج کا نقشہ۔ شترج کے تختے پر جو خانے
 بنے ہوتے ہیں ان کو گجڑی طور سے کہتے ہیں۔ اور
 شترج باز کی اصطلاح۔
 محل صفا۔ اس طرح بڑے سے بڑا شترج
 کے نقشے میں خوب طبیعت رکھتا ہے گرا ایک سیدھا
 سا قدر بیان کر دے تو کچھ نہیں رکھتا۔ (دراہڑی)
 شترج کی سی جالیں چلنا۔ سکاری کی باتیں
 کرنا اور صرف غیر نفیج، راج
 محل صفا۔ دنیا کے ساتھ آپ اس طرح کی باتیں
 کیجئے گھر سے سیدھے ساتھ یہ شترج کی سی چالیں نہ چلتے
 بدلتا چھان چوگا۔
 شترجی باز۔ شترج باز۔ فارسی صفت
 (دراہڑی)
 قول فیصل۔ میں لکھنؤ نہیں ہوتے
 شترجی باز۔ قلعہ۔ شترج کی دوری
 ایک قسم کا دبیز سونے فرش۔ اور ہونٹ شترج
 خوان جمل۔ مایا۔ ہندو مذہب کی منت رانگ بہت
 سے رنگ۔ اور ہندوستان میں بنا یا گیا ہے۔
 شترجی باز۔ شترج شترجی، قلعہ قسم کے انار
 کی۔ دنی، فارسی، ہونٹ، دہلی کی زبان، جنگ، حیل
 شترجی باز۔ ہندی بننے والا، شترجی باز
 والا۔ فارسی صفت، مذکر (دراہڑی)
 قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

کثرت سے کی جاتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے اور تمام تقدیری امورات عالم علیہ علیہ کے جاتے ہیں لہذا نام رکھا گیا کیونکہ اس کا مادہ شعب یعنی علیہ کرنا ہے تعلیم یافتہ مقدس شخصان بنظم کہتا ہے حدیث میں جو کہ اس سے پہلے کو رسول نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

شعرا :- وہ علما و مشہرات میں بناتے اور تقسیم کرتے ہیں۔ (ذوالنقات)

قول فیصل :- اہل کھنڈ نہیں رہتے۔

شعبہ :- دہم اول و فتح سیم و چارم و وہ بازی جو سمر و باد ویا کردن سے ہو، نظر بندی و دھوکا، غریب و ذری، تذکرہ فصیح و راجح۔

تو اسے لائے مرے گھر نہیں باور آتا

یہ نیا شعبہ اسے چرخ کہن نکلا جو اخیر

قول فیصل :- مرقی میں ذال مجہ سے شعبہ

یا لفتح تھا۔ فارسی دانوں نے بجائے ذال مجہ

ذال مجہ سے یزدن بت کر لیا۔

شعبہ باز :- وہ بازی جو چوب انگیز کرب رکھائے

مار کا جادو گر و سحر ساز، بازی گار و سحر ساز، کج

یہ من بنڈ و از بھی میں عشق شعبہ باز بھی ہر روز

میں سرت جود و ناز بھی میں سوز بھی یہاں بھی عظیم آری

قول فیصل :- مجاز و حید سادہ کا کو بھی کہتے ہیں۔

شعبہ بازی :- نظری، چالاک، سکاری،

رنا بازی، سحر سازی، بازی، جوش، راجح، راجح

محل حسن تر سنا پر کا دیکھ کر سہو پستان جو، پردہ آفتاب کے

میں ٹپ سے ہل گیا شعبہ بازی کا غرور کن سے کفر سے ہر کر دیکھ لگا۔

شعبہ :- دیکھنا، دھوکہ دینا، دھوکے دھانا

ظلمات رکھنا، اور دھوکہ دینا، فصیح و راجح

عشق نے کیا کیا دکھائے شعبہ

دل ادھر کھو یا ادھر پیا،

قول فیصل :- شعبہ دیکھ بھی ہو لے سی۔

یہ دیکھ کے شعبہ پر ہی نے

از چلنے کے پائے کچھ قریب (تکرار)

شعبہ کرنا :- انوں مری سے بے حس و انت کرنا

کر کھانا، کرب کرنا، و دھوکہ، قریب، سر دگ

حشر سے بے حس و حس و حس کی تہریر دیکھ

کیا شعبہ کرب تک سپر دیکھ

شعبہ :- بازی، وہ بازی جو چوب انگیز اور

حشر کر کرب دکھائے۔ بازی، سحر ساز، بازی

تذکرہ فصیح و راجح۔

تیری زلفوں پہ لائیں جو گرداں ہر

میں قربان ہیں، شعبہ رات گھوں پر

قول فیصل :- باز و مجاہد ساز، سکارا اور دھوکے باز

کوئی کہتے ہیں۔

شعبہ :- دہم و فتح سوم، کرا، حضرت علیؓ

بت شعبہ کوہ مشہور تھا

زبانوں پہ لوگوں کی مذکور تھا

قول فیصل :- ان میں ہیں عام طور سے زبانوں پر

میں ہے۔

شعبہ :- شاخ، ہر شاخ، بازی، تذکرہ فصیح و راجح

جسے کی زبان۔

شعبہ :- شاخ، ہر شاخ، بازی، اسم، مذکر۔

ذوالنقات - قریب، سعید

قول فیصل :- اور میں ان میں میں رات میں

شعبہ :- وہ جیسے شعبہ و نیات، مراد

فصیح و راجح

قول فیصل :- شعبہ یعنی گردہ و ذرہ بھی جو جیسے

شعبہ :- مردم

شعبہ :- وہ سب سے بڑا شاعر ہے۔

ذی نسل، الاستقلال

اس سے نکلتے ہیں ہزاروں شعبے

جو کہ ہیں سارے جن میں پھیلے

شعبہ :- رسی، رسی کی آج، عربی، تذکرہ

تیس لاکھ سال، مصلحت کو مہنتی۔

شعبہ ردا میں پکھڑیاں جیسے چول میں

محل چوب، راجح، راجح، راجح

شعبہ :- راجح، راجح، راجح، راجح

کی و انتہیت، مصلحتی، راجح، راجح، راجح

باعتدال کہا جائے، جس کے نزدیک تافہ کی شرط نہیں

نظم بہت، راجح، راجح، راجح، راجح

جہاں کچھ دیکھا مذکور ہو گا

ہزارا شعر بھی مشہور ہو گا

قول فیصل :- بند، راجح، راجح، راجح، راجح

اول شعر ہے والا باہر تیب یس، راجح، راجح، راجح

اور ہر ام گورہ۔

شعبہ :- شاعر، راجح، راجح، راجح، راجح

دوسری ہے شعبہ، راجح، راجح، راجح

نظر اعلیٰ ہے ہے بی عقیس

شعبہ :- راجح، راجح، راجح، راجح، راجح

ہونا، اور صرف اس طرح

یہ اس بحر میں ہم سے بھی بڑی شعر آئے۔

شعبہ :- شعر میں قرانی، ہونا، راجح، راجح، راجح

عقل، راجح، راجح، راجح، راجح

شعبہ کمال، راجح، راجح، راجح، راجح

نظم، راجح، راجح، راجح، راجح

شعبہ :- شعر، راجح، راجح، راجح، راجح

محل حدیث، راجح، راجح، راجح، راجح

(ذوالنقات)

قول فیضی۔ لکھنؤ میں کیا ہو گیا عورتیں سب حرکت
ہوتے ہیں۔ لکھنؤ میں شربانہ کا ہجوم ہے شہر کی طرح کرنا
شعر گویا۔ شہر کو زبان پر جاری کرنا، شہرستانا۔
اردو، شہر، فصیح، راج۔

محل حسن شہر خوانی ہو گئی ایک شعر گویا، باقی
اردو دیتے ہیں۔ (دعا آواز)

شہر گویا پر صفت اور بارہ شعر۔ فارسی، تذکر
فہرست، استال

شہر گویا جو مراکھ گل تیرے تاشخ
میں فرماں یہ دامن ہو کسی گلشن کا

شہر گویا کا۔ منتخب شعر، عمدہ شعر، اردو، شہر گویا
ہوئی کے شہروں کو خوش آئیں نہیں آتے۔

کتنی طبیعت آپ کی وقت پسند ہے
شہر چھوڑنا، سست آواز، شہر گویا، اردو، راج

فصیح، راج۔ رہنے دو تم بھی دیران کو چھوڑنا، اخیر

آپ بحث بائیں گے جو شہر چھوڑنے والے
شہر خشک۔ وہ شہر جس میں غلط اور خفا کوئی

خوبی نہ ہو۔ فارسی، تذکر (دور خفا)
قول فیضی۔ لکھنؤ میں باہوم راج نہیں۔

شہر خوانی۔ شہر گویا، فارسی، راج، فصیح، راج
بہر خار ملی شہ کوں جانے دون

نری زبان کا مزہ تیری شہر خوانی با
قول فیضی۔ ہر کے ساتھ اس کا صرت ہو۔ جیسے

شہر خوانی ہونے لگی، ایک شعر پڑھا، باقی داد دیتے ہیں
اسے سیمان اللہ واد میر صاحب یہ آپ ہی کا قصہ تھا

(دعا آواز)
شہر گویا۔ شہر گویا ہونا، شہر کا بیانیگی

کے ساتھ ہونے پر، اردو، فہرست، استال۔

شہر گویا ہے ہری گویا آج اسے آتش
مکے کی گور کے مکے میں میں چھل جائیگا
قول فیضی۔ اس کی نیکی صورت شہر گویا جانا

جی ہے۔ اسے داغ شہر گویا کے تخت شریف میں
سے فکر تانیہ نہ زود و دلچسپ کا

شہر گویا کے مکے میں شہر گویا جانا بھی کی کے
ماہ راج ہو۔ اچھا اور منتخب شعر گویا، شہر

کہتا ہے۔ شہر گویا، اردو، صرف، فصیح، راج
محل صفت۔ سات تو کچھ بھی نہ ہوگا اندہ میں

کچھ شہر گویا گا۔ (اردو، جان آواز)
قول فیضی۔ اس کا لازم شہر گویا بھی راج

فصیح ہے۔ شہر گویا رہنے لگے گھنٹے کے

آج کل میں میرے معنی کا اثر ہوگا
شہر گویا۔ شہر گویا، فارسی، راج، فصیح، راج

محل حسن۔ شہر گویا کا مذق شہر گویا، علی
دے جے کا کھا۔ (اردو، جان آواز)

شہر گویا، بہار گفتن بود۔ شہر گویا شہر گویا
بے ہوش ہے۔ فارسی، مقولہ، تبسم، باندہ طبع کی زبان

شہر گویا عالم بالا معلوم شد۔ سخن ہمیں
کا حال معلوم چھپا۔ فارسی، تبسم، باندہ طبع کی زبان

قول فیضی۔ یہ فیضی کا مقولہ ہے۔ سحری کا ایک
بڑا مقبول شعر ہے۔

ہر گویا، راج، سبذہنوت، شہر گویا
ہر دور کے دفریت عزت کو گوارا دے

فیضی کو اس شعر پر رشک تھا اور اس فکر میں تھا
کہ اس سے بڑھا چڑھا شعر کہے آخر اس نے یہ

فصیح، راج۔

شہر گویا۔ ہر ہری ہوگی ہر ہری ہر ہری
ذراہ فیض اور درجہ شہر گویا

یہ شعر کہہ کر بہت خوش ہوا، معنی میں ہل رہا تھا
اور اسے گویا چل اس نے جو بیٹ کی فیضی کے

منہ پر پڑی۔ اس پر فیضی بولا۔ شہر گویا عالم بالا
معلوم شد۔

شہر گویا۔ شہر گویا کر دنا۔ غلط شعر پر آواز
شان بھیج دینا۔ اردو، صرف، فصیح، راج۔

کاشا شہر گویا کا تو بڑی شکل ہے
اردو، سنون۔ کریں صبر، شہر گویا، اخیر

شہر گویا۔ شہر گویا کر دنا، شہر گویا کر دنا
اردو، صرف، فصیح، راج۔

شہر گویا ہوں کسی کے ابو و خرم دار پر
تھ نہیں میرے قلم پر بارہوی تلو اور

شہر گویا۔ شہر گویا، اردو، صرف، فصیح، راج
محل صفت۔ شہر گویا گویا سننے والوں کے دون

میں اثر بقی کی طرح دوڑی۔ (آب حیات)
شہر گویا بہار گفتن بود۔ ایک ہمدین

ہر گویا گفتن بود۔ شہر گویا ہوتی بیدار ہے
اچھا، گر گویا شہر گویا سے اچھا، فارسی، مقولہ

تبسم، باندہ طبع کی زبان۔ دفرنگ اشال
شہر گویا چہ ضرور۔ جب اصول و قواعد

کی پابندی کی جائے تو کہے ہیں۔ دفرنگ اشال
قول فیضی۔ یہ تبسم، باندہ طبع کی زبان ہو۔

شہر گویا۔ شہر گویا، شاعر، فارسی، راج
فصیح، راج۔

شہر گویا۔ شاعر، فارسی، راج
فصیح، راج۔

شغلہ چھوڑنا۔ منہ سے شے کاٹنا۔ اردو میں
نیچے راج

حل میں۔ بکریوں نے سرکشی کی غولت لیا باقی
تعلیٰ چھوڑنے لگے۔ (حکیم ہوش رہا)

شعلہ جو دو بے اضافت تیز مزاج غضبناک
ہر مزاج معشوق، فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

وہ زوجہ شہداء کا جب میں نے کہا کہ خود
میں بیٹھے سے بھر لے کر آگ دونا ہو گیا
قول فیصل - تمہاری صفت بھی جو۔

وہ سچے خویا بہ و درخ سے کم نہ تھی نظم
یہ صفت جلی تو آگ کی تھی نظار میں طابائی
شعلہ خوی :- تبر مزاجی ، ہر مزاجی ، تند مزاجی
طاری ، ہر وقت ، فیض و راسخ ۔

محل میں مفتاح تیغ زن بیچ میں شلہ خوی
 رکھا ہے۔ شاہ زادے کو زخم نہیں آئے دیتا
 اطمینان جوڑن ربا جلد شرم ۶۹

شعلہ دم نہ دے۔ اور نہ ہی اضافت امتیاز کی صفت لڑکی
لے لیں، اسلئے

دکھائے آری جب تیغ شعلہ در کی
شیر دل کے دل میں گھنٹا خون دلائی ہو

نخلہ و پٹا، روٹیاں، اور صرف نفعی رائج
شعے دیتے ہیں مگر جس قسم کی کتابوں پر

نعلہ رُوح :- (یہ اضافت) شہداء کی طرح کہتے

دے چہ سہرا الا متون ان عفت فارسی عفت

شعله در آتش سرخ پوش، مکر و کافرا را
از عین کاسه در شک جونا تو من کا

کے فیصلے۔ اس کی فادری جمع شدہ غلامی

جو تعلیم یافتہ طلبہ و زنانہ

تشریب شعلہ رخاں دلی کو کر نہ دیا
ہو آگ پہ سرج اب نہویہ کیا بیت
مرد و جمع شعلہ رخوں پر جو خاکِ عالم میں شعلہ رخوں
جو مالتے۔

پڑانے کا اپنے صبر سے
و اس شہر کو ذیل حبلا، شاہ

شعاعہ رخسار ۱۔ دیکھ، فصاحت، حسین ہجڑوں
کی صفت، فارسی ترکیب فصیح، راسخ۔

شعبہ رخسار آئے راقوں کو
یوں چراغاں سرسبز اہل خانہ

مستعملہ و ترغیب آریہ (با ممانعت) و رخ رکا سکتے
ہے۔ استعارہ فارسی ترکیب فصیح و راجح

نگاہوں پر اندھی پرتیرے خاک ڈالنے کو
جیسا ہے اسے یہ ہے روضہ رخسار دامن سے

شعاعہ رو بہ رخِ اصافیت (کنایتہ مصوق
(رذوق م)

دیکھتے ہیں۔ فارسی ترکیب فصیح، راجح
یاد زلف مشعلہ۔ دوس ش کو گزشتہ ہوتی

شعاع نورانیہ شعلہ دینے والا۔ ناری صفت

تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
پرت جہندہ شہداء اور بربالاکے ہمارے

وہ جو براق مصطفیٰؐ یہ شہر روح الامیں مینا ہے
 قل فیقیل - تنہا کی بھی صحبت ہے

اشتریدی برقی ریڈیو سٹیئر منڈا
جل جل کے خاک ہو گئے اشتراد کیا

محل نشین۔ یہاں شعلہ زبان سحر و میری نظر سے نہیں
گزر رہا اور مجھ سے راک جوش کی کیفیت جاری تھی۔

شکلہ زبانی بہ بزرگانی فارسی موت تقسیم
ماہ طبع کی زبان ۔

محفل حسن۔ یہ دست بردارم ایک کامیاب مقرر ہو
آپ اپنی شہرہ آفاق کامیابی کے لیے کہو۔

شعور زن : بخود کائنات والی چیز و دھیر چیر
 سے سننے لگیں رنارسی صفت نفع رواج

نول فیصلہ - آٹھ فیصلہ ان اور دس فیصلہ دہلی
ریسٹ راج پور
سے شعلہ شعلہ کہ چکر پیاں

جل گیا حتیٰ ابتدا کہ غلہ نہ کی انکر میں

شعار غدار: ہر شے کو ہر جہ سے دیکھتے ہوئے

و نهاده و کنایه معنیق و فامی ترکیب شمع و راس
عزم تقیر و راس کیم و ده خط مندر

شعلہ فریاد فریاد دہاٹے سے استقامہ کرتے

ہیں۔ دوسری طرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عز نہیں بخاؤ تیری چل کے تو اسے خدایہ

تعالیٰ نشان :- درجہ اعلافت، درجہ پنے والا

رکھے ہیں وہ زخاں شہرِ دوزخ

نہیں مری، اس قسم کی یہ بھی باتیں
نہیں فیصلہ - ہونا کہ یہ صرف ہے۔

تو مشرب پیانی می جوی

شعلہ نشانی - تو دنیا شعلہ چھوڑنا، ناری ہوتی
نصیح، راج۔

کہوں کیا آگ کی شعلہ نشانی
ہری ہر تھی ہستی، خسانی
شعلہ ننگ - روینے والا ناری، ترکیب، راج
یہ کیئے وصف اس شعلہ ننگ کا

خدیجہ پنچبیز سخن کا (مرج، مغزین)
شعلہ لپکنا - جسے کا لپکنا، اردو، صرف، نصیح، راج
تب کو اکٹھا جانے کا مصل سے جو وہ آتش مزاج
آجے آجے شعلہ لپکنا جانے کا حالت

شعلہ مارنا - آگ لگانا، اردو، صرف، متروک
شعلہ خجرت کا ان پر جو مارے
کہوں نہ برس تک سے نکالے، اشت، گلزار
شعلہ مزاج - گرم مزاج، تیز مزاج، ناری
قابل، اکستانال

محل شعلہ - وہ آتش خود شعلہ مزاج ہوا سے
روتے ہیں جاتے ہی قلعے میں ٹھس پڑیں گے۔
شعلہ مزاجی - گرم مزاجی، تیز مزاجی، ناری
زکیب ہوش، نصیح، راج۔

محر شعلہ - اصل شعلہ خود پرواہ ہوئی، آنکھوں میں
جہاں چھائی شعلہ مزاجی دکھائی، جب عاشق میں کر
ماک ہوا، گری شعلہ پرواہ نہ اس کو بھی جلا، جل میں
بر شعلہ بھی سر مٹھتی ہوئی، دھسم ہوش، بہتہ شعلہ
شعلہ ناری - آگ کی ناری، ترکیب، نصیح، راج

رات کو چاند چاند کو بنا ہر میں
رنگ ہر لکنا، شعلہ ناری، خواہ، ڈیر
شعلہ در ہونا - آگ کا بھڑکنا، اردو، صرف،
نصیح، راج۔

یہ ہوگا گرم باز، رہیستم
کہ ہوگی شعلہ در ناری، رہیستم (سراج، مغزین)
شعلہ ہو جانا - شعلہ کی طرح دکنے لگنا، اردو
صرف، نصیح، راج۔

گرمیاں کیں اس قدر ہر شعلہ چھوڑ گیا
شب کو روشن اس کے باند کا جو آگیا
شعلہ یا قوت - دباغت، وہ چمک جوا قوت
سے پیدا ہوتی ہو، ناری، ذکر، تعلیم، لفظ، جتنے کی زبان

حق سرخ خون سے جو دھمکے جاں تان
ہو تا قیامت شعلہ یا قوت کا تان
شعلہ کی طرح بھڑکنا - بہت تیزی کے ساتھ
اردو، صرف، نصیح، راج۔

وہ شعلہ کج طرح کوئی شعلہ کی طرح بھڑکنا
دم بیکار اس نے خون، آگ برسی طواری
قول فیصل - عورت جبار کے افسانے کے ساتھ شعلہ کی
طرح سے بھڑکنا بھی ہے۔

وہ کنا چالی تو شعلہ کی طرح سے بھڑکا
شعلہ - دباغت، عقل، دہائی، جلتے، دہش، قیامت
کہ، تیز، بھان، حرن، ذکر، نصیح، راج۔

کھار باج کس کو میں اردو، ترک، الفت
پل بیٹھ جائے ناصح، دیکھا شعلہ تیز
قول فیصل - آنا، ہونا، فیروز کے ساتھ اس کا صرف
سو شعلہ ایک جلتے میں کہے تھے ہم تیر

جب تک نہ شعلہ میں ہم کو شعلہ تھا
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
جواب دیا ان شاعر -
شعلہ آنا - جلتے، آنا، تیز، آنا، اردو، صرف،
نصیح، راج۔

مری گردن پر تم آہستہ آہستہ چھری پھرو

نئے کاتل ہر آنے کا شعلہ آہستہ آہستہ راج
شعلہ کر دنا - شعلہ گرتن کا ترجمہ، ہوش، بھان
ہوشیار ہونا، تیز، لکنا - اردو، صرف، (نور، لغات)
قول فیصل - اب متروک ہو۔

شعلہ دار - تیز، ناری، شعلہ، اردو، صرف
(نور، لغات)
قول فیصل - بھڑکنا، یا شعلہ کہتے ہیں۔

شعلہ ہونا - تیز، ناری، بھان، اردو، صرف
نصیح، راج۔
شعلہ پر چھوڑاں ان کا مرد
ان سے جوتا ہو ہیں بڑا شعلہ

شعلہ شعلہ - دباغت، دہش، دہش، دہش، دہش
نام جو دینے میں، دہش، دہش، دہش، دہش
نئے شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
دہش، دہش، دہش، دہش، دہش، دہش

شعلہ شعلہ - جو، ایک شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ کی زبان
شعلہ کے رنگ، گر، شعلہ، شعلہ شعلہ
تو ہر شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ

شعلہ - دہش، اول، شعلہ، شعلہ، شعلہ، شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ

شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ

شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ
شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ شعلہ

قول فیصل۔ عام طور سے زباؤں پر نہیں ہوتا۔

شفائے راجہ سریت انکور۔ گیارہ روزہ

سیر نہیں، انگر کھٹے ہیں، غاری، شل، تھم یا فہم جیسے کھٹے

دھڑنگ شال،

شفت۔۔۔ (بفتح اول دوم) شور، غل، غری

نہ تر، نفع، راج۔

محل صبر۔ شد و شفت سے کیا فائدہ آہستہ آہستہ

پور۔

قول فیصل۔ غری میں بفتح و بفتح اول دوم دونوں

طرح سے ہو اور فہم و فساد معنی ہیں، اول دوم شور کے

ساتھ ملا کے بھر سزاؤں شور و شغب کہتے ہیں۔

شفت۔۔۔ (بفتح اول دوم) کمال محبت سے انہیں

دھبت، کمال دھبت، غری، مذکر، نفع، راج

کہ لعل نہ ہوگی جیسے

جس کو سر جاکے شفت ہوگا

شفت سے وال ہر اک دل کا تھایہ رنگ

گرش غصہ تھی نق پر لب تلب

شغل۔۔۔ (بفتح اول دوم) نیز بضم یونین کام میں

استول رکنا۔ کام میں مشغول رہنا، کام، مشغلہ، غری

مذکر، نفع، راج۔

قال جہتی جہم معلوم

مذکر، اس شغل لا مل کجا

مکر دم بے کا کہ جو، تھار گیا میں

مشغل جیس دم اسے و دم چند رہا

قول فیصل۔ صاحب ناموں الفاظ۔ اس نفاذ کے

میں کہتے ہیں۔ (جندہ فرنا) معرکہ، کام، کاج

دھندل، غری، نامی، اول دوم۔ بازی، کیں، تاشہ

دلی، سیر و تفریح۔ اور جہاں غری میں، وادہ، و تفر

آمن۔۔۔ (بفتح اول دوم) بضم یونین و یونین چاندوں

مخرج آیا ہے۔ انعم نفع جو جمع و شغل و شغل ہے

و شغل راج ہے۔ (ناموں الفاظ)

شغل۔۔۔ (بفتح اول دوم) دھیان۔

فقو، شاد، صاحب دن بھر زک و شغل میں رہتے

ہیں۔ (دھانتات)

قول فیصل۔ دل کھن نہیں ہوتے۔

شغل۔۔۔ (بفتح اول دوم) بازی، تاشہ، دل لگی، دل بیلہ

تفریح، مخرج، دوم، مذکر

قول فیصل۔ ان معنی میں فہم و شغل کے ساتھ ہیں

نہیں ہوتے۔

شغل بے کاری۔ بیکاری کا شغل۔ وہ کام جو

وقت گزاری کے لئے کیا جائے غاری ترکیب کر نفع، راج

یہ بھی کہ یا تھا شغل بے کاری

اس پر مشغول ان کی دل داری

شغل رکھنا۔ شغل رکھنا، اول دوم، نفع، راج

محل صبر۔ یکم آقا جان عیش و شغل رکھتے تھے

مگر خوش کام اور شیریں سخن، شروع مخرج شاعر تھے۔

دکاب حیات)

شغل رہنا۔ کام رہنا، شغل رہنا، اول دوم

نفع، راج۔

جو چچا میں نے مجھ سے کہہ کیا شغل رہنا جو

کما میں ہوں تھیں اسے سرشد کمال و عاقبتا غفر

شغل کرنا۔ اپنے تئیں کسی کام میں مشغول کرنا

(دھانتات)

قول فیصل۔ قبل استعمال ہو جیسے "دن بھر آپ

بانا بیٹھے ہیں کوئی ایسا شغل کیجئے کہ دل بیلہ رہے۔

شغل کرنا۔ (بفتح اول دوم) کھانے پینے شغل اور شغل

و غیرہ خوش کرنے کے معنی میں مشغول ہو کر اول دوم

نفع، راج۔

قول فیصل۔ حق کے لئے زیادہ زباؤں پر ہو۔ انہیں

سنی میں شغل فرمانا بھی ہو جو سب سے زیادہ ہوتے ہیں

جیسے "اٹھا جھگڑے شغل فرما رہے ہیں آپ یاد

ہم سے کہ رہے تھے کہنا کو ختم ہو گیا۔

شغل میں مصروف ہونا۔ کام میں لگا ہونا۔

اول دوم، نفع، راج۔

محل صبر۔ اتنا دکانہ عالم اب تک آنکھوں

کے سامنے ہے۔ غاروش اپنے شغل میں مصروف

ہیں۔ (دکاب حیات)

شغل واجب ہونا۔ کوئی کام اپنے پر لازم

ہونا۔ اول دوم، نفع، راج۔

محل صبر۔ اسی دن سے تکمیل معلوم اور سہر کتب کا

شغل واجب ہوا۔ (دکاب حیات)

شغل ہونا۔ شغل ہونا۔ کام ہونا، کسی کام میں

انجاک ہونا۔

روشی معنی نثر آتی ہنس محبت سے

بازیاں، لکھا نہیں اس شغل ہے بیدا کا

قول فیصل۔ شراب و غیرہ کے لئے اس کا استعمال

ہو جیسے۔ ایک طرف یا بان سروں بانڈ و ازار ہے

ہیں دوسری طرف سر چوس کے دم لگا رہے ہیں

کھانا، بھنگ، شرے سب کا شغل ہے، فساد آزار

شغل۔ (بفتح اول دوم) صفت، تندرستی، عسری

نفع، نفع، راج۔

اثر و تلب سود سے دھانتا ہے

تیرے بیار کی صورت سے شفا ملتی ہے

شفا پالنا۔ بیاری سے صحت حاصل کرنا، اول دوم

نفع، نفع، راج۔

کیوں نہ دنیا کو جو طو شی غارت

شاد و تندرستی شفا پائی

ناب

شفا خانہ۔۔۔ اسپتال، فارسی، اندکری، راج
 محل صرف۔ جب خزانے دس گاہ بڑی اور
 رخصت کے سنگ کی توریہ کی نظر سے ایک شفا خانہ
 بنوایا۔
 شفا دینا۔۔۔ بیمار کو دور کرنا صحت دینا، اچھ
 کرنا، اور دوبارہ صحت نصیب دینا۔
 محل صرف۔ آپ پریشاں نہ ہوں دہرتے رہے
 خیر سفا سے گا۔
 شفا عت۔۔۔ راج اول جب راج، سفارش
 گناہوں کی معافی کی سفارش، عربی، راج، راج
 ، سرگنہ کار پر جسم کو
 کہ یہ چاہتا ہے شفا عت بخاری
 قول فیصل۔ عربی میں سے کسی میں خوشی کرنا
 فارسی سے زمین کے کسی میں آسمان کیا
 سفارش، گنہ گار کی بخشش چاہتا۔ بولند
 قافوں، ادا کرنے کا، شفا عت فارسی اور عربی
 جو بولتا ہے درست نہیں۔
 شفا عت کر۔۔۔ سفارش کرنے والا۔ فارسی صحت
 ، لفظ
 قول فیصل۔ عام دور سے زبان پر نہیں۔
 شرف از دالغ و شہید دوم، عات بشیہ کی
 طرح اعلیٰ اور عات، عربی، صفت، نصیب، راج
 قضا تہ میں حاضر ہے جب ترکیب پائی جو
 جن شفا خانہ شانے گول، قدر زور کر تلی
 محل صرف۔ ایک دن چپ و پرفا، فرح بخش و کت
 ہنگام میں شہید۔ پشراں عات، بدش شفا خانہ
 شرف از۔۔۔ عات معز، عات شرف و غیر عربی
 صفت، نصیب، راج
 برقی حق زبان اور دعات

س قدر بڑا۔۔۔ رہ شفت مرزا سوا
 شایان بہت چمک اور بہت صاف
 معزوں میں پروردگار میں شفا
 شفا فی۔۔۔ شفا خانہ ۱۰۔ اور دہ روز نصیب راج
 محل صرف۔ اور دہ روز کے جمع پتہ کے ہیں عات
 ۔۔۔ ہنے شفا فی میں آئید و کھتر گئے ہیں۔
 رفا عت بطبع ویرن وزیر از مرزا جس کی یک سرور
 شفا ہونا صحت ہونا، شفا عت ہونا، یاری سے
 بنات ہونا، اور دہ روز نصیب راج
 سیما کو دیکھا، دور ہوئی
 ، شاف سے کھو کھو سفار ہوئی
 سفار عیسیٰ زردون نشیں سے
 ہمارے بندگی پسے ہیں سے
 شفا لو۔۔۔ دالغ، ایک قسم کا بڑا اور فارسی
 مرکز نصیب راج۔
 جب امرود، شفا لو دہام
 کہ پادشہ تھا جس سے آرام دہ تھا اور
 ہیں کبابی دوسرے شیریں دہان لفظ
 شفا راجیہ باغ جاں میں کہاں لفظ
 قول فیصل۔ شرف مشوق سے تہیہ دینے ہیں۔
 لفظ کے انداز پر راج لفظ کی مراد
 باغ عالم میں ہے شفا عت لفظ کا
 شفا لوا۔۔۔ کہ تر کا ایک رنگ، نہ کر دہان
 قول فیصل۔ ان کھنڈ نہیں بولتے۔
 شفا عت۔۔۔ دالغ اول دوسم، بیوہ ۱۰ لفظ، بکار
 عورت، اور صفت، روز عورت کی زبان
 محل صرف۔ عربی شفا عت۔ عام پادشہ کی دعات
 اس کائنات پر پھولی ہوئی جو۔ دفا، لفظ
 قول فیصل۔ اس کی جمع شفا عت ہیں راجیہ۔

جس کا تہ ماہ و عودش محبوب
 اس کو ایسی ہر شفتیں خوب
 اس کی ہر شفت ہستی کینہ نامہ اور ہر شفت
 خیالی میں آتی جو۔ چنانچہ ترک چا لکیری میں شفا
 وجود ہے چونکہ ہم ہر ہی میں نسبت کی عات ہے
 پس بیات کلمہ نے یہ لفظ ہندی، عات عربی، عربی
 و غیرہ کی طرح شفا عت چاہا۔
 شفا عت۔۔۔ دالغ، سوت بولتے کے سنگ پر
 (شفا عت) ہے حقیقت، عات لفظ اسی سے بنایا گیا
 فارسی۔
 قول فیصل۔۔۔ ہر ہی حق نہیں۔
 شفا عت۔۔۔ ہر ہی حق سم دالغ، دہان
 لفظ۔۔۔ ہیں کبابی دوسرے شیریں دہان لفظ
 قول فیصل۔ شرف مشوق سے تہیہ دینے ہیں۔
 حق مقدم ہے لفظ زمین میں کبابی کا دہان جس سے
 ایک ایک اشخاص عات اور دہان شفا عت لفظ
 شدہ کہ دہان، دہان دیکھو کہ لکیری شفا عت لفظ
 رنے والا، شفا عت، شفا عت، شفا عت لفظ
 لیکن اور دہان، شفا عت لفظ زمین پر دہان کے شفا
 لفظ کرتے ہیں جیسے میرے مکان کے سامنے کی جو
 زمین جو وہ کسی دہان کے باغ نہیں کب مکتی لکیری
 حق شفا عت لفظ۔
 شفا عت۔۔۔ دہان، دہان، دہان، دہان
 لفظ عت کو اور دہان، دہان، دہان، دہان
 ہے۔ عربی، روز، نصیب، راج۔
 شفا عت سے چرخ چاہے لفظ
 علی زار شفا عت لفظ، دہان، دہان
 اور شفا عت میں دہان، دہان، دہان
 دہان سے دہان، دہان، دہان، دہان

شکار انگنی :- شکار کرنا کسی جانور کو جس قدر
 و غیرہ کا نشانہ بنانا، فاسی، موت، نصیب، راج
 ایسا کسی کو دق شکار انگنی کہم تعنی
 شکار کرنا :- شکار، چھپنا، شکار لگانا۔
 لگا جو نیزہ سپینا سنگ میں
 میں خوش ہوا کہ مرے دم میں لگا لگا دھڑلے سے
 قول فیصل :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 جو تھا بھر دم و سپیر کے شکار آنا کوئی کاوہ
 نہیں ہے۔

شکار دہند :- شکار کرنا کہ تیرہ جو گھوڑے کی دم
 کے قریب چار جاے کے پچھے شکار لگانے یا کوئی
 اور سر ضروری سامان لٹانے کے واسطے لگا ہوتا
 ہے۔ فارسی، شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 لکھنوی، شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار پر جاننا :- شکار کو صید کرنے کے ارادے
 سے اس مقام پر جانا جہاں شکار لگا آتا ہو اور وہ
 صرف نصیب، راج۔

محل شکار :- جہاں شکار کرنے میں ان
 سے لڑ جو تو ایک جیسے ہوتے ہیں۔
 شکار چھپنا :- کسی شخص کا کسی کے خرب میں
 آنا :- اور وہ صرف نصیب، راج۔
 محل شکار :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کے کاربے کاراں :- جو میرے ہونے جنگوں
 میں لکھنوی، شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 (شکار، شکار، شکار، شکار، شکار)

قول فیصل :- یہ غور عام صورت زمانوں پر نہیں ہے۔
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 صرف نصیب، راج۔
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار
 شکار کرنا :- شکار، شکار، شکار، شکار، شکار

شکایت رنج کرنا۔ اس وقت کہ جس کا
لگہ ہو۔ شکایت اور رنج کی تلافی کرنا۔ اور صرف
نفع و راجح

مخلی صفت۔ میں نے چھت کے پرتالوں کے رنج بدل
کے آپ کی شکایت رنج کر دی اب آپ کو کچھ سے
کوئی شکوہ نہ ہونا چاہیے۔

قول فیصل۔ سو فخریاب آصفیہ نے مراد برہان
کام بنایا، اس کے معنی تھے ہیں حوضہ رجبہ ہائے حوض
سے قریب قرب ملتے ہوئے ہیں۔

شکایت کا غلط ذباں شکایت۔ بالکل شکایت
نہ کر۔ اور دوسرے نفع و راجح

مخلی صفت۔ اتنے وقت سے ملک راجہ و حوض
کی جانوری و وہ ماں کس کی شکایت کا لفظ وہاں
کے وقت ڈر ہو گیا، زبان نہ سہجاء وہ۔ کہ
شکایت کرنا۔ لگہ کرنا، شکوہ کرنا، ہوا بیان را
دوسرے۔ نفع و راجح

کات دی کہ وہ لگہ سے زبان شکوہ
ڈر کرتے ہیں کہ شکایت میری
خوئی فیصل۔ صاحب فخریاب آصفیہ فرمایا
کہ میں میں لکھے ہیں کہ میں وقت پہ پہ
اس کے سے شکایت ل جائے۔

شکایت مند۔ شکایت کرنے والا، فاضل
و ذرا لغات

خوئی فیصل۔ میں لکھوں کے ساتھ لگہ نہ ہوتے
یہ شکایت مند باطل زبانوں پر نہیں آتا۔

شکایت میرے سر آنکھوں پر شکایت میر
آنکھوں پر۔ لگہ ہوں ہوتے ہیں ماں کوئی کسی
ذات کا لگہ لگہ کرے، اور اس کا کچھ جاس نہ دیں
لگہ نہیں کریں۔ اور دوسرے نفع و راجح

قول فیصل۔ میں چلے سے پہ کوئی اسم یا شکر
ہیں جیسے آپ کی شکایت میرے سر آنکھوں پر، ان
کی شکایت میرے سر آنکھوں پر۔

شکایت نہ ہونا۔ لگہ نہ ہونا، شکوہ نہ ہونا، اور
صرف نفع و راجح

لگہ کو شکایت ستم ناروا نہیں
دن کی سزا ہی جو تھوڑی خطا نہیں

شکایت ہونا۔ لگہ ہونا، شکوہ ہونا، اور دوسرے
نفع و راجح

برگماں آپ یہ کیوں آپ کا شکوہ ہے کہ
جو شکایت ہو ہمیں اس ایام سے ہے

شکایت ہونا۔ لگہ ہونا، شکوہ ہونا، اور دوسرے
نفع و راجح

مخلی صفت۔ میں میں رہا ہوں۔ میری شکایت ہو رہی
ہے۔ اور دوسرے

شکایت ہونا۔ کسی مرض کا لاحق ہونا، اور دوسرے
نفع و راجح

مخلی صفت۔ کوئی دن سے بخار میں مبتلا ہے اب وہ
روز سے زلے کھانسی کی شکایت ہوئی ہے

شکایت آنا۔ شبہ پڑنا، محال ہونا، اور دوسرے
نفع و راجح

میر میں لکھے شکر جگ پر نہیں آتے
جلو کہ شکایت میری میری

ذات وہ وقت میں سے شکایت میری ہے
کہ وہ کام میں سے رنج چھوڑیں کہ

قول فیصل۔ برتیب دوسرے آگے میں میں
ہوئی ہیں جیسے ان مرحوم کی کوئی میں نہیں پٹنے

دوں کی لگہ شکایت آنا
شکایت میرا۔ دوسرے جو دوسرے شکایت

برگماں جو، اور دوسرے استقلال

صحت برور ہونے کی صورت نہیں کوئی
میں ہر گمان ہوں اور میرا بار شک جہا

شکایت پڑنا لازم ہے شبہ پیدا ہونا، گمان ہونا
برگماں جو، اور دوسرے استقلال

جوئی جب مجھے فتنے کھینکے کی مدد
شک پڑا تھا، اس بار میں کوئی لگہ

یہ ثابت دوسرے شک میری چاقی دھڑکتی ہو
وہ کے تم کو ہر گمان میں لگہ نہیں ہے

شکایت پڑنا، لگہ ہونا، شکوہ ہونا، اور دوسرے
نفع و راجح

مخلی صفت۔ آپ کے ہاتھ میں خلافت ہو مجھ لگہ
پیدا ہو گیا جو نہیں رول ہا نہ کروں۔

شکایت چوں، لگہ ہونا، شبہ ہونا، اور دوسرے
نفع و راجح

میر میں لکھے شکایت میری میں
وہ نہیں یقین ہوا اب تو شک گریا

خوئی فیصل۔ اسی میں پر شک جاتا رہنا
میں دوسرے ہیں۔

شکایت ان۔ دوسری شبہ میرا لگہ ہونا
یہ دن۔ اور دوسرے، میر نفع و راجح

قول فیصل۔ میں میں شکایت میرا لگہ ہونا
میں میں شکایت میری میری

ذات میں میں سے شکایت میری ہے
کہ وہ کام میں سے رنج چھوڑیں کہ

قول فیصل۔ برتیب دوسرے آگے میں میں
ہوئی ہیں جیسے ان مرحوم کی کوئی میں نہیں پٹنے

دوں کی لگہ شکایت آنا
شکایت میرا۔ دوسرے جو دوسرے شکایت

شکر بجا آر کہ یہاں تو....

قول فیصل۔ اس سنی میں اس کا سنا زیادہ تر
سنم حقیقی سنی خدا کے لئے جو کئی کے ساتھ آدمی کے
سے بھی کہہ دیتے ہیں جیسے کہ انگریزوں کے احوالوں
کا ذکر کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے

ایسے من کا شکر ہے در باب
کئے احسان جس نے بے منت
شکر ہے خدا کا شکر ہے کی جگہ عرب تہیں بہتوں
شکر پر دے ہی میں اس بت کو جانے رکھا
ورنہ بیان گیا ہی قاحسدا نے رکھا

قول فیصل۔ اس کو غفلت کے ساتھ یاد دہانے میں
جیسے شکر حق، شکر خدا وغیرہ
شکر۔ درودوں اگر اکھاڑ چسپی، فارسی، ہونٹ
نصیح و راج۔

عزت شکر کا پھر نہ سن، درود سناہند، آجید
قول فیصل۔ درودن رہبر ہی درود ہیں، کسی کواد
نصیح و راج۔

کیا لباب جو تہہ تنگ، وہن میں شکر
دیکھو کہ کبھی اسے فعل حسین تہذیبی
چراغوں کرم سے، سے بتر کھا
آگاہ، بھی جیسے میں تہ شکر کھا

شکر ادا کرنا۔ احسان بانا، شکر۔ دارا،
کسی کے جیسے ملک کی تعریف برا، اور دوسرا نصیح و راج
شکر و مریخ سے ماسب
قضاے کیا شکر فریت ادا

شکر فیصل۔ اچھین جنوں میں شکر بجا کرنا اور
شکر کرنا جیسے نصیح ہے۔

کے، خرم تہ قاتی جو بجا کسے نہ شکر
کے ہی اس سے زیادہ کا فر نعمت نہیں
کرنا، کیا غضب پر شکر محسن کا بستر کرتے نہیں

تو زبان بزرگ سے ہر گل ثنا خوں بہار
شکر ادا ہونا اسے شکر ادا ہونا، درود صرف
شکر، درود

وہن نہم ہے۔ زبان راج
شکر فاق کا تہہ درود۔ آ
او پر شکر سے فیض عام کس سے
راکب ذرے کو خود شیر لاروں دیا
قول فیصل۔ اب زیادہ تر شکر خدا کے لئے شکر
اد ہونا ہوتے ہیں۔

شکر اللہ۔ خدا کا شکر ہے، غلو نہ رہنا
شکر۔ زبان راج۔

شکر۔ زبان راج۔ اوقات میں دینا دیکھیں
کے احسان کا ذکر کرنا شکر۔ فارسی، نصیح و راج
ع۔ شکر ادا، ادا یا خدا کا آخر شکر۔ درود

نہما ہے سی جس میں۔ آرا
ہو شکر ادا، سی وہ دستانہ درود

قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفہ میں ہیں
اد دیکھا ہے۔

شکر ادا۔ وہ رقم پر یہاں ہے بعد وہ غفلت
دیکھ یا پیر و کار کو دیا جائے۔ درود۔ درود غفلت
خو۔ کہیں۔ اسے یہ شکر ادا خدا کہتے ہیں
شکر ادا۔ درود نصیح و راج میں شکر ادا
ڈال کر کھاتے ہیں اور دیکھو، راج۔

وہ خرد سے ہارا بانہ سے گزرتا
عجب کچھ، ایسے سے تہ شکر۔ درود

روی صاحب۔ اس میں عادی، سی کتاب شکر و راج
چرخی بارو، شکر بھر پر یہاں کے ہاں دفنا کرنا
خون فیصل۔ صاحب فرنگ آصفہ میں ہیں
ہے ہزار شکر ادا، شکر ادا۔

شکر ادا ادا کرنا۔ شکر ادا کرنا۔ درود
صرف نصیح و راج۔

شکر ادا کرنا۔ شکر ادا کرنا۔ درود صرف نصیح و راج
شکر ادا، قاتی ادا کرنا، شکر ادا کرنا

شکر آئینہ۔ وہ چیز جس میں شکر ہوئی ہو۔
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ شکر کی زبان

شکر آئینہ، امام مقصد و نماز
شکر۔ زبان راج۔

شکر آئینہ۔ شکر ادا کرنا، جس میں شکر ادا کرنا
ہوئی ہو فارسی، نصیح و راج۔

شکر ادا۔ رہے نیاں، شکر ادا کرنا۔ گوری
گوری جوں میں وقت یاد آتی ہیں بگے پر چاپ
رہے گناہ ہے وہ خدا شکر آئینہ۔ زبان راج

وہ ذل نہیں رہا، درود۔ درود آرا
شکر بار۔ شکر ادا کرنا۔ درود نصیح و راج

شکر ادا کرنا۔ درود نصیح و راج
خامروم رقم جو شکر بار ہو گیا

قول فیصل۔ محبوب کے ہونٹ کی تعریف میں بھی
کہتے ہیں۔

وہ دیکھیں لب جو تھا اس کا شکر بار
گیا ہو کبریا کی رنگ ایک بار
بروزن مقولہ ہے بھی نظم کرتے ہیں۔

وہ شکر تلخ کای ہو نصیب
ہم کو اس کے میں شکر بار۔

شکر بجا آر کہ یہاں تو نہ روزی خودی
خود داز خوان تو۔ یہاں نہ شکر۔ کرنا

چاہے فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ شکر کی زبان۔
قول فیصل۔ شعر زیادہ تر درودوں پر کھا ہوتا ہے

شکر بجالانا۔ احسان ماننا۔ اور صرف
نفع و راج۔

محلِ شکر۔ مومن و متدب پر جاؤ اور شکر خدا بجاؤ۔
(مولود حسیدی)

شکر چارہ۔ ایک قسم کی شکر جو بڑی شہابی
جو بیکل مرتب ہوتی ہے۔ اور ذکر نفع و راج

شکر پارے۔ جو سے دیکھے پر باد (ذہن کے اندر)
شکر کا جس سے پہلے خانہ آباد

وہ بت شیریں اور اتاری کہ کو سنگار
یہ شکر پارے ہر سے ہیں جنوں پتھر نہیں تاسخ

قول فیصل۔ محبوب کے ہونٹوں سے ہوا شیریں
بوسے لینے میں شہابی کا مزہ تاسخ

لب شیریں ہیں تھامے کو شکر پارے ہیں
بلکہ مستعار بھی لب مشوق کو کہتے ہیں۔

وہ کیا یاد کے ہونٹوں کی پر عریض کوں
جان پادی نہیں جن سے وہ شکر پارے ہیں

شکر تری۔ سفید شکر۔ فارسی۔ ہونٹ۔ دلی کی زبان
نہام ہر گرم جہان کی دی ہے

شکر تے بے لکھے شکر تری ہے ذوق
شکر حق۔ خدا کا شکر۔ فارسی۔ نفع و راج۔

واجب ہر تمام رفاہی شکر حق
سے زیادہ تر دل و رواں شاد دیا

قول فیصل۔ خدا کا شکر جو کی جگہ بھی بولتے ہیں اور
یعنی اور نوسنوں میں شکر خدا ہی راج جو۔ شکر خاق

شکر کرکار۔ شکر و غیرہ بھی نہزورت استعمال
ہوتا ہے۔

شکر خا۔ شیریں سخن و طوطی کی صفت میں استعمال
ہے۔ فارسی۔ صفت۔ طویل۔ استعمال۔

دوسرے بھی یاد کرے گی ہری شیریں سخن

تہرہ آئے جی طوطی شکر خا ہو کر
شکر خا مہ۔ کہ شکر۔ کھانڈ، فارسی ترکیب ہونٹ

نفع و راج۔
وہ پنہ کار اسے بت شیریں اور اتاری

سرخسے جوئے شکر خام راقہ میں
شکر خا۔ خدا کا شکر ہے۔ فارسی ترکیب راج

وہ شہن سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں
شکر خدا اگرچہ تو کسی کی نگاہ میں

شکر خدا کرنا۔ خدا کے احسان کا ذکر اور اس
کی تعریف کرنا۔ اور صرف نفع و راج

کس سداں کو بڑھتے کیا
کو شکر خدا کیا باعث

شکر خدا یا شکر خدا۔ شکرانا، تبسم،
فارسی، ذکر تبسم یا مہرے کی زبان طویل استعمال

قول فیصل۔ کھانا اور ہونٹ کے ساتھ اس کا صرف
کرے ہے جج شکر خدا اس سے کھانا

کو جس طرح ہم آئینہ ہوں شکر خا ذوق
سیر رکھتا ہو وہ گل نہیں ہنس کر

رزق جو شہد شکر خدا اپنا
اس کے ایک معنی ہیں شکرانا ہر شہنا ہوا۔

انجا جب خواب خوش سے وہ شکر خدا
کہا یقیناً نے سے میرے فرخندہ خا

ہر کام میں بھی چلے ساتھ تھا۔
اداسے جب وہ ہوتی تھی شکر خدا

جدا تب قد ہوتا بند سے شکر خدا
شکر خواب۔ معنی نیند، فارسی۔ ذکر تبسم یا مہرے

طبیعی کی زبان
کہ جی نہیں بے غلط شکر خواب

یعنی سوچو نہ نقش بر آب
کھول اچھی طرح نہ کہ ذرا رنگ چمن دیکھ

اسے زکس خورد شکر خواب کہاں تک جتن
قول فیصل۔ شکر خواب میں ہونا اور شکر خواب ہونا

اس کے مرت ہیں،
میں نازوں سے لکھے کے گیند آنکھیں

زیب و تیار ہیں یاد شکر خواب میں ہونا
خاص کی چشم میں اس ہم شکر خواب

کیا خندہ وہیں گل نے وہ خواب ذہن کے اندر
ایک معنی میں شکر خا ہی ہے جو ہونٹ اور شکر

طویل استعمال ہے۔
تھی شکر خا ہی سی لکھے اس دم

آنکھ بھی نگاہ جی تھی کہ کم کم (ذہن و الفت)
سوئے ہو تو اور سر میں غلے سے دیکھو

ہر روز یاد میں آنکھیں میں شکر خا ہی ہے قد بگڑی
شکر خوار۔ شیریں سخن و طوطی کی صفت، فارسی صفت

طویل استعمال
جانا خدا پشت لب شیریں کو تہ دیکھ

کیاں گئی طوطی شکر خوار کے سر پر
شکر خوار۔ ایک سیاہ چھوٹے سے پرندے کا

تار جو شیرینی بابت شوق سے کھاتا ہے۔ اور
ذکر نفع و راج۔

کہ کو پہنی اس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر (ذہن و الفت)

قول فیصل۔ ایہیں معنی میں شکر خوار بھی آیا
ہے خواب نہیں بولتے۔

خدا کے دیے رزق کو بال ہر
شکر خوار کو خدا کی شکر

کہ کو پہنی اس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر

(ذہن و الفت)

شکر سکھو ۵ جانا۔ یہ یکی اور ہستی کی یادگار
ہستی رہ جانا۔ اردو صرف قریب بہ مترادف
شکر سکھو جو تو رہ جائے گا اسے ناخ بھی
مدست دشمن کا وجود اک دن مہم ہو جائے گا
شکر شیر ہونا۔ کیا یہ کمال اخلاط ہے۔
و غیر القاتلہ

قول فیہ سبیل شکر و شکر ہر نام و رب ہے
شکر شد شکر۔ شکر کی آئندہ کے لئے ہاں ہی ہم
یا نہ جیتے کی زبان۔

آج پھر خیر کیا، اس نے دیکھا کہ قات
شکر عد شکر تم دعوہ فہ ہا ہ ہ
شکر فروش : کا یت شیریں سخن فارسی
صفت : خریب : متردک

نیکو فرشتہ ہے ہر عملی شکر گزار
نبات ہر کا چھپیں نہ اس کے کاغذ میں
شک سے گناہ فیض کا ازالہ کرنا شک
دور کرنا۔ اور صرف فیض و راجح۔

محل صرف۔ جناب مولانا ایک خاص مسئلہ
پر پیش ہے۔ مبنیٰ علیٰ سنس و پنج میں جو کہ
نکج میں ہیں آتا۔ لیکن ہر اٹ کے مسئلے میں ایک شک
ہو جس کو رفع زامانہ ہو۔

قول فیصل، میں نے یہ ملک دھڑکنا بھی دیکھا ہے
 وہ بھی فیصلہ دیکھو جسے میں نے پہلے دیکھا ہے، وہ تو ہے
 یہ کہ میں نے یہ ملک دیکھا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ وہ ملک لازم
 ہے کہ وہ ملک دیکھو کہ وہ ملک دیکھو کہ وہ ملک دیکھو۔

شکر تشدد۔۔ اک قسم کی شہبلی طرزِ حرکوں کے مانند
زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ اس کو بال کر یا باویں
بحرین کہلاتے ہیں اور ہونٹ رازِ بحر۔

محل حبس - ملوای کھنڈی میں سوار ہو کر، گاہائی پرت

و حضور لہجہ - بڑا زہنہ کنجڑوں کی دکان پر اردو شکر قدہ -
(فضا خانہ آباد)
قول فیصل - کہ میں میں ہندی یعنی جڑی اردو
میں قدہ جگہ - وہی میں شکر سنس ہو۔
شکر کر - رکرو - کہہ کا صان انور اردو
نقرہ نصیح، راج

تیرے پر نہ نہ کیے خط کی طرح، ہے قاعدہ
سنگ کر چھڑا دیا، صحن سے پوشتے کر توفی
مشکر کرتے، حیرت کے خیر لا، شکست، غدر کے
اور دھنستہ، فیض، راج

جہاں بھی تیرے شکر کے کھائیں
 ارم سے کوئی کہ قسم کھائیجے
 شکر کرنا ۱۔ (مستند) احسان ماننا، خدا کا شکر
 ادا کرنا۔ ۲۔ درود صحت، نصیحت، راجح۔

شاد رہتے ہیں مصیبت میں بھی
شکر کرتے ہیں مصیبت میں بھی
شکر گزنا ۱۔ راضی ہو جا ہونا۔ اور صرف
مصیبت پر راضی ہونا۔

مخلی جیستہ - قد اسکے خاص بندے ہر حال میں اس کی
شکر کرتے ہیں۔
شکر کی جگہ ہے - شکر کا موقع ہے۔ شکر کا اس سے
اور مرثیہ فصیح و راجح

فہمیت و ان سہی طبیعت ہی نہیں
ہے شکر کی جگہ نہ نکالت نہیں کچھ
ہو شکر کی جگہ کہ خدا آپ مصطفیٰ
عشر میں ہو گواہ سر عشق پاک

قول فصیح اسلوب پر نگار کا مقام اور شکر کا مایہ
بھی راج ہو۔
شکر گزار اور ست کر مہزون۔ شہزاد کو اپنے دلال

عربی فارسی لغات مصنف فصیح و راجح
 غلوں دل سے ہم ان کے پیچھے تکر گزار
 جیتے فائز ہوا جن کی ذات سے تیار ہو گئی
 شکر گزار اری :- امان مندی - شکر ادا کرنا
 عربی فارسی لغات مصنف فصیح و راجح

محل چنار۔ تھی تھی غریب خانے پر بھی قدم رستہ
نرا ہے وہیں شکر گزاری کا موقع ضایع رہے
شکر گفتار۔ شیربہ گفتار۔ فارسی، صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شکر فروش پر هر طوطی شکر گفتار
نبات مصر کا درخت چشایک شکر
شکر لب : مستری یان دنیا یہ مسوق
ماری ، صفت تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان

صیحوں کے تھکے اس فضل پر ہی مد
شکر بے ہر دعات ، یا سن ب
محسوس - میاں آزاد فرخ آباد کی جدائی نہ خان
شکر بے یہ غضب ثریا بگڑ کر آٹھ آٹھ آنسو ریا ۔

قول النبیل - اس کی تارسی جین شکر لبان و جو
کی کے ساتھ اردو میں مستعمل ہے جیسے - تم کو شکر پہن
منہ پر چہرہ ہم کو سفر اردو جنگ کا بسیرا مبارک خدا حافظ
وفا نہ آواں

شکر لہی :- شیریں پیل - فارسی ، مویش
نیو یا نہ طبع کی زبان ۔
خداق شکر و ست پیل میں چکھاؤں تیزی شکر لہی
علم و علم میں جو پوری ، بھی رشک شاخ نبات ہو
(ذوق و ہوی)

بشکر م۔ ایک مہتمی چار بیوں کی گاڑی۔
جس میں لڑاؤ تو رو گھوڑے جوتے جاتے تھے

شکست بت سے آتی تھی مگر ابر کی تارخ
شکست :۔ نیت و ناپ و کرنا، ناری، موت
نصیح، راج

کہ اور انکار سے اپنے غرض نہیں
منظور ہے شکست تھارے عز و رک
شکست :۔ فتح کی ضد، ہار، ہزیت، پاپی
ناری، موت، نصیح، راج

تیری ہزار ہری تیری ہزار ہری
میری ہر اک شکست میں میری ہر اک نصیب
نے اس وجہ کے غول نہ صف و ہری کی تھی
اس کی غل شکست سپاہ عس و رک تھی
شکست :۔ کی، نقصان، ناری، موت،

خول فیصل :۔ نام لود سے ان معنی میں راج نہیں
شکست :۔ اٹھانا، ہزیت، اٹھانا، ہار جانا
اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل حس :۔ از و سیاب کو بوجھنے ہوئے راستہ کے
جولانے آئے گا شکست فاش اٹھنے کا ادا جائے گا
دھم ہوش رہا

شکست آنا :۔ ہزیت ہونا، زوال آنا، ہار
موت، قلیل الاستعمال

تجیر کی صدائیں ہوں ہر طرف بلند
آئی شکست فوج ضلالت شعاریں جا جا
شکست آنا :۔ ڈٹنا، شکست ہونا، اردو صرف
قلیل الاستعمال

دھم ہوش رہا
شکست آج دو طرف ہوئی

شکست بند :۔ ایک قسم کا جھٹکا جو ٹاٹا
اردو بند ہوتا ہے، اردو، لکڑ، متروک

رنگ خستہ پس گئی شاید کہ انھیں
بچے شکست بند کے ہیں پور پور پر

شکست پانا :۔ ڈٹ جانا، چور چور ہونا
بیزہ ویزہ ہونا، ٹکڑے ہونا، اردو صرف نصیح، راج
پاپی شکست دل نے بڑی شکست رنگ
بالائے رنگ شیشہ مرا ہے فغاں گرا

شکست پانا :۔ زک اٹھانا، زیر ہونا، ہار جانا
بہار ہونا، اردو، صرف نصیح، راج

نشان اداس منوں خاک تھی میری ہری پر
شکست پاک ہے جس طرح کوئی شکر حق
شکست تو ہے :۔ توبہ توبہ، کسی چیز توبہ
کر کے اس پر باقی نہ رہتا ناری، موت، تعلیم یافتہ
بچے کی زبان

زادہ توبہ کروں ہے آہ فصل بار
آوی ہر شکست توبہ تائب چاہیے
خول فیصل :۔ اس کے ایک معنی ہیں توبہ کی شکست
توبہ کا ڈٹنا

چھ بی ویک مدت میں خانقاہ سے ہم
شکست توبہ لے اذناں، مناں کے لئے
کرانے ساتھ اس کا صرف ہے

بار جام کج جھوٹی ہوئی آئی دل
شکست توبہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے غابجا پڑے
شکست خاطر :۔ دل ڈٹنا، ناری ترکیب
صفت، نصیح، راج

شکست خاطر بالوس ہوں میں
مرا طالع منحوس ہوں میں

شکست خوردہ :۔ ہار ہار، شکست کھا
ہوا، ہزیت، اٹھانے ہوئے، ناری، ترکیب
نصیح، راج

محل حس :۔ مستی کرنے آ کر شکست خوردہ لشکر
چور ہوت کیا، بارگاہ میں آ کر بھی دھم ہوش رہا
شکست دل :۔ دل رنج، ناری ترکیب
موت، نصیح، راج

پوچھتے کیا شکست دل کو صورت دیکھ لو
ناری میں جس میں تائب شکستہ حال ہو
شکست دنیا :۔ زک پھانا، نقصان پھانا
اردو صرف، نصیح، راج

شکست دیکھتے دیتا ہے آسمان کس کو
مدد فراق ہار رہی ہم مدد سے فراق
مرکشی آخر فرمایا کہ دیتی ہے شکست
ڈٹنا ہو غل پر انجام غشت خام کا
شکست دنیا :۔ شکست کرنا، توبہ کرنا، اردو

صرف قلیل الاستعمال

جان کہا کروں میں تیری زفت گوی کا
یہ دل وہ ہے کہ جیسے ایک شکست سودا
شکست دنیا :۔ ہزیت دنیا، ہار دنیا
بہار کرنا، اردو صرف، نصیح، راج

محل حس :۔ دشمن کی فوج نے اپنی زہر دست
شکست دی کہ پھر تقابل کی ہمت نہ ہوئی

شکست رساں :۔ شکست دینے والا فاش
ترکیب، تعلیم یافتہ بچے کی زبان

دل سوز، شلوغ، شہر راہ انداز جاں گزرا
شکر کش شکست رسان، غفر فو از انیس
شکست رنگ :۔ (کناجی) رنگ اڑھانا
رنگ لٹ جانا، ناری، موت، تعلیم یافتہ بچے
کی زبان

دہریہ صدائے شکست رنگ سے کر
وہ ہے دہن کی کر اب تو بھی ہے زبان فراد

شکست رنجیت

برج - اردو، مونث، راج
 محل - دوپہر میں قدر ملا اس سے مکانات
 اور مکانات کی شکست رنجیت کی درستی کر اسکے
 کرایہ وادوں کو دیا۔ (کھنات)
 قول فیصل - کھنہ کا تعلیم یافتہ طبقہ اور کھنہ
 دریاں میں لاکے شکست رنجیت زیادہ بولتا ہے
 شکست رنجیت میں بہت بے کیف کھاں کیا گیا۔
 بغیر ریح میں تن کی حسرتاں کیا گیا
 شکست فیشہ - دکانیہ، وہ آواز جو شیشہ
 ٹوٹنے سے ہوتی ہے، فارسی، مونث، ذواللغات
 قول فیصل - اس کے معنی ہیں شیشہ ٹوٹنا
 کہ شیشہ ٹوٹنے کی آواز۔

شکست فاش

بے غیرتی کی شکست، بڑی شکست، فارسی، برنی
 الفاظ، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل - (برائے)، ابراہیم عادل شاہ سے
 بگاڑ کر لیا، فوج کشی کی، اس سے شکست فاش
 کھائی۔ (دہ باد اکبری)
 شکست فاش - ایسی شکست جس میں کسی
 کو کلام نہ ہو۔ بھاری شکست، بھلی ہوئی شکست
 فارسی، مونث، فصیح، راج۔

قول فیصل

پانا، دینا، کھانا اور چونا
 و نیزہ کے ساتھ اس کا منتر ہو۔
 شہباز کاسن کے مارا جانا
 (پانا) دوسراں کا شکست فاش پانا شاہ اور
 ہم عش میں ہم نے شکست فاش پائی ہے
 کر بانہ بھی ہے فوج علم نے ہر دل کی غارت پر
 (صبا)

کھائی جو تیرے سبب خطے شکست فاش

طوطے تمام اڑ گئے تھے سبب وار کو
 شکست قیمت - دکانیہ، پہلے ریح سے
 قیمت کا کم ہونا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 نہ خود فرشتی گئی مہن کی طبیعت سے
 کہ مشتری کو مہادی شکست قیمت سے
 شکست کھانا پانا - راج، راج
 اردو، صرف، فصیح، راج
 عیب نہ تھا کہ علم دل شکست کھا جاتا
 سزاوار تر سے لطف میں کمی آئی طبعاً
 شکست کھا پانا - دکانیہ، شکست ہونا،
 اردو، صرف، فصیح، راج

شکست کھانا

شراب خانہ ہے یہ تو ذرا چم خانہ نہیں ہوٹ
 کہ توبہ کرنی تھی تو یہ بھی یاں سے شکست کھا کر
 (دوب نزد خانہ آنا دھون)
 قول فیصل - اس کے ایک معنی ہیں صدمہ
 اٹھانا، چرٹ کھانا۔
 شکستوں پر شکایتیں چوٹ پر کھائی ہو جتا اس نے
 کھانا ہے ہمارا دل حری طفلی کے عالم کا
 (دھن)

شکست کھانا پانا

بہریت اٹھانا - اردو، صرف، فصیح، راج
 نہ جائے امن سے دل کو گھجے شکر علم
 شکست کھائے گی جو فوج طلحہ بند ہوئی
 شکست کی آواز - ٹوٹتے وقت جاتے
 نکلتی ہے۔ اردو، فصیح، راج
 جن میں اپنی شکست دل کا آواز دہانہ ہو
 شکستگی - ٹوٹ پھوٹ، خستگی - فارسی
 مونث، فصیح، راج

دینی ہے شکستی دل کی

کیا صورت لڑی نے دھائی ہو
 قول فیصل - اس کے ایک معنی ہیں بہت زیادہ
 صدمہ، بہارت، صدمہ (ار)
 اندر سے شام نم مرے دلی شکستگی - آج
 آدیں کاٹوٹا لکھی گئے ناگوار تھا بہرہ
 شکستگی - ٹوٹنے کے قابل - فارسی، صرف
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شکست رنجیت

مکان اس بے کس میں تو دل بہ چوٹ شکست
 کہ کبھی ہی کوئی خوش شامل صدمہ ہو، شکستگی ہو
 (ذاتی)
 شکست رنجیت - ٹوٹ پھوٹ، ناری
 مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 شکستہ - ٹوٹا ہوا، ٹکڑے ٹکڑے،
 فارسی، صفت، فصیح، راج
 کبھی جو باپ کا خوش یاد آتا ہو
 شکستہ شیشہ دل اور ٹوٹ جاتا ہو
 شکستہ - ٹکڑے، ٹکڑے، ٹکڑے، ٹکڑے
 فصیح، راج

شکستہ

ہر اک شکستہ تنہا ہے سکوڑے میں
 وہ کیا کریں جو سلسلے فریاد ہے
 شکستہ - گرا ہوا، ختم، ناکام، فصیح، راج
 محل - مکان، جابجائے شکستہ ٹکڑے ٹکڑے
 کی نوبت نہیں آتی۔
 قول فیصل - سولف ذواللغات نے اس کے
 ایک معنی فراب اور بے رونق بھی لکھے ہیں۔
 شکستہ - ٹکڑے، وہ خط جو ٹھیکٹہ کر لکھا جائے
 اور اس میں کسی قاعدے کی پابندی نہ ہو۔ اردو
 مذکر، تفلیل، استعمال۔

کیوں میں نے خط لکھا اسے خط شکستہ سے
داراجو خط کر چھینیک سزا بر پر اٹھ شہر
قول فیصل۔ اب اس سنی میں زیادہ تر شکستہ
یا خط شکستہ پڑتے ہیں۔

شکستہ بال۔ اسے بے قوت۔ بے کس۔ فارسی
صفت تیسرے الاستمال

بے بخت شکستہ بال کو پرہیز کی سوس
مرعابوں میں صبا تو اڑا غبار کو خواجہ دیر
در نیم اس کے کیا تو شکستہ بال اسے
سرس سے قطع کہ جسم بال کال اسے

شکستہ بازو۔ اسے بے قوت۔ بے کس۔ فارسی
صفت تیسرے الاستمال

قول فیصل۔ پر ٹٹے ہوئے طائر کو نسبتہ زیادہ
کہتے ہیں۔

شکستہ یا۔ بے پنے سے معذور۔ بے سبب۔ فارسی
صفت قلم یافتہ طبع کی زبان۔

سلطان جہاں کو ہو گدا ہے
نیور ہر ک شکستہ پاسے خواجہ دیر

شکستہ پائی۔ بے چسپے معذوری۔ بے بسی
فارسی۔ موقوف قلم یافتہ طبع کی زبان۔

ایسی تقریب اس گلی میں وہ
نیتیں میں شکستہ پائی کا تیر

شکستہ کرا۔ پر ٹٹے ہوئے۔ فارسی صفت
قلم یافتہ طبع کی زبان

بلبل جوں سخن بارے سے دور اور شکستہ پر
پر داند جوں جو رنج سے دور اور شکستہ پر

شکستہ حال۔ بختہ حال۔ پریشاں حال
آفت زدہ مصیبت زدہ۔ رنج بے چارہ۔

فارسی عربی الفاظ صفت فصیح و راجح۔

پوچھتے کیا ہر شکستہ بال کو صورت نکھو
نار ہے جس میں ہر جہیں تمام شکستہ بال ہر وقت

شکستہ حالی۔ پرانہ گی۔ تباہی مصیبت
آفت خستہ حالی۔ پریشانی۔ مری۔ فارسی

ترکیب۔ موقت۔ فصیح و راجح
فقرت میں خوش میں شکستہ حال میں

عزم میں نہیں کسی منہ کی عروشاں میں
شکستہ فی طر۔ ٹٹے ہوئے دل کا ٹھیک

رنجیدہ دل۔ فارسی ترکیب فصیح و راجح
سم سے شکستہ خاہوں کا ٹٹے دل پر

نور سے جوش و لہر پیاں شگن میں غل غلات
شکستہ خاطر۔ رنجیدہ دل و اشردہ

لی۔ فارسی ترکیب موقت فصیح و راجح
جو غلات اسید کے ہو تو شکستہ خاطر ہو

کئی کڑے دل کے ہوئے جو تہ آب است و شہر
شکستہ خط۔ ایک قسم کا خط جو تخیل کے

بر غلات گھیسٹ کے لکھا جاتا ہے۔ عربی فارسی
لفاظ مذکر۔ دفرنگ آصفیہ

قول فیصل۔ مکھڑ میں سے شکستہ با خط
کہتے ہیں۔

شکستہ دل۔ ٹٹے ہوئے دل کا ٹھیک
رنجیدہ دل۔ فارسی ترکیب صفت فصیح و راجح

یہاں شہید کہ تشنہ لب و شکستہ دل
مہا جو خستہ ہا میں اب تک ستار تیر

قول فیصل۔ ہوا کے ساتھ اس کا مرنے پر
مرے پاؤں کے چھلے ہوتے ہیں کیا شکستہ دل

جو کوئی ٹٹے جاتا ہے لکھ کر فاراد میں سے ذوق
شکستہ دلی۔ غم گینی۔ رنجیدگی۔ فارسی

رنج و فصیح و راجح۔

شکستہ نویس۔ خط شکستہ لکھنے والا
گھیسٹ کھینے والا۔ فارسی صفت قلم یافتہ طبع کی زبان

حوت آگیا شکستہ دل کے کھنے میں
ٹٹے تلم ہزاروں شکستہ نویس کے تیر

شک کرنا۔ شہید کرنا۔ گمان کرنا اور غیر فصیح و راجح
محل صحت۔ میں نے جو کچھ کہا اسے یہ یقین فرمائیں اس

میں شک کرنے کی گنجائش نہیں ہو۔
شک کرنا۔ شہید پیدا کرنا۔ بگاڑنا۔

اور نہ صرف غیر فصیح و راجح۔
محل صحت۔ میں نے ان کی کوئی مخالفت نہیں کی گراں

کو شک کرنا کہ یقین میں میں ہی ہوں۔
شکل۔ واضح صورت۔ صوری۔ موقت فصیح و راجح

نظر آتی ہے ہیں جیسی شکل
کیا ضرورت ہے کہ ہو اسی شکل مرزا رسد

شکل۔ اندازہ مشابہت۔ فارسی فصیح و راجح
مکمل یا ذہنی طور پر۔ میں یہ ڈیڑھوں

شکل غریب۔ بچہ جانی قسم میں سو راجح جرات
شکل۔ دماغ۔ ترقی یافتہ۔ رنگ۔ ڈھنگ

اندازہ فارسی فصیح و راجح۔
اس شکل سے نکلے وہ بک زد

خاوس سے جس طرح کہ پر تو حسن
شکل۔ دھبہ۔ طرح۔ طریق۔ فارسی

تھیل الاستمال
جو انفراد سے وہ غائب تو ہم کھول کو یہ بیٹے

کسی شکل اب نظر آتا نہیں اس کا نظرسرا
اجرات۔

نکلے ناہوں کی سوس دلت ہر کھر شکل
تیرے سونامیوں میں گورورت سقاہ ہو

قول فیصل۔ اب اسے کے اٹھانے سے کمی

شکل سے کس شکل سے دیکھو ہوتے ہیں۔
شکل ۱۔ نویت، قسم، جنس، فعل، بھانت، عربی
صفت، نصیب، رائج۔

محل ۱۔ اب تو سوائے کی شکل ہی اور ہو گئی۔
قول فیصل۔ اس شکل پر نسبت صورت زیادہ ہو
شکل ۲۔ نقشہ، ڈھانچا، ڈول، انداز، اردو، موت
فیصل۔ آپ نے مکان کی شکل بہت ٹھیک بڑائی۔

قول فیصل۔ اس معنی میں اب عام طور سے نقشہ ہوتے ہیں
شکل ۳۔ ایک، صورت، صورتی، بہت، اردو، موت
(دور، بھانت)

قول فیصل۔ کھنڈ میں کوئی نہیں پوتا۔
شکل ۴۔ تدبیر، موت

خبر ۱۔ روزگار کی کوئی شکل نہیں ملتی۔ (دور، بھانت)
قول فیصل۔ اب اس جگہ صورت اس میں زیادہ

رواؤں پر ہے۔
شکل ۵۔ حالت، کیفیت، فارسی، نصیب، رائج

صورت سے ترے دیکھنے والے کی یہ شکل
جن شخص نے دی، رکھ دیکھا ہے دیکھا (راج)
شکل ۶۔ بناوٹ، ساخت، اردو، قلیل، استعمال

میں ہر صفت تصویریں چتر کی
عجب کچھ شکل تھی بگنیں وہ ٹھہر کر (دیکھئے اردو)

قول فیصل۔ اس جگہ اب صورت یا طرح زیادہ
زبانوں پر ہے۔

شکل ۷۔ جو ایک حد یا کئی حدوں سے محدود ہو
اردو، موت، اصطلاح، تقلید

شکل ۸۔ وہ نقش جو رمالوں کے قفسہ پر ہوتا ہے
اردو، موت، رمالوں کی اصطلاح

مطلب یہ کہ خاطر جو چھوٹا ڈول اسے

شکل ۹۔ چھپاؤ، سبب، شکیں، ترس، رمال سے
شکل ۱۰۔ بہت (دور، بھانت)

قول فیصل۔ اب کھنڈ نہیں ہوتے۔
شکل ۱۱۔ عیس، روپ، اردو، موت، نصیب، رائج

شکل ۱۲۔ اول۔ اقلیدس کی شکل جو قیاسی علم میں
زیادہ حد کی محتاج نہیں رہتی، مطلق علم، تقلید

محل ۱۳۔ صفت، اکبر، کریم، تندی
نہی نہ متوج ہو شکل (اتر، غم، بھانت)

شکل ۱۴۔ بدلنا، صورت، تبدیل کرنا، وضع، بدن
اردو، صورت، نصیب، رائج

محل ۱۵۔ وہ بڑا دینا ہے اسی شکل بدل
بے سائے آئینہ میں پہچان نہ سکا۔

شکل ۱۶۔ (پہچان) از مشاج۔ اقلیدس کی پہلی شکل
جو قیاسی علم میں زیادہ حد کی محتاج نہیں رہتی۔ عربی
مطلق علم، تقلید

شکل ۱۷۔ بگاڑنا، (تندی) صورت، بگاڑنا، چہرے
کو بد روپ کرنا، بدی تصویر بنانا، دکنا، مارپیٹ
کہ صورت کو دینا۔ (دور، بھانت)

قول فیصل۔ ان معنی میں زیادہ تر صورت بگاڑ
دینا یا چہرہ بگاڑ دینا زبانوں پر ہے۔

شکل ۱۸۔ بنا نا۔ خاک، کھینچنا، نقشہ بنانا، اردو
موت، تقلید، استعمال

محل ۱۹۔ ایک کا غلہ پر مکان کی شکل بناؤ۔
شکل ۲۰۔ شکل بنانا، کسی صورت کا اختیار کرنا،

روپ دھارنا، اردو، صورت، قلیل، استعمال
شکل ۲۱۔ وضع بنانا، انداز بنانا، اردو
موت، نصیب، رائج

پہرہ کو یہ خبر عا کو سنائی
زبانوں پر ہے۔ (دیکھئے اردو)

بگڑ گیا، مملو، کچھ سے دیر نا
نہی، شکل بنانا، چھوٹا، موت، حالت
شکل ۲۲۔ بنا نا۔ ڈول، ڈھانچا، عا، بگاڑنا، اردو، موت
قول فیصل۔ اب کھنڈ نہیں ہوتے۔

شکل ۲۳۔ بنا نا۔ چہرہ، بگاڑنا، وضع بنانا، اردو
موت، قلیل، استعمال

محل ۲۴۔ وہ دیکھا شکل بنائی ہے عا کے کچھ چہرہ
شکل ۲۵۔ صورت، اختیار کرنا، اردو، موت، صورت
جیسا شکل پر مشق کرنا ہے وہی شکل

نوی ہے بگڑ گئی میں غلہ دیکھا ہے
شکل ۲۶۔ بنا نا۔ صورت، پہچاننا، اردو، موت
نصیب، رائج

ان کو یہ غصہ کہ میں ان کی غلہ میں کیوں گیا
مچھ کو یہ حیرت کہ کبھی شکل بنائی تھی اسی انداز

ان سے حیرت پریشانی مری
شکل ۲۷۔ بنا نا۔ صورت، بگاڑنا، اردو، موت
نصیب، استعمال

شریہ آگے بڑھتا ہے چون شمع
تم اپنی شکل تو پیدا کر دیکھائے لے

شکل ۲۸۔ تو دیکھو۔ (ظہر)، قابلیت، تو دیکھو
میاقت تو دیکھو، وضع تو دیکھو، یہ منہ اور سور کی

دالی، حوصلہ دیکھو، بہت دیکھو، اردو، وقت
عورتوں کی زبان۔

شکل ۲۹۔ تو دیکھو، وضع تو دیکھو، یہ منہ اور سور کی
آپ ہی تصویر اس کو دیکھ کر پہچاننا (دور، بھانت)

قول فیصل۔ اب اپنی کے اعلیٰ کے ساتھ
زبانوں پر ہے۔ تم اتنے بڑے مدت منار کی

رہی سے شادی کا ارادہ رکھتے ہو اپنی شکل تو دیکھو

شکل نمبر ۱۸۱۔ صورت قائم کرنا۔ اردو صرف سترکہ۔

ایک نے صورت نہ کر لی پیش یا
دل میں شکلیں سیکھیں۔ ہندو مت
شکل چھٹا۔ صورت قائم کرنا۔ اردو صرف
نریب بہ سترکہ۔

بچے پر۔ جسے شکل جو ہونے لگتی
نہیے پر نہیے بال پڑے دل میں اگر
شکل چڑیلوں کی مزاج (یا دماغ)
پر یوں کا۔ بہ صورتی پر مرد کرنے واسے کی
نسبت کہتے ہیں۔ اردو میں عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ مزاج یا دماغ کی جگہ تازہ
جی بولتے تھے جیسے۔ انہیں چاہیے کہ ہم سے بڑھ
کر کوئی حسین ہی نہیں ہو۔ شکل چڑیلوں کی تازہ
پر یوں کا۔ (فنا لکھتے)

ہنیا تم نے اک بات کہی اور ایک ہم نے
ابھی سے اترای جاتی ہیں مارے غم کے شکل
چڑیلوں کی تازہ پر یوں کا۔ دکھاؤ از مشاہدہ
شکل چھٹی۔ اقلیدس کے پہلے مقامے کی
بیویوں شکل۔ اس شکل کا نام جاری اسٹال
سے رکھا گیا کہ ایسی آسان شکل بھی نہ سمجھے وہ
زبات آہستہ ہے۔ فارسی ہونٹ صفا عظیم
شکل دیکھا کرے۔ حیران ہو جائے۔ دیکھنا
کا دیکھا رہ جائے۔ اردو فقرہ۔ فصیح راج

جو دم قفل وہ تصویر کا عالم ہم پر
شکل دیکھا کہ عبادت جاری یارب
شکل دیکھنا۔ صورت دیکھنا۔ سندھ دیکھنا
اردو صرف۔ فصیح راج۔
بے کج سے ہے شاہر یا عادت کج بتا

شکل گرد کی ہو اسے ہم بھی آرام کی
قول فیصل۔ اس کی منفی صورت بھی رائج
فصیح ہے۔

نہ دیکھے بھی شکل آسودگی
رہے خاک پا مال افسردگی (صبح خندان)
اس کا ستھی شکل نہ دکھانا یعنی منہ نہ دکھانا بھی
راج فصیح ہے۔

یا خدا پھر نہ دکھانا وہ شکل
سائے میرے نہ لانا وہ شکل ہزار ہوا
شکل زہر معلوم ہونا۔ صورت سے غت
ہونا۔ اردو صرف۔ حوتوں کی زبان قبل استعمال
محل حشر۔ کھوکھاب ان کی شکل زہر معلوم
ہوتی ہے۔ (توبۃ النوح)

شکل زہر۔ اچھی صورت، فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

اگر دیکھیں زہر یہ شکل زہر
فرشتے ہوں شال نقش دیا (دیکھا ہے اردو)
شکل سے برسنا۔ صورت سے ظاہر ہونا
اردو صرف۔ تفسیل الاستمال۔

جو تھارے لئے ترستی ہے
بے کسی شکل سے ترستی ہے (فنا لکھتے)

شکل سے بیزار ہونا۔ کمال تنفر ہونا۔ صورت
دیکھنے کو ہی نہ چاہنا۔ اردو صرف۔ فصیح راج
اب یہ صورت ہے محبت میں تھا کہ اسے جا
اپنے میگے مری شکل سے بیزار میں بخلق
اچھا اثر کیا مری الفت نے یارب
سینے ہی دل کے شکل سے بیزار ہو گیا (فنا لکھتے)

قول فیصل۔ اس بگ صورت سے بیزار ہو جانا
سنا لکھتا ہے۔

شکل سے عیاں ہونا۔ صورت سے ظاہر
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

شکل سے ہواں پریشانی
چشم حیران سے چشم قربانی (فنا لکھتے)
شکل سے گزرنا۔ مریے سے بسر ہونا۔ اردو
صرف۔ فصیح راج۔

نزدگی اپنی جب اس شکل سے لڑی غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے غالب
قول فیصل۔ کسی شخص کے ساتھ اس کا استعمال
ہوتا ہے جیسے اس شکل۔ اسی شکل اس شکل غیرہ
شکل سے نفرت ہونا۔ کسی چیز سے نفرت
غیر ہونا۔ صورت سے بیزاری ہونا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

محل حشر۔ سترہ گوں سے پوچھا دیکھو دیکھو
ہندو کیوں پھوڑ بیٹھے تو جواب یہ آیا کہ اقلیدس
ی شکل سے نفرت۔ (فنا لکھتے)

شکل شروسی۔ پلہ دف۔ کی کیا بیوی شکل
اس کی ظاہری شکل جہاں عروس کے متا ہے
فارسی ہونٹ۔ اصطلاح علم اقلیدس

شکل کچھ کی کچھ ہونا۔ صورت بدل جانا۔
اردو صرف۔ فصیح راج۔

یاد ہونا کہ سہرہ خطا پر کم ہے
کچھ کی کچھ ہو گئی سن تینہ رخصت شکل
شکل کھڑی ہونا۔ صورت سے آجائا۔
اردو صرف۔ تفسیل الاستمال

آنکھوں کے آئے تھے ہڑی ہو گئی وہ شکل
دم ہم جہاں پکے پکے شہنا ہوئی
شکل مامونی۔ اقلیدس کے پہلے مقامے کی
پانچویں شکل۔ یہ شکل۔ ہونٹ ارشد کو استمال

پندرہویں کہ وہ اپنی ہر چوٹاں پر اس کو بڑھاتا ہے
فارسی بولت، اصطلاح اقلیدس (لورالغات)
شکل بکالان ۱۔ دستہ (دستی) موثق بکالان، کوئی
تہ پر پیدا کرنا، اردو صورت، فصیح، راج
دان زخم سے تلواری چوٹی
شکل بکالان ۲۔ صورت کا خوش ناکرنا جو بون
سکالان، جیسے اب تو اس نے بھی شکل بکالان کو جس
سے پیار آنے لگا (فرنگی تصفیہ)
قول فیصل۔ اس جگہ صورت بکالان نسبت زیادہ
شکل بکالان ۳۔ موثق (تہ) آتا تہ پر ہو جانا
اردو صورت، فصیح، راج
بکالان ۴۔ کوئی ایسی شکل بکالان کہ باہمی صدمہ سے
شکل بکالان ۵۔ صورت ناش نامعلوم ہونا، جو بون
اردو صورت (فرنگی تصفیہ)
قول فیصل۔ اس جگہ نسبت صورت بکالان آتا رہا کہ
شکل بکالان ۶۔ صورت، چہرہ ہر فارسی
موثق، فصیح، راج
بکالان ۷۔ آپ کے چہرے بھائی کی شکل و شائستہ
غلام احمد بہت ملتی ہے
شکل بکالان ۸۔ صورت بکالان خوب صورت چہرہ
خوب صورتی، حرفی الفاظ فارسی ترکی ہونش فصیح راج
یوسف نے دیکھ کر تری تصویر یہ کہا
کہیں ہونا ایسی شکل بکالان کی آئے
شکم ۱۔ دیکھ کر دل فتح دم، پیٹ، بطن،
فارسی، اردو، فصیح، راج
یاد ہیں صلب شکم کی علی و دلوں خنریں
یاں کہاں دمن کہ تو کرنا ہو راحت کا طالب
شکم پھر جانا۔ پیٹ بھول جانا، اردو صورت

اقلیل اوستول۔
جو پٹ کے لئے ہیں بچے اتک ان سے
روکیں تو پھر جاسے شکم اور زیادہ
قول فیصل۔ زیادہ تر پٹ ابھرنا زبان پر
شکم بندہ۔ پیٹ کا بندہ، پیٹ، کھٹا
حریمیں، فارسی ترکی صفت، قریب بہتر وک
محل صفت۔ بڑے میں ہر قسم کے آدمی ہوتے
ہیں بعض بعض شکم بندہ ترسندہ چہروں نے چڑیوں
کو بھون جوت کھایا۔
دفاہ آزار
شکم بندہ ۲۔ خوش خوراک، تن آوازہ کرنا
(فرنگی تصفیہ)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم بھڑنا۔ پیٹ بھڑنا، ہری ہونا، اردو صورت
فصیح، راج
کے بات نے دیکھ کے اہل شکم اس کا
خوں پتی ہی بھڑنا۔ قافالی شکم اس کا انش
شکم پر پتھر باندھنا۔ قافوں میں زندگی
گزارنا، بھوک کو تکیں دینے کے لئے پیٹ پر پھر
باندھنا، اردو صورت، فصیح، راج
محل صفت۔ چارے رتول پر اب بھی وقت آتا ہو کہ
بھوک میں شکم مبارک پر پھر باندھ لیتے تھے۔
قول فیصل۔ اس کا ہمزہ شکم پر پھر بندھنا
ہی راج و فصیح ہے۔
پتھر بندھا ہوا شکم پر دم جہاں
لیکن گڑبڑ ہے تھے دم و جہاں میں شکم جہاں
شکم ترست۔ جویں کھا، میٹھ، فارسی
صفت، تشبہ باندھنے کی زبان اقلیل اوستول
محل صفت۔ انسان کے لئے غذا کی طرف سے ایک
غذا اب یہ بھجے کہ وہ شکم پر مست ہو۔

قول فیصل۔ سیا خوری کے معنی میں شکم پرستی
جی تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہو۔
شکم پر کیا ب۔ شکم کے جیسے ہوئے کہا ب
ایک کہا ب میں جن میں ہر سہا پر پھنسا اور ک
وغیرہ کر کے۔ سنے میں، اردو مذکر طویل الاستعمال
شکم پر دور۔ پیٹ، کھاؤ و حریمیں، فارسی
صفت، فصیح، راج
قول فیصل۔ سیا خوری کے معنی میں شکم پرستی
بھی راج و فصیح اور ہنٹ ہی
شکم بھولنا۔ پیٹ بھولنا، اردو صورت فصیح راج
کہا کہ دم سے، قفار چا پیر فلک
کہ قوامت کے واسطے کہ مرے بھوکا شکم
شکم میرے دیانے بھول پیٹ جہاں سودہ
ہیں، فصیح، راج
شکم پر ہر قسم۔ قافہ سنی
شکم پر سنی شکم رستی (سراج الفہم)
شکم پر کر کے کھانا۔ دستہ، پیٹ بھڑکنا
اردو صورت، فصیح، راج
محل صفت۔ زیادہ اصراء نہ کیجئے میں سوئیاں نہیں
کھا سکوں گا اس لئے کہ شکم میرے جگہ کھا گیا ہو
شکم کی۔ باور کے پیٹ کا پس جسے یوسفین
ناتے ہیں بے پختہ بڑے پیٹ کا تہ، اردو زار پیدا شہ
جیسے کی اندھا قادی صفت (لورالغات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم کی۔ اردو۔ بیکسکی ترکیب (لورالغات)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شکم کی۔ دکان جو پرانی زمین ہونے جوتے میں
تو ترکیب ہو کر اس کا نام چواری کے کاغذات یا
خند بہت میں صحت نہ ہو، اجارہ دار، اردو مذکر اہل کھنڈ

قول فیصل۔ سنی کو سنی کا شہرہ رہی کہے ہیں موجود
دور میں ایہ وار کے کرایہ دار کو سنی شکی کہتے ہیں یعنی
دکان یا مکان کے آگے نے جن کو کرایہ دار بنایا ہے
اس نے اپنے کرایے کے مکان یا دکان میں کسی دوسرے
کو اپنی طرف سے کرایہ پر دے دیا تو یہ دوسرا کرایہ دار
شکی کرایہ دار ہو۔

ششکین :- بفتح اول تشہ یہ رسم مفتوح، وہ
عصمت جس کے مزاج میں ٹپنی اور جگمگانی ہو دھڑکن
کی حرکت سے کسی پر بھر دمانہ کرتی ہو۔ اردو نوشت
عدوتوں کی زبان۔

عملِ خیر۔ میں لاکھوں ایسا خدای سے کام کرتی ہوں مگر وہ مجھ پر حسد و سنا نہیں کرتی بڑی شگفتہ ہیں۔

قول فیض - اس سورت کو میں کہتے ہیں جسے ہمارے
کوہنہ کے ائمہ ...

شکرت ۱۰۰ بحیرت اول دفعہ دوم ایل۔ فارسی
روزت فصیح و راجح

جس میں ہندوؤں کی کھن پادگاروں کی
قول فیصلہ - ان میں نہ کر رہے۔

دیکھتا تھا اسکاں سے جو روئے زیر کی سر
اس رشک ۱۰ تیری جبین کا شکنجے

شکن نام ایک دھرم نواز اور مت فصیح راج
ہوئی ہے یہ راجا سے شکن زعفریاد کی

تجربہ چڑھی ہوئی تیرشب انتظار کی
قولِ خفیل - ملیں خبر بھی ہے

اچھی پھی اسیری مجھے شکستہ پر کی
بڑا جھانک بڑھایا گھیرے پر شکن چیں

شکستہ چرس، خاک، مٹی، ضعیف، راج
تری فعل میں خوبان جہاں ماحول گرہ لگاتے ہیں۔

حکمن شاید میری بات ہے میں نریش محل کی میر

شیخ: در کبات میں، توڑنے والا ماری
نصیح، راج۔

ع اے عطی شکر لکھن شاعر شیریں سخن کا اہم
قول فیصل۔ شکستہ کا اہم جو اور اکثر اہم فاضل

ترکیبی کے ساتھ متبادل ہوتا ہے۔ جیسے بت شکن
ہمت شکن۔ دل شکن وغیرہ

شکین الودود (یا) شکین الودیشکین
رکنه والہ قاری تعلیم یافتہ اور زبان تعلیم یافتہ

اعمالِ حشر۔ مائش کے لئے بحیرہ کا مینا غضبناک اور کینا کوریا
شک پر کورہ ہیں ہم اکیضام اوسے دیکھی رکھتی ہو۔

شکن آنا شمس ایستے پڑی آنا، ویر پر بی
 ٹی نا، ویر و دھرت، فصیح، ویر

ساتھ ہی اس کے جہانگیر کو بھی حوشر
آئی عینہ میں ابرہہ ہوا کہ ہم ملن

ششمن آنا سہ۔ پڑے وغیرہ پچھس پڑتا، (دودھ
موت، نفع، راج۔

محفلِ صفا - سکندر لاری صاحب اتنے نفاسات پسند
انسان تھے کہ اپنے انگریز کئی کے دامن میں تنگ آئے

پند نہیں کرتے تھے۔
شکن ٹرنا، ساتھی پر پیڑنا، ہر مومن پر پیڑنا

پڑتا۔ اردو صرٹ، فصیح، رواج
محل نشہ۔ از ترکی عبارتیں کا ذکر ہوتا ہے

و فترت آمدند چو - ایسا کمال داکل جهان دیدم و گرم
سرد عالم چشیدم ، اگر کسی کی چینی پر شکن پڑے -

سفر بنا کر اس سے حرف پیدا ہوں مطلب دلی سے
آگاہی ہو جائے۔ (دھرم بوش دیا)

یہ شکن ٹپڑنا۔ پیرے میں جس ٹپڑنا۔ اردو
موت، خیمہ، راج۔

محل صہ۔ تم نے ایسا ہیہ سیتے پن سے تہہ کیا کہ لوگ

میں جا رہا تھا کہیں ٹپڑیں۔
 ریشہ کنڈی، بچہ بنگلہ، نارس، قلعہ، فتنہ طبعی کے گزریں

شکریه بفرستاده است به شکیب آید و شکریه بفرستاده است و شکریه بفرستاده است

فتح چارم، مجرموں کو سخت سزا دینے کا آلہ جس میں ان کی ناگیاں کس دی عاتق میں۔ فارسی، خمر کو

قریب بہ نزدیک
سزا دے اے جنہوں کی کوا کی امت محفل کی میں نے

مستند پانچ پیرے سٹے چاک گریباں کا منہ
قول عیسٰی صاحب تبرک اقامتہ ربی زلی سنہ لکھے ہیں

کہنے لگے کہ ایک خاص قسم کا عذاب ہو گا جس کی
ہشیاں ایک صورت خاص سے توڑیں گے جنہوں میں

نہک بھرتے ہیں۔ کروں و دشمن کے ساتھ مستقل ہو۔
 بس اب ان سمنوں کے اعتبار سے زبانون پر ہے

شکستہ:۔ جلد ساروں کے ایک بیچ دار اور ہر کا
 نام میں لکھا ہیں دیکر کہتے ہیں یا شہد کس کرتلا

کر لے ہیں۔ اس میں جوڑیاں سی بنی ہوتی ہیں اس کے ذریعے سے منہج کا جانا ہے۔ دودھ دیکر منہجوں کا

کریں جسے معنی فہم اجزاء پر نیاں کہ
تکینے میں بہت کچھ نہیں ہے متوازن بننا اور کچھ

شکوه - انجیر - فاسد دھواں - اینچور -
برص - راج

شکریہ:۔ مدنی دہانے کی کل ۱۰ کھوپڑی پلینے کا
آلہ - اوروں (لوہہ اسفات)

حقول فیصل - عام طور سے زبانون پر نہیں رہی۔
 شجر آبی - ایک قسم کے مدنی مائے کے بیج

اس کا نام جو بانی کی دیکھی ذریعے سے نہایت کم حجم کر دیتا ہے اس کا سوا ہر ایک شخص ہر عام سے پور میں تھا

فایزہ نامہ و تہذیب و تمدن

قول فیصل۔ عام طور سے بڑوں پر نہیں ہے۔
 شکوہ کرنا۔ دیکھ دینا، تعلیم دینا، شک کرنا اور
 صرف۔ صرف بڑوں کی زبان (فرمانگ مسمیہ)
 شکوہ میں پھنس جانا یا، چھٹنا۔ پیاروں
 طرف سے یہ باتوں اور دشواریوں میں گھر جانا۔ اور
 صرف۔ نصیح، راج۔
 محلِ قضا۔ سردار ایک ایک چیت کو پریشان ہیں
 ان کے زور اور کڑا رویہ، ایسی، جب اور اور فوجی
 کا قدر و گھل چل رہا ہے۔ شکوہ میں پھنس گئے ہیں خدا کا
 قول فیصل۔ ان میں سے کسی میں شکوہ میں آ جانا ہی
 بڑوں پر جو۔ مصائب میں گرفتار کرنے کے سنی میں
 شکوہ میں چھٹنا اور پھانسا، بھی ہوتے ہیں۔
 شکوہ میں رکھنا۔ جذبات میں رکھنا، اذیت
 دینا۔ اور صرف۔ نصیح، راج۔
 دل بیتاب کو عاشق کے رکھتے ہیں شکوہ میں
 شکوہ میں کس کی کڑی تیری تباہی ہو گئی ہے
 شکوہ میں کس کی کس دینا۔ بہت ایذا
 دینا، سخت سزا دینا، اور دھرت، نصیح، راج۔
 شکوہ میں نہ کہ کس دیا جو غم غصوں کو
 میں بیکار کرنا اب دم توڑنا بھی سخت مشکل ہے وہم
 شکوہ میں کھینچنا۔ حد تک سزا دینا سخت
 جذبات میں مبتلا کرنا، کمال ایذا دینا اور صرف
 نصیح، راج۔
 نام جس نے عشق کا روپ کتانی کے یا
 اس کو زلفوں کے شکنجے میں کھینچنے لگا
 شکوہ میں کھینچنا۔ ہر طرف سے بکڑ دینا سخت
 سزا دینا، نہایت تکلیف دینا، اذیت پہنچانا، اور
 صرف۔ نصیح، راج۔
 پہل آیا نہ لگتا آیا بچانے

شکوک میں ان میں کھینچنا قضا کے (راج الفان
 قول فیصل۔ بلکہ زرا، ایک ہیج اور اسے میں
 کتاب کو داکے کا ستے تا تیار کرتے ہیں۔ یہی شکوہ
 میں کھینچنا ہے۔
 کہ جسے جمع ہوتی ہے اور اسے پریشان کر
 شکوہ میں بہت کھینچیں گے صحتان پہنچا کر
 دشمن در دشمن۔ بہت ہیج دار ہیج در ہیج
 راج۔ در گیسو کو صفت مستعمل ہے فارسی، صفت
 نصیح، راج۔
 وہ دل کہ لانا سکھاتا چہیں میں کی تاب
 زیر شکوہ زلف شکوہ در دشمن میں جو دون
 شکوہ دینا۔ دینا، شکوہ ڈنا۔ اور
 صرف۔ تسلیل، الاستغاث۔
 یہ چنگیز تنہا غریب دشمن میں ہے
 کہ اسے دھتور ہی شکوہ میں ہے
 دشمن ڈالنا۔ دستہ کی نشان ڈالنا، کاغذ
 روڑ کر نشان کرنا، تہہ کرنا (فرنگ مسمیہ)
 قول فیصل۔ اہل کھنڈ پرے کے لئے ہوتے
 ہیں جیسے تم نے استری کیا ہو اگر تہہ میں دیکھ
 کے شکوہ ڈال دیں۔
 شکوہ کا لانا۔ شبہ و دودھ کرنا، اور دھرت، نصیح، راج۔
 محلِ قضا۔ تختیں خیال زدک میں نے شکایت کی
 یہ واقعہ کے خلاف جو یہ شک اپنے دل سے کال
 ڈالو۔
 قول فیصل۔ اس کا صرف دل ہی کے ساتھ
 ہے اس کا لقمہ شک دل سے نکلتا ہی راج نصیح
 ہے جیسے۔ جب انہوں نے قرآن کی قسم کھائی
 تو میرے دل سے شک نکلا۔
 شک نہیں۔ شبہ نہیں، یقیناً، اور دھرت، نصیح، راج۔

نصیح، راج۔
 محلِ قضا۔ اس میں شک نہیں کہ عشق صاحب
 نے آج کے جلسے کے لئے صلیبی سے انتظام کیا تھا
 اور اور جان اور
 قول فیصل۔ شک نہیں ہے پہلے اس میں
 کا اضافہ کر کے کہتے ہیں اس میں شک نہیں اور
 کبھی اس میں کوئی شک نہیں ہوتا ہے۔
 شکوہ۔ نصیح، راج۔ اور اور صرف۔ بڑا قدر
 نشان، بہت شکوہ کرنے والا، عربی، صفت، تعلیم
 یافتہ طبقہ کی زبان۔
 شکوہ کہ عشق تباہ میں شکوہ دہوں
 راحت کی جو نصیح کچھ یاد سے ملا
 قول فیصل۔ بھم شین شکوہ کھینچ نہیں۔
 شکوہ۔ خدا کا نام، عربی، مذکر، راج۔
 شکوک۔ نصیح، راج۔ اور اور صرف۔ شک کی جمع
 عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 دھوئے لوج طیارے سے صاب اور ام و شکوک
 شکوہ صفا عالم سے سب ادیان و مل
 قول فیصل۔ شکوک پیدا ہونا دیا، پیدا کرنا،
 شکوک دودھ کرنا دیا، ہونا، شکوک رفق کرنا دیا،
 ہونا اور شکوک ہونا چیز اس کے صرف میں
 جیسے میں نے اسے شروع سے دیکھا شروع
 کیا ہے کہیں کہیں مجھے شکوک پیدا ہوتے ہیں
 اور اور دھرت، نصیح، راج۔ اور اور صرف۔
 امتحان قریب ہے۔ اگر کتاب کا مطالعہ کر لیا ہو تو
 تجھے شکوک ہوں ان کو دفع کر دیتے تو بہتر ہے۔
 وہ کتابیں ہیں کہ قلم شروع
 اصل مطلب میں سکھانے کے لئے شکوک
 شکوک کے دفتر کھلتا ہے، محل جانا۔

کھانا بہت کھو کرنا۔ اور صحت، فصیح، راج۔
 کھانا اور سببوں میں اور شکوں کے ہیں ترکے۔ مرزا
 محل کے ہیں شکوہ کے خیر خواہ۔
 ایک زمانہ سے جو راجہ اور وزیر
 شکوہ۔ ایک بے دل و سکون و رنج چارم
 جگہ شکایت۔ کسی اندر، فصیح، راج۔
 جاک بگردل کا شکوہ بجا ہوتا
 رست کا زلزلہ سے دامن تو سبھا ہوتا
 خول فیصل۔ عربی میں شکوئی بر وزن دعویٰ یعنی
 شکو کرنا۔ فارسیوں نے شکوہ اکبر اول و سکون دوم
 کرنا۔ اور یعنی شکوہ شکایت استغاثہ کرنے کے کرنا
 اور مرزا کے ساتھ اس کا صرت ہو۔
 غیرت کی بد تو جو وہ غیر ہے
 قہر کے کس نہ سے را شکوہ کیا
 اہل محض سے جو گلے سود
 شکوہ کو شکوہ ہے میر محض کا عزیز نکوئی
 شکوہ۔ دینم اول و داد مجبول، بزرگی، مرزا
 متان و شوکت، فارسی موٹ
 مدح سے مدوح کی دیکھی شکوہ
 یاں عربی سے رتو جو ہر کلمہ
 ہر جانرس شکوہ دکھانا تھا طور کی
 پہلی قدم قدم چینی حق ترک
 خول فیصل۔ اور دھیرا بڑوں پر کبر اول جو
 دیشکوہ، مولف فرنگ آئینہ نے مذکر بھی لکھا
 ہے۔ لکھنؤ میں اب مذکر ہی رہتے ہیں۔
 شکوہ زبان کر نہ لانا۔ بالکل شکایت نہ
 کرنا۔ اور صحت، فصیح، راج۔
 خدنگ و نالہ کھا یا لیکن نہ لایا شکوہ کہیں نہ با پر
 ذوق، لہجہ

شکوہ سنج۔ شکایت کرنے والا، شاکہ ناری
 ترکیب تبسم یافتہ طبع کی زبان
 شکوہ سنج رشک ہم پر رہنا چاہیے
 میرا زانو سوس اور تائید تیرا شنا
 خول فیصل۔ رہنا اور ہونے کے ساتھ اس کا سو سے
 کیوں شکوہ سنج گردش پل و نہا ہوں
 رات تازہ زندگی جو سرائے قلب میں
 شکوہ سنجی۔ شکایت کرنا شکایت کرنے کی
 صورت حال، فارسی ترکیب سوٹ قبلم یافتہ
 شکوہ کی زبان
 شکوہ کرنا۔ مذکر، شکایت کرنا، اور صحت
 فصیح، راج۔
 نگاہاں شکوہ سر او کو کر بیٹھے ہم
 باریہ فکر و زین صفائی کیونکر
 شکوہ غمزاری۔ مذکر غمزاری، دو تانہ شکایت
 فارسی ترکیب سوٹ، متروک۔
 اس سے گلہ کیا کہی اس سے گلہ کیا معنی
 اوقات یوں ہی شکوہ غمزاری کیونکر
 شکوہ لے کے بیٹھنا۔ مذکر، شکایت کرنا۔
 اور صحت، عورتوں کی زبان
 پسند آیا، یعنی مجھ کو اسی کا شکوہ کیا کہ ہے
 کہ شکوہ سے کے بیٹھوں آپ کی کر کرتے ہیں
 شکوہ مند۔ شکوہ کرنے والا، فارسی صفت
 تبسم یافتہ طبع کی زبان، طبع و سنان
 گستاخوں کے اس کا بہت شکوہ مند ہو۔
 دل میرا مجھ کو سے دو اگر ناپسند ہو
 شکوہ ہونا۔ مذکر ہونا، شکایت ہونا اور
 صحت، فصیح، راج۔
 آپ کے ہوتے دنیا اے میرے دل پر راج کریں

بہت مجھ کو شکوہ خود ہے پروای کی قبول شانی
 شکبہ آیا۔ (دفع) شکی، بدمن، بد گمان
 اور وہ مذکر، عورتوں کی زبان۔
 خول فیصل۔ عورت کے شکبہ کی ہستی ہیں۔
 شکبہ ہونا۔ مشبہ ہونا۔ اور صحت، فصیح، راج۔
 ہے ماحذ اشیٰ چورہ ترے شکبہ نگاہ
 خود مجھ کو شکبہ جو کہ مسلمان نہیں ہے
 خول فیصل۔ ایسی سنوں میں، اور بطور استغفار
 بھی متعلیٰ ہے۔
 جب نہ کچھ ہو تو دل میں شکبہ کیوں ہو
 بننے سے ہیں میر چمک کیوں نہ ہو
 شکبہ۔ وہ شخص ہیں کو طہارت کی طرف سے
 اطمینان نہ ہو۔ اور وہ مذکر، فصیح، راج۔
 محل خفا۔ وہ بڑے شکی اسان ہیں دن رات
 عورت طہارت کیا کرتے ہیں کسی سے معاف نہ کرتے
 ہیں تو میں دفعہ مذکر عورت کرتے ہیں۔
 شکبہ۔ بدمن، بد گمان۔ اور وہ مذکر فصیح راج۔
 محل خفا۔ وہ ہر وقت حساب کیا کرتے
 ہیں کسی پر بد و سا نہیں کرتے بڑے شکی انسان ہیں۔
 شکبہ۔ دیکھنا اور دوم سکون یا مجبول،
 صبر، محض ہمداری، فارسی، مذکر، فصیح، راج۔
 آہ وہ نارت کر صبر و شکبہ
 مساند زلف شکن و دشمن صرت، صوفی
 خول فیصل۔ ایسی سنوں میں شکبہ کی بھی بڑے
 ہیں جو صرت جو اور فارسی جو۔
 کوئی کھا کہ یہ خفا کی کہی خدا آئی
 دل انکے قاشیشہ اور تیرے قی شکبہ کی
 شکبہ۔ بدمن، بد گمان، صرت، داد
 ذہن و صحت، خوش وضع، اور وہ مذکر، فصیح، راج۔

قول فیصل۔ صاحب قلموں والا غلام کہتے ہیں کہ
عربی میں لفظ تشکیل یعنی خوب رو نہیں آیا اس لئے
خوب رو کے معنی میں اس کا ترک اولیٰ ہے۔ اگرچہ دقت
لے گا ہے

زور معنی ہے ہر شکل خیر اس کا
اثر اثر ہے شکل خیر شاہ فیصل

مورف فرمینگ آصفیہ کہتے ہیں کہ جن ذات والوں
نے اس معنی میں عربی قرار دیا ہے وہ خطا پر ہیں کیونکہ عربی
میں اس کے معنی کم و فریب کے آئے ہیں اور فارسی میں
یہ لفظ کسی اثنائے کلام یا تعانیف ایران میں نہیں
پایا جاتا۔ پس ان معنوں میں اردو والوں کی گھڑنت
ہے اس لئے اس کو اردو ہی کہنا چاہیے اس کے ساتھ
عطف و اضافت ناجائز ہے۔

مورف جذب الحفات، صاحب قلموں والا غلام
ہر لفظ فرمینگ آصفیہ کی تائید کرتا ہے۔

تشکیل۔ سید یوں کے رسنے والے دودھ حاضر ہے
مشہور شاعر ہے۔ سورہ یٰسین میں ہے کہ میں نے
تشکیل دے کر (دوروزن جیل) خوبصورت عورت اور
صفت، حوث، نصیح، راسخ۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال اس میں زیادہ
ہے جیسے تشکیل بانو۔

تشکافت۔ (باکسر) دودھ جھری، ندی، مذکر
نصیح، راسخ۔

اس دھرم کے شکافت سے کچھ جانکوں میں بھی تھی ہوس
یہ نہیں تو پھر در حدود جو تیسرے بر تو دی سہی
و شاہ مظہر آبادی

تشکافت۔ وہ خط جو روشتائی ٹکے کے لئے
زک تم میں قلم سے کے بعد ڈال دیتے ہیں۔ فارسی
نہ کر نصیح، راسخ۔

اسے جو عربی مانگ کا بکھا ہوں دھن میں
اور لہذا بہت قلم کا شکافت ہے اسیر
قول فیصل۔ اسی کو ترکیب کے ساتھ شکافت
اور شکافت کلک بھی کہتے ہیں۔

سوزش زرق کے کھنے سے قلم جھنگے
جو شکافت کلک خباب جنم ہو گیا اسیر
تشکافت۔ سہ جہری رکھنے والا، فارسی صفت
نصیح، راسخ۔

اس وقت بھی یہ شکل سب سے ویرام
ماہر شکافت عارض پر نور و زرم
تشکافت پر لایہ پٹ جانا، شق ہو جانا
صرف، نصیح، راسخ۔

وہ زلالہ دل میں حس کے برابر جگہ نہ پائے
جس نامے سے شکافت پڑے آفتاب میں غائب
تشکافت۔ پٹا ہوا، دریدہ، جھری رکھنے والا
فارسی، رسم مغول، نصیح، راسخ۔

محل حشر۔ اس شکافت دیوار کی مرت بلو سے ملے
کرایچے دھاب ٹھہرات میں گر جائے گی۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونے کے ساتھ ہے۔
تشکافت دینا۔ قلم کی نوک کو چیر کے دو برابر
حصوں میں تقسیم کر دینا۔ اردو صرف، نصیح، راسخ۔

محل حشر۔ تم نے قلم میں شکافت دیا نہیں اور کھنے بھی
کئے قلم کیونکر چلے۔

تشکافت دینا۔ نشتر گانا، چوڑے دھیرہ کو چھڑ
دینا۔ اردو صرف، نصیح، راسخ۔

محل حشر۔ چوڑا بالکل تیار ہو ایک ذرا سا شکافت
دے لو مادہ نکل جائے گا۔ بلیف جاتی رہے گی۔

قول فیصل۔ اس محل پر چھڑ دینا نسبت زیادہ ہے
تشکافت ڈالنا۔ اتصال باقی نہ رکھنا شق کرنا

اردو، صرف، نصیح، راسخ۔
محل حشر۔ زلزلے سے بڑی بڑی شکافتیں دیواروں میں
شکافت ڈال دیئے۔

تشکافت کرنا۔ بھاڑ ڈالنا، اردو، صرف،
نصیح، راسخ۔

میدان شکافت دلا دیا انہیں بھی خوب نصیح
دھوئیں گدھرتیں جگر آب سے نصیح بھری
شکافت ہونا، شکافتہ ہونا، اردو صرف، نصیح، راسخ۔

اندیشہ مزید ہے ہر اک مال دار کو
جود کے لئے شکافت صدف کا شکم ہوا
تشکافت۔ سڈیہ، عمدہ، نیاک، عجیب،
بزرگ، نادر، فارسی حوث، تسلیم یافتہ طبع کی
زبان، نصیح، راسخ۔

شکرافان خود آرا، مشتق لوگ، فارسی
ترکیب، تسلیم یافتہ طبع کی زبان

ہر مکتوب عزیزان گرامی لکھیے
حزب بازو سے شکرافان خود آرا لکھیے

تشکرافت کاری۔ نادر کاری، صفا علی فارسی
ترکیب، حوث، تسلیم یافتہ طبع کی زبان۔

محل حشر۔ اس کی نازک خیالی و بلند پروازی کو
لوگ مہر سمجھتے ہیں اس کی شکرافت کاری کو دیکھ کر
بہراں جاتے ہیں۔ (مقدمہ منظومات نظم)

تشکرافت۔ تفریق، فارسی، حوث، قریب بہ متروک
سجت ہم جنس سے ہوتی ہے ہر اک کو شکرافت

تو ہے حشر کی طریت میں ہو خاندان کی طریت
تشکرافت۔ شکافت، خوش، فرحانک، صفت
تسلیم یافتہ طبع کی زبان۔

قول فیصل۔ ہونا اور ہٹانے کے ساتھ اس کا
صرف ہے۔

ہوتا ہے جس میں غنچ شکفت ہونا جانتے تھے
سکھا دیا ان کو سکھانا چاہے زمیں نے سکھا کر
آغا جو ستون،

اور ہا، ہم وہ جن تھے جس کے گل آزد تھے
ہم وہ جن تھے جس کے گل آزد تھے
شکفت :- دیکھو دل (دوم) حیرت، عجب،
فارسی :- دورالغات

قول فیصل :- اور وہیں راج نہیں
شکفت :- بھول کا کھلا - فارسی ہونٹ
نصیح راج :-

جواہر باغ جہاں میں شکفتی کا جوش
سکھڑ نفل دل تنگ و خاطر دگر
شکفتی :- خوشی، فرحت، سرسبز، شادی
فارسی ہونٹ، نصیح راج :-

دل کی شکفتی کے ساتھ راحت سے کہہ گئی
فرحت سے کئی تو ہے حسرت سے کئی نہیں
شکفت :- دیکھو دل و منہ دم اکھلا ہوا
ہم فارسی صفت نصیح راج

جہاں ہاڑہ شکفت گلشن زہرا کے بول ہو موت
شکفت :- خوش، سرور، فارسی صفت
نصیح راج :-

مقیں، اندر وہ پایا بچہ گیا دل
مقیں دیکھا شکفت کھل گیا دل
شکفت :- دکائی، فرحت، دینے والا
خوش کن، فارسی طویل الاستعمال

محل صرا - پہلے مرحوم و مخور کامل سو بخوری
کے طور پر کھتا ہوں اور جس میں موت پر کئی صورت
خاص ہیں آئی یا کوئی نعم کی طرف سے کئی گئی
یا کوئی عیبہ قابل آگاہی شکفت ہوا وہ بھی جا

دست کرتا ہوں - (دو زبان ذوق مرتبہ آزاد)
قول فیصل :- ہر ناک ساتھ اس کا مرث ہو -

اسے جان اس دوستے شکفت میں سرشور
صحت وہی نیم کی برسوں بہار سے جاننا
شکفت بھر :- وہ بحر جس کے اشعار میں دل سنگی
اور طبیعت کی مدالی پانی جاکے - فارسی عربی لغت
طیلس الاستعمال

شکفت پیشانی :- ہنس کر صفت - دورالغات
قول فیصل :- اہل کھنڈ خندہ چشانی ہوتے ہیں -
شکفت چمن :- کھلا ہوا باغ - سرسبز باغ
براہر چمن فارسی الفاظ نصیح راج

کد میں کب شکفت چمن تھا
نیرے بازو کب دین تھا
شکفت خاطر :- خوش مزاج، ابتلاش ہونا
ترکب صفت تبسم یافتہ بچے کی زبان تلیں الاستعمال

قول فیصل :- خوش مزاجی اور نشاط کے معنی میں
شکفت خاطر ہی ہوتے ہیں وہ بھی فارسی اور ہونٹ ہی
شکفت دل :- خوش مزاج ہونا، صفت
طیلم یافتہ بچے کی زبان

ہوں وہ شکفت دل کہ نہ دوزخ سے تگم ہیں
آہن تو آگ میں ہوں گر لالہ رنگ ہوں
قول فیصل :- خوش مزاجی کے معنی میں شکفت دلی
جی راج دھبی سے اور ہونٹ ہو -

نظور اگر شکفت دل کہ تو بھول فی
نہت بسبب کی مورچہ ہر شیر کیست
شکفت رور :- ہنس کر، خندہ چشانی، فارسی
صفت تبسم یافتہ بچے کی زبان

محل صرا :- یہ باغ بہار وہ خورشید شاد و ایک
ماون بجاہر دوسرا کجلاہ - شکفت وہ توں بد
دندان آزاد

شکفت زمین :- وہ بحر جس کے اشعار میں
دل بنگی اور طبیعت کی مدالی پانی جاکے - فارسی
الفاظ نصیح راج :-

محل صرا :- کئی فراتیں ہیں ان میں سے یہ طرح
کئی شروع کی بخت کیا ہی - صحت کیا ہی طبیعت
سیا و میں نے کہا حضرت زمین شکفت نہیں - (آب یات)

شکفت طبع :- خوش مزاج، فارسی ترکیب
صفت تبسم یافتہ بچے کی زبان

شکفت طبع و شکفت دل شکفت مزاج
براہر کے ساتھ گئی پھرتی ہے بہار میں

شکفت طرح :- وہ بحر جس میں مدالی پانی تھا ہونٹ میں
رہے وہاں شکر کے - فارسی عربی الفاظ نصیح راج
محل صرا :- اب جو زمین نے طرح نکالی وہ پہلی طرح
کے نسبت بہت شکفت و شراحت نکلیں گے -

شکفت کرنا :- خطاب کرنا، کھانا، طبیعت
کے موافق تہا، اور ہر طرف تبسم یافتہ طبیعت کی زبان
محل صرا :- میں نے کہا حضرت زمین شکفت
نہیں ہو سکتا کہ نہایت بچہ کا آفتہ کری یا کوئی بچہ کا آفتہ

شکفت مزاج :- خوش مزاج، فارسی ترکیب
صفت تبسم یافتہ بچے کی زبان
شکفت طبع و شکفت دل شکفت مزاج

ہر اک کے ساتھ گئی پھرتی ہے بہار میں
قول فیصل :- خوش مزاجی کے معنی میں شکفت
بڑی چار زبانوں پر ہے - وہ بھی فارسی ہے -

شکفت ہونا، خوش ہونا، ابتلاش ہونا،
اور دھرت، نصیح راج :-
بڑی چار زبانوں پر ہے - وہ بھی فارسی ہے -
ہو شکفت نہ اپنا کبھی ہوا زبانی

شکوہ ہونا مکہ - کہنا - اردو صرف تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شکوہ ہونا غیہ دل نہ میرا ہاں
 شکون - دہنم اول دوم - شکون کا مخفف
 یہ لفظ سنسکرت شکن - شوہنیک - گن و ازنیو
 سے منسوب ہے - قال - مبارک اور سود ساعت
 دیکھا - پرندوں کے اڑنے سے ہر خواہ ان کی
 بولی سے - خواہ آدمیوں اور وحش کے چنے چنے
 یا اور کسی ذریعہ سے - فارسی - رنٹ (دورانات)
 قول فیصل - سولفات - سنسکرت میں -
 یہ لفظ فارسی اور سنسکرت دونوں میں ایک
 ہی طرح آیا ہے یعنی کاف تازی دونوں جگہ
 مراد ہے مگر کاف فارسی سے زیادہ مستعمل ہو گیا
 ہے - اصل میں سنسکرت ہی سے یہ لفظ لیا گیا ہے چونکہ
 اس کا اصل معنی قال اور اچھی خبر دینے والا آیا
 ہے وہاں سنسکرت میں کاف فارسی میں مضموم
 فارسی دالے اس کو شکون کا مخفف کہتے ہیں
 یہ اصل میں شک یعنی لائق ہونا اور
 کہنا اور سے جو تین کلام کے لئے آتا ہے
 سب سے بڑا ہار قیاس یہ کہتا ہے کہ اگر
 اس کو آج یعنی اچھا اور آج یعنی خیر
 سے مرکب خیال کریں تو کیا قیاس ہو کیوں کہ
 شکون حمد و ثناء رکھنے ہی سے عبارت ہو
 اور سنسکرت دونوں صورتوں میں رہتا ہے
 فرنگ ترک میں اس کو ترک کی بھی قرار دیا جو
 وہی کھٹو عام طور سے شکون بولتے ہیں -
 شکون - نیک - قدرانہ - اردو دورانات
 قول فیصل - اہل کھٹو نہیں بولتے -
 شکون سچا زانا و ستارہ کا بولنا کہنا - قال دیکھا
 (دورانات)

قول فیصل - یہ اہل ہند کی اصلاح ہے -
 شکون کرنا - کسی کام کو اچھے وقت میں شروع
 کرنا - ابتدا کرنا - پہل کرنا - (دورانات)
 قول فیصل - اردو میں شکون کرنا کہتے ہیں -
 شکون لینا - قال لینا - (دورانات)
 قول فیصل - اردو میں شکون لینا ہو -
 شکون ہونا - کسی کام کا بھی سافت میں نہ رہنا
 (دورانات)

قول فیصل - اردو میں شکون ہونا کہتے ہیں -
 شکون یا شکونیا - ران - خلیا - بخوبی نہ رہنا
 یا شکونیا کو تباہی و تباہی
 فقرہ کیا نیک سافت کاوت میرا
 شکونہ - ریکس اول و دوم - ریکس اول و دوم
 ہوں - مکی غنچہ - فارسی - مذکور تیلہ یافتہ طبقہ کی زبان
 میں جب لفظ پر شکونہ - مکی
 باغ زمین میں سے ہے - مکی
 قول فیصل - سولفات - صفیہ نے مکی ہوں
 بھی - مکی ہے یہ جو کھٹو میں رائج نہیں -
 شکونہ مکہ - عجیب - ان کی بات - اردو دورانات
 فصیح - رائج -

مکی ہونے کا معنی میں ہونے میں اپنے
 ہونے کا معنی میں ہونے میں اپنے
 شکونہ مکہ - طرہ - اردو دورانات
 ہے مکی اور شکونہ مکی
 عجیب صاحب میں خبر ہو گیا
 شکونہ چھانا - دستہ - دستہ پر پارنا - اردو
 مکی - مکی -
 کلا کے ہاں شکونہ چھانا
 اڑھا نہیں دستہ مکی - مکی

شکوہ نہ پھولنا - عجیب و غریب بات لکھا ہونا
 نی بات لکھا کھڑی ہونا - اردو صرف فصیح - رائج
 صدایہ سرزمین کو چاہے قال سے آتی ہے
 شکونہ پھولنا ہے اک نیار و زار گشتاں میں
 کیا کی شکونے چوتھے رہتے ہیں و ات بھر
 بیج ہاں یار کے کوچے کی شام ہے
 شکونہ پھولنا - دستہ - دستہ پر پارنا - اردو صرف
 فصیح - رائج -

شکوہ کوں چوے گا یہ صحت رنگ لے گی
 اتیرا چاہیں جو شمع ان گلزاروں میں
 شکونہ ۱۰۰ جنوں داغ عشق کا چھوٹا
 خبر کے ہو کہ کب موسم بہار آیا
 شکونہ چھوٹا - (کنا پتہ) کوئی غنچہ انگیز اور
 تعجب خیز بات کہنا - اسی بات کو جس سے شاد
 ہوا ہوا وہاں ایک ہے ان کی بات پیش کرنا
 اردو صرف دورانات کی زبان -
 محل صفا - اطوار نے بیٹے جھانے اچھا شکونہ چھوٹا
 کہنے کے آدھی آئی - (دستاں آزاد)

دیب سا تھ ہے ان کے یہ خوف ہو ہم کو
 کوئی شکونہ نہ چھوٹے ہاں چھوٹے میں
 کیا جائے کہ چھوٹا چھوٹوں نے کیا شکونہ
 رہیں پکارتی ہے سدا کہ جن میں
 شکونہ دکھانا - عجیب و غریب دکھانا - با میں
 لکھنا - انوکھا حال دکھانا - آفت نالہانی میں
 میں مبتلا کرنا - اردو صرف - قریب ہر متریک
 تم الفت نے شکونہ دکھانا چھوٹو
 وقت پر غار کے کائناتوں پہ لایا ہوا
 شکونہ کاری - مکی کاری - فارسی - رنٹ -
 تبہ یافتہ طبقہ کی زبان - فصیح - دورانات

مشکوٰۃ نیا۔ شکر بکارنے والا۔ اردو، مذکر
(فرنگی صفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

شکر۔ رفتح اول، لٹھ یا پاؤں یا جسم کا
بیکار رہ جانا اور پورے طور سے کام نہ دینا۔ وہ
لٹھ یا پاؤں یا جسم جو خشک ہو گیا ہو۔ عربی صفت
نفسیج، راج۔

لے سکے ہی تھوکتی پیر میں خوں آؤ۔
چنچہ چہر بھی لڑائی جو بہان کھلے کھلے
شکر۔ بھکا ماندہ، اردو صفت، نفسیج، راج
نعل مدح۔ برتن مانجھتے مانجھتے سیر لٹھ شکر ہوگ
شلاق۔ رفتح اول تشہید دم، تھپہ مارنا
مکڑی مانا، ترکی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، لٹھ
سینا جس نکل سے نکل کو تھا آواز

خوب شلاق کی اسے بیکار دھت گلز اس
شلاق۔ جنگ، رٹائی جھگڑا غرض
نرکی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جوخ کے گھنڈے دیں دیں گے محوس
دم نہ ماریں گے مگر گونجے شوق شلاق
شکر۔ (فتح اول دوم) ایک شہر ترقاری کا
نام جو مزار آباد ہے وہاں میں گرم و تر ہے۔ عربی
مذکر، راج۔

قول فیصل۔ فارسی میں شکر تھا اس سے اہل عرب
نے عربی کے شکر کا نام لیا۔

شکر۔ ہندو شکر۔ فارسی صفت (فرنگی صفیہ)
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

شکر۔ بھکی بھکی۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ اردو
ہونٹ۔ دہلی کی زبان (نور اللغات)
شکر۔ (فتح اول دوم) ایک مشہور ترقاری

شکر۔ فارسی، مذکر بھلی استعمال۔

قول فیصل۔ زبانوں پر زیادہ تر شکر ہی ہے۔
شکر۔ شکر۔ بھکی بھکی۔ بھکی بھکی
سے اچھا ہے۔ یعنی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز جو مردت
کے وقت کام آئے اس سے اعلیٰ چیز سے
بتر ہے جس کی اس وقت مردت نہ ہو، فارسی
شکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرنگی شکر)
شکر۔ ربحر اول دفع دوم مکر مشور
بند و قوں یا توپوں کی بارہ جو سلائی کے واسطے یا کسی
خوشی کے موقع پر چھوڑ دی جائے۔ ترکی، ہونٹ میں لٹھ

موندے میں جو قفل مینا کی جو صدا
گرا یا یہ عید کا وہ جو خشک ہو چکا آہر
شکر۔ اڑانا یا بٹہ چھوڑنا۔ بند و قوں یا توپ
چلانا، توپوں کی سلائی دینا یا گپ اڑانا، شکر
چھوڑنا، شکر چھوڑنا (باناوی) گوز کرنا،
باد مارنا، اردو صفت۔ (فرنگی صفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

شکر۔ چلنا۔ بند و قوں یا توپوں کی سلائی
دی جانا۔ اردو، صرف، متردک

جلی شکر خادمانی شکر
دیا ہرانی سے اس کو خطاب
شکر۔ چھوڑنا یا بٹہ بند و قوں میں چھرا یا پانی بھر
کر چھوڑنا۔ بارہ مارنا، سلائی آنا۔
اسی بات کہنا جو سخت ناگوار گزرے۔ اردو صفت
(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ انہیں سنی میں شکر اڑانا بھی کہا
ہے مگر اہل کھنڈ کسی صورت سے نہیں ہوتے۔

شکر کر دینا۔ بھکا دینا، اردو صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ اس کا سندی شکر ہونا
ہوتے ہیں۔

شکر۔ ہونا۔ بند و قوں یا توپوں کی سلائی
دی جانا۔ اردو صفت، متردک۔

آئے ہیں کس بادشاہ ملک و حشت کے قدم
ہوتی ہو، انوں کی شکر خانہ زنجیر میں

شکر۔ ربحر اول دفع دوم (پڑنا کا بیانیہ)
حصہ۔ چاندی کا انگڑی۔ بھکی جس کا رواج
انگلستان میں ہے۔ انگریزی، مذکر۔

شکر۔ ربحر اول دفع دوم، کسی جگہ سے
کو دنا، چولانگ، حجت، رزقہ، فارسی، ہونٹ
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ پہنچے گرد کو اس کی وہ بیک بیک کرنا
کہ ہونٹ عرصہ نہ چرخ جن کی ایک شکر
اندر شمع پہنچے عدم کو کھڑے کھڑے
بتاؤں ہادی فردی شکر سے خواہ و نیاز

قول فیصل۔ گھڑے کے ہی اس کا استعمال ہے۔

کیا راہ اور یاد کا چھپا کرے کوئی
آہو کی چوکر کی کاہی عالم شکر میں
تاسخ نے مذکر بھی نظم کیا ہے مگر اب عام طور سے
ہونٹ ہی ہے۔

تیر دہی کھڑا دہت شکر آب میں
جس نے دیکھے ہوں سو دیکھے شکر میں
فارسی میں شکر کے لغوی معنی ہیں دونوں قسموں
کا درمیانی حاصل۔

شکر۔ دوزخ کی ٹھیک، فارسی
مذکر۔ (فرنگی صفیہ)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں ہوتے۔

شکر۔ ربحر اول دفع دوم (پڑنا کا بیانیہ) اردو، مذکر

نصیح راج۔

قول فیصل۔ یہ فتنہ شنگ یعنی خا صلا
میان دو قدم سے باخوذ ہو زیادہ ترجیح کے
ساتھ شنگ بھنا، شنگ ڈرانا وغیرہ کہتے ہیں۔
شنگ بھنا۔ چھ لنگ مارنا، ادھنا

ادھنا۔ اردو صفت، بھل، اسنوال
سوت، لگے ہوئے بھری جس گھڑی شنگ
سوت سے جب دینے میں بوقت جنگ
شنگ بھنا۔ سلائی میں، وردو دھنکے

لگنا، وردو سرت، بھل، اسنوال
شنگ ڈرانا۔ کچا کرنا، سلائی میں وردو
مانکے لگانا، کچی سلائی کے لئے کچی سلائی کرنا،
اردو صفت، نصیح، راج۔

محل صفا۔ اگر چاہتی ہو کہ گھٹنے میں جھول
سے تو یہ شنگ ڈال لو اس کے بعد شین کرو۔
شنگ مارنا۔ سلائی میں وردو دھنکے مانکے
لگانا، اردو صفت۔

(فقہ) سامن کا پیغام ہے پتہ پتہ
سے لکھا گیا ہے یہ پیغام کوئی بھروا
مارو۔ (ذرائع)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شنگیں بھنا۔ چھ لنگیں مارنا، ادھنا

کو دنا، اردو صفت، عورتوں کی زبان
محل صفا۔ میدان خون کی تیاری ہو۔ جلاد
شنگیں بھرو۔ (طعم ہوش ربا)
قول فیصل۔ کسی عورت میں شنگیں بھنا
جی رہی ہیں۔

شنگیں لگانا۔ چھ لنگیں مارنا، ادھنا
کو دنا۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان

محل صفا۔ عقاب ہے حجاب نے باہر کے عیاری
ذات پر آرمہ کئے۔ سرنگ تفرقت کرنا، اس
شہر پر اب غلام برائے عیاری جاتا ہے یہ کہہ کر
شنگیں لگاتا ہوا صفت شکر اسلام کے علائم پر شنگ
قول فیصل۔ اسی محل پر عورتیں شنگیں لگاتی
جی رہی ہیں جیسے۔ ایک منٹ چہن سے نہیں
بہتی سارے گھر میں شنگیں لگایا کرتی ہو کیا لگ
شنگیں مارنا۔ چھ لنگیں مارنا، ادھنا،
کو دنا، اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس محل پر شنگیں لگاتی ہیں
شنگوارہ (دھنک) پیما کی پیٹنے کا
جاگیا۔ فارسی، سوت، سرتوگ

تسکر ذرائع کا وہ اجاڑ
اردو صفت، وحشتی سندھ تار، وردو
قول فیصل۔ یہ لفظ رکیا جو شنگ یعنی مان
دار کہہ ثبت ہے۔

شنگوارہ۔ ایک خاص دھنک کا پیما جس کے
ادھر کا گھیرا اور دھری گھنٹے کی طرح ہوتا ہے
فارسی سوت، نصیح، راج۔

پکا کاڑھے کاکہ لنگ باڑھوں
موتی شنگوارہ کا کھا پیٹوں

قول فیصل۔ پنجاب کے مرد اور عورتوں کی عورتیں
زیادہ ہنسی ہیں اور وہ لڑائی کے مردیت کم ہنستے
ہیں۔ صاحب برہنہ نے ہنسنے شین بھی لکھا ہے
اردو میں بکرا اول بھی زبانوں پر ہے۔

شنگوارہ۔ دھنک اول واد معرفت، ایک
قسم کا لباس جو کمر تک ہوتا ہے اور اس کی آستین
کئی لنگ ہوتی ہیں۔ اردو دھنک، نصیح، راج
چھ لنگ مارنا شنگوارہ کا بھرا خون بھرا

معلوم ہوتا تھا کہ وہ پاپ کا پیارا
قول فیصل۔ قدیم زمانے میں شنگوارہ کہتے تھے
کا بھی بھرا تھا اور وہ ہرے کپڑے کا روئی دار
بھی۔ وکبرے کپڑے کا شنگوارہ بنیائ کی جس کے
استعمال ہوتا تھا اب شہروں میں اس کا رواج
بہت کم ہے۔ ذیاتی زیادہ استمال کرتے ہیں۔
شنگوارہ۔ دھنک اور دھنک دوم، خنوج، تلی کچڑی
جو زیادہ ذرائعوں کو روئی باقی ہے، اردو دھنک
نصیح، راج۔

قول فیصل۔ عام اور عورتیں زیادہ تر شنگوارہ
بولتی ہیں۔ سولت برہنہ، فرنگ رشیدی و
سراج الفت وغیرہ نے شنگوارہ کو
لکھا ہے اور معنی لکھے ہیں۔ ایک قسم کا کھانا جو کھانے
کو گوشت کے شربے میں بطور ہریدہ خوب ملا کر
پکاتے ہیں۔ فارسی میں شنگوارہ تشدید دوم
یعنی نہ جھین ہے۔

شنگ بھنا، بھنا، بھنا، بھنا، بھنا
شنگ کے چر بھنا، اردو صفت، نصیح، راج
دے کی ساتھ دہائی میں وقت مل گئی۔
دو قدم میں کے نیم گھری ہوئی شنگ
محل صفا۔ ماں آزادے کا حضرت ایسا
شنگ بھنا تھا کہ گھوڑے سے کھسکا اور سوتا
ہی رہا۔ (ذرائع آزاد)

شنگ بھنا، بھنا، بھنا، بھنا، بھنا
پاؤں وغیرہ کا رہ جانا، اردو صفت، نصیح، راج
ہر سرد کا پاؤں شنگ بھنی
دیا میں نہ پائے چل الٹی

محل صفا۔ شنگ کا لہر ستم کرنے سے شنگ بھنا
ہرک دو دھنک شنگوارہ لکھی۔ (شرح منظرات)

شمار لگانا۔ سو پچھا، حساب لگانا، اردو صرف
نسیج، رائج

محفل قدر۔ رکھ رکھ کے شمار لگا رہا ہوں کہ ایک
روپیہ حساب میں کم کریں جو گویا نہیں آ رہا ہے۔

شمار میں رہنا۔ فکر میں رہنا، خیال میں رہنا
اردو، صرف، فصیح، رائج

رندوں کو کچھ غرض نہیں سناںات پارچے
زاہد رہیں شمار میں روز حساب کے

شمار میں نہ لانا۔ بے حقیقت جاننا، کوئی
دقت نہ سمجھنا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج

قول فیصل۔ سبھی سنوں میں بعد ہفت ہفتام رائج
صدے اٹھانے والے میں بعد حساب کے

کیا لائن ہم شمار میں روز حساب کو
اس محاورے میں لفظ ہمیں دھوکہ دیا، کے بعد

ہمیں کا لفظ زیادہ کر کے بھی پڑتے ہیں۔ جیسے
ان کو اپنی درست پر گھنڈ ہو تو ہوا کرے ہم نہیں

شمار میں بھی نہیں لائے۔ اس محاورے کو حور تہ
زیادہ ہوتی ہیں۔

شمار میں نہ ہونا۔ کوئی دقت نہ ہونا، اردو
صرف، غیر فصیح، رائج

قول فیصل۔ بعد ہفت ہفتام ہوتے ہیں۔
تو اردو میں کافی سناںات ہا احتیاج

اک تا یہ ہے نفس کا جاس شمار میں نظم جہاں
شمار نہ رہنا۔ حساب کی حد میں نہ رہنا، کتنی
نہ ہو سکتا، اردو، صرف، فصیح، رائج

توفیق خیر کہ ہے جو تیغ بد کہ
زخم اتنے گھاؤں کا نہ رہے گانا کے

قول فیصل۔ موجودہ دور میں ہوا شمار نہ رہنا
کو یا نہ رہنا، خیال نہ رہنا، کے سنوں میں بھی ہوتے

میں جیسے روز سو چاہوں کہ بازار سے ایک ٹین
خرید لاؤں مگر جب بازار جانا ہوں تو کچھ شمار میں نہ

شمار نہ ہونا۔ حساب نہ ہونا، گنتی نہ ہونا،
بے حساب ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج

اجمہ عشق و عجب اس قدر میں پہا
دیر چرخ سے بھی ہو سکتا اس کا شمار

محفل قدر۔ بچپن میں ہم دونوں بھائیوں نے
اپنی سوتیلی ماں کے ہاتھوں اتنے سنج اٹھائے

ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔
شمارہ۔ باب، باب، باب، باب، باب، باب، باب، باب

اردو، ذکر، فصیح، رائج
محفل قدر۔ آغا، آپ عواد صاحب ہوا، رسالہ

سیار کے ایڈیٹر! آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی
مجھے شرکت کہتے ہیں آپ کے رسالے کا منتقل خرید

ہوں، ہر جگہ بہت ہے چینی سے اظہار رہا ہے
اب کی ماہ فروری کا شمار بہت دیر میں آیا کیا

بات ہو گئی تھی۔
قول فیصل۔ اس طرح شائع ہونے والے رسالے کی گزری

میں بڑھتی ہیں۔ شمارہ اسکا بڑا زور ہے قول قدرت ہوا
عزیز دوست کے ایڈیٹر کو یہ خبر کہتے تھے جیسا کہ موصوف

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۱۱ پر لکھ کر دیا
کے ذکر میں لکھا ہے گل کردہ ریاض کی خاص خوبی یہ

تھی کہ اس میں مٹی اور مکان سب تقاب شعریہ
کئے جاتے تھے اور اس اصول کی پابندی اس سختی

سے کی جاتی تھی کہ بعض پرچوں میں دوسرے اتنا
کمال کی فزلی کا صرف ایک ہی شعر چھاپا ہوا نظر

آتا ہے۔ اس وقت تک، فہرست کو حصہ سمجھتے
کار و ج تھا شمار پر لی ستر کے پرے کو لکھ کر
ریاض حصہ چارم جلو آگئے تھے۔

شمارہ ۱۰۔ شمار گنتی، حساب، فارسی، نہ گز
ستروک۔

نہ اس کی بے دلی کا تھا کنارہ
نہ اس کی آرزو کا تھا شمارہ

قول فیصل۔ شمار میں نہ آنا کے معنی میں شمار
میں نہ آنا بھی تھا وہ بھی ستروک ہے۔

ملی حشمت سے تپ ایسی اک بار
کہ آدھے سے وہ شمارے میں نہ رہا نہ تھا شمارہ

شمار ہونا، شخص کے لئے، دوسرے میں شامل
کھا جانا، اردو، صرف، فصیح، رائج

جن کا ہے عالموں میں آج شمار
کچھ کہیں علم سے نہیں نسبت شمارہ

قول فیصل۔ جگہ کے لئے بھی اس کا استعمال
ہے جیسے ہمارے ملک کا شمار اب ترقی یافتہ

ملکوں میں ہو۔ چیزوں کے لئے بھی ہوتے ہیں جیسے
اگر ہم یہ کتاب مختلف شعراء کے کلام کا انتخاب

ہے لیکن ہر شمارے کے کلام سے پہلے اس کے مختصر
حالات بھی لکھے ہوتے ہیں اس لئے اس کا شمار

تذکرہ شمار میں ہے۔
تو کو ہیں ہیں گناہ چن یا رہیں ہوں

شمارہ ۱۰۔ باقی، اس کا معنی شعروں
ہے جس کے معنی ہیں گناہ۔ اس کا استعمال

مرکبات میں ہوتا ہے جیسے اختر شماری، ہر
شماری و غیرہ

شماسٹ رفیع اول و تشدید دوم، آفتاب
پرست، سورج کی پرستش کرنے والا، گلبر

تر سماج وہ شخص جس نے آئین پرستی کا رہنما
ایجاد کیا تھا، قوم ترما کا سردار یا پجاری

جوزج میں سرخڑا کے سب میں میٹھا رہتا جو عرب
 مذکر
 قول فیصل . باسوم زمانوں پر نہیں جو
 شمال . شمع ڈھانے والا ، سونے کی بنائے والا ۔
 مسترد ، مذکر . تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 قلیل استعمال ۔

ہو گیا روشن جنوں کی پیر میں نظم
 مگر نہ جو زبور اسے شام جو پہلے شام
 شمال . دایا گھر ، تو قلب شمالی کی سمت ، عربی
 مذکر ، فصیح ، رائج ۔

دیکھ کر نقشہ مرے دل کا وہ فراتے ہیں
 نہ جنوب اس کا ہے اچھا نہ شمال اچھا
 قول فیصل . مولف نے بنائے صفیہ نے لکھا جو کہ
 عرب کے لوگ کہے کہ ایک فرسی شخص تر رہے کہ تلو
 کرتے ہیں کہ اس کا منہ مشرق کی سمت چہت مغرب کی
 طرف مانتا ہے لکھ جنوب کی جانب اور بایاں لکھ
 شمال کے رخ ہو ۔ شمال کو شمال اس نے کہتے ہیں
 کہ اس کے مغربی منی ہیں بایاں لکھ ۔ مولف نے مذکر
 نے شمال یعنی عادت بھی لکھا جو ۔ لیکن ان معنی میں
 اس کا تعلق اردو سے نہیں ہے

کئی کے ساتھ اس کا استعمال میں اور حرف
 کو محذوف کر کے بھی دینی جہاں شمال میں کرتا
 چاہیے وہاں صرف شمال کہہ دیتے ہیں ۔

اسے ماہ تیرن بزم ۔ دو دن میں یہ رہتا
 یہاں قطب جنوب ۔ شمالی آسمان پر ابھرتا
 شمال رو رہا ، شمال رو یہ ۔ دو مکان
 اس کا رخ اتر کی طرف ہو ۔ فارسی ترکیب
 محفلت ۔ قلیل استعمال ۔

قول فیصل ۔ شمال رو یہ ۔ لان روہ الاں بولنے کا لفظ تھا ۔
 (تقریباً منسوخ)

شمالی ۔ شمال سے منسوب ۔ اتر کا ، فارسی
 صفت جیسے شمالی ، ملاخ وینہ ۔
 شامہ ۔ خوشبو جو کسی چیز سے نکلیں
 عربی صفت ، تیسیم یافتہ طبقے کی زبان
 شامہ لائی ، بنا کھت گل
 چند کرنے کے لیے سبیل (سورج افغان)
 لکھا شاہوں نے میرے پاس نامہ
 تری شادی کا جس میں ہر شامہ (زینبائے ہند)
 شامہ العنبر ۔ ایک قسم کا عطر زنی بھیج ایک
 شامی ۔ (شعبہ اول و کسر مجزہ) عادتیں ،
 خصلتیں ، عربی ، صوفی ۔

ہم ان کی جانتے ہیں سب خصائص
 نہ بدلیں گی کچھ ان کی ستمنا کی (قرآن مجید)
 قول فیصل ۔ لکھو میں عادت و شمالی ترکیب
 کے ساتھ بہت کہ رنگ اور مذکر عربی میں یہ لفظ
 شکر شمال کی جمع کو جس کے معنی چھلت ، عادت
 شغل ملا ۔ صورت ، وضع ، فارسی صوفی
 قلیل استعمال ۔

جو دیکھی اس کی وہ نہ یا شمال
 فرشتہ صورت و نیکو خصال (زینبائے ہند)
 جو دیکھی آگے یوسف کی شمالی
 عربی معنون رہا اس پر بعد ان زینبائے ہند
 قول فیصل ۔ لکھو میں اس کا سنتوں زیادہ
 تر شکل کے مرد کے طور ۔ جو یعنی تھی تھانہ
 کہتے ہیں جو صوفی ہے ۔

و اد کیا خوب جوانی میں نکالا جو
 آپ کی شکل و شمائل کبھی لیا تو لکھا
 ترکیب کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہو جیسے
 زہر و شمال و زہرہ کی طرح خوب صورت و شمال

اب دل لگی دیکھے کہ پیر فرشتہ اید فوج دان
 ذرا اندک کم من رکے سب کے سب ہے وہ رک
 شامی خصال اور نہ جہرہ شمالی کو گھور رہے
 میں ۔ (شامہ آزاد)
 دور تھا تو کہیں بھی تھی ہیں ۔ ملا فرشتہ شمالی
 کمالیہ سہ کو اسے فرخ شمالی
 فرشتہ صورت دیکھ خصال (تقریباً منسوخ)
 ماہ دیا ، نہ شمالی ۔

زینبائی اگر از اب کہ غافل
 نہ آج بھی وہاں اک شامی (زینبائے ہند)
 نیکو شمالی ۔

سب آگے یوسف کی شمالی
 وہ سب بھی رن آگے جن ہیں (تقریباً منسوخ)
 شامہ علم ۔ (شمسہ کی جمع) خوشبود ہوا ، جو
 بدلتی جاوے ۔ عربی ، مذکر ، لکھ بایاں لکھ
 شکر نہ ۔ دایا گھر ، مرد ، یزید ، ایک
 یہ مار کا نام جو قابل حضرت ۔ حسین
 تہ ۔ عربی ، مذکر ، رائج ۔

ذکر یہ تھا کہ وہاں شمس گر آیا
 ہر شکر و پریشان و شمس شمالی (زینبائے ہند)
 قول فیصل ۔ اسی کے شرفی جوتی بھی کہتے ہیں
 شمس ۔ مردود ، شمسی ، عالم ، حواری ، خون
 ناپکند ، بذات ، مقہور ، و ذلی ۔

دور انعام و فرخنگ آصفیہ
 قول فیصل ۔ اہل لکھو ان معنی میں نہیں دیتے
 شمس ۔ بدلتی جاوے ، جو من نہ و جس گڑب
 میں شمس کا پانی جمع ہو جاتا ہے ۔ (تقریباً منسوخ)
 قول فیصل ۔ اس لفظ کا معنی اردو سے باقی
 نہیں ہے ۔

از بیم بیدار ز کف با شمشیر مسجری
شرائے اودانے میں پائے مجبول سے نظم کیا ہے ۔
وہاں کہ آرائے دفا ہوئے گا وہ شمشیر
قبضے میں ہو جس کے اسدائے کی شمشیر
موجودہ دند میں تلوار کے سنی میں پائے مردی سے منتقل
ہو اندر جب کسی کا نام رکھتے ہیں تو پائے مجبول سے بولتے
میں یہ لفظ مرکب ہو تم یعنی ناخن اور شیر سے ۔
شمشیر ازنا :- تلوار کا کسی جہم میں لٹن سے
دیکھو تو ذرا عجیب ہے نہ تیرے تیرے
تری ہے کہاں تیری خوش تیرے تیرے
شمشیر آچار :- وہ تلوار جس پر پانی چڑھا
گیا ہے اس کی ترکیب صفت فصیح و راجح
تجسّی نہ آتش شوق سادات کے نام
لگی رہی تو شمشیر جوری سے
شمشیر بڑا :- وہ تلوار جس کی کات عمدہ
ہو فارسی ، سونے ، فصیح و راجح ۔
محلی فصیح :- کتب دن تیسرے برتے کر تھانے دار
کے رکان پر شب کے وقت حیا ۔
شمشیر برمنہ :- لگی تلوار (سائینہ) رتے کرنے
پر تیار ، فارسی ، صفت فصیح و راجح ۔
محلی فصیح :- تلوار کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ وہ لفظوں
میں اس پھیر کے ذرا سی بات کو حیرت انگیز بنا دیتا
ہے ۔۔۔ وہ نشر اتنا سے پھریاں لگاتا ہے ،
نہ کہ پھر گتا ہے شمشیر دوم ، سو کہ صدقہ وہی کا دم
ہیزا ہے میدان و دامن مردانہ قدم دھرتا ہے
نظم لطیف و بانی
شمشیر بکف :- میں جس کے ہاتھ میں کھنٹی
ہوئی تلوار جو فارسی ، صفت فصیح و راجح ۔
شمشیر بکف :- جب کے حدود کے پسر کو

میرا رزق ہے میں سمیٹے ہوئے پر کو
شمشیر توان :- تلواروں ، اور صرف فصیح و راجح
قول فصیح :- تلوار تو نا اور تھی و سارا اول پر
زیادہ ہے شمشیر توان کا استعمال کسی کے ساتھ نہ
شمشیر چکنا :- تلوار چپا دار و بصر فصیح و راجح
نظام رزم سر کو کارزار میں
جیسے اگر حریف پر شمشیر عانتاں
شمشیر حصری :- حصرم ، تیار انگوٹھ
وہ مخصوص تلوار جس کے نوچے میں چکی سی سبزی
جھک رہی ہو فارسی ترکیب صفت تھیں استعمال
تیرے نعرے جو ہر شمشیر حصری
رہے ہیں بہ غزال اسی سبزہ زیب قلم حایان
شمشیر دوم :- امانت مقول ، تلوار پر دوم
رکھنے والا فارسی صفت تھیں استعمال
کیا جی دن بن میں اس کو پکے نام خدا
بازو پاتے وہ شمشیر دوم ہر مانگا
شمشیر دوسرے :- دوسری رکھنے والی تلوار
فارسی ترکیب تعلیم زادہ لفظ کی دان
ماں کا جو اگر خادمان زلف و سر رکھتے
جلواری کا ہر دوی توئے شمشیر دوسرے نظم
قول فصیح :- ہ فارسی کے کلام میں یہ ترکیب
نہیں مٹی ۔
شمشیر دوم :- وہ تلوار فارسی
ترکیب فصیح و راجح
شمشیر دوسرے :- دوسری رکھنے والی تلوار
فارسی ترکیب صفت فصیح و راجح
سر پر کاتے تلوار کے برہہ وہ
دی جو شمشیر دوسرے پائے اس کے موٹے
شمشیر زن :- تلوار یا تلوار جلائے کا ہر

مادری ترکیب صفت فصیح و راجح
تری دل ، پر جگر ، جان باز صفر صاحب ہمت
چری تمش زن ، باطل شکن حیدر خواہ یا
شمشیر زن :- تلوار سے جگہ کرنے کا فن زنانہ
ترکیب سونے ، فصیح و راجح
محلی فصیح :- خود بھی ن باتوں میں کہاں ، مہین
مراخت پیدا کرتے تھے شہساری و تیرا خدائی
نیزم بازی ، شمشیر زن و حیدر و غیرہ فنون بیان
اور دوسرے کی شمشیر پیدا کرتے تھے وہ ہر ایک
شمشیر زن :- لگی تلوار ، میں تعلیم یافتہ ن ، ان
عروج دیکھتے ہیں تیرے ، لفظ بے ہمت
اور جو سحر سحر میں شمشیر نریاں کا
شمشیر علم کرنا :- جگہ کی غزل سے کہہ رہے ہیں کہ کرنا
اس کا شمشیر کی طرف ہو ، راجح و فصیح و راجح
اب میں بھی علم کو تاروں تیسری کی انیس
شمشیر کا دگن :- تلوار بن سے فوعل
پڑنا ، اور دیکھ ، فصیح و راجح
کون قوم کے دیکھو اس کے کہ ہر
بل آیا اردو لگنے کی شمشیر
قول فصیح :- بعد براحہ مستحکم ہے
شمشیر کا کہنت ، میدان جنگ جان
ست سے شکاری مائیں بڑی دھول اور شکر و گد
کو کی لم میں وہ ہر گز چلتے نہیں
سب سے بہت دیکھتی ہے ہی شمشیر کا
شمشیر کرنا :- تلوار ، تلوار سے بٹ کرنا
اور وہ صرف شمشیر
شمشیر کشیدہ :- وہ تلوار کسی وقت لگنے کے
تھیں سونے ہو ، فارسی تعلیم یافتہ فصیح کا
زبان فصیح و راجح

سماں ہر سزا ایک مقام مخصوص ہے جسے ملتی شمع یا کٹی۔ کہاں سنت ماننے کے شمع جلا۔ پھر جس کی پختہ ہے جس پر غصہ کیا جاوے اس سے سنت کی سزا روشن کی جاوے۔ یہیں تھوڑے روزہ نہ کھا۔ یہ تھا۔ دفرنگ اثر، موافق فرنگ اثر کا یہ اثر غرض دست ہے۔

شمع جہلانا۔ شمع کا کم کم جلا۔ اور دھرت

سائنس کی روشنی سے گل کرنے کو آدھی آدھی جہلانی ہے جو طرح زندگانی سنت نوح شمع چڑھا نا۔ کسی سزا پر شمع چڑھانے کی سنت۔ آدھا اور آدھی ہونے پر شمع جلا نا اور دھرت۔ ستروک۔

دو سو ہوں میں بونٹ پڑھا تیرے کہ ہیں وہ روشن ہے حال آپ کے سوز و گداز کا شمع حبیب۔ (مجازاً) زندگی ناری ترکیب شمع۔ مایک۔

دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

آپ دم ارستا کی کسی کو ہوئی تیرے حضور ہر کسی شمع تہل مع سوزی خاموشی قول فیصل۔ اس کا شمع خاموش کرنا شمع کو بجھانا۔ جی رائج و فصیح ہے۔

نوح کے دم پر گئی اس طرح بندہ بنی زبان شمع جیتے کر اسے کوئی خاموش دنت نوبت شمع شمع دان ہر کون۔ وہ مخصوص دنت ہر طرف

نار میں شمع جلائی باقی نہ فارسی ترکیب اور دھرت اندر بھجی رائج

دیانت اپنی بان بٹ جل کے اب تنگ ہے بیکہ شمع دان سے تنہا پاسے مستمع دانی شمع دان میں شمع ایک بار ہوا کر کے ماند گشتار دلفاہ زہنطیس

پر غمی پر شمع تیرے ساتھ نہت ہے آپ شمع دان کو بڑی محفل میں نو آواز شمع دکھانا۔ اندھیر میں دوسرے شمع کو روشنی کے شمع کے کمرے ہو یا یا ساتھ ساتھ چنا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج

جہاں سے یہ میں گویا۔ حیرت میں اثر شمع و شمع۔ شمع کو دھرت۔ شمع و شمع شمع و شمع شمع کی بڑی پرانی گھنڈ ہو اور مایک با ڈال کے ترکیب حیدر کے ساتھ ہر دم نہ بنا۔ اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

روشنی دیکھئے گا بار بار شمع پر شمع و شمع۔ پی چری سے ہر گز پوچھنا شمع شمع۔ رہے امانت شمع کی طرح دنت ہوتے

دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

آپ دم ارستا کی کسی کو ہوئی تیرے حضور ہر کسی شمع تہل مع سوزی خاموشی قول فیصل۔ اس کا شمع خاموش کرنا شمع کو بجھانا۔ جی رائج و فصیح ہے۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع رو۔ دھندہ و حال کا ہے اندھیر میں گھر کے شمع حیات بلند ہیں ہر جی مانتے ہیں قول فیصل۔ سی شمع زندگی اندکانی جی جیتے ہیں شمع خاموش ہو جانا۔ شمع کا گل ہو جانا اور دھرت۔ فصیح۔ رائج۔

شمع سحری :- چراغ سحری، تریب الروال
سفر پہ بنا ہونے والا۔ دیکھو کہ اس کی تریب
ہوئی فیصل۔ زہنوں پر زیادہ تر چراغ سحری
شمع سوزن :- جلتی ہوئی موم جی فارسی ایک
نصیح و راج۔

مراحمی دہر گون دیکھ کر اس کی یہ جہاں
بزرگ شمع سوزن ہر دم میں عالم جی کا
شمع المستاب :- کتاب، کتاب (دور لغات)

شمع فیصل :- ماہر و مستر۔ وہ جس کی
تعمیر و ترمیم کے لیے تیار ہوئے ہوں۔
نبوب خوش :- وہ کسی رجب صفت میں استعمال

دل کے کہنا ہے جو وہ شمع سے آگے
بن کے فارسی پکاروں ہوتا ہے شمع
دیکھو جی ہر کے میں کیڑ کر کے اسے شمع غدار
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں
شمع کا چور :- وہ شخص جو جلتی ہوئی شمع میں

قول فیصل - بول چال میں موی شیخ ہے۔

شمسی - سرورنگہ مال بسیا ہی میں کوتلیا
رنگیا کہتے ہیں۔ فارسی - نذر (لفظ لغات)
قول فیصل - ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں جیسے ہر ایک
شمسی - جو ایک دوا ہے۔

شمس - درالفتح و فتح سوم بروزن عرب کا نرسہ پر
دانیل کی مثال - قرہ - حاسے کا مڑا دینا ۱۲۰۰ سر پر
اندھنے کی ایک خاص قسم کی دتار - فارسی - مذکر - تقسیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

ذیب و زینت - شیخ و غم و اہستہ گیسو کو ہیں
پنج و سر پر پڑا شمشلہ ہمارا ہر گیا
ہے تباہی چرخ افس چیت جسم پاک پر
ککشاں بھی ایک شلہ ہے تہا دتار کا
تینیں کر رہا دوش یہ شلہ پڑے شہ

قول فیصل - عربی اس کی اس شلہ ہے
میں کے معنی ہیں ایک قسم کی پھوٹ چادر۔

شمس - بقدر علم - جتنا علم ہو اسی کی مناسبت
ہے و عرفان زیادہ ہے - فارسی شل تقسیم یافتہ طبقے کی زبان
شمس - چھوڑنا - شلہ لگانا - عامی کے معنی سر
دروں کا دھول پر چھوڑنا اور دوسرا فصیح و راجح

چھوڑا ہے تم نے شلہ زرتار اب اگر
شیر آؤ ہندو کو چھکا کے سامنے

شمس - دربنم اول دروہ و عروت - شامل ہونا
عربی - مذکر - تقسیم یافتہ طبقے کی زبان

عمل - ان کا شمل شر میں نہیں ہے۔ درالفتح
قول فیصل - عربی میں اس کے معنی ہیں محیط ہونا

کسی چیز کو گھیر لینا - شامل ہونا - دروہ والوں نے
عرب آخری سنی میں استعمال کیا ہے - مولف نے مذکر
اصفیہ نے ذیل کے معنی بھی لکھے ہیں۔

اکٹہ - میچا - شامل - ساتھ - سمیت - تمام - سب
جلد - مجموعہ۔

شمس - درالفتح - کم - تھوڑا - اعلیٰ ذرا سا - فارسی
مذکر - تقسیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے خدا کا ایک شمسہ انور
میں سے روشن ہو آسمان کا طور
ہے جو کچھ ہو ایک شمسہ جو اس کا
کہ جو وقت باروں پہ ہو آنے والا

قول فیصل - اردو میں عام طور سے باعشر درشت
راہوں پر ہے - میرا فیس سے اکتہ کا نام ہے شمسہ کیا ہے
جو کہ ترکیب کے ساتھ سوال نہیں کیا اس لئے مارے۔

اعلا - اسی سے وضعت آئے ہیں نہ ہو
ہر سے تہ - زبان ہو تو شمسہ یاں نہ ہو

معنی اور اضافی ترکیبوں کے ساتھ احتیاطاً
ہے۔ سورتہ کے شعر - شمسہ نور - درالفتح - اکٹہ - نور۔

باکسر - گنہار دست نہ ہو گا - حال کے سفر میں شمسہ
جو کہ لہا ترکیب استعمال ہوا ہے - اس سے باکسر
یہ پٹھان سے ماں - درالفتح پٹھانوں کی شناخت ہے

عربی میں اس لفظ کی اصل - شمسہ سے عربی - شمسہ
کے معنی ہیں تارے - دروہ سے (شمسہ) لکھا جاتا

ہے - یہ تارے دروہ حالت - قلب میں کا ہے بل
عربی ہے۔

شمس - درالفتح دینے معنی درمیان
سفر - عربی - دروہ - فصیح و راجح۔

محکم - کہ روں اور کہ روں کی چوٹی پر ازیم
شک پر و جز بار شمسہ زلف - درالفتح - گان - خوار -

ذمہ داران پوشوں کی قطار - (اف - ذرا دار)
قول فیصل - آنا ہونا اور سونگھنا وغیرہ کے ساتھ
اسکا صرف ہے۔

دری وہ زلف چہ کی باریک بینی کو
شمس - تارہ - شمسہ - تارہ - آن - ہے

شمس - گل میں جو لبوں - لہذا
موا - اور - شمسہ - گل - کی - سورتہ

دروہ - شمسہ - گل - کی - سورتہ
ذرا سونگھنے - شمسہ - زلف - و شمسہ - گل - کو کہتے ہیں

اس لفظ کا مادہ شمسہ ہے۔
شمس - دروہ - اول - پہلے - عربی میں - تارہ -

مارا - فارسی - دروہ
قول فیصل - وقت شمسہ کی ترکیب - دروہ -

ہے کہ اس لفظ کو معنویت حاصل نہیں ہے - عربی
ہا - اس لفظ کو - دروہ - عربی - ہے -

جو - دروہ - گل - شمسہ - دروہ - عربی -

شمس - دروہ - عربی -

شمس - دروہ - عربی -

شمس - دروہ - عربی -

شمس - دروہ - عربی -

شمس - دروہ - عربی -

شمس - دروہ - عربی -

شمس - دروہ - عربی -

تیز کر کے دے ، چار برس کا ہے ، اور ششماں
انہی ششماں کا ہے ، اور ششماں

شش ماهه - ربيع الاول و الثاني و الثالث
فارسى صفت نغمه رجب

شیطان جو ہر مہاجر ہمس کا شناسا ہے
 کہ وہم سے آگ و آگ کا پلہ نظر آیا ہے

شماره ۱۰۰ : نجات و پناه دهنده
صورت شناس : ناری بیعت فیض راج

در کوی بهمن آب شنا سار
در کوی بهمن آب شنا سار

صاحب المصنف، تاجری، مؤرخ، فقیہ، شاعر،

ششماں کی سب اگر نثار ہو گئے۔ تفسیر

کرنے والے کا حساب کیا جائے گا۔ دوسرے حصے کے مطابق
جو ان کے حساب میں شامل ہیں ان کے حساب میں شامل ہیں۔

ششماں کی حاصل ہونا۔۔۔ باب پہلے۔۔۔

محل تشریح: ...

مصر میں جو کہ ایک بڑا شہر ہے جس کے صدر کے نام

شش ساعی روزی سه بار پانچواں صاحب

حسن قضا - - - - -

تتمتع به

شعاعیت برای و برای هر یک، سوخت
و ذرات مختلف

قولِ متصل - اردو کے لئے بالکل غیر مانوس ہے۔
ریشنا ور۔ دیکبر اول فریج حاکم، پانی میں

الحق پر مارنے والا۔ ہر نے والا۔ ناسی مسفت
نصیح، راج۔

بزمِ حیات میں نہیں مر رہے تنگ کا کام ہے
بھرِ تقدیر میں کس روز شاد و اتر

جبر روح بھڑکتی کہیں ہی چلے نہ دے
کبھی ہے دست و پا نہ فساد کو توڑ دے

شفا کہ جس سے یہ لفظ نکلا ہو کبیر مل نکلا ہو علاوہ

لفظ شاور اور دشنا وری کو کسی فارسی لغت نویس نے بطور لغت نہیں لکھا ہے۔ (البتہ معنوں میں)

نہیں کہیں یہ دوزخ لفظ آجاتے ہیں چاہے کہ بہت سے لغت نویسوں نے اجمالی طور سے اشارہ کیا

کو باکسر لکھا ہے اس کے ثناء اور شہادہ
کو بھی باکسر استعان کرنا لازم قرار پاتا ہے۔

اس کے باوجود بیمار مجھ کے اندر رنج کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے کہ وہ ایک مستند

معتد ان لیا گیا ہے۔ میرے نزدیک دو دن
مردوں سے ان نفلوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے

سنتا در ہونا۔ ہرگز نہ ہونا اور صرف
جمع ہاں۔

خداوندی، اسکا درجہ اس پائے سے
خدا میں نہ کہ کہن کرمی کے درجہ سے
نکلیں، اس کا درجہ

ہو میں طریق مکن شام خاند

شناوری :- پہلا پیرے کا فن کاری
حیثیت فصیح و راجح۔

دریائے خوں میں لڑے وہ اس کی شاہزیہ ہے۔
خیمے کا رستہ کے ٹھٹھ بڑھتا ہوا جری مجھ کو

قیل فیصلہ : یہاں اور کرنا کے ساتھ اس کا درست ہے
 مانند جرح اسے جب کی شناساوری ۔

اس نقطہ کی غنیمت سمجھنا اور اسے تولد نہیں ہونا

علاحدہ قریبیہ

زیادہ دن کا نام ہے۔ جو مہینہ بہ مہینہ ہوتا ہے۔

کادون شیخ: فارسی فقط، نہ کہ تہذیب الاسلامی

قول فیصل۔ یہ لفظ اسٹا ناریسی سے ال فارسی

بہارِ شیں دگر دے سوتلے دو باغیاں دے حوضِ شیں
کرتے ہیں پناہ شاہِ گرجا کی۔

که سال و مرد و چهره پر شبنم است
نزد عجب رخسارم به ندان بود است

اسی طرح دونوں کے نام میں دونوں کا نام مستند
کے ساتھ آنا مستحب ہے کہ مستند و مستند چاہئے

کے استعمال کرے ہیں۔ اس کا شہسہ شاعر کہتا ہے

نام یکیش اگر هسته خبر

کو بہ تقسیم و کسر و جمع نکھتا ہے نکس ہے مکا۔ عرض طاعت

شنبہ بدائع فتح و یائے معرفت، سنا ہوا فارسی صفت، بمعنی مغول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان میں ہے اس سے جو کہ ترمیم کرنے جو میاں۔ وید ہوا کہ شنبہ نہیں ہے کہ گساں ایہ شنبہ کے بودا شنبہ دیر۔ سنی جوی کی وقت بھی ہوتی بات کے مقابلے میں نہیں ہو سکتی فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان محمد شنبہ۔ جس شاکہ فلاں عورت پر نظر پڑا لی پھر اس قدر کی اور بگانی کا کیا سبب۔ بگر۔ سنی تو نہیں مگر نکھوں نکھوں شنبہ کے برداشت دیرہ سنتی تو شک لعین نہ آتا مگر اب تو نکھوں نکھوں چل۔ (شبانہ آزاد) قیصر بیکل اس کا اردو ترجمہ بھی تیرے ہتھل کیا ہے جو عام طور سے رائج نہیں۔ تجو ہے رست کو گید کے دیں بہت کہ شنبہ دیرہ دیرہ کے مانے۔ **شنبہ**۔ بدائع، خراب، جیسے فعل شنبہ ہا صفت، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان شنبہ، بدائع، یائے معرفت، خراب بات فسق و فجور کا رذیل، معیوب بات جیسے افعال شنبہ، عربی صفت، مؤنث۔ (لذات) قول فیصل۔ تنہا شنبہ نہیں افعال شنبہ کی ترکیب شنبہ ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ شنبہ۔ مخلوقات کو متنا کرنے والا، مہیوں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا کا نام جو پاک کرنے کی قدرت رکھتا ہے تین دیوتا ہیں را برہما یعنی مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے شنبہ۔ مخلوقات کا فنا کرنے والا۔ شنبہ۔ مخلوقات کا پرورش کرنے والا، شکر، مذکر (لذات)

قول فیصل۔ اس کا اطلاق عام طور سے سنی کے ساتھ شنبہ ہوتا لفظ میں یائے معرفت کی جگہ پر تہی ہو۔ ی کی پوری آواز نہیں نکلتی شنبہ۔ (رواد جہول) دکھاوا، ظاہر دہائی، مگر پری لفظ مذکور رائج۔ **شوال**۔ شیعہ اہل تشیعہ دم شیعہ (برندن قال سلمانوں کا دواں لہری ہینہ رمضان کے بعد آمد ذی قعدہ کے پہلے کا ہینہ، اسی ہینے کی پہلی تاریخ کو یہ لفظ ہوتی ہے ترقی، مذکر، رائج۔ سادوں میں دیا پھر شوالی دکھائی برسات میں عید آئی قدح کش کی بنیاد **قول فیصل**۔ اس کا مادہ شول ہو جس کے سنن ادنیٰ کا دم اٹھانا یا کسی چیز کا اٹھایا جانا ہے چونکہ اس ہینے میں اذنیوں دمنع حل کے قریب ہونے کی وجہ سے دم اٹھایا کرتی ہیں اور اہل عرب اس ماہ میں رانی اٹھا رکھتے ہیں اور سیر و شکار کے لئے اپنے گھروں سے نکل جایا کرتے ہیں جس سے اذنیوں کے حل کی حفاظت اذنی ترقی سنن ان کی مقصود پر قہر اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ (زنگنا سفید)

اسی کو شوالی الماکرم بھی کہتے ہیں۔ **شوالا**۔ شیوجی کا سندھو جہاں لیا کا استخان ہندی، مذکر و رائج گھوڑا قدم میں تیروں کو نگہ حیرت سے قہر نہ ہی کہہ کوئی پاس سیشو الا جوتا **قول فیصل**۔ جے میں جب حشر جاری ہے پہلے یہ لفظ آتا ہے تو اس الف اس کے لئے بدل جاتا ہے یعنی شوب سے جو جانتے ہیں۔ جیسے ادم شوب کا لفظ بھی اٹھا اٹھا ہے۔ وہ دناؤں سے صبح کی تیر

دعنی ذادن۔ چلتے چلتے ہتی کے باہر ہو گئے (شبانہ آزاد) اردو میں اس کی جمع شوالے اور اپنے کل پر شوالوں بولتے ہیں۔ دل دیکھئے کہ نگہ شوق جو عزیز مسجد کو دیکھئے کہ شوالوں کو دیکھئے معرفت نورالغفات، اس لفظ کی تشریح یوں کی ہے۔ شوب، آلا۔ گرمین اس کے لغوی معنی ہوئے شیوجی کا لفظ۔ **شوا آمد**۔ سناہ کی جمع، ثبوت، شالیں، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ لارہ ہے اب کی نااہلی منہ پر دم کوں اس ایک ہی لفظ کے شوا آمد قہر کرنا **قول فیصل**۔ معرفت نورالغفات، اس کو سناہ یعنی گواہ کی جمع بھی لکھا ہے جو عربی ایک مذہب ہے۔ اردو میں نہیں پہلے **شوب**۔ (سندھو ذن چوب) دھبے جانے کا فعل، دھلائی، اردو، مذکر، فصح، رائج **محمل شوب**۔ یہ مکن ہے شوب میں بھٹ گئی۔ (لذات)

ہیں بری آلودگی سے پاک بازار ازل شوب کے قابل نہیں ہے پیرن تھوڑا **قول فیصل**۔ فارسی میں بتاؤ دمنر بنی ہوئے ہیں۔ معرفت نورالغفات نے کہا ہے کہ شوبین کا حاصل مصدر ہے۔ مگر شوبین کے معنی کیا ہیں یہ نہیں لکھا۔ **شوب پرانا**۔ کپڑے کا دھویا جانا آمد معرفت صبیح پیرا لگا۔ شمر سے شبہ پیرن غلط پرانی

سو شوب لڑی جب بھی یہ رنگ نہایتی قافی
شوب کھانا، کپڑے کا دھوا یا دھوا، اردو
ہر رنگ، ستر دک۔

لی سے خاک و حشت میں بہن پر
نہ کھائے شوب پیرا ہن ہمارا شوب
قول فیصل۔ مولف فرنگ آصفیہ شوب
پڑا اور شوب کھائے نہ رجب ذی القعدہ بھی
لکھے ہیں جو ملی سے مخصوص ہیں۔ قید ہونا، قید ہونا
سب سے ان پر تو کوئی شوب پرچہ ہے یہ کیا جلی جاتا
سے پڑتے ہیں۔

شوخ پیر (دور و محول) دلیر، ہذا نظر اور
بے باک۔ محبوب کے لئے فارسی صفت شوخ و سخی
محلی صفا۔ ایک بیت پیدا، شیرخ و ستمگار نے
یہ منزل عجب لطف انداز سے ادا کی (فنا دانا)
قول فیصل۔ محبوب کے لئے کسی فہر کے ساتھ
بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

اسے دل آسانا منزل اس شوخ کو ہم بھی
گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا
ماہم کوئے گل ہزار ہوئے روز و سوا
بانے اس غوغا سے دوچار ہو

مشتق صفت شریر لڑکوں پر بھی، سکا، طاق
ہوتا ہے۔

شعر کے شوخ سادہ و سادہ
ظاہر کرتے ہیں کیا انوں پر
شوخ بہت لڑکوں کے لئے، بے پیرانہ زبان
سرکش ہے ادب گستاخ، شرار قافی فارسی
محلی شہ۔ تم بہت شوخ ہو گئے ہو کسی دن
کھاؤ گے۔

شوخ سے دوچوں کے لئے، تیرتیا، چیل،

چلبلا، پچلا، زور سے دانا۔ فارسی طبع اور انج۔
(فرنگ آصفیہ)

شوخ سے دل کی باز فریب، زور و دل
اور دہلی کی زبان (فرنگ آصفیہ)
شوخ سے، کھڑی، کھڑی، اردو دہلی کی
زبان۔

شوخ سے، پچلا، پچلا، پچلا، اردو دہلی
طبع اور انج۔

رنگ گل کی فوں مارے احوال کا شوخ و
خشاں سے ہونا جاتا ہے گلشن فریب
قول فیصل۔ زور و زور بہت سرخ رنگ کے
ہوتے ہیں۔

شوخ سے دانا کی تعریف میں، زور ہے
باک نہ انگیزا اردو صفت شوخ و انج۔

ساوا رنگ شہی، شہی، اردو سوا
شوخ و دہرا، سخی، پچلا، اردو سوا

شوخ سے، دل مدد قضا، فحاشہ، بھال،
کھل ٹن اور قافی اور حور و ست و دلی کی زبان
(فرنگ آصفیہ)

شوخ ادا۔ وہ جس کے سر انداز میں
شوخی اور چلبلا پن ہو فارسی رنگب، صفت
طبع اور انج۔

کو دے یہ خبر کوئی بہت شوخ، اردو کو چلیں،
شاق میرے ڈھونڈتے پیرتے قضا چلیں،
شوخ چشم (یا) شوخ دیدہ، ہر صفت
بے جا دیدہ و کیر گستاخ شوخ مزاج فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

ہوتا ہے سب کا ایک اشارے میں فیصل
وہ شوخ چشم نہیں ہیں ہزار پر دانا

مدا رنگ سے ہے دامن کشیدہ
کہ ہے رنگ میں کی شوخ دیدہ (فرنگ آصفیہ)
کہ ہر جاتا ہے تو اسے شوخ دیدہ
بان انگ روم سے، دیدہ (میر سوز)
قول فیصل۔ شوخ دیدہ ہر نسبت کم راہ
شوخ شہی، بے بیانی، باکی، گستاخ شرار
فارسی سرشت، شہیہ فتنہ طبع کی زبان۔

شوخ شہی تری پردے میں کی شہیہ
ہر خواہم و فکھوں کی جاکر تے میں
شوخ شہی کرنا، سخی کی کرنا شرارت
کرنا اور معرفت، تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔
انہیں نے چپیں کی شوخ شہی
بیت شہ سے شوخ فکھوں کی جاکر

شوخ رنگ، زمین میل شوخ طبع فارسی
ترکیب قلم یا مقام

کہ جو تو ہے ساقی شوخ رنگ
کہ آہ زور میں شہیہ شہیہ رنگ

شوخ رنگ، گہرا رنگ، اردو
طبع اور انج۔

محلی شہ۔ تمھاری شہیہ دانی زیادہ شوخ
رنگ کی ہر گستاخ سے بھائی کی شہیہ دانی ہر رنگ
نہ ہے۔

شوخ زبان، تیز زبان، طرا، فارسی
صفت، قلمی الاستعمال

جس کے شوخ زبان ہوں دلا شہر خاں
شوخ طبع شوخ طبیعت، کراہت، تیز طبع
فارسی صفت تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

محلی شہ۔ سب کی سب شوخ طبع رنگین مزاج
اور نو شہیہ۔ (فنا دانا)

شوخ مزاج :- جو کے مزاج میں چلباز پن ہو فارسی ترکیب فصیح و راجح ۔

درد کوئی واسطہ شوخ مزاج

اس کو چھپڑا بر کیا تم نے

شوخ نظریا شوخ نگاہ :- جس کی نگاہوں سے تیز و چار کی اور شرارت جگہ دیکھ نہ ہو بہ

نارسی ترکیب جہیم یافتہ طبیعت کی زبان ۔

شوخ نظریا شوخ نگاہی :- تھانی دیدہ دلیری پا لگی فارسی ترکیب سوت قیل و تھانی

محل حسن بہ اندر سے تیزی دست خانی پادشاهی تیزی و دل ربانی یہ شوخ نظری خدا

اس چشم سرگش کو بین انکمال کے اثر سے

ہجائے ۔ اندر تم کو مریدا بناسے دھانہ آزاد

شوخ نوا :- خوش آواز فارسی ترکیب

بلیل لاصحال ۔

قمری نذر سرا ہے کہیں محو گو گو

بلیل شوخ نوا ہے کہیں حرف نذر (خود)

شوخ دشتنگ :- درد و مترادف :-

طبع چنچل ، فارسی لعلیم یافتہ طبیعت کی ذہانت ۔

خبرے مری سانی خوش ۔ تنگ

کہ آیا سول بر سر عاری سے تنگ

محل حسن :- ایک چنچلی بہ قوت رنگ نبات

شوخ دشتنگ ۔

شوخ مزاج :- چلبازان سے باکی چالائی طراری

تیزی فارسی سوت فصیح و راجح ۔

ان میں شوخی ذرا میں ہوتی

اس بل کی آوازیں ہوتی مرزا سوا

محل حسن :- خدا کی قسم مجھے ان کی بھی باتیں تو

جاتی ہیں ۔ یہ کہنی کا سہاؤ اور دھمک بوسا

جو میر شوخی اور چلباز پن کہاں دھانہ آزاد

قول فصیح :- اس کی اور شوخیوں اور اپنے

محل پر شوخیوں متعل ہے

شوخ :- شست سوتی قیل بعد ازل معنی شوخیان قیل

سب جہج ہو گئیں نگہ شرم سار میں جاہلو

ہی ہوتی ہے جن آنکھوں میں شوخیوں کی بار

شوخی آزاد سے شرم اینس کیوں سلجھائی جاتی ہے

(حسرت سولانی)

اس لفظ کا استعمال گھوڑے کے نئے بھی و

جہج شوخیان تو ابلق ایام میں نہیں ۔ اہیت

شوخی :- شرارت اندھانی فارسی

موت فصیح و راجح ۔

شرارت اسی بت میں گچا گئی

کہ شوخی جی دلتہ شرم لگی

قول فصیح :- ان معنی میں بچوں کے لئے اسکا

استعمال زیادہ ہے جیسے تمہیں بہت شوخی آ

تی ہے سی دس ہمارے (تو سے پڑے)

کہیں کہیں اس لفظ کے معنی طرارت جی نکلتے ہیں

شوخی تو دیکھو آپ ہی کہا اور منظر تر

یو بھا کہاں تو بولے کہ میری زبان پر

شوخی :- بلا ہے قراری ، اضطراب ۔

شوخی سے بھرتی نہیں قاتل کی نظر آج

یہ برق بلا دیکھئے گرتی ہے کہ ہر آج

(دھانہ آزاد)

قول فصیح :- یہاں بھی شوخی دہی معنی میں جی

معنی منسیر ادل میں لکھے جا چکے ہیں ۔ بے

قراری اور اضطراب پریشانی ۔ اور راجح کا

بول ہوتا ہے ۔ شعر سے کہیں یہ بات غار نہیں

ہوتی ۔

شوخی :- بے حیائی بے شرمی ۔ فرنگ اصغر

قول فصیح :- اس لفظ کا استعمال بچوں کے

لئے ہوتا ہے یا محبوب کیلئے اور دونوں صورتوں

میں ایک معنی بے حیائی اور بے شرمی قیل نہیں

سویکتے ۔

شوخی :- رنگ کی تیزی ، اور دھمک

(دھانہ آزاد)

قول فصیح :- اس کا معنی نہیں ہوتے ۔

شوخی مرثا :- آنکھ یا چہرے سے شرارت یا

تیزی اور طبعی بین کا اظہار ہونا اور دھمک

قیل استعمال ۔

کئی کی آنکھ کو شوخی پرستی

کسی کے آنکھ پر شوخی

شوخی رگ رگ میں کوٹ کوٹ کے

بھری ہوتا ہے بہت شوخ اور تیز اور چالاک

ہونا اور دھمک فصیح و راجح ۔

دھانہ آزاد

شوخی سے استعمال فعل شرارت سے

بے باکی اور دلیری سے ۔ اور مرثا فصیح و راجح

شوخی سے بھرتی نہیں قاتل کی نظر آج

یہ برق بلا دیکھئے گرتی ہے کہ ہر آج

محل حسن :- شوخی سے وہ ڈانٹ بتائی گلیاں

کی

دھانہ آزاد

قول فصیح :- سول فرنگ اصغر نے اس

کے ایک معنی لکھے ہیں ۔ دھمک سے اس کا معنی

ان معنوں میں نہیں ہوتے ۔

شوخی طبع :- بافیاضت طبیعت کا چنچل پن

طبیعت کی تیزی اور چالائی فارسی سوت فصیح

راجح ۔

میں جیسا کہ یہ ترسیم اسی بڑا اثر ہوئی کہ لوگوں کو
خیال ہو کہ جو ان کی شوشی طبع نہیں دیکھتا وہ
کافرانہ بنایا۔

شوشی کرنا یا دیکھوں کا خرافات کرنا، شوشی کرنا
اردو معنی، فصیح، راج۔

بچے امیر کے اچھے شوشی کر رہے تھے
ان کو کوئی کہہ نہ سکتا کہ اس کی بھائی پر
قبول فیصلہ، جیسے جمع شوجان کر، بھی فصیح
راج سے۔

شوخیاں کر نہیں چلی تھیں ہر دم سے سوا
پارہیں گے ہندی لگا کہ ہم تھیں افسانہ شوق
شوشی کرنا، لکھو آگے کا خرافات کرنا، اردو
معنی، فصیح، راج۔

قبول فیصلہ، لکھو مع شوخیاں کرنا، اردو
راج، یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
بھائی شوشی کرنا، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی کے ساتھ، شوشی کے ساتھ، شوشی کے ساتھ
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

وہ سے جل دیا تو خود کہہ گیا بد میں کثرت استعمال سے
اک کر گیا اندھن شوشی کر گیا، اس کے معنی میں ہمارے
دھاندلے و خرافات کا دیکھ کر صافی مذکورہ پر اطلاق ہو گیا

قبول فیصلہ، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشی، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

پڑا ہے، ہے آگے چاہ دنیا پر نہیں
نکلا بھی آگے شوشا پانی نہ ہوا
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشا، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشا، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشا، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشا، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشا، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشا، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشا، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

شوشا، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی
یہ لکھو، اردو معنی، شوق، شوشی

نریا کی آوازیں آنا۔ اردو صرف طلبی استعمال
تشنہ کا گری گری دلوے چک شور یا پٹا۔
ذوق شور و طبعش پیدا ہو یا سے ہو
قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر شور و طبع
زبان پر ہے۔

شور و خروش۔ ہنگامہ رکنا، فساد موقوف ہونا
اردو صرف۔ طبع فصیح، راجح۔

دعا روا کہ قند و سہ سو قدم پر ہے
تجارت کہ ہے شور قیامت کو ختم کرے
شور می۔ شورش جہنم زخم فارسی موت
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

شور و خروش۔ شورش جہنم کی جگہ انکار ہوں میں
دیکھ دے مہرے جہنم کی جگہ تاج بھر

شور و خروش۔ شورش جہنم کی قیامت کا ہنگامہ فارسی
ترکیب جہنم فصیح، راجح۔

اسے شور و خروش قیامت یا مہار میں رنم بجا جائی
کس نے ہنگامہ یا سہ آکر دبا اس
شور و خروش۔ جنگ کا ہنگامہ، فارسی
ترکیب۔ مذکر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
محل حسن۔ سرگت کرود ہوا اور شور و خروش
بلند ہوا۔ (طبع جوش ربا)

شور و خروش۔ خفا کرنا، غصہ کرنا، اردو
صرف حور و خروش کی زبان

جہری جہاد کی دیکھو کہ باجی سے مجھے
شور و خروش روز و رات سے آواز سنیں
شور و خروش۔ زمین جس کی مٹی کھاری ہو
قابل کاشت نہ ہو۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقہ
کی زبان۔

محل حسن۔ بادشاہ تھارا زمین کا بادشاہ

عرصے خوب کو تا ہی۔ گرم سرسبز کرتے ہو
شور و خروش۔ شور و خروش (آب حیات)
شور و خروش۔ کھری زمین، وہ زمین جو
کھاری یا شورہ کی وجہ سے قابل کاشت نہ ہو
اردو، موت فصیح، راجح۔

گر یار کے سامنے میں رہا تو کیا
مذہب کا دل میں جوخت دل پر دیا تو کیا
یہ دانا ہر شاہک پرانا سلیم
اس شور و خروش میں تم کو با تو کیا
وہیر تم محبت کو دل میں ہو سنے
زمین یہ شور ہے جس میں گئے نہ دانہ نشین

شور و خروش۔ شورش سنا، نام سنا، اردو
صرف، فصیح، راجح۔

بت شور سنتے تھے جہوں دل کا
جو جہاں آک قطرہ نول نہ نکلا
شور و خروش۔ شور و خروش، فساد، بلوہ
ہنگامہ فارسی، موت فصیح، راجح۔

جب میں نے آہ کی جو نیات اٹھائی ہو
آواز پر ہے شورش محشر مٹی ہوئی
مگر شور و خروش اپنے دل شوریدہ کاویں
تو رک و ن ش شور و خروش شور و خروش
قول فیصل۔ شورش کے معنی، شغلی اور
پریشانی کے بھی لئے جاتے ہیں جیسے "قندل شور
اب تک ذرا نہیں ہوئی تھی" (نور اللغات)
برہمنی میں اس کی اردو جمع شورشیں اور
اپنے محل پر شور و خروش ہو۔

وہ شورشیں نظام جہاں جن کے دم سے
جب ان کو مختصر کیا انساں بنادیا گندا
شور و خروش۔ نالہ و فریاد کی آوازیں فارسی

نوت فصیل استعمال۔
تری شور و خروش جی کل پر اگر تیر
لاوی پس کر بجلی ٹھکان میں
قول فیصل۔ اس کی اردو جمع شورشیں
اور اپنے محل پر شور و خروش ہیں جو۔

اب جو دل داتی نول کی تہا رتیں
آہ وہ منکا مہ عہد شباب تہا رت ہوتی

شور و خروش۔ لیکن ہوا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اپنی کندہ زبانی یہ نہیں ہو
شور و خروش برپا کرنا۔ دھڑکی، ہنگامہ برپا
کرنا، جہاد کرنا، سرکشی کرنا، فساد کرنا

اردو صرف، فصیح، راجح۔
شور و خروش فرو ہونا، قند و فساد گھٹنا، ہانا۔

اردو صرف، فصیح، راجح۔

محل حسن۔ خیر لوگوں سے جو کچھ نکلا ہو وہی
شور و خروش بہت کچھ فرو ہو چکی تھی (نور اللغات)
شور و خروش۔ آواز، شورش، ہنگامہ، شورش

فارسی، موت فصیح، راجح۔

زبان جب تک کہ کولی تھی تہا آواز تھا باور
کہ ہے یہ تعلیم کی آغوش میں شورشیں شورشیں
شور و خروش۔ شیشے یا مٹی وغیرہ سے شراب

اڑنے کی آواز، فارسی، مذکر، راجح۔

پلا کوئی دم کا غم کی بجے
نا خندہ شورش قلعہ کی بجے (وہی خنداں)

شور و خروش۔ شورش کا ہنگامہ، شورش
مذکر، فصیح، راجح۔
سودا کی جو پالیں چاہا شور و خروش
خدا م ادب ہوے آواز کچھ
شور و خروش۔ غل جانا، سونا کرنا، جینا

اختیار کی ہو کہ بڑے بڑے کو آٹے مال کا بھاؤ
معلوم کرادیا ہو۔ (نور القلعات)
شورہ گر: قلبی شورہ بنانے والا۔ فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال
شورہ ہوتا: مثل ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج
کچھ اس ادا سے مارا کچھ کشتہ ادا کو
مقتل میں پڑھ تھا کہ شورہ آفریں کا
شورہ ہونا: بے عقل ہونا۔ دہلی کی عورتوں کی
زبان۔ (نور القلعات)

شورہ ہوتا: دھوم دھام ہونا شہرت
ہونا۔ نام وری ہونا۔ اردو صرف قلیل استعمال
حسن و صفت دونوں کا ہونا ممکن نہیں
لہذا یہ وہ پردہ نہیں ہے شورہ بانوں میں کہ
شورہ ہونا: کھاری ہونا، لیکن ہونا۔ اردو
صرف فصیح رائج۔

نک دیا ہو اس میں شورہ ہوئے جتنے شیریں
پڑے گر مکرانے زیادہ شیریں بنائیں کا خوب مزہ
شورہ کی: پنجاب کے ایک گویے کا نام جو بچے کا
موجود ہو۔

شورہ سے: (بروزن بڑا) شورہ۔ عربی
منکرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا شورہ یا کہ چپکے کیوں رہیں ہم
چلو اپنے خداؤں سے کہیں ہم سراج المصابیح
قول فصیح: کرنا ہونا کے ساتھ اس کا بہت بڑا
آہیں اس برکتہ طالع کی یہ شورہ کرتی ہیں
خیر میں اس پر بھی گر آیا چاہیے
دور کران سے لپٹ جائیں قیامت ہو تو وہ
چپکے چپکے حشر میل سے یہ شورہ ہوگی۔ بجا
شورہ سے: کھار یا پر کھار ٹیکسی۔ اردو

روتہ غیر فصیح رائج۔
قول فصیل: بندہ ستانیوں نے عربیہ قدر
میں ی۔ ت۔ اضافہ کر کے مصد بنا لیا ہو۔
شورہ ریدہ: (بالفرد و کسر سوم سکون جہاں
معروف و فتح پنج) حیران پریشان و عجزانہ
دیوانہ عاشق۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

شورہ شورہ: پر جوش جنوں دیوانہ ہو
شورہ ریکت: بے ہمتی۔ فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال۔
شورہ ریدہ مال: پریشان حال دیوانہ
سکتہ۔ فارسی ترکیب قلیل استعمال۔
شورہ ریدہ خاطر: پریشان خاطر پریشان
فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل استعمال
شورہ ریدہ دماغ (یا) شورہ مزاج:
(کنیت) دیوانہ سودا۔ فارسی ترکیب۔
(نور القلعات)

قول فصیل: عام طور سے زبانوں پر نہیں
شورہ ریدہ روزگار: بے سامان روزگار
صفت۔ (نور القلعات)

قول فصیل: عام طور سے زبانوں پر نہیں
شورہ ریدہ سر: آشفتہ سر دیوانہ سڑکا
فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
میں وہ شورہ سردیانا قاجار بدردن بھی
چڑھا جاتے ہیں پھر لوگ اگر سبے مفن پر
ہجوم تشنہ میں شورہ سر سر صندل
بھرے گرد و رخسے میں شام و سحر (صبح خندان)
شورہ ریدہ سر: دیوانگی پریشانی فکر
روتہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو کے مشتاق پرستان سے پری آتی ہو
دھوم ڈالی ری شورہ سر سر نے دیکھو
نا توانی میں کسے توڑتی شورہ سر سر
حاجت زخمیر کا میں نا نہ انداز سمجھا
شورہ سے کا: شورہ سے کا بنا ہوا شورہ میں
قندہ کی ہوا حبیب خورش کا پانی شورہ سے کا
تیرا اور غم۔ اردو صفت فصیح رائج۔
شورہ سے کی پانی: شورہ سے کی بنی ہوئی مورت
شورہ کا تیرا: اردو مورتی۔ (نور القلعات)

دوا: بلکہ اپنی کھانہ ہے۔
شورہ سے کی پانی: (کناہ) نہایت گوری
اور عجب کا تیرا: اردو کناہ کی زبان
(نور القلعات)

شورہ سے کی قندہ:
کی نوجوان عورت نہایت گورے رنگ کی عورت
صبیح صبح قندہ ہو لیکن عورتانہ زبان پر قندہ آتا ہو
جو غلط ہو۔ (نور القلعات)
قول فصیل: عام طور سے نہیں بولتا۔
شورہ سے کی قلم: شورہ سے کا لبا پتلا کر۔
اردو فصیح رائج۔

بھولیں کو کو نہ چیک کر گل کش بازی
شناخت میں گل کی قلم بن گئی شورہ سے کی قلم
شورہ سے میں جھالنا: (مندی) پانی کی
صرحتی کو شورہ نے ہوئے پانی میں ڈال کر ٹھنڈا
کرنا۔ اردو صرف متروک۔

کیں سرد مہربان نے ٹکڑوں پائے کیوں
دی آبرو حلوئے شورہ میں جھال کے
قول فصیل: اس کا لازم شورہ میں جھالنا بھی ہوتا۔
جواب متروک ہو۔

شوشہ: شوشہ پرانی رشتہ کی طرف
 جھلنا۔ آبِ حیات کو پینے میں جھلنے دیکھا
 جب برت میں بھان (یا) جھلنا کہتے ہیں۔
 شوشہ: (بروز گوشت) ریزہ ذرہ
 مکرہ، قراضہ، فارسی، مذکر، لب، طویل، فی
 مذکر، چاندی، سونے وغیرہ کی ساخت۔ فارسی
 مذکر، تودہ، خاک کا ڈھیر۔ فارسی مذکر، ہزار
 ڈھیر، فارسی مذکر، رگی کا پتہ، وہ ملامت
 جو شہدار کی قبروں پر پڑا دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر
 (فرہنگ آصفیہ)
 قولِ فیصل: اہل بھنگ نہیں بولتے۔
 شوشہ: الٹی دال یا آکرے کی مالت
 چھوٹی سی وہ علامت جو اپنے ہونے کے نیچے لگا دیا
 ہے۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
 قولِ فیصل: اہل بھنگ اسے نکلن کہتے ہیں۔
 شوشہ: حریف کا سرا، دندانہ
 جس حرفوں کے سرے پر ہوتا ہو جیسے شین کا
 شوشہ۔ یہ کہ شوشہ۔ اردو، مذکر، متروک۔
 دیدہ ہو تیرا کہیں میں پڑتی ہو کس لئے
 پہچانتی ہیں اری شوشہ جی میم کا
 قولِ فیصل: ایسے نعلے خارجہ جو کسی
 جہ سے مل کے آتے ہیں کتابت میں جب ان کو
 ظاہر کرنا ہوتا ہو تو نوکین نکال کے نقطہ سے دیتے
 ہیں۔ انیس نوکوں کو شوشے کہتے ہیں۔ جسے منقش
 میں نوک کو ظاہر کرنے کے لیے جو نوک نکل ہوئی ہو
 وہ شوشہ ہو۔ حروف میں، ک نوکین دندانہ اسلئے
 کہلاتے ہیں۔
 شوشہ: فساد انگیز بات، فتنہ انگیز بات، بھڑک
 بات، چمکا، شگوفہ، جھگڑنے کی بات۔ اردو،

عورتوں کی زبان۔
 کاٹے ہوئے نام کے حرف
 خوب شوشہ ہو فقر ا ہو
 محلِ صحر: اس بغاوت کے شوشے و فتنے
 ایک رائے دنیا سے بے آس۔ بیکانیر نے پنجاب
 کی حد میں داخل ہوا۔ (دربار اکبری)
 شوشہ اکھانا: بھڑکنا، بھڑکنا، نئی بات
 نکالنا۔ فساد انگیز، کوئی نئی بات شروع کرنا
 اردو صرف: دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
 شوشہ چھوڑنا: (شعری) فساد انگیز
 کہنا۔ انوکھی بات کہنا۔ دو چار آدمیوں کے سامنے
 یکایک کوئی نئی بات کہنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ اردو
 عورتوں کی زبان۔
 ہو گیا غیروں سے آخر بزم خواں میں بکاڑ
 لے گئے تشریف تم تو ایسے شوشہ چھوڑ کر قلن
 شوشہ چھوڑنا: شغویاں کرنا، شرارت
 اردو صرف: عورتوں کی زبان، قلیل استعمال۔
 آج سہل کو بلا پر سوں کوں کا گل کو سانپ
 لاکھ شوشے گرد تیرے سر کے چھوڑوں تو بھی
 ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تماشے کئے
 مام نور میں چھڑاتے ہیں شوشے کئے
 شوشہ دینا: فقرہ دینا، اردو صرف متروک۔
 رقص ہو کہ کتب ہو حیل ہو سرا سر
 شوشہ میں دیتے ہیں کہ فقرہ میں کرتے
 شوفر: (یو او جھول) کسی کی ذاتی عورت کا ریا
 جیب وغیرہ چلانے کا مخصوص طرز۔ انگریزی
 شوٹ، انگریزی دھن طبقہ کی زبان۔
 قولِ فیصل: بہ نسبت شوق کے اردو میں
 دھرا کی زبانی زیادہ بولتے ہیں۔

شوق: (بافتح) خواہش، قدر، تمنا، اشتیاق
 عربی، ذکر، نصیح، راج۔
 امیر اتنا ہوا مہابت کشا کشے مجھے کی
 مسافر کو لے جانا ہو کھینچے شوق منزل کا امیر
 قولِ فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے عشق و محبت میں
 محبت لکھے ہیں جو کھو میں راج نہیں۔
 شوق: یہ رفتہ، طبیعت کا میلان، عربی،
 مذکر، نصیح، راج۔
 محلِ صحر: باب آپ کو اس عمر میں لگے باز کا شوق ہو ہو۔
 شوق بہ شغل مشغول۔ کام۔
 اسے دیکھ شوق بامردی پھر چمک گیا
 پھر ہاتھ رفتہ رفتہ گرہیاں لٹک گیا
 (نور القاموس)
 قولِ فیصل: رقص شعری شوق کے معنی میں خواہش
 نہ کہ شغل۔ شوق بامردی پھر چمک گیا کا مضمون
 ہو جا سوری کی خواہش تیز ہو گئی۔
 شوق: بے جوش سرگرمی، انماک، اردو، مذکر
 نصیح، راج۔
 محلِ صحر: وہ کام انجام کو پہنچتا ہو جو شوق سے کیا جاتا ہو
 شوق: یہ لذت کا مروت، چاہ، چمکا
 انگ۔ اردو، مذکر، نصیح، راج۔
 کیا ذوق ہو کیا شوق ہو سو مرتبہ کیوں
 پھر بھی کون ملو جاناں میں دیکھا
 شوق: (اکثر اجارہ) کوئی چیز کھلانے یا
 حقہ پلانے کے وقت کہتے ہیں شوق کیجئے۔ اردو
 (نور القاموس)
 قولِ فیصل: شوق فریاد، یا شوق کیجئے ہی
 کی ترکیب سے بولتے ہیں۔
 شوق: یہ حکم تصرف میں ناں عرف نواب مرزا

اہم قابل غاں کھنوی کا تعلق لڑکھنوی زہر عشق کے ملاو
ان کی بن شویاں بھار عشق، غریب عشق اور لذت عشق
ہیں ہیں۔ مگر زہر عشق کو کوئی نہیں پہنچتی۔ زہر عشق
ان کی ایٹم نادر مثنوی ہو۔ اس میں جذبات محبت
کی سچی تصویر کشی کی گئی ہو۔ اپنے رنگ کی بے مثل
مثنوی ہو۔ کھنوی میں پتے پی پر رہتے رہتے۔ پیش
طیبت قا۔

شوق: ۹۔ مثنوی شیخ احمد علی صاحب مرحوم دہلوی
وطن بنگلہ دیش بارہ مکی۔ ولادت ۱۲۸۷ھ بمطابق ۱۸۷۰ء
لکھنوی کے شاگرد رہے۔

شوق انگیز: شوق کو ابھارنے والا فارسی
ترکیب تعلیم یافتہ طبیب کے زبان۔
وقت امداد ہو اسے ہمت گستاخی شوق
شوق انگیز ہیں ان کے لب خنوار کیا کیا
تبسم سے کوئی عشق انگیز
کہ ہر دوسرے کا شوق اس کے اوپر ہے (زلیخا اردو)

شوق بڑھنا: شوق زیادہ ہونا۔ امداد
نصیح، راج۔
قدم رکھتے ہیں میں وہ زمین پر بے نیازی سے
بڑھا جاتا ہوں شوق بھور آستان کیا کیا
شوق دل بڑھ گیا ہو مدد سے سوا
فاصلہ گھٹ گھٹ ہو منزل کا عزیمت لکھنوی
شوق پورا کرنا: خواہش پور کرنا۔ امداد
نصیح، راج۔

محل صحت: میں نے اس خیال سے روک دیا کہ ان کا
شوق خوب تیز ہونے سے شروع کر دوں۔ (بنات المثنی)
تبسم سے کوئی عشق انگیز
کہ ہر دوسرے کا شوق اس کے اوپر ہے (زلیخا اردو)

شوق پیکنا: شوق کا ہر ہوا۔ اردو صرف
تیس ان سوال۔

نذر آتا ہو بزم لب ساغر جو بلال
نیکا پڑا ہو لب مسکے شوق تقبیل
شوق چرانا: شوق بھنا شوق
اردو صرف عوام کی زبان۔
آگئی پھر کسی کم سے طبیعت مقدر
بہ شوق شوق بڑھاپے میں پھر آیا ہو
قول فصیح: شوق سے جس کے دل میں جیسے آگ لگے
کا شوق پورا یا تو لوگوں جاں آدریں میری

شوق پیکنا: شوق میں زیادہ ہونا۔ اردو
قریب بہ مترادف۔
محل صحت: زمانہ تیج صاحب یہ ایک
حمیم تاج طبع سلیم سے مزین ہو کر نایاب
چرخ کعبی و سیا شوق شاعری نمونہ اور
شوق داد الہی ہو جس سے ہر ایک کے دل
ایک نہیں ہیں شوق۔ امداد مقدر۔ امداد
قول فصیح: ہر عام دور سے انوشا پیکنا

شوق دل: دل کی خواہش
فارسی ترکیب فصیح، راج۔
ان تواریخ میں بھی ذکر ہو کر ہے
آیا چین میں لڑنے لیتے ہو
شوق دیدار: زیارت شوق دیدار
تھا۔ فارسی ترکیب فصیح، راج۔

شوق دیدار: شوق ہے اگر پورا
سک کی ہو دیکھتے راہ اور کہہ کر کچھ
شوق دیدار: شوق کا بہت زیادہ ہونا۔ فارسی
ہیں دل میں شوق جو اس کو رہبر کی ضرورت نہیں دیتی
مثنوی تعلیم یافتہ طبیب کے زبان۔ (در اشال)

مثنوی شوق: کسی کام کی سرگرمی۔ یاد خدا میں
ہو خواہ کسی اور مشغلہ میں۔ اردو شوق بڑھنا
قول فصیح: عام طور پر شوق و شوق زیادہ ہونا
بہ شوق شوق بڑھاپے میں پھر آیا ہو

شوق بڑھنا: شوق زیادہ ہونا۔ امداد
نصیح، راج۔
قدم رکھتے ہیں میں وہ زمین پر بے نیازی سے
بڑھا جاتا ہوں شوق بھور آستان کیا کیا
شوق دل بڑھ گیا ہو مدد سے سوا
فاصلہ گھٹ گھٹ ہو منزل کا عزیمت لکھنوی
شوق پورا کرنا: خواہش پور کرنا۔ امداد
نصیح، راج۔

شوق پیکنا: شوق میں زیادہ ہونا۔ اردو
قریب بہ مترادف۔
محل صحت: زمانہ تیج صاحب یہ ایک
حمیم تاج طبع سلیم سے مزین ہو کر نایاب
چرخ کعبی و سیا شوق شاعری نمونہ اور
شوق داد الہی ہو جس سے ہر ایک کے دل
ایک نہیں ہیں شوق۔ امداد مقدر۔ امداد
قول فصیح: ہر عام دور سے انوشا پیکنا

قول فیصل :- اہل کھڑا نہیں بولتے۔

شوق کم ہونا :- دل چسپی نہ ہونا۔ پرماتش
نہ ہونا اردو صرف فصیح راج۔

کہہ دو اشکوں سے کیوں ہو کرتے کی
شوق کہ ہو کھیتوں سے مجھے ذوق

شوق کی افزائش ہونا :- شوق کی زیادہ
ہونا۔ اردو صرف غلبہ یافتہ ہونے کی زبان۔

محل صخر :- اب شوق کی اس درجہ افزائش ہو
جی جا بٹا سب جمع ہوتا تھا دیں۔ افسانہ

شوق لقا :- کسی کو دیکھنے کا اشتیاق کسی سے
ملاقات کی خواہش فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے

کی زبان۔

یاں سے تیرا شوق لقا جس کو پہنچو
دیر اسے نہ اکاندہ اسے منہ نصیب

شوق میں ذوق دستوری میں لڑکا :-
ایک صفت چاہا دولعت حاصل ہوئے۔ کوشش

ایک کام کے لیے۔ دوسرا صفت میں حاصل ہوا
اردو دخل۔ (نور القلعات)

قول فیصل :- اب یہ شغل زبانوں پر نہیں آتی
شوق نظارہ :- دیر کا اشتیاق دیکھنے

کا شوق تریارت کی تماشائے فارس ترکیب۔ نہ گرا
فصیح راج۔

شوق نظارہ :- جیسے اس نے یزید کا
ہو مرام غنہ نظر پروانہ شمع طور کا ذوق

شوق ہونا :- دل چسپی ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
مال بہرہ و فاکہوں تو کہیں

نہیں شوق ان حکایتوں سے مجھے ذوق
کیونکہ چاک گل کہ روش ہو قبائے یار

بچنے کی طرح شوق ہو لبوس تنگ سے خواہجہ

قول فیصل :- نہ درجہ بالا دونوں شعر میں شوق

ہونا (سے) کے ساتھ ہو۔ کاکے ساتھ بھی استعمال
ہو سکتا ہے۔

پوچھا سلطان نے ہو سارا کا شوق
ہو دیاں اس سے رکھا ہوں کچھ ذوق

شوق ہونا :- کسی کام کو بے اختیار جی پائنا
اردو صرف فصیح راج۔

ازں سے دشت نوردی کا شوق ہو دل کو
غیر الہ دشت کے اندازہ رم کی بات نہیں

شوقین :- (بفتح اولیاء) صرف شوق تو نہیں شوق
شوق رکھنے والا۔ اردو صفت فصیح راج۔

محل صخر :- شہادہ شوقین آدمی خاک مرہون کیا
آپ نے بہت ہی اذراں خریدی۔ (فسانہ آزاد)

شوقین :- عادی خواہجہ۔ اردو صفت
فصیح راج۔

محل صخر :- تم نے ان کے لیے حقے کا انتظام
کیا ہو مگر وہ پاؤں کے زیادہ شوقین ہیں حقے

سے کم رغبت رکھتے ہیں۔
شوقین :- چھپلا، رنگین مزاج۔ اردو

صفت فصیح راج۔
محل صخر :- محلے کے شوقین نوجوانوں کی اسلگ

میں ان سے کچھ کچھ کہوالے جاتے تھے۔ راج جی
شوقین ہو وہ فکر آکان

کرتے ہو مقدار اس کو شوق لاطم
شوقین بڑھیا چٹائی کا لنگنا۔ ہنراہ

کی نسبت ہوتے ہیں جو اپنی عمر اور وضع کے خلاف
بہت بچے۔ اردو دخل قلیل الاستعمال نہ تو

کی زبان۔
شوقین مزاج :- رنگین مزاج، بیا شادی

اردو صفت فصیح راج۔

محل صخر :- تم ان کو طے سمجھتے ہو؟ اللہ بہت
شوقین مزاج ہیں نہ کسی دن بھیرہ تو۔ پھر دیکھو

کسی کسی رنگیں بائیں کرتے ہیں۔
شوقین :- شوق۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

محل صخر :- ان کی شوقین اس منزل پر پہنچ گئی ہو
کہ روز سنا دیکھتے ہیں۔

شوقیہ :- منسوب شوق شوق سے بھرا ہوا
اشتیاق سے بھرا ہوا فارسی فصیح راج۔

علاحدہ میں کریں شوقیہ سخن داہری مست نہیں
قول فیصل :- فارسی والوں نے بنایا ہو

شوقیہ :- بطور تفتیش تفتیش کے لیے دل
بہانے کے لیے۔ اردو صفت فصیح راج۔

محل صخر :- اس نے گھڑی سازی شوقین کی
شوکت :- (بفتح اولیاء) شوق تو تیز رنگ کی

اس کی بہت عرصہ موت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عربی شوق شکر۔ اس طرح بڑھتی رہی

یہ نہ کہہ آں تیرے کارہے کا اقتدار نہ ہو
شوکت :- (بفتح اولیاء) شکر، شاک، تجمل، حاشم

حالی، حشمت، کرد فر۔ فارسی صفت فصیح راج۔
جاس ہیں صوفی ہو شوکت پر تقاریر

نہر کی افادت سے خبردار میں اری
شوکت دیکھ کر اسلام کی فیروں کو شگیا

کو جس سے قہر بیان قہر ہے وہ آپ کے باہر
شوکت :- (بفتح اولیاء) صفت رعب راب۔ اردو

صفت فصیح راج۔
انداز شوکت شرفا و نجبا کہ

اسلام کا شکر۔ قدرت حق مذکور
شوکت :- (بفتح اولیاء) شکر، شکر، شکر

شوکت العقب :- بچو کا ڈنگ عربی ہندو
تعلیم یافتہ طبقے کا زبان۔

برائے شوکت دنیا نہ لچو عار دی راہ
بچو شوکت العقب کو بہتر ایسی شوکت
شوکت بڑھانا :- شان و شکوہ زیادہ کرنا
درجہ و منزلت بڑھانا۔ اردو صرفہ فصیح راج
شوکت خدا بڑھانے سے توجہ ان کی
میں بھی تو دیکھیں شان میں سے نشان کی
شوکت بڑھانا :- شان و شکوہ بڑھانا تو
بڑھانا، رعب و دہرہ زیادہ ہونا اثر بڑھانا۔
اردو صرفہ فصیح راج۔

عربی ہندو کی شوکت اس طرح بڑھتی ہے
یہ نہ کہیر آں ایسے کا سب سے کا اقتدار
شو لا :- (واو محول) وصول ہوگے کی دال کی
تیل کچھ بڑی زیادہ تر مر لظیف کر دی جاتی ہے۔
اردو فصیح راج۔

قول فیصل :- اس کا رسم الخط شولہ ہو۔
شو م :- (واو معروض) شوں، کھوٹوں، بھین
عربی، صفت فصیح راج۔

یہ یزد شو م نے تجاد کو بلایا ہو لا اطم
قول فیصل :- عربی میں شو م بالضم و سکون ہمزہ
بدریت واو مصدر یعنی بدول تھا۔ فارسیوں نے
مصدر یعنی اسم مفعول یعنی مضمون استعمال کیا۔

شو م قدم :- وہ جس کا قدم شوں پر سہر قدم
(فرواقت)

قول فیصل :- بکھڑو میں شایہ ہی کوئی بولتا ہو
شو م :- بختی، شو م جیسے شو م قسمت بخت
موت فصیح راج۔

قول فیصل :- برادو یاے معروف شو م شو م میں شہم

یہ لفظ عربی ہو بالضم شین و سکون ہمزہ۔ پھر ہمزہ
واو سے بدل گیا اس کے معنی بد حال و بد فاقی کے
ہیں۔ فارسیوں نے اس میں با ضرورت یاے زائد
مصدری لگائی جو مثل سلامت و سلامتی۔

(تشریح الانشاء)
شو می بخت دیا (شو می تقدیر دیا)
شو می طالع دیا (شو می قسمت دیا)
مقدور کی خرابی بخت۔ فارسی ترکیب موت فصیح راج
شو می بخت نہ افسوس کہ اب تک اسے دل
کر جانے کا ارمان نہ دیا لا اطم
محل صحت :- اس سب باتوں سے اللہ رکھی کا آخر
میں اللہ بھڑکے تو ذاب صاحب بہت ہی شرمائے کہ
اللہ رکھی ہو، شو می طالع یہ ہیں کہ خود بختی
... کھلکھلاتی آئے اور ہماری صحبت اس منہور و خوش
تک کو لائے۔ (فائدہ آزاد)

قول فیصل :- شو می طالع نسبتہ کم بولنے میں
شو شال :- غور، ڈیگ، ٹوٹ، پور
کی زبان۔

دفعہ (تو پھر یکم بگڑتی کیوں ہو کس برتے پر
شو شال میں لڑائی کی لال لگے ہو میں (تو لڑائی)
قول فیصل :- بکھڑو کی تو میں میں بولتی۔
شو ہر :- (پر دوز جو ہر) غاوانہ فارسی ہندو
فصیح راج۔

زال دنیا میں دو دن بھی کسی کی یا بند
اک نیار و نہ بنا لیتی ہے شو ہر اپنا مشیم
شو ہر :- شو ہر سے منسوب جیسے حق شو ہری
فارسی، صفت فصیح راج۔

محل صحت :- زنجیر کے مال میں سے حق شو ہری
لینے کے لیے تیار ہو اور بچوں کی خبر گیری میں کرتے

شہ :- (بالفتح) شاہ کا مخفف بادشاہ۔
سلطان شہریار خسرو، فارس، موت فصیح راج
تم بھی نکو گھر سے اپنے اسے شہ قلم حسن
تخت گردوں پر شہ غاوانہ ہر آدمی گیا
قول فیصل :- اس کی جمع شہان بھی راج ہر وہ
بھی فارسی ہو۔

کیا شہان سلطنت نے سحر ایک جہاں
کیے ہیں تو نے شہا مند جہاں شہر
شہ :- (دھیں) آہستہ آہستہ کھوے کو ڈور
اردو کھوے بازوں کا اصطلاح۔

شہ :- (دھریات میں) بڑی فاق، محتار
جیسے شہ سوا شہ پر شہ زور و غیرہ۔ فارسی ہندو
فصیح راج۔

شہ :- کشت مہرہ شہر خ کو لپی بگ بھانا
جہاں سے حرکت کا بادشاہ اپنی جگہ سے آئے جائے
یا اٹھنے کا تدبیر کرے۔ فارسی ہندو شہر شہار
کی اصطلاح۔

یقین توجہ ان کشت طروں کو اس فن میں
کرت ہو شہرے آگے بیدار کا کی سودا

شہ :- دولہا، نوشہ، فاریس۔ (دھریات صفیہ)
قول فیصل :- کھڑو میں نوشہ یا نوشہ کے ہیں۔

شہ :- حکایت عود ترکیب پر چپ
بڑی بخت کرنا، بکھانا، اردو، موت فصیح راج۔

یتا بغیر اذن یہ کیا بخور ی مہاں
دیرہ چنم یا کہ شہر یاے پی گیا جگر مراد آباد
شہ :- روکا، مانعت، موانعت۔ فارسی
نہ کر۔ (دھریات صفیہ)

قول فیصل :- اہل بکھار میں بولتا۔
شہاب :- (دفعہ اول بر دوزن شہاب) وہ شہ

سرخ رنگ جو کم کو جگو کرکانے کے بعد نکلتا ہو
 سرخ رنگ۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔
 وہ ایک رنگ جو گو یا کر پکنا ہو شہاب
 سبز وہ پوچھے تو، جس سرخ ہو حال سفید
 محل صحت۔ ہم تو کھنڈ کے رنگ یزوں کی خیر ملتے ہیں
 وائے کے شہاب میں وہ پٹا ایسا رنگ دیں کہ
 انسان گھٹوں اسی کو گھرا کرے۔ (فلسفہ آدو)
 قول فیصل۔ یہ فلاہ آب کا نصف ہو۔ (شاہ)
 سرخ۔ آبہ پانی۔ مگر شاہ آب بالکل نہیں بولتے۔
 شہاب یا (بالکسر) کو، لہذا آتش شعلہ لہذا
 شعلہ جو آتہ لہ۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ کھنڈ)
 قول فیصل۔ کھنڈ میں ان حق میں بالکل
 مستعمل ہیں۔
 شہاب یا ستارہ روشن وہ چمکتا ہو ستارہ
 جو آسمان سے گرتا یا آتش بازی کے چھوٹے بوٹے
 انارک حرج آسمان پر دوڑتا ہوا دکھائی دیتا ہو
 عربی، مذکر، تعلیم یافتہ بچے کی زبان۔
 یاں مہر کے پنجے میں شہاب فلک آ
 کی رت وہ بل نیز سے کی خوبیاں کو نکالنا
 قول فیصل۔ بعض حکماء کے نزدیک یہ دھان میں
 ہو جو ہزار تک پہنچنے سے قبل مشعل ہو کر زمین پر گرتا
 ہو۔ اہل اسلام کے نزدیک شیطان کہ، یہ بعضی میں
 شیطان آسمان پر جانے کی کوشش کرتا ہو تو فرشتے
 اسے گر رہا کرتے ہیں جس کی چمک یہاں تک دکھائی دیتی
 ہو۔ عربی میں اس کی نسبت شہاب ہو جو اردو
 میں راکٹ میں اس لفظ کو ان معنی میں بالفتح پڑتا
 درست ہے۔ مثلاً شہاب آسمان کی آگ کو جو
 لوگ شہاب الدین بالفتح کہتے ہیں وہ حق تعالیٰ کے
 ہیں۔ اس کے شہاب غیب کہتے ہیں جو نسبت زیادہ

راج ہو۔
 شہاب ٹوٹنا۔ ستارہ ٹوٹنا۔ اردو صرف،
 قلیل استعمال۔
 چھوٹے تارے جنہیں کہتے ہیں شہاب
 ٹوٹے رہتے ہیں جو مثل جباب مرزا ہوا
 شہاب ثاقب۔ (ثاقب = مدھن) وہ
 چمکتا ستارہ جو مات کو ٹوٹتا ہو۔ فارسی ترکیب،
 تعلیم یافتہ بچے کی زبان۔
 ہوائی کشتی جاکر شہاب ثاقب سے
 کہ تو زیادہ ہو یا میں فردوں ہوں آتش بار
 شہاب بہ۔ (بالکسر) اگیا بقیال۔ اردو مذکر۔
 (نور افغانیات)
 قول فیصل۔ یہ انور پر اگیا بقیال ہی ہو۔
 شہابی۔ (بالفتح) سرخ۔ شہاب کے رنگ کا
 فارسی، صفت، فصیح، راج۔
 نہ آتے لکھنؤ کے شہابی ہوئے
 نہ آکھوں کے پردے گلاب ہوئے
 شہابی۔ (بالکسر) شہادت، جھک رکھنا
 پر تو جیسے، سوچ کی شہابی۔ اس معنی میں کبھی اصل
 زبانوں پر ہو۔ خورتوں کی زبان۔ (نور افغانیات)
 قول فیصل۔ لیکن جو صحیح ہو، جو گر کھنڈ کی صورت
 شہابی بولتے ہیں۔
 شہابی۔ ایک قسم کی مہابی میں کا رنگ سرخ
 نکلتا ہو۔
 قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 شہادت یا گواہی۔ اہل عربی مصدر،
 موت، فصیح، راج۔
 لگاؤ تو یہ خون تاق کی ہندی
 ہوا گشت سے کی شہادت تہاں

عشر میں تجھ سا جفا کار خدا سا صفت
 دل سا انصاف طلب اور شہادہ میری
 شہادت۔ راہ خدا میں شہید ہونا امر حق
 پر مارا جانا۔ عربی، موت، فصیح، راج۔
 کوئے جانان میں ہوئی ہو جو شہادت میری
 دامن حور کے سایہ میں ہو تربت میری
 مرادہ یہ سن کے ہرے پر سرخی کی بجا لگنا
 گویا کہ اپنا رنگ شہادت جسا لگئی
 شہادت یا خدا کے تعالیٰ کی وعدہ انشاء
 رسول مقبول کی رسالت پر کچے دل سے اقرار کرنا۔
 (نور افغانیات)
 قول فیصل۔ بالعموم راجہ نہیں۔
 شہادت یا گواہی۔ عربی۔ (نور افغانیات)
 قول فیصل۔ اسے کہ شہادت ہی کہتے ہیں۔
 شہادت۔ ذبح، قتل، موت، مرگ یا رگ
 موت، فصیح، راج۔
 دیکھنا شوق شہادت کا جو وہ بول بھول جائے
 جرم اپنا اسے خود یاد دلاتا ہوں میں
 شہادت پانا بہ شہید ہونا امر حق پر مارا جانا اور جھکنا
 جے اسے جیت رہی میں تم نے شہادہ پائی
 شہادت دینا۔ گواہی دینا۔ تصدیق کرنا۔
 اردو صرف، فصیح، راج۔
 قتل پر میرے شہادت دینے والا کوئی تھا
 شہر ہو دجیا لہر کا دامن قاتل میں ہو
 شہادت کی انگلی۔ کچے کی انگلی، انگشت شہاب
 دینے لگا کہ وہ انگلی حوا کر گئے کہ پاس ہوئی ہو
 اردو فصیح، راج۔
 کی بیک بادل کے تگے میں ہلال کا اپنے
 انگلیاں انہیں شہادت کہ کہ وہ اٹھا خا

شہادت کا کلمہ :- ۱۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَصیح، راجح۔

پراس کے تیسرے دن دیکھتا کیا ہوں جنازہ کو لے آئے ہیں سب پڑھتے ہوئے کہ شہادت کا کلمہ پڑھا جائے۔

شہادت کا کلمہ :- ۲۔ شہید ہونے کی جگہ، متعلق شہداء

فارسی، مؤنث، فصیح، راجح۔

اگر گیس روچیں شہادت کا کلمہ لغت سے کہاں

آشیانے ان غریبوں کے چین میں کیوں نہیں آئیں

شہادت گزرنے والا۔ گواہ کا حال میں بیان سے

دینا۔ اردو و صرف، فصیح، راجح۔

شہادت لینا :- گواہی لینا، گواہی سننا۔ اردو و صرف، راجح۔

محکم صبر :- گواہ لازم پستہ ہو اگر حضور اس کی

شہادت لے لیں تو اس کا نقصان نہیں ہوگا وقت سے

بے کاد پر پہنچ جائے گا۔

شہادت نامہ :- وہ کتاب جس میں حضرت

امام حسین کی شہادت کا حال لکھا ہو۔ فارسی، مذکر

اہل سنت کی اصطلاح۔

شہادت نامہ :- کچھ پر کلمہ شہادت لکھ کے

مردے کے کھڑے میں رکھتے ہیں۔ اس کو بھی شہادۂ نامہ

کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

صدایہ آری ہو حسرت گشت کے عرف سے

شہادت نامے پر میرے جو ہر چشم قربانی نظر آجائے

قول فیصل :- شیعوں میں یہ طریقہ ہو کہ شہادت نامے

پر کلمہ شہادت اور چالیس سوئوں کی گواہیاں لکھ کے

مردے کے سینے پر رکھ دیتے ہیں۔

شہادت ہونا :- گواہی گزرنے والا۔ اردو و صرف

پھر والوں کی اصطلاح۔

شہادت ہونا :- خدا کی راہ میں مارا جانا

امرحق کے لیے قتل ہونا۔ اردو و صرف، فصیح، راجح۔

زولے آئے جہاں میں لگ لگی خیموں میں لگ

کر جہاں میں جب شہادت کی شہادت ہوگی ادب لکھو

شہادت ہونا :- فوت ہونا، قضا آنا، مرنے والا

اردو و صرف، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- شعر اچھا ہے استعمال کر دیتے ہیں

شہادتین :- ۱۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

و اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

شہادتیں :- (بروزن کرامت) بہادری دیر

عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شرافت اس کی مسلم شہادت اس کی بڑی

شجاعت اس کی ہو شہور ہو شہادہ حری و شہادت

شہادت :- اشیاء کا محض شاہی طور کا۔

فارسی، صفت، فصیح، راجح۔

شہانہ :- سرنگ کی نائیں قسم کی جوڑیاں۔

(نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر ہیں،

شہانہ :- شادی کا جوڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ نہانہ جوڑا، ہر صرف نہانہ سے

کام نہیں جاتا۔

پوتوں والی میں ہوئی اور نور سون والی

آج تک بیاہ کا ہو جوڑا شہانہ میرا

شہانہ :- ایک قسم کا شادی کا گیت، ایک قسم کا

گیت۔ اردو و عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نہا ہر اک سمت اس گھر میں شہانہ

لگا بجنے کو اس دم شاد دیا :- (نور اللغات)

ستاری میں بھی دھن، تہی ہو رنگ ان کو ہانے کی

ہیں کہ سرخ جوڑا گت بجاتے ہیں شہانے کی

شہانہ جوڑا :- دولہا دولہن کا سرخ جوڑا۔

سرخ پوشاک۔ اردو، مذکر، فصیح، راجح۔

پوتوں والی ہوئی میں اور نور سون والی

آج تک بیاہ کا ہو جوڑا شہانہ میرا

شہانہ وقت :- شام کا وقت۔ اردو،

قریب بہ مترادف۔

(فقہ) ساج کا نشان شہانہ وقت پر چڑھتا ہے

اور برات کا صبح کو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- مہانا وقت کے حنی میں بہ استعمال

کیا ہو وہ بھی قریب بہ مترادف ہو۔

ہر صبح وصل وقت شہانہ ہولے منم

لشہ بھیروی کی کوئی تباہی لیجئے

شہانہ وقت :- برات چڑھنے کا وقت۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو

شہانی جوڑیاں :- ایک قسم کے عمدہ سرخ

جوڑیاں جو شادی کے موقع پر دولہنوں کو پہنائی

جاتی ہیں۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

کھ یہ اس شک پری نے جوڑی الی سے کہا

روز لاتی ہو بنا کر تو شہانی جوڑیاں

شہانی ہندی :- گہرے اور شونخ رنگ کے ہندو

رجنی ہندی۔ اردو، عورت کی زبان۔

خیر سے جاؤں گی میں آج میاں رنگیں پاس

مندی ہاتھوں میں لگا میری شہانی بانہ ورجانی

شہانہ :- شاہین کلان یہ قدر قامت میں تو باز

سے بڑا مگر شکار پکڑنے میں کم ہوتا ہو باز سے کچھ

بڑا شکاری پرندہ ہو۔ بڑا باز۔ فارسی، مذکر،

فصیح، راجح۔

قول فیصل :- استعارہ گھوڑے کو بھی کہتے ہیں اور

نظر کا بھی شہادے استعارہ کرتے ہیں۔

کیا اثر ایش کہ طافوس بعد از اثر
دی پردوں نے یہ آواز کہ شہباز اثر
جوز کے شہباز نظر پر گرا
نوٹ کے ہر خستہ جگر پر گرا
شہباز بہ سزی اور چری پنے والے پنے سے
پیشتر اول اور شہباز کا نام پنے ہیں جو ان کے
عقیدہ میں دو بڑے بزرگ گروہ ہیں۔ اور وہ
حرس وغیرہ پنے والوں کی زبان۔
شہباز چہ شہباز۔ استعارہ آنکو۔ فارسی ترکیب
تعلیم یا تہذیب کی زبان۔
موتے مرنگان ہیں کہ کہتے ہیں تو شہباز چیم
سین کے واسطے میں چپ کے خوں کی تیلیاں
قول فیصلہ۔ شہباز نظر بھی کہتے ہیں۔
تو شہباز نظر اپنا جو سر چھڑو یا
ہم نے بھی طافول باندھ کے پر چھڑو یا
شہباز (یا) شہباز۔ بڑا پر۔ فارسی، مذکر
قلیل الاستعمال۔
اگر روح الامیں بڑھتے سر
تو جلتے نور سے شہباز و بازو
قول فیصلہ۔ اب اس میں پر شہباز بھی بولتے ہیں۔
شہباز۔ وہ قریب کا رشتہ دار۔ لاکھا ادھکا
کا بھال جیسے برات کے وقت شل تو شہباز کے کام سے
کر کے دولہا کے چھچھادیے ہیں۔ برک میں ساق
دوش، فارسی میں ہر دوش بھی کہتے ہیں (دولت لہنا)
قول فیصلہ۔ کنسوی زبانوں پر شہباز وال ہو۔
شہباز پانا۔ بادشاہ کا شہ کے مقام سے بت جانا یا
کوئی مہر و ادب دینا۔ اور وہ شہبازوں کی جھلک
بساط و ہر میں بازی اسی کے ہاتھ ہی
جو غل ہرہ خطر شہباز کے چلے

شہباز پانا۔ اشارہ پانا۔ پرنگ پانا، شہباز پانا
ہلکے یا اور غلامی میں آنا۔ اور وہ شہباز فصیح راغ
تری شہباز کے غیروں نے کیا منصوبہ پانے کا
ہیں اور خاطر تیرا عاشق یا ریشا طر ہو
صلی صرف۔ میڈا اسٹوٹ تو متی ہی اتنی شہ
پاتے ہی غوجی کو خوب تپا یا۔ (فسانہ آزاد)
شہباز۔ (برورن کٹر) پرنگ کے دس کے کاسے
بڑا پند۔ فارسی، مذکر، فصیح، راغ۔
روئے جانای پر ہر اخط حشر پیدا
ہو گئے شمس کی پرواز کو شہباز پیدا
نہ کیوں نگ ہو کشکس سے قفس میں
باقی۔ ایک شہباز کسی کا
شہباز بھارت نا۔ طافول کا دونوں بازو
کو جن کے درجہ سے ایشے ہیں پھیلا کر اور پھیل
اچھل کر زور زور سے مارنا تاکہ خواب اور چھوٹ
پر جو اکھڑ رہے ہیں گر جائیں۔ اور وہ صرف
فصیح، راغ۔
ذکر پرواز تو کیا تنگ ہو ایسا یہ چیں
جھاڑ بھی گئے نہیں ہم کہیں شہباز پانا
شہباز۔ ایک دعا کا نام، غایت کا مخف
یہ دو انہ زیادہ تر خون کی خواہ میں شہباز کی جان
ہو۔ فارسی، مذکر، اظہاک اصطلاح۔
لے طیبو میرے دل میں ہو گہرائی کی ہری
شہباز سے قائم کیا ہو گا مجھ بیمار کو
قول فیصلہ۔ اجاسخوں میں برگ خہرہ نکھڑ
شہباز۔ (برورن فرقت) ایک پھل اور اس کا
دھن کا نام، پھل ہرے اور بھورے رنگ میں
سینھا اور دوسے رنگ میں کھنٹھا ہوتا ہو۔ اس کا
پتہ ریشم کے کیڑوں کی خواہک اندسکتی ہیں۔ فارسی

مذکر، فصیح، راغ۔
محل شہباز۔ دیکھا کہ چارپائی بچھائے شہباز کے
پیر کے تلے ایک صاحب بچے مقہ اثر رہے ہیں۔
(فسانہ آزاد)
قول فیصلہ۔ عربی میں فرصادت اور فارسی
میں فرتوت بھی کہتے ہیں۔ مغربی۔ مزا جاعلم و تر
اول درجے میں عار دوم میں مرطوب۔
ترشد۔ دم میں مرطوب اول میں یا اس اور بقول
مال بہ برودت و مرطوب۔ کھانسی اور نزلے میں بچھا
مفید ہو عام طور سے گلے کے امراض میں متھو رہی۔
ایک خاص ترکیب ہے اس کا شربت بنتا ہو۔ اظہا
شربت وقت بھی کہتے ہیں۔
شہباز۔ (شاہ نیر کا مخف) بڑا اظہا چھوٹا
میں ڈالا جاتا اور پاڑہ باندھنے کے کام میں لایا
جاتا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، راغ۔
بے یار کالٹے کھا ۲ ہو دیرانہ گھر مجھے
شہباز بگا ہو وہ اثر درے کم نہیں
کون کتا ہو سلق ہو یہ سقفت گردوں
ککشان کا تو کتا اس میں ہو شہباز ہنوز
شہبازات۔ غاد جن۔ فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال۔
کس کی پریاں شہباز کو بھی آٹھ پھر
ہر یہ حسرت کو سگ کوچ جاناں ہو
قول فیصلہ۔ اب عام طور سے شاہ جن کہتے ہیں
شہباز۔ شاہ جہاں کا مخف۔ فارسی
قلیل الاستعمال۔
شہباز نے تجھے گوبسایا
راس لیکن تجھے یہ نہ آیا
شہباز۔ شہباز کے بادشاہ کی چال ہو

اور ہروں کے ختم ہونے کے بعد چلی جاتی ہو۔ اردو
موتی شہ خراج بازوں کی اصطلاح۔

شہ خراج :- (شاہ خراج کا مخفف) موت
فصل خراج، اردو خلیل استعمال۔

بڑا شہ خراج اور راحت طلب تھا اس لیے
میتا میش کا سامان سب تھا خوشنوم
قول فیصل :- زبانوں پر نام طرز شہ خراج
شہ خوبال چیموں کا بادشاہ مراد محبوب سے
ہو۔ غارسی ترکیب، فصیح، راج۔

شہ خواں کے غم میں جان چلی
اسے دیر پر اب کہو خدا حافظا خرابہ دیر

قول فیصل :- یہ شاہ خواں کا مخفف ہو۔
شہ (بالفتح) انجمن وہ شہزادے کیان چٹے
میں پھولوں کے رس وغیرہ سے جت کرتی ہیں۔

مزا جا دوم درجے میں گرم، خشک۔ عربی متر
فصیح راج۔

شہرہ بختی موزیوں پر کرتی ہوا نزل با
شہرہ لٹا ہوا شب تاریکی میں نہ ہونکا

قول فیصل :- عربی میں بالفتح بھی ہوا گز نامی
اور اردو میں بالفتح ہی مستعمل ہوا ہوا۔

تشریح الانشا بعضوں نے یہ کہہ کر شہ خراج
اس کی کہی کو شہ کی کہی یا ماکھی کہتے ہیں بڑا

میں اس کی جت شہادہ بالکسر ہو جو اردو میں
راج نہیں۔

شہرہ ویا نہایت شیریں بہت میٹھا۔ اردو مخفف
فصیح راج۔

جملہ صفت :- ہر آم کھانے دیکھو میٹھا شہرہ۔
شہرہ اردو :- (بہم اول و فتح دوم) شیریں کی

جت، ذرا کی راہ میں قتل کیے ہوئے لوگ۔ وہ بڑا تر

فصیح، راج۔

سرخ پوشاک اندر اپنے گلے سے قاتل
خون ہوتا ہو مراد شہادہ سے پیدا

شہرہ اردو :- (بہم اول و سکون دوم) ایک فرقہ
ہو جو اکثرنگے سرنگے پاؤں رہتا ہو اور شادیوں

میں عرصہ کا پنگ اٹھاتا ہو۔ یہ فرقہ گالی گوج
میں مشہور ہو اور ان کو شہرہ کہتے ہیں۔ اردو

(نور اللغات)
قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ کہتے ہیں

"ایک فرقہ ہو جو اکثرنگے سرنگے پاؤں رہتا اور
شادیوں میں دھن کا پنگ اٹھاتا ہو۔ جب کسی

مرد سے کو دورے جاتے ہیں تو وہ بھی انھیں کے سپرد
ہوتا ہو۔ جیسا کہ فرقہ گالی گوج میں مشہور ہو گیا

ہو دیانت دار بھی ہو۔ اول درجے کے شہرہ
وہ میں جو دہلی کی جامع مسجد پر بیٹھے رہتے ہر ان

کی عورتیں ہی کمانے میں شریک اور گالی گوج میں
یہ طولا رکھتی ہیں۔

"یہ نام ان لوگوں کا دو وجہ سے مشہور ہوا
آئی تو یہ کہ ان لوگوں کو بات بات پر ہنسی دینے

کی قسم کھانے کی عادت ہوتی ہو۔ دوسرے بات یہ کہ
کہ شاید بھول گواہ دیتے سے بھی انکا نہیں ہوتا

چونکہ شہرہ اشیہ کی جت جو جس کے معنی گواہ اور شہرہ
کھانے والا دونوں ہیں۔ پس اردو والے اس کا

اطلاق واحد پر بھی کرنے لگے جس کی وجہ سے اس کا
اطلا اور تلفظ شہرہ (بیسکون دوم) قرار پایا

(فرنگ آصفیہ)
تھنوں کے شہرہ جو زیادہ تر پیر بخارا میں ہتے

تھے انھوں نے ایک قوم کی شکل اختیار کر لی تھی۔ یہ
شاریوں میں قتل بھانڈوں کے انجام مانگنے جھگڑتے

تھے۔ مردے کا صندوق اٹھانا، شامیانہ اور اس
کی ڈوری پکڑنا ان کا کام تھا اور جب کبھی کسی شہرہ

یا مسلمان کے مردے پر روپے پیسے لٹختے تھے شہرہ
لٹکتے ہیں یہ دوا بازو کے لوتے تھے۔ بھوران کی

ان تھی۔ اب تراب قریب یہ لوگ نہ ہونگے اور
دو ایک باقی رہ گئے اب یہ بھی کچھ نہ رہا ہے

تو وہی ذرا ہو "تراب" اب تو دم میں خدا
بائے فہم سے فارغ۔ آدمیت چھاپیں گئی بلایا

پیر کھانا کے لئے ہو۔ شہرہ سے ان پتہ راف بھاد
شہرہ کی اورت کو شہرہ کہتے ہیں۔

شہرہ اردو :- (بہم اول و فتح دوم) شہرہ
مرد کی غیر فصیح راج۔

شہرہ بچے مومے خدا کی
بچتے پہنچا ایسی بے حیائی کے شوق

شہرہ اسکھٹتہ۔ شہرہ شہرہ اردو متر
شہرہ شہرہ اردو ہوا۔ دام گیسو جو

بیت بھی سیاں کی دہی شہرہ اسکھٹتہ
شہرہ (یا) شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ

شہرہ اردو متر غیر فصیح راج۔
شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ

شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ
شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ

شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ
شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ

شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ
شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ

شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ
شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ

شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ
شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ

دشمن کرے۔ اردو: دل کی زبان۔

گو شہد کی پھری ہو مڑ گاں چشم شیریں
پر ہو نظارہ اس کا سم کو کہن کی خاطر

قول فیصل: اہل مکھنہ سبھی پھری کہتے ہیں۔

شہد کی مکھی: وہ مکھی جو شہد کی کرت

اور چھتا بناتی ہے۔ اردو: خوب نصیب راجہ۔

شہد کی مکھی: (کنایت) وہ شخص جو

سیر ہو جائے اور بچھا نہ ہو سب سے بچتا ہو۔

چیتو۔ (نورالغفات)

قول فیصل: اہل مکھنہ نہیں بولتے۔

شہد کی مکھی: (کنایت) ہری چنگ وہ

شخص کہ جہاں نہ دیکھ وہیں جا پئے لگا

حرلیں اردو: (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل مکھنہ نہیں بولتے۔

شہد گھلنا: (لازم) شہد کی مٹھ میں ملوم

ہونا۔ اردو: صرف، قلیل الاستعمال۔

زبان و دہر میں گھل شہد گویا

جو تعریف ہو توں یہ آن ملے کی (نورالغفات)

شہد لگا کر بیا تو: (طنز) کمال احتیاط

سے رکھو جب کوئی چیز کار آمد نہیں ہوتی اور اس کا

دکھنا نہ رکھنا برابر ہوتا ہو تو کہتے ہیں شہد لگا کر بیا تو۔

(نورالغفات)

قول فیصل: اہل مکھنہ نہیں بولتے۔

شہد لگا کے الگ ہو جانا: جگہ پر پا کر

الگ ہو جانا، لڑوا دینا۔ (نورالغفات)

یا تیری صورت تو ایسی پاکیزہ اور شہرک ہو۔ پھر تجھے

لوگ کیوں برا کہتے ہیں۔ شیطان نے جواب دیا کہ

اس میں میرا قصور نہیں ہو یہ ان کی ہٹ دھرمی اور

نا انصافی ہو۔ تم ذرا میرے ساتھ چلو اور دیکھو کہ

میں بالکل الگ رہوں گا اور لوگ ناحق مجھ پر لعنت

طاعت کریں گے۔ میرا جو نام نکل گیا سو تو دہریش

ہو گئی کہ شہر میں اونٹ بنانا۔ غرض دونوں

لوگ بازار کے شیطان نے دیکھا کہ ایک شہد کو

کڑھاؤ میں شہد بھرے ہوئے چھان چھان کرتا ہوں

اور بڑی بڑی اپادوں میں بھر رہا ہوں اس نے ذرا سا

اتھا کر دکان کے کواڑ پر لگا دیا جس سے ہزاروں

کھیاں جمع ہوئیں۔ شہد چھب کر کھپوں کا چھتا

نظر کرنے لگا۔ کھپوں کا گچھا دیکھ کر چھپکی پکی اور پھپکی

کے خیال سے بے ہوشی۔ بے ہوشی پر ایک سپاہی کا کہ جو

بازار میں اپنے آقا کے ساتھ جا رہا تھا چھتا بے ہوشی

کنا دھڑوں لڑتے ہوئے شہد کے کڑھاؤ میں جا پڑے۔

شہد فروخ نے جھٹا کر کہنے کے لیے لائی ماری کہ اس کا

دھڑ ٹوٹ گیا۔ سپاہی کا کہ یہ باہر دیکھ کر فضا آیا اس نے

شہد فروخ کا سر چھوڑ ڈالا۔ پولیس نے دونوں کو

گرفتار کر لیا۔ لوگوں کا ہنگامہ ہو گیا اور سب کہنے لگے

کہ دیکھو شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی۔ کیا خدا سی بات

اور کہاں کی بھنبی ماس پر شیطان نے کہا اس میں جلا

میرا کیا قصور تھا۔ پھپکی کو میں باکر نہیں لایا کہتے

کہ میں نے نہیں چھتا۔ بے ہوشی نہ لہیں تو پھر مجھ پر

کیوں گالیاں پڑیں۔ اس پر اس آدمی نے جواب دیا

کہ یا شہد لگا کے تو تم ہی الگ ہو گئے۔ شیطان نے جواب دیا

آپ کا بھی انصاف دیکھ لیا۔ پس اس آدمی سے یہ

محاورہ ایجاد ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(فرہنگ آصفیہ)

اہل مکھنہ یہ مثل نہیں بولتے۔

شہد دینا: شہد کا کے بلو شہد کو کشت دینا۔

اردو: صرف، شہد کا بانوں کا اصطلاح۔

شہد دینا: تعریف ہے یا کرنا تو صفت غیر ذاتی

عمل میں لانا، غرض شاہد کرنا، کھسکنا، غار میں رہنا

داؤن کا ترجمہ ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل مکھنہ نہیں بولتے۔

شہد دینا: شہد کو کشت دینا، شہد کو چھوڑنا۔

اردو: صرف، کھسکے بانوں کا اصطلاح۔

شہد دینا: (کنایت) آگ لگانا، شہد کو کشت دینا۔

قول فیصل: اہل مکھنہ ان معنی میں نہیں بولتے۔

شہد دینا: (کنایت) تربیب دینا، بھگانا،

دور فلانا، برا بیخود کرنا، بھڑکانا، حمایت کرنا۔

اردو: صرف، نصیب، راجہ۔

یہ نہ کہے اور یہی شاعر نے شہد کی مٹھ میں نہیں

نظم میں اپنے سلا میں آپ کو شہد کر گئے۔ درد

اب تو ہر بات پر کھسکے بھڑکاتے ہیں وہ

ان کو بھڑکایا ہو کیا ہے کہ شہد اختیار

شہد و الفقار: حضرت علی علیہ السلام۔ فارسی

ترکیب، راجہ۔

مشہور ہو شہد قلم شہد کا وقت جنگ

مذکور ہو کلام شہد و الفقار میں (نورالغفات)

شہر: (بالفتح) بڑی آبادی، جیسے بڑی آبادی

فارسی، مذکر، نصیب، راجہ۔

غضب میں آئی ریتہ بامیں شہر آیا

یہ پرئے نہیں آئے خدا کا قہر آیا

دل مجب شہر قہر خیاں کا

نرانا مارا ہو حسد والوں کا

قول فیصل: جس شہر کا نام نکلتے ہیں اس سے پہلے

اگر یہ لفظ کھدیتے ہیں۔ جیسے شہر کھنڈ، شہر لایا
شہر بنارس وغیرہ۔

شہر (بہینہ) ماہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ
طبقت کی زبان۔

قول فصیل۔ چونکہ مال دیکھ کے شہرت دیتے
ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔

شہر آئندہ نام۔ شہر کے لوگوں کا بھوم کرنا۔
اردو صرف، فصیح، راج۔

امڈا جو اشرعری سے
کثرت سے تمام بندہ تھے

شہر آباد کرنا۔ کسی بڑی آبادی کے بنکر
کئی قصوں کو لکھ کر ایک بڑے شہر کا قیام کرنا۔

اردو صرف، فصیح، راج۔
شہر آشوب۔ یا وہ مروج یا دم کی نظم

جس میں کسی شہر کی پریشانی یا گردش آسانی اور
زیانے کی ناقدری وغیرہ کا ذکر ہو۔ فارسی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقت کی زبان۔
شہر آشوب۔ یا وہ شخص جو اپنے حسن و

جمال کے باعث آشوب زدہ شہر و فتنہ دہر جو
فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فصیل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
شہر بانو۔ بانو شہر شہر کی امیر زادہ،

شہر کی بیگم، یا توں شہر شہر کی دلہن یعنی شہر کی
زینت۔ اکثر شہرین زادوں کے نام ہوا کرتے

ہیں۔ فارسی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فصیل۔ غوی معنوں میں اس کا استعمال

نہیں۔
شہر بانو۔ یا بادشاہ ایران کی بیٹی کا نام جو
خلافت حضرت عمر میں قیدی ہو کر آئیں اور یہ

حضرت امام حسین سے آپ کا عقد ہوا۔ حضرات
اہل تشیع کے چوتھے امام حضرت زین العابدین

علیہ السلام آپ کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے
ساتھ غفلت کر گئے آپ بھی امام مظلوم کے

ہمراہ تھیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
مسند روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام

کی ولادت کے پچیسویں دن کے بعد جناب شہزادہ
کا انتقال ہو گیا تھا اور آپ واقعہ کرنا کے وقت

بقیہ حیات نہیں تھیں۔
شہر بندہ۔ جلا وطن، وہ شخص جو حاکم کے حکم

سے شہر سے نکال دیا گیا اور فارسی ترکیب،
فصیح، راج۔

قول فصیل۔ کرنا اور نا کے ساتھ اس کا معنی
ہوتا ہے کہ تیرے چہرہ روشن کے مقابل

(کرنا) ہم شہر بدہ کو لے یا کر گئے
جلا وطن کرنا یا تو شہر کو لے کر جلا وطن

(ہونا) چاہے وہ شہر شہر بدہ ہو یا ہو
کہنے ہی ہو گئے تھے شہر بدہ

(ہونا) رہتا تھا کھنڈوں ہی کو جان کا۔ نظم طباطبائی
شہر شہر۔ ایک شہر کے دوسرے شہر میں دو

سے تیسرے میں۔ فارسی ترکیب، فصیح، راج۔
محلہ صوف۔ یا ساکنہ کرنا کے بعد کال رسول

شہر شہر اور دیار بہار پھرانی گئی۔
شہر مندر۔ شہر بناد۔ فارسی، مذکر، مزدک۔

اسے عشق کی کار و دہ سے چھٹا حال ہو
اللہ کی تیار ترے شہر بند سے

شہر بناد۔ جیسے شہر شہر کی یلدرم فارسی، مؤنث، فصیح، راج۔
لو نظر آں اس کا شہر بناد

جس کا تھا انتظام قلم و لکھا
صریح

شہر پرست (بہینہ اول دفعہ سوم) آوردن شہر
شہر و دھوم دھام چرچا، مشہور ہونا۔ عربی مصدر

مؤنث، فصیح، راج۔
مینا وہ کیا جو ہر نفس غیر پر ہمار

شہر پرست کی زندگی کا بھر پور چرچہ
قول فصیل۔ عربی میں شہر کے لغوی معنی ہیں میان

سے تلوار نکالنا، ظاہر کرنا اردو میں اس معنی میں بانی
ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے شہر پرست یعنی افواہ

بھی لکھی ہے جو کھنڈ میں راج نہیں۔
شہر پرست۔ یا نام بری، نیک نامی۔ عربی اصطلاح

مؤنث، فصیح، راج۔
کبھی میں شاعر غزل ادب دان بیخ

نظم میں نام مرا غزلیا میری شہر
شہر پرست۔ یا سوال، بدنامی، شہر۔ اردو صرف

فصیح، راج۔
پیر کیں چھتیاں دھب ظاہر محبت ہو چکی

ہر بھی دوسرا ہو چکے ان کا ہی شہر ہو چکی
شہر پرست۔ یا شہر پرست۔ اردو صرف، مزدک۔

میرا بھی دھوم اڑی تری شہر جہاں اڑی
چرچا ترار با تو مرا میں بیان رہا

شہر پرست۔ یا زیادہ نام ہونا۔ اردو صرف
فصیح، راج۔

شہر پرست۔ یا زیادہ نام ہونا۔ اردو صرف
فصیح، راج۔

شہر پرست۔ یا زیادہ نام ہونا۔ اردو صرف
فصیح، راج۔

اگر وہ ظاہر کرے سخاوت
تو بخل حاکم کا پائے شہر

شہر پرست۔ یا شہر پرست۔ بہت پسند کرنے والا

فارسی ترکی تیس استعمال۔

فتنات چپا کے ہو بہا برائے
گم گشتہ کون کہ ہو شہرت پرست ہو
شہرت پرستی۔ شہرت کو پسند کرنا۔
مرقت فصیح راج۔

محل صرف۔ شہرت دے کر ہاں احمد تو نے
پرستی کا حکم نکالا۔
شہرت پھیلانا۔ شہرت دینا۔
قلب الاستعمال۔

محل صرف۔ تم کو بوسے تمام عالم میں
شہرت ہے جیانی چیل۔
شہرت پھیلنا۔ شہرت ہونا اردو صرف
تیس استعمال۔

کہ جو حق لے عطا دولت خلق کریم
پسین ہو شہرت شہرت خلق کریم
شہرت پیدا کرنا۔ نام پیدا کرنا، مشہور
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
شہرت حاصل ہونا۔ شہرت ملنا اردو
فصیح راج۔

پتہ شہرت نہ جی کہ حاصل
ایسی شہرت نہ جی کہ حاصل
محل صرف۔ لا لہ شکر سوائے ہر صنف خوشنویس
برقادر تھے مگر خط نگار اور خط نستیق میں حاصل
پر شہرت حاصل تھی۔
شہرت دنیا۔ مشہور کرنا، نام
کرنا۔ اردو صرف، فصیح راج۔

محل صرف۔ خرفائے دہی میں سے ایک شخص نے
مشاعرہ کیا۔ سخن فہم و سخن شناس تھے۔ اہل سخن سے
ارتباط رکھتے تھے۔ بڑے اشتهار و اعلیٰ

شہرت دی۔ (دب حیات)

محل نا اہل ہو دنیا ہو شہرت سے کماؤں کو
کسوں انگلیاں اٹھتے نہ دیکھیں ماہ کامل پر
قول فصیح۔ اچھا اچھا راہ دونوں محل پر اس کا
استعمال ہو گیا کہ سرد جہاں شالوں کی ہر
شہرت ہونا۔ چرچا ہونا، دھوم ہونا
ہونا۔ چرچا ہونا۔ اردو صرف، فصیح راج۔

پھر کہیں چپتی ہو جب ظاہر محبت ہو
ہمیں رہا ہر چہ ان کی ہو شہرت ہو
اس نے چیل دیا کہ درست سوال ہے
میں کے دست کرم کی ہو شہرت
قول فصیح۔ اپنی در بر دونوں محل پر اس کا
استعمال ہو۔

شہر خبرا۔ وہ شخص جو تمام شہر کا خبر رکھے
گو کہ خبر رکھنے وال۔ اردو مذکر عوام کی زبان
قریب بہ مترادف۔

محل صرف۔ لو بہ کہنے تھے کس کو یقین ہی
ہیں آتا تھا۔ اب تو یقین آیا۔ کہتے ہیں کہ ہم
شہر خبر ہیں۔
شہر غموشاں۔ وہ جگہ جہاں مردے دفن ہوں

تھیں۔ گورستان قبرستان۔ فارسی مذکر فصیح راج
یہ مانا کرتے تھے کہ ہمارے مہراںل سے ہو
مگر کیا میری گنجائش نہیں شہر غموشاں میں
قول فصیح۔ بطور محاسن آباد جگہ کو بھی کہتے
ہیں جہاں آباد ہونے کے باوجود ہر طرف سنا پڑا
ہو جیسے۔ دروازے افیونیوں کے آنکھوں کے
نہ کہیں پور حانہ فرزند میرت تھی کہ یا لاجب
اچھے شہر غموشاں میں گزر ہوا۔
شہر غموشاں میں نظر استعمال کیا گیا ہو جواب

عام طور سے۔ راج نہیں۔

نہ کہیں مگر غموشاں کو شہر غموشاں
کہ داد واد ترے داد خواہ کرتے ہیں
شہر رخ۔ شہر رخ میں رخ کی شہر۔ فارسی
مرقت، شہر رخ مازیوں کا اصطلاح۔
شہر رخ۔ شہر رخ کا ایسے خانے میں کھانا
کہ رخ کی شہر رخ ہو۔ فارسی مرقت شہر رخ
کی اصطلاح۔

شہر رخ۔ (کنا شہر) سانے کی چوٹ
اردو مرقت، طور یوں کی اصطلاح۔
عشق کیا کیا کنویں جھکاتا ہو
شہر رخ۔ شہر رخ کا کنا شہر
شہر در شہر۔ متعدد شہروں میں ایک شہر
دوسرے شہر میں دوسرے سے تیسرے میں۔

فارسی ترکی فصیح راج۔
حسن کم یاب لفظ ہونا یاب
شہر در شہر جا کے دیکھ لیا

شہر شملہ۔ وہ جگہ جہاں انصاف نہ ہو
شہر پارساں، اندھیر گری۔ اردو مذکر
عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔
قول فصیح۔ اس کے استعمال کی تین صورتیں
ملتی ہیں اور تینوں صورتوں میں استفہام
پایا جاتا ہے۔

۱۔ دوسرا غیر اہل علم ہے
ایسا کیا کچھ شہر شملہ ہو (فریب مشن)
۲۔ کیا شہر شملہ ہو؟ جیسے شہر بدر کیا شہر
شملہ ہو۔ کچھ لوٹ پڑی ہو۔ تمام شہر یہ کیا
بیم صاحب کا اجارہ ہو؟ (فسانہ آزاد)
۳۔ کیا شہر شملہ ہوا ہو؟

کیا ہوا شہر شہر جو دو گانہ میر و جان
میں تو بلکوں اور زناخیوں کھلائے تھو کوئی
شہر شہر۔ ہر شہر میں مختلف شہروں میں جا بجا
فارسی الفاظ فصیح و راجح۔

ہو گئی شہر شہر رسوائی
اسے مری موت تو بھل آئی

قول فیصلہ: میں (حرف جار) کے اضافے
کے ساتھ (شہر شہر) بھی راجح ہو۔

گر چاہتا ہو کل سے چاروہ فروغ
آبھو کے شہر شہر میں کسب کمال کر فروغ
شہر شہر۔ بڑا شہر بڑی آبادی کا شہر
فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: شب کو امین آباد کی سرائیں آئے۔
ایک شہر شہر قرار ہو۔ کو سو تک آباد (فساد)
شہر کی دانائی: (ان پتہ) گھر گھر خبر کئے
وال، ہر خانہ والی ہر ہر فرد سے واقف ہوت۔
اردو، مؤنث، غیر فصیح، راجح۔

محل صرف: تھامے یہاں جو عورت بیلا چیں کا
تیل بچنے آئی ہو۔ اس سے اپنی لڑکی کے متعلق
بات چیت کرو۔ وہ شہر بھر کی دانائی ہو۔ ہر گھر کا
سال بچا ہوا ہو۔

قول فیصلہ: کہیں کہیں مردوں پر بھی اس کا
اطلاق کرتے ہیں۔

شہر کے صدقے ہوتا: جو شخص مارا
مارا پھرتا ہو اس کی نہت کہتے ہیں کہ شہر کے
صدقے ہوتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ: کھنوں میں زبانوں پر نہیں ہو۔
شہر لگ: لکے کی موٹی رگ، رگ جان۔
فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، راجح۔

شہر لگ: جب پہنچ گئی تیغ ستم کی دھار
چلائے ہاتھ اٹھ کے امام قلک وقار
قول فیصلہ: شہر لگ کٹ جانا شہر لگ سے
قریب ہونا، شہر لگ کھڑی ہونا اس کے صفت ہیں
(شہر لگ کٹ جانا)

ظالم خدا کے واسطے: کچھ سے ہاتھ اٹھا
شہر لگ مری تو ایک کدور میں کٹ گئی
(شہر لگ سے قریب (اقریب) ہر ناحق ہست قریب ہونا
خدا کے لئے)

اس پر کہ قضاہ شہر لگ سے اقریب
ہرگز نہ پہنچا یہ دست کرتا
اب عام طور سے ان معنوں میں رگ گردن سے
قریب ہونا بولتے ہیں۔

(شہر لگ کھڑی ہونا، رگ گردن میں تباہ و برباد
ہونا۔ اب متردک ہو)

غیر کے اشتیاق میں شہر لگ ہوئی کھڑی
وصل خدا کے شوق میں آنسو بنے لڑائی
شہر گرد دیا، شہر گشت: شہر میں گشت
کرنے والا، پیروں۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال
قول فیصلہ: صاحب فرہنگ، صغیر نے شہر گشت
کے ایک معنی مبرات کا وہ گشت جو شہر میں لگایا
جائے۔ بھی لکھے ہیں جو کھنوں میں راجح نہیں۔
شہر گردی: شہر میں گشت کرنا۔ فارسی
ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

دھوم کرنا ہو جوانہ وحشت تو خاطر خودا کر
شہر گردی کہ تک صحرا سے بھی کچھ راد کر
شہر مارنا: شہر فتح کرنا۔ اردو صرف،
متردک۔

محل صرف: شب کو ہم نے شہر مارا۔ صبح کو

لشکر آگے بڑھا۔ (لفظ آزاد)
شہر میں اونٹ بڑا مارا: کھنوں
کسی صفت کے باعث مشہور ہو۔ شہر آدمی
کے شامت آتی ہو۔ نامی چور مارا جاتا ہے
اردو شل، عوام کی زبان۔

محل صرف: بر شیطان نے کہا: تم ذرا میرے
ساتھ چلو اور دیکھو کہ میں بالکل ایک دم ہوں گا
اور لوگ ناحق مجھ پر لعنت طامت کریں گے۔

میرا ہونا نام نکل گیا ہو تو وہی شل ہو گئی
کہ شہر میں اونٹ بڑا مارا۔ (فرہنگ صغیر)
شہر کروا: کھڑا رو پیہ اور کھڑی شرفی
جو خاص ایک شہر میں راجح ہو، بادشاہ کا جان
کیا ہوا سکے۔ فارسی، مذکر، متردک۔

راجح ہیں محاورے دود میں داغ
سکے جو وہی جو شہر لدا ہو
قول فیصلہ: یہ فعل میں شہر لدا تھا۔

ایک (ر) موافق قاعدے کے حدت ہو گئی
یہ ایک ستم کا کھڑا رو پیہ اور کھڑی شرفی
جو ایک ظالم بادشاہ نے زبردستی اپنے ملک
میں راجح کیا تھا۔ اور ملکوں میں وہ سکے بوجھ
کھڑا ہونے کے نہیں چلتا تھا۔ اس صورت
میں اس کی اصل شہر لدا ہو گئی۔ دشاہ کا
جاری کیا ہوا سکے اور بعض کوئی کے بھی
راجح ہو۔

شہر ۵: دبا بستم، آوازہ۔ دھوم دھام
شہر، ناموری، عربی، مذکر، فصیح، راجح
مار کر مجھ کو جو تدبیر چلانے کی ہو۔
شہر منظور ہو، مجاز، میحاج کا
قول فیصلہ: عربی میں اس کی اصل شہر ہے جو

حالت وقت میں شہر ہو جاتا ہو۔ فارسی میں شہر
معنی پھولوں کا ہر ایک ہر چارہ دوہلے ایک کھن
شہر اڑنا۔ شہرت پھیلنا۔ اردو میں شہر
اسے کہا شہر جو میرا شک باری کا اڑنا
ہو گیا معدوم مثل سایہ غما سی بھیا
بر باد ہو کے جوتے شہر اڑا جس کا
چرچا کہاں نہ پھیلا آبادی وطن کا جلال
شہر آفاق۔ تمام عالم میں مشہور بہت
مشہور زبان مذہبات۔ فارسی ترکیب، مذکر،
نقص، راج۔

محکم صرف ہر فنون شاعری اور تہذیب و تمدن
اور فرد تن میں ذات با برکات نواب صاحب فرام
ذہیر امر جو شہر آفاق تھی۔ (مقدمہ دیوان)
کیا ہوا تھا کہ جو میں نے کچھ کر دیا
شہر آفاق تھی بے اقبال آپ کی شرف
قولہ فیصلہ۔ شخص اور چیز دونوں کے لیے
کہتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کلماتوں سے ظاہر ہو
شہر بلند ہونا۔ شہرت زیادہ ہونا۔
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ماہ فلک زمیں پہ وہ مشہور ہو گیا
شہر ہوا بلند جو تیرے جمال کا خواجہ دینا
شہر پانا۔ مشہور ہونا۔ اردو صرف، نقص، راج
شہر پایا تھا خوش جمال سے
سب سے خاندان مال سے
شہر پڑنا۔ شہرت ہونا، غیر پھیلا اردو
مترک۔

یہ تاشا جو اک مجاہد تھا
خبر میں اس کا پڑی مشہور دہشت گرد
شہر پھیلا نا۔ شہرت دنیا، چرچا کرنا۔

اردو صرف، مترک۔
لے چا شوق اسے سیاحت کا
شہر پھیلنے علم و حکمت کا نظم جابلان
شہر دور تک نکل جانا۔ دور تک
شہرت ہو جانا۔ اردو صرف، مترک۔

پر یوں میں ذکر ہوتا ہو حوروں میں مذکر
شہر تہا راد دور تک لے جان نکل گیا
شہر ورت۔ مشہور۔ فارسی صفت قلیل استعمال
کینچے کا جوتی پورے شیشے کے لیے وہی
شہر دور سے تاملک دم ہو جائے گا
شہر ہونا۔ شہرت ہونا نام ہونا۔ اردو
نقص، راج۔

فرزندوں میں سے ہوا شہر ہر طرف
کہتے تھے ان کو سب سدا شد کا خلف
سر ہو متفاک شہر ہونا یا رکا۔
کا کہا ہو باڑہ کاٹے نام ہو تلواری
شہری۔ راج۔ شہر کے منسوب۔ فارسی،
نقص، راج۔

محکم صرف۔ جو لوگ شہری زندگی بسر کرتے ہیں
وہاں میں ان کا دل نہیں لگتا۔
شہری۔ (دیوانی کا نقیض)۔ شہر کا باشندہ
فارسی، مذکر، نقص، راج۔

محکم صرف۔ شہری قیامت جو شہر اس نے دوسرے
خیال سے کچھ کھایا تو سہی پر یہ روکھی سوکھی تذا ہے
پند آئے لگ۔ (اردو زبان کی دوسری کتاب مولوہ آئین)
شہر یار۔ معاہدہ شہر ہونا شہر فارسی
مذکر۔ (فرہنگ، صغیر)

قولہ فیصلہ۔ اردو میں معنی میں راج نہیں
شہر یار۔ بادشاہ بزرگ مامل شہزادہ

ہم مصر بادشاہوں میں سب سے بڑا بادشاہ فارسی
مذکر، نصیح، راج۔
فوج ایسی جو شہر یار ایسا
کیوں نہ مظلوم سارے ہوں اعدا (طلم ہوشی بیا)
شہر یار۔ سلطان بادشاہ فارسی، مذکر،
نصیح، راج۔

بسان ماہچہ رایت شہی تو چمک
بسان رجب سرزم شہر یار برس
شہر یار۔ بزرگ شہر کا بزرگ تریا دی
فارسی، مذکر۔ (فرہنگ، صغیر)
قولہ فیصلہ۔ اردو میں راج نہیں۔
شہر یار۔ بادشاہ کے منسوب۔ فارسی،
موت، نصیح، راج۔

محکم صرف۔ ہر کارے اعدا تھا کرد ماؤت
شہر یار کا لگے۔ (طلم ہوشی بیا)
شہریت۔ (دوہانیت کا نقیض) شہر کا
زندگی کی صورت حال۔ اردو، راج۔
قولہ فیصلہ۔ عربی قاعدہ کے تائے مصر اضافہ
پر کے بنایا ہو۔

شہری غنڈا۔ اچکا، بد معاش۔ اردو
محکم صرف۔ مگر ایسا نہ ہو ان لوگوں کو
شہری غنڈا بنا کر لے جائے۔ (نیات انش)
قولہ فیصلہ۔ لکھنؤ میں با محوم زبانوں پر
نہیں لگے۔

شہر لور۔ کنوار کا سینہ۔ جب کتابت چھپنے
میں ہو۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
قولہ فیصلہ۔ میدان آبادی اس کا عام طور سے
رداع تھا وہاں بھی اب بہت کم ہو۔
شہزادگی۔ شہزادہ ہونے کی صورت حال۔

فارسی، موت، فصیح، راج۔

محل صرفہ۔ مالک دوکان نے دیکھا کہ ایک خوشرو و جوان پر پہرے سے شہزادگی کے آثار عیاں ہیں۔ (فسانہ آزاد)

شہزادہ۔ بادشاہ کا بیٹا۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

قول فیصلہ۔ اس کی تائید شہزادی جو جو اردو ہو۔ شہزادہ کی حج شہزادگان پر جو فارسی غرض شہزادگان روح پرور

کنار شہر نیکے وہ نون جا کر (سراج افغانی) شہزور۔ کمال طاقتور، زور آور، زبرد

فارسی، صفت، فصیح، راج۔ سب زبردستان عالم سے وہ لالہ زور و کرم مقام لے جو قلب مفسر کو وہی شہزور ہو شاد کھنوی

شہزوری۔ زبردستی، طاقت، پہلوانی۔ فارسی، موت، فصیح، راج۔

یاں کا شہزوری و پہلوانی سب پلاک زمانہ نے مافی (عروج افغانی) شہسوار۔ گھوڑے کی سواری کا ماہر فارسی

مذکر، فصیح، راج۔ گدا نواز کو شہسوار راہ میں ہو۔ بلعلاج نہایت عیار راہ میں ہو

شہسوار ہی کرتا ہو بہ مشاق ہو کا کھاتا ہو۔ اردو، ش۔ (نور اللغات) قول فیصلہ۔ اب زیادہ تر ذیل کا پورا شعر ضرب النخل ہو گیا ہو۔

مگر تے میں شہسوار میڈاں جنگ میں وہ طفل کیا گرے کاجو گشتوں کے بھل چلے اظہار علم شہسوار سی، گھوڑے سواری کافن۔ فارسی

موت، فصیح، راج۔

محل صرفہ۔ خود میں ان باتوں میں کمال یا اچھی مہارت پیدا کرتے شہسوار ہی تیر اندازی نیزہ بازی، شمشیر زنی وغیرہ وغیرہ فیرن سپاہیوں میں اعلیٰ درجے کی مشق پیدا کرتے تھے (ابا کر) شہکار۔ نادر کار منتخب حاصل زندگی

سب سے بہتر مایہ ناز اردو، مذکر، فصیح، راج۔ مستعد کتاب میں کیں تیار

زندگی کا جو بن شمس شہکار (موت) قول فیصلہ۔ فارسی کے کسی لغت میں یہ ترکیب نظر سے نہیں گزرتی۔ ظاہر یہ لفظ اردو معلوم ہوتا ہو۔ ترکیب، ضائق و عطفی کے ساتھ اس کا استعمال

جائز نہیں۔ مستعد میں کے کلام میں کیں اس لفظ کا استعمال نہیں ملتا۔

شہکار۔ بد فعل، بدکار اور بد زبان و بد گو کہتے ہیں۔ اردو، صفت، موت، قلیل استعمال۔ عورتوں کے زبان۔

منہ لگے کوں تیرے شہکارا۔ شہزور کھنوی شہر بھر کی گھوڑی آوارا شوق کھنوی

شہ گام۔ گھوڑے کی ایک قسم کی مخصوص چال، تیز قدم۔ فارسی، مذکر، سلوٹریوں کی اصطلاح لے یا دو دو گام اور نہ شہ گام (فرہنگ مصنف)

اور پوئے سے نہ کچھ انیس گام (فرہنگ مصنف) قول فیصلہ۔ شہ گام جانا، اور شہ گام چلنا

اس کے صرفہ ہیں۔ جیسے دل لگی دیکھیں شوق نے ایسا کہ گدا یا کہ شہ گام جانے لگے اور ڈیٹ ڈیٹ قدم نہ کھنے لگے۔ (فسانہ آزاد)

شہ گام اگر چلے کبھی یہ غیر صبری فیرت سے کھائے تو سن دانا سکندریا

شہلا۔ (عرب میں شہلا)۔ وہ عورت جس کی آنکھیں دھیرے مانتہ سیاہی لئے ہوں بخوری یا سیاہ مائل پر خن جوں سیتس چشم۔ عرب، موت، (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ اردو میں ان معنوں میں مستعمل نہیں البتہ نام رکھنے کے کام آتا ہو۔

شہلا۔ ایک قسم کی زگر کا پھول جو زرد ہونے کے زمانے سیاہ ہوتا ہو۔ انسان کے آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ زگر شہلا کی ترکیب نے عربوں پر ہو۔

شہ لولاک۔ کنایت، آنحضرت معلوم فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔

فرزند محتر سے جہاں دار کے ہم ہیں وارث شہ لولاک کی سرکار کے ہم ہیں انیس

قول فیصلہ۔ شہ لولاک میں اس کی تفصیل لکھی جا چکی ہو۔

شہ مات۔ شہر رخ میں گشت سے کرات کرنے کی جگہ۔ (کنایت) بولنے کی جگہ نہیں ہو۔ سکوت کا مقام ہو۔ اردو، موت، شہر رخ بازوں کی اصطلاح

اس نے باتوں کا مری سے کر جواب کہہ دیا خاموش یہ شہ مات ہو (راج)

شہ مات کرنا۔ (کنایت) قافی کرنا زبان بند کرنا۔ اردو صرفہ شہر رخ بازوں کی اصطلاح

فلک سے حشر میں کتا، جو حل کر یہ جنت میں یہ رعب جو مات کرنے کا یہ شہ مات کرنے کا (راج)

قول فیصلہ۔ ان کا لفظ شہ مات شہر رخ بازوں کی اصطلاح کر کے وہ پامال گورہ مشتاق کہہ گئے نوح ہو کے یہ شہ مات ہو (راج)

راج

ششم فرداں

شماره اول: حضرت علی حیا السلام - بخاری
ترکیب و تفسیر: راجح.

شہنشاہ (یا) شہنالی :- یہ عربی لفظ ہے۔
جس کا معنی بادشاہ یا شاہ ہے۔

چار تہائی رُخاؤں پر گئے اے ساقی
 قہقہہ شیشے سے نغز پر شنائی کا
 جو بے صوفیوں میں از شہا کہ غل بیا
 تا فوج میں سے نہ کوئی شام کو صدا

قولہ فصحاء۔ ابنہ انوں پر عام طور سے شہنائی بجز
شہنائی نو اڑنے۔ شہنائی سخاوند والا۔
وہ جس ترکیب صفت صبیح راج۔
محلہ صرف۔ اس وقت بسیم اللہ خاں شہنائی
کے سب سے اچھے شہنائی نواز ہیں۔

فصل فی شرح ۱۔ اس کو سننا اور انہی کہتے ہیں
شہ شہیت بر حضرت علی علیہ السلام فارسی
ترکیب ۱۰۰

بہت افسانہ نہیں لے گئے اس کو شہہ منج
 دیا یہ کہ بعض افسانہ شرف
 شہہ شاہ - دشمنوں کا، دشمنوں کا
 جس کے درمیان کسی دشمن ہوں، فارسی، مذکر،
 صبیحہ راج۔

نخایه عالم که دو عالم کا شمشاد و چرا
باختل کند من تا طمعه کا ابر و چرا
شاهنشاهی : شاه شاهی قیصر و شمشاد
مذریع بارش کا : مبدء سلطنت و اجماع
تاریخ و صفت : تاریخ و صفت
محلی صرف : اس زمان میں شمشاد کی کہ

کسی کو سہرا بی کی بی بی نہ سہرتے۔

شہ نشین : شاہ نشین۔ مکان کا صدر حصہ
جس کا بادشاہ بنیت ہو فارسی ہو تہا نصیر راج
دیوان جو اہری میں آئے (گلزار نسیم)
الاس کہ شہ نشین میں آئے

خدا نصیب پر ذرا کوئی جا کر
اک لگا آئے مسعد پر زور

تو ان فیصلہ عام طور کے امام باڑے کے اسے اپنے
 جسے کہتے ہیں میں پر غرض رکھتی جاتی ہو۔
 مشہورانی: بیٹھو سے منسوب۔ عرب نسیم یافتہ
 طبعی کی۔ ای۔

محفل صرف۔ دل سے قوت قدسی اور نفسانی سے
تو اے شہوانی و غضبیان جو بیاہم ہوتے ہیں غصہ و
(شرح قصائد نظم)
قول فصیل: عربی تعلیم یا مہ طیبہ فطرتیں ہیں
برہن دیتا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

شہادت و شہادۃ (بفتح اوں و سیم) خود اشیاء
شرقیہ بہرک اشتہا [شوق نفس بطریق حصول
لذت و منفعت۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔
جدا مجھ کو اگر محبت نفس
پڑ جائے گی نیز شوق نفس فروغ
قول فصیل ہے۔ اس کی جمع شواہد ہے۔

کریا ہی خواہشیں ہیں اور شہوات
خایہ ہستی و کمال حیات
شہوات ہی خواہش جوار و بار و خوار
موت و فصیح و لاج

بجو کہ شہوت ہو نہ تم سے
نہ مقرر کسی چہنل کے مار
شہوت اکیسر یہ خواہش لہنل اہار

فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، تہذیب و تمدن
شہوت پرست، نفس پرست، قیاس فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کب حق پرست نذاهد حجت پرست هر
خوردن پروردگار هر شهوت پرست هر
شهوت هوتا (الذالذم) خوارش جماع هونا
استادگی هونا - اردو صرف نیاز از نیازان -

نہج کو شہوت اور لذتِ تم سے صاحبِ بقران
حق مقرر کس پھال کی خاک
شہود :- ایک درجہ ہیں یہ ساک مراتبِ کثرت
اور مہرِ ماتِ صوری سے گزر کر ایسے مرتبہ پر پہنچے
ہو کہ ان کو تمام موجدات میں جلوہ حق بلکہ ہر شے
میں حق نظر آتا گشتِ ابدی - عربی - فارسی - سب کے

قابل غور ہیں اسرار و جود
دیکھنا چاہیے آثار و شہود
غور سے دیکھو شہود و استیاد
اک شاخا پر نمود استیاد

قولہ فصیل ۱۔ اس کے لغوی معنی ہیں حاضر ہونا
 شاید کہ جمع میں ہو۔
 شہودی : شہر سے نسبت رکھنے والا یہاں
 کہ اسطلاح میں وہ لوگ کہ جو ہر اربع کسرات
 سو ہر اربع سواری سے محزون ہو کر توحید کے اس (درجہ)
 پر پہنچ جائیں کہ سوچنے سے ان کے تمام حسرتوں میں
 مشاہدہ حق کریں، بلکہ میں حق دیکھیں۔ فرمایا
 مذکور۔
 فرمایا آصفیہ

تو کہ فیصلہ :- یہ صوفیوں کی خاص
اصطلاح ہے۔
شہرہ :- (شہر کی حج) جیسے - عربی، سو
تعلیم یافتہ طبقے کے زمانہ۔

ایک ایک آواز ذوقیاست سے بڑھ گئی۔
فرقت میں طول عمر و سنین دشواری دیکھ
شہوی :- شہوت کی طرف منسوب۔ عربی،
صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ :- اردو میں مستعمل نہیں۔
شہوی :- (بالفتح) باوجود عیاں و عورتوں
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
جشن شہوی میں نرم سیلیاں کا وہ فرقہ
جسٹری کو سایہ بالی ہما دیا نظم جلیان
شہید :- (بالفتح) ویسے معروف) شخص جو
ہندو کی راہ میں قتل کیا جائے عربی، ذوق فیصلہ
شہید علم کیلئے جلا دیے گئے
حین دور کے دریا بہا دیے گئے
قول فیصلہ :- یہ لفظ شہود یا شہادت مشتق ہے
اگر شہود سے مشتق ہو تو اس کے معنی ہیں حاضر اور
مطلع کیونکہ شہود کے لغوی معنی ہیں حاضر و نا
امد اگر شہادت سے ہو تو معنی ہیں گواہی دینے والا
کیونکہ شہادت کہتے ہیں گواہی دینے کو۔ فقہ کی اصطلاح
میں شہید اس کے ہیں جو نبی یا امام کے حکم سے قزو
سے بہاد کر تا ہو اس مرتبہ شہادت پر فائز ہو۔
شہید :- ظاہر و باطن اور دنیوی و شہادت پر
مطلع، قیامت کے روز شہیدوں کے اعمال و احوال
کا گواہ۔ وہ جس کے علم سے کوئی پریشان نہ ہو خوا
کا نام۔ عربی، مذکر، راجح۔
شہید :- (بالکسۃ) مقتول مذکور عربی لفظ، صبیح راجح
شک جستم سے موتی بہت لٹائے گئے
ترک کے شہیدوں کو خون بہا تو
منع ہو اس کی فاسق خوانی
تسخیر ابرو کا جو شہید ہوا

شہید :- قربان، خدا، عاشق جیسے شہید ناز
شہید جستم وغیرہ۔ عربی لفظ، صبیح، راجح۔
شہید :- خواب شہید یا جنگ بہادر و عید راہوں
کا شخص۔ آپ پیاسہ صاحب رشید اور نور جلیان
کے شاگرد تھے۔ آپ کے والد کا نام فاکر رشید کو
علی اور مادا کا نام سید زین العابدین ہمد
ایرانی تھا۔ آپ کا کلام ہر صنف سخن میں ہو۔ مگر
مرثیہ نہیں کہتے تھے۔ بہت خوش گو شاعر تھے۔
شہیدان کر بلا :- (باضافت) کر بلا کے بہتر
شہید جن کے سردار حضرت امام حسین علیہ السلام نور
رسول مسلم تھے کہ کمال ظلم مع انہی اولاد و
اعوان و انصار کے ۱۰ محرم ۶۱ھ کو شہید ہوئے
شہیدان محبت :- محبت کے لیے ہونے
وہ لوگ جو کسی کی محبت میں کام آئے ہوں فارسی
ترکیب انصیح، راجح۔
جاتا ہو شہیدان محبت کا جنازہ
دو تم ہیں آقا چند قدم اور زیادہ
شہید ثالث :- قاضی سید نور احمد شہری
کالقب۔ آپ عہد اکبری میں لاہور کے قاضی تھے
مقرر ہوئے۔ بہت بلیل القدر عالم، فقہ جعفری کے
اہل سنت کی چاروں فقہوں (فقہ امام مالک فقہ
امام شافعی، فقہ حنبلی، فقہ حنفی) پر بھی پورا پورا
مہر تھا۔ اکبر بادشاہ آپ کی بہت عزت کرتا تھا۔
سلطنت میں جہانگیر بادشاہ کے حکم سے شہید کیے
گئے۔ آپ کا مزار آگرہ میں ہے۔ جو مولانا سید
مجموع کی کوششوں سے بہت شایع دار بن گیا ہے۔
سالانہ مجلسیں بڑا دھوم دھام سے ہوتی ہیں دور
دور سے خارجیہ و زائرین آتے ہیں اور نذرانہ قیامت
پیش کرتے ہیں۔

شہید کر بلا :- حضرت امام حسین علیہ السلام کے مراد
ہوتی ہو۔ فارسی ترکیب، راجح۔
محلی صرف :- شہید کر بلا کا واسطہ آل مصطفیٰ
کا صدقہ ہیں کھنڈ کا محرم دکھا دو۔ مگر کون جگہ
چھوٹے نہ پاسے۔ (فسانہ آزاد)
روز رو یا کر شہید کر بلا کی پیاس پر
جانا ہواے شک کے ساتھ کوثر کیا
شہید کر بلا :- قتل کرنا مار ڈالنا۔ اردو صحت
صبیح، راجح۔
شہید کر بلا تو قاتل تو پھر ہو جلدی کیا
ذرا ٹھہرے تھے اضطراب تو دے
محلی صرف :- رات کو موتی پا کر کال کو ٹھہرے
دروازہ توڑا ایک گنجی بردار کا سرانیت سے پھوڑا۔
پیرے کے کانٹوں کو اس کا بندھن سے شہید کیا۔
(فسانہ آزاد)
شہید مرد :- یا وہ شخص جو از روئے شہادت
شہادت حسب طریقت اسلام شہید ہوا ہو۔ فارسی
عربی الفاظ، صبیح، راجح۔
محلی صرف :- پیش بان کا موڈ پر ایک شہید
کی قبر جو جس سے اکثر شب کو آواز می آیا کرتی ہیں۔
شہید مرد :- (کنایت) گھوڑا۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ :- ان کھنڈ غازی مرد کہتے ہیں۔
شہید مردوں کے بھی لنگی :- چالاک اور
ہوشیار شخص سے جو ہواؤں کی سیج کی باتیں۔ اردو صحت
عوام کی زبان۔
محلی صرف :- آزاد: ایسی باتیں! یہ کیا مضب کے ہیں
اس کا شوہر اشعار خوب سمجھتا ہے۔
نوی: وہ گویا اس مرد کا کیا کیا جانتا
آزاد: تم بڑے بہرہ۔ لا حول و لا قوہ۔

خوبی (دشمن کی) ہونے یا کیا اڑا گیا
بتاتے ہیں استاد شہید مردوں سے بھی
دل گل۔ کیوں؟ رضائے ادا
قولہ فیصلہ: اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ لوگوں سے
بغراق میں سے خفا کا اندازہ
شہید مردوں سے چونکا، تجربہ کار اور
جہاں دیدہ لوگوں سے چار سو ہیں۔ اردو خوش
عوام کا زبان۔
شہید ناز: (کتابت) محبوب کے ناز و انداز
کا کشتہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔
شہید ناز کی بھولائی نہیں صورت
تری طرح کو رنگا ہی پھر کے رہا جاتا
شہید ہونا: خدا کی راہ میں قتل ہونا۔
اردو صورت، فصیح، راجح۔
جہاں کے شہداء میں وحید ہو جائے
خدا کرے مرا، صغر شہید ہو جائے
شہید ہونا: مقتول ہونا، امانا جانا۔
اردو صورت، فصیح، راجح۔
تعب کو مرشدہ فرصت کو فانی ہو کر
شہید شگش صبر و اضطراب ہوا
شہید ہونا: (سبک چیز کے لیے) شکستہ ہونا
منہدم ہونا: گرجا، اردو صورت، فصیح، راجح۔
محکم صورت، بہت سبب رسالتا، علی اللہ علیہ السلام
و سلم کے دندان مبارک جنگ احد میں شہید ہو گئے
تھے (ایضاً) لاہور کا بہت سی مسجدوں کو
کافروں نے شہید کر دیا۔
قولہ فیصلہ: احتراماً مسجد اور دندان کے
کے لیے اس کا استعمال ہر اس کا ایک مفہوم ہو
کام آجنا، اجاتا رہنا۔

دکھنا کیا کبھی نہ در چشم سبب کو
انہیں میں شہید ہونا، تصدیق
شہید ہونا: محبوب کے ناز و انداز کا کشتہ
ہونا۔ اردو صورت، فصیح، راجح۔
میں جو شہید ہوں لب خندان یا رکا
کیا کیا چراغ ہنستا ہو میرے حور کا
قولہ فیصلہ: اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ ہونا
بر باد ہونا، خاک میں ملنا۔
شہید سے ذوق سینے میں ہونے کی ترکیب
ری حرا کہ ہو گویا وہ ہوا کی شکل نام نہاد
شہید کی: وہ نظم جو شہداء کے حالات
سنتی ہو۔ اردو، گجراتی، گانے، دواؤں کی شہادت۔
شہید کی: شہید سے منسوب فارسی صفت
(نوراللفاظ)
قولہ فیصلہ: اردو میں بالعموم استعمال نہیں
شہید کی: کرامت علی خاں شاہ شہید
کا تخلص جو مدح سرائی نسبت گوئی اور محافل
غزلوں میں یہ طرز رکھتے تھے مثلاً
آپ قال ہوا۔
شہید کی ترپونہ: ایک قسم کا مدد ترپونہ
جس کے پچھلے کسر می ہوتے ہو۔ اردو، نوراللفاظ
قولہ فیصلہ: بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔
شہید: (بروز شہید) شہور۔ عربی، فیلیم، پتہ
طبع کے بیان۔
نیک پردہ دہر تلخ کا
شہید عالم گم کردہ نامی و حوائی
شہید: (بافتح) چیز عربی موت، فصیح، راجح۔
حب میں ذوق دہشتے ہو کہ جس سے حر
تھا گرچہ اشتیاق میں سببوں میں گیا

تھے محفوظ فنا ہو کہ نہ ہو
اس کو یا بالفعل بقا ہو کہ نہ ہو
شہید: نایاب چیز۔ عربی لفظ، سوت،
فصیح، راجح۔
بجوں سے بیچ کے مسجد میں کر لے دھڑا
الیکٹے ہو کہ قیامت پہ اٹھا رکھی ہو
شہید: برکت زیادہ۔ انگریزی، اردو
مورثت میں کہ زبان۔
محکم صورت: اس آواز میں کوئی نہیں۔
(نوراللفاظ)
شیاطین: (بافتح) دیالہ دوم معروت
شیطان کا جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، راجح۔
شیاطین اک طرف سر پھوٹتے تھے
کس مغریت و جن دم توڑتے تھے (نوراللفاظ)
شیاطین اللہ: آدمی جو شیطان کی طرح
بکاتے ہیں۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
محکم صورت، مکرے میں ان کے شیاطین اللہ کی
جمع ہوتے ہیں۔ (نوراللفاظ)
شیاف: شاد، دواؤں میں لیت کہ ہونے
بھی بچانے لانے کے لیے مقام مخصوص میں رکھنا ہونے
مذکر، طب کا اصطلاح۔
قولہ فیصلہ: بدنیا کے ساتھ شیاف دینا،
اور لینا کے ساتھ شیاف لینا، اس کے صورت ہیں۔
شہید: (بافتح) بڑھاپا۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقہ کا زبان۔
عبرے تھے نقد و لے علی سے دامن حبیب
بڑھا ہوا تھا کہیں زور میں شباب سے حبیب
شہید: (بافتح) معروت، کاغذ کا تختہ، کاغذ
کاغذ کا کڑا، کاغذ کا پتی ورق۔ انگریزی، سوت

راج۔
 شہید کی چادر چادر چادر چادر چادر
 چادر چادر چادر چادر چادر چادر
 قول فیصلہ۔ اہل کھنواں حسن میں ہیں بولتے۔
 شیخ۔ دبا لٹخ، پورھا آدمی۔ عربی، مذکر،
 تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔

قول فیصلہ۔ سو لٹخ فرہنگ، صفیہ نے لکھا ہو کہ
 "وہ شخص جس کی عمر ۸۰ سے اور پرادر ۸۰ سے نیچے ہو
 بعض نے سچاس تک کے آدمی کو بھی شیخ لکھا ہو کہ
 اردو میں تعلیم یافتہ طبقہ شیخ و شایہ کے ہوتا ہو
 شیخ۔ پیر مرشد بزرگ، خواجہ۔ عربی،
 مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
 شیخ۔ یہ مذہب علوم میں تائید عالم فاضل،
 قاضی، مفتی، محدث، فقیہ، ائمہ اقطار، عربی، مذکر،
 نصیب، راج۔

سرور ہو یہ جہاں میں کہ شیخ وزا پڑے
 ہر طرأت و ظرافت بہم کریں کلام سودا
 بہت کے ہوئے ہو شیخ رولہ و رسم منزل کو
 یہاں منزل کو بھی ہم جادہ منزل سمجھتے ہیں
 شیخ۔ سرگردہ۔ پیشوا۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ یہ نام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
 شیخ۔ خانقاہ کا سردار، سجادہ نشین، حلقہ،
 صوفی۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ نام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
 شیخ۔ مسلمانوں کی چار ذاتوں کے شیخ، پتید
 نبیل، شہان) میں سے ایک ذات۔ اردو لٹخ
 شیخ۔ آل شہان، سب سے بڑا پیشوا، دیر
 عرب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔

قول فیصلہ۔ بحیثیت خطاب استعمال میں ہو۔
 شیخ الرئیس۔ دو علی سینا کا لقب اس
 حکیم کا پورا نام مولف کا لقب و کنیت (دو علی الحسن
 الملقب بہ شیخ الرئیس) الگائی پر سینا سینا
 شیخ الرئیس کے بعد عبد کا نام تھا۔ مشہور
 مطابق مشہور عہد، افشہ قریب بخارا پیدا
 ہوا اور مشہور مطابق مشہور میں انتقال کیا
 اس کے تصانیف میں الشفا اور القانوی فی الطب
 بہت زیادہ مشہور ہوئی، اس نے مختلف علوم و
 فنون میں تقریباً سو کتابیں لکھیں، طبیعات، ریاضیات
 کیمیا، میاقبات پر ان کتابیں تھیں اور کتب کلام
 غلام، روشنی کے سلسلے میں اس نے تحقیق کی ہو جو
 دور میں بھی طب کا دار مدار شیخ الرئیس کے تصانیف
 و مجربات پر ہو۔ فارسی ترکیب کے ساتھ لٹخ شیخ
 میں استعمال کرتے ہیں۔

کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس
 کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت
 شیخ الشیوخ۔ تمام عالموں اور فاضلوں کا
 سرگردہ، پیر، مشائخ۔ عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ
 طبقہ کے زبان۔

قول فیصلہ۔ فارسی ترکیب کے۔ شیخ شیوخ
 میں استعمال ہوا ہے۔

کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس
 کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت
 شیشیانی۔ بڑا قوم شیخ کی عورت، شیخ کی جوڑو
 شہنائی کی یہ پتیاں اگر ہمارے پاس
 چھائیں روزین بیچ کے دلبر لائے پاس جان صاحب

قول فیصلہ۔ عام بول چال میں شہنائی کہہ دیا ہو۔
 شیشیانی۔ بڑا کس کبھی۔ شہنائی کہہ دیا ہو (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ اب راج نہیں۔
 شیخ چلی۔ شیخ کو تعظیم سے کہتے ہیں۔ اردو
 غیر نصیب، راج۔
 شیخ چلی۔ بڑا طنز سے بھی کہتے ہیں۔ اردو
 غیر نصیب، راج۔

مبارک ہو کعبہ تمہیں شیخ جی
 یہ بندہ تو بیت القنم کو چلا
 شیخ چلی۔ بڑا وہ شیخ جو چلے کشتی کرتا کرتا
 غلغلہ مٹا دے اور ہوش و حواس کے اختلال میں مبتلا
 ہو گیا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ مولف فرہنگ کا صفیہ نے لکھا ہو
 اگر اس لٹخ کی اصل چلی، یعنی احسن فراڈیہ میں
 تو بڑے نسبتی لگا کر چل کر لیا ہو اور اگر اصل کا
 مخفف خیال کرتے ہیں تو وہاں پہلے کشتی سے مراد ہو
 کیونکہ اس کا زیادہ سے بھی آدمی پاگل ہو جاتا ہو
 (فرہنگ آصفیہ)

اہل کھنواں حسن میں بالکل نہیں بولتے۔
 شیخ چلی۔ ایک فرض احسن جس کے تھے
 دیگر نے گڑھ رکھے ہیں۔ (عجاز ۱۲) احسن ہنسنا
 وہی۔ اردو، مذکر، راج۔

موجودہ کاروبار سے جو
 ناخوش ہو کر کہے کہ دیکھو
 آئندہ زمانہ ہو خوش آئند
 اس میں بزرگی فلاح دہ چند
 کھو بیجا ہو وہ شیخ چلی
 حاصل اس کو نہ ہوگا کچھ

شیخ چلی کا منصوبہ یہ۔ (کراچی منبر)
 جو بالکل دیکھ ہو۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ۔ اس کا مضمون ہو وہ تدبیر جو

نا قابل عمل ہو۔ میں مفہوم شیخ چلی کی سی باتوں سے
ادا ہوتا ہوں اور کھنڈ میں بھی زیادہ بولتے ہیں۔
شیخ چلی کی کہانی :- جوانی قسطنطنیہ
باتیں، لاطال، مصلوبہ۔ اردو عوام کی زبان۔
قولہ فیصلہ :- شیخ چلی کی کہانی یہ ہو کہ ایک تھے
شیخ چلی ایک دن انھوں نے دو انڈے خریدے
کسی نے پوچھا یہ دو انڈے کیا کر دے گے جواب دیا
کہ دونوں کو بٹھائیں گے بچے نکلیں گے۔ مرغیاں
ہوں گی وہ دونوں مرغیاں جب انڈے دیں گی
ان کے انڈے بٹھائیں گے ان کے بچے جب نکل کے
جوان ہوں گے تو شیخ کے بکری خریدیں گے جب
ایک بکری سے بہت سی بکریاں ہو جائیں گی تو کچھ
خریدیں گے اس طرح بڑھتے بڑھتے آخر خریدیں گے
جہاں تک کہ بہت بڑے رئیس ہو جائیں گے بشارت
ہو گی بچے ہوں گے وہ بچے جو بڑے ہوں گے ہر
جیسے مانگیں گے۔ ہم بٹھا ہوں گے ایک طمانچہ ماریں گے
یہ کہہ کے جو طمانچہ ماننے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو
دونوں انڈے زمیں پر گر گئے ٹوٹ گئے ریسار
منصوبہ خاک میں مل گیا۔
شیخ چند ال نہ لے کسی نہ لے بال
یعنی ایسا بلا چٹ اور ناخوش ہو کہ مکھی اور
بال تک کی پردہ انہیں کرنا۔ سبب منکر جاتا ہو۔
اردو کہادت :- (فرنگ آصفیہ)
قولہ فیصلہ :- مولف محاورات ہندوستان
نے اس خصل کو ذرا سے فرق کے ساتھ بیان کیا
ہو :- شیخ چند ال نہ چھوڑے کھی نہ چھوڑے بال
بہر حال کھنڈ میں اب کسی صورت سے مانج نہیں
شیخ خرم :- فاجہ زارہ مستحق ویر بزرگ
بہت بڑا واعظ۔ فارسی ترکیب مذکور فیض ناسخ :-

نہیں ملنے پہلے شیخ حرم سارا تقدس ہو
پہرین سے تو سجدہ کر کے سوتے صنم لے
شیخ ڈوڈو لول :- بارش کو روکنے کا ٹوکا
کپڑے کا گدانا کے اس کی کمر سے ایک گھڑی بانٹ
بارش سے پانی میں کڑی کے سہارے کھڑا کر دیتے
ہیں۔ اس گدے کو شیخ ڈوڈو لول کہتے ہیں۔ اردو
دہلی کی زبان۔
کبھی کہتا تھا یار دتیل جلاؤ
کبھی کہتا تھا شیخ ڈوڈو لول
شیخ خرم :- شیخ کو کہتے ہیں۔ اردو منکر
(نور اللغات)
قولہ فیصلہ :- اہل کھنڈ انہیں بولتے۔
شیخ سداو :- جاہل عورتوں کا فرض دل
نواہ میں۔ اردو منکر کرنا۔
ٹھیک میں بیٹھ بڑھے چوڑے کو جب پلایا
تب شیخ سداو اس پر غصے کو کھا کے آیا
کسی کو جس سے ہوا غنا اس شیخ سداو سے
کہے ہو آپ کو نئے میاں کی کوئی حرم
قولہ فیصلہ :- مولف لغات النساء لکھا ہو کہ
عورتوں کے ایک معتقد علیہ حال کا نام جسے میراں
بھی کہتے ہیں۔ اس کا مزار اردو ہے میں زیارت گاہ
جلا بنا ہوا ہے جس طرح ضعیف الاعتقاد عورتوں
نے بہت سے مقتول علیہ فرض خدا رسیدہ اولیا و شہ
داں رکھے ہیں۔ اس طرح پراہ کو بھی اس میں شامل
کر دیا ہو۔ چنانچہ ان کے حسب ذیل نام ہیں۔
شیخ سداو۔ زین خاں۔ صدر جہاں۔ نئے میاں۔
چہرا تہ۔ شاہ دریا۔ شاہ سکندر۔ ہفت پرہ۔
یعنی لال پری۔ زرد پری۔ سبز پری۔ سیاہ پری۔
آسمان پری۔ دیبا پری۔ نور پری۔ اگرچہ یہ سب

ان کے مانے ہوئے صاحب اثر ہیں مگر شاہ دریا۔
شاہ سکندر اور ساتوں پریوں کی نسبت اعتقاد
ہو کہ سب آپس میں بہن بھائی ہیں۔ خدا تعالیٰ
نے انہیں جنت سے حضرت زہرا فاطمہ علیہا السلام
کی خدمت اور ساتھ کھیلنے کے واسطے دنیا میں
بھیجا تھا۔ یہ سب ان کے فلام اور لڑکیاں ہیں۔
اس وجہ سے ان کو اوروں پر ترجیح دیتی ہیں۔
اور شاہ سکندر اور شاہ دریا کو نورانی شہزادہ
بھی کہتے ہیں۔ (لغات النساء)
شیخ کا بکرا۔ وہ بکرا جو شیخ سداو کے
نام پر ذبح کرتے ہیں۔ اردو منکر کرنا۔
سداو کی جاں گاہ ہو اور شیخ کا بکرا
تھکارا کھنڈا سے تم پیر نہ رکھتا۔
قولہ فیصلہ :- شیخ سداو کا بکرا نہ پادہ زبانون
پر ہو۔ بہت مرٹے آدمی کو بھی خاق سے چشم نہ
کا بکرا کہہ دیتے ہیں۔
شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ :-
جس چیز سے جس کو کچھ تعلق نہ ہو اس چیز کی
کیفیت وہ کیا جانے سب کوئی شخص نہ سمجھتا
ایسے معاملے میں دخل دیتا ہو جس سے وہ لاعلم ہو
تو کہتے ہیں۔ اردو منکر کرنا۔ عوام کی زبان۔
بھلے جھڑ :- آزاد حضرت شیخ کیا جانے صابن کا
کا بھو انڈے کے آئے رونما اپنی آنکھیں کھولنا
بھینس کے آگے میں بجائے جیسی کھڑی پگرائے۔
(فسانہ آذرلو)
قولہ فیصلہ :- بھاؤ کی جگہ نرغ بھی استعمال کیا گیا
ہو یعنی یوں شیخ کیا جانے نرغ صابن کا۔
نا فہم کرے سفر کو مطعون
شیخ کیا جانے نرغ صابن کا (فسانہ آذرلو)

مؤلف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہوگا (اصل میں)۔
 شکل یوں ہو سیکھ گیا جلنے صاحب کا جھانڈا۔ کیونکہ
 سیٹھوں کو نہ تو اس سے کام پڑتا ہو اور نہ وہ
 لوگ چربل ک لاگے کے سبب اس کا بیوپار مناسک
 سمجھتے ہیں۔

اگرچہ شیخ بخدی میں شہر قرار دے کر لکھتے
 ہیں کہ اس کو ادنیٰ سودوں سے کیا خبر ہو معنی کی
 چیز سے جس کو قفل نہ ہو یا جس کام کو جس سے
 مناسبت نہ ہو اس سے معنی کرنا حاصل ہو
 کیونکہ وہ اس کی کیفیت اور قدر سے واقف نہیں
 ہوتا۔ یہ بعینہ ایسی ہی شکل ہو جیسے گدھا کیا
 جانے زعفران کی قدر یا بندر کیا جانے اور ک
 کامزہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

عام طور سے زبانوں پر شیخ کیا جانے صاحب کا
 بھانڈا ہو۔

شیخ بخدی: شیخوں کا لقب۔ اصل میں
 ایک شیخ کا لقب تھا۔ ایک دفعہ شیخوں کا کھار
 عرب کی مجلس شورشہ میں اسلام کے مذاہب مشورہ
 دینے کے لیے اس شخص کی شکل میں آیا تھا اس لیے
 اس کا لقب ہو گیا۔ (نور اللغات)

شیخ نے کچھ سے کو بھی عادی ہوئے۔
 مشہور ہو کر شیخ کا متا ضرور ہوتے ہیں۔ اردو میں
 رائج۔

قول فیصلہ:- اس کا قصہ یوں مشہور ہو۔
 ایک شیخ صاحب دریا کے کنارے کھڑے ہوئے
 پار اترنے کی تربریں سوچ رہے تھے۔ اتنے
 میں ایک بڑا کچھو اکتارے پر آیا۔ شیخ صاحب
 کو منزدرد دیکھ کر پوچھنے لگا کہ آپ کیا شیخ
 رہے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا بھائی پار اترنے

کی تہ میر سوچ رہا ہوں۔ کچھو سے نہ کہا اگر میں
 آپ کو پار لٹھا دوں تو آپ میرے ساتھ کیا سوک
 کریں گے۔ شیخ جی بولے اس شکرانہ میں بکرا
 ذبح کروں گا تو اس کا گوشت کھا لینا۔ اس
 بات پر کچھو راضی ہوا اور پشت پر بٹھا کر دریا
 کے پار آتا رہا۔ جب شیخ جی سے کہا دعوہ
 الینا کیجئے۔ آپ نے اپنے سر میں سے ایک جوں
 نکال کر چٹ سے ناخن پر دے ماری اور
 پتے پھرتے نظر آئے۔ اس روز سے یہ جملہ مشہور
 خیالات ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

شیخ بخدی: شیخ اول و دوم معروف
 و فتح پنجم (پچاس برس کے بعد سے اخیر عمر تک کا
 زمانہ۔ بڑھا ہونا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے
 کی زبان۔

قول فیصلہ:- مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہوگا
 اس کا صحیح ترجمہ بڑھوس ہو۔ نیز یہ بھی لکھا ہوگا کہ
 شیخ بخدی کے بدلے شیخ خیت بولتے ہیں؟ حالانکہ
 شیخ خیت ہی زبانوں پر زیادہ ہو اور معنی وہی
 ہیں جو اوپر لکھے جا چکے ہیں۔ وہ شیخ خیت کی
 ترکیب سے زبانوں پر آتا ہو۔ یہی شیخ خیت
 کے معنی وہی بڑھا ہونا نہ کہ بڑھوس۔ شیخ خیت
 معنی بزرگ اور سردار ہونا بھو آیا ہو۔ مگر ان
 معنوں میں شیخ خیت نسبت زیادہ مستعمل ہو رہا ہوگا
 جیسے "جلے کا قفل چراغ رقص و سرود کا گل ہونا
 تھا کہ ایک نیا گل کھل میں آزادانہ جامہ شیخ خیت
 تہ کر رکھا؟ (فسانہ آزاد)

شیخ و شاب: بڑھے اور
 جوان سب کے سب۔ عربی الفاظ کا فارسی
 ترکیب فصیح رائج۔

نیزہ یا لیسیم نے بھی کھ کے بیج و تاب
 چلنے لگے جو دار ہونے لگے شیخ و شاب
 شیخ و شاب: بہت بڑا عالم جس کا نظیر
 اس کے زمانے میں نہ ہو۔ اپنے زمانے کا علمبردار
 فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

موتوں میں دارنے کی بہت پرستی اختیار
 ایک شیخ وقت تھا سوچی برہمن ہو گیا
 شیخوں کی شیخی پوچھانوں کی بڑے شیخوں کی
 ڈینگ اور پوچھانوں کی جو بڑے مشہور ہو رہے تھے
 قول فیصلہ:- کھڑے پور خاں یوں بولی جاتی
 ہو۔ شیخوں کی شیخی پوچھانوں کی بڑے شیخ لگے ڈنگ
 پوچھان لگے ڈنگ۔

نیشخی: (یا الفتح) تفسیر
 لا بازنی، گھنڈا، ڈینگ ڈانگ۔ اردو میں
 غیر فصیح۔

علم سے لاکھ ہو شیخی تری برے تقدیر
 نہ کہ کوئی تجھے شیخ غلیظہ الزمت ذوق
 قول فیصلہ:- عام طور سے بالکسر بولتے ہیں۔
 شیخی اس میں کھسٹر جائے۔ سارا غرور
 خاک میں مل جائے۔ اردو میں بازاری زبان۔

کان میں ان کے یہ جو پڑ جائے
 شیخی اس میں ابھو گھسٹ جائے (غریب مشت)
 شیخی اور متن کا نسخہ: بے جا شیخی

اور نمود کرنا۔ اردو میں۔ (نور اللغات)
 قول فیصلہ:- دل کے ایک تہلیم لکھتے تھے
 یہ معنی لکھے ہیں "دکھیلنے میں استاد کی کا دھوئی
 کرنا اور پھر ناؤں میں تین کالے جو ادھار داؤں
 ہوتا ہوا آتا، اسی سبب سے بے جا شیخی ناسخ
 کا ڈینگ بے قارہ کا فخر۔

موت فرہنگ آصفیہ نے یوں لکھا ہے۔
(مقام بازی کا دعویٰ کرنا اور پھر تین کالے یعنی
خالی داؤں لانا شیخی ہمیشہ خالی ہی جاتی ہے
اور شیخی خورے کو بہر حال خورے تری شیخی ہی
خالی ڈنگ ہن ڈنگ ڈنگ کے سوا کچھ نہیں
بیجا شیخی کرنے والے کی نسبت بھی بولتے ہیں
یعنی جیت لاف بیجا مارتے ہوئے فرہنگ آصفیہ
لکھتے ہیں عام طور سے زبانوں پر یہ مثل
نہیں ہے۔

شیخی باز۔ گھنڈی۔ ڈنگ کی لینے والا
وہ کالے یا کھنکے والا۔ اردو صفت، مذکر
عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔
شیخی بگھارنا۔ ڈنگ مارنا، اپنی تعریف
کے بل باندھنا، اترانا، تعس کرنا۔ اردو صفت
غیر فصیح، راسخ۔

دم سے انھیں بڑی بہت ان کا جہل لگایا
زاد کمال اپنی شیخی بگھارتے ہیں
قول فصیل اس کی منفی صورت نسبت زیادہ
راسخ ہے۔

رفت اس ترک کو کھیل کے کہا جاتا ہے
آتش شوق سے شیخی نہ بگھائیے دیا
جس کے متعلق کہنا ہوتا ہے نہ یاد ترسی سے
مخاطب ہو کے کہتے ہیں۔ جیسے بہت شیخی نہ
بگھاریے (بگھارو) یا اتنی شیخی نہ بگھارو بگھاریے
یا گھار یا یاد شیخی نہ بگھاریے وغیرہ۔

ڈنگیں بڑھ کر مارے نہ ڈا
اتنی شیخی بگھاریے نہ ڈرا عروج الفت
میں بساں رہنے لگے شیخی نہ بہت بگھوے بگھار
پردہ خوب ہو معلوم اصالہ تیری جان سا

شیخی جانا۔ بڑا دکھانا، خود کشی کرنا
اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرحت۔ طرز تعلیم سے بالکل ناواقف
دجلہ و فرات ہندوستان میں بتا رہا ہوں ہاں ہم
شیخی جاتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

شیخی جھڑنا۔ غرور جاتا رہنا، سبک ہونا
خفت ہونا۔ اردو صفت، دلی کزبان۔

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری شیخی ان کی جھڑک دیکھ کر بعد
شیخی خاک میں ملنا۔ غرور مارتا رہنا۔
اردو صفت، غیر فصیح، راسخ۔

محل صرحت۔ تعلیم نے جھٹ کر آباد کو گود
میں اٹھایا وہ استاد کیوں نہ ہو۔ میان مال
کی شیخی خاک میں مل گئی۔ (فسانہ آزاد)
شیخی خور۔ گھنڈی، ڈنگی، مدد کی
پانکھے والا۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں
کی زبان۔

محل صرحت۔ شیخی خور سے کہا تیرا گھر تیرا
کہا ہے میری شیخی تو میں میں ہو تو بگھار
شیخی خودی۔ شیخی خور کی تائید دونوں
کی پانکھے والی عورت۔ اردو محام اور عورتوں
کی زبان۔

کس قدر تم بھو شیخی خوری ہو
کتنی سفلی ہو کیا چھو رہی ہو
شیخی خوری۔ غرور، تعلی، ڈنگ، مدد کی
پانک۔ اتراہٹ۔ اردو صفت، راسخ۔

محل صرحت۔ بگھو میں اچھا غیر خاطر ہو تم
تم بھی کیا یاد کرو گی۔ شیخی خور میرے زانی
میں نہیں ہے۔ (فسانہ آزاد)

شیخی خور سے کہا تیرا گھر تیرا
کہا بلا سے میری شیخی تو میرے پاس ہے
شیخی باز کو اپنی خودی کے کام نفع ہو یا نقصان
اردو مثل۔ (محاورے ہندوستان)
قول فصیل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے
"جتا ہے کجگہ" لکھا ہے اور میرے پاس
ہے کے بجائے "میری بغل میں ہے" لکھا ہے۔
اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

شیخی دھری رہ جانا۔ شیخی نہ چلنا،
ڈنگ کا اثر نہ ہونا۔ اردو صفت، عوام کی زبان
محل صرحت۔ بہت دعوے کے ساتھ گئے تھے کہ
آج کھیت پر قبضہ کر لوں گا وہاں بد معاشوں
کا سامنا ہو گیا۔ سارے شیخی دھری رہ گئے۔ چپکے
کان دباے گھر چلے آئے۔

شیخی کر کر می ہونا۔ دھو جانا، دھنڈ
جاتا رہنا، سبک ہونا، کسی کے آگے کسی کا خیف
ہونا۔ اردو صفت، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال
خاک میں مل کے بھڑا کہ کو بڑا دکھانا

کر کر می ہو گئی لیکن وہ شجیت نہ گئی (دلی کا قیام خفت)
بدنامی مجھ اس میں ہو تری دیکھ
ہو جائے گی شیخی کر کر می دیکھ

شیخی کرنا۔ اترانا، ڈنگ مارنا۔ اردو صفت
غیر فصیح، راسخ۔

اتنی ہیں کو شیخی کرنا۔
ہاں نہیں یہ خدا کو غرا
شیخی گھسٹ جانا۔ لکنا، لکھنا، گھسٹ جانا
عوام کی زبان۔

کان میں ان کے جو پڑ جائے شوق
ساری شیخی ابھی گھسٹ جائے (فولاد)

قول فیصلہ :- یہ شوق کہ متون فریب عشق کا
شعر ہو دوسرا مصرع یوں ہو -

شعنی اس میں ابھی گھسٹ جائے

گھنٹہ بزاری عوام اسی طرح بولتے ہیں -

شعنی مارنا :- شعنی گھارنا - (دراغفات)

قول فیصلہ :- اہل گھنٹہ اس عمل پر شعنی گھارنا
بولتے ہیں -

شعنی میں آنا :- اترنا جانا - اردو صرف

عوام اور عورتوں کی زبان -

محل صرف :- میان آنا دے کہا میں زیادہ
میں نہ آئیے - گھنٹہ کی گھنٹہ ہی ہوا کھائیے -

(فسانہ آزاد)

شعنی نظر آنا :- شعنی کی حقیقت کھ جائے -

اردو صرف عوام کی زبان -

عمر سائے میرے وہ بت مشوہ کر گئے

تو اپنی ابھی شیخ کو شعنی نظر آئے جرات

شعنی نکل جانا :- غرور خاک میں ل جانا

گھنٹہ جاتلہ بنا - اردو صرف عوام کی زبان -

محل حق :- عدلیہ کو ہی مگر پہنچا دیکھا شکر کھیل

خزاق عید طمطراق فر دکش جو حیران ہوا کہ

ہمارے آدھی گریں نے فرار پر قرار کیا - حکم ہوا

بارگاہ شادہ ہو - بل کرتا ہوا بارگاہ میں آیا -

ساتھ سزار کا دھڑکا اتر - مرداروں سے پوچھا

کیفیل اسی طرح سے فر دکش جو - کچھ ہمارے گئے

سے نہ گھبرا یا - سرداروں نے - عشق کی اب اس کے

پاس نوت بھی زیادہ ہو گئی ہو - زور بازو پر گھنٹہ

ہو - صبح کو ساری شعنی نکل جائے گے -

(طالع پرش ریا بلد ششم)

قول فیصلہ :- اس کا شعنی شعنی نکال دینا

یہی زبانون پر ہو -

شعنی نہ چلنا :- غرور ٹوٹ جانا - اردو صرف

عوام کی زبان -

ساتھ مندوں کے شعنی کچھ نہ حضرت کے چل

شیخ جی وہ آپ کے ساتھ شینت کیا ہوئی قرار

شہر :- غریب مگر - کید - عربی مرکز ذریعہ

قول فیصلہ :- اردو میں زبانون پر نہیں ہو -

شہر :- (بفتح اول) دیوانہ، عاشق، دہشت

عشق میں ڈوبا ہوا - فارسی صفت فصیح راج

اذان دی کچھ میں ناقوس دیر میں بھونکا

کہاں کہاں ترا شیدا تجھے پکار آیا برق گھنٹہ

قول فیصلہ :- بلبل دل اور عاشق ان تین لفظوں

کے ساتھ بطور مضامین آتا ہے - (بلبل شیدا)

دل شیدا، عاشق شیدا

ہو گری دقاسے شگفتہ نہ گل کدول

(بلبل باں اپنی اس پر بلبل شیدا ہزارے

بازمی ہو عیش شہ کی دھم میں ہے

مندیب) غم غریب شیدا پر

کبھی تو اور کبھی سزار با غم

(دل) غم من خال دل شیدا پایا

عاشق شیدا علی مر قضا کا ہو گیا

(عاشق) دل راندہ نصیری کے خدا کا ہو گیا

شہر :- ہونا - دیوانہ - عاشق - شہر

میں ڈوب جاتا - اردو صرف فصیح راج

کیا زخم جا جب شب نے پیدا

ہوئی نور سحر پر خلق شیدا (الف لیلم)

ہوئے ماں باپ ہند میں پیدا

دل سے اس سحر میں پاتے شیدا (دراغفات)

شہر :- دیوانہ - آغوش - عاشق -

فارسی صفت فصیح راج

پہرے کا نہ کوئی چاہنے والا ایسا

م غنیمت سمجھ اس عاشق شیدا کا

قول فیصلہ :- مولف فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے

کہ اس میں جو ایسے سخاوتی ہو اس کی نسبت دلوں کا

یہ اعتراض ہو کہ اگر اسے ایسے مصوری قرار

دیں تو فارسی والوں نے لفظ شیدا کی اس معنی

میں کہیں نہیں باندھا - اگر ایسے زائد ٹھہرا

تو وہ محروم نہیں آئی - ایک چند کے سو گئی

اس کو نہیں گتا - ہاں اگر ایسے فاعل کہیں تو

قریب قیاس ہو چنا سچ مندرجہ بالا معنی اسی

لحاظ سے لئے گئے ہیں حضرت نیر خشاں نے

ایک مقام پر اس طرح باندھا ہے -

خوشا عید خود کارائی کہ از رخ پردہ بکشاں

بر شنا قان شیدائی ہمال خوش بنائی - نیر نشان

فارسی میں اس کے معنی دیوانگی اور شور و گدگاہی

ہیں مگر اردو والے استعمال نہیں کرتے -

شہر :- ہونا - عاشق ہونا - کسی کو بہت

زیادہ چاہنے لگنا - اردو صرف فصیح راج

لین لگا ہوں نے بلائیں خوش ناورد بارگاہ

آنکھیں مدقے دل خدائی، ہاں شیدائی ہوئی

شہر :- (دکرا دل) ایسے معنی حبشیوں

کا لقب - فارسی مذکر راج

محل حق :- بالقی کوڈ پیش تو چنگر زکر منزلوں

دور پہنچے - میراج رستم سیستان فدا تو شہر

لند ہو بہت خواں سنازل پہلوانہ اسفندیار

یوں تن کو چنگیوں میں (زادیں) - (فسانہ آزاد)

شہر :- شہر دینا - عورتوں کی زبان -

قول فیصلہ :- گھنٹہ میں مرد عورت سب شہر دینا

بولتے ہیں نہ کہ شے دینا۔ (فرہنگ اثر)
مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہو۔
شیر: پلہ درون شیر سنسکرت میں کثیر۔
دودھ، وہ سفید اور رقیق مادہ جو حیوانات
کے قطنوں اور بچے جننے کے بعد دودھوں کی
چھاتیوں سے نکلتا کرتا ہو۔ فارسی، مذکر،
فصیح، راج۔

تم نے پایا ہو شیر جناب بٹول کا
ابنت پر رحم کیجئے صدقہ بٹول کا نہیں
شیر: دیکھو اول ویائے بھول مٹانی مٹا
دعوت میں، ایک مشہور درندہ، اسد فارسی
مذکر، فصیح، راج۔

پھر تاہم سبیل حوادث کے میں ہوں گے
شیر سیدھا تیرتا ہو وقت رفتن اب میں دون
شیر: (کنایت) بہادر آدمی، دلیر، فارسی
فصیح، راج۔

کس شیر کی آہ جو کہ رنگ کانپا ہو
رنگ ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہو شیر
شیر: پرنالے کا سبز جو شیر کی شکل کا
بنایا جاتا ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

سگہ و دربان سے جو بچتا ہوں میں کچے
شیر کوٹھے سے اتر آتا ہو پرنالے کا شیر
شیر: مستغنی، بے پروا، جیسے اس کے پاس
کچا ہو کیوں نہ دل شیر ہو۔ (فرہنگ صفیہ)

قول فیصل: یہ ان معنی میں دل کے ساتھ ہیں
اس کا صحت ہو۔

شیر: سب سے، سا جی، تقسیم، انگریزی
مذکر، راج۔

شیر: (یائے بھول) بڑے منہ کے کتے

کو کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، راج۔
قول فیصل: کبھی کبھی محبت سے بچوں کو
بھی کہتے ہیں۔ وہاں شیر بمعنی شیر آواز ہو
شیرازہ: (یائے معروف) ایران کا ایک
مشہور شہر۔ جہاں کا قبل مشہور ہو۔ اس شہر کو
عمر و لیت نے آباد کیا تھا۔

شیرازہ: (یائے معروف) وہ جہنم جو
کتاب کی جو بندی کے بعد پٹے کی دونوں
خو بصورتی اور سلائی کے مضبوط رہنے کے لیے
لگا دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، راج۔

صرف شیرازہ جو ہوا تیار
ہو رگ جان عاشقان دار
سودا

قول فیصل: اس سلائی کو بھی کہتے ہیں
جو کتاب کے پتھوں پر لگ جاتی ہو۔

جو ملتا مار کوٹ کچھ کو اس زلف منبر کا
تو ہوتا باعث شیرازہ ان اجڑے ابتر کا
مؤلف نور اللغات نے مندرجہ ذیل معنی میں لکھے
ہیں: انتظام سلسلہ بندش، اجتماع، جمعیت
اس کا ایک مفہوم ترتیب اجزا بھی ہو۔

جہاں کد ل کا شیرازہ فراہم کرتا جاتا ہو۔
یہ محفل اور درہم اور برہم ہوتی جاتی ہو مگر لکھا

شیرازہ باندھنا: اجزائے کتاب کی
سلائی کرنا۔ پریشانی چیز کو یکجا کرنا۔ اردو
فصیح، راج۔

کچا ہو سوز دل پر پروانہ ہیں ورق
شیرازہ تاریخ سے باندھو کتاب کا خود

ہم نے تار نظر دیدہ وحدت ہیں کے
کلیہ یہی کہ شیرازہ اجزا باندھا

شیرازہ برہم ہونا، تسلسل قائم نہ ہونا

ابتری ہونا، نظمیں ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
جو شیرازہ برہم جس گھڑی تار نفس ٹوٹا
پریشانی ہو گیا مجھ کو اس کے چار منبر کا
قول فیصل: اس کا ایک مفہوم جو اتحاد و تعلق
اور یکدل نہ رہنا۔

اپنا شیرازہ ہو چکا برہم نظم بلاطی
اب ہوا مر محال جمعیت

شیرازہ بکھرنا: ابتری ہونا، اردو صرف
فصیح، راج۔

بھلے بھٹو: جس قوم کے لوگ خود غرضی اور
خود پرستی کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں اس قوم
کا شیرازہ بہت جلد بکھر جاتا ہو۔

شیرازہ بند: کتاب کی جو بندی اور
سلائی کرنے والا۔ (بجائے ناظم نظم
فارسی، فصیح، راج۔

شیرازہ بند دفتر امت ہیں مر لفظ
دشت پناہ شکرات ہیں مر لفظ
شیرازہ بندھنا: لازم، کتاب کی
جو بندی ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔

کون مضمون اگر لکھتا میں اس حال پریشان کا
کبھی بندھنا شیرازہ مرے اور ان دیوان کا

قول فیصل: ایک معنی میں نظم قائم ہونا۔
تاریخ کو دکھا کر دل عاشق سے کہا

شیرازہ بھلے بھٹو اسرار بندھ

شیرازہ بندی: جو بندی، کتب کی
سلائی۔ فارسی، مؤلف فصیح، راج۔

بھلے بھٹو: آج شیرازہ بندی اجزائے کتاب
زمین و آسمان منظور ہے۔ دشمن کو زیر و زبر

میں سرور ہے۔ (ظلم ہوش ربا)

شیرازہ ٹوٹا

۲۳۷

شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں

شیرازہ ٹوٹا۔ ٹانکا ٹوٹا۔ انتظام

اور ترتیب قائم نہ رہنا۔ اتر ہونا اور بولنے

قول فیصلہ۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شیرازہ کھل (یا) کھل جانا۔ باج

کتاب کا ٹانکا ٹوٹ جانا اور اسے کتاب کا

ہو جانا۔ اردو صرف فصیح راہجہ۔

اور اقل کھل صبا سے نہیں ہیں شیر

شیرازہ کھل گیا جو چین کی کتاب کا

تغیر سے بند بندہ قضا جی کا

شیرازہ کھل گیا تھا خدا کی کتاب کا

شیرازہ منتشر ہونا۔ بدلی ہونا

میں قتل واقع ہونا۔ اردو صرف فصیح راہجہ۔

شیرازی۔ شیراز کی طرف اشارہ

صفت فصیح راہجہ۔

شیرازی۔ ایک قسم کا گورکھ پتر

اس کا قد بڑا سینہ چوڑا آنکھیں بڑی

سر بڑا تکیاں سوتی پنجوں میں پھول یعنی

پر پیٹ سفید اور اوپر کے تمام پر سبز

سبز بازو ہوتا ہے۔ اردو مذکر۔

(خبرنگ آصفیہ)

شیر الہ۔ خدا کا شیر مراد حضرت علی

علیہ السلام۔ فارسی ترکیب راہجہ۔

نویں نام درج میں شجاعت بنا دیں

شیرازہ شیرازہ شیرازہ میں

شیر اندازہ لیا شیرازہ میں

شیرازہ دلیر فارسی صفت اعظم یافتہ طبقہ

قول فیصلہ۔

شیرازہ کھل گیا جو چین کی کتاب کا

تغیر سے بند بندہ قضا جی کا

شیرازہ کھل گیا تھا خدا کی کتاب کا

شیرازہ منتشر ہونا۔ بدلی ہونا

میں قتل واقع ہونا۔ اردو صرف فصیح راہجہ۔

شیرازی۔ شیراز کی طرف اشارہ

صفت فصیح راہجہ۔

شیرازی۔ ایک قسم کا گورکھ پتر

اس کا قد بڑا سینہ چوڑا آنکھیں بڑی

سر بڑا تکیاں سوتی پنجوں میں پھول یعنی

پر پیٹ سفید اور اوپر کے تمام پر سبز

سبز بازو ہوتا ہے۔ اردو مذکر۔

(خبرنگ آصفیہ)

چونکہ شیر بکری پانی پیتے ہیں

انکے پتر سے دل نہ چمکتی کہ پانی دیکھ کر

لگے۔ شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر بکری پانی پیتے ہیں

شیر دہال

شیر دہال یہ وہ مکان جو دروازے کی طرف سے عرض میں کم اور نیچے کی طرف سے زیادہ ہو۔ اردو صفت (نور اللغات)

قول فیصلہ: لکھنؤ میں عام طور سے رہائش پر نہیں ہوتا۔

شیر دہاں کڑے: وہ کڑے جن کی گھنٹیاں شیر کے منہ سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اردو: سڈکڑ، فصیح: راج۔

محلے شیر: شوکا آستینوں والا چوڑی کے سڑے شیر دہاں اور نازک، رک شیر (دھنا آئنا)

شیر دنیا: بچے کو دودھ پلانے والا دوسرا عیسیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دبا جب ہرے ماں نے اسے شیر کیا اس شیر میں عشق آگے شیر دہاں سے

قول فیصلہ: عام زبان دودھ دینا جو شیر ذوالبدن: جس میں بدیہی عام سے مراد جو فارسی ترکیب سے

شب بخت میں سس مگر یہ کرم محل فرزند اپنا بناتے تھے شیر ذوالبدن اور

شیر رہنا: غالب رہنا، سادی بہت۔ اردو صفت: فصیح: راج۔

محلے شیر: شیخ اب جب اپنے گھر والوں پر تکیہ رہتے ہیں مگر بہرہ سے چوں کہ

شیر دہاں: اندر دیر فارسی نڈر خج: شیر دہاں میں ہوں یہ مار کا

خج: شیر دہاں میں ہوں یہ مار کا شیر دہاں: شیر دہاں میں ہوں یہ مار کا

خج: شیر دہاں میں ہوں یہ مار کا شیر دہاں: شیر دہاں میں ہوں یہ مار کا

شیر شاہ بنوری

قول فیصلہ: شیر شاہ بنوری ایک بڑا شیر ہے جو ایران اور اس کے ارد گرد کی نوزبان کرنا ہمارا ہے۔ یہاں

مذہب: یہاں پیدا ہوا جس کا وقت کی بڑا شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

یہاں ہمارے شیر شاہ بنوری: یہاں ہمارے شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

اس دیکھ کر شیر شاہ بنوری: اس دیکھ کر شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

جو شیر شاہ بنوری: جو شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

یہاں شیر شاہ بنوری: یہاں شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

شیر شاہ بنوری: شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

شیر شاہ بنوری: شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

یہاں شیر شاہ بنوری: یہاں شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

شیر شاہ بنوری: شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

یہاں شیر شاہ بنوری: یہاں شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

شیر شاہ بنوری: شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

یہاں شیر شاہ بنوری: یہاں شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

شیر شاہ بنوری: شیر شاہ بنوری ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا

قول فیصلہ: بعض: واحد حضرت غریب کو عزیز کہتے ہیں۔ شیر کا ایک ہی بھلا

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

شیر کا ایک ہی بھلا: شیر کا ایک ہی بھلا ہے۔ یہاں

کافی ہو کہنے میں کہ شیر کے ایک ہاتھ سے ہوتا ہو
باقی تیندو سے یا بگلی سے ہوتا ہو۔ اگر یہ
امور مشاہدے کے خلاف ہوں۔ رد و کثرت۔

قول فیصلہ۔ بال بھڑ نہیں بولتے۔

شیر کا بال۔ نہ زہر ہو اس کے کھانے سے

بگڑ کر نہ بڑھتا ہو۔ اور تھیں وہ بال

سرسا دل سے محاسب ہو جواری پر

بال سے ہو سزا تو کس کے بال

وہ میں بڑھ کر نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

تو کس کے بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال کھانا نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

مر جانے کے واسطے شیر کی سوچو کہ بال کھانا کیونکر

اس سے نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

وہ بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

اس سے کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

شیر کا بال نہ ہو کہ نہ بڑھ کر نہ ہو

سے لی گئی تھ۔ اردو صرف پیرا کوں کی اصطلاح۔

محال صرف۔ شیدی میان جنرے بہتر آج کے کسی

شیر کا ٹھاٹھ نہیں لگایا۔

شیر کا دکھانا۔ شیر کا نصیب میں۔ وہ نہ لگا

اردو نصیب و راج۔

مرد فقیر حق کرتے ہیں بوریہ پر

شیر اپنے نیستان میں آتش دکاتے ہیں

شیر کا کان۔ شیر کے کا وہ کرا جس میں

بے گنجوڑ جاتی ہیں بے گنج چھانے کی صافی۔

اردو بے گنج نوشوں کی اصطلاح۔ (نور اللغات)

شیر کا گونجنا۔ شیر کا ایک خاص قسم کی

دونوں در نکال۔ اردو نصیب و راج۔

نور ذوق دل ہو عشق مرگاہ میں

شیر کو بچے نہ کیوں نیستان میں

شیر کا منہ تھپتھپا۔

کا دستور ہے شیر مار کر اس کا منہ تھپتھپا

شیر کے بال کے منہ سے بچنے کے لئے اس کے منہ

کو یا منہ کو آگ میں جلاتا۔ اردو نصیب و راج۔

کی اصطلاح۔

یاں تک عدو زمانہ ہو مرد دلیر کا

جھلیں ہیں منہ نہ دیکھتے یہ شیر کا

قول فیصلہ۔ جو کہ شیر کے بال سے نہ ہو

مرجہ ہو اس سبب سے کہ وہ بال کا عدو ہو

وہ شیر کو مارتے ہیں ان کو منہ تھپتھپا

شیر کا منہ جو مکر طمانچہ کھانا نا کھانا

کسی زبردست کو پیچھے کے زک اٹھاتا۔ اردو

مزدوک۔

دشت غربت میں جو یاد آ یا بزدلان کا

چوم کر شیر کا منہ نہ ملتا پانی کھایا

سحر

شیر کا ناخن۔ نہ شیر کا ناخن بچوں کے گلے

میں فرض حفاظت ڈالتے ہیں۔ اردو راج۔

نیزہ بیک کو جو اسے طفل حسین پر درکار

شیر خورشید کا بھجوائے مسکاناخن

شیر کر دکا کر۔ مراد حضرت علی سے ہو۔ ماہ

ترکیب و راج۔

مرکز پر اپنے حق نے کیا جس بھڑکا قرار

بھیجے حق کو بیک شیر کر دکا کر

شیر کرنا۔ یا کسی شخص کو کسی پر دلیر کرنا

زبان کرنا۔ اردو صرف نصیب و راج۔

محال صرف۔ وہ تم نے دب کر اس کو اور شیر کرنا

(نور اللغات)

شیر کرنا۔ ادھر کرنا، تیز کرنا، اردو

دہل کی زبان۔

شیر کرنا۔ آگ تو تم نے نک شیر کر دیا۔ (نور اللغات)

شیر کرنا۔ آگ۔ آگ کے بڑھانا۔ اردو

دہل کی زبان۔

محال صرف۔ شیر کی زبان کی بنا کر دو۔ (نور اللغات)

شیر کرنا۔ شیر کو لٹکا کر نا۔ شیر کو ڈانٹنا، شیر کو

ٹوکنا۔ اردو صرف نصیب و راج۔

شیر کھانا یا دیکھنا منہ لال۔

بدنام پر سب الزام ٹپ جاتے ہیں۔ اردو

ظہیر الہ ستال۔

مر غروہ آتش ہے ہر دو گل حال ہو

نیر کے سے یا نہ کھائے پانی منہ لال ہو

شیر کی آنکھ دیکھنا غضب آلہ نظر سے

دیکھنا، دشمن کی نظر سے دیکھنا جیسے کھانا دیکھنا

کا نوالہ دیکھ شیر کی آنکھ اچھے کی نسبت بولتے

ہیں، اردو صرف۔

نور اللغات

بغیر اس خیال کے کہ اس چیز کا کوئی دہشتناک
انسانی رنگ کے لیے مضر ہو یا یہ چیز شرعاً
حرام ہو اسے انتہائی رغبت سے باہر اس طرح
پیسے میں طرح اور ... پتیا کھینچ کر کئی کئی سال
کا دھرم چلا کر منہ پر شکر کے پتھر لگا کر

قائیں استعمال -
قوله فیصلہ اس کا استعمال شراب خانہ
اور اس قسم کے مضر مشروبات کے لیے جوتاہی
شیر مادہ یا نشا (کھنا) میٹھا مادہ یا اس کے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

معاونت فرمائے۔ اور یہ بھی فرمائے۔
 کے معنی: اگر کسی اور میں بھی کوئی دوسرا
 کو رکھنے کی۔ نیز ملال و ساج نامی کے
 دو دھکے۔ نام: بابر و ساج و

۱۰ فی ثواب عدل۔ جسے ان دفع تو میرا اور ہر
دو دنوں معنی قریب ایک ہی ہے۔ اے میرا
محب فرشتے! مسفیہ نے انھیں حق کی مثال میں

آتشہ کا دہی شعور درج کی ہو جو اوپر لکھا ہے
ہو اور مولف نور علی شاہ نے یہ کام تحریر کیا ہے۔

خوش جان دوستوں کہ آب میات ادری
 شیر مادر ترے دوا ہوں تو ایسا ہی شیر لکھو
 مالا کہ شعر ہے شیر مادر کے معنی نکلتے ہیں ایسی
 غذا یہ خود اک چو شیر؛ مثال ہو شیر کو مٹھا
 ہر تیرے دوست ہمیشہ زندہ رہیں گے اور تیرے
 میں آب کو ترے یہ آب ہونے پر اب نگر آؤ جوتا
 ابدی سے آب کو ترے زرد ہو، ادرے سے نہ تو
 دوزخ میں جائے رہیں گے اور ان کی حور اک
 شجرہ قہر کا نہ ہر لیا دودھ چھوگا جو ان کو بار بار
 زبردستی پیا پڑے گا۔ اس پر آب اصل سے
 شیر ز قہر دوزخ بکھڑے لیا دودھ مراد ہے
 جو اب جسم کی نور اک ہو کہ شیر مادر میں اس
 نہ رہتا دیر سے کہ یہ بیت شیر نادر بھی کہہ
 جاتا ہے نام عوب ہے کو نہ مادر کہا، وہ مگر
 عور سے مرغوب ہیں تھے یہ سیر اور کا، اطلاق
 کیا جاتا ہے۔ سو نفیس ذکر کرنے جو معنی کچھ ہیں
 ان میں شیر مادر کے مفہوم نہ دیکھ سکتے ہیں کہ
 عکس، مثال میں جو فقر و درج کیا گیا جو میں اس
 میں متفق ہوں۔ اس کا ذکر بھی کرنا
 ہنس کہنے، نکل کر دلی میں کہتے ہوں۔

حیات کیوں رہا میں نے یہاں اور یہاں
 کلمہ میں کہ جس کا مضمون ہونا ہے مضمون پر
 اور سچے شکر ہو جسے جس نے کہا کہ کوئی
 کھیلتا ہے کہ یہ کہ جس نے کہا کہ کوئی
 شہید ہوا ہے
 شہید ہوا ہے (یہ ہے مجھ کو) شہید ہوا ہے

اردو میں غیر فصیح کلمات۔

محلہ ششیرہ الحور رضیہ نہ ایک ۱۱
فیہ کا ایک شہ بارہ تھا۔

قول فیضیاءہ: ہر مہانت نور اللغات نے اس کا
سجری سنی کئے ہیں بڑا کام کرنا، بڑی جواں دہ
اور باورقہ کام کرنا: اس کی مثال میں
نقدہ درج کیا ہو ایسا ہی آپ نے شیر مارا ہے
میر پرے دم دھوے ہیں: (نور اللغات)
بہن! گھبران معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

تفسیر مال :- (یہ محرم) ایک زمین
 کی میدے کی شستر تھوڑی روٹ جس کے اجزا
 بادا، پستہ، زعفران، گئی اور دودھ وغیرہ
 اردو و موت، قیص، واکار

محلہ مشہور ہے کہ انہی مہد شاہی میاں کا
 مرنے والا اور باقر خان خاص شہید الدین
 حیدر کے باورچی محمد کو رسکا دیا ہے۔

(قدیم پندرہ ہزار ہزار آدم)

شیر ماہی :۔ ایاہ اول شہل بزوبل
 کی ایک قسم جس کے دانتوں سے پیش قبضہ کے دانت
 بنائے جاتے ہیں۔ خواہی سوٹ تھیں یا نہ
 بلکہ صرف دوسرا فصیح یہ ہے کہ انہ کے
 گلے کے پاس اسے مرنے کے چڑیا ہاتھ سے نکل
 جھے کیا معلوم تھا کہ یہ شیر ماہی ہو وہ نہ گیا ہی
 نہ نہ آتا

شیر و نان و پنیر و تخم مرغ
و آب و نمک و روغن و ...

دل سے مٹا دے جس کو نہیں مجال
 مردان اہل بیت محبوب شیعہ و مدہیں
 ادا ہی ہو جس طرح جو مرقہ

شیر مردی: جرأت، شجاعت، دلیری،
 بہادری، جیاداری، مروت، (فرہنگ اصیل)
 قولہ فصیل: اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

شیر نازک :- (یاے معروصہ) خالص
 ایسا دودھ جس میں پانی کی آمیزش نہ ہو۔
 دس ترکیب، مذکور، تسلیم یافتہ طبیعہ کی برای
 کہ نر میں شیر میں تھا اب اک نر میں تھا شیر
 اک نر میں جاری شیر اک نر میں تھا اکبیس
 شیر نازک :- نرینہ شیر۔ خاص ترکیب، غصہ راجح
 بڑے سوزی کو مارا نفس آلودہ کو عمر مارا
 ہنگ و آلودہ و شیر نر مارا توکا مارا ذوق
 قول فصیل :- (سجاء) مرد خجاء کو کہتے ہیں۔

ہزار اس نوحہ کے ادھر آفریں ہو
کہ الیا شیرز کوئی نہیں ہو (ذیل خط ۱۰)
شیرازی :- (یہ آواز بول و سکون ہے)
تیرک مادیہ - ایدہ سوختہ، فصیح، راجی

میں دشت میں نشہ کو گزرا تھا وہ بھی سوچا
وہ ایک شیر ہوتا تھا اور اس کی شیریں
شیریں بہا بہا دیا ہے (معرود) شیریں کا بڑا
برہمن تھا وہ کہتا تھا کہ (فریگ) صغیر
قولہ فیصلہ ہے اہل لکھنؤ شیریں ہی کہتے ہیں
شیریں قشالہ فریگ کے نام سے ہے وہ
شیر قشالہ فریگ کے نام سے ہے وہ

نہ ہونے سے سحر میں لغو ہے۔
وہ کے لئے تھے غیر نیکان کچھ اور
قد افضال ہے۔ (میان) جو اور بہادر کہ
ہوتے ہیں۔

عبد عباس علی شہرستان و ظاہر
شہر وانی : (۱) (۲) (۳) (۴) (۵)

شیر وانی

شیر و جان

بے کایہ و دان اچکن۔ اردو، موٹا، فصیح، راج
محله قنبر، حیدر آباد کے رگ نام طور سے
شیر وانی پختہ ہیں۔

شیر وانی: ایران کے ایک موضع شیر وانی
کا باقیہ شیر وانی سے منسوب۔ فارسی صفت
راج۔

محله قنبر: جناب مصطفیٰ رشید صاحب شیر وانی
کے آبا و اجداد ایران کے ایک گاؤں شیر وانی
کے باشندے تھے۔

شیر و شکر: ہم نوالہ و ہم یالہ آپس میں
کال رہا و ضبط رکھنے والے، ایک دوسرے
کے بہت گہرے دوست، ایک جان دو قالب
فارسی، صفت، فصیح، راج۔

درد و رہنے لگا آئینہ آتش تباہ روز
یار کو غیر سے ہی نہ و شیر و کیوی

قول فیصل: اس سلسل میں بھی اشتہار کیا ہو
بے زری سے بے سادہ و خوشی کیا کریں
ہم سے دنیا صورت شیر و شکر ملتی نہیں بھر
شیر و شکر: ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا۔
فارسی۔

قول فیصل: وہیں لکھنؤ نہیں بولتے۔
شیر و شکر ہونا (یا) ہوجانا: آپس میں
گہرے دوست بننا، خوب اتفاق ہونا، کال نویں
دروپوط ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، راج۔

بے وفا کو جو کبھی آپس کھادی اپنا
دھنا، لب و دندان کی طرح شیر و شکر کیا برفا
دختر نر اب تو نہ رہو گی
سوتر سے شیر و شکر ہو گی میر سوتر

قول فیصل: فارسی میں شیر و شکر لودن

شیر و شکر ہونا: اس کا ترجمہ
شیر و شکر کا منہ لسنے دھو یا کر
بچے بے منہ دھوئے کھانا کھا لیتے ہیں۔

قول فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے
اس کا معنی دیا ہے کہ بچوں کے بے منہ
دھوئے کھانا کھانے کے وقت کہتے ہیں بار
کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

لکھنؤ میں یہ شے یوں ہوتی ہے کہ شیر و شکر کو
دھلایا ہوا بچوں کی خصوصیت نہیں ہر اس
آدمی سے منہ کے نور پر نہ دیتے ہیں جسے
اس طرح کھاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کبھی بھر
دھوئے کھا، کھانے کے ٹوکے پھر
وہ از میں یہ جہد دہرات ہوتے ہیں کہ

بے قیہ ہو بے منہ ہوئے۔ شکر کرنے کی
بچہ لگے جب چپانے ٹوکے تو تھے
شیر و شکر کا منہ کس نے دھلایا ہو

شیر و شکر کے منہ چڑھنا: کڑی
بہادر کے مقابل آنا۔ اردو صفت، فصیح، راج
یہ ہم سے بھی اب سوا ہی کیا مرد
کہ شیر و شکر کے منہ چڑھے ہیں نام و آخر

شیر و شکر: (یا) ایک عروت پروردن کا
جو کسی چیز کو پسینے نکالا جائے۔ بے شیر و
بادام۔ فارسی، منکر، راج، صفت۔

مثنوی: الفت چشم جانان سے مجھے ملنی میری
شیر کے بدلے سوا شیر پیا بادام کا
شیر و شکر: شکر یا مصری وغیرہ کا قوام،
چاشنی۔ فارسی، منکر، فصیح، راج۔

محله صرف: ایک رکا ہوا مسلم ہر کیروں

یہ رہتا ہے کہ تار اور ن میں ایسے ہی مینر چھل
اپنی آیت پر قائم رہتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
مازنی کیریں ابھی شیر و شکر وال دی گئی ہیں
مرد یہ۔ منہ شیر و شکر (اور دھام)
قول فیصل: یہ وقت شیر و شکر ادا شائے کھا
وہ شربت کہ قند و مصری وغیرہ سے قوام
کرنے پڑتے ہیں؟

مرد کے قوام کے شیر و شکر کتنے ہیں۔ جب
بہت تک پانی اور شربت نہ کھالینا میں شربت
تک شیر و شکر نہ لے لیں نہ پانی نہ لیں نہ لیں
شیر و شکر: پانی و شربت کا مینر وال جاننا
ہو۔ اردو۔ منکر، فصیح، راج۔

بے شیرین: بے ذائقہ
تھک کر ہونا، بے شیرین ہونا
شیر و انگور: شیر و انگور کا مینر
میں ادا حال۔

قول فیصل: شیر و انگور کا مینر
اسے قنبر ندوں کے پانی میں ادا
آب حیات کر لیں۔ شیر و انگور کا مینر
شیر و بادام: شیر و بادام کا مینر
فارسی، منکر، راج، صفت۔

آفسوچ پ گیا تری آنکھوں کی یاویں
دلت میں مسانے تیرے بار بار مر گیا خواجہ
قول فیصل: اسے پانی میں پے ہو سکا
کو شیر و بادام منہ کدو شیر و ذائقہ کدو وغیرہ
کہتے ہیں۔

شیر و جان: شیر و جان کا مینر
سلوان رنگ خواں سے زیادہ
مٹھالا شیر و جان سے زیادہ (محلہ لکھنؤ)

شیریں بیان :- خوش بیان خوش گفتار
فصیح البیان شیریں کلام - فارسی صفت
فصیح، راجح۔

محلہ چتر :- تم خوب جانتی ہو کہ میں شیریں بیان ہوں
ستر برس ہوئے کہ دانت چوہے کی نذر کیے تھے
حلوے پر لبس ہوں۔ پھر جو روز حلوہ کھائے اس کی
زبان تنگ شکر کیوں نہ بن جائے۔ (فسانہ آزاد)
شیریں بیانی :- خوش بیانی، شیریں کلام
فارسی، سوتلی، فصیح، راجح۔

محلہ چتر :- اول تو غزل خوانی - دوسرے اس
رنگیں ادا کا طرز غزل خوانی تیسرے اس کی
آفتاب جوانی۔ چوتھے اس کی نازک آواز اور
شیریں بیانی۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- کرنا کے ساتھ اس کو مرھکیا ہوں
سرد مہری اور چکا شیریں بیانی کیجئے
برص کے کونے سے شربت کا لچہ یا کبھی شہر

شیریں حرکات :- محبوب کی صفت فارسی
صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلہ چتر :- اگر اک پناہ کسی سپہ جبروہ شیریں جگر
نہ خدہ یو مسخ نہ وقت رموز ہر فن عراقی آنچہ
کے یہ غزل گان ادا ہا تھوں ہاتھ دلاؤں۔ (فسانہ آزاد)

(ایضاً) اس بات شیریں حرکات نمونہ صفت
کائنات یعنی مسخ یثیانیے جو میاں آزاد کو
نام و نام اد پایا تو اپنے پیار سے شہر سے
بہد نازیوں فرمایا۔۔۔ (فسانہ آزاد)

شیریں خواب :- میٹھا خیز آرام کی خیمہ
فارسی، قلیل الاستعمال۔

پرستانہ و نہ جب بے ہوش پایا
تو شیریں خواب اس کو جگایا (دلینکے اردو)

قولہ فیصلہ :- فارسی ترکیب خوب شیریں بانوں
پر زیادہ ہو۔

شیریں دہاں (یا) شیریں دہن :-
خوش کلام شیریں زبان۔ فارسی ترکیب فصیح
راجح۔

ہیں کیا ہی پند لب شیریں دہاں لذیذ
شفقا لویہ باغ جہاں میں کہاں لذیذ
غنی نہ منہ سے پھر میں گئے غلیب کچھ
لب بند ہیں جو ہو کسی شیریں دہن کی یاد

شیریں دہنی :- خوش کلام، خوش بیانی
فارسی، سوتلی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محلہ چتر :- نہ ہیں عشق کا کم سخن شیریں دہنی
گل کی نازک دہنی، پکڑی پر گل کی گویا عقیق
(طلسم ہوش رہا)

شیریں دہنی کا ترے گالی میں اثر ہے
دیتی ہو مزہ تلخی و شام محبت بنادیں جاہ

شیریں زبان :- خوش بیان شیریں کلام
فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

شیریں زبان شیر ہوئے فیض رنگ سے
شیریں آج بانٹے اپنے بیان کی

شیریں سخن :- خوش بیانی شیریں کلام
فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

ناز میں ناز آفریں نازک بدن نازک کر نفیر
فنج لب رنگیں ادا شکر دہاں شیریں سخن (گلزار)
شیریں سخن :- خوش بیانی، فارسی، سوتلی،
فصیح، راجح۔

ایسے شیریں کہ اگر رکھے زبان پر ان کو
وصف شیریں سخن پائے زبان اکلم
ع شیریں سخن ختم ہو ہم شکل نبی پر
دیر

شیریں شکیل :- خوش خلق، خوش رو۔
محبوب کی صفت۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔
نک ایسا ہو اس میں ہوا ہے شیریں
پڑے کر مگر اسے فریاد اس شیریں شان کا خواہجہ
شیریں کار :- مسخرہ، وہ شخص جس سے کلام
اچھے سرزد ہوں۔ فارسی، صفت قلیل الاستعمال۔
شیریں کام :- میٹھی زبان والا۔ فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال۔

سراپا ہو وہ شیریں کام شیریں
فقط شیریں نے پایا نام شیریں
شیریں کرنا :- سیٹھا کرنا۔ اردو صرف فصیح
راجح۔

شراب تلخ شربت سے ہی بہتر
کروں کیونکر دہاں جام شیریں
شیریں کلام :- خوش بیانی، فارسی ترکیب
فصیح، راجح۔

کس شیریں کلام رکھتا ہے شوق لکھنوی
کس فریاد نام رکھتا ہے
شیریں کلامی :- خوش بیانی، فارسی، سوتلی،
فصیح، راجح۔

محلہ چتر :- بیشک آپ بے مثل مقرر ہیں آپ کی شیریں
کلامی کامیرے دل پر سکے بیٹھ گیا۔

شیریں گفتار :- خوش بیان، فارسی ترکیب
صفت، فصیح، راجح۔

محلہ صرف :- خواہجہ عکیم نے آفا صاحب
آفتاب بڑے خوش ذاق اور شیریں گفتار تھے۔

شیریں لب :- شیریں کلام۔ فارسی صفت فصیح راجح
کلام تلخ بھی شیریں لبوں سے سنا ہے بحر
گرہ میں باغ نہ باغ ان کی شکر کی طرا بحر

شیریں لبی :- خوش بانی۔ فارسی استخوان
قلیل الاستخوان۔

ترسی شیریں لبی کے جو کیے وصف
کلام اپنا ہو اور خود کام شیریں
شیریں لکنا :- خوش گوار معلوم ہونا۔ اردو
صورت، خوبصورت، راج۔

ترسے عاشق کو ہویوں خوش گوار آبِ خمخیز
مسلمان کو لگے جس طرح شیریں لب زمزم کا
شیریں مقال :- خوش گفتار جس کی بات
اچھی معلوم ہو۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبع کی بات

گوارہ طوطی شیریں مقال ہوا اس پر شہرہ
کے پیش قدم لب یار ہو شکر ریز شہرہ
شیریں نشود وین بجلہ الکفن :- بھلا
کے سے منو شیخا نہیں ہوتا فیض کسی چیز کا ذکر
کرنے سے اس چیز کا لطف حاصل نہیں ہوتا۔

فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔ (فرہنگ نظام)
شیریں ہونا :- سیٹھا ہونا، خوش گوار ہونا۔
اردو صورت، نصیب، راج۔

ترسے ہونٹوں کے دولت مثل شربت
ہوا ہے بارہ گلفام شیریں

شیرینی :- یا شہاد، فارسی موتی نصیب، راج۔
ملوے کے لپکا کے اک کرٹھاں

شیرینی دیو کو چڑھا کر (گزارشیں)
قولہ فصیل :- اب شیرینی میں بری پڑا۔ اردو

کتاب جامی رحلیں برقی وغیرہ داخلہ میں ملوے پر
شیرینی کا اطلاق بہت کم ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہا جائے

کہ ملوے کو شیرینی نہیں کہتے تو غلط نہ ہوگا۔
شیریں زبان شیریں موندے فیض تک سے
خیر بڑا آغا بانیے اپنے بیان کے شیر

شیرینی :- یا شہاد، مشام۔ فارسی خوش
نصیب، راج۔

نظر میں تیزیاں تیغ اجل کی
لب شیریں میں شیرینی عمل کی (فسانہ آزاد)
شیرینی :- شیریں، شیریں کا دل پسند ہونا۔
فارسی، موتی، قلیل الاستخوان۔

بٹ گئے مثل تبرک مرے خط کے پرے
یہ میسر میری شیرینی تحریر کے شعور

شیرینی لب :- ہونٹوں کی مشام،
نرم زبان آوہ خوش بانی سے مراد ہوتی ہے۔

فارسی، موتی، تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔
زیست ہوتی ہو جو ملتا ہو دہن کا بوسہ

شیریں جان مجھے شیریں لب ہوتی ہو
شیش گرہ (شیشہ گر) شیشے کی چیزیں بنانے

والا۔ فارسی صفت۔ (فہرست اللغات)
قولہ فصیل :- لکھنؤ میں شیشہ گر کہتے ہیں۔

شیشم :- (بروزن نیلم) عربی میں ساسم۔
ایک درخت کا نام جس سے کمان بناتے ہیں ساسم

سے شیشم ہو گیا۔ ایک درخت کا نام جس کی ٹھری
نہایت مضبوط اور خوش رنگ ہوتی ہے۔ اردو

مذکر، راج۔
محل صرفہ :- بڑا مالیشان مہراب دار پٹاک

لگا ہوا ہو۔ وہ جو ہر در شیشم کی ٹھری کو باندھ
شاید۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فصیل :- ان کے اصل ساسم ہے جو عرب
ہو۔ اور اس درخت کو کہتے ہیں جس سے کمان

بناتے ہیں۔ ساسم سے شیشم ہو گیا۔
شیش محل :- (بیاضہ معروف) جو کچھ

جس میں چاروں طرف شیشے لگے ہوتے ہیں۔ اردو

مذکر، نصیب، راج۔

سوائے شیش محل وہ کہیں نہیں ہوتا

پری کی طرح سے کرتا بخوبی شیشے میں خواہ مخواہ

یاد آئندہ خسار سے حیرت ہو گئے
عوضہ قبر نظر آئے مجھے شیش محل

قولہ فصیل :- موتی سرہانہ زبان اسد نکلتے
ہیں امیروں اور بادشاہوں کا مکان جس کو

قسم قسم کے آگینوں سے بناتے ہیں۔
اسے وحشر و زشتہ نے بتلا دیا ہم کو

یہ ہے چرخ بریں نام ترسے شیش محل کا
شیش محل کا کتا :- شیش محل میں کتے کو

چاروں طرف اپنے عکس سے کتے ہی کتے نظر پڑتے
ہیں۔ اس سب سے وہ بہت ہنستا اور گھبراتا

ہے۔ (جو کھلایا ہوا کتا۔) (مجازاً) دیوانہ یا ڈولا
آدمی۔ اردو، دہل کی زبان۔ (فرہنگ اسفید)

شیشہ :- (بیاضہ معروف) شرب و مہلاب یا
کوئی مرق یا شربت وغیرہ رکھنے کے لکڑی کے

پوتے۔ فارسی، مذکر، نصیب، راج۔
سے کمان، شیشہ کمان، جام کمان

(خزائن) میں کمان اساتذہ گل نام کمان مرزا کوا
پکے اگر عرق گل خسار سے توبہ

(گلاب) دریا میں ہر جہاب ہر شیشہ کمان کا
سمجھ میں جس کو اہل ہند میں چرخ آگین

(عرق) اس شیشہ جو مرے عرق فہمال کا
کیا آٹھاسکا دل نازک کرئی بات آپ کی

نغیس لگتے ہیں شیشہ پارہ پارہ ہو گیا
محل معروف :- ایک باغ چمنہ اناروانہ پادشاہ

کیا اس میں ہر چادر آدھا یا قوت کی طرف سرخ
اور ملا دار ہوتا تھا اور آدھا سفید لکے اس میں

بھی شیشہ کی طرح چمک موجود ہوتی تھی۔

(قدیم ہندو ہنرمندان اور وہ)

شیشہ بنا وہ زجاجی طرح جس میں شربت وغیرہ رکھتے ہیں، قرابہ کا کچھ کی صراحت (نور القضاۃ)
قول فیصل: کھڑے میں شیشہ کہہ کے قرابہ یا کافور کی صراحت نہیں مراد لیتے۔

شیشہ یا (مجازاً) آئینہ۔ آرس۔ فارسی، مذکر۔
(نور القضاۃ)

قول فیصل: بکھننے والے آئینہ کو آئینہ بھی کہتے ہیں شیشہ نہیں بولتے۔ آئینے میں طبعی ہوتی ہے۔
شیشے میں اگر پار دکھا دیتا ہے۔ آئینہ اور شیشے میں یہاں فرق ہے۔ آرس کو بھی شیشہ نہیں کہتے آرس ہی کہتے ہیں۔

شیشہ یا آئینہ، کافور، فارسی، مذکر۔
نصیح، براہ راست۔

شیشہ آلات: یا ریشنی کا سادہ ساوا جھاڑ، فانوس، کنول، مردنگ، انڈی اور جھانڈ وغیرہ کا مجموعی نام۔ اردو، مذکر، فصیح، راج۔
بھاڑ سانوں سے کہہ دو جلیا میں شیشہ آلات سب لگا جائیں۔
سندیں پر تکلف گل نہیں، شیشہ آلات بکا (ظلم ہوش رہا)۔

شیشہ آلات یا (کناشہ) ۱۷۱۱ سے۔
نازک بہ آواز۔ نازک مزاج۔ (نور القضاۃ)
قول فیصل: اب کھڑے نہیں بولتے۔

شیشہ باز یا شبدہ باز۔ فارسی، مذکر۔
تذیل الاستعمال۔

جو ہر سے دونوں کے لئے شیشہ باز ہیں کسی ہے ہوں وہ برق کر باغی گرا رہی عشق

شیشہ باز یا: رقا صوں کا اک گردہ ہے کہ

ناچنے کے وقت شیشہ کو ہر ایک غلو جوں پر رکھ کر تہا شہ کرتے ہیں۔ شیشہ ناچنے میں زمین پر نہیں مگرتا ہے۔ فارسی، مذکر، متروک۔

نہ اپنا سر سے تو کہہ غم دلدار گردن تک۔
کو شیشہ باز شیشہ فائے ہے ہر بار گردن کی سرور۔
شیشہ بازی: شبدہ بازی، کرتب دکھانا۔
فارسی، مؤنث، قریب بہ متروک۔

کہاں تھا آسمان کو دخل ایسا شیشہ باز کا۔
از یاد جنگ اس نے بھی سر پہ تائی دل کا خزانہ۔
شیشہ بازی تو ذرا دیکھئے آنکھوں کی

ہر ایک پر مری آنکھوں سے رواں ہو شیشہ میر۔
دل بیتاب زووں کا تری غفل میں ہے ساقی۔
دکھا شہ دختر زکرتا شہ شیشہ بازی کا فریب کش۔
شیشہ یا شہر: کمال نازک چیز کے لیے مستعمل ہے۔
(نور القضاۃ)

قول فیصل: بکھننے میں کوئی نہیں بولتا۔
شیشہ لشکریہ را پوند کردن مشکل است۔
تو اہو شیشہ جوڑا مشکل ہو۔ دل شکنی کا کافی دشوار ہوتی ہے۔ فارسی، شل قبیل یافتہ جیسے کہ زبان

شیشہ توڑنا: (مستعدی) شیشہ کو کڑے کرے کرنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
کہ تو گر آج کے دی مجھ کا بھڑے۔
مرے ناموس کا شیشہ توڑے (نور القضاۃ)

شیشہ ٹوٹنا: (لازم) شیشے کا کڑے کرے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
صد چاک ہو وہ دل نہ ہو جس میں کہ تری۔
یارب تہی جو شیشہ ہو تو نے وہ سنگ سے نور ہو ہو

شیشہ چبانا نا۔ بھوٹ قسم کا کٹاؤ سمجھتے ہیں۔
شیشہ دل چکنا چور ہونا: (نور القضاۃ)

ساقیاں کے چبا جاؤں کا خال شیشے راسخ

یہ مری بھوٹ قسم کے لئے کفار سے ہیں (نور القضاۃ)
قول فیصل: شیشہ چبانا کے معنی ہیں شیشہ چبا کے جان وے دنیا ریشہ کا مطلب ہے کہ اسے ساقی میں نے قسم کھائی تھی کہ شراب نہ پوں گا اور عبادت کے مجبور ہو کے پاؤں پاؤں پینے کے بعد بطور کفار

خال شیشے چبا کے جان وے دوں گا۔
شیشہ دکھانا: آئینہ دکھانا، ناٹائی لوگ

اتواروں کے موقع پر آئینہ دکھا کے جو انعام لیتے ہیں اس سے مراد ہے۔ (نور القضاۃ)
قول فیصل: اب یہ رسم آٹھ چکی ہو۔

شیشہ دکھانی: وہ انعام جو ناٹائی کو عید تقربید کے موقع پر آئینہ دکھانے کی باجھت یا جاتا ہے۔ مؤنث۔ (نور القضاۃ)

قول فیصل: یہ رسم ختم ہو چکی ہے۔ اب شیشہ دکھانے کوئی نہیں بولتا۔

شیشہ دل: دل کا شیشے سے ہتھوڑ ہے فارسی۔
نہ کر، فصیح، راج۔

دل بہ سنگ حادثہ سے کہیں بہتر تھا۔
شیشہ دل مرا تو ابھی تو بچا تو تھا۔

شیشہ دل میں ہر کیا چکا شہر عشق یا۔
شیشہ گرا رہا کہ تو بھی شیشہ کو دے ڈھکے جہاں

شیشہ دل پر نہیں لگتا: دل پر چوٹ لگنا۔
اردو صرف، فصیح، راج۔

عجلے صورت، در عیش و آرام سے نہ موزا، ریشہ و محن سے ناامید ہو کر شیشہ دل پر سنگ فراق کی ایسی

طش لگ کر چکنا چور ہو گیا۔ (فساد آزاد)
شیشہ دل چکنا چور ہونا: دل کا شکستہ ہونا۔
اردو صرف، غیر فصیح، راج۔

شیشہ دل پھو کرنا

۲۴۸

شیشے میں اتارنا

عمل مختصر۔ شیشہ کا رام سے منہ سوزا اور چاقو سے
بے نا نا بوڑا شیشہ دل پر سنگ نراق کے لیس
ٹیس لگی کر چکنا چور ہو گیا۔ (فساد کناد)
شیشہ دل پھو کرنا۔۔۔ دل کو زخمی کرنا
مدمم ہو چکا۔۔۔ اردو صورت فصیح راج۔
شیشہ دل پھو کرنا۔۔۔ (لازم) دل کو
مدمم بنیچنا۔۔۔ اردو صورت فصیح راج۔
ہیں تو فوراً ہی جام حسیب تک رہی راج
کسی کا شیشہ دل پھو کر چم سے ہوا
شیشہ ساعت۔۔۔ بالو گھر۔۔۔ غرض
مذکر، قریب، مترادف۔

رہے چون شیشہ ساعت وہ کہہ رہے ہوں
کبھی لہجہ ہو گئے وہ دل جو کہہ چکے ہوں
قول فصیل۔۔۔ دونوں طرح دو شیشے کا کیا
لگی ہوتی ہیں اور سیخ میں لگی جڑی ہوتی ہیں
ایک طرح بالو بھری ہوئی جڑی بلکہ کھانچ
سے تھوڑی تھوڑی کر کے کرتے تھے اور اس کی تھن
میں پورے کر جاتے تھے اس سے تھن کا مساج
کرتے تھے۔

شیشہ گر۔۔۔ شیشہ ساز، شیشہ اور اس کے
برتن بنانے والے، آئینہ ساز، آئینہ بنانے والے
فارسی، مذکر، فصیح، راج۔
فرماتے ہیں مرے دل تازک کو تھوڑے
دیکھیں تو شیشہ گراے کہہ کر بتائیں گے عشق
قول فصیل۔۔۔ اس کی فارسی مع الیہ دونوں
کے ساتھ شیشہ گراں اور اردو مع شیشہ گروں
میں مستحق فصیح ہے۔

دل کے کڑوں کو دل سے لے کر ہاتھوں
کچھ ملاج اس کا بھجائے شیشہ گراں ہو گئی

شیشی ریا (یا بے معروت) کا کچ کا پھوٹا سا
ظرف جس میں مطر وغیرہ رکھتے ہیں قلم۔ اردو
موتن، فصیح، راج۔
شیشی ریا، قاعدہ، قدرہ۔ اردو، موتن،
(ظریف، آسفید)

قول فصیل۔۔۔ بھنوں میں اسے قاروے کی شیشی
کہتے ہیں۔
شیشی ریا، بوتل کی طرح کا بنا ہوا شیشے کا پھوٹا
ظرف جس میں دوا رکھی جاتی ہو۔ اردو، موتن،
فصیح، راج۔

شیشی ریا، وہ شیشی جس میں چونا۔ فوساد ملکر
رکھتے ہیں۔ وہ شیشی جس میں داروئے بے ہوش
رکھتے ہیں۔ سو گھانا کے ساتھ مستعمل ہے۔ اردو
مترادف۔ (نور افغان)

شیشے، شیشے کی جگہ۔ اردو، مذکر، فصیح، راج۔
قال دیدم ہر المارہ
شیشے، کٹر، اچار یوں کہہ کر (گلشی مش)
قول فصیل۔۔۔ شیشے کی غیر صورت بھی ہو جیسے
شیشے کا اچار، شیشے کا گلاس وغیرہ۔

شیشے کا بال۔۔۔ دودھت باریک ٹنگن جو
ٹیس گلے سے شیشے میں آجاتا ہے۔ اردو، فصیح،
راج۔

شیشے کا دیو۔۔۔ شراب، مہیا۔ اردو، مذکر
دلہا، زبان۔ (ظریف، آسفید)
شیشے کا رونا۔۔۔ اس کا آواز سے کہنا یہ جو
بوتل سے عرق یا شراب وغیرہ اڑنے دیکھ کر
ہو۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال

روئے شیشے سے گنا ہوں پر
خندہ زور سا غر شراب ہوئے

قول فصیل۔۔۔ شعر میں شیشے کا دوتا بے ہوش
استعمال ہوا ہے۔
شیشے کی طرح پھولنا۔۔۔ مغرور ہونا،
اترنا، تکبر کرنا۔ اردو صورت، دہلی کی زبان۔
دیتا ہو وہ دم باد جو دم اور زیاہ
شیشے کی طرح پھولے ہیں ہم اور زیاہ
شیشے کی طرح چور ہو نا۔۔۔ پاش پاش ہونا
ریزہ ریزہ ہونا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ اردو،
فصیح، راج۔

نہ ہوسے آسمان میں گرنا اور
تو اک بار یہ شیشے کی طرح چور (از جملہ اردو)
شیشے کی ہچکیاں۔۔۔ بوتل یا قراہ سے
کوئی رقیق چیز نکالتے ہیں۔ توڑک ٹکڑے کا
پیدا ہوتی ہے جس کو شیشے کی ہچکیاں کہتے ہیں
ضرور یاد کیا ہے کسی شہرانی ہے
کہ شام سے تیس شیشے کی ہچکیاں تھوڑے وقت میں
قول فصیل۔۔۔ اب اس بولے۔

شیشے میں اتارنا۔۔۔ قابو میں لانا، مسخر
کرنا، غصہ دھیا کرنا، فریفتہ بنانا، اپنے طرف
رجوع کرنا۔

کوئی سی بات وہ آئی کہ تصویر تیرے
شیشہ دل میں پڑی کو میں اتارنا کیا
پڑا خاک کو کبھی دل جلوں سے کالم نہ
اتاروں جو نہ شیشے میں مسخر نام تھیں
قول فصیل۔۔۔ حال یا سیانہ جب کسی آدمی
کے اوپر سے بھڑک اٹھے، یہی ہے جو پری وغیرہ آثار
ہیں۔ ایک شیشے کا سہ کھول کے پاس رکھ لیتے
ہیں۔ اور منتر یا مہل پڑھ کر پھر اس شیشے کا سہ
بند کر کے دفن کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ مسخر

قابو میں آجاتی اور کسی کو ایذا نہیں پہنچا سکتی
دل میں جگہ دی یا رہنے مجھ خاکسار کو
شیئے میں ایک پرینے اتار اختیار کو
محلہ خضر :- اس کی جگہ کوئی نہیں مٹا سکتا
مگر ہم نے اس کو شیئے میں اتار دیا جو بد فاساد
شیئے میں اترنا :- (لازم) تسخیر ہونا
قابو میں آنا یا رہنا، ملوٹ پڑنا، دھیا ہونا
اردو صورت، قلیل الاستعمال۔
نہ ہلکا یا لب لعل رنگ سے مینا سے شرب
ہم سے شیئے میں نہ اترادہ پر زیادہ کمی
قول فیصلہ :- اس کا ایک مفہوم ہو کسی کو
بات مان کے اس پر عمل کرنے لگنا۔
کل بھاگتے تھے چھینٹ سے بھی تو بھاگتا
شیئے میں آج بادہ کشوں کے اتر گئے انجم
شیئے میں اتر وانا :- (مستحق استعلاء)
جن پر ہی یا بھوت وغیرہ کو منتر افسوں یا
کسی عمل کے لئے سے بوتی میں بند کر دیا کہ قابو
میں لانا، قید کرانا۔ اردو صورت، ماطون
کی اصطلاح۔
توجہ ہو بھال پر اگر ان چڑھے گا
تو وہاں میں ترسے واسطے مال کوئی بڑا
شیئے میں اتر داکے کچھ دیوں گے گڑا ظفر
یا خوب سا سلگا کے کوئی بارو نکلتا
دھون بھی ترسناک میں دلوں میں
شیئے میں بند کرنا :- (کنایت) کسی کو
مستحضر کرنا، مطیع کرنا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال
شیئے میں بند ہونا :- (لازم) مستحضر
ہونا، مطیع ہونا، قابو میں آ جانا۔ اردو
فصیح راج۔

کوئی فسون نہ چلا آیا اس کے دام میں میں
پری کی طرح سے شیئے میں آپ بند ہوا
دیکھیں تو کیوں کر پری ہوتی ہیں شیئے میں بند
بعد مدت ہوش میں آیا ہوں میں روانہ آج
شیئے میں پری اتارنا :- کسی فسون یا عمل
پری کو بوتی میں بند کرنا۔ اردو صورت، ضعیف راج
کیا کیا پری اتاری ہو شیئے میں آئے
جن کو نسا فقیہ سے اپنے جلا نہیں
قول فیصلہ :- شیئے میں جن کو بھی اتارتے ہیں
جیسے اورج :- بارے شکر ہے کہ آپ نے برسوں کے
بعد کمیت کے تو بات کے پڑے جن پر تھرا شیئے
میں اتارنا کارے دلہن :- (فنائت) آزاد
ترشیئے میں ڈھالنا :- (کنایت) مطیع
کرنا۔ اردو صورت، متروک۔
مینا سے دل میں جیسے تھو شرب کا
ہوں اس پری جال کو شیئے میں چالے
شیئے میں گنگا جل اکھانا :- عمل کا
اکھا تر قسم کھانا۔
کس صنم کی یاد میں ہوں جو چشم زار زار
سج بتا کیا ہو گیا شیئے میں گنگا جل اکھا تر قسم
قول فیصلہ :- محاورہ ہے صورت گنگا جل اکھا تر
شیئے کی قید نہیں۔
شیطان :- (از خلس یعنی مخالفت)
مخالفت کرنے والا، نافرمان سرکش، باغی، شمر
۱۔ پلید، خبیث، بد خو، بد کار ۲۔ مرید، مردود
رجیم، رانہ درگا، سنگسار کردہ شہ، نکلا
۳۔ گمراہ، سیدھے راستے سے ہٹکا ہوا، بد راہ۔
عربی، صفت۔ (فرہنگ صغیر)
شیطان :- (دیو) جن وانس میں سے ہر ایک

سرکش، متروک، شیطان کہتے ہیں۔ ابلیس :-
ایک جن کا نام جو فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا
آتش بیدارش کے باوجود ملاک کا مرتبہ رکھتا تھا
جن کی خلقت نور سے ہوئی۔ اس نے جو جہ طور اور
سرکش کے خدا تعالیٰ کا حکم باجہ سجدہ حضرت
آدم نہیں مانا۔ اور اس وجہ سے راند گیا
اور خلق خدا کو ہیکنا شروع کیا۔ ابلیس :-
عزیز، مسلم الملکوت۔ عربی، مذکر۔
مانع جو رہ نیک سے ہوشے تجھے فاضل
تو جان لے دل میں کہ شیطان ہے میرا
شیطان :- بد ذات، پالی
نہ کھٹا حرام زادہ۔ اردو غیر فصیح راج
نشہ دولت کا بد اطوار کو جس کو چڑھا
سر پہ شیطان لگا ہے اور شیطان چڑھا
شیطان :- (بچوں کے لیے) شریر، شرارتی
شریح، چلبلا۔ اردو، فصیح، راج
شیطان :- فتنہ انگیز، قسادی، گمراہ کرنے
والا، ہیکانے والا۔ اردو، فصیح، راج
کس گل میں وہ ہے اور ہو کہاں کا خبیث
کوئی شیطان ہوئے گا جہنم کو دیکھ گیا
شیطان :- طوفان، بہتان، تہمت، جھج
۱۔ شیطان طوفان :- اندھ گھبراہٹ (فرہنگ صغیر)
قول فیصلہ :- دل کی زبان ہو وہی کھٹو نہیں بولتے
شیطان :- (بجائے) غصہ، غضب۔ اردو
قلیل الاستعمال۔
تو خیال زلف کو لے لے سرتا چڑھا
وہ بلا لادگی جو شیطان اس کو آچڑھا
شیطان :- جھگڑا، فساد۔ اردو، دل کی زبان
محلہ خضر :- (دیو) جن وانس میں سے ہر ایک

شیں

شیطان اترنا ہر غصہ دہونا شرار
دور ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فصیل :- لکھنؤ میں زیادہ تر بیوت اترنا
بولتے ہیں۔
شیطان اٹھانا :- (مقدی) ! بہت
لگا نا۔ بھڑک کر نا، شور مچانا۔ بھگت
بریا کرنا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان بھڑکنا۔
شیطان اچھلتا پھٹتا انگیزی یا
جنگ جوئی کو جی چاہنا، شرارت مچانا،
بے مستی چھڑنا، ادا دالنا۔ اردو صرف۔
(فرہنگ آصفیہ)
(نقرہ) اے لودس میں مل جل کے بیٹھی
ہنس بول رہی تھیں ایک کو جو شیطان
اچھلا پکھے سے آ ایک کا پھتر اچکے سے
ایک کے سر پر پھینک دیا۔ (نور اللغات)
قول فصیل :- یہ دہلی کی زبان ہے۔
ان لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔
شیطان چڑھنا (یا) شیطان سو اڑنا۔
غصہ چڑھنا، جی پر آنا، ضد چڑھنا۔ اردو
محاورہ دہلی کی زبان۔
نشد دولت کا برا طور کو جس کی چڑھا ذوق
سر پر شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا ذوق
شیطان چوڑی شیطانی لشکر۔ شریر
لوگوں کا گروہ۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔
(دہلی کا ایک قدیم لغت)
قول فصیل :- لکھنؤ میں شیطانی قوت یا شیطان
شکر بولتے ہیں۔ زیادہ تر شریر بچوں کے گروہ
کے لیے اس کا استعمال جو۔
شیطان سر پر چڑھنا :- بیوت یا جی

سر پر سوار ہونا :- برے کام کرنے کی طرف
راغب ہونا۔ نا جائز کام کرنا یا غصہ و غضب
نشد دولت کا برا طور کو جس کی چڑھا
سر پر شیطان کے ایک اور بھی شیطان چڑھا
(دہلی کا ایک قدیم لغت)
شیطان سے زیادہ مشہور :- نہایت
بدنام (مزا خا) نہایت مشہور۔
قول فصیل :- دہلی کے ایک قدیم لغت
تکرار لفظ "زیادہ" اور آخر میں ہے نہیں
معنوں میں لکھا ہے "شیطان سے زیادہ"
زیادہ مشہور ہے "لکھنؤ میں کہتے ہیں شیطان
کی طرح مشہور۔
شیطان طوفان اشد بگبان :- جھوٹ
تہمت کے وقت بولتی ہیں۔ اردو فقرہ،
عورات دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
شیطان طوفان سے خدا بچائے :-
خدا بہتان اور تہمت سے محفوظ رکھے۔ اردو فقرہ
عورات دہلی کی زبان۔
شیطان کا پناہ مانگنا (یا) شیطان کا
امان مانگنا :- (کنیتہ کسب اسم یا ضمیر کے ساتھ)
کمال شرارت کے اظہار کے عمل پر شریک نسبت
کہتے ہیں۔ اردو فصیح، رائج۔
کیا ہو اللہ کے چرتروں کا بیان
جن سے شیطان مانگتا ہے امان
قول فصیل :- بھگت کے اضافے کے ساتھ
ان سے شیطان کو پناہ مانگتا ہو بھی بولتے ہیں۔
شیطان کا دھکا :- شیطان کی شرارت
کی طرف کا صدمہ۔

کوئی کچی ہو گئے ہر بات کا پکا تھے
گر رے تو اونڈے سے شیطان کا دھکا تھے (فرہنگ)
قول فصیل :- اب استعمال نہیں
شیطان کا کان میں بھونک دینا :-
شیطان کا بھکا دینا، جب کوئی بات شرارت سے
دل میں سما جائے اس وقت کہتے ہیں۔ اردو محاورہ
غیر فصیح، رائج۔
مصل صرہ :- شیطان نے ہر ایک کے کان میں
بھونک دیا کہ تیرے برابر کوئی نہیں۔
قول فصیل :- زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔
شیطان کا گر :- ایسا کام جو فساد کا بناء
ہو۔ (فرہنگ اختر)
قول فصیل :- اب عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہو۔
شیطان کا لشکر :- (کنایتہ) شریر
لوگوں کے سپاہ شیطان شیاطین کا مجمع ہجوم شر
بھاگے یہ مل کر کے جو شیطان کا لشکر
دینے کو سزا اس کے تعاقب میں وہاں
قول فصیل :- لکھنؤ میں شیطان لشکر کہتے ہیں۔
شیطان کو آتے دیر نہیں لگتی :- بھڑک
کمر ہوتے یا خدائے کبر دیر نہیں ہوتی۔
(کنیتہ اقوال و امثال)
قول فصیل :- یہ عورتوں کی زبان ہے۔
شیطان کو آتے کچھ دیر تو دلی لگتی ہے۔
شیطان کو سونپنا :- (طنز سے) شیطان
کے سپرد کرنا۔ اردو صرہ غیر فصیح، رائج۔
ہر جس شادی ہی قول ہو متوالوں کا
ہم نے سونپا تھے شیطان کو بچالے دیا
شیطان کی آنت :- اکتا دینے والا

طیون گفتگو بہت طویل و طویل داستان یا قصہ جس کو سنتے سنتے آدمی اکابر ہٹ محسوس کرنے لگے اردو فصیح راج۔

قول فصیل: یہی چیز کو بھی شیطان کی آنت لگتے ہیں۔ جیسے بے نکاح قطع ہونے سے ظاہر ہو۔ مگر وہ شیطان کی آنت یا طول اعلیٰ۔ مگر دم میں یا خاصہ لٹو اور۔ (فسانہ آزاد) اس میں چیز کو بھی شیطان کی آنت لگتے ہیں جس کا سلسلہ دور تک گیا ہو۔ جیسے لمبی سڑک یا راستہ نہایت کے معنی میں بھی ہو۔

یہ رشتہ طر مختصر سا لیکن شیطان کی آنت بہر الاموال اس شیطان کی پھسکار: لغت مردود قرار دینے کے عمل پر اردو فقرہ، ورقوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف: اس محبت اور علیہ پر خدا کی مارت اور خرابی مانے پر شیطان کی پھسکار۔ (فسانہ آزاد) قول فصیل: اب زیادہ تر عورتیں خدا کی پھسکار بولتی ہیں۔

شیطان کے چلا دینا: شیطان کے ساتھ بڑا فعل کرنا۔ جہاں یہ کہنا ہوتا ہو کہ ظاہر شخص شیطان سے بڑھا ہوا آدمی کہتے ہیں۔ اردو دلی کی زبان۔

غفلت میں یہ رہتا ہے بیان تک ہشیار شیطان کے چلا دیتا ہو سوتے سوتے ذوق شیطان کی چھڑی: شیطان کا جھنڈا، اچھڑا سوال، سوال کا نشان۔ اردو دلی کی زبان۔ (فرہنگ مصنف)

شیطان کی خالہ: (کنایت) فساد و ہوتا

جگر آکر ادنیٰ وال عورت۔ اردو۔ شیطان کی ڈور: کڑی کے جانے کا نام جو اکثر ریتے میں دوڑتا ہوا دکھائی دیتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فصیل: اہل کھنہ نہیں بولتے۔ شیطان کے کان پر سے: یہ کالیہ محل پر سوال کیا جاتا ہے جب یہ کہتا ہوتا ہو کہ یہ بات کوئی غماز نہ سن لے۔ یا خدا کرے ایسا نہ ہو۔ یا خدا کرے یہ خبر بھٹ ہو۔ اردو فقرہ عورتوں کی خاص زبان۔

محل صرف: تمہارا وارث نکلا ہوا ہے گھر سے باہر نہ کھلو نہیں تو خدا نخواستہ شیطان کے کان پر سے بھیس پوس و اون نے پکڑ لیا تو تمہارے پر بہت مار پڑے گی۔

قول فصیل: یہ فقرہ جو مستتر ضمیمہ کے طور پر اس وقت بولتی ہیں جب کوئی شخص غریب یا ذکر ہو سنا یا دوسروں سے سنتی ہیں۔ یا اس وقت بولتی ہیں جب دو مان گفتگو میں کسی مرنے والے کا ذکر زبان پر آجاتا ہو۔

شیطان کے کان کا نشانہ: حد سے زیادہ متغی ہونا، شیطنت میں شیطان سے بڑھ جانا بہت زیادہ شیطنت کرنا۔ اردو عورتوں کی زبان۔ راج۔

قول فصیل: کس نام یا نمبر کے ساتھ استعمال ہو۔ جیسے اس نے تو شیطان کے جس کان کا ٹھٹھا یا ٹھٹھا لڑکے سے محلو بھر ماز ہو۔ ایسا شریہ ہو کہ شیطان کے جس کان کا نشانہ ہو۔

شیطان لگنا: یا ناشائستہ حرکت کرنا۔ اترانا، اٹھنا۔ اردو صرف دلی کی زبان۔

(دلی کا ایک قدیم لغت) قول فصیل: یہ وقت فرہنگ مصنف نے شیطان لگنا دیا شیطان پھوٹا نکلتا ہوا اور معنی سمجھ میں اور ماد لگنا، مست پھوٹنا، شرارت پر آنا اس کے بعد اپنے ہم عصر لغت نویسوں پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے ہم نہیں جانتے کہ ہمارے ہم عصر ولید نے اس محاورے کے معنی اترانا اور اٹھنا کس دلیل سے لکھ دیے؟

شیطان مجسم: از سر پایا شریر نہایت دنگی اور لغت پر دار آدمی عربی، افاط، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، وادار شیطان نے انگلی و کھنکھالی: شیطان نے ہکا دیا، اردو دخل، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: دوسرے دن شیطان نے انگلی کھائی کہ جاگو! کیا یہاں بھاؤنی ڈالنے کا قصد ہو۔ (فسانہ آزاد)

قول فصیل: شیطان نے دور سے انگلی دکھائی بھی بولتے ہیں۔ جیسے "میاں آزاد سمجھ گئے کہ حضرت خواجہ بیچ والہاں صاحب کو دور سے شیطان نے انگلی دکھائی، وحشت سر پر ہوا ہوئی، ترولہ لپکاں۔ (فسانہ آزاد)

شیطان نے پی پڑھا دی: شیطان نے ہکا دیا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف: بادشاہ نے دیکھ کر صبر صلاقی کیا معنی ابھی سو کاذب بھی نہیں شیطان نے پی پڑھا دی کہ دال میں کچھ کالا ہو۔ (فسانہ آزاد)

شیطان نے لوگوں سے پناہ مانگی ہے: راکے شیطان سے بھی زیادہ شریر ہوتے ہیں۔ اردو متولد راج۔

یہ شدہ مفتوح (شیعہ ہونا، شیعہ ہونے کی صورت حال۔ عربی، موت، فصیح، رائج۔ محلہ جتوہ، کشمیر میں میر شمس الدین عراقی نے مذہب شیعہ پیوایا اور جیلا پر دکن میں یوسف علی نے شیعیت کا نشر و اشاعت کی۔ (ذکرہ مجید) شیفتگی: مذہب ہوش، مدہوش، حیرانی۔ فارسی، موت۔ (نور اللغات) قولہ فیصلہ:۔ اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

شیفتگی: شش۔ فارسی، موت، فصیح، رائج۔

شفتگی کے کوئی قابل نہ رہا۔ ہونے عزولی انداز و اداسی بعد غائب شفتگی: (یہاں محمول) فریفتہ، غافل، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

صلہ جتوہ۔ اپنا تو یہ مقولہ ہم خط عشق کہتے تو پری نہ دیکھتے۔ ہم ظاہری حق جہاں شیفہ: خط و خال کے فریفتہ۔ (فساد آزاد) قولہ فیصلہ:۔ کرنا، ہونا اور ہوجانا کے ساتھ اس کا صرف ہر۔

کیا مکان ہم ہو اپنے کیں کا شیفہ خواجہ زیر پور ہا جو سا تو قصہ دیوے نام شخ خواجہ زیر شیفہ نہ لہد دوتا ہو گیا خواجہ زیر خود میں گرفتار بلا ہو گیا

شیفتگی:۔ محمد مصطفیٰ خاں نام اردو میں شیعہ اور فارسی میں حشر کی تخلص جہانگیر آباد ضلع باندہ شہر کے قلعہ دارغوب درغنی خاں کے بیٹے شیفہ میں بمقام ولی پیدا ہوئے۔ شہر بلوچستان میں شیفہ نامی قلعہ حاصل کی یکم ہونے خاں

شش سخن ہر پنی ل۔ سخن گوئی سے زیادہ سخن فنی میں آپ کو شہرت حاصل تھی۔ (ذکرہ گلشن بخت) اس کا بہترین ثبوت ہو۔ آپ کا دیوان کئی بار پیپ چکا ہو۔ (شہادہ میں وفات پائی۔) ششیک مین:۔ (یہاں محمول) مساقو، انگریزی طریقے سے ہاتھ لانا، انگریز انداز، رائج۔

مس:۔ اور شہر سے باہم ہونا، ہوشیک ہند کوئی جو تم خواہش اور کوئی جو تم خواہش شیاران:۔ (یہاں معروف) دسترخوان کھانے کا خواہ۔ ترکی، ذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیرے میلان کرم پر ہر زمانہ بہانہ وہ شمع سے فلک پر ہیں ہیما اطلاق شش لطیف:۔ عقل سے مراد ہر فارسی کی اردو بہت، موت، فصیح، رائج۔

قولہ فیصلہ:۔ شے لطیف کی کہی ہونا اس کا صرف ہر ہے محل پر بولتے ہیں جیسے "ان میں شے لطیف کی کہی ہو۔ سیدھی بات کو تو الٹی سمجھتے ہیں۔"

اس کو طنزاً جو ہر لطیف بھی کہہ دیتے ہیں۔ ششم:۔ (بکسر اول و فتح دوم) عادی، خصلتیں، عربی، حدیث۔

قولہ فیصلہ:۔ نہ تھا نہیں بولتے۔ فارسی ترکیب کے ساتھ مستعمل ہو جیسے نیک شہم۔

یہ سمجھا ہو کہ جو کرتا دولت کی پر کہہ کے ان شہر ترے صفت کا لے نیک شہم شے لانا:۔ ہر چک لانا، لکھ لانا، مدد لانا سہارا لانا۔ اردو۔

دشست کوئی اور بھی شہر شہر جن میں بہ اقبول کہ شکایت ہیں جو دست جن میں قولہ فیصلہ:۔ شے کی اصل شہر ہے۔ چونکہ نام شہر لے میں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس لیے واجدانی شہر ہا در نے ہو کا قافیہ شہر کیا۔

شش:۔ (یہاں محمول) عیب، زشتی، اذیت، شور و شین کی ترکیب سے اس پر عربی لفظ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ:۔ موت، قرآن، شہر، شہر کریم و زاری اور کبرام کے معنی میں نہا شین کی مثال میں یہ شعر لکھا ہو،

رات دن کرتا ہو وہ آہ و بکا شین اس کا سنا نہیں جاتا

مالا کہ تھا شین، اردو میں بالکل مستعمل نہیں جب بھی بولتے ہیں شور و شین، ہی کی ترکیب سے بولتے ہیں اور معنی وہی گریہ زاری اور کبرام ہیں۔ شہر و شین کو اردو سمجھنا چاہیے اس لیے کہ فارسیوں کے کلام میں اس کا استعمال نہیں ملتا۔

شش:۔ (بکسر اول و یاء معروف) حروف تہجی کا ایک حرف۔ عربی، ذکر، رائج۔ قولہ فیصلہ:۔ حروف تہجی کی ترتیب میں اس کی شکل یہ (شش) ہو۔ باعتبار عربی تیرہ ہوں، ہر لحاظ فارسی سولہ ہوں اور اردو کے اعتبار سے یہ انیس ہوں حروف ہوں۔

شین قاف درست ہونا:۔ (یہاں محمول) کاتلفظ صحیح نہ ہونا۔ اس شخص کی نسبت استعمال کرتے ہیں جو شین کی سین اور شہر کا کاف ہو مگر اردو صرف، فصیح، رائج۔

محفل صوفیہ پر چلے گئے تو تھے ہی نہیں صرف
حافظ پر دار و مدار تھا۔ شیں قاف تک دست
نہیں۔ شاعری کا خوب دل کھول کر خون کیا
اور اناب شباب کہنے لگے۔ (فسانہ آزاد)
شیں کے شٹا کے مارنا بہ کثرت
حرف تین بولنا، شیں کی جگہ میں بولنا
افغان کا صحیح تلفظ نہ کر سکے۔ اردو و اردو
عورتوں کی زبان۔

محفل صوفیہ:۔ بھول گیس وہ دن جب بیٹا
مے لم نہی نی آئی تھیں۔ اردو بولنے کی
کوشش میں شیں کے شٹا کے مارنے تھیں اب
جو زبان کچھ صاف ہو گئی ہو تو دوسروں
کی لفظیاں پڑتی ہو۔

قول فیصلہ:۔ بسند و ہنگ آصفیہ دہلی میں
ایسے محل شیں کے شٹا کے لگانا راجہ کو۔
شیوا بیان:۔ (شیوا برون میوہ) صحیح
بلخ بہت صفائی سے گفتگو کرنے والا بڑی
روائی سے بولنے والا۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔

قول فیصلہ:۔ ملاذ کلمات و موافقہ و جدلی
شاہ اختر کے خاتمے پر ایک قطعہ تاریخ درج ہے
میں پر شاعر کا تعارف یوں لکھا گیا ہے:
"قطعہ تاریخ تالیف از فکر شاعر شیوا بیان
محرم علی دار و مدار کتب خانہ شاہی۔"

قول فیصلہ:۔ انھیں معنی میں شیوا زبان بھی ہو
چہ تعلیم یافتہ طبع کی زبان ہر اور استعمال اس کا
بہت قلیل ہو۔

شیوا جی:۔ شیوا بروز میوہ ہر شہر قوم کا
ایک مشہور دربار کا نام شادی جھپٹے تھا جو

حکومت حیدر پور میں فوج کا افسر علی تھا۔ مرزا
۱۰۱۱ھ میں شہر میں شیوا جی پیدا ہوا۔ شیوا جی کا پہلا
قلعہ اس کی جائے پیدائش ہو۔ مکن ہر اس کے
نام کی وجہ تسمیہ لفظ شیوا نیز یہاں شیوا جی کی
پیدائش کے کچھ دنوں بعد شاہ جی بھونٹے نے دہلی سے
جیوا بانی کو چھوڑ کے ایک دوسری عورت سے شادی
کر لی۔ جیوا بانی بڑی عقل مند باحوصلہ اور بہت بڑے
دانا عورت تھے۔ شہر سے قطع تعلق ہو جانے کے بعد اپنے
اپنی تمام تر مصلحتیں اپنے لڑکے کو ایک بہادر سپاہی بنانے
میں صرف کر دیں۔ اس کی سپاہیانہ اعزاز کی تربیت
نے آخر کار شیوا جی کو ایک جری اور دلیر سپاہی بنادیا
۱۱۳۲ھ میں حیدر پور کا بادشاہ بیمار ہو گیا اور سخت بیمار
آئے گا تو شیوا جی نے اس کے پاس جا کر اس کی سلطنت پر
قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ قریب قریب پورے گڑھ اور گڑھ لڑو
پراس کا تسلط ہو گیا۔ اور شہر اور اپنے باپ کی مغربی جاگیر
پر بھی قابض ہو گیا۔

۱۱۵۹ھ میں اورنگ زیب نے حیدر پور چلے گیا تو شیوا
نے صلح کر لی۔ مگر بعد میں اپنے عہدے پر قائم رہا اور
سلطنت کی ریزر جتنے مغربی علاقے تھے ان میں رہتا رہتا کہ
اور اورنگ زیب شہر میں داخل ہو کر دار بیک بھیجا کہ شیوا جی
کو کہہ دے کہ شیوا جی جو غل غل سے مقابلہ کرتا رہا۔ مگر آخر
مغل فوج نے پورا دھیرہ پر قبضہ کر لیا۔

مرزا ہر اپنی شہر میں شیوا جی نے تعال کید
شیوا جی:۔ (بہمن اول و داد محمد) شٹا کے شٹا کے
لوگ اساتذہ مشائخ:۔ بہمن اول نے تعلیم یافتہ طبع کی
زبان قلیل استعمال۔

کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس
کبھی ملکہ کبھی صوفی صوفی طینت
شیوخ:۔ (بہمن اول و داد محمد) شیخ کی سچی بڑے

اساتذہ مشائخ عربی و ترک و ہندوستانی طبع کی زبان قلیل استعمال
ہوتا ہے جب شیوخ معقولات نظر الہا بلحاظی
نہیں رہتا کہ نہ ہر کوئی شبات نظر الہا بلحاظی
ریشمون:۔ (یاسہ بھول) نوز آواز ماتم (بھارت)
نالہ و فریاد۔ فارسی مندر، فصیح راجہ۔
چھوڑ کر گھر ترے:۔ اہل حق کے نکل جانے کہاں
تنگ ہم سایہ دل کو:۔ غم و غم کر شیون سے
قول فیصلہ:۔ بھینس میں بھینس کی سادہ شیون شیوا
بھی زبانوں پر ہو۔ جیسے دیکھتے کیا ہیں کہ گھر گھر نہیں
گھر گھر بکاد میں، مگر یہ زبان اشک بار:۔ (افسانہ آزاد)
موقف فرہنگ آصفیہ:۔ غم، لکھ، صدمہ شیون کے
معنی لکھ ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں۔
رہنا، سننا، سنوانا اور کرنا کے ساتھ اس لفظ کو
صرف کرتے ہیں۔

مرفی سے بدتر زبان احوال بھیمون کا تھا
"رہنا" خانہ زنجیر میں منادات اک شیون
کچھ اس درد سے عشق میں کوئی دوا
دستا:۔ اثر پہنچا آٹھاس کے شیون کسی کا
کلیسا تمام رنگے جب سونگے
سنوانا:۔ نہ سوانے خدا شیون کسی کا

لاٹ ہو پروانہ دل سوختہ کیا کیا خبر
"کرنا" کیوں صبا کے کہتے ہی کرنے لگا شیون چنانچہ
ریشموہ:۔ اکبر اول و یاسہ بھول، طرطین
انار ڈھنگ دستور فارسی مندر، فصیح راجہ۔

بنانا ہو آئینہ الفت میں تجھ کو
یہ شیوہ تری بے وفائی کا بھوٹا
قول فیصلہ:۔ اس کے لغوی معنی ہیں، بھی طرح کام کرنا
اور فارسی لغات میں ناز کر شہر میں کسی کے بھی ہیں۔
دو زبان معنی میں یہ لفظ اردو میں مستعمل نہیں۔



ص (لفظ صا) عربی کا چودھواں فارسی کا سترھواں، اردو کا بیسواں حرف ہے صا پہلے یا ماد غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ حساب گل میں اس کے فونٹ (۹۰) عدد درج فرمائے گئے ہیں۔ یہ حرف عربی و اصل الفاظ میں آتا ہے۔ اہل فارس نے رنغ التباس کے واسطے ص کو س سے بھی بدل لیا ہے۔ جیسے سدر (۱۰۰) کا اطلاق درشت (۱۰۰) کا اطلاق کر لیا تاکہ معنی درخت بہمنی نشا سے تیز کر دے یہ تبدیلی کی گئی یہ حرف بعض محکم کے اعتبار سے عربی میں ذیل کے حرفوں سے بدلتا ہے۔

ث، ج، ز، س، ش، ع۔ عام طور سے اس حرف کو تلفظ صواد کیا جاتا ہے جن زبانوں میں عربی الفاظ منقوطہ ہو گئے ہیں ان کے حروف بھی میں بھی اس کو جگہ دے دی گئی ہے۔ فارسی اور اردو میں اس لفظ کو شال کرنے کا یہی سبب ہے کہ حروف کھنڈوں میں زیادہ تر تذکیر کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ علامت کے طور پر بغیر دائرے کے (۴) لکھتے ہیں۔

ص (۱)۔ قرآن مجید کے آیتوں میں سورہ کا نام صابر ہے۔ صبر کرنے والا، تحمل، صیبت یا صدمہ پر خاموش رہنے والا، عربی، صفت مذکر، فصیح، راجح۔

صحت منزل ہے استوائ کی جگہ ٹھہرے ایوٹ سا جو عابر جو صا ہر ماہ۔ حضرت ایوٹ غیر علیہ السلام کا لقب جن کا صبر ضرب اشل جو عربی، مذکر، و فرنگ صغیر، حوالہ فیصل۔ تنہا صابر بول کے حضرت ایوٹ کو مراد نہیں لیتے۔ صابن، کاشک، سچی اور مختلف شیوہ وغیرہ سے بنی ہوئی ہے جس سے کپڑے نہ بال، نہ دھونے اور نہ ہانے میں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، راجح صابن کے مول :- کنا بدست جرتیاں لگنا عورتوں کی زبان۔

جب پڑنے لیں ادھر سے صابن کے بول پھینک سونے کی طرح سے تب گلاب گڑھا جود قول فیصل، اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صابن میں کاتار :- شال اور صبر آلودگی سے اک تلفات دنیا میں شالی اور حیرانہ ہل کو سے یا بچکے مانند کاپانی میں غوطہ لگایا اور اڑتے وقت صیبت نکاسی اڑی :- کچے سو عددوں کا تول ہے کہ دنیا میں ایسے رہے جیسے صابن میں تار بے لوث بے تعلق، آزاد اور صفت (فرنگ صغیر) قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

صابون :- ایک مرکب چیز جس سے کپڑا دھوئے اور ہاتھ صاف کرتے اور نہلتے ہیں ایک کپڑا

یا منہ وغیرہ دھونے کی چیز تیل، سچی، ریشہ، چربی، درخت دھونے کے لئے اٹا اور مختلف خوشبودار سے بنائی جاتی ہے۔ فارسی میں بوجہ، ترکی میں چائین کہتے ہیں عربی، مذکر، و فرنگ صغیر، خوب رو تھلج ہرگز غیر کہہ سکتے ہیں۔ صابن صاب کو صابن ہی عابوں میں حوالہ فیصل :- صاحب فرنگ صغیر نے لکھا ہے کہ یہ لفظ کئی زبانوں میں اسی طرح پایا جاتا ہے مثلاً عربی، خراسان، ہند، فارس میں اور جگہ انگریزی سوپ بھی اسی سے لگتا ہے جو اہل تحقیق نے اسے صاب ابونی لکھا ہے اور اس کی تشریح ابن سنان فرماتی ہے کہ صابن کا سورہ عبد الرحمن ابونی تھا چنانچہ اسی لحاظ سے ابتدا میں صاب ابونی کہتے تھے رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے مختصر ہو کر صابون رہ گیا۔ حضرات لکھنؤ لفظ صابون ہی استعمال کرتے ہیں۔ صابون سائنس میں گھلتا یا، صابون یا صابن ہونا :- لازم، منہ کا مزہ سینھا ہونا، منہ کا ذائقہ خراب ہونا، منہ بے مزہ ہونا، پھیکا پھیکا اور بد ذائقہ ہونا۔ (فرنگ صغیر) حوالہ فیصل :- صاحب فرنگ صغیر نے بیان کیا صابون کے صابن لکھا ہے :- لکھنؤ کی حد میں زیادہ صابن سائنس ہونا یا منہ صابن ہو رہا ہے برقی ہے۔

صاحبِ حشہ :- یورپین لوگوں کا حامیِ لقب، اور در
فنیع، راجہ :-

اس اثنا میں مر گئے صاحب
اس جاں سے گزر گئے صاحب

قول فیجبل۔ اگر نیووں کے جانے کے بعد عام طور پر
مے سے افسران کو صاحب کہنے لگے ہیں۔

جیسے۔ اگر نی میں ایک انگریز کے
کئے کا کوٹھا اٹھ گیا وہ انگریز کے کوٹھنی سے بیاں دیا
کہ کتے کا کوٹھا چاند ... پیش کے نیچے ایک
کڑی ڈالی انگریز سے کہا کہ کتے کو بلائیے
صاحب نے آواز دی کہ اچھا خاصہ آگیا۔

صاحبِ حُسن۔۔۔ دکنیہ مشرق۔ اب اس جگہ
مترک ہے۔

فاجر ہوئے صاحبِ مروتیات کے نشانِ اہلِ حق
 سینے پہ اچھرنے لگے دو دشمنِ حب و اہلِ حق
 قولِ الہیٰ۔ اہلِ کفر باطل نہیں پڑتے۔

صاحبت۔ خدائے تعالیٰ، اور وہ، مذکر

جیسی رچوتراو سے من یہاں لکھ دھیر
 صاحب سے نبی کرد جو پیر عالم عظیم
 (۱۰) دولہ عالمگیر نے بطور حکم، نے سپاہیوں کی بیویوں
 کی نسبت، ان کے دوسرے کے صاحب ہیں لکھا تھا
 دفتر میاں آصفیہ

قول فیصل یکدم میں مستقل نہیں۔

صاحب۔ آپ و جناب یا حضور کی جگہ جتنی
کی محبت میں جوتے ہیں جیسے صاحب کو کس نے بلایا
ہے میں تو صاحب کو نہیں پہچانتا (جب کسی دوست
سے شکوہ یا اظہار اشتیاق و محبت ملاقات یا ہر
کرنے پر آجی تو حضور بلوئے نصیب کی بات ہے)
(دور ملاقات و سفر تک آصفیہ)

قول فیصل - کھنڈ میں یہ معنوم لفظ آپ یا جناب
 سے ادا کرتے ہیں جیسے میں نے کہا تھا کہ دس بجے ہیں
 نا اند جناب اب تشریف لائے ہیں جبکہ ابھی چاکر
 صاحب حضور - شوہر زود جب کہ اور زود جب شوہر کو
 اس کمرہ سے خطاب کرتی ہے، اور دو قریب بہ سڑوک
 صاحب سرے عیوں سے خبردار خبردار انہیں
 قول فیصل - نفی کے محل پر نا صاحب کی ترکیب
 سے بھی متعلق ہے۔ جیسے ۱۰ صاحب میں ایسی حرارت کہ
 اپنے گھر میں نہ آتے وہاں کی۔ فقہانے کھنڈ عام طور
 پر کھنڈ سے صاحب استعمال کرتے تھے۔

حصہ احسن :- یوں پال میں دامدیا چھی و بند
، نفاظ کے بعد بطور ریاضہ بھی پائے حاجہ کے مشعل
ہے اور دقربہ بہتر وک ۔

پھر بڑے کے ہاتھوں کو کھاد و نور نے اگبار
اے والدہ صاحبہ بہ نذر لےئے زہار
فصل فیصل۔ بولنے میں تو عورت کے لئے صاحب
بولنے میں لیکن تحریر میں محل پر صاحب ہی راج
ہے۔ جیسے، خدا و اب صاحب کو سلامت اور
بیکم صاحبہ کو تداہم رکھے۔ قدیم خبر و خبر مند
صاحبات۔۔۔ عورتیں بیویاں اور دست و پا
محل کشی۔ نور و ز علی خاں نے دشت امندیہ
نظارہ کیا کسی طرح کا شہہ ڈاکر صاحب کو
نور صاحبات محل میں، شور قیامت برپا تھا۔
دفینہ نور کو

صاحب اختیار ج. صاحب ضرورت
خارج ضرورت کو کو ضرورت ہو۔ فارسی کی کتب
میں راجح

محفل صرف محمود شاہ ریشیہ کے بعد چھٹا یہ
خاندان کے چوتھوں پر اسے امام بادشاہ کہلاتے

ان کا حق اور صاحب اختیار ہونا زبان و دلائل
قائم۔
و شرع تعالیٰ تمہارا طالبی
خواب نیک۔ اس جگہ صاحب ضرورت بھی شعلہ ہے۔
صاحب اختیار ملک انما فقیہ اختیار آزاد
نمود مختار، حاکم، عربی الفاظ فارسی ترکیب و صفت
ترکیب و متروک۔

آئیر دل میں جو کچھ آگیا بامعز دل آئیر
 بن نہ ہیں صاحب آئیر دھول میں
 قول فیصل - اب عام طور سے بامعز ہی
 کہتے ہیں ۔

تأليف خلاق و تبیین مضار و بامریت
فارسی ترکیب قلم الاستعمال

محل نشین۔ (علامہ صاحب) روکتے ہیں یہ شخص
صاحبِ اُتق و متواضع۔ علم پر و فضل و دست
نقص، انکی سے پیش آتا تھا۔ و دربارِ اکبرؑ
قولِ نفس۔ اب زیادہ تر با اُتق بولتے ہیں یا پھر
نفس اُتق بولتے ہیں۔

صاحبِ سلام : یہ مسلمان فارسی ترکیب
فیض الہی مقبول

خود را مرے منہ کی جو گردن کا دیکھیں ۔
 زہر کہیں صاحب اسے مہم و دش پر
 صاحب اعجاز : دیکھ انا فتی مجرورہ نے
 : انا - قاری ہی کہیں متروک ۔

اپنا تک بس وہ دلبر صاحب اعجاز
ہو آجبلو و گر چوں سرو طائر
خبریں فیصلہ دیا اب با منافقت ہی مشغول ہو
تری قدرت میں ایسے صاحب اعجاز جو کز یہ نظم
طاف کرنے میں روئے چاہتے نا صاحب اعجاز

صاحبِ قتال در فوشِ مفیّب با اقبال

نیک اختر، فارسی معنی نفع، راجح۔

کیا ہوگی اس صاحبِ اقبال کو میرے
کو سے لئے جاتی ہے ایل لال کو میرے
صاحبِ الزماں پر شیوے سے بار ہو
ایک حضرت سعدی و خازنِ اقبال کا لقب عربی ہے کہ
توئی فیہ لیل۔ یہ ہے کہ صاحبِ الامارہ اور صاحبِ

صاحب انگریز مجنون در غرض دارا
 این کتاب سے یہاں پر ہے۔ موقع محل نہیں
 رکھتا، عہد بی مقدار، قیور باقتہ طغیانی زمان
 صاحبان در صاحب کی جمع حضرت درگ مرئی
 قیور در ادب۔

محلِ نشین۔ جب تک میں تقریر کرتا رہوں گھبراہٹ
ہے کہ آپ مسلمان میری تقریر کو غور سے سماعت
فرمائیں گے۔

[illegible]

صاحب اولاد - عین داتا اولاد دوان
فارسی فتوح، راج

معامل صاحب اود دے نفاق ظہیر انیس
صاحب لشد :- وہ شخص جو سود خانی
سوداہ بنیاد سے ترکیب انداز سود خاںوں
کی اصطلاح :-

صاحب بہادر

۲۵۱

صاحب حیثیت

صاحب بہت ہے جس کے اپنے ہاتھ سے
صاحب کیا ہو وہ ہوتا ہے اگر بڑوں کے واسطے
مستعمل ہے اور وہ مذکر، نسیج، رائج

حق کی قبضہ۔ وہ ہندوستانی جو اگر بڑی داس
استان کو آج اور اگر بڑی غائب ہوتی ہو اس کو
کہتے ہیں جیسے کہ صاحب بہادر جس کو دے میر کر کی
کے سرور پر کما کی ناپہ نہیں کرتے ہیں

صاحب بیاض۔ وہ بڑے وقت جس
کے ہاتھ میں بیاض ہوتا ہو جسے صاحب بیاض
کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب شیوں کی اصطلاح

صاحب پیش۔ وہ عقلمند، دانہ، اہل نظر و تازی
تعلیم یافتہ جس کی زبان

صحت کا اثر صاحب پیش کو ہر کون کو
میگ ہو کر سبز نہ ہو جائے ہر ایک آگے
صاحب تاج۔ وہ بادشاہ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ جس کی زبان

ان کی نظروں میں ہیں فرعون جو یہاں تاج
ان کی نظروں میں ہیں فاروق جو یہاں دل
صاحب کشت۔ وہ بادشاہ، تاجدار، فارسی
ترکیب، تعلیم، استعمال

بیان جو کون کچھ صاحب کشت
جو اب اس طرح صاحب کشت

صاحب تدبیر۔ تدبیر، ہوشیار، ذی شعور
فارسی ترکیب، صفت، تعلیم، استعمال

محل جہاں۔ فوجانی تاج تاجانی، کراچی، سر
خان وزیر صاحب تدبیر کی تھا۔ (دور اور اگلی)

صاحب تیز۔ دیکھ، منافقت، باتیں تیز
ذی شعور، خالصتہ، ہندو، مذہب، مذہب، عقل
زیرک، دانش مند، واقف، اہل نظر، باسیدہ، ہندو

عربی الفاظ، تازی ترکیب، صفت، متروک

ذرا دیوتا حق سے عزیز و
کرد الفاظ اسے صاحب تیز

قول فیصل۔ اب بانفت، صاحب تیز یا صاحب
تیز کہتے ہیں۔

قد امیر جو ابن عبد البر
صاحب علم و صاحب تیز

صاحب ثروت۔ دولت مند، مالدار
فارسی ترکیب، فصیح، رائج

اپنے نزدیک ہائے رشک نہیں
ہوں اگر غیر صاحب ثروت

صاحب جاگیر۔ جاگیردار، وہ شخص جس کو
دور ثروت سے کسی محلے میں یا پھر پیش کچھ زمین یا کھان
نے عربی فارسی، الفاظ، مذکر

حق فیصل۔ بسند رنگ، آصفیہ، جلال اور
مکہ اکبر کے زمانے میں جاگیردار سے وہ قافلہ آرائی

سراہتی کرا سے کسی بڑی خدمت کے عرصہ اس
شرط پر سرکار سے زمین عطا ہوتی ہو کہ وہ بادشاہ

کی خاص خاص خدمتیں انجام دے سے خدمات
عمران جلی ہو اگر قیامتیں شہر جاگیردار پر فرض ہوتا

قادر سپاہیوں کی ایک خاص قدر سے بادشاہ
کا مدد کرے اور جب قاصدوں کی پوری قیاس کی

باقی حق تو یہ بھی ضرور ہوتا تھا کہ جاگیر کے آدمی سے
جاگیردار پناہ دینا اور اندوچ کی خواہش کے کر کے

باقی بچے وہ خزانہ سرکار میں داخل کرے۔ اب
اس محل پر زیادہ تر جاگیردار ہی رہتے ہیں۔

صاحب جاہ۔ ذی جاہ، متروک، مال
فارسی ترکیب، فصیح، رائج
دیکھیں جو اس کے تحت سے تقابلی زمین پر ہو

ہے آفتاب صاحب جاہ آسمان پر رائج
صاحب جاہ اور وہ وہ شخص جس کے پاس
زمین، مالک، باغات ہوں، جاگیردار، زمیندار
مالک، آرائی، مالک، مالک عربی، فارسی، الفاظ

فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج
محل جہاں۔ وہ بادشاہ صاحب جاہ اور
جس مقامی منزلت ضرور کر لیں گے

صاحب جرات۔ بہت دلا، بہادر، دلیر
فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل جہاں۔ (خانقاہ)، اولو، العزم صاحب
جرات شخص تھا جو مناسب تدبیر دیکھتا تھا اگر کڑا
مقا۔ (دور اور اگلی)

صاحب جمال۔ دیکھ، صفت، حسین
خوبصورت، گورا چٹا، عربی، الفاظ، فارسی ترکیب

صفت۔ (دور رنگ، آصفیہ)
حق فیصل۔ اب اردو میں، منافقت، حق فیصل ہی

ہیں صاحب جمال ہر ایک شکل میں جیسے
کیا محل کے بیابان سے کوئی دل نہیں خالی ہو سکتا

انہیں مینی میں صاحب جن بھی رائج ہو
صاحب جن وہ صانع نے بنایا ہو کچھ

حسرت بندگی آزاد کیا کرتے ہیں
صاحب جمال۔ سو فیاض خیالات رکھنے والا

عادت۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ، طبعی کی زبان
محل جہاں۔ صاحب فرات سے یہاں صاحب جمال شخص

تھا اس سے عزت کے لیے حالات سے گئے کبھی
ناز جاہت نہیں چھوڑو۔ (دور اور اگلی)

صاحب حیثیت۔ صاحب مال، مالدار
مالک۔ دولت مند، عربی، الفاظ، فارسی ترکیب
فصیح، رائج

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صاحبِ کتاب نے یہ دو اضافتیں لکھ کر آف، فارسی
تذکیہ میں یہ مستقل

نہ کیا کام اب دل میں تم جانا آتا ہے
نکل، سے جبر اب ظم سے کہ صاحب ہوتا ہے

قول فصیل - اب منافق کے ساتھ صاحب خانہ
لئے رہا۔

صاحب خانہ کو یہ کہنے کو
آئے ہیں عیاروں کے رہنے کو

صاحب خانہ ماہہ میزبان - مارتن زریب
قلیل الاستاذ

پے تسلیم نہاں جیسے صاحب فناء آئی تیر

سے صاحبِ خانہ کے سہیل بن کر ادا ہوئے تھے۔

صاحب خرد و دانا (دک اکانت) عقل مند، نیش
مند، خاری، سفت، قلیل، و متعال

عجب ناقل ہے اور صاحبِ فردی
کہ واقف وہ زہرِ کینہِ یردی

عصا حسب ورود :- (نگ اضافت) ورود مند

فارسى ترکیب، صفت، قلیل استعمال
ہی چ صاحب درد ان کذ بر کو مالا عیش ہے

موت کا سامان نہ خرید گئے ہیں یہاں کوئی کچھ
قول فیصلہ اب ایسا نہ ہی ہوتے ہیں۔

آخر تم ہی بود صاحب دود
اس وقت ہی جمع سبب دود

صاحب دل و قلب، منافات، اہل دل
حاصل بصیرت، فارسی ترکیب و صفت

خدا ہی کو خبر ہے کہ کیسے ہوں گے مبادلہ نظم
خدا معلوم ہوں گے بازوے زور و زنا کیسے عبادان

حقول فیصل - آب زیادہ تر افاضت ہی زرازن
پر ہے پرانے ٹوٹ کچی بھی لغات افاضت بھی بول

دیتے ہیں۔
صاحبِ دلؑ: عادتِ خدا شناسی پر پختہ

بر سر این صانع برستی، دین دارد، فارسی ترکیب
صفت قلیل الاستقلال
مات و صانع که در این عالم

کہتے ہیں فلاں امی صاحبہ ملی اور شہرستانج

قوله انما هذا

دانا اور بزرگ بھی لکھا ہے جو اردو میں مستقل
نہیں ہے۔

صاحب مارع : لاء اضافت و بغير اضافت
تکثير و مفرد ، عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ،

صفت متردک
فوج عشاق دیکھ ہر جانب پر

تازہ نئی صاحب و مانع ہوا
صاحب دلت و دلت مند و امیر پیسے و

نمازی ترکیب - طبع - راجح -

کے انھوں نے اپنے رنگ میں ملا جلا پارہ دار لٹریچر

کو پہنچے یہی جس نے کلام کا مجموعہ عالم وجود میں چکا
 ہو یا چھپ کے شائع ہو چکا ہو۔ غرضی ترکیب

فیض و راج۔
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شعاع کرتے تھے اور صاحب دیوان شاعر تھے
(آب حیات)

صاحبِ فوق : اہلِ مذاق ، وہ شخص جسے
کسی امر کا چمکا پڑا ہو، عربی الفاظ و صفتیں سمجھ

شعلہ جلتا۔ ان کے کلام کو ہر صاحبِ وقت پسند کرتا۔

صاحب ذوق :- ستونین ، رباعین ، مزاج
 عاشق مزاج ، عربی الفاظ ، صفت

جی گڑبے تو جاں ہے یہ تل جھولی نہیں

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں دیتے۔

کافی عربی الفاظ مصنف
رکھ کرے دشیر کو متاثر

اس صاحب ذوق کا یاد دل
دور انہات و فریبک (مستقیم)

تو اخیصل - عام طور سے زبانون پر نہیں ہے یہ
صوفیوں کی اصطلاح ہے ۔

صاحب راز: ما را زود همراهِ بخیرید
 میهمان ما زود همراهِ میهمان صاحب اسرار: واقف

خول میں ہیں۔ ان کو ہر جگہ پر لکھا ہوا ہے۔

صاحب رائے داد وزیر مشیر دارالحکومت
دوران اعلیٰ و مستقر کیونکہ رائے اس طرح میرا

مذہبِ باطنی سے بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ

دو تفریق بادشاہ سے کے ذریعے درنگ سفیر
حق فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ صرف عقل نہیں
ہر کے سون میں صاحب زادے بول دیتا ہے۔

صاحب زادہ: ایرزادہ، مستند دار کا سینا،
شریف زادہ، رئیس زادہ، عربی فارسی الفاظ فارسی
ترکیب، مرکب، مترکب۔

روسہ دشمنی کرنا، سیری پیری
ہندو ذہنی بناوٹ سے۔ صاحب زادہ جو

صاحب زادہ: بیٹا، فرزند، روکا۔ فارسی ترکیب
نہ کر، فصیح، رائج۔

محل صفا۔ (میر حسن کے) دو صاحبزادوں نے نام
پہلے۔ میر غلام، میر غلام (آب حیات)

حق فیصل۔ نے کے ساتھ بصورت میں صاحب
زادے بھی بولتے ہیں جیسے آپ کے صاحبزادے

خدا کا فضل ہے نیک نکلے: اور بصورت واحد بھی
صاحب زادے بولتے ہیں جیسے آپ کے اک صاحب

زادے نے رکات کا استعاں دیا۔ دوسرے ڈاکٹر
ہو گئے تیسرے طبابت سے شوق رکھتے ہیں۔ اثبات

کے لئے صاحب زادی کہتے ہیں جیسے انہوں نے جانگیر
کا جو۔ وہ عقل مند صاحب لیتا۔ ہاتھ بھر صاحب

زادہ تھی؟ (دور بار اکبری)
صاحب زادہ: کسی بزرگ کی اولاد، کسی

بزرگ دین کی اولاد، بزرگ زادہ، پیر زادہ
اور وہ ملی کی زبان۔

محل صفا۔ (دشاہ حاتم نے) آخر عمر میں کلیات
مذکورہ سے خود انتخاب کر کے ایک چھوٹا دیوان ترتیب

کیا اس کا نام دیوان زادہ رکھا کیونکہ پہلے دیوان
سے پیدا ہوا تھا وہ صاحب زادہ بھی پانچ ہزار

سے زیادہ کمال نہیں لکھا ہے۔ (آب حیات)

صاحب زادہ: دکانچی، باخبر، کاروبار
(ذریعہ گفت)

حق فیصل۔ صاحب زادہ دہلے ختنی کے ساتھ
ساتھ نہیں بلکہ صاحب زادے دیاے غبول کے

کہتے ہیں جیسے۔ میں ابھی آپ صاحب زادے ہی
دنیا کے نشیب و فراز کیا جانیں؟

صاحب زادہ: (ناواقف) بے وقوفی۔ اور
سرت، رائج۔

محل صفا۔ بات بن رہی تھی تم سچ میں بول دیے
تھا صاحب زادہ بن تھا۔

صاحب زبان: کسی زبان کا اہل زبان
واں، فارسی ترکیب، تعلیم الاستغنی

محل صفا۔ ترجمے کا سرشتہ خاص تھا مختلف زبان
واں کو کہتے۔ سنسکرت، ہندی، عربی کی کتابیں،

فارسی اور بھاشا میں ترجمہ کرتے تھے وہاں صاحب
زبان سمجھتے تھے اس مقام کا نام کتب خانہ تھا۔

(دور بار اکبری)
حق فیصل۔ زبان دان کے سنی میں صاحبزادی

بھی بہت سی کے ساتھ رکھی ہے جیسے اب وہ زمانہ
آتا ہے کہ انہیں خود صاحب زبان کا دعویٰ ہوگا

اور رہا ہوگا؟ (آب حیات)
صاحب (زادہ)۔ دوت مزد چیسے ملا، فارسی

ترکیب، فصیح، رائج۔
ان خیال خراب صاحب زور رکھتے ہیں

نہیں انہیں سے جو اظہار رکھتے ہیں فصیح
صاحب سخن: سخن ور، زبان دان،

فارسی ترکیب، مترکب
جو کہ ہیں صاحب سخن ان کی بصیرت نرم ہو

جو دین سے پرہیز میں انہوں نے نہیں

صاحب سلامت: درخت سوسن، رنگ نبات،
دعا سلام، باہمی طور پر سلام کرنا، اور دھوٹ

غیر فصیح، رائج۔
اے جنوں صاحب سلامت کہ تو نہ اٹھنا نہیں

وہجہ کر مجھ کو، اٹھنا ایسا ہے پھر ہاتھ میں رائج
صاحب سلامت:۔ کسی طاقت، مختصر طاقت

(اور دھوٹ، غیر فصیح، رائج۔
اور کچھ مطلب نہیں ان دنوں کی اتنی بات

زادہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہوگی
صاحب سلامت: جان پہچان، روشناسی

وہ خط، شناسائی، اور دھوٹ، رائج۔
مقام سے دور ہم کیوں کر نہ آتے

کہ تھی صاحب سلامت یا سارا ہے
صاحب سلامت کرنا۔ سرسری ملاقات کرنا

اور دھوٹ، صرف، میر فصیح، رائج۔
محل صفا۔ میں نے غلات شہر، دانیت سمجھا کہ

بدون صاحب سلامت کیے ملا جاؤں۔ (ابن الوقت)
حق فیصل۔ مطلق سلام کرنا بھی اس کے معنی ہیں

جیسے۔ میں بہت بد اس کے قریب گیا صاحب سلامت
کر کے پرچھا۔ (دوسم ہوش رہا)

صاحب سلامت ہونا: جان پہچان ہونا۔
شناسائی ہونا۔ اور دھوٹ، صرف، فصیح، رائج۔

محل صفا۔ مجھے مہری کے ساتھ جانے میں تامل ہوا
اجاب تجھ سے مذاق کرنے لگے ان صاحب اکبری

کبھی کی صاحب سلامت کو جب زراں طرح بلا بھیجا
حق فیصل۔ طاقت ہونے میں یہ سب سہل ہے

اور کچھ مطلب نہیں ان دنوں کی اتنی بات
زادہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہوگی

ملک ملک اور معہ نبدی کے سنی میں بھی بولتے ہیں

ہوئی صاحب سلامت پہلے ہاجم
بنایا اس کو اس نے اپنا محرم دانت لہو و زلف
صاحب سلیقہ: بہر مند، سنگم، دوی شہر و قریب
خاری ترکیب، فصیح، راجح۔
محل حسن: وہ پاک دامن بڑی عقل مند صاحب سلیقہ
بات پر صاحب زادی تھی۔ (آب حیات)
قول فیصل: اس مگر سلیقہ مند زیادہ بولتے ہیں
صاحب سلیقہ: طور یا، لوار کا مالک،
تجارت، تیغ زن۔ خاری ترکیب، تسلیم یافتہ طلوع و راجح
نقد و مکی تیغ گوئے کشور، لغت
ہو اسخیر کر کے صاحب شیر دل میر
صاحب شوق: دکلا طغر، جب کوئی شخص کوئی
بات کہتا اور ہراسید نہیں کرتا، تو اسی راہ میں
یہ کلمہ زبان پر آتا ہے کہ تم تو صاحب شوق ہو شوق
اور دور اندر۔ دفرنگ، صغیر
قول فیصل: ال لکھنویں بولتے۔
صاحب طبع و علم: حکومت والا صاحب اختیار
خاری ترکیب، تسلیم یافتہ طلوع کی زبان۔
صاحب طبع و علم کو بھی نہ دیکھا چہرے سے
کیا میرا علم خالص ہے بل سب راحت اٹھا تلن
صاحب طبع و علم: دنیا کے ادب میں نئی راہ نکالنے
والا شاعر و شاعر جو اپنے اندر سخن کا خودی تو
ہو۔ خاری ترکیب، تسلیم یافتہ طلوع کی زبان۔
محل حسن: بعض موقع پر بیگل اندام صریح کواد میں
با پڑے اور اور میں وہ اس سبب سے صاحب طبع
قرار پائے۔ (آب حیات)
صاحب طبع و علم: نظرت والا، عالی ظرف، زاری
صفت، تسلیم الاستعمال
ہوں وہ صاحب طبع ہی جاتا ہوں ختم ہا شراب

ایک کوزے میں سا جاتا ہے دریائے شرب، راجح
قول فیصل: اب زیادہ تر عالی ظرف بولتے ہیں
صاحب سکر: ال کے شاہزادوں کا لقب۔
اور دور اندر۔ دفرنگ، صغیر
محل حسن: صاحب عالم نے مرزا رفیع سے کہا کہ
ارشاد فرمائیے۔ (آب حیات)
قول فیصل: لکھنویں کے شاہزادوں میں بھی جو
صاحب عالم، بڑے صاحب عالم، بڑے رکھتا ہوں
گورے میں۔
صاحب سکر: دفرنگ (خافت) خزا اور خاری
ترکیب، شوق۔
ان رو میں ال بزم کہ باں میں طبیعت
صاحب مزاج: شاہ شہید میں سبب
قول فیصل: کیا کے ساتھ اس مگر صاحب عرا
و باخات، اللہ عام طور سے خزا اور گتے ہیں۔
صاحب مزاج: دے باخات، بہت دان، باخ
منہو، ارادے والا، خاری ترکیب، تسلیم یافتہ طلوع
کی زبان، تسلیم۔
صاحب عزم و جزم: گورم کی فوج نہیں کی
حکومت اپنے قریب پر کی لیکن دوست دشمن پر ظلم
قول فیصل: اب باخات ہی بولتے ہیں۔
صاحب عزم و جزم: جزم تم ہو گے
مالک بزم و جزم تم ہو گے
صاحب عزم و جزم: عظیم جہمت دار و نادر
ترکیب، فصیح، راجح۔
ہوتے ہیں کہ صاحب طبع و علم بہم آج
پر چھ کو شک و ان مرید با سنے
صاحب علم: بڑا عالم، ذرا علم ہی الفاظ
خاری ترکیب، فصیح، راجح۔

محل حسن: بہن بول، ہا جو دیکر صاحب علم تھے گردین
سے دل برداشتہ ہو کر چھوڑ ہی بیٹھے۔ (آب حیات)
صاحب سکر: غرض مراد ہی، وہ شخص جس کو
کوئی حاجت ہو۔ عربی الفاظ و زاری ترکیب، صفت
فصیح، راجح۔
قول فیصل: اس جگہ غرض منہ ہی زیادہ بولتے ہیں
صاحب سکر: غیرت دار جمیت دار، جلالہ
غیرت خاری ترکیب، فصیح، راجح۔
فاتح سے ہوں تو صاحب غیرت نہ رہ کر
دعوت حیل کی جو کہ تو متہ سکر پر کا
قول فیصل: عام طور سے وہاں پر غیرت دار
غیرت مند ہوتے۔
صاحب سکر: دفرنگ (خافت) وہ بیاد جو بہن
سے اللہ کے عربی الفاظ، خاری ترکیب، صفت
ذکر، تسلیم الاستعمال۔
ہوں میں صاحب فراش اس راجح و علم
نہیں بہت کوئی دم بھی الم سے
قول فیصل: باخات بھی ظلم کرتے ہیں۔ ہا جو
دور میں ہی راجح و فصیح ہے۔
ہم کس سے اللہ کے اس صاحب فراش عشق
صاحب سکر: ہونا۔ دفرنگ (خافت) دفران
نکر اولیٰ معنی بچھونا۔ گورم کی وجہ سے ہوا
کا ہر وقت بستر پر پڑا ہوا۔ امدد شوق، تسلیم الاستعمال
اٹھے جان ہی سے جو بستر سے وہ بچے
تیرا لہن عشق جو صاحب فراش کی فوج
قول فیصل: اب باخات صاحب فراش ہی کہتے ہیں
صاحب سکر: باخات، صاحب مکر و علم، بہن
نکر کہ کسی نے پر پہنچنے والا، مکر، عربی
خاری ترکیب، تسلیم یافتہ طلوع کی زبان۔

فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

محل حسن۔ نگہ دار نے کہا داری اب کچھ زبان سے نہ نکالے۔ جنت پرانا حیار تھا ایسا نہ ہو کوئی اس کی محبت میں شاہ کو مقدمہ اٹھائی سے آگاہ کر دے ورنہ پوجہ میں۔ ہر چیز کو کوئی اب کچھ نہیں کر سکتا۔ صاحب معاملہ پیاں نہیں جو۔ (ظہیر بخش باب) صاحب سیرت بہ خدا شاس، عارف، باریک ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل حسن۔ شہید میں ایک بزرگ کہن سال واند علی شاہ نام امڈنگ آباد ملک کن سے دارا پناہ ہوئے۔ وہ صاحب دل اور صاحب سیرت شخص تھے۔ (آب حیات)

صاحب مقصد ورمہ (باضافت) مال دار، پرمندہ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکورہ فصیح، راجح۔

محل حسن۔ ادنی صاحب مستور سے کے کراہ بادشاہ تک اس دن گھروں کو کھاتے تھے۔ (دربار اکبری) صاحب ملک مال، بادشاہ، صاحب ترکیب فصیح، راجح۔

صاحب کھٹ مال ہونے اگر نظم بلطانی رکھے کہ ملک والی کی خبر نظم بلطانی

صاحب من۔ (بیغظ خطاب اور تعابیر مستعمل غا، غاب من، ہیران من، میرے صاحب عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، متروک

محل حسن۔ صاحب من ہم ہندوستان کے آدمی ایک مگر عدائے ہماری سرشت میں ورونی پیدا نہیں کی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ پرانے زمانے کے لوگ کچھ عرصے قبل تک خطاب کرتے ہوں غاب من کی جگہ پر بول دیتے تھے۔

صاحب منصب۔ افسر عہدے دار۔

فارسی ترکیب، فصیح، مستمال۔

محل حسن۔ ان کے دروازہ پر جان بیاں کے والد عالمگیر کے دربار میں صاحب منصب تھے۔ (آب حیات) صاحب بت۔ عذار سیدہ، کالی، عجا کر است عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت۔

(فقیر) میاں علی مرزا خان صاحب ایک بزرگ صاحبیت فقیر تھے۔ (آب حیات)

قول فیصل۔ ال لکھن نہیں بولتے۔

صاحب نصیب پیش۔ خوش نصیب، خوش قسمت صاحب اقبال، طالع دار اور مصفت فصیح، راجح محل حسن۔ یہ بھی خدا کا شکر ہے کہ آج تک اپنے

لمحہ پاؤں کا روتی کھاتے ہو اوروں کو کھلاتے ہو کسی کے تر بندہ نہیں صاحب پورا شاکر صاحب نصیب پیش۔ بد نصیب، شوم طالع، کم بخت، بد بخت۔

(فقیر) کسی صاحب نصیب کسی سے خدا پرستے پر دل نہیں نکاتی۔ (روز الغات)

قول فیصل۔ عورتیں ہنزا نصیب وریا خوش نصیب کہتی ہیں۔

صاحب نظر۔ (بیک اخافت) داناء وند اندیش۔ فارسی صفت، متردک

بروں لگی رہی ہیں جب ہر وہ سے آنکھیں تپ کوئی ہم سا صاحب (صاحب نظر ہے تھ

قول فیصل۔ فارسی کا عہد سے اس کی جمع صاحب نظران اور اردو کا عہد سے صاحب نظرون بھی استعمال کرتے تھے اگر اب جو دونوں صورتیں بھی متروک ہیں۔

تائید سید صاحب نظریں سے کہہ رہا تھا

چہرہ شام مقصود میاں کو کہہ رہا تھا آتش آگہ اس سے نہیں تھنے کی خاطر نظروں کی جس خاک پر ہوگا اثر اس کے کف پا کا اب صاحب نظر (باضافت) مستعمل و فصیح ہے۔

ہم بھی تھے جو ہر گراں ایہ رشت کلکتہ کی کوئی صاحب نظر نہ ہوا

صاحب خیال۔ حاجت مند، فارسی صفت (روز الغات)

قول فیصل۔ اب ان سنی میں نیاز مند متعل ہی

صاحب جو۔ (مذکورہ خطاب) اسے حضرات اسے حاضرین و دیگر اور دورہ فصیح، راجح

ہمیں شوق نے صاحب کو دیا فلاں سے اس کے تو مل گیا تیر

قول فیصل۔ وہ جو کلمہ خطبہ ہو کر اور جمع کا بھی ناندہ دیتا ہے، ہر شے سے آواز نہ کرے یہ

خدا کے واسطے اسے حاضر کہہ تو رہی کہ ہم ہر مدعا بھی کہہ اس دیار میں کہ

صاحب لافا ہستنا مار، بادشاہ، فارسی صفت، فصیح، مستمال۔

تلافی کے لئے صاحب دنا ڈنڈا ہا، پھر کوئی نکٹیں بھی میرے ہی دم مگر غریب زار غنا تھا

قول فیصل۔ اہل زیادہ تر ان معنوں میں بادشاہ کا دار یا اہل وفاقہ ہیں۔

صاحب قار۔ (بے اخافت) عزت دار مرتبہ والا، فارسی صفت، فصیح، مستمال

جیشہ عمر کلب علی خان ملک جناب ہوتا ہے جس کی ذات صاحب قار عیش

قول فیصل۔ اب باضافت (صاحب وقار) ہوتے ہیں۔

صاحبزادوں اور حوت جہان کے ساتھ، لڑائی، صاحب
کی صبح، اور صبح، فصیح، راج۔

جب کہ جنیس مے بد کریں تے نہیں کمالی ۔۔
نرم ماحول کا اس طرف آثار و اب کمال
صاحب جمہ : صاحب کی تائید ہے بکرم ماحول
صاحبہ دغیرہ : عربی ، فصیح ، راجح ۔

صاحب کتبت . مت وادی . جری باد و ناز
از کتبت . نفع . راج .

حانم سے بڑھ کے غریب عیسیٰ زور دیا
ہمت کا نام صاحب ہمت نے کر دیا
صاحب ہمت کی دھڑک امانت عقل مند
دش مند غار کا ترکیب و شکر ملک

کہا شہ نے اچھے پھر طبع جا تو
وہ صاحب پریشی جا کر آئے تو
قول ایضاً ۔ اب بادشاہت بجا میں تھی ۔
صاحبی ملکہ ۔ امیر کی حکومت سلطنت ۔ اور دو
موت ۔ مرقہ ۔

خبر کی اور خاموشی اہل میں وہ لوگوں ایک ہیں
جس کا غلام یا یزید ہے وہ جو غلام یا ایک
حصہ بھی، بلکہ ترجمی، کم تغانی، بے پروائی، نازک
داغی، اندو، سرفٹ وہی کی زبان

ما محمد کسی بدتم کو بھی کوئی قسم سالام
پھر ترخواری ہے تقاری نید پر دہر سو سو
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آصفیہ اس لفظ
کو ہر جہ میں ترنگ کھا کر ادا دے دیا جائے۔

صاحبی پانا۔ ایری پانا، حرکت پانا، حرکت
پانا، حرکت و مرتبہ پانا، امد و صرف، متروک
مع کسی نے صاحبی پانی و صاحب کی غلامی سے رشک
صاحبی کرنا، مسک اتفاق سے پیش آتا، بلخ کرنا

کم تو جی رہتا۔ اورو صرف وہی کی زبان
 آتے تھے جو دیر دیر کیے کیا ہو گیا نہیں
 ہم تو وہی رہا جی سب سے میں کچھ نہیں از رنگ گستاخ
 صاف ہے۔ عربی کا جو دھواں حشر عربی، اندک
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

و شکستہ ہجیر میں ہمیں اتنا
و من کا مارا وصال دے
و ادب صحیح کی تیر و جنتی جو (۱۴) عسوی
نذر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

۱۰ غزل کی کہانی مندرجہ ذیل پر سخن دانوں کے عدا
بہر احوال و منہر کی نشانی چاہیے
۱۱ جب بنیر وارہ کہتے ہیں تو اشارہ ہوتا ہے
جمع ہونے، غنڈہ کرک کا یا کسی چپکے منتقل ہونے
بنیدید ہونے کا۔ (درر الغائب)

پسے ہی صفت چھٹ تھیں تھیں میں
ایک ایک صفت ہے اپنے اس کے دو دو صفت
صا و ہونا۔ صحت کے تان سے وہیے خطا کیے گئے
ہوئے لفظ کا صحیح قرار دیا جاتا۔ اردو صرف۔ تعلیم یافتہ
ہیے کی زبان۔

پھر آئے رنگ رفتہ جو رخ پر عجب ہیں۔
اکثر ہے چہرہ ندری صا و ہو گیا آتش
صا و صم۔ تیغ، بار، بری، بری، پیر، پیر، پیر، پیر
صا و صم۔ تیرا میں وہ دلی شہری
پھر نہ مجرم نہ کسی شہر میں نہ پھر نہ
جانب اعدا تو سر میں کیسے ہے جن صا و صم
نہرو ہواں کا آتش آتش نہ۔ رنگ صفت
اردو دلی

صاع۔ ایک وزن جو دو سو چھٹ تھیں تو کے برابر
ہوتا ہے۔ عربی، مذکر۔ اصطلاح فتنہ۔

وہیے اک صاع پھر اوروں
کہ میری سیدیہ کے اس کے جا
صا و علقہ۔ دیکھو سو و فتح چارم، جلی جزمین
پر ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ ہیے کی زبان۔
اگر صا و علقہ کرتے ہوئے جو دور سے دیکھا
موتی نے اسی نور کو حالہ سے دیکھا
قول فیصل۔ بعض شعراے نکتہ نے رت میں نظم کیا
شوخ کی بوق تہم جو چک جاتی تھی
صا و علقہ۔ عربی، مذکر، ایک جاتی تھی
صا و علقہ۔ عربی، مذکر، ایک جاتی تھی
صا و علقہ۔ عربی، مذکر، ایک جاتی تھی

گنگو سے مراد ہے افسیاد
صا و علقہ۔ عربی، مذکر، ایک جاتی تھی
صا و علقہ۔ عربی، مذکر، ایک جاتی تھی

اردو جمع صاعے میں ستوں فصیح ہے۔
کس کو کہتے ہیں خدا جانے کہ کبھی ہے یکم
صاعے کرتے ہیں یہ مجھ پر آہ ہے تاثیر کے
عربی میں اس کی جمع صواعق ہے۔ ترجیح دیکری
کے ہے۔

صا و علقہ۔ بار۔ پہلی گرائے داہ۔ فارسی صفت
فصیح و راجح۔
قول فیصل۔ صاعہ بار، تلوا کی بھی صفت ہے
شرا و صاعہ بار کی ترکیب نے نظم کرتے ہیں
شد بار بھی شرا نے نظم کیا ہے۔

دیکھو تو کون مدنا ہے میرے داد کو
کینا پو کیک صاعہ شعلہ بار کو
صا و علقہ۔ بار کی۔ بجلیاں گرائے، فارسی، موت
تعلیم یافتہ ہیے کی زبان۔

قول فیصل۔ تلوا کی تعریف میں شرا نے نظم کرتے ہیں
اٹ اٹ وہ اس کی صاعہ بار کی قدر قدر
جل جن کے خاک ہوئے تار کی ادھر ادھر
صا و علقہ۔ چکن۔ سکندر دیکھا پہلی چکا اردو صرف
فصیح، راجح۔

یہ رفا رقص وہ مرغ آتش بال ہیں
صاعہ چکا نک پر جب کوئی برا دیکھا
صا و علقہ۔ بار۔ صاعہ بار، پہلی گرائے والا بار
تعلیم یافتہ ہیے کی زبان

خراہہ خیز تھے جو ہر تہا میں صاعہ زرا
پاہ شام تھی چاروں طرف جو شعلہ کشا
صا و علقہ۔ طور۔ وہ پہلی جو کرہ طر کی تھی اور
میں کی روشنی سے جاب ہوئے جو ش ہوئے تھے
ترکیب تعلیم یافتہ ہیے کی زبان
ملا میں جو سہ ہوتی تھی جو سہ معنادار

ہو دی شراخ نظر صاعہ نور نہیں قوی لکھوی
صا و علقہ۔ چکن۔ تلوا کی تعریف میں یہ بجلیاں گرائے
والی۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ ہیے کی زبان
دو چار وار روک کے دکھلا یا عز و جاہ
یوں صاعہ تلک جونی شیش بے پناہ
صا و علقہ۔ کر دار۔ یہ تلوا میں علی کی شیش ہیں
نہ تلوا فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ ہیے کی زبان۔
آہیں یہ بھی دیکھی تھی وہ صاعہ کو دور
صا و علقہ۔ کرنا۔ پہلی گرائے۔ اردو صرف، تعلیم
یافتہ ہیے کی زبان۔

دل پر گئے گا صاعہ کب مثل کوہ طور
آہیں ہماری ہوں گی تری طرہ کا کب
صا و علقہ۔ کر۔ کرا، پہلی، نالوں۔ عربی صفت
فصیح و راجح۔

محمل صاف۔ نہ سلام کیا بات ہو آج بھی میں پانی
صاف نہیں آ رہا ہے۔

صاف۔ شراب، صافی، فارسی، مذکر۔
یہ یا شکر کر کے ساق سے
درد اس پر، جو کہ صاف ہوا (نرنگ) اور
قول فیصل۔ اب ان سونوں میں نہیں بولتے۔

صاف۔ ابل، صفا، شفا، ہراق، اردو
صفت، فصیح، راجح۔

محمل صاف۔ بکنوں میں حسنا دھون ایسے صاف پیرے
دھو کر لاتی تھی کہ دیکھا کیجئے۔

صاف۔ میں میں وجہ نہ ہو۔ بے عیب، اچھوتا
اردو صفت، فصیح، راجح۔

صاف۔ صاف جو ہے تیرا کالی میں کاف ہو رنگ
صاف۔ صاف گو، راست باز۔ اردو صفت
غیر فصیح، راجح۔

محل حبس۔ میں بہت عاف آدمی ہوں مگر پٹن نہیں رکھتا، جب کہ جوابات بری معلوم ہوتی ہیں فوراً اس کے منہ پر کپڑا دیتا ہوں۔

صاف ہے۔ وہ چیز جس پر کسی قسم کی آکاش نہ ہو
لپک، آلودگی سے بچا ہوا۔ اور وہ صفت، خالص، راسخ

صاف پر سینہ ہمارا کہ نہ دل ہی نہ جگر
کی صفائی تجھے اسے آئینہ رو آتی ہے
صاف شاہ، جل بلیں، آستان، دارود، صفت
فصیح، راجح۔

عجلت۔ عزلی کی زبان بہت صاف اور سادہ ہوتی
 رہا ہے۔

صاف آواز پر سے طور سے بن دھن اور موافق ہوا کے
نے جو تھیں اور اعلیٰ سے دھنوں کے

تو صاف پھر گئی، گھٹوں میں اس کی ٹانگیں
 صاف تھیں۔ چکانا کمر دوسے کا عکس، زردہ کیا ہوا،
 ارد و صفت، فصیح، راسخ

محل حضرت: ایسا صلح اور ممانت پتھر مشکل سے ملے گا
مزار اہلسی کے لئے آپ ضرور دے دیجئے۔

کھاؤ : جس کا دل گھڑے سے پاگ ہو جائے کہہ
 دل میں بغض و عناد نہ رکھنے والے - اردو : نصیح و راسخ -

دشمن جاں ہے اسیرانِ قفس کا صیا و
میر پروردی سے جو صاف نہ پروردے نہ

صاف ستارہ۔ اعلیٰ تعلیمی، دولک، اور نفعی اور
محل میں۔ میں نے کہا ہے اس وقت وہ وہاں ہے وہاں ہے

اس سے دور نگاہوں نے صاف انکار کر دیا کہنے لگے
 میرے پاس ایک پیسہ نہیں ہے۔

صاف :- بلا جھپک رہے ہاں کی ہنس چریں گئے
خود وضع، راج

ذکر میراث آفتاب ہے

من کے وہ صاف اڑا جاتا ہے ، صاف
صاف ۱۳۔ واضح کیا ہوا ، متعلق ، پڑھ لینے کے
قابل ، اور دوسری صفت ، وضع ، راجع ۔

محلِ حشر - ہر ایک کے رہنے کی وجہ سے تمہارا خدا کا
الہ ربّیت مان چو گیا ہے ۔

صاف و **مست** و **نفس** و **علاج**.

عاجل خط میں جو کہے ہیں افسانے عجوبہ
میان یہ جو کہے گورکنار سے عجوبہ مستحق

صاف۔ دھڑکا، مانجا ہوا چچا تھوڑا سا قسح ہارے
 محلِ صفا۔ کمرے کوئی صاف برتنے کے بازار سے

صاف ہے: کسی کاوش کے بغیر ہازرت اہل بیت علیہم السلام کے

تیر و دشتنه بدختر که تو، نظر
حیات بر تو، سینه حیات پار لعل

صحائف، مستشرقین، و غیرتہ تابعی، ابی الدین، فضل المستمل
۱۷۱ ماجد، عیب، یہ خبری کا سلسلہ عالم، عالم

کچھ غائب عدم کی نہیں ملتی پر خبر صاف درگاہ تھی

صاف تھا اور مادہ مدد

ماں محتاجیہ تک تو ہم کو بھی جواب دیا تھا
اب جو خط آئے گا شاید کہ خطا آئے

نحوہ مبیعہ - اہل کفر نہیں دیتے بلکہ یہ کوئی
اڑھی نہ ادا کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ ڈاڑھی ہو سکتی

صاف: باطل، غلط، اور فحش، راجح

عجب پر وہ بکر چلن سے لگ بیٹھے ہیں
حرف بھیجتے بھی نہیں ملتے آتے بھی نہیں

توضیح، راجع.

زبان سے گر کیا بھی و مدد تو نے تو یقیناً کس کو
 دیا ہے صاف کہتی ہیں کہ دیکھو یوں کرتے ہیں
 صاف

آلودہ سرے سے نہ ہونی چاہیے •
دیکھا! حمار سے صاف کیا اور صاف ہے

صافست: کسی سے میل جول نہ رکھنے والا کسی کے
 درخواری نہ کرنے والا وغیرہ ناموں اور تفصیل مستحق

میل چل ان کے کسی سے جو نہ تھا پیسے کیوں
صاف بختے تھے حمر آئندہ لانی نہ کئی

صاف ہے۔ تھوڑا سا چھوڑا، اندو، نسیج، راج
عمل میں۔ یہ پانی صاف نہیں ہو سکا۔

صاف اتر جائا۔ باغ میں مل جا، چل کر آتے
اٹھ کر جائے اور دھرت، غیر شیعہ راجے۔

کئے مطلب کی خواہش ہے ڈاکٹر
من کے وہ حالت اڑا جاتا ہے

صاحبِ اثر (۱۹۹۱ء): کسی کو اس طرح بیگاہ تاکہ
کے کہ کانونِ کائناتِ غیرِ خود۔ پریشیہ طور سے فائدہ

مرث، فصح، رائج۔
اسم ہی کو وہ خانہ یا ہشاکہ کہتے ہیں۔

صافا صاف سے صاف صاف کی طرح صاف صاف کی طرح صاف صاف

پہر لکھنے کو بہتر ہے کہ رکھنے کو مہات

پروجیکٹ کے تحقیق تو سن جانا مافات
صاف انکار کرتا ہے۔ باطل نہ ماننا، مکر جانا،

دھرم، فصیح، راج۔
 لکھنا۔ بیلے وعدہ کیا تھا کہ روئے قرض و دیوگی

معافا ہونا معصفا یا عفو ہونا بقول الرحمان عفوہا وادوہا

صوت و متروک

عام عالم میں جسے غریبوں میں مانا جاتا ہے
 اگرچہ عام آدمی اس میں بے وقوف کہتا ہے۔
 صفت آواز :- پوری آواز، دھڑکی سے آواز جو
 دوسرے طور سے ملتی ہو۔ اور وہ صفت، فصیح، راسخ
 محل صفت :- جس رات کو تم کو ڈرا ہو اگر بہت دور
 پر سے رسوا ہے لیکن یہاں تک صفت آواز آ رہی ہو۔
 صفت بات و مکمل بات :- بے تکلف بات، محبت
 اور دھرت، فصیح، راسخ۔

اگر وہ پاک باطن میں اگر وہ دل کے اچھے ہیں
 برہم گویا ہادی صفت باتوں کا نہ ان میں سے شیتا
 صفت باطن :- صفت دل، پاک باطن، جس کے
 دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو۔ غامض ترکیب صفت
 فصیح، راسخ۔

صفت باطن ہوں نظر آ رہے ہیں کہ صفت
 گوشت پر دے کے اور مراد وہ آواز بھی ہے
 صفت سینا :- پاک بری، جسے جرم ثابت ہوتا
 کہ وہ صفت صفت :- بے دانہ صفت، اور وہ صفت راسخ
 محل صفت :- پولیس نے جاننے کی توجہ کو شش کی
 لیکن وہ قتل کے مقدمے سے صفت نکلتے۔

صفت بولنا :- صحیح لفظ ادا کرنا، روانی اور
 مذاقی کے ساتھ بولنا، اور دھرت، فصیح، راسخ۔
 محل صفت :- حداس میں خیریت سے چھوڑنا، بھی بھی
 بہت صفت دگر بولنا ہو۔

صفت بیان کرنا :- ملائیہ بیان کرنا، کچھ نہ
 چھپانا۔
 قول فصیح :- کھوار کے ساتھ صفت صفت بیان
 کرنا زیادہ بڑے میں جیسے، غلوں سے اپنے غلی صفت
 صفت صفت بیان کر دے۔

صفت پانی :- آب زوال، متعرا ہوا پانی

اور وہ صفت، راسخ۔
 محل صفت :- جسے کامات پانی آگئے کی طرح چک
 دھڑکی کی مٹی کھنڈر آ رہی ہو۔ کتا کھنڈر میں روٹی
 کا ٹکڑا دبا ہے ہوئے کنارے کنارے چلا جا رہا تھا
 کیا ایک اپنے سایے کو دیکھ کے کچھا کوئی دوسرا کتا دلتا
 ہے جا رہا ہے، فوراً جھپٹ پڑا۔

صفت پڑھنا :- مدانی سے پڑھنا، رک رک کے
 نہ پڑھنا، پڑھنے میں صفت صحیح الفاظ ادا کرنا، اور
 صفت، فصیح، راسخ۔

محل صفت :- ابھی تک تم قرآن مجید، ایک ایک کے
 پڑھتے ہو کہ شش کر دے صفت پڑھنے لگو۔

صفت ٹکڑا توڑ کے جواب دینا :- گتائی کے
 ساتھ جواب دینا، اور دھرت، محروقت کی زبان۔

صفت ٹکڑا توڑ کے دیتے ہیں کارندے جواب
 محبت سے اس کا کٹنا ہو جو کم دے ہو خوب
 قول فصیح :- کھنڈر کی حد میں وہ اس محل پر۔
 ٹکڑا توڑ کے لہجہ پر رک دینا بڑی ہی۔

صفت جواب :- قطعہ انکار، باطل انکار
 اور وہ صفت، راسخ۔

صفت کا یہ کھاسے کہ پایا جواب صفت
 جن سے کہا کہ پاسیے کا قد بڑے خط
 صفت جواب دینا :- باطل انکار،
 رک جواب دینا، اور دھرت، فصیح، راسخ۔

صفت دے چکا چوں میں کہ جواب صفت
 کھانسی میں وہ جو یاد پڑے ہے شہر چ

صفت جواب دینا :- کھنڈر کے جواب میں
 انکار دینا، اور دھرت، فصیح، راسخ۔

شرف سے دستخط یاد کے پھر مسودہ

جواب صفت کا کھ کے جب سوال کی آتش
 صفت چھوٹنا :- بے دانہ چھوٹنا، باعزت
 طور سے بری ہونا، اور دھرت، فصیح، راسخ۔
 محل صفت :- تم اس دنیا کی حدات سے تو صفت
 چھوٹے گئے مگر یاد رکھو خدا کی حدات تمہیں ہرگز
 نہیں چھوڑے گی۔ اپنے کے کی مزا ایک ن فرود
 پاؤ گے۔

صفت خط :- وہ تفریر جو بے تکلف پڑھل
 جائے۔ وہ خط جو گھسیٹ نہ سکھا ہوا ہو۔ اور
 صفت، فصیح، راسخ۔

محل صفت :- مانتا رائے دہا خط بہت
 صفت ہو گیا ہے۔

صفت دل :- بے دریا، بے کینہ، غامض صفت
 تبسم لہجہ طبع کی زبان۔

صفت دل ہو تو میرے کارندے کھاسے گا
 روز مدشن پر کرے گا کوئی شہر

قول فصیح :- مولف اور لفظ نے صفت، غمیر
 اور صفت طبع، بھی انہیں صفت میں لکھا ہے جو
 اب عام طور سے راسخ نہیں ہو۔

صفت دلی :- دل کی صفائی، دل میں کسی
 قسم کا برا خیال نہ ہونا۔ غامض صفت راسخ
 ملتا ہوں جس سے صفت دلی ہو مانتا مولف
 صفت دیر :- بے حیا، بے غیرت،
 ڈھیٹ آدمی۔ خود توں کی زبان۔

صفت دیر :- ہوں زگر سے تو کیا ملا دیر ہو۔ جانتا
 صفت دینا :- بیڑوں کی کبوتروں کو ایسی
 روادینا کہ بیٹ کے ذریعے ان کی چربی چھٹ
 جائے۔ اور وہ۔ بیڑ بازوں اور کبوتر بازوں
 کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اب ان میں پاک لہنت لہنت
نیا رہ جو۔

صاف کر جانا۔ سب کچھ جانا، سب پا جانا، کل
نہ چھوڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج
غم کے غم صاف جو کہ جانتے تھے وہ باتوں میں
ذکر خیر آج تک ان کا جو خواتون میں آتے

صاف کر دینا۔ صاف کرنا کی شکل صورت،
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مشہور۔ تم یہ چاندنی ماہی سے دھو کے خوب
صاف کر دو ہم نہیں ایک رو بہ مٹائی کھانے
کے لئے دیں گے۔

صاف کرنا۔ دھونا، سب کچھ پاک کرنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

جان آئے مریا زہر قائم رکھو گے صوفی
زخم دل کو جو صاف کرتے ہو زخم دہشت

صاف کرنا۔ آلودگی سے پاک کرنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

اس قدر پڑتے ہیں دہشت ان میں بیکاروں کے
گمراہ کائناتوں کو کیا کرتے ہیں ستارے مٹا
صاف کرنا۔ نقل کرنا، سودے کو ٹھیک کر کے
لکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مشہور۔ غم میں غم میں صاف کرنی شروع
کیں۔ اس خفا کا مجھے اقرار ہو کہ کام کو میں نے
جانتا کیا مگر اطمینان کیا۔ (آب حیات)

صاف کرنا۔ جنگ کرنا کہ صاف کرنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

محل مشہور۔ اکثر ان میں ایسے ہوتے کہ جنگ
کے صاف کرنے کو اٹھتے تھے مگر اس میں دیر
کا دل نہ ڈالتا۔ (آب حیات)

صاف کرنا۔ حجاز، کوڑا کرکٹ بنانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ اس سال تو پیٹنے نے گھر کے گھر کو دیکھا

صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ اگر نہیں اپنا خط صاف کرنا ہو تو کسی
کتاب کا ایک ایک صفحہ دیکھ کر لیا کرو۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہی
صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ میں اپنا خط صاف کر کے لے دوں

کچھ نہ لکھا دیتا ہوں۔

صاف کرنا۔ باقی کرنا، ادا کرنا، کچھ باقی
نہ رہنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج

محل مشہور۔ آپ مہینوں سے ہمیں دیر آ رہی ہے
آج آپ ہمارا حساب صاف کر دیجئے۔

صاف کرنا۔ اخراج برادری، بیکشیف کا
کالنا، اردو صرف، رائج

محل مشہور۔ وزارت کے ہد زچہ کو پٹ صاف
کرنے والی دوائی دینا بہت ضروری ہے۔

صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ اس کی تمہارے آن کی آن میں صفیں

کی صفیں صاف کر دیں۔

صاف کہہ دینا۔ سچ کہہ دینا، سچ سچ بنا
دینا، سچ سچ کہہ دینا، اردو صرف، فصیح، رائج

حقہ میں یہ نہیں ہے خود غم
صاف کہہ دے جو نہ خود غم

صاف کہنا۔ بلا درد عایت کہنا، واضح
طور سے غصہ کہنا، اردو صرف، فصیح، رائج

کسی کی چشم سخن گو یہ صاف کہتی ہو
کوئے اشک غمناں سے اتراں خزاں

صاف کرنا۔ صاف کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ اردو صرف

مرغان غصہ کو نہ تو دانت ہے نہ پانی
عیاد گزرتے ہیں انہیں آٹھ پر صاف

قول فیصل۔ ان کھڑے نہیں ہوتے۔

صاف گوئی۔ صاف صاف کہنا، نارسا
ترکیب، عورت، فصیح، رائج

صاف گوئی سے گھر جو جوازاں اے شہر
دو برو کس کے گردن تفریق آئینہ شہر

صاف صاف کہنا۔ کسی کے دہرہ علانیہ کہنا
اردو صرف، فصیح، رائج

براک کا صاف صاف صاف کہتی ہو
کس کی کیا مرے حق میں ذباں نہیں معلوم

صاف صاف کہنا۔ کسی کو بائیں تہائی
کے عالم میں پانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج

ان کو خلوت صاف صاف ہے پردہ
صاف صاف کہنا، اردو صرف، فصیح، رائج

صاف صاف کہنا۔ دفعہ اولیٰ کسر سم، پاؤں کے گئے
کی ایک رنگ کا نام جس سے نصیب کے ذریعے جسم کے

ذریعے جسے کا خون لینے ہیں، عربی، عربی، اعلیٰ
کی اصطلاح۔

صاف صاف کہنا۔ صاف صاف کہنا، اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل مشہور۔ اردو صرف، فصیح، رائج
محل مشہور۔ اردو صرف، فصیح، رائج

میں تیرا لگا یا بنت ایوب کو گاتے
 نب تھا جو ان خاک اب پرے کرے جو
 قول فیصل : تائید کے لئے صاحب کہتے ہیں جیسے
 دن صاحب ۔
 ص ۱۰۰ : قوم فرار کے آئے پیر کا نام جن کی جا
 سے ایک اقدار سے پیر ہو خدا میں اور سچ
 سچ یہ میرا دل تاق صاحب سے کم نہیں
 قول فیصل : صاحب شریعہ انشا نے جناب
 : اے کا پیر و خانبے رح یک اس طرح کھا جو
 بن بن بید بن کا پیر بن آدم بن سام بن نوح
 بن آدم
 نقاب بچا گئے : صاحب کی حج : اچھے کام مری
 دقت (اور اوقات)
 صلاح بیل : بنیاد اعلیٰ تحت کی مری جس کے
 رہا ہاں بلکہ سچی بھی : دل دیتا ہے
 ص ۱۰۱ : کو کا و نیش و مال : جناب
 شریعہ پیر کی طرح ہوتی ہاں مری الفاظ فارسی
 ترکیب : تعلیم یافتہ طبع کی زبان ۔
 وہ سب کو دم دیا سب کو : داد و اسکاں
 وہ سب کو دین و دینی کف و حاجت : مال و حق
 ص ۱۰۲ : دیکر : ہوس ، عاشق چپ چاپ
 مری : صفت : اسم ماضی تعلیم یافتہ طبع کی زبان
 جن کی درت سلطان و ہر میں صامت
 : صاحب کی عزت : عزت و عظمت : عزت و عظمت
 قول فیصل : صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ سنے
 پاؤں سے بھی مراد ہو کہ : گران مٹی میں اور وہ
 میں رائج نہیں ۔
 ص ۱۰۳ : ادب کبر و سم : کاریگری کرنے والا
 پیشہ ور مری (نور اللغات)

قول فیصل : در میں تقاریر کہتے ہیں : یہ بھی عزت
 لفظ ہے ۔
 ص ۱۰۴ : پیر کرے والا : جانے والا : پیر کرے
 عالم کی صفت : ہر کسی و ہر گزرتیم یافتہ طبع کی زبان
 جب مددش جاں کا ہے انکار
 خاک صاحب کا پیر و لم اقرار نظم جان
 صاحب جن وہ مانع نے بنایا ہے تجھے
 حسرت خدی آزاد کیا کرتے ہیں آتش
 ص ۱۰۵ : عالم : دنیا کو پیر کرنے والا : پیر کرے
 عالم : ہر آدمی رکب نسیم یافتہ طبع کی زبان
 شکر میں ذات صاحب عالم کو پیرے
 : انہوں کا دل ہے فقہ دلائل پر
 ص ۱۰۶ : قدرت : پروردگار : خدا اور ہر کسی
 ترکیب : تعلیم یافتہ طبع کی زبان : دلیل الامتثال
 : تیرا صاحب قدرت کا کھیل ہے دنیا
 بنانا کے مانی ہیں صوبہ کیا کیا
 قول فیصل : صاحب نور اللغات و فرنگ صیف
 نے صاحب حقیقی اور صاحب مطلق اور صاحب لطیف
 بھی لکھا ہو لیکن اسم یافتہ طبع صاحب مطلق اور
 صاحب حقیقی تو کبھی کبھی دل دینا ہو لیکن صاحب
 : علی نہیں رہتا
 ص ۱۰۷ : صائب : صائب مری : صفت : تعلیم
 یافتہ طبع کی زبان
 محل صائب : آپ کی رائے بہت صاحب ہو
 ص ۱۰۸ : میرزا محمد علی مصطفیٰ کا تخلص
 ص ۱۰۹ : صائب : ایک معزز خاندان کا آدمی تھا اس
 کی ولادت تہریر میں ہوئی لیکن نشو و نما دہلی میں
 تربیت : مصنفان میں : صاحب کی شہرہ شامی سے
 اس کو قدرتی صائب تھی : احمد شامی کے

صائب پر زمینی خیالات بہت غائب تھے : آثار
 شائبہ میں حرسین کا سفر کیا : انہی کے بعد شہید
 مقدس کی زیارت کی ۔
 صائب شامی کی : قاعدہ تعلیم حکیم کا مسج
 لاشی : نسیم شامی سے حاصل کی : ہندوستان
 کی فاضلین نے غلطی سے تمام ہندوستان کو سچا
 تھا : صاحب کے دل میں بھی غریب پیدا ہوئی اور
 تبادلت کے ذریعہ سے دلی آیا اور شاہ جہاں کے
 دربار میں رسائی حاصل کی : ہزاری منصب اور
 مستحق خان کا صاحب حقا ہوا : بیس ظفر خاں
 سے ملاقات ہوئی : مستند : ہاں شاہ جہاں نے
 دکن کا رخ کیا ظفر خاں بھی : اس سفر میں ہم
 تھا اور میرزا صاحب اس کے ساتھ تھا ۔
 صائب کے آپ کو صاحب غایت محبت تھی اس
 رہنے میں ہندوستان کی آمد و رفت مری اب نہ ہو
 : بہت خوش الف : برس کی عمر میں میرزا لگے باپ
 ہندوستان کا سفر اعلیٰ کیا اور پیارے بیٹے کو
 سے جانا چاہا : میرزا کو بعد از ان فرماں سے رخصت
 کی اور ما کوئی بڑی : اسی زمانے میں جب کہ
 مستند : نقاش : جہاں نے دکن سے آگے کا
 قصد کیا اور ظفر خاں : کشمیر کی صوبہ داری پر
 ممتاز ہوا : میرزا صاحب اس کے براہ گزیر آیا
 اور باپ کے ساتھ دکن کو واپس گیا : وہاں میں
 : بے حد ہمت و قابل کے لئے قدر دان کی کیا کوشش
 سلطانین صفویہ نے بڑی عزت و احترام سے
 : دقتوں کو قہر کیا : میرزا نے بھی ان کی طرح
 پر زور تھا : شاہ عباس ثانی نے اسے
 : شہر احباب دیا ۔
 میرزا نے اگر عید و ہجرت نہ کی تو ایران

نہم با بر نہیں نکالا تا ہم ہندوستان کی بنا خضیاں
روہ کر یاد آتی تھیں۔ جب راجہ بھنگال آغا
عہد مالگیری میں دربار اس عظیم مقرر ہوا تو میرزا نے یہ
شعر لکھ کر بھیجا۔

دودہ دستان و احسان یاد کردن ہست است
ورنہ ہر نکلے پاپائے خود ترمی انگست
چھتر خانی نے پانچ ہزار روپے امدد قبول پانچ
ہزار اشرفیاں بھیجیں۔

صاحب نے لکھنا میں بقیہ اصفہان و کلات
پانی۔ صاحب دقات یا نہ تادہ تاریخ جو میرزا
کے صاحب مرزا کا یہ مطلع صبح نثار پر کندہ کر دیا گیا۔
در پیچ پر وہ نیست نباشد ذائقے تو
عالم پر امت از لہ خالی است بجا تو

مرزا ہامیت خود دار، پابند منع و پاکیزہ اندکسراج تھا
مرزا نے ہر قسم کے اوصاف سخن میں طبع آزمائی کی
ہو۔ قصائد متعدد ہیں۔ ایک چوٹی سی ورمیہ شادی بھی
ہو اور غزل تو اس کا خاص فن ہو لیکن قصائد اور
مثنوی کا کم تر ہے۔

میرزا صاحب کا خاص انداز تشبیل و تمثیل کا طریقہ
بہت ہی تھا لیکن صاحب نے اس کثرت سے ترک کر کے
کی خاص چیر چلنا علاوہ ہیں شعرا عام مضامین
میں تشبیل سے کام لیتے تھے۔ صاحب نے اخلاقی
مضامین کے لئے خاص کر دیا۔ (ماخذ از شعر العظیم)
صاحب الزمان کے۔۔۔ اچھی صبا صبح دینے والا
جس کا مشورہ دوست ہوتا ہو۔ عربی ترکیب و معنی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت۔ اس محل میں تم حکیم صاحب سے
مطلع کو وہ بہت صاحب الزمان انسان ہیں۔
صاحب در چیز می شکند قدر شعر را

تسین اشناس و سکوت سخن شناس
صاحب شعر نہ سمجھنے والے کی نصیحت اور شعر سمجھنے
والے کی خاموشی ان دونوں چیزوں سے شرک قدر
کم ہوجاتی ہو۔ فارسی مقور تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
نزدیک و شمالی
صاحب حکیم۔۔۔ وہ شخص جو روز سے ہو عربی بزرگ
اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بانی جو انسان کو جو بہائم
مصلحت ہیں ال جہ جس کے نام
ظول فیصل۔ رہنا کے ساتھ و سام رہنا۔
اس کا صرت ہو۔

ملا وہ راہ روزہ کے بھی دائم
راہ میں رہ کر تھے صاحب اسرار
صاحب الدین۔۔۔ ہمیشہ روزہ رکھنے والا عربی
ترکیب و تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاحب النہار۔۔۔ دن کو روزہ رکھنے والا
عربی ترکیب و تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ زیادہ تر قائم السیل کے ساتھ
لو کے سامنے انہما و زبانوں پر ہی جیسے۔ گو تک

جفا پسند اس گرمی کے گزند میں بھپا را دے دے
کے ہم کو ملا تھا لیکن یہ آنکھ کب مینے دالی تھی
صائم انہما و قائم السیل پاتا تھا۔ (ماخذ از شعر)
صبا صبح وہ پروا ہوا جو کھلی رات کو چلتی ہے
جس کو فارسی میں باد ببار کہتے ہیں۔ زبرد کا نقص
میں لوگوں کے نزدیک وہ پروا ہوا جو موسم بہار
میں چلتی ہے، نین صاحب نے کچھ ہوا خدا جانے
کیوں گرا دے کہاں سے نکلا یا۔ عربی، موش۔

نشا و تکی خلوت سے بنی ہے شبنم
صبا جو صبح کے پردے میں جاگتی ہو
دور ملک صفا

صبا صبح وہ پروا جو شرق سے چلے، پروا ہوا
وہ پروا جو صبح کو چلتی ہو عربی صبح راج۔

وہ سوئے کوہ فریباں جو کبھی آتے ہیں
۔۔۔ بہلول و امن میں نہ ساتھ جدا ہوتی ہو
صبا صبح میرزا و علی ولد میرزا علی نقوی، مرزا علی
اندر علی باغی، تارک، تن، شام و شمس، شمس، شمس، شمس

صباح۔۔۔ (بالفتح) صبح صبح بڑا، صبح
رشت و تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صباح چمنہ بالیقین صبحی
مردی قہر کی وہ گیار چوبی (مراج و الفانین)
قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرت ہو۔

صباح عید ہوئی ساقیا شرب چلے
نہ پیش تر کہیں رخسار آفتاب چلے

صباح الخیر صاحب حکم بالخیر
وہ صبح کی دعا کے طور پر یہ جملہ بولتے ہیں یعنی کہتے
صبح مبارک اور اچھی ہو۔ عربی۔ (اندر الفات)

قول فیصل۔ عربی دال طبقہ اس محل پر
تک صبح اللہ بالخیر بولتا ہو۔

صباح صحت۔۔۔ صبح اول و دوم و چار و پنجم
خوب ہوئی، صغیر و بزرگ ہونا، گوارا، عربی و موش
صبح و راج۔

محل صحت۔۔۔ یہ یورپین لہجہ صاحب حسن و جمال تھی
۔۔۔۔۔ اور وہ جو بن وہ بھین کہ خدا کی قدرت مجسم
نظر آتی تھی، صبا صحت و دبا بہت صوفی ہوئی
جاتی تھی۔ (نشانہ آزاد)

قول فیصل۔ یہ لفظ صرف انسان کے لئے مستقل
ہے گو وہ آدمی کو صبا صحت والا کہتے ہیں جتنی ہی صحت

میرزا و شمس تری، سادہ نگار ہی پتہ تری
زیر کھائے ہوئے بیٹے ہی صبا صحت والے (ترکیبی)

صبح بخیر کے وقت سے منسوب، عربی صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دیا کی سہو پر را، رندوں کو چاہیے کیا۔
اک ہر صبحی، اک لفظ صبحی نظم بابا

صبحا خرام، (گناہ) تیز رفتار گھوڑا، غار کا صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صباحیوں کی بگس میں سے دوبارہ
حرم کو لے کے چلے اہل کھن کی دوبارہ

صبحا خرام، (گناہ) تیز رفتار گھوڑا، غار کی ترکیب
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صلح سے آہستہ صبح کی بجا ہو
کم کم یہ سکتا ہوئی کھن کی ہوا سے

قول فیصل، یک، تمام ہر کار سے وغیرہ کے
نے بھی کہتے ہیں۔ ہر کار سے تمام تیز رفتار

..... لفظ ہے لفظ کے ہر راہ دعا فرماتے تھے۔
دھرم پور میں

صباحی رفتار، ہر ایک طرف تیز رفتار والا۔ گناہ سے
بہت تیز رفتار والا فارسی صفت، صبح، راج

صلح سے صبح، صبح کی اس سے تیز رفتار گھوڑا
سے ساتھ کوس دبا دبا کر ایک ہی دن میں لپکا

تھا۔
(قدیم مشرقی زبان اور)

کھن سار، رگے والا، رگڑ، عربی، تیز رفتار
قول فیصل، اور درستی نہیں

صبح، راج، تیز رفتار، سورج کا وقت عربی
نور، صبح، راج

شب رات تیز رفتار، یاد دہانی
صبح صبح بے حد آشکارا ہوئی

قول فیصل، جھمکے دلی زیادہ تر اس لفظ کے
لفظ کو، علامت معقول، کوشش کر رہے ہیں

صبح کہہ کے صبح کو مراد لیتے ہیں۔

صبح لفظ یا صبح دور سے وہ

صبح ان ست کچھوں کا نہ پھر صبح
جن میں تمامات کا کچھ نشہ صبحا باقی

کھن میں اس صورت سے زیادہ تر عام اور خوش
ہیں جیسے آواز بہت دیر ہو گیا کل صبح چلیں گے

لشمارے کھن کو علامت معقول کے اٹھانے کے
ساتھ ہی زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

ہر شام بول صبح کو ایک خواب فراموش
دنیا سے دنیا سے تو کیا یاد رہے گی چلیں

البتہ اس لفظ سے پہلے صبح، ہر ایک، کھن
ہائے صبح کہتے ہیں تو کو (علامت معقول) کا

نہیں کرتے۔
مشرق میں پرستاری اور ہم جنوں خیر

ہر صبح صبحی درگاہ محبت میں شادیاں کھن
صبح یا فجر کی ناز، اور نورث، دل کی زبان

صلح سے صبح، صبح کی ناز، اور نورث، دل کی زبان
صلح سے صبح، صبح کی ناز، اور نورث، دل کی زبان

قول فیصل، کھن میں صبح کی ناز کہتے ہیں۔
صبح اٹھ کر نہ دیکھنا، رگے کو سو کر

ہیں تو یا تو اپنا منہ آٹھنے میں دیکھ لیتے ہیں تاکہ کسی
نہیں ہوئی کا منہ، کچھ کر دیکھو، نہ ہو یا کر کوئی

شخص قریب تو رہتا ہو کہ جس کا منہ پہلے نظر پڑے
اور جس کے منہ کے سیدھا بارک ہو نہ کی آواز کی

ہو اس کا منہ دیکھتے ہیں۔
پیری میں صبحی کھن کا نہ، تھا

صبح صبح کو حیرانہ دیکھنے میں کھن کا منہ
قول فیصل، اس صورت میں کھن کی قیاس

صباحی مشرق سے صبح ہے۔
صباحی مشرق سے صبح ہے۔

صبح اٹھ کر یا کھ دیکھنا، بعض رگ صبح کو جب
کھن کھن سے اپنے دونوں ہاتھوں کی بکریاں

دیکھ لیتے ہیں اس کے بعد کوئی کام کرتے ہیں۔ ان
نے عقیدے کے موافق اس عمل کے بعد مبارک

آدمی کا منہ دیکھنا، ان میں نہیں ہوتا۔ اور وہ
صبح اٹھ کر کھن نہ دیکھے یا کھن اٹھنے

یہ صفا ہی نظر آنے پر صوفی ہوتے ہیں
صبح اہل، رگ کا صبح سے استوارہ و ناری

ترکیب، صبح، راج
آگنی صبح اہل سانی نہ آیا ہے کھن

ہو گئیں، آگنیوں بڑے مینہ سنا سید
صبح آواز، (دانت) وہ صبح جس کی کھن

نہ ہو صبح است، فارسی، نورث، صبح، راج
نہ گھن کا منہ اور نورث کا بدل

وہ شام اور صبح، صبح اول
صبح است، اس لفظ صبح جس دن خدا

نے تمام دعوں کو یک وقت پیدا کر کے اپنی
اور بہت کا اقرار کیا خدا فارسی ترکیب صبح

عالم میں رہی ہر اسے ملتا
جس صبح است کو صبحی صبح

صبح آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ
کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ

کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ
کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ

صبح بخیر، صبح بخیر، صبح بخیر
کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ

کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ
کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ

کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ
کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ

کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ
کھن آگنی، صبح، اور نورث، صبح کا منہ

صبح بہار دیا صبح بہاراں دیا صبح بہاری
 سو سو بہار کی صبح جو بڑی دل کش ہوتی ہو شادی
 ترکیب و تونٹ نصیح و راج
 چوٹی میں وہ پھیلے ہیں پھولوں کے لہو کو
 پھولی ہو شام کہ وہ صبح بہار کو
 جدھر سے تامل کرنا ہو اندر کی سوری کا
 وہ سرین پوش رنگ نغم صبح بہار کا
 صبح پید ہونا ہے صبح اور دھرتی پہاں استاں
 صبح جلی صبح پیدا ہوا کوس رحلت
 صبح سیری ہے اگناہ برہان بڑھانے کی ابتدا
 فارسی و تونٹ نصیح و راج
 صبح سیری ہو عیاں بادشاہی و شمس کا کرم
 صبح خیزا کر تہ زہرہ ہند فارسی صفت و فوائد
 قول فیصل: ان کلمات کی سادہ سحر خیز ہے
 صبح خیز صبح خیز یا علی اصابت
 و اما بہت سویرے جاگنے والا نور کے تڑکنے کا
 لڑا ہونے والا اور زکوۃ دہی کی زبان درخشاں
 صبح خیز ہے وہ چہرہ سحر ای جمل میں سا فرس
 سے پیشتر کہ ان کا مال و اسباب پانے جاتا ہو
 اردو و ترکہ دہی کی زبان
 صبح کے کیرا بکری گشتے
 لا مسجد کا صبح خیز ہے
 قول فیصل: اسی کو صبح خیز یا بھی کہا ہو
 شیخ حرم، مذن دونوں ملین کے ہیں
 صبح خیز یا تو وہ دھشت گیر
 صبح خیزی: علی الصباح اٹھا زہرہ فارسی
 ترکیب و تونٹ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 شہم سے گرم صبح خیزی
 کرتی رہتی ہے اشک ریزی

صبح دم صبح کے وقت علی الصبح اندھیرے
 فارسی: نہ تر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 شوکت باغ میں نظر آیا یہ صبح دم
 ان غل فراز شاخ چمن آشکار ہو نظم جہان
 صبح روشن ہونا: صبح کی روشنی اچھی طرح
 اردو صرف تپیل الاستمال
 منہ چھپا کر گئے ہیں وہ شب کو
 صبح ہوتی ہو دیکھیں کب و تن حلیق
 صبح سویرے: سویرے علی الصبح اردو
 روزت، حوام کی زبان
 محل حشر: آج تم کو دیو بگئی جو کل صبح سویرے
 آواز تو دیکھیں صبح سے طاقات ہو جائے گی
 صبح شام تباہا: جلد کرنا، مال کرنا
 اردو صرف، دہی کی زبان
 صبح شام کرنا: مال کرنا، جلد کرنا
 اردو صرف، متردک
 قول فیصل: انہیں معنی میں صبح شام لگنا بھی
 استعمال کرتے تھے جیسے: اچھے آداب کی چاہ
 چڑھے نکاح ہو جائے: صبح شام کہوں لگاتے ہو
 دھانہ آڑھا
 صبح صادق: بد اضافت، وہ روشنی جو سورج
 نکلنے سے پہلے آدب کی طرف افق کے کناروں پر
 ہوتی ہو، صبح کاذب کی ضد، فارسی تونٹ نصیح و راج
 طلبہ کی صبح صادق کا گانا جو اس کے قافز
 مسکریں لب کی شہرہ جو شام بخیر کا
 قول فیصل: مودہ ہوتا، ادا عیاں ہونا و غیرہ
 اس کے صنف ہیں
 کو ناگہ ہوتی صبح صادق عیاں
 شک سے ہوئے ماہ دا کچھ نہاں سو قہر دہاں

صبح کا بھولا شام کو آئے
 صبح صبح: بہت سویرے، سورج نکلنے سے پہلے
 علی الصباح: اردو صرف، تپیل الاستمال
 تان: ان سے بولے گئے صبح صبح
 کیا مزاج کا کل شب رنگ رہم ہو گیا
 قول فیصل: اس کا تعلق ماسم بول چال میں
 صبح صبح: ہوا، اٹھا دھرتی کے ساتھ صرف کرتے
 ہیں جیسے: فی جلیان تہمت ہے سے صبح صبح
 کی عادت: دھانہ آڑھا
 صبح صبح کس کا منہ دیکھا تھا: صبح صبح
 سے پہلے نہ جانے کون سی خوش صورت نظر آتی
 تھی: جب دن اچھا نہیں گزرتا تو کہتے ہیں
 اردو جملہ نصیح و راج
 صبح صبح منہ دیکھنا: صبح کو اٹھ کر کسی خوش
 کی صورت پر نظر نہ کرنا: اردو، صرف نصیح و راج
 پیری میں اس نے میں ننگ کی طرف رخ
 دیکھیں گے صبح صبح منہ اس ننگ کا لٹکا
 صبح ظاہر ہونا: صبح ہونا، اردو، صرف
 تپیل الاستمال
 تونہ آیا پگھلیں فرقت میں یاں کھیں سفید
 صبح تو کا ہر ہوتی پیرا غم نہیں
 صبح قیامت: قیامت کی سحر، مصیبت کی
 فارسی ترکیب، تونٹ نصیح و راج
 اک بلا ستر ملی دسری آفت آئی
 شب فرقت جو گئی صبح قیامت آئی
 صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں
 کہتے: اگر آدمی خرابی اٹھا کر سوز جائے یا جوانی
 کے اٹھانے سے گھٹتے ہوئے بڑھاپے میں تو سر
 یا ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت میں کرے
 تو رد قابل مواخذہ نہیں، اصل و فریب غیبی

قول فیصل۔ شرے، اس شے کو مختلف صورتوں سے نظر کیے۔

اس کو چھ لہ۔ چائے کھنا
صبح جو جائے اور وقت شام
وہ ہر دل داؤد سے من و مخ و گیسو
ہو صبح کا جھولا ہوا، شام نہ آیا
صبح بھر لڑکھرائے میں شام آیا
میں ہل چل میں۔ صبح کا صول شام کو آئے تو سے
جھولا نہیں کہتے: ہی رائج ہو۔

صبح کا تارا۔ ستارہ زہرہ جو اکثر ماڑوں میں صبح
اور گرمیوں میں شام کو نظر آتا ہے یہ ستارہ جب روشن
ہوتا ہے اور صبح رائج۔

غل ہوا تو سن جو ہر کے ترارا نکلا
کٹ لڑی میری کوش صبح کا آواز نکلا
قول فیصل۔ رانی جگہ ستارہ بھی جو جوں ادا
سبدا مالوں میں نہیں تو نہ باروں میں نہیں
وہ ستارہ صبح کا ہے۔ ستارا شام کا
کنا تیرے کرے آخر جو نے کو بھی کہے ہیں۔

صبح کا دھبہ۔ وہ دھبہ صبح صادق کا تین
وہ لہی ادنیٰ اٹھی ہوئی سفیدی جو صبح صادق سے
پہلے نمودار ہوتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد چمک
نہاویں جو کب بھی رائج۔

صبح کا زب و دسیہ جو صبح صادق و سفید
وقت پر چھپتا نہیں کہتا ہے سبک چھٹکے
صبح کا پتھیرہ۔ وہ صبح جو پھٹنے کے وقت
کی تیرگی کا نالی پر سفید ہوتا ہے اور صبح رائج۔

دل کا خلاصہ اظہار کہ جو پنجاب میں سفید
ہوے جو سپیدہ آشکار صبح کا
صبح کہ ہر ہر شام کہاں گئی۔ کس بات

کا جوش نہیں۔ و فرنگ شہ

قول فیصل۔ اہل کھڑا اب نہیں ہوتے۔
صبح کرنا۔ کس کام کا سلسلہ رات سے یا شام
سے شروع کرنا اور صبح تک جاری رکھنا، کس کام
میں پوری رات گزارنا، اور دو محاورہ صبح رائج
یاں کے سفید سپید میں ہم کو دخل جو ہر سوتا ہے
رات کو رو رو صبح کیا یادوں کو چوں توں شام کیا
(میر محمد تقی میر)

قول فیصل۔ اس کی گیلی صورت صبح کو دینا بھی
رائج و فصیح ہے۔

صبح کر دی عمر اک دم کو نہ جوڑا کھڑا
ات تو اتنی بڑھی رات چھائی نہ گئی
صبح کس کا منہ دیکھا تھا۔ جب کوئی کام کر
جاتا ہے یا مناف مرضی ہوتا ہے یا دن بھر وہی نصیب
نہیں ہوتی۔ یا کوئی ناگہانی صدمہ پہنچتا ہے تو یہ فقرہ
زبان پر لاتے ہیں۔

جس جگہ بیٹھے ہیں باورہ فرم اٹھے ہیں
آج کس شخص کا منہ دیکھ کے ہم نے میں دن و رات
قول فیصل۔ آج کے شرم کا دورے کی صورت
یہ جو۔ آج ہم کس شخص کا منہ دیکھ کے اٹھے ہیں اور
بولے اور ہفتے کے منہ قائم کیا ہے صبح کس کا منہ دیکھا
تھا یہ شعر میں صبح کا کہیں یہ نہیں اس نے شام
اتھیں جو جس صورت سے ذاتی نے استہلال کیا ہے
اس صورت سے اہل کھڑا شاد و نار ہوئے ہیں
صبح کس کا منہ دیکھ تھا۔ یہ صبح کس کا منہ دیکھا
یہ صبح اٹھ کے کس کا منہ دیکھا ہے۔ کھڑے ہیں
صورتیں کبڑے۔ رائج میر۔

صبح کی گھٹی اشرفیاء کی آگے۔ یہ منور
دکان و دکان ہے جب اول دفعہ سے نور و انوار

کے اس وقت ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کبھی کبھی کوئی بولی دیتا ہے۔
صبح کی پوچھ شام کی کہے۔۔۔ جو اس ہے
گھبرا یا ہوا ہے۔

کیا جانے خواب کیا ہے کہ تمام کا ہر حال
پوچھی جو صبح کی تو کہی اس نے شام کی
قول فیصل۔ صاحب فرنگ آسفیہ۔ صبح کی
پوچھنا تو شام کی کہنا۔ لغت قائم کیا ہے۔ اہل کھڑا
کسی صورت سے نہیں ہوتے۔

صبح کی وردی بچنا۔ صبح کی نوبت بچنا۔ اور وہ
صورت فصیح و رائج

اسنے میں صبح کی بھی وردی
دوئی پستہ کی ہوگی زوری
صبح گاہ۔۔۔ صبح الصبح، صبح کے وقت، غامدی
فیل الاستمال۔

شب ایش اس جگہ جوئے باغات تباہ
تیار ہو کے جلد کیا کو پچ صبح گاہ

صبح کا ہی۔۔۔ صبح والا صبح سے مشہور غامدی
صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان اہل الاستمال
نوال حزن ہے اب کیوں بھابھ گرد و پاشن
نہر زلفت ہوں پر دانے چراغ صبح گاہ سے
صبح گزرتا۔۔۔ صبح کا وقت ختم ہونا اور صورت
صبح، رائج۔

صبح کر دی شام ہوئے آئی مسیہ
قوت بیتا، و رہت دن کم و مخ
صبح بخیر۔ (دھانفت) صبح قیامت غامدی
صورت فصیح و رائج۔

رو مینہ و مشرق آفتاب دغا بھراں کا
غور صبح کھڑا جگہ جو اپنے گریباں کا

صبر مانتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا تو تیرا تیرا
صبر بڑھ گیا میرے ساتھ، پر کا اخلاص کر کے
مدد اب نازل ہو، بلا کا زور جو آف میں گرفتار
اور وہ، اسی فن جو وہ توں کی زبان دلی کامرت،
اسے دل ہے تاب آنا اضطراب
وہ کہ صبر تیرا اور تو میں کیا کہوں
صبر اس پر اس ہاری حسرت وہ یاد کا فقر
خبر جس نے کو دیا ورنہ تری دل اور گداز
صبر بڑھ گیا، اطمینان تکین، اور وہ، نہ کر
نسیج، رائج۔
قول فیصل۔ آج کے ساتھ صبر آنا، اس کا مر
مارا میں گاڑا تیرا اس کو صبر آنا
اس دل نے ہم کو آخروں خاک میں کیا
صبر اب تو ہے۔ اب تو ہے خوش حال صبر
تجھے۔ سب ہی طرح کی برکتیں مال داد داد تندی
و غیرہ خدا نے ان کو دے دی تھیں پھر خدا نے ان کو
صبر سے آزمانا چاہا۔ مال داد داد سب فنا ہو گئے
ان کو کڑھ کام میں ہو گیا مگر اس حال میں بھی وہ خدا
کا شکر کرتے رہے اور امتحان میں ہر دے اترے تو خدا
نے اپنے فضل سے ان کو پھر خوش حالی اور صحت عطا
فرمائی، فارسی، اندک
قول فیصل۔ یہ غلطی کہ سادہ اندر حضرت ابوب
کو کڑھ کام میں لایا ہو گیا تھا۔ پیغمبر معصوم ہوتا
ہو اور معصوم کو ایسے قابل نفرت اعراس و حق
نہیں ہوتے جو کہ جناب ابوب کے ہر کردی سے
کردی مصیبت میں صبر کیا اس نے صبر ابوب
مضبوط ہو گیا۔
بہنے کی کیا نہ تیرے عشق میں مجھ کا

صبر ابوب کیا، اگر یہ مقرب کیا۔ شرف الہی ہونے
صبر آزمایا۔ صبر کی آزمائش کرنے والا، قوت
برداشت کو آزمائے والا، فارسی ترکیب صبر رائج
صبر ان صبر کے تھے ایک ن دنیا کی عقل میں
کہاں کہہ غیب جہاں جلیاں صبر آزمائی
صبر آزمایا۔ صبر کا امتحان لیا، اور وہ صرف
نسیج، رائج۔
قلب ابوب کے کہنے میں شان
اپنا صبر آزمایا ہے میں حسین
صبر آزمایا۔ برداشت ہوتا، بے قراری جانا
اور وہ صرف، نسیج، رائج۔
صبر مانتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا تو تیرا تیرا
صبر بڑھ گیا، اندک
خدا کی بارش نا۔ اور وہ صرف
بر بار نہ مانتے گی تیرا اپنی مصیبت
آخر تو میں صبر بڑھ گیا دل کا
قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں کبھی کبھی
حرام بھی بول دیتے ہیں اور پھر کچھ ساتھ بھی بولتے
ہیں۔
ابو ہر کہ جو تو ہر وقت اکھڑے ٹپکتا
بڑا ہو تجھ پر اسے دل صبر میرا جان عزیز کا
صبر تنہا است لیکن بر خیر میں وارد، صبر کرنا
ہے مگر اس کا میں سچا ہوتا یعنی صبر مشکل کام ہے
مگر صبر کا نتیجہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ فارسی، مشل
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
صبر جان پر ٹوٹنا۔ صبر لا بال کی جان
پر ٹوٹنا۔ اور وہاں وہ، عورتوں کی زبان
قریب، حرمک۔

ٹوٹے گا کس کی جان پہ وہ بے زبان کا صبر
زادہ سنہن سنہن دل سے خواہ فرار کر
صبر جمیل۔ وہ صبر میں پروردگار، اچھا
صبر فارسی رکب، اندک تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
عقل صبر، مفرح دود آ یا اور عورتوں کو علم
کر کے جزیع، نرسا نامہ شرم سے رخ کیا اور صبر
جیل کی تعلیم کی۔ (تو بہ انصوح)
قول فیصل۔ صبر جیل بھی استقامت ہوا جو جیل
دست نہیں اس نے کہ صبر دلی میں مذکور اور
جیل دلی کی صفت قرار دی گئی ہے سوخت ہو
اور مذکور لفظ کی صفت میں مذکور ہے استقامت ہوگی۔
صبر صبر کوئی چادر بھی نہیں ہے خدا ان کو
صبر جیل کو امت فرمائے؟ (دندان آنا)
صبر دلی دلی پہ تو بول غنی، یہ فقیر صبر میر
کی نیامی سے بہتر ہے، فارسی، مفرح، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔ (فرہنگ اشالی)
صبر دینا۔ تبکین دینا، مطمئن کرنا، ڈھارس
دینا، عزت برداشت عطا کرنا، اور وہ صرف
نسیج، رائج۔
وقت دعا ہو ترک کر دشت دشمن کو۔
اندر صبر دے مرے مکی حسین کو عشق
قول فیصل۔ یہ حیرت منا نہیں بدست، خدا
اندر پر مددگار عالم و غیرہ کے ساتھ مذاک بدست
ہیں جیسا کہ شرعے ظاہر ہے۔
صبر سمیٹنا۔ تنہا کا وبال اپنے سر لیا
حق تہمت لگانے یا جھوٹ بولنے کے موقع پر کہتے
ہیں۔ اور وہ صرف دلی کی زبان۔
جب عہدہ جو تم ہو تو کیوں صبر سمیٹ
ہم اس میں قیامت کی شرافت دے ہیں

قول فیصل۔ اس کا ایک مغرم کو دے دے لینا
عاشق محفل نہ ہوئے تیرے غضب کے
بیٹھے و جواب صبر میٹھے ہوئے کے
اس کے ایک سن لڑنا سنا بھی ہو سکے ہیں۔
سب کو فخر و میں کیوں پیشاوی
صبر اک اک کا کیوں پیشاوی دفریشت
صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ صبر کا انجام اچھا
ہوتا ہے۔ اردو صرف فصیح، راج۔
صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے
قول فیصل۔ یہ قول صبر کا است و لیکن
شیریں و درکار و درجہ ہے۔
عاشق کر کے بیٹھ رہنا۔ ایسے جو کہ بیٹھ رہنا
نا امید ہوئے خاموشی اختیار کرنا۔ اردو صرف
فصیح، راج۔

محفل صبر۔ قریب تھا کہ یگانہ اس کر صبر کے بیٹھ
میں۔ اتنے میں سا کہ میر تقی شریف نے لکھے۔
(محضات)
صبر کر لینا۔ نا امید ہوئے کے بیٹھ رہنا، ایسے
جو جان۔ اردو صرف فصیح، راج۔
محفل صبر۔ ہم نے تو صبر کر لیا تھا کہ ہوا ہی گھڑی
نہیں ملے گی گھر کا شکر ہو کہ مل گئی۔
صبر کرنا۔ برداشت کرنا، چپ چور رہنا، ہم
پر خاموشی اختیار کرنا، اردو صرف فصیح، راج۔
یہ سن کر عشق کی آنکھوں کی نسوؤں بڑا آئے
کہا اچھا کرنا تا چاہا اب صبر و شکیبائی
صبر کرنا، یہ کسی کام میں توقف کرنا، تامل
کرنا، اردو صرف فصیح، راج۔
تو ہے۔ صبر۔ برہنہ کر بھی دے صبر کرتے
اگر اپنی زندگی کا ہمیں اختیار ہوتا ہے

صبر کرنا۔ صبر کرنا، صبر کرنا، صبر کرنا
اردو صرف فصیح، راج۔
انہیں اتنے زانیہ و مگے تاب و توان جانی
تکلی پر آج ہم اسے بے قراری صبر کرتے ہیں
(دماغ و بڑی)
صبر کر کے تن میں سکھ رہے تن میں
صبر سے تکیں قلب جاں بوق ہو۔ دفریشت
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں ہوتے۔
صبر کی داد خدا کے لکھنؤ، صبر کرنے والے
کا خدا ہی انصاف کرتا ہے۔ دفریشت، صغیر
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ صبر کی داد
خدا دیتا ہے۔
صبر کی سل۔ صبر کا استعارہ سل سے کرتے
ہیں۔ اردو صرف فصیح، راج۔

قول فیصل۔ اس کے دو صورت ہیں۔ صبر
کی سل چھاتی پر رکھنا یا صبر کی سل دل پر رکھنا
چھاتی پر رکھنا۔ کسی جگہ سینے پر رکھنا بھی ہو صبر
کی سل دل پر رکھنا قبل الہ استمال ہو صبر کی
سل چھاتی یا سینے پر رکھنا زیادہ مستعمل ہے
صبر کی سل چھاتی پر رکھنا غیر فصیح ہو اور صبر کی
سل سینے پر رکھنا فصیح ہو۔ چھاتی کے معنی صحت
کا پتان بھی ہیں۔ لہذا نفسی اس لفظ سے قیاس
کرتے ہیں۔
(رکھنا) چھاتی پر رکھنا نہیں دل اسے علی اکبر
چھاتی پر رکھنا صبر کی سل اسے علی اکبر
اس کی جگہ صحت پر رکھ دینا اور رکھ لینا بھی
رہتا ہے۔
رکھ دے گا خدا صبر کا سل میرے بھی دل پر
(رکھ دینا)
کما علم ہے نہ آئیں جو وہ پیارے نہیں تے ہجر

صبر کرنے والے اپنے تمام کے دل
رکھ دینا چھاتی پر رکھنا صبر کی سل
صبر کر لینا۔ صبر کر لینا، آہ لینا، اردو صرف
دلی زبان۔
صبر کرنا۔ صبر کرنا، صبر کرنا، صبر کرنا
بجائے دانا بھی دیکھا ہو گئے گا خدا کا
صبر نہ ہونا۔ کسی خواہش کا ضبط نہ ہونا، تحمل
نہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
محفل صبر۔ آج تیرا کا ہے ڈاکٹر صاحب نے
کھانا مدد دیا جو اب ہم سے صبر نہ ہو گا۔ ہم
کھانا ضرور کھا لیں گے۔
صبر و شکر کرنا۔ کسی کا صبر یا شکر
میں چپ رہنا، تکلیف اور مصیبت میں خدا کا شکر
بجائے دانا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
صبر و قناعت۔ صبر و قناعت، صبر و قناعت
نہیں، راج، فصیح، راج۔
اردو صرف۔ صبر و قناعت، صبر و قناعت
بجائے دانا۔ اردو صرف فصیح، راج۔
محفل صبر۔ صبر کا جوان رکھ کر گیا، دن رات
رہتا ہے اتنی بڑی مصیبت پر صبر نہ کرے کہ
صغیر، صبر، رنگ سرخ و سرخی و غیرہ
محفل صبر۔ (لہذا محضات)
قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔
صبر و شکر کرنا۔ صبر و شکر کرنا، صبر و شکر کرنا
نہیں، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر
نہیں، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر
نہیں، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر، صبر

عربی و دیگر قلمیہ یافتہ طبع کی زبان۔
صحبت پڑھ کر ہر آدمی ساتھ رفاقت، غارسی
موت، فصیح، راجح۔

ان کی صحبت میں ہر صانع اتفاقہ
سو بطن سے نہیں خالی کوئی بات (الدرہ)
قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی یاری و معاونت
کے ہیں۔

صحبت آ۔ اری، دوستی، میل جول، رشتہ، متروک
لو کہے سے ہر ایک نہ ہرگز مستحق
اس کو کیا جانے و ایں کس سے صحبت
صحبت پڑھ کر، جہاں دکھتا ہو کر ٹھنڈا ہل چٹھا
عربی و موت، متروک۔

بکڑوں میں پوشیدہ مہلی میں نہ رنگ
کوئی نہ جانے کہ اس پر کس کی صحبت ہو مستحق
صحبت پڑھ کر، جہاں دکھتا ہو کر ٹھنڈا ہل چٹھا
صحبت شہر میں ہوگی ہر ہم اسے رتہ
بدلتا نہ لے کر ایک ہی استاد آیا

قول فیصل۔ اس لفظ کا اطلاق شرکاء چھٹی ساری
نشت پر ہوتا ہے جیسے۔ ان کے ہاں ایک صحبت
نام برائی حق خواہ میری صاحبہ الہ مذہب
میں اپنے والد کا تعینات اور اپنے کام کچھ بڑوں
کو تھے۔

صحبت آ۔ ہر نشی، کس کے ساتھ نشست و برخاست
عربی و موت، فصیح، راجح۔

کس پر جو تان خط، شیراز کی صحبت
کس مشرق تہرہ کی کہیں ترکان نیوان تہرہ
صحبت پڑھ کر، رسول قبول مل اللہ علیہ السلام کے
ساتھ نشست و برخاست مراد۔ از رنگ، آصفیہ
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

صحبت پڑھ کر ہر آدمی ساتھ رفاقت، غارسی
موت، فصیح، راجح۔

عربی و موت، فصیح، راجح۔

ان کی صحبت میں ہر صانع اتفاقہ
سو بطن سے نہیں خالی کوئی بات (الدرہ)
قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی یاری و معاونت
کے ہیں۔

صحبت آ۔ اری، دوستی، میل جول، رشتہ، متروک
لو کہے سے ہر ایک نہ ہرگز مستحق
اس کو کیا جانے و ایں کس سے صحبت
صحبت پڑھ کر، جہاں دکھتا ہو کر ٹھنڈا ہل چٹھا
عربی و موت، متروک۔

بکڑوں میں پوشیدہ مہلی میں نہ رنگ
کوئی نہ جانے کہ اس پر کس کی صحبت ہو مستحق
صحبت پڑھ کر، جہاں دکھتا ہو کر ٹھنڈا ہل چٹھا
صحبت شہر میں ہوگی ہر ہم اسے رتہ
بدلتا نہ لے کر ایک ہی استاد آیا

قول فیصل۔ اس لفظ کا اطلاق شرکاء چھٹی ساری
نشت پر ہوتا ہے جیسے۔ ان کے ہاں ایک صحبت
نام برائی حق خواہ میری صاحبہ الہ مذہب
میں اپنے والد کا تعینات اور اپنے کام کچھ بڑوں
کو تھے۔

صحبت آ۔ ہر نشی، کس کے ساتھ نشست و برخاست
عربی و موت، فصیح، راجح۔

کس پر جو تان خط، شیراز کی صحبت
کس مشرق تہرہ کی کہیں ترکان نیوان تہرہ
صحبت پڑھ کر، رسول قبول مل اللہ علیہ السلام کے
ساتھ نشست و برخاست مراد۔ از رنگ، آصفیہ
قول فیصل۔ اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

چہرہ صحبت کہیں نہ ہوگی برابر
قول فیصل۔ معرفت و رفاقت نے صحبت برابر ہونا
کے ساتھ جہاں ساتھ صحبت برابر آنا بھی لکھا ہو اور
ہونا کی مثال میں مندرجہ ذیل شریک ہو۔

دیکھو اس سے ہر کیوں کر ہمدردی صحبت ہمارے
ہم لا دیو اتنے بڑے پر دل بھی سودا کی لاش نہ
صاحب فرنگ آ۔ فیہ نے بھی صحبت برابر آنا نہیں
لکھا کہ اس کو دل کا شریک سمجھا جائے۔ ہر صورت اہل
فکر و صحبت برابر آنا بالکل نہیں بولتے۔

صحبت برہم ہونا۔۔۔ یگانہ، ساتھ و ہذا کسی
سے ممانعت ہو، فارسی، موت، قلمیہ و طبع کی زبان
دلا، مضطر ہو کہ ہر وقت نالوں کو لے کر
ترہ صحبت برہم کیوں کہ ہوگی خوش بخت
صحبت برہم ہونا۔۔۔ کسی کی صحبت میں رہنا، کسی کے
پاس رہ کر فائدہ اٹھانا۔ اور صرف۔

قول فیصل۔ یہ صرف دہلی تک محدود ہو۔ اہل
کھنڈ نہیں بولتے۔

صحبت برخواست ہونا۔۔۔ جلسہ یا مجلس ختم
ہو جانا، اور صرف و راجح۔

اس کی نفل میں رسائی بھی ہوئی تو کیا ہو
ہم گئے اس وقت جب برسات صحبت ہو چکی
قول فیصل۔ اب نفل برخواست ہونا زیادہ
راجح ہے۔

صحبت برہم ہونا۔۔۔ جلسہ ختم ہونا۔ مجمع
منتشر ہونا، اور صرف و فصیح، راجح۔

عربی و موت، فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ بزم شردن برہم ہونا کے معنی میں
بھی سہل ہے۔

صحبت شردن ہونے پر ہم اسے دند
بد آتش۔ نہر ایک بھی استاد آیا
صحبت بگڑنا۔ اچانک بڑا دوستی نہ رہنا
بن ہونا، اردو صرف، مترک۔

ہیں امید کہ یہ کہ تو بگڑا جہاں سے
اسی صورت بگڑے گی مرانا غریب ہے
قول فیصل۔ اس کی شکل صورت بگڑنا بھی
راج تھا۔

مجھے یہ ڈر ہے کہ صحبت بگڑ جائے کہیں
ہوئی تو اس تک نازک ہے پھر خاکستخ
صحبت ہٹنا۔ صحبت ہٹا دینا دوستی بھٹنا
اردو صرف، مترک۔

صحبت پر ہر حال بنتی نہیں ہرگز اسیر ہونے
ایک دم کا رہنا ہوتا ہے کماں دیر میں
قول فیصل۔ جس کے ساتھ صحبتیں بننا بھی تھا۔
دیکھو یاد رہے کہ اس سے صحبتیں کیوں کر نہیں
وہ ہوا کہ زمانہ چاہی سو اسم اخلاط
صحبت پانا۔ احمدی صحبت اٹھانا، لڑنا
قول فیصل۔ گفتگو میں سہل نہیں۔

صحبت پسند ہونا۔ ہر ایک اچھی معلوم ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

دنیا کا ذکر یاں کہی آتا نہیں سہل
صحبت ہیں پسند ہوا ہی قبہ کی جلیں
صحبت چمکا دینا۔ سب کے رونق بڑھانا
صرف، مترک۔

کوئی نہ آئے ساقی چکا دے میری صحبت
سے چاند چھری کا بام بلو تیرا

صحبت داری۔ اقدار، تواضع، رقابت
نارسی ترکیب، ہونٹ۔ (فرنگی، صغیر)

قول فیصل۔ وہی جگہ وہی جگہ
نہیں بولتے۔
صحبت دیکھنا۔ صحبت، اٹھانا، (درمیان)
قول فیصل۔ کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

صحبت راست آنا۔ صحبت راست آوردن
کازجر، محبت کا رافق آنا، صحبت کا بھجنا،
اردو صرف۔ (نور لغات)

قول فیصل۔ اہل گفتگو نہیں بولتے، صاحب فرنگ
آصفیہ نے بھی نہیں کہا کہ تین کے ساتھ دہلی کا صرف
کہا جائے۔

صحبت رکھنا۔ ہم نشین کرنا، کسی کے پاس ٹھیک
میل چل رکھنا، اردو صرف، مترک۔

آدمیت سے تھیں میرے کیوں کر سہرہ
تم نے صحبت نہیں رکھی کسی انسان کے ساتھ
صحبت رہنا۔ کسی سے بچان، رہنا کسی کا ساتھ
رہنا، اردو صرف، قبل الاستعمال

پیدا کیا ہے ایسے پرانے وطن لوگ
انہوں نے تم کو سیکھ صحبت نہیں دیا
صحبت شردن۔ شردن، نارسی ہونٹ، لعل، استعمال
مشق منزل کے لئے زیب ہونا، مشق
صحبت شردن سب جو جواب ہوتی ہو

قول فیصل۔ اب بزم شردن زیادہ نہ ہوا
صحبت افشا کر۔ افشا، بھل جانا، بھولنا
آل بزم ہونے کی فضیلت لانا، سرا بیان کرنا
نارسی ترکیب، ہونٹ، راج، فصیح، کمال

صحبت کا اثر۔ کمال کی تاثیر، اردو صرف،
فصیح، رائج۔

آنکھ سے دیکھا نہ کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صراحی وار گر ہو گیا
صحبت کا اثر ہونا۔ پاس بیٹھنے سے کچھ نہ کچھ
مزدور ہونا ہے، دوستی کی صحبت پر ہونا، بھل اثر
مزدور کرتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج

ہر گاہ صحبت کا اثر نہ دلتے رہا
دل چوائے جائیں گی اب جہاں کرنا
قول فیصل۔ سبھی منزلوں میں ملنے، استفہام بھی سہل
صحبت کا اثر صاحب پیش کر ہو کیوں کر
میک ہو اگر سب سے ہوا ہے ہر ایک کا غرض
صحبت کرنا۔ اکن پیش، جاع کرنا، ہم ہنر ہونا
نیا صحبت کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ سلطان حسن دین اتش کے باب میں شہرہ کو وہ
سیر تھا۔ ایک حد کی حدت صاحب حال لوندی سے
صحبت کرنی چاہی کچھ نہ ہو سکا، اردو بگڑنا

صحبت کی تاثیر۔ صحبت کا اثر، اردو صرف
فصیح، استعمال۔

وہ سب دل کو صحبت کی تاثیر سے
قول فیصل۔ زیادہ زور صحبت کا اثر بولتے ہیں۔
صحبت گرم رہنا۔ جلنے، بزم میں جلنا، ہونا
کسی بزم کی صحبت کا سبب بارون ہونا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

وہاں بھرے صحبت گرم من دھن میں اکھ
ہوئی جب رات، اور صبح میں پانہ کی آبی
صحبت گرم ہونا۔ بے گلائی، بے گلائی ہونا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

ہونے لگی گرم ان سے صحبت
بڑھنے لگی دن بہ دن صحبت
قول فیصل۔ اسی کی شکل صورت، صحبت گرم ہونا

بھی رائج و فصیح ہے۔

سج آتی مرین صحت ہم گرم ہوگی
اس کا استعمال ملتی معنی میں بھی ہوتا ہے۔

نہ ہر گرم صحت سرسوں کی خاکساروں کی
ساتھ رہیں سکتی ہے ہم ہر گاہ پانی میں

صحت میں داخل ہونا۔ ہر گرم میں داخل ہونا
مفصل میں شریک ہونا اور وہ صرف غیر فصیح و رائج۔

ہر جو صحت میں اس کی داخل
تو ہو گیا اس کو راجح حاصل نہ رہتا ہے

صحت میں دل لگنا۔ (کسی اہم یا غیر اہم ساقہ)
کسی۔ پاس دیکھی کے ساقہ براہ جیٹا اور دیگر فصیح و رائج

نہ تین غلوں جو ریح و تھانویں کون
جیسے جو صحت کو ان غلوں میں دل

صحت نکھری نکھری ہونا۔ سلیقے کا جلسہ ہونا
ساتھ شہری مفصل ہونا اور وہ صرف قلیل الاستعمال

حق تو یہ ہے کہ کچا حریت تھی
کچھ کچھ نکھری نکھری صحت تھی

صحت نہ بننا۔ دوستی نہ بننا اور وہ صرف قلیل
کی زبان۔

مکن نہیں ہوا ہر غاشاک و شعلہ میں
صحت نہ پیری اس بات بیاک عینے

صحت واسے۔ ساتھ بطنی اٹھنے واسے اور
اور وہ غیر فصیح و رائج۔

ہاں دکھائیں گے یہی آپ کے نازک دل کو
تھرڈ ہائیں گے یہی آپ کی صحت واسے تھرڈ ہائیں

صحت ہونا۔ ساتھ ہونا ہم نشینی ہونا ساتھ
اٹھنا بیٹھنا اور وہ صرف قلیل الاستعمال

سستیوں کے بعد شیعوں سے ہمیں صحت ہوئی
یعنی عثمان پورے آئے علی آباد میں

صحت ہونا۔ ہر گرم میں داخل ہونا اور وہ صرف
فصیح و رائج۔

وہ ہم وہ نکھریں وہ کہہ کر کا پانی
تربت ہی صحت کے صحت ہوگی

صحت یافتہ۔ یہی صحت سے نہیں اٹھانے ہوتے
علم میں سے واقف و تہذیب یافتہ و نہاد لوگوں کی

انکھیں دیکھتے ہوئے۔ ہمارے ترکیب صحت و فصیح و رائج
محل صحت۔ وہی میں مانتا احمیہ ایک مقول صحت یافتہ

نامور مانتے اور سرکار قلمی میں مانتا قرآن
میں ذکر کرتے۔ (آب حیات)

صحتی۔ ہم نشیں، ساتھی، رفیق، ہماری صحت
طویل الاستعمال۔ حمام کی زبان۔

میں بھی تھا ازلی صحتی ہر صحت
میں بھی ہی نہیں وہ لذت گفتار ہونا

صحت ہونا۔ ذکر اول و ثانیہ ہم نشیں
بیارہ کی صحت شفا ہونی، ہونٹ، فصیح و رائج۔

ہر صحت سے ہوں نہ اٹھوں سے ہونا کیا
میں تو ساتھ آپ کے ملتا ہوں یہ ہونا کیا

قول فیصل۔ صحت سے ہونا صحت ہونا ہونا
اس کے صرف ہیں۔

انٹرنل سے ملگ جتنا کسی کو
عین ہی اگر آئی تو صحت نہیں ہوتی

ہر صحت یہ کہنا اور کہنا غلط ہے۔
صحت یہ کہنا کہنا جب سے پاک ہونا

صحت ہونا۔ ہر صحت ہونا ہونا
ہر صحت ہونا ہونا ہونا ہونا

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہونا
کچھ کرنا تھا بھلا ہے حاشی تھری

کچھ کرنا تھا اشارت و تقال صحت
صحت ہونا۔ صحت ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
محل صحت۔ ہر صحت ہونا ہونا ہونا

اب دہوا بہت صحت ہونا ہونا
قول فیصل۔ ہر صحت ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا
ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا ہونا

صحنکے اٹھ جانا

کے بعد صحنکے چاروں طرف کھڑے ہو کر چلے جاتے ہیں جو پہلی میں تھے
 باقی اس میں وہی طے لڑو ہائے جانتے ہیں اور
 ان لڑووں کو صحنکے کھانے والی مہیاں پر رکھتی ہیں
 اسے صحنکے دوہرا کہتے ہیں صحنکے دوہرا ابھی گرا
 دو جہات پر ہے اب اس کے کوٹھڑوں کی کوئی خصوصیت
 نہیں ہے۔ صحنکے کھانے کے لئے باغیت و باغیت
 پر اصرار ہے۔ یہ وہ عورت کو بھی صحنکے میں شریک
 نہیں کرتے عورتیں اس قدر پروردگار جہادوں
 تک نہیں پہنچتی ہیں اور نہ مرد اس قدر کوٹھڑے ہیں
 بلکہ بعض گھرانوں میں تا باغ بچوں تک کو یہ تندر
 نہیں بچائی جاتی۔

عالمین ہنر اٹھانے لکھا ہو کہ یہ تندر جہادوں کی
 دولت کے لئے اس کی سوتلے ایجاد کی تھی۔
 صحنکے دینا: صحنکے تندر ہونا۔ یہی فاطمہ
 کی تندر کا نام ہے۔ اس کے تندر کو کھانا۔

میت انا کہ وہ آئے تو میں صحنکے ہوں
 دیکھی طرف اس کے منہ پہلی آگ
 قتل فیصل: کھنڈ کی عورتیں اس کے صحنکے گرا
 دیتی ہیں۔

صحنکے اٹھ جانا: دکانیہ پاکہ اس تندر ہونا
 اس قابل نہ رہتا کہ صحنکے میں شریک ہو اور صرف
 عورتوں کی زبان۔

دوہرا ہم جنتوں کی چٹکے سے
 اور اٹھ جانا کی میں صحنکے سے شوق

قتل فیصل: صاحب فرنگ آصفیہ تھے ہیں کہ
 جن جن باتوں کو اس میں پرہیز ستودہ لایا نہ
 میں ہم لکھ چکے ہیں جہاں اس میں فرق آیا ہر طرف
 نہ تو خود ہی اسے کہ اس نیاز میں شریک ہونے
 کے قابل سمجھتی ہیں اور نہ صاحب نیاز ہی جب

جلی صحن: ایک صحنی میں پروکا دیا ہے اور پھیل
 رکھا ہے۔ اسباب شاعری سیا ہے۔ بلکہ ہوشیار
 صحن: خاندان۔ انگلی گھر کا وسطی حصہ گھر کے
 اندر کا زمین جو زراعت پر فانی ترکیب فصیح و راج
 سے محض خاندان سرمدہ شکر نگاہ میں
 تہ شانے پتھر میں محض کو گنگ ن گور

صحن طلم: دینا بان فاسد ترکیب فصیح و راج
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر

صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر

صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر

یہ دوست طلب میرا دل پر آؤ ہوتا
 صحنکے: دینم اول دوم صحیفے کی تیس کتابیں
 مرقی: مذکر تعلیم یا فتنہ طبع کی زبان
 شیریں دکان صحنکے باغیت خلیق
 قتل فیصل: غار سیونے بکون مدد میں استمال
 کیا ہے جو اردو میں قتل ہے۔

سینہ کا تپیلہ خدا سے ملیم ہو
 مہر جس کا نام صحنکے میں ہو
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر

صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر

صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر

صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر
 صحنکے: صحنکے میں باکام میں ہمارا آقا خدایہ گھر

خبر پہنچا تو اسے شریک ہونے دیتی کہ ہم جہان میں
کہ صاحب مخزن اللہ وراثت کے جہیز کھنڈے صوفیہ کے
مسنی بی بی عائشہ کی نیاز کہاں سے لکھ لے جیہ ایک
قوم کی رسمیں معلوم نہیں تو اس میں ہاتھ ڈال کر اسے
کو گمراہ کرنے اور غلطی میں ڈالنے سے کیا فائدہ اس سے
تو نہ بکھنا ہی بہتر تھا۔

صحن گلشن :- باغ میں چمن، نارسی ترکیب
ضبیح، راسخ۔

سیان من گلشن من جنت آپس میں اڑاں ہیں۔
ہر اک کو ان میں سے اپنی بگڑی ہوئی ناز بیکت کی گھڑی
صحن :- دلیخ اول ویاے صروت، تندرست،
صحت مند، عربی صفت، طویل الاستمال

عجب نہیں یہ ہوا سے کوشل نہیں صحن
کے اگر حرکت موج چشمہ کو تر تھیں
قول فیصل :- اس کی اور دو چیموں میں ہل ہل متال
ہوئی ہے۔

میوں کو مرینڈ پر تھامے رشک یارو۔
سیا بھی ہے کچھ ہیں بھی یاد رہتا تھا جہان
اب ان مسنی میں صحن و سالم لایح و تندرست زان
زبان پر جو بھیہ چاہا دھلے کہ اشرقانی ابھی
آپ کو کہہ دوں اندازہ رکھے اھا آپ صحن و
تندرست وریا : (اردو کے معنی)
صحن پل جیسے پاک، تیز، عربی، صفت،
ضبیح، راسخ۔

محل صحن :- میں حتی الامکان غلطی سے بچا ہوں۔
صحن کہنے کا کوشش کرتا ہوں۔

جاں کو یوں تری صحت کے ساتھ حرکت
صحن جیسے کہ قرآن جو صحن لغت
صحن پل لڑا، کان، سالم، جیسے صحن، عربی

اصطلاح علم اصحاب۔
صحن ایک ٹیک، درست، سہا، راست، عربی
لفظ، ضبیح، راسخ۔

یہ سب کچھ پڑھی نہ صحن ایک دن ناز اور
صحن پل صروت صحت کے سوا لائق صروت صحن
لے جاتے ہیں کیونکہ وہ متیز نہیں ہوتے عربی نگر
دفرنگ آمیز

صحن پل صروت و ضرب کا نام صحن اور جو
کے صحت نقدان سے دونوں سالم اور یک رست
ہیں۔ اصطلاح علم عربی۔ (ذوالنقات)
صحن الدماغ صحن صحن صحن صحن صحن صحن
باجر کرنے والا۔ عربی ترکیب، ضبیح، راسخ۔

محل صحن :- کوئی صحن اگر صحن صحن صحن
کر سکتا تو تم نے کی ہے۔

صحن صحن صحن :- وہ صحن جس کی صحن صحن
وہ صحن کے اندر میں کوئی صحن نہ ہو۔ عربی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کو زبان، طویل الاستمال

صحن صحن صحن :- تندرست، راست صحن صحن
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صحن صحن صحن :- شرعیہ اور ولہ لکھل، مال ہیں
کی طرف سے جہد صحن میں کوئی غرابی نہ ہو عربی صفت
ضبیح، راسخ۔

محل صحن :- بزرگ، ان کے دینو ان کے ہندوستان
میں کتب اشرف سے آئے ہیں اور وہیں کہتے ہیں صحن
کشمیر کے سادات صحن صحن سے ہیں وہاں کہتے
میں صحن سے آئے تھے۔ (آب حیات)

صحن سالم :- ذرہ، سلامت، جہل کا تر،
مخوفہ عربی لفظ، غیر ضبیح، راسخ۔

محل صحن :- ہم بہت خطرے میں پڑ گئے تھے لیکن کہ

صحن صحن سالم چنے آئے ہیں خدا کا شکر کرو۔
صحن سالم پل ذرہ اور سلامت، جہت جہان
صحن سلامت، عربی لفظ، صفت، ضبیح، راسخ۔

صحن سالم پل صحن صحن صحن صحن صحن
الفاظ، صفت، ضبیح، راسخ۔

قول فیصل :- رہنا ہونا کے ساتھ اس کا صحن
صحن سلامت :- ذرہ، آفات سے محفوظ
عربی لفظ، غیر ضبیح، راسخ۔

محل صحن :- آزاد :- اچھی طرح سلامت تو
آئے اب صحن تو پڑا اتار دو اور گھاسن اس
کھاؤ۔ (ضمان آزاد)

صحن صحن صحن :- درست جاننا، کچھ کھانا، اید
صحن صحن صحن :-

محل صحن :- اس کی شب صحن کو تاہ اشبہم
ہزاروں مایا سے۔ حقے کہانی کا لے ذوق ہی
جہڑے خانوں کو صحن صحن صحن صحن صحن

صحن صحن صحن :- کسی بات کو تصدیق و تحقیق
عربی لفظ، راسخ۔

محل صحن :- مجھے جو کچھ کہنا تھا میں آپ کے والد
سے کہہ چکی اب آپ صحن صحن کرنے کے لئے کیوں
تشریف لائے ہیں۔

قول فیصل :- اس کا لفظ صحن صحن صحن
عورتوں کا زبان کو تلفظ بدل جانے کی وجہ سے
اس کا لفظ صحن صحن صحن صحن اور اس صحن

میں صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن
صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن

صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن
صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن
صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن صحن

جہڑے خانوں کو صحن صحن صحن صحن صحن

کمر یا چھین۔ (دربار اکبری)
قول فیصل۔ مولف نے رنگ صفیہ نے نقد امتحان
مگر یہ شہادت بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو کتب میں
واجب نہیں۔
نقد امتحان۔ یہ شخص جو کچھ بولنے کا نادی
تھا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
صد اکرا نا۔ فقیر کا جیسا لکھا فقیر کا آواز
لانا اور دوسرے مترادف۔

فقیر۔ آواز صد اکرا نا
میاں خوش رہم دعا کر چلے
برخنی بوسہ لب دے ڈالو
مترادف صد اکرا نا ہے خواجہ فقیر
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ دوسرے مترادف
شوق کامل سے تعجب ہے یہ کیا
جو بدن پر خاک سب بدلتا
اور پھر اس سے آگے نہ بڑھتا
برگ برگ اس کا رے پھر صد
حیدری ہوں حیدر ہوں حیدر
قول فیصل۔ تھیاناکے معنی میں ہے۔

زارے چھوٹے بل ہری بول
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ دوسرے مترادف
صلح۔ ایک فقیر۔ کہتا ہے، تھا کچھ راہ خدا
دے جا۔ جائزہ لے لیا ہو گا، حضور کو پسند آئی آخر
نے پادہ دہرے اس پر لگا دیے۔ (آب حیات)
صد اکرا نا۔ فقیر کا جیسا لکھا۔ آواز دینا
جیسا لکھا۔ اور دوسرے مترادف۔
صلح۔ بہت دیر سے فقیر تھا اسے دروازے پر
سنا لگا رہا کہ بیا ہو تو یہ نہیں تو کہہ آگے بڑھو۔

صد انسان و صد مزاج۔ دو لوگوں کے مزاج
مختلف ہوتے ہیں جیسے انسان ہوتے ہیں اس
ی مزاج ہیں ہر شخص کا مزاج کیا ہے اس کا
فارسی قول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کوئی جو خوش مزاج بیان کوئی بد مزاج
مشہور ہے مثل کہ صد انسان و صد مزاج
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ اور دوسرے مترادف۔
شعاع کے مثل کو خوش مزاج میں ملے
نرم میں ملے گیسے تھکے صد عذاب
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
اور دوسرے مترادف۔

گداز آتش غم نے کیا جسم کا حال
جو انہوں کو بھی تو دہن سے اہل قی
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
فارسی قول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثل۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

اب شکرے پر گسیلا۔ (دربار اکبری)
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔
صد اکرا نا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔ آواز دینا۔

تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔
مگر فرستوں کے صدیہ تھے تو دل صد چاک
زمین کا پستی کفی ہی رہتے تھے نہ افلاک آج
صد چاک :- میکروں جگہ سے پھاڑا پھوٹا
مکروں ، چاک چاک ، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقہ
کی زبان ۔

پوچھو نہ مجھ سے جانے سینوں میں کیا حال
آپ کی چین چہان میں صد چاک ہو گیا تیر
صد چراغ :- روشنی کا چرچا پختی ستون
میں میں چراغ جلائے جاتے ہیں ۔ فارسی ، مذکر
(ذرا لغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ستن نہیں ۔
صد رشود رشود کشتادہ چوبستہ رشود درے
ایک جگہ سے یوں ہو تو آمد تو میری نکل آتی ہیں
ایک در بند ہزار در کھلے اس کا ترجمہ ہے
فارسی میں ۔

قول فیصل :- فارسی میں طبقہ کبھی بھی بول نہتا
ہے ۔ عام طور سے ایک در بند ہزار در کھلتے ہیں
صد در صد :- ایک قسم کا نقش جو خاص طریقہ
سے ہر جگہ ہوتا ہے ۔ فارسی ، مذکر (ذرا لغات)
قول فیصل :- یہ عالم کی اصطلاح ہے ۔

صد :- (بالفتح) سینہ ، عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ
طبقہ کی زبان ۔

پہنچا سوئے سحر جو تیرے اندر تھا
نے خود تھانہ فرق نہ جوش نہ صد تھا
صد :- ممتاز مقام ، وہ جگہ جو اختیاری
حیثیت رکھتی ہو ۔ وہ اعلیٰ مقام جہاں کسی بقدر تشریف
شخص کو بٹھائیں ۔ عربی لفظ ، صبیح ، راج
نہت کی تباہی جو تھی تھی چھوٹا قدرت نے

وہی پہلے تم کو صد مجلس میں بٹھا دیں گے تیرے کئی
صد :- (بہ) یاغی ، برغل ، بزرگ ، مذکر ، قد عربی
لفظ ، صبیح ، راج ۔

محل صبر :- میں آپ حضرات کا تہہ دل سے
شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس محلے کا مدد کیا
قول فیصل :- مختلف ترکیبوں کے ساتھ بولتے ہیں
جیسے صد محفل ، صد جلسہ ، صد سخن ، صد
مشاعرہ وغیرہ ۔

صد محفل اسے کیا تجویز
بات کی بھی جیسے نہیں ہو تیز
صد :- (بہ) دارالخطہ ، سید کوثر (ذرا لغات)
قول فیصل :- اس کو زیادہ تر صد مقام کہتے ہیں
صد :- (بہ) دارالخطہ ، سید کوثر (ذرا لغات)

د فرنگ آصفیہ

قول فیصل :- ان سون میں تنہا نہیں بولتے
ترکیب کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جیسے صد
بازار ، صد دروازہ ، صد دکان وغیرہ ۔
صد :- شکر کے معنی اول کا پہلا جز یا
پہلا کین ، عربی ، مذکر ، اصطلاح علم عربی ۔
زیب کنار صرحت خوب لپٹ کا ۔
سینہ صد صرعت تو طبع کا شیر

صد :- (بہ) فوج کے رہنے کا مقام کہیں چھاؤنی
شکر گاہ ، اور صد مذکر ، صبیح ، راج ۔

صد :- (بہ) جیسے مقلد صد ، مذکر ، بزرگ
(ذرا لغات)

قول فیصل :- اب اپنی لکھنؤ اس جگہ کے لکھنؤ
یا مذکر بالا بولتے ہیں ۔
صد :- (بہ) کسی جمہوری ملک کا سربراہ
پریسیڈنٹ ، عربی لفظ ، راج ۔

محل صبر :- آج کل امریکا کے صدر چرچ
نکین ہیں اور صد کے صدر جمال عبدالناصر ہیں
صد :- (بہ) صبیح ، راج ۔ (ذرا لغات)

قول فیصل :- بالعموم راج نہیں یہ اپنا ذکر
کی خاص اصطلاح ہے ۔
صد :- (بہ) بیشتر مسیحی کو کہتے تھے عربی
الفاظ ، فارسی ترکیب ، مشرک ۔

سربراہ کے گردوں جب تک سلطان فادر
فرستہ عظیم صدر علی سفید اکبر
صد :- (بہ) لکھنؤ ، سید کوثر (ذرا لغات)
عربی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔

محل صبر :- طاعان جوہ اپنی فرماں گریہ
تو کہیں کوڑا نہ کیا تھا جسے شکر ہے صد
اور مثنیٰ اسلام کل مارا بحر مدہ کا خود مالک
بام سے دہان خان خانان بادشاہ کا حامی
نے کوڑی جائے تو کیا کہے ۔ درود پاک
صد :- (بہ) صد علی ، دیوان ، خالص
عربی ترکیب ۔

محل صبر :- خواتین رام پور میں سے نواب
عبد اللہ ایک امیر دہلی میں رہتے تھے پھر میرٹھ
میں صدر الصد ہو گئے تھے سوئے بھارت
قول فیصل :- اب نہیں بولتے ۔

صد :- (بہ) امیر خمی کے انجام
دینے والے افسر کا لقب ۔ عربی ، تلبیل الامنیہ
محل صبر :- لاکھنؤ پناب میں صدر الصد
صد :- (بہ) لکھنؤ ، وزیر عربی ۔ مذکر
(ذرا لغات)

قول فیصل :- بالعموم راج نہیں ۔

صدر نشین۔ میرٹھ، پریسیڈنٹ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، راج۔

دوق افزائیم تن میں جو بچے دل کی طرح بیٹھے بیٹھے ہیں اگر صدر محفل کی طسوج ہلاں قول فیصل۔ محفل میں جس جگہ صدر بٹھا کر وہ جگہ صدر محفل ہو جیسے زمانے کے انقلاب کو دیکھو، آج شیخ مبارک صدر محفل میں بیٹھے تھے۔ (دربار اکبری)

صدر مفتی۔ امام۔ اخلاف حلوب، حکم اس کے رہنے کا جگہ مرکزی مقام، دارالسننیت دارجلانی فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج۔

محفل۔ دہلی ہندوستان کا صدر مقام جو سکریٹریس سے اس شہر کو مرکزی حیثیت ملے ہو۔

قول فیصل۔ صدر شاعر کے بیٹھے کی جگہ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے۔ امام پور کے اسی سفر کے موقع پر۔۔۔ اس شاہسکری شریک ہوئے جس کے صدر مقام پر شہزادہ مرزا جم بخش صاحب دہلی۔۔۔ نظر آئے۔ حیات قیلم از مرمن گیا دلا

صدر میں مقام ہونا۔ ستار مقام پر نشست ہونا۔۔۔ صرف، فصیح، راج۔

تجلی گاہ اقدس سینہ عود طاغوت کے مقام اس شاہ ولی مدد میں پرتی کا مہال

صدر منصرم۔ اعلیٰ درجے کا منصرم، ذوق انش

خدا کا اعلیٰ عہد سے دار عربی الفاظ، فیصل الاستدلال

محفل۔ میں آہستہ آہستہ گھوڑا اچلا اچلا صدر منصرم کو شایہ گھوڑے سے چھٹک دیا۔ (خاندان آزاد)

قول فیصل۔ اس جگہ کے صدر منصرم کہتے ہیں جیسے ایک مرتبہ صدر منصرم کی حالت میں صاحب تم تم نہایت تحقیقات کے لئے ملتے تھے۔ (خاندان آزاد)

صدر نشین۔ (بے اخاف) بالانفیس ایرتاج

صدر جہاں سے گایا کسی نے جو گائے کوئی کہے جو کہ پوزین خان کا بچہ پیگم

صدر رحمت۔ دکن تیسین و آخری، شایہ اش مرعہ کیا گنا، فارسی، تحصیل الاستعمال

محفل شاداب غبت کا جو عالم پر جرات پر ترے کشتے کو صدر رحمت کی کیا زخم کھایا جو

قول فیصل۔ اگر کوئی بات بھی خلاف مزاج ہو تو جو رتی ملنے بھی کہہ دیتی ہیں جیسے تم سے ایسے نہ تھی کہ تم ہمارے خلاف گواہی دو گے، صدر رحمت، خیر دیکھا جائے گا۔

صدر روزانہ۔ ستر گاہہ روزانہ جو آہ و فغا کے لئے مخصوص ہو۔ اردو، فصیح، راج۔

صدر کے مشغلوں سے کب یہ غالی ایسا بھی ہو صدر روزانہ سے یہ دیکھو کہ کوئی ایسا بھی ہو

صدر دفتر۔ ستر گاہہ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راج

محفل۔ انجمن ترقی اور ہند کا صدر دفتر علی گڑھ میں ہوا اس کی شاخیں ہندوستان کے ہر شہر میں ہیں

صدر دیوان۔ خزانہ شاہی تنظیم کی فارسی، مذکر، اخلاف

قول فیصل۔ اب راج نہیں۔

صدر گاہ۔ وہ مقام جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہو صدر مقام، فارسی ترکیب، مؤنث، قیلم از مرمن گیا دلا

جون پور اس صدر گاہ مجمع اہل کمال سکڑ دلی کی تہ میں تھے ارباب مال و مقام کی

صدر مجلس۔ میرٹھ فارسی ترکیب، مؤنث، الاستعمال

قول فیصل۔ مجلس میں جس جگہ صدر بٹھا کر وہ جگہ صدر مجلس ہو۔

بٹھایا صدر مجلس میں بہت کم (مذراہ) دوزخ آؤ آپ بیٹھا کو کسے کسے

صدر المہتمم۔ (مہتمم بر وزن تمام) ملک کے کسی شعبے کا افسر اعلیٰ۔ عربی، مذکر، دکن کی زبان

محفل۔ حیدر آباد میں صدر المہتمم تعلیمات سے ملنے کی بہت کوشش کی لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔

صدر زمین۔ وہ حاکم حوزہ کے ماتحت ہو۔ عربی الفاظ، تحصیل الاستعمال

محفل۔ اگر پیش خدمت میرٹھ تو براہ عزیز حضرت کا شیرے، غافلوت میں پائیں شین، بھائی ملوت میں صدر زمین۔

قول فیصل۔ اب عام طور سے صرف امین ہی کہتے ہیں۔

صدر بازار۔ چھادی کا بڑا بازار خاص بازار عربی فارسی الفاظ۔ راج۔

محفل۔ گراں صدر کی طرف خوب گراں جو صدر بازار اس میں آدمین آباد میں وہ رونق ہو کہ وہاں سے جانے کو ہی نہیں پاتا تھا۔ (خاندان آزاد)

صدر پور۔ مال کا بھگڑا اعلیٰ۔ دہلی و انگریزی میں عدالت عالیہ، اردو (ذرا اخلاف)

قول فیصل۔ اس اہل کلمہ نہیں بولتے۔

صدر مجلس۔ پریسیڈنٹ، میرٹھ، فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

صدر۔ جہاں سے سربراہ عظم، فارسی ترکیب، فصیح، راج۔

محفل۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کی ہندوستان کے وہ پہلے صدر مجلس میں منتخب تھے عدالت کے زمانے میں اس دنیا سے انتقال کیا۔ (صدر زمین بھال میرٹھ)

صدر۔ (صدر زمین بھال میرٹھ) حوزوں کے رئیس رضی جن کا نام۔ اردو، مذکر

دلی کی زبان۔

منصب، میری مجلس چہ میں، فارسی، اندک نصیح، راجح
 وہی جو صدر لیش بزم خاکساروں میں
 صف خال میں جس کا کہ جو مکالم ہوتا
 قول فیصل، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
 ہر حق تم محفلوں میں صدر نہیں۔
 ہو گئے تم آسور جوان حسین نعم بیاہان
 صدر رہا، عربی زبان میں معقولات کی ایک شہرہ
 کتاب کا نام عربی، مذکر، تیلور یافتہ طبعی کی زبان
 قول فیصل، اس کتاب کے مصنف کا نام تھا
 صدر، البیہ شیرازی جو اس کا موضوع فلسفہ تیس
 بدیر عام طور سے عربی مدرسوں میں پڑھائی جاتی تھی
 صدر رہا پڑھ کر حقیقت ہی ہے، سخن پڑھ
 ابھی نقل نہیں آئی، سن (نور اللغات)
 قول فیصل، عام طور سے وہاں پر نہیں ہے۔
 صدر رہا جا کہ تیس صدی راست، صدر جان
 نہیں سمجھتا ہے صدر ہمارے کا، عربی الہی
 مرتبہ آدمی محفل میں جس مقام پر سمجھتا ہے اس
 کی بات میں فرق نہیں آتا، فارسی نقل تسلیم
 یافتہ طبعی کی زبان۔
 محفل جت، بندہ نواز تشریف رکھتے، آپ تو
 کانٹوں میں گھیسٹے ہیں غیر، صدر ہر جا کہ تیس
 صدر راست، دفعہ آزاد
 صدر رہی، ایک قسم کی مرزئی جو صبر کے
 رنگ و خاک کے ادھر اکثر رہتا کرتے ہیں اس کے
 آگے گھنٹیاں اور کچھ کام بھی بنا ہوا ہوتا ہے
 کمری، دیا کٹ، دیا کٹ، سینہ بند، صبر
 ہونٹ۔
 قول فیصل، کھڑے رہے آستینوں کے دونوں
 ہاتھ کے کو صبر ہی کہتے ہیں۔

صد شکر، خدا کا شکر، غیرت گزری، اچھا
 ہوا، عربی الفاظ، نصیح، راجح۔
 صد شکر نہ سے نام محمد نقل گیا
 بات اپنی بارگاہ الہی میں رہ گئی
 صدر سالہ، سو سال، سو سال، سو سال
 سو سال کے بعد وہ یادگار جو سو سال کے بعد
 بنائی جائے، فارسی، صفت، نصیح، راجح۔
 محفل جت، عزت غالب کی صد سالہ صفت
 ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ غیر ملک میں بھی بڑی
 دھوم دھام سے منائی گئی۔
 صدر سالہ، سو سال کا، سو برس کا، فارسی
 صفت، نصیح، راجح۔
 پنے امیائے احوال آپ پیش دیں اگر کہ
 اسی تو مردہ صد سالہ میں پیدا ہو گویا
 صدر سالہ، سو سال کی عمر کا، فارسی صفت
 نصیح، راجح۔
 محفل جت، نام صد سالہ بھی دیکھے تو مختار آدم
 جہرے گئے۔
 صدر سالہ، سو سال کا، سو سال سے چھ ماہ آیا ہو
 فارسی، صفت، نصیح، راجح۔
 صدر سالہ، چرخ قاسم کا آئینہ، غرض
 نکلے جو سکھ سے تو دنیا بدل گئی، راجح
 صدق، بلکہ یقین، سبب جس کے اندر سے
 رتی نکلا، عربی، ہونٹ، نصیح، راجح
 مرغایاں، شاہ کو تیس زرنے کے
 دودھی صدق، تھیلی چو کو ہرنے کے
 قول فیصل، وہی جس مذکر اور ہونٹ دونوں
 ہونٹوں سے منسلک ہے۔
 ہر اس کے سامنے کشتی کبک گدا

بہر تا صدق ہو کھوئے ہو کوب سوال کے
 انھیں ذوق نے ہونٹ بھی استعمال کیا ہے۔
 مویا بند آگہ میں اپنی جو رکھتی ہونٹ
 اب رکھے جو روشنی شل دل اہل صفا
 دل کے ایک بہت قدیم شاعر کی مثال ملی ہے
 جو مذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے وہی میں
 ہر کبر کے ساتھ زیادہ استعمال ہوتا تھا۔
 محفل جت، چوں کو شرف تھا، ہر جا
 ہر اک رنگ اس کا ہونٹ کا صفت قرار ہوا ہے
 آگہ سے بھی لٹا ہے۔
 جہم تراشک، دامن مرا ہر دیتی ہے
 کیسے کیسے یہ صفت کب کو لکھ دیتی ہے
 دل کو بھی صفت سے تشبیہ دیتی ہے۔
 میرے سینے کو نہ کیوں ہر صفت صادق پر شرف
 دن کو سراؤ ہر جب شدہ دس کی صد کھلا
 صدق، ایک قسم کے چھوٹے پائے کا نام جس
 میں شرب پیتے ہیں، مذکر، نور اللغات
 قول فیصل، معلوم، راجح نہیں
 صدق، شل کی صورت کے تیز تار سے
 قلب کے پاس ہیں جنھیں صفت طلب کہتے ہیں
 عربی، لفظ، مذکر، نور اللغات
 قول فیصل، اس معنی میں یہ لفظ عام نہیں ہے۔
 صدق صادق، سبب، عربی الفاظ
 فارسی، سبب، تیسرے یافتہ طبعی کی زبان۔
 قول فیصل، عام بول چال میں نہیں ہے صرف
 اہل سببوں میں قرار کرتے ہیں۔
 صدق، دیکھ کر، سبب، سبب، سبب، سبب
 مذکر، نصیح، راجح۔
 دو طرح سے چھوٹا، تشبیل

تجربہ صدق پر اس کے جو وسیلہ تہذیب
صدق اس کے ہر لفظ پر لفظ شدہ عربی ماضی کا
عربی دال کی زبان۔

کس کا صدقہ در کہ مرتاب تہذیب علم سے ہو
جو تراجم جو اسحق جو کہ تو صدق
صدق دل سے اس کے دل سے بطیب خاطر
صاف دلی کے ساتھ غلوں نیت سے اور وہ
نصیح و راجح۔

ہر تو سنی رہی کا صدق دل سے پر غلام
خواہ ایرانی کہ تم خواہ تورانی سب
(مرزا منہر جانان)

صدق متقال :- کچھ بون، سچائی، عربی الفاظ
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدق نیت :- غلوں نیت، عربی الفاظ
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدق نیت سے فقیر اس نہ کھلائے کیا کیا
صدق و صفاء :- سچائی اور پاک ماضی، عربی الفاظ
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زادہ کر اگر صدق و صفاء بھی ہو تو کیا
ہے درد اگر دل بھرا بھی ہو تو کیا ہو

صدق و کذب :- بھٹک، عربی الفاظ
فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عینے کب زیر غلبہ سر رکھا
کھن میں سب حال صدق و کذب

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر چھوڑ دیا
صدقہ اس کے بھتیجیوں، خدا کی راہ میں دیا گیا
زکوٰۃ، خیرات، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے

کی زبان۔
صدقہ کرن ہو عاکسی، کہاں کا توفیق

نامہ یاری مجھ کو خفتاں کا توفیق
قول فیصل :- عام بولی پال میں بکاون و دم
(صدقہ) ہو جو اور دم جو اندیشہ استعمال ہو۔

اس طرف بھی نگاہ لطف بھی
صدقہ اسے لوجوں جوانی کا

فارسی میں صدقہ زبانی، ہی راجح ہو۔
من نہ آنکہ کافی نہ گم از ترا

صدقہ کی شوم دگر و سرت فارم میرکات مقل
اس گرفتار پرند کو بھی صدقہ کہتے ہیں جو سوتے میں چھوڑ

جاتے ہیں، سر سے اتار اچھا کھانا بھی صدقہ ہو جن
چیزیں شلا مٹا کر کا تپا یا اد کوئی چیز جو اسے

پر رکھ دیتے ہیں یہ بھی صدقہ ہو۔
صدقہ :- دیکھوں، سچیل، ہدایت، راستے

ادب، نصیح، راجح۔
جو جس رہنما، فرش پا انداز کا تہذیب

کہ یا چرخ جس کا رکھ صانع سے اس پر کرم
قول فیصل :- اس عمل پر صدقہ میں بھی ہوتے ہیں

من پر قربان مشاقوں کے دل
اس کے صدقے ہر تاوان و توفیق

صدقہ اتارنا :- تصدیق اتارنا، اور وہ
طبیعی، راجح۔

سن کے میرے نام شبگیر کر، یا قرا
سب نے اس محبوب پر صدقہ اتارنا

قول فیصل :- خلوت میں لوجوں سے صدقہ اتارنا
جو کبھی بھگتا کہ اوغیرہ وید کے سر پر ہے یا اسے

پاؤں تک، اور کے چھوڑ دیتے ہیں کبھی مال کو تہ
تا کو کا تپا پیسے وغیرہ ملے جھوٹے صدقہ اتارنا
ہیں۔ عام طور سے صدقہ اتار کے چھوڑا ہے پر رکھ دیتے

روح کو قدر ہوئی ربط غنا سے خود
جس کو چوراسے میں رکھتے ہیں وہ صدقہ

صدقہ اتارنا :- تصدیق اتارنا، اور وہ
آگ جاکے بیوں کو ہلاؤ لوگو

اتر تہ صدقہ سرک جاؤ لوگو
صدقہ جاریہ :- ایسی خیرات جو ہر سال

لوگوں کو فیض پہنچے۔ جیسے مسجد، گنجان، ہنر و ادب
وغیرہ وغیرہ، فارسی، مذکر۔ (ذرا غلط)

قول فیصل :- عام بولی پال میں نہیں دیا
طبیعی، کبھی بولی دیتا ہو۔

صدقہ دادن :- رو دیا، خیرات کرنے سے
اور ہوتی ہو۔ فارسی، مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صدقہ دیا تو بلا :- رخصت، دادن، اور کاتہ
خیرات دینے سے بلا دور ہوتی ہو۔ (ذرا غلط)

کی جو بھلائی تو بھلا ہو گیا
صدقہ دیا، رو دیا جو گیا

قول فیصل :- صاحب کامیاب شہرستان نے
صدقہ دے دو تو بلا، صاحب فرنگ اتر گئے ہیں

عام بولی پال میں، صدقہ دیا بد جا ہو تو
بائشہ و دافانہ اور حقیقت میں سچ بھی ہو۔

صدقہ دینا :- خیرات کرنا، کوئی چیز سروسے
اتارنا، قربان کرنا، اور صرف، نصیح، راجح

رو دیا ہوئی صدقہ کیوں نہ دیں حذر
خیرات سب کرنے گئے ہم کو گارڈ کے

جو کہ صدقے کر اگر ہے جزہ تہذیب
یہ اور صدقہ دیا تو نے اور اچھا

صدقہ سلا :- خیر، خیرات جو سلامتی کی شکر
گزار میں دی جاکے۔
صدقہ سلائے تہذیب اور تہذیب اتارنا

گزشتہ قویہ ترے واسطے میں لانا تھا مبارک
 (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل: یہ فقہا صدقہ و سلاہ کیونکر سلاہ عربی
 میں فقر کو کھانے کے واسطے جانے گئے ہیں اور صدقہ
 یعنی خیرات یا وہ کھانا جو راہ خدا میں دیا جائے
 پس اس صورت میں یہ لفظ مراد صدقہ ہی میں لگا
 نے اسے صدقہ و سلاہ قرار دیا ہے انہوں نے صدقہ
 سلاہی و غیرت قرار دیا ہے جو مختلف سے خالی نہیں
 (فرنگ آصفیہ)
 صدقہ کرنا: اتارا کرنا، قربان کرنا، اور وہ
 نصیح، راجح،
 مسکے میں عشق کے سر کا نہ پاؤں
 آرد کا حسان کو صدقہ کیا
 صدقہ کیا: صدقے میں عطا، صدقے میں کام آگیا
 اردو فقرہ: عورتوں کی زبان۔
 ایک لڑکے کے ہرے قد کے کھڑا
 دوسرے کہتے ہو صدقہ کیا خیرات گئی شہد
 صدقہ لینا: سرین پرے اتاری ہوئی چیز تلمج
 کو لانا، اردو صفت، نصیح، راجح۔
 بالائی بخشش سے ہوا ہے چشم تر آنسو
 ملے کہ دامن خال کو صدقہ کے قلیں کا نیم
 صدقے سے: حامی، قربان، شمار، خواہ اور
 عورتوں کی زبان۔
 کیا زرتی ہو دلوں پر میں تھارے صدقے
 یا داتے ہو تم اکثر میں تھارے صدقے
 صدقے سے: (ظہر) ہمیں نہیں چاہیے، اردو
 عورتوں کی زبان۔
 ہم کو کہتے تھے تھارے نہ اٹھائے اللہ
 صدقے میں ملے کے کہ ہم تو ہیں اچھے ہیں

صدقے اتارنا: صدقے کرنا کسی چیز کو یا کسی
 کسی کے گرد بھرا کے صدقہ کرنا۔ اردو کہ نصیح، راجح
 قربان کیجئے، اسے صدقہ دتا دیے
 اسے جان پر راول لانا کر کے
 صدقے جانا: باز رہاں ہذا، تصدق ہونا
 قربان ہونا، اردو صفت، عورتوں کی زبان۔
 کہتی ہر سہی سندھ میں جو اس لب کی جیاں
 صدقے ہم آپ جاتے ہیں اپنی زبان کے جرات
 قول فیصل: مختلف صورتوں سے راجح ہر سہا
 صدقے جاؤں و قربان ہو جاؤں،
 مت تھو کو بہکانا آج
 صدقے جاؤں حبا آج صاحبزاد
 صدقے چاہیے: قربان ہو جانے کو ہی
 جاتا ہے۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔
 اسے ذوق صدقے چاہیے چکنا چلنے
 کیا ہے گیا اڑا کے بت سیم تن کے پاس صدق
 صدقے چاہیے: عورتیں جب صاف
 صاف مخاطب کی حالت کے اظہار میں حق یا بیوقوف
 کا لفظ کھانا نہیں چاہتی تو کہتی ہیں: آپ کا صدقہ
 چاہیے، یا آپ کی باتوں کے صدقے، یا صدقے
 چاہیے آپ کی عقل کے، و غیرہ جیسے۔ صدقے باقی
 آپ کی عقل کے سچ ہیں ہر لے کے آپ ہوتی ہوئی
 مصالحت کو اجاڑ دیا: اس میں محبت کا بیو بھی
 صدقے چاہیے: قربان ہو جائے، ان، چھپی
 یا بہن ویر کی زبان سے۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان
 رخصت طلب اگر جو یہ پیر کا مہر
 ان صدقے چاہئے آج تو سہی نام کو
 صدقے گئی: قربان ہو جائے، ان بن اہ
 بیو بھی و غیرہ کی زبان سے عورتوں کی زبان

صدقے لئی یہ مابو قیات کی فوفاک
 اطفال سہم سہم کے ہر جانیکے ہاک مسن
 صدقے چلے اتارنا: کسی کی صحت و سلامتی کے لئے
 خیر خیرات ہونا، اردو صفت، قلیل، استعمال۔
 وہم ہر طرح کے گزرتے گئے
 صدقے چلے بھی اتارنے گئے آگے دھڑی
 قول فیصل: اب عام طور سے صحت صدقے اتار ہی
 رہتے ہیں۔
 صدقے درگور: برا بھلا کھانا، عورتوں کا اظہار
 بیزاری، اردو۔ (فرنگ اش)
 قول فیصل: بہت کی کے ساتھ زبانوں پر ہو۔
 صدقے کا کھجنگا: ایک لمبی دم کا سیاہ پرندہ
 جو عام طور سے نکل اتارا صدقے اتارا جاتا ہے۔ اردو
 راجح۔
 قول فیصل: ہر صورت اور سیاہ نام آدمی کو بھی
 کہتے ہیں۔
 چھٹی و جوتی سے نکالنا ہو
 ٹھیک صدقے کا کھجنگا ہے (عروج الفت)
 صدقے میں کو ابھی اتارا جاتا ہے اور اس کو صدقے
 کا کو ایتے ہیں۔
 صدقے کا پتلا: پینے کی تبا کو کا پتہ بنا کے پتھوں
 کی جگہ تارے لگا کے مختلف چیزوں کے ساتھ سٹی
 کے طاق میں رکھ کے چوراسے پر رکھ دیتے ہیں
 اردو، راجح۔
 صدقے کا چراغ: صدقہ چراغ جکی پرے اتار
 کو چوراسے پر رکھ دیا گیا ہو۔ اردو شاعرینا ترک
 روٹنی طور ہو بار در مکن نہیں۔
 تیرے صدقے کا کہاں لے گا دچرا آتش
 صدقے کا چھاپا: وہ چار رتوں کے ملنے کی جگہ

ہاں صدقے کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ اور صرف
نفع و راجح۔

تیرے صدقے کا گھیتے میں گر چو راجح
جان پر گو یہ آزاد ہونا کہتے ہیں
قول فیصل۔ صاحب فرنگ اثر گھتے میں۔ یہ کوئی
می وہ نہیں۔ پر چور اس پر صدقے کی چیزیں رکھی
جاسکتی ہیں کسی چور اسے کی تحقیق نہیں تلاش
کے شر میں مضمون آفری ہو ملک کو اس سے
اتفاق ہے۔

صدقے کا کوا۔ کتا چہ راجح بہ صودت ہر
سباہ نام آدمی اور وہ صرت صدقوں کی زبان۔

قول فیصل۔ چو کہ زیادہ زبانی کو احمد قاتان
بات ہے اور وہ بہت زیادہ سیاہ نام سوتا ہے
اس لیے قطع انسان کو کہنے لگے۔

صدقے کرنا۔ تراب کہ تار کرنا، اور
صرت طبع و راجح۔

کہاں ہیں آدمی عالم میں پیدا
خدا کی صدقے کی انسان پر سے

قول فیصل۔ اس کی عیسیٰ صودت صدقے کرنا
بھی ہے۔

عسری تیرے کرے گر آساں
صدقے کرنا الیہ تیرے سر سے ہم

صدقے کرول۔ چو لے میں ڈالوں، آگ میں
ڈالوں صودتوں کی زبان، ادنیٰ صرت۔

لواہ و خالی دیکھ اور بیجا جٹ سے
دور ہر صدقے زون تیری باتوں کو

فرنگ آہیہ۔

صدقے کیا، تصدق کرنے کے قابل مامور
صرت آدمی کی زبان۔

اھی ہوا اس کو تہ آفرودہ مت ہر تہ متاھا
یوں صدقے کیا تہت زیادہ بچہ تیرے راجح

قول فیصل۔ تنفر اور عقیرت بہ مغیب اور کف
کی بگھی کہتے ہیں۔ تانیث کے لے صدقے کی کہتے

ہیں۔
صدقے کیا تھا۔ تہ پر سے تصدق کیا تھا

کیا عیز کر تہ، کیا بھیا تہ اور دقروہ راجح۔
قول فیصل۔ جب کوئی کسی پر زور دیا نہ کرتا

اگتا ہے تو اس کے جواب میں محبت کے لہجے
میں کہتے ہیں کہ نہیں اگر عیسیٰ تہ پر صدقے کی حق

حکما تہ سے بھاتے۔
صدقے کی بیل۔ دہن جو عیز کرنے کے بعد

صدقے کرے چھڑ دی باقی ہے اور وہ موٹ۔
تہ صدقے بھر چھڑکے تہ میں جو کلمن میں

باتے میں ایوں بھولوں کے چنے انیاں جو کر شرک
(فرغ اللغات)

قول فیصل۔ دہن دستان میں بیل کا جد ہے
نہیں صدقے اتاری جاتی ہے اس کا استفال

صرت شرول تک صدقے دو۔
صدقے کے چیراع اتارنا۔ صرتیں

میں پوچھو ہر لے کے بعد صدقے کے چیراع اتاری حق
اور وہ شرک۔

بچے رتے میں یا کے تیور
ایسے دل اب صدقے کھتا چرنا

صدقے کی گرا یا اسدہ گرا جو نہ سوار کے
بچ چور اسے پر رکھی جاتی ہے اور وہ صرت راجح

قول فیصل۔ دہن دستان میں بیل کا جد ہے
نہیں صدقے اتاری جاتی ہے اس کا استفال

صورت کو بچ کہ دیتے ہیں۔
صدقے کے آتش۔ جب کوئی عزیز کسی گہانی

صدقے سے نکھ جاتا ہو یا سفر سے راجح اخیر نہیں تار
تو عورتیں صدقے کے آتش اور تہل قہجی ہیں

وہ عزیز چید دانے آتش کے تر میں ڈال دیتا
ہو اور آتش خیرات کر دیے جاتے ہیں۔

جگنو میں جو شام کو صدقے کے تیرے آتش
چور اسے کے چیراع لے چکے ہیں آگ سے

قول فیصل۔
قول فیصل۔ سولف فرنگ اثر نے صرت

فرغ اللغات کے اس اندراج پر اعتراض کرتے ہیں
لکھا ہو کہ ایک نازک فرقہ صدقے کے آتش

نہیں آتے بلکہ آتش تصدق کے لے آتے ہیں جب
تہ میں آتش کے چید دانے ڈال دیے جاتے ہیں

تب وہ صدقے کے آتش ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی
کہ کہ آپ کے عزیز نے صدقے کے آتش بھیجے ہیں

تو خوشنودی کے بہتے جگرا اھر اھو کہ لو صاحب
ہیں صدقے کے آتش بطور خیرات بھیجے ہیں ای

انجمن سے بچنے کو لکھتے ہیں کہتے ہیں کہ ظاہر غرض
کے یہاں سے تہل آتش آئے ہیں نہ کہ صدقے کے

آتش آئے ہیں یا پھر کہنے میں کہ ظاہر غرض
یہاں سے تصدق کے لے آتش آئے ہیں۔

فرنگ اثر میرے نزدیک سولف فرنگ اثر
کا صرحہ بالا اعتراض بالکل درست ہے

دستان لکھتے ہیں کہ ایک شہید شریک رنڈ
رقن ناتھ مرشار کی ضد۔ جو ذیل عبارت

سے سولف فرنگ اثر کے اعتراض کو اور
زیادہ تقویت پہنچتی ہو۔ سرشار زمانہ آزاد

میں کہتے ہیں کہ کسی کے یہاں سے آتش تہل

مرتبہ کے لئے اسے کسی نہ چاہیے چاہیے ہے۔

نعت محمدی :- قرآن باذکر قرآن ہوگی شاعر
ہوگی ، اورو صفت ، صورتوں کی زبان ۔

کیا اس بد کے بن سے ہتھید سفر کا ہے
صدی سے آئی تیار و اراد کر مر کا ہے

فصل کے میں۔ جروت افضل میں اور اس میں
نکاح و شادی کے اب تک نہیں

صدقے میں اتنا سرحدوں کیا جانا، کسی بھی

مجھے دیکھتے تھے یہ بڑا لڑکا ہے۔ مگر وہ دوسرا
اب کی زبان۔

در تنواریت رکھا ہم تو اسیرِ عیاد
ہم سے ایسے رہو جیسے تمہاری اتنے سے

کون پیشکش کی۔ اپنی لکھنؤ بیگز میں کے مکتب کے سامنے دے
 یہی میں یاد کرتے ہیں،

بڑی پانا، کسی کے فیض میں رہائی پانا، اور صرف

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴

قول فیصل۔ چٹا کی جگہ، درج ہونا، بھی ہو۔

۱۷۲۸

مرد ملا کے واسطے یا بلا سے نجات ہونے پر یہ مردوں
کو برا کرتا، قندیلوں کو جھوٹاتا، اردو صرف

مصدقہ میں تقریریں کی گئیں۔

صدقہ ہے ہوتا۔۔۔ جو مردانہ جہان، کسی کا کسی کے گرد
بھرتا۔۔۔ اور دوسرے، فطریعہ راسخ۔

یہ داتا حسین میں جب تیار
صورت پر نہ لکھے صورت پر کے

تعلیق خجلی - نذاہد بھی دس کا ایک مضمون ہے۔
مدتے جو میں حسین پہ دوڑوں کھایا ہے

ایسے ہی دماغ کرتے ہیں شکل کشایان جم افند
صنہ کلام را ایک کھونج بن است و سر

کو روں گے، ایک ڈھیلے لانی، بزدلوں کی کثرت
سے نہ ڈرنا چاہیے ایک ذرا سی سختی یہ سب ستر بہتر

جو جاے میں ہاوی کس تعلیم یافتہ کی زبان۔
صفت، مدد کے حق، ذکر تعلیم یافتہ کی ہے

آتے ہیں تنہا شرداد چاکر پختہ

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں جیسے تم نے اکہ سال میں دو امتحان دیے اور

صدومہ : دکن، مکر، ٹھیس مرادگر، قین، استوائ
منارک، کمر، کو، وحش، انوار

کہ جو صدیق قبیلہ سے ہی جو کہو دہوتا

ایک چیز کو دوسری چیز پر ایک مرتبہ کوٹنا۔

مردے پیچھے سے یہ پورے ہندوؤں پر گئے وہ
گم ہوئے۔ مگر وہ روضہ کے روبرو سیکڑیوں

نقد و نظر : اگر یک بار در اسلام بیرون برویم که جوانی محضی مرید

د فرنگ پرستې

قول فیصل۔ اہل کفر اور منہ پرستی میں ہوتے ہیں۔
 ہندو مرہٹے۔ متح و غم کی چوٹ ہندو مل۔ عسکری

نذر فیض و راحہ
کیا کہوں دیکھئے کیا جوتاسہ

قول فیہیں عشق کی چوٹ کے لئے بھی کہتے ہیں۔

دل ہی اس کا یقین تھا کہ میں چنگیز ہو چالی ہاں
عشق کا مہر نہ بانوں سے یاں ہے

خزک دہلی کی زبان۔

محل سے - یہ جو اکی طرح سے اور اس محل سے
سے محل کیا کہ محاک کی طرح اڑا دیا (مور، باد، بھر)

فصیح و مانع۔

ابو کو سیکس دے ہے شاہ ناچار
رو پاس اور نہ دھڑکا مرے شہزاد

یا کسی اور حادثے کے وقوع پونے کا غم مہیاہ اور دولت

محل حبس - ان کا وہ صدر اٹھایا سو کھلی ہنڈی لایا

مولا فیصل - اس کا ایک مفہوم و سنو جینیٹکس ہے

امیر زلف جو مرتے ہیں تو کہتے ہیں
ذرا بھی سوئے تو گراں اٹھانے کے

صاحب فرنگ آصفیہ نے نقدان اٹھا، جبراً اٹھا،
وہ کھانا، لکھ کھانا بھی اس کے منہ سے نکلتے ہیں۔

صدور اٹھانے کے لئے پھرت ہوا۔ اور وہیں ہر کو
نے جھوٹے گواہوں کو دیکھ کر ہنس دیا۔

حصہ دوم: اٹھنا۔ وہم، سچ پہنا جانے پر سخت
کیا جائے، اور معرفت، فہم، راج۔

ہم عشق میں گیا دل مجھ پر لیا
حصہ دوم: کسی سے اٹھنا سکا کوئی سہیلا

حصہ دوم: پڑنا۔ معرفت، متروک
مدد پاک کیوں نہ دل جو مرا اس کے عالی پر

مدد سے بہت چڑی سے سر نہ سناں پر
حصہ دوم: پہنچنا۔ پڑنا، دکھ دینا، تکلیف دینا

اور معرفت، فہم، راج۔
محفل شمس۔ تم اس بات پر کہ ہمارے دل کو مدد

پہنچاتے ہو خدا کے آیت خاموش ہو جاؤ۔
حصہ دوم: پہنچنا۔ پڑنا، نقصان پہنچانا، اور

معرفت، فہم، راج۔
محفل شمس۔ ایک تیرہ مراقبہ داریاں کا رہنے والا

اور پچانو زمانہ تھا۔ وہ ایک مسجد میں امام تھا
اور علم کے ساتھ مل کا پائیدار تھا اس وقت اس سے

جس کہتے تھے۔ مگر اکبر کو جو ہر بات پر نفی سے ملے
کوئی مدد نہ پہنچا سکتے تھے۔ (عبدالکبریٰ)

قول فیصل۔ معرفت، فہم، راج۔
اور مزید لگا بھی اس کے معنی تھے یہ جو کچھ میں مانا

لکھ سکا راج نہیں۔
حصہ دوم: پہنچنا۔ پڑنا، دکھ پہنچنا، راج، پہنچا تکلیف پہنچنا

اور معرفت، فہم، راج۔
محفل شمس۔ معشوق کو اس مدد جو مدد پہنچا کہ خون

ہو گیا۔
حصہ دوم: پہنچنا۔ پڑنا، دکھ پہنچنا، راج، پہنچا تکلیف پہنچنا

معرفت، فہم، راج۔
چوہ دل کو جب تک وہ رسا پیدا ہو

قول فیصل۔ بعینہ جمع مدد سے پہنچا بھی راج کو
مدد سے پہنچنا میں ہمارے ہاں تو یہ سکر دل پر

گھر سے میں اپنے دوست کو برادر کیوں
حصہ دوم: پہنچنا۔ پڑنا، نقصان پہنچنا، اور

معرفت، فہم، راج۔
محفل شمس۔ وہ نادان جگہ سے تو نہ چلا مگر ایسے

ڈھونڈے ڈھونڈے سناں کہ بیان نہیں ہو سکتے ہیں ان
کے رنگ میں کیا کہ اب وقت گزر گیا اور بادشاہ کا مزاج

برہم ہو گیا ہے آئے تو کہ مدد نہ پہنچتا اور باکری
حصہ دوم: پہنچنا۔ پڑنا، تکلیف پہنچنا، اور

معرفت، فہم، راج۔
یکوں سری لاش پر نفس نہ رہے تاقی

یہ ملک تو کہ ترسے ہاتھ کو مدد پہنچا
حصہ دوم: پڑنا۔ راج، مدد، اور معرفت

معرفت، فہم، راج۔
محفل شمس۔ مجھ کو ڈھونڈا اگر یہ فرات تو ہم مدد

پلے آتے دل بل بیا آ یہ مدد مل جائے اس کا جواب
دے دینا۔

حصہ دوم: پڑنا۔ راج، مدد، اور معرفت
کوفت ہونا اور معرفت، فہم، راج۔

ایک مدد مدد دل سے پیری ہاں پر تیرے
لیکن ہمارے یاد کے زانو پر سر تو ہے

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت مدد جان
پہنچنا بھی راج، مدد، اور

معرفت، فہم، راج۔
ستم دینا کے جو چہ نہ ہو دل پر تھے گزری

مگر مدد ہمارا جان پر ایسے نہ پڑتے تھے
حصہ دوم: پڑنا۔ راج، مدد، اور معرفت

معرفت، فہم، راج۔
حیف پہنچنا، فہم، راج، مدد، اور

حصہ دوم: پہنچنا۔ راج، مدد، اور معرفت
اٹھنا اور معرفت، فہم، راج۔

قد و معرفت کی ہم سمجھتے ہیں
مدد سے پہنچنا میں نہ کافی تھے

حصہ دوم: پڑنا۔ تکلیف اور راج، مدد، اور معرفت
فہم، راج۔

مدد سے دیکھ میں مجھ کو یہاں تک کہ
معرفت میں ہزاروں فرشتے ہاں میں

حصہ دوم: پہنچنا۔ راج، مدد، اور معرفت
فہم، راج۔

ع وہ لغات وہ تپ ہمک مدد سے سنا تھی
حصہ دوم: پہنچنا۔ راج، مدد، اور معرفت

معرفت، فہم، راج۔
تربیب، راج، مدد، اور معرفت

محفل شمس۔ ہاں ہی یہ کیا ہو، ہر معلوم ہوتا ہے اس
نے بھی کوئی مدد نہیں پہنچا۔ (دشاد آقا)

حصہ دوم: پہنچنا۔ راج، مدد، اور معرفت
اور معرفت، فہم، راج۔

کھا اڑا ہر آہول سے تیرے دل میں
مدد سے کھینچے نہ رگ نہ کسی لشتہ کا

حصہ دوم: پڑنا۔ راج، مدد، اور معرفت
معرفت، فہم، راج۔

اس دل غم فراق کو کہتا ہاں سے کیا
مدد سے گزری ہے میں تو گزری جا رہی تھی

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت مدد گزریا، پہنچا، اور
معرفت، فہم، راج۔

حصہ دوم: پڑنا۔ راج، مدد، اور معرفت
فہم، راج۔

حصہ دوم: پڑنا۔ راج، مدد، اور معرفت
معرفت، فہم، راج۔

قول فیصل بکین اور وہ کہ سن میں بھی دیتے
ہیں جو فیصل الاستمال جو۔

وہ کہ رسد ہی بہت زیر کوہ رنگ فراق
ہیں کہ میں نہ کہ مسدود فشاں ہوا

صدر ورتہ دہن اول دعا و معرفت (عبارت جو تا
واقع ہونا چاہتا عرب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فتر۔ صدر والا کہ رسول خوش ہوا بہت سوجھ
ہوئی خوشی سے دل باغ بار بار ہو گیا۔

صدر ورتہ ساری سوزنا ناظر ہونا فارسی تعلیم یافتہ
طبقہ کی زبان۔

کل ہی اس حکم کا حواسے صدر
رو کو اس کو کہ تا پڑے نہ خود

قول فیصل صاحب ملک عربی جہیز نے ایک معنی کی
اخبار اور رسالے کا جاری ہونا بھی لکھ ہی ہوا رد میں

راج نہیں۔
صدر ورتہ سینے چھاتیوں صدر کی جہیز عربی تعلیم

یافتہ لفظ کی زبان۔
صدر کی سال ایک سو بیس سال اکثر دہائی

کے واسطے متعل ہے۔ یعنی عمر ثری سوزنا فارسی فصیح
راج۔

ع صدر کا سال و بخت میں یا شاہ مہم (تعلیق)
صدر کا ایک سو دو بہت فارسی صفت نسیج

محل فتر۔ و اولی شاہ نے صدر چھین کر انہوں کے
خلوت دیئے جیسے شراب کو آب حرام رضائی کو

شب خراب جوئی کو آسمانی جوتہ کو لب مشرق
کہا۔

تہ ہیز و ہیزندان او وہ
صدر ہزار۔ اکثر لفظ ہزار کہنے کے لئے مشہور

فارسی بھی راج۔
کب ہر شے بار بار آئندہ میں

مزار آفریں صدر مزار آفریں رحمت کا کوئی
صدر کی پٹا سو برس کا دانا سو سال کا عمر صدر

فارسی نون فصیح راج۔
گر ہی بہت مداح قوم کی رفتار ہے

فیصل کا کہنے بڑی صدی اور کا کہ
صدر کی پٹا سیکڑا ایک سو فارسی نون فصیح راج

محل فتر۔ جو میں کہ رہا ہوں وہ سو فی صدی صحیح
پا بہت آپنا نہیں یہ نامیں۔

صدر لقی۔ و لفظ اول دیا گئے معروف (مدح)
بہت ہے صدر عربی بکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل تنہا نہیں دیتے صدیق عربی صدیق باخدا
اور صدر حق مکر مہیزہ کی ترکیب کے ساتھ قنصل جو

سبا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے وقتوں کو اکثر
بیت لکھتے تھے مثلاً صدیق کرم زندگی کے بازار میں جنس

مقامہ کی بہت سی شجری حق لیکن اب ایک ہی تھا
کی جہیز میں جہیز ہو گیا ہوں۔ (فارسی)

معنی جمع کوئی نہیں دیتا مفرد معنی میں کسی کے
ساتھ شریک کا لفظ بولتا ہے

صدر لقی اشو بکر اول صدر قدیم دینا معروف
سبا بہت ہے عربی صفت مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی

زبان۔
قول فیصل صاحب نورالغیاث نے لکھا ہے کہ

صافق اور صدق میں یہ فرق ہو کہ صافق کا صدق
امر واقع کا تابع ہوتا ہے معنی صافق وہ ہے جو کسی

دعے کو جس طرح دیکھ یاں کرے اور صدق وہ ہے جو
دعے کو کہہ دے جو جانتے۔ اس کی تائید صدر لقی

ہے۔
صدر لقی تبیسی عقیدہ کے مطابق حضرت میرا نہیں

میں ابن ابی بکر جید اسلام کا لقب۔ عربی۔

قول فیصل۔ اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق
صدر بن خلیفہ اول حضرت ابو بکر کا لقب تھا ان کی

اولاد کو صدر لقی کہتے ہیں۔
صدر لقیہ۔ بکر کو شہ رسول غائب فاطمہ و زہرا

مولات انہ علیہا کا لقب مبارک عربی صفت فصیح
راج۔

صدر لقی عابدہ میں لکھی کی روح و جان
مثل رسول علم کا دیا میں فاطمہ

قول فیصل۔ آپ ہی کو خلیفہ حضرات صدر لقی طاہرہ
صدر لقیہ بکر صدر لقیہ عالم وغیرہ کہتے ہیں۔

صدر لقیہ۔ و لفظ عقیدہ اہل سنت لقب حضرت
عابدہ۔ (نورالغیاث)

قول فیصل تبیسی عقیدے کے مطابق حضرت فاطمہ
کا لقب صدر لقی تھا۔ آپ ہی کو صدر لقیہ طاہرہ بھی کہتے

ہیں۔
صراح مدہیم اول عربی کا مشہور معروف

صدر ورتہ راج۔
صراح پٹا شراب خالص فارسی

قول فیصل۔ اردو میں راج نہیں۔
صراحت۔ (فتح الدلہ دم جہان) فارسی

تصریح آتش کا ہونا عربی بولش فصیح راج۔
خط میں ہے اجمال صراحت نہیں

کہ نہیں کہل لہے خط کا جواب (۱۵۰۰)
قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی میں غلوس جولد

میں مستعمل نہیں۔
صراحت کرتا۔ تصریح کرتا واضح صدر

کہا اور صرف قطع راج
محل فتر۔ اس کی خاموشی سے صراحت کر دو کہ

آپ شادی میں حورو تشریف لائیں آپ کا کوئی
میرہ نہ ہوگا۔

ضمیمہ ۱۔ بالتقریح، کلم، کلام، صاف طور پر،
دافع طرد سے عربی اقسام یا ختم طبع کی زبان۔
محکم کن۔ ہمارے کام کا یہ ہے کہ جہاں صراحت آیت
یا حدیث پر روشنی ... یہ وہاں ذہن سلیم کی حیات
سے استنباط کر کے فقہی دے۔ دود بار اکرے،
مکر احسن ہوئے۔ تصریح ہوئے، وضاحت ہوئے،
دود صرف فیض، راجح۔

کہاں سے لوں میری عزت اور تپ سے ساتھی
خیر آئے گا میرا حق آئے گی تپ ہمارے گناہ کا

کلیں۔ اسی قسم کے جنسے مٹی کے گھڑوں میں پائی
رکھتے ہیں۔ دیکھیے وہ دریا علی خان جالہ نے اپنی
راستی اور تھالی کھڑا لگو کر پانی دریاۓ ودرہ بارا لری
لی میں حراج شراب خان کو کپے میں۔ فی دس میں
بتا کہ ہے صاحب فرنگہ آصفیہ نے لکھا ہے کہ عربی
مراجہ ان مقولوں میں آیا ہے۔

راہی ہے صراحی کی شکل کا کپڑا کاٹ کر دھوا کر
 بزرگ دونوں بیٹوں میں بچے خوبصورتی کے لئے اسی
 لئے ہے۔
 (نور اللغات)

راچی بیتا لایا خوشنما
گروں سے تری مثال ناگن
تو میری بھیا ہے مراچی گروں
(نورالمنان سے)

مخصوص پر۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب دکن کی خاص اصطلاح۔

صرف خاص میں آمدہ فالعہ جاری
سپاسی مانتقدی مسجون کو بیکاری سوتا
صرف کرنا۔ خرچ کرنا، اور خرچہ خرچ کرنا
مقتل صرف۔ آپ نے گردنوں پر پتہ مرنے کے
کرنا جس کے پر وہ نہیں بنا۔ دھم بھش
قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
کرنا بھی ہے۔

خوش قسمت کیا جو صرف مذمت میں
دل مشاق کے شیتوں کو بہت بڑی قدر
ایک مفہوم ہے کیا کرنا۔ مانع کرنا۔

صرف ادقات میں نہ کر جھول
لذت و مسہ پہلے کر تو معمولی بخت ہوگا

ایک مفہوم جو بڑا نا اعلیٰ میں لانا ہے
عبد ایک تعیدد بکر شاہ کے دربار میں
مختلف شرو میں انوار و اشعار کے ساتھ
صرف کیے تھے۔
صرف میں آنا۔ کام میں آنا، استعار میں آنا
اردو صرف، فصیح، بامعنی۔

کھینچی پر کھینچی عاشق حیران کی شبیہ
مذہب صرف میں رنگ رخ پہنچا دیا
صرف و سخن۔ معرفت و بالغ۔ سخن و بالغ
گرام، علم القواعد، زبان کے قواعد، اصول
عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ بچے کی
زبان۔

محفل و ہفت۔ صرف و سخن میں تم شریع ہی سے
کمزور ہو۔ آگے بڑھ کے صحیح عبادت پڑھنے
میں دشواری ہوگی۔

قول فیصل صرف میں نغظوں اور نحو میں جملوں
سے بحث ہوتی ہے۔

صرفہ یا کفایت شدہ سخت، سخت، سخت، سخت
مذکر، متردک۔

کب لطف زمانہ نہ رہے، غریبوں کا تھا
رسوئی کے برہمنے صرفہ ہی نہیں مانگا
قول فیصل۔ اس کا صرفہ ہر نام کے ساتھ بھی تھا
بکڑا اب یہ بھی متردک ہے۔

صرفہ ایک خرچ و نغظوں کا خرچہ ہے
اردو۔ صرف۔ عوام کی زبان۔

محفل حسن۔ نئی ہزار دہائی کے ایک دفعہ
حیدر آباد احمد علی شاہ کے باوجودی مانے خدمت
شاہ الدولہ کے زریعی مانے کا درمیان ہزار
رہنے پر ہوا کا تھا۔ (مفہوم ہر ہزار ہزار
صرفہ کرنا یا بچنے کرنا، کسی سے ہم لینا
اردو صرفہ متردک۔

تم نے تو بزم میں کیا صرفہ نگاہ کا
یاں غارت ہزاروں فقران پناہ کا
مزدہ جو تیغ جنت کے زخم کھانے کا
کوسے جو صرفہ قابل ناک مشاغل ہیں

صرفہ کرنا یا انہوں کرنا، صرفہ کرنا، صرفہ کرنا
صرفہ دہلی کی زبان۔

نہ کر اسے چاہے اگر حق کا صرفہ دینے میں
جو ہرنے کے نہیں، تو کیا جینے کے قابل ہو

قول فیصل۔ اس کا صرفہ ہونا کے ساتھ ہی
اور یہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

صرفہ ہونا۔ خرچ ہونا، اردو صرفہ، بامعنی
صرفہ دس کاموں میں کیوں ہو تو کم کامیہ نغظوں
ایک محمد جو خاں کا یہ دہلی مولیٰ

قول فیصل۔ اس کا ایک اور کار
ہم نو اسے جمع کرنا
صرفہ فارسی پر بھٹ جائے جو داور
یکہ ہنرمند دست پر آئے
بہت پر کام ہے۔

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
کر کوئی نہ مانے، صرفہ ہونا

کے کردہ سارے کاموں میں
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے
صرفہ ہونا۔ اس کا ایک مفہوم ۵۵ پر بیان ہوتا ہے

مات و پدر و برادر و عمت و خج و راج
محلک ویت یہ ہیں جس سے سوال کیا اور در
نکلی وہ ہے ایسے کہ وہ دوا صریح خان کو
دینا آزاد

نہ سچا۔ رنج اور دلت مراد، غلط فہم
فہم کہ ظاہر و باطن، شیعہ یا اویسیہ
زمانہ۔

تاریخ ہندوستان قمری
محلہ پورہ

قول نبیل: حاکم اور راجا بگوار، راجا سرور
 علی راجا بگوار، مرزا بگوار، راجا بگوار
 اور راجا بگوار اس کے نام سے کہلاتے ہیں۔

عصرِ کجی و رستاخیزِ یہودیہ و عیسائیہ
نہ ہے لایوں

ملی شہزادہ - جسے سرکاری چوہان کی لکیر پر دست لگے
ساتھ بہت دیر لیا۔

حضرت ریاض الدین ولی دین - دستِ تقدیر سے ک
عزیز مونسہ عظیم یافتہ طبع کی زبان

ہے نہ ہر گز یہ ہے تحریر
میں ہر گز ہے تحریر غلام

قوانین کی مروریہ فائدہ مند قریبہ اندر مرید
 ہر ایک کے ساتھ ہی راسخ و

منہ جتنے کی گت وہ پہنچا ہوا ہے
وہاں سے ہر طرف نہ رکتا ہے

[illegible]

بیر کے خزانہ کے مضمون جو کہتے ہیں
میر کے ہر شعر میں ایک نیا نیا عالم ہے

عصر کے لئے دروازے کی چوڑائی کا اندازہ لگائیے۔

کے لئے کی آواز عربی ٹوٹ۔ در تک آصف
 نور الہی علی۔ اہل کھنڈان سے نہیں رہے۔

۵۰ سیر بمک مطلق، صلاۃ، بت، موتخا، نزدیک۔
نے نہیں شور و غارت، جس کو وہ اسے چٹھیا مار۔

تیز رفتاری میں بہت جلد سے پہنچا اور

(مکمل)۔ رما لفتی غصہ و شرمہ انکار اور علی

و سے ترقی و ترقی کے لئے

یہاں سے نکال دیا گیا اور

میں راج نہیں۔

معیشت صرفہ کی بدولت ان کے لیے بہت سے کاموں کی زبان
پر آج کے دور میں بہت سے کاموں کی زبان

نیز از کتب
مکتوبه
بسیار در دسترس
است

ہندو جیسے مسعودیت کفر اور تہا عداوت اور
مستحق ہیں اور ان کا نام ہے کفر اور کفر

محمود اسفند زاده رشتی و اعیان نقیض

صورت کو باشتہ بورس میں نہیں

اور دوسری فصیح راجہ۔

کیا کیا نہ صوبت بخوانتم نے اعلیٰ کی انیس

عمر بن یقین۔ انیسویں صدی میں معویت پر دانت مارا
 اسی رائے کے لیے معویت سفر پر دانت کرتے ہیں

ہر سال دور دور سے لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں۔ اور صحت یمنابھی، خفیں منی۔

ہے۔ میسج، ایک تاپ کپڑا کہ منزلوں پر
رہیں، منہ کی صورت کن ہے۔

صفت و طبع

عربی، مذکر تلمیذ طبعی زبان۔

سونا ہے۔
 لکھو وہ کسی مہر لکھ کر مرقد فی ثانیہ مرزا کو

۲۵۴۲۵۷۔ عربی، ریاضی، انانوں کی

اصطلاح -
صاحب الزمان (ع) کی طرف سے جو احکام اور روایات

قیلمہ خانہ طبع کی زبان۔

تو افضل ہے اور اگر کہ از سر حد میں ہر اخص

معنی میں راکی ہے جیسے آٹا کی رو سے باغ

(فرخنده صغیر)

توکل فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

وقت بعدی چندی حرکت کرتی رہی ہے۔

۱۰۰

قَوْلُ التَّائِبِ - وَفِي مِثْلِ هَذِهِ -

صغار : دیکر اول چھٹے لڑکے چھٹی زبان
زکا بیکم یا نہ طے کی زبان۔

قول فیصل : چھٹے لڑکے سے ایک پر شخص کے
میں طے کی ترکیب سے ساتھ منار دیکر دیتے ہیں یہ دونوں
لفظیں صغیر و کبر میں صغریٰ کبریٰ کی جمع میں۔

دواوہ نوجوان صغار دیکھا سے
و انہی پر مابین اس کو دیکھا سے
صغاب : دیکھا اس کے لفظ میں
نہال : آدھ میں کے ہیں منار دیکر

صغیر : دیکر اول و پنج و چھٹا میں
درا : دیکر انہی کے لفظ کی زبان۔

صغیر : اس کا ہے یا نہ صغیر
ان کی صفت اس کے سب سے

قول فیصل : عام طور سے زبانوں پر دیکر
غیر صغیر۔

صغیر : ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔
لفظ کی زبان۔

صغیر : لفظ اول و یا نہ صغیر
درا : صفت دیکر صغیر۔

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صغیر : صغیر میں صغیر
قول فیصل : صغیر میں صغیر

صفایت میدان نظر آتا ہو۔

صفافین ۱۔ ذہن و ذکی آدمی اتراتی طبیعت فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان۔

۲۔ شہنشاہ صفافین دسرا یا صفوت عربی حاجت کا نہیں ملنے تیرے حاجت

نصفانصفاف ۱۔ فقط۔ نقصان صفاف برادہ ویران بے نشان و بالکل و ہندم بے چراغ تیس ہنس اودھ

۲۔ بے غل و غیر فصیح۔

عمل صفاف اکثر شہروں و قبضوں کو خاک و خاک صفاف کر دیا۔

قول فیصل ۱۔ سودا نے برادری اودھ پرانی کے معنی میں بھی نظم کیا ہے۔

کیا کہوں میں کہ ترے عشق میں کیا بچہ ہوا جیسے کہتا ہو کوئی ہو تر اصفاف صفا

اس کا ایک غہوم سرا یا صفایا بالکل صاف جیسے شہر میں ایک آدمی کو اگر بادشاہ کے سامنے

ہو کہ اس کے کان سے روزگاریں کے چھیدتے تمام کیشیاں صفا صفا گرہرات پرستاقا۔

۲۔ صفا کرنا۔ صاف کرنا اودھ صرف غیر فصیح۔

اک الف سے قد کے سودے میں چلتا تھا۔

۲۔ صفا کہنا۔ بے حال کہنا کبری کہنا گئی مٹی۔

۲۔ صفا کہنا۔ بے حال کہنا کبری کہنا گئی مٹی۔

قول فیصل ۱۔ صفا صفا کہنا بھی بولتے ہیں اودھ

۲۔ صفا کیش ۱۔ صاف دل نیک عقیدے والا

فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبیعت کی زبان جو جمع آتھوان صفا کیش زیر خاک

دیکھی نہ ہو سنی گل صبح کفن کی فراخ تھیں کا صفا کیش سے مطلب نہ ہوا

جو کہ ہر مینک سے اسے کیا نظر آئے صفاف الٹ جاتا ہاں صفاف الٹ جاتا ہاں صفاف الٹ جاتا ہاں

ہو جانا صفا کا منتشر ہو جانا اودھ صرف فصیح راج

جس پر نگاہ کی اسے پس مارا رکھا جنش جو دی سزا کو تو کہ صفا الٹ گیا

صفاف الٹ دینا ۱۔ خوراک صفا منتشر کر دینا اودھ صرف فصیح راج

قہر سے مرگیاں چند عاودہ ہر کی صفا ایک شمش میں آتھ ہر ہر کی صفا

صفاف الٹا ۱۔ صفا صفا ہونا جمع تتر تتر ہونا اودھ صرف فصیح راج

گر اس کو فریب رنگی مشافہ آتھ لاشی میں صفیں گردن چاہیے

صفاف الٹا ۱۔ صفا صفا ہونا جمع تتر تتر ہونا اودھ صرف فصیح راج

۲۔ صفا صفا ہونا جمع تتر تتر ہونا اودھ صرف فصیح راج

۲۔ صفا صفا ہونا جمع تتر تتر ہونا اودھ صرف فصیح راج

۲۔ صفا صفا ہونا جمع تتر تتر ہونا اودھ صرف فصیح راج

۲۔ صفا صفا ہونا جمع تتر تتر ہونا اودھ صرف فصیح راج

۲۔ صفا صفا ہونا جمع تتر تتر ہونا اودھ صرف فصیح راج

۲۔ صفا صفا ہونا جمع تتر تتر ہونا اودھ صرف فصیح راج

اب محل آٹھ اذان چلے گئے کوری خرقہ بادی قتل فیصل ۱۔ اس کا ایک سفوف کو متنازعہ چلے

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے ۱۔ ان کا شمار صف اول کے معراج ہوتا ہے۔

صفائی کرنا صاف کرنا بھارنا، سوختن، صبح اذان
 محل نشین، میری سچ کر کے صفائی کرنا، بڑا تمنا ہے
 یہ مانگیں گے۔

تقریباً۔ اس کی تکمیل صورتِ صدفی کر دیا بھی راسخ ہے۔
 تصفائی کرنا، صدفِ صرٹ کرنا، اٹھا کرنا، خانہ کرنا،
 صدفِ صرٹ، صدفِ صرٹ، راسخ۔

مصلحتاً۔ آپ نے کس طرح جوڑ جوڑ کے جمع کیا تھا تم نے
فریب سے ہنسنے لگی۔

توکل فیجئیل. اس کا صفت ہذا کہ ماقہ میجر۔
صفائی گونا بہت. جہاں تہا کرنا قیل و دین
وہ صفت. نفع و راجح

دعویٰ نے خوب دھتکا پانی کی
مٹکر پرستی کی صفائی کی

تو فیصلہ کی سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ بھی، وہ بھی
بیچ رہا ہے۔

بے سرو بے رت سے نہ پھرے گا سر اصفانی ۔
 جو جائے گی حد کے بھرے گھر کا اصفانی افس
 اصفانی ہوتا ہے لاپ پڑا، صل ہوا، اردو سرور
 سچ و سادگی

درمان ایبا نہیں اب آگئے
میرے اس کے اب عالی ہو گیا
یوں نہیں۔ اس کی تکمیل صدہ نہ مستطاف ہوا
اس کی تفسیر ہو۔

صفائی کی برکات کو بت خود شیدا ہے۔
خدا کے نرس سے کیا سوچا اور اہل گردوں کا
حقانی پہنا۔ خاتمہ پہنا، صفایا پہنا رکامہ تمام

۱۰۔ صفائی و خوشبائی ہے
یاں مرو جان کی صفائی ہے

قول البقیل۔ اہل کفر انس و جن۔

صفائی ہونا اور بریت ہونا برائی کی چیز ہے۔
بے باقی ہونا، (توڑا ٹھکانا)

توان فیکن۔ ان کے سر نہیں ہوتے
ضخایا۔ خاتمہ تمام راہی و مدد مذکور
فرستیم۔ راج۔

کرشمے میں حضرت سید تقیہ وں کو رہت
خروج سے پہلے ان کا جوت ڈھنڈا کر دیا

مستغایا بولتا ہے صفایا کرنا ہر دھرم کے لئے
 اہل دین کی کھانسی تو یہ ہے کہ اہل دین
 چاہے ہر دھرم کے صفایا کوں ملے ہر دھرم

مفتی انگریز، مسٹر دناپور، شریہ
وہ مسٹر پی پیچہ راج

محل جنس۔ دشمن کے جہازوں نے ایسی ٹورہ مارا
 ڈاکہ ستر کے نام سے پکارا۔

فصل فی قیاس - اقسام قیاس - قیاس براساس - قیاس براساس - قیاس براساس

فصل اول در بیان احوال و حال و حال و حال

۱۔ شیعہ کی زبان
۲۔ کوسہ صفائے دل کا وہ تہ خستہ کر

مغاسے کر کے جوڑ دیا۔

کرمی و زردی و سبزی و آبی و سفیدی و سیاهی و ...

نصفانے وہ دکھائے جو ہر رنگ جو ہر اڑ گیا

اسی ترکیب ہونے کی وجہ سے اس طرح ہے۔
ہے یہی علت ہے کہ اس کے

جو در دکانیکہ سے دیکھے سب فقرہ
صفائے قلب۔ دل کی صفائی، قاری
تذکیہ موت، تفسیر، راج۔

چند یہ اڑی اعبث آجہ کو دھاری ہے
صفائے قلب میں دس نمبر کا ہے

ہم نے دانا مقابل کرنے دانا فوج کشی کرنے

شیر محفوظ نگه دار که حفظ آفات ترسیب و بیماری

قویٰ ضعیف۔ مسنونہ کے رقبہ وکیل ہر جائے صی ہر
اس لا، استعمال ہوتا ہے ساتھ ساتھ جسے کہیں کہیں

وگیا میں تمام اشکوں کی معقیں مٹا کر اور دیکھ کر

مرتباً وضع شد.

راشترپت کے لیے ج کی سند کو پیش کیا

کے لئے سنگدل سفینوں و دست لڑنا و دیکھ صرف ایسے

صفحة آرا مینا - رازے رام چند ۵۰

مستعد جنگ ہوتا۔ اور وہ مستعد، فسیح، اور ت...

مگر کے پل رستہ پر تہ اور شترگوں صف راہ

جسے سب سے زیادہ پسند آیا اس کا نام ہے اسے
کھٹ آرائی کہتے ہیں اس کے لئے میدان ہے

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

ساتھ ہر تہیہ اور کامیابی پر ختم ہوتی تھیں اور انکی
صفت آرائی کرنا۔ ہنگ کے لئے صفیں مرتب کرنا
اور دوسری صفیں رائج۔

نہیں کیا اور وہ تاراجی، صاحب غلہ ان کو
وکی صورت و مزی کے قابل ہیں صف آرائی نظم و انضام
صفت ہائزہ۔ تھلا چٹا، پاپا، ہاتھ، اور دوسری
صحیح، رائج۔

صفت اندھ کے بڑے جھولے پنے بڑے تھکن
قول فیصل۔ بہت تھیں صفیں بد صفیں ہوتے ہیں
آگے تھلا دو جہاں کو ناز و کریم
کے صفیں بد سے سوسا بنیاد سلیبی نظم و انضام
صفت بچپانا۔ اتم ہا فرق بچا، اور دوسری صفیں
رائج۔

طہر میں ان کے دھسے دھن کچا کے صف
پیشی ہیں جائزہ سٹ شائے صف آرائی
صفت بچپانا۔ رٹا نیٹ، تھلا، اور دوسری صفیں
صحیح، رائج۔

کیا زانہ جو بڑے مقول ماسان کچا
سجھ کو رہا کچا، یہ صف آرائی
صفت بچپانا۔ کھڑت سے آدمیوں کا رہنا پر کرنا
اور دوسری صفیں استعمال

دیکھنے آئے جو وہ سفاک روز باز پر
خود میں ایک ایک گلیں کچا کچا صف آرائی
قول فیصل۔ بہت تھیں صفیں بچپانا، کچا کچا
تھلا، اور دوسری صفیں استعمال

تھلا، اور دوسری صفیں استعمال
تھلا، اور دوسری صفیں استعمال
تھلا، اور دوسری صفیں استعمال
تھلا، اور دوسری صفیں استعمال

دوران صف بستہ میں زبان کے آگے آتے
صفت بندہ۔ صفیں تمام کرنا صفیں ہما
نارسی، تھلا، اور دوسری صفیں استعمال

محل نشا۔ میدان جنگ میں پرے بچنے، صف
نڈ، جو رہی جو صفیں جنگ شروع ہونے والی جو
صفت صفیں۔ ہر صف، تمام صفیں،
نارسی، صفیں، رائج۔

چی قریب کے بڑے ہی صف بستہ کچا
اور تھلا، اور دوسری صفیں استعمال
قول فیصل۔ اس کے ایک صف صف ہا کچا
ہیں۔

بچپانے ہا صفیں بچاؤں کو صف بستہ
فرس اڑاتے ہوتے ہیں صف آرائی
پرکھ دیاں بہت کچا میں ہا
ہا صفیں صف بستہ حاضر ہا صف آرائی

چیزوں کے لئے بھی کہتے ہیں۔
چھوٹے دوپے کے دھسے کی صفیں ہا
صفت ہا صف بستہ کے ان کو بیکار عالم
صفت ہا صف بستہ، سیرت، صفیں، کھیت
عامت ہا صف بستہ، صفیں، رائج۔

صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
ہا صفیں صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

اس محل تک صف بستہ میں ہا صف بستہ
محل صف بستہ میں ہا صف بستہ
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

تھلا، اور دوسری صفیں استعمال
تھلا، اور دوسری صفیں استعمال
تھلا، اور دوسری صفیں استعمال
تھلا، اور دوسری صفیں استعمال

ہیں ایک صف بستہ کچا، تھلا، اور دوسری صفیں
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
قول فیصل۔ ان صفیں میں ہا صف بستہ
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت
صفت ہا صف بستہ، صفیں، کھیت

ہی رہا ہے کیا ہو۔ - زیب و زینت و دل۔ اس کا
کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مرد کا سوگ اس طرح
سنانا جو سوگ خانے کا ہے۔

صفت شکر : صفت توتنے و دیو بادور : صفت
صفت نفع راج :

صف شکن عزره و جعفر کا ختم سسے چلا
آپ نے وہ شیر زبردست علم کے چلا
صفت رخی و صفت توڑ نامی بادی - فانی
ضمیمہ راجی .

صفت گاه زار و جنگ میباید چو کاپرا
نارسی، در کعبه، تسبیح، راج.

فلت نے کفر کی جو کیا ہر طرف ہجوم
آبادہ حق کا نور و صف کا سہارا

تصفت کشتی بد میدان جنگ میں صفت آرامش
رنا جملہ کڑا، قاسمی ہونٹ، فصیح، واریج

جہاں عام کی شہرت ملے، محسوس ہوئی
نظان ملک کے صفات کی دھوم مچی

کشف کھڑی ہوا۔ قرینہ سے قمار کھڑی
 نا۔ اردو صفت، نظم و رائج

۱۰۰ سالہ ہونے پر آج
سلاہ کو منہ بڑھا کر کھڑی
اتیر مینا

مفت لیا دیتا۔۔ سفروں کو دیر دینا کرنا
بہت کوتاہی کہ دینا اس وقت نفی ہو اس سے

[illegible]

سخت لگتا : قطار علما اور مشرعوں کی زبان

ہو سکتے اگر صرف محشر تک جو فی

کتاب نام: مرزا علی پرہیز خان

۱۔ اہل حق پر سجدہ دینا ہے اور پر سجدہ دینے والے اس شخص پر
وہ عفو و بخشش ہو جائیگی جس کے لئے سجدہ اس کے غم کے لئے
دینا چاہیایا جائے۔ اور اس کے لئے سجدہ واجب ہے۔

خارجی بھی صفہ نام پر ہے۔ گریہ و رنج
خود انیسویں صفہ نام پر ہے۔ ثبات نام کا ہے۔

کہ فارسی میں بعض قصائد، مگر جن میں عربی میں نہیں
ایک یا دو قصائد، جہاں جہاں اور عربی کے عربی کے

وہاں سے کہیں کہیں ایک یا دو سرسبز پہاڑ دیکھتے تھے۔
اس فرش پر موکر خیر نصیب ہو رہا تھا کہ ساتھ ساتھ

اسی میں سے کچھ لوگ جو انہی سے ملے
ان کے لئے بعد میں میں ہنری مجھ سے ملے

وہ مصنفوں میں اس بیان فرق پہ پہنچنے، خبردار
کے بیان پر موت محبت سے زاری دلکا اور ماتم

کرتے فائزیدوں نے اس میں کردہ کرم
صوفیہ مقرر اور سبیل فائزیدوں میں

بھی صفہ دانتہ کا ہے ، اردو میں صفہ دانتہ کو بک
صفہ بھی کہتے ہیں ۔

چونکہ ہندوستان میں اس ورزش کو صرف
ماتھے کہتے ہیں اور نہ واسطے کے لئے کسی سیلے سے

پانچویں میں ملک بھجایا جانے اور اس پر پرمودینے
والے اور سوسہ لکھ روپے ہتھیار اور اس (۸)

اس طریقہ کو صفت نامہ نہیں ہے بلکہ یہ ترکیب

غیر ترکیب نظم کیا ہے۔

جسم تم سحر کو میلو گے رو میں نے ایک حب

حضرت اقدس امدادیہ کے ساتھ تھے۔

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

فصل اول در بیان احوال و حال
شهرستان در حدود و دیوار و گنجینه

۱۰۰۰
 ۱۰۰۰
 ۱۰۰۰

کیوں کہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ

دعا سے ملے گا۔

مجلسه در روز شنبه ۱۳۰۲ قمری ۱۳۰۲ شمسی

صفحه ۱۰۰ - چاپخانه و کتابخانه -
تبریز -

آگ : ادیس کی صوفیاء اور مفتیوں کی
کوچہ کھنڈ کے کھاتوں میں : ادیس میں

صفت نال : سید پال پر سب بیتی بی خبر

فانار، موشت، نسیم یا فنتہ ٹپتے کی زبان۔
خدا اپنے دیوی محمد بنزلت، محبت کے

۱۰۰

سید محمد علی پاشا

اے کئے پامپتے باگل نہ آئے ہوں اور اس

شکوہ ۲۲ دہری پڑھائی۔

یہ ماؤں تو ایسا بھی نہیں ہے، صفحہ نمبری

شکوہ فیصل - یہ روپی کی زبان ہے اس لئے

صفواں۔ شک مسلح، ہموار چہرہ، وہ جیر جس کی سوجھ
اوسنی نیچے نہ ہو بلکہ برابر ہو۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
نیچ ہندی تو کمر میں جو پہ اک اک جو ہر
دور رکھتا اور لڑائی میں سے صفوات صفوں
صفوات اسد یعنی اول موسم، برگزینی کی حاجت
عربی، مورت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیا اللہ نے وہ قلب مصفا تکہ کو
اسے خلیفہ اصفاؤ میں دیکھا پانچواں
قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی خالص اور برگزینہ
میں ہیں جو اور میں رائج نہیں نیز یہ لفظ باطنی معنی
اور ہر کسرتیوں اور قوس سے آیا جو گراور ویر
بافتح ہی رائج و فصیح ہے۔

صفو دینا۔ دانش کا ایک ایک تپا جیت لینا،
کوئی تپا حریف کے پاس نہ چھوڑنا، اور صرف
دانش کھیلنے والوں کی اصطلاح۔ (خود اللغات)
قول فیصل۔ اہل کلمہ نہیں جوتے۔ یہ وہی کا
نام مرت ہے۔

صفوف اسد یعنی وہاں صرف صف کی صف
قطاریں، جگہ پر سے، عربی، لہذا تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

صفوف کفر و فاشی تیغ جم کے
ہر اکے سامنے جس طرح خاک تھم کے
قول فیصل۔ اس کا مرت، جنا، جسے ساتھ ہونے
جنا، جو جیسا کہ پیش کردہ سبق کے مصرع اولیٰ سے
ظاہر ہو۔ ترکیب کے ساتھ صفوں لشکر بھی زبانوں
پر سے جیسے صفوں لشکر کو صف آرا ترتیب
دینے کے۔ (ظہم ہوش ربا)
صفوی۔ (محققین) ایران کے ایک شاہی خاندان
کا نام جو شاہ صفی سے منسوب ہے شاہ صفی ایک کابل

انہی تھے، جن کا امیر توحید کالی معتقد تھا۔ اس کی امداد
میں مدت تک ایران کی بادشاہی رہی۔ عربی، لہذا
(خود اللغات)

قول فیصل۔ شاہ صفی ایک سید صبیح المنسب
عابد و زاہد، پرہیزگار۔ اور بیل علاؤ کو ذرا بچا
میں تھے عزت کا گوشہ ان کے مہر و شاعت سے
روشن تھا اور ادھان و برکات نے اعتقاد کی
کرمی خاص مقام کے دلوں میں اس طرح مدد ملی
تھی جیسے رنگوں میں خون۔ نیت کی برکت تھی کہ جو
ظاہر میں ان کا جانشین ہوا وہ صفی میں دلی شہسوار
ہوا۔ حکام اور شاہان رقت انہیں اپنی زبان
خند دیتے تھے اور سعادت سمجھتے تھے۔

انہیں شیخ صفی الدین اور دہلی بھی تک پہنچا
کی نسل میں شاہ اسماعیل صفوی نے سلسلہ میں صفوی
حکومت کی بنا ڈالی تھی۔ شاہ صفی ان کی نسل کے
ایک بادشاہ کا نام ہے جو شاہ عباس اول کے
اختلال کے بعد سلسلہ میں فرمان روا ہوا۔ اس
کے بعد شاہ عباس ثانی تخت نشین ہوا۔ سلسلہ
میں اس کی وفات کے بعد سلیمان صفوی جو ابھی
نوجوان اور غلط تھا تخت حکومت پر لیکن جو انہیں
اسی وقت سے خاندان صفویہ کا اعتقاد شروع
ہوا اور رفتہ رفتہ اس خاندان سے بادشاہی
کا خاتمہ ہو گیا۔

ایران میں تیموری خاندان کے آخری فرمانروا
سلطان حسن مرزا کے زمانہ آخر میں سلطنت صفویہ
کا بنا جو۔ خاندان صفویہ کے مورت اسلئے
شیخ صفی الدین اور دہلی جو ایک کالی نقیر تھے ان
کی اولاد میں سلطان عہد ایک بزرگ ہوئے جن
کے مرید قمر مرزا دنگ کی باب گوشتا لپی پتے تھے

جس کی شایستگی سے وہ قزلباش و سرخ کہلاتے
تھے۔ کچھ سر کے میں ان کی شہادت کے بعد ان کے
فرزند شاہ اسماعیل نے محرم سن ۹۵۰ھ میں ستر آدمیوں
کے ساتھ آذربائیجان پر چڑھائی کی اور رفتہ رفتہ
اپنی حاجت اتنی بڑھائی کہ خردان پر حملہ آور
ہوئے۔ ان کے فرزند اکو شکست دی سلسلہ
میں ان کا اختلال ہو گیا مگر اس جہیں برس کی
مدت میں ایک وسیع سلطنت قائم کرنی اور
حکومت صفویہ کی بنیاد ڈال دی۔ خاندان سب
صفوی، شاہ اسماعیل مرزا صفوی اور شاہ عباس
اول صفوی اس خاندان کے مشہور بادشاہ گزشتہ
ہیں۔ (خود اللغات) و فرنگی صفیہ و دربار اکبر
صفیہ۔ (بالنسہ تشدید دم) چوترو۔ عربی۔
لہذا تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل کفر۔ خوشی خانے کے بیچ میں ایک صفیہ۔
(چوترو) اس پر چارچہ خاندان اس پر ذات
کو طوس فرماتے تھے۔ (در بار اکبر)
صفیہ مینجا۔ فوج کا پرا۔ صف جنگ منارہی
مورت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شیخ نصیر کا باپ یا صفیہ یا صفیہ
کہا۔ اولوں میں شہید اکبر کا پر شاہ
صفی۔ (بالفتح) برگزیدہ، دوست خالص
حضرت آدم کا لقب، عربی۔ مذکر، مانج۔
فرشتوں نے کیا سجدہ صفی کو کس کے باعث
کوئی آدم سے بوجھے رہے فرزند عارف کا بچہ
قول فیصل۔ انہیں جناب آدم کو صفی اللہ
واللہ کا خاص دوست، بھی کہتے ہیں۔
ہر کس کہ اعلیٰ شریعت آدم صفی الشریعہ
طبع مصلحت فرزند آدم بد

صفتی ایسا انسان القوم شیعیہ میں نفی لکھنوی کا تعلق۔
آپ کے والد کا نام مولانا سید فضل حسین صاحب جو آخری
ناجہ دار و دھ کے بھائی شاہزادہ سلطان قدر باد کے مہتمم
تھے آپ حبیب کے دھنیکم رجب ۱۲۸۷ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۸۷۰ء
میں بنگالہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے آپ کے کسوں برائی
ساعی کی جھلک نظر آتی تھی جب آپ بالکل نابالغ تھے اس
وقت اپنے دھنیکم سے پر ایک منہ صاحب کا کر بیٹھتے تھے اور
حکیم صاحب بنا کرتے تھے۔ آپ کے پڑوسی میں گیا دین بنیا
رہتا تھا جو آپ کے سدا بار مطلب کے گرم ہونے کے لئے ایک
مستقل زمین منتخب کر لیا تھا وہ برابر آتا تھا اور کہتا
تھا حکیم صاحب لٹا نہیں تو دیکھیے جب آپ باغ میں
آئیے منہ دھنیکم سے بر کر چکے تو وہ پوچھتا تھا کہ حکیم صاحب
منہ دھنیکم کھاؤں تو آپ بہت غم کرتے تھے۔

آپ شایزادہ عثمان سیدی قادر دثریا قادر وغیرہ
فرزندان شایزادہ سلیمان قادر صاحب ہادر کے ہر
مکتب تھے۔ مولوی نجم الدین صاحب لاہور دی سے
درسیات فارسی اور شیخ حافظ علی بلبروی اور میر علی بیگ
سہاسی کے والد احمد مولوی احمد علی کھنڈوی شاگرد غلام
غفران صاحب علی الرحمن اور اپنے علم بزرگوار مولانا
سید حسین صاحب مرحوم سے جو طیب حاذق و فاضل
جید اور عالم باعمل اور شایزادہ سلیمان قادر ہادر
کے اتالیق تھے۔ درسیات فارسی و عربی کی تفصیل کی۔
فن طب کو بھی آپ نے اچھے ہی عزیز پائے تھے کہ
شہرت حکیم سید باقر حسین صاحب مرحوم سے حاصل
کیا۔ حرکت و محوی۔ بارہویں سال درسیات عربی
فارسی سے فراغت کر کے امین آباد نئی اسکول
اور ٹیٹنگ ہاؤس اسکول کھنڈوی انٹرنسنگ انگریز
تعلیم حاصل کی۔ یہی وہ ہیں انگریزی تعلیم کا سلسلہ
منقطع ہونے پر لال اسکول کھنڈو اور براچ اسکول

معتلہ کیلئے کھانچ میں انگریزی تعلیم دینے کی خدمت
پر مامور ہوئے۔ پھر کچھ دنوں گھر پر مرلہ، فارسی اور
انگریزی کا درس طلبہ کو دیتے رہے آپ کو کتب بینی
اور شاعری کا شوق پیش ہی سے تھا۔ آپ نے پہلا شعر
ساتویں اٹھویں برس کی عمر میں کیا وہ مجتہد حسب
ذیل ہے۔

خواب میں صورت دکھانا کیا ضرورہ
موتی قسمت یوں بچانا کیا ضرورہ

آپ شاعری میں کسی کے شاگرد نہیں۔ جیسا کہ کھنڈ
کے باکمال اور مستند شاعر مرزا محمد ہارن صاحب لڑکا
ایک خط و انجم لکھ کر فرات علی سے مضمون پر ہے۔
اس خط کی نظم کے مضمون، ان اقتدار سب ذیل میں

مجلس ششمین در روز شنبه ۱۳۰۲

میں کھتا ہوں کہ میں، یہاں اکلے ہوئے تھیں
میں کھڑے ہوں، انہوں نے مجھے ہاتھوں میں لے کر لے گئے تھے

اس کا شمار دوسرے جس کا کوئی اشارہ نہ
مقتدر شریف میں ہوں، ہوسکتا ہے جو

اس نے سب کو بتا دیا کہ اس سے تعلیم کیا
نئی طرح سے ہو جائے پھر کوئی اس کام

یہ ہیں جن کے لئے کہہ کر کہے آپ نے ایسا جملہ سن لیا۔

ہر کسی کہ اول شہر گفت آدم صغی

پسے جو طلبہ پڑھتے تھے ان کو اگر آپ غریب
 کر دیے دیا کرتے تھے۔ وہ شامروں میں اپنے
 مہر سے پڑھا کرتے تھے۔ اور واپسی پر آپ ہر شخص
 نسبت پر چہا کرتے تھے کہ اس کا کیا اثر ہوا اس
 روح اپنے شوق حقیقت کا موزد کر کے اس پر معاف

خود کرتے اور طبیعت پر خود دوسری مرتبہ اہم نفاذ سے
کر اور بہتر کنج کی کہ مشورہ کرتے تھے۔

سب سے پہلے اچھے صاحب کے پاس شاعری پہنچانی
میں نے پڑھی جس کی بڑی دھوم مچی اس کے بعد
یہیم باقر صاحب کے پاس پائے تھے کہ شاعر ہیں
راؤ شکت کرتے اور دوسرے صاحب کرتے تھے۔

آپ محمدیہ میں مکہ و یوں سلطان پور میں
یہ جملہ افسر نقس نوکیلیاں مقرر ہو گئے اور کھڑا اور
یا کی مختصر خدمتوں مگر حادی کا سلسلہ برابر جاری رکھا
مسلطہ کے قریب سلطان پور سے تہا بی ہر کے کہیں
رہے رہی اسے بیان شامزادہ ماسد ہو گئے صاحب
کے بیان مشاہیر میں اکثر مزینیں پڑھتے تھے۔

آپ حضرت میرزا ایک بار رخصت سے گرنے لگے۔
اس شانے میں ملازمت کے نواب بدیع الرحمن صاحب
خاں مرحوم کے یاں محبت خاں مرحوم نے اسلی پہاڑی
پر دتی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جناب خاں مرحوم مہر
رحم مرحوم، شامرحوم، جلالی مرحوم، قی مرحوم،
ہذا صاحب خاں شہید زندہ تھے۔

اسی مشاعر سے آپ کے سماعِ قہر کا دور
شروع ہوا۔ اسی زمانہ میں آپ نے ریڈنگ صاحب ادارہ
جوڈیشل کزنہ ادب کی شان میں ایک تصدیقہ تسلیم کیا۔
جس کے حصے میں آپ کا ذکر تبدیل ہو کر آگئے اور محبِ غیفر
میں سرکشندہ ذکر ہوئے۔

مکتوب میں آل انڈیا شیخہ کانفرنس کا وہ پہلا اجلاس
میں وہ سال کی تمام شاخیں ایک ایک دن کے علاوہ
کا نامزدہ شیخہ کانفرنس کا جلسہ اور اس میں آپ کی
قوی تعلیم کا یہ پہلا سفر کانفرنس کی تاریخ کا یہ باب ہے
جم، پناہ دیں روئے کے یہ تابانہ کہتے ہیں
اللہ خوش رکھے وہ جو ہمیں دروازہ کھولے

آپ نے ایک رسم شیعہ لکھی جو شیخین کے روح پرور
 کو بقام اداوارہ میری ہے یہ ہیں پورے پڑھی اور
 یہ قوم کہتے ہیں آپ کو سات القوم کا خطاب دیا گیا۔
 عسقی سے تکرناؤ۔ ۱۹۰ سال کی عمر میں وہ
 کو اختیار کیا۔ شہرہ آفاق ہیں کہوئے منی۔
 کا ایک اور حقیقت تیزوں کے نام سے شائع کیا جو میں
 وہ غریب میں جو شہرہ آفاق کی جی جی یہ من کے کام بہت
 بڑا ذخیرہ ان کے ہوتے ہیں کہ احمد ایم اے ذیہ اپنے
 سابقے جو کچھ بیرون ہونے لگے۔

سقی اپنے وہ کے باکمال شام اداوارہ تھے چار
 صاحب دتتیا اور عادت رسم کی طرح وہ وہ ملک
 کی زبان دانی کا شہرہ تھا۔ نہایت برحق خزانہ گہریت
 اور میں جہد کے تمام مستند تراشی کو علم شہرہ استاد
 اور مستند شام ملتے تھے میں کی پر میں توں لھیں آج
 بھی زبان زریں۔

تفسیر۔ رشتہ اول ریائے معرفت، انھوں میں بل کا
 آواز دہی ہوا تو نہ۔ فہم، مانج۔

صوت من میں دل سے لکھا تھا تفسیر
 پرورہ تھا کہ قریم سے مستنیر

تفسیر بانی :- سیٹی کے تکرناؤ اداوارہ آواز جو
 حرفت میں کو اس کے مخارج ادا کرنے میں نہ سے
 کلتی ہو۔ عرب الفاظ فارسی ترکیب علم تجوید کا مطالعہ
 قول فیصل :- میں کو اس کے مخارج سے ادا کرنے میں
 جو آواز نہ سے کلتی ہو وہ تفسیر غنی کہلاتی ہو۔

تفسیر خواب :- نیک کا خرم۔ عربی فارسی الفاظ
 ہر ایک ترکیب اولی کی زبان۔

کہتے ہیں شوقیات جس کے چہان یار
 تیرے متوں کی سفیر خواب غفلت پر تو ہو
 قول فیصل :- ہر ہرنا کے ساتھ اس کا مرشد ہو۔

مال میں وہ خواب ہم میں یہی چوتھ
 غفلت میں گر لب۔ جو میری سفیر خواب
 کہو میں تفسیر خواب کہتے ہیں۔

تفسیر تفسیر :- وہ آواز جو کہتے وقت قلم کے گنی
 سے عربی الفاظ کی ترکیب (اور اسات)

قول فیصل :- دل بھٹو صریح قلم کہتے ہیں
 تفسیر تفسیر :- دکنز اول و تشہیر دوم دینے سے
 اراق میں ایک مقام کا نام جو دریا کے فروغ کے نزل
 جانب بقا انداز میں کہتے ہیں واقعہ جو یہی وہ نہ ہو
 جو ہر حضرت علی علیہ السلام سے ادا سات
 سے جگ پہناتی تھی۔ عربی، مانج۔

سج سفین میں صفوں کی صفائی بھی رنگینا
 قول فیصل :- سون، اشم کوئی و صاحب مدقہ، غفلت
 نیزہ رسو میں مدین کا بیان ہو کہ حضرت علی پر قتل
 حکم کا فری جرم مانگ کر کے سادیہ کی طرف سے آپ کا
 حکم دیا کہ جو کچھ مانج تھا۔ جگ جل کے ہر حضرت

خلق نے سہل ابن صیف کو شام کا حاکم مقرر کر دیا
 تھا، انھوں نے آپ کو اطلاع دی کہ سادیہ نے سادیہ
 کو ملان کر دیا جو۔ لوگوں نے نہیں کہا کہ یہ کب تک نہیں
 کے فوج کا کام نہ لیں گے نرم ہستر پر نہ سوئیں گے
 اور نہ خند اپانی پیئیں گے۔ عمر و فاض سادیہ کو نہ
 دے رہا جو۔ حضرت نے سادیہ کے نام ایک خطا مرین
 سے ادا دے کر ان سے رواد کیا اور دعوت بہت رفت
 جس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ سادیہ ایک بہت
 بڑا شکر ہے ایک لاکھ میں ہزار افر پر مشتمل تھا جسے
 ہونے تمام سفین میں جا بیٹھا اور ہر حضرت علی
 علیہ السلام میں ہزار کا لکھے ہوئے شراکت
 میں تکرار اور دعاؤں ہوتے ہوئے تمام رقم
 دادم ہوتے۔ راستے میں شکر پر تشنگی کا فہم ہوا کہ

و ایک کہنے سے حضرت علیؑ نے دنیا سے ایک خیر برآمد
 کیا جو بیاد میں نبی کے سوا ادا کیا کے بس کا نہ تھا اس
 کے بعد حضرت نے اپنی روح کو سات حصوں میں تقسیم
 کیا سادیہ نے جس اپنے شکر کی سات ٹکڑیاں بنائیں
 حضرت علیؑ کا شکر تمام رقم سے رواد ہوا ادا کیا
 خزانے سے جمع کیا آپ کے تقدیر بھیش سے سادیہ
 کے تقدیر بھیش نے فراغت کی ادا وہ شکر کا کر
 سادیہ سے جانا حضرت علیؑ جب سفین میں تشریف
 لے کر سادیہ نے گھاٹ پر قبضہ کر کے آپ کے شکر پرانی
 بہ کر دیا حضرت نے کہا تا حد رواد کیے کہ گھاٹ سے
 پیرہ شایا جانے کر سادیہ نہ مانا۔ آخر کار آپ کا شکر نے
 راستہ کو کر کے گھاٹ کو آپس لی۔ میں میں ملے جس
 کہ گھاٹ پر قبضہ کرنے والوں میں حضرت امام حسینؑ
 ان کے چھ لے جانی حضرت عباسؑ نے بلکہ لیر کا جو نرود کا
 جود ملا۔ حضرت علیؑ نے گھاٹ پر قبضہ کرنے کے بعد
 سادیہ پر پانی بند نہیں کیا۔ ان کو کر دیا کہ ہر شخص پانی
 پی سکتا ہے۔ سلطان السؤل میں ہو کہ حضرت علیؑ مارا
 سادیہ و سادیہ کی دعوت دیتے رہے لیکن کرنی اور
 ہوا یا آخر ماروئی جو میں لڑائی کا آواز ہوا اور حضرت
 علیؑ پر پورے سینے تلک پڑی رہی۔ عزم سادیہ میں لڑائی
 سکھ دیا گئی۔ اور یکم سفر سے کھسان کی جگہ چھوڑ
 گئی۔ اور جگ نکلتا ہے کہ علیؑ کو اپنی مرضی کے خلاف
 کو اور اٹھا تاڑی ... پانچ بیٹے تھے پھر ان کے
 سوتی رہے۔ جس میں سادیہ کے تھے ہزار اور میں مارے گئے
 اور سادیہ کے تھے ہزار اور میں مارے گئے
 آپ۔ حضرت علیؑ کے تھے دشمنوں کے چھ بھائی
 ہو گئے تھے۔ مرد بن جامع اور بشیر ابن ارقم اور
 آپ نے علیؑ کا توبہ دونوں زمین پر ادب سے لیٹ کے
 پر بند ہو گئے حضرت نے ماحول پٹو کے منہ پھر لایا۔

صفین النہار ہفت روزہ، راج کی صفوں کو نشر کر دینا
اردو و عرب، پنج، پنج، پنج

خطبہ میں پہنچ گئے تھوڑے کے ہیں چھپیں
وہ جنگ کی کہ صفیں دوش شام کی ایسی

قول انجیل :- اگر تک کسی صورت صفیہ الہیہ دنیا
 ہی راسخ و معصوم ہو ایک مفہوم جو میسوس ویکو کہ دنیا ۔

نہیں تھا۔ تاہم جو اسے حلقہ علی
تم دیکھا صفوں میں بیٹھ کر دیکھتا

صفیں باز نہ ہوا۔۔۔ رانے کے لئے فوج کی تدبیر
درست کرنا۔۔۔ پرے باز نہ ہوا۔۔۔ اردو صرف فصیح و راسخ

جب بائز صبی فوج کہیں نے صفیں نہ لگادی
سرے تھے یا مٹی کے حصی سپاہی

صفیقہ پر ہم جونا۔۔۔ بجز دی طامی ہذا، میری
جہان، اور دوسرے، بس، دیکھو۔

مضرب آئی ہے اس کی مڑاں
مضرب یا اس کی ہر مڑاں سے

قول فیہیل۔ اپنے اصل منزل میں زمین فوج کا حضور
کا تقرر ہوا، یہی برحق ہے۔

صفتیں درجہ برہم ہونا :- فوج کے صفوں کا
منتشر ہونا۔ انداک مرتبہ، فصیح و راسخ ۔

چندویں میں نہ طاقت نہ سوارا لہی جو دم
مارے لشکر کی صفیں ہدیہیں درجہ پر ہم

صَفِيَّةٌ رَضِيَ عَنْهَا رِوَايَاتُ أَبِي بَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَرَّمَ

ایک پھر بھی کا جس نام تھا۔ مری ہونٹ۔ راج
فتولہ میسل۔ صفحہ سنہ ۱۸۷۰ء

ہے دینے پر گزیرہ عورت (گزار و دین) کا
مغوی میں راجہ انیس صرف ماری میں سے

صَلَاةُ الْبَيْتِ، دُحُومُ كَرَامَتِ نَجْمِ سَمْعِ آفَاتِ
دِيَارِ دُحُومِ تَعْلِيمِ بَانَدِ طَبَقِ كَرَامَاتِ

کون ہوتا ہے جو اپنے مردانگی حلق
سے کر رہا ساقی چمکے یہ بعد

قول فیصل - صاحب شریعہ افکار، لکھتے ہیں کہ صاحب
بیارجم نے کہا جو کہ الفتح کھانے کے لئے جانا اور نہ جیو

میں ملحق ہونے کے سونے میں متقل جو اس سے ظاہر ہے کہ
یہ لفظ سونے شہزادوں میں مری جو لیکن راقم حرفت کو

کسی وقت حرب میں یہ سنی نظر نہیں آئے گوشت پر یاں
ادھ آگ سے آگ و دشمن کو نا دھیرہ مری بنت ہیں

اس کے کسی لمحے پر۔

صلابت و شجاعت، درشتی، عربی، تعلیم، استعداد

حبیب و چو نازک و پر صوابت
غضب کے مجمعے آفت بہا بہت

صلابت و پختگی جو حصے یا جگر کے تمام پر مشتمل
ہے۔ عربی، سنسکرت، اطباقی اصطلاح۔

صلوات: اے رائے کی سختی، سبباً سختی۔
 قطعہ:۔ رائے کی حد سے، نقصان پہنچا کر

کسی نے ساتھ نہ دیا۔ (طہ الحیات)

قول فیصل - صاحب فرحگ آصفیہ نے اس کے

میں نے سوچ دیکھا ہے اور استقامت کے لیے یہ تعلیم پختہ
 طبقہ نہیں کہیں ملاقات مائے کی ترکیب سے پہلے دیا جو۔

صفا بت جنک - درائی کا مضبوط ، فوجی
 عہدہ دامت کالتب ، عربی فارسی لغت ، تذکرہ

قول انجیل - اب متروک ہو۔

صلاح :- دیکھو آپ دعا کرو، باہم مت
جھگڑنا۔ عربی۔ موت

قول فیعل۔ اور وہی صلح اس سفر میں بولا جاتا ہے

یعنی لوگ غلطی سے اس لفظ کو صلاح اور کسی صلاح
 بھی کہہ دیتے ہیں حتیٰ کہ ایک آدمہ لغت نویس نے بھی

اس میں دھوکا کھایا جو د فرنگ آصفیہ
قول فیہ - وہاں کھنڈ کی کسی سلاح (بالضمر)

بولدیتے ہیں جیلاخ باکسر کوئی نہیں بولتا۔
 صلااح بیٹے (بالفتح) اچھا، شی، جیلاخ، عربی

اس چشم بست کے ہیں خواباتیک یہ ہم

[illegible]

مجلس صرف . اشد و تم کو میرا اس قدر خیال

اور میری اتنی محبت کہ آج معلوم ہو سکا
ملاح سرا نکھوں پر دفنانہ آئے

صداح ایک اور منشا منصوبہ -
ریاستہائے جاوین کتبہ کراچی العظیم سے ہم

قولیٰ منجملہ ان دور میں اب سرحد پر۔

صلوات اللہ علی سید سوزنوں ارادہ متروک
بچہ درتوں سے شام کا ماگم مراہود نصیحت

جاننا میرا علاج نہیں اس کے رو بہ رو
پر ہی میں خاک تو بہ کر دی جب کے حبیب

یہاں ایچ وقت میرے بے کٹی صلاح
صلاح یہ ہے کہ نفع خواہم اگر چہ اس معنی میں

ہیکٹر سے گرا سیریلی کی گھوسے سے ملوسم ہوتا ہے کہ
معالجہ ہی ان میں سے ہیکٹر ہے کیونکہ صلا ناموں کے

جائے حد تک ممکن علاج فوریاً کے کامیوں کے
ساتھ ساتھ ہے۔

سازمان امور مالیاتی کشور

بھی اس کے صرف میں۔

بگڑی صلب عبد اللہ میں بگڑ کو خبیث نے
اور صلب ابو طالب میں بگڑ نے بگڑ پی قرین لکھنوی
صلب بہ نعل عربی نہ ترک فصیح و راجح۔

جو سہراک سے پاکیزہ گھر پیدا ہو
صاحب بیعت سے دوست مایہ ناز ہو

قول فصیح۔ سندھ بہ امانت سے صلب میں لکھ

میں مایہ ناز جو گھر عربی میں پستی نہیں میں صلب ہے

بیدار امانت اور صلب ہونا اس کے خاص صفت

میں جیسے۔ دونوں ایک ہی باب دارا کے صلب

سے ہیں گرامات و احوال میں زمین و آسمان کا

فرق ہے۔

مولف نور بخش نے خانہ فی بزرگی و آباں

شریت میں اس کے سنی گئے ہیں جو لکھنوی میں راجح نہیں

عربی میں صلب کے مندرجہ دی سنی اور جی ہیں

میں کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

صفت و شمار زمین سخت اور اگر بڑی ہے ایک

عربی فارسی صفت میں صلب مبنی کر بھی آیا ہو۔

لکھنوی۔ راجح۔ حقیقی۔ عربی۔ صفت تعلیم

بازنہ لکھنوی کی زبان۔

صلب۔ انہم اعلیٰ و سکون دم۔ شاد کی صفت

صفت۔ باہر صفت و صلابت بگڑ کے شاد کے

بہر باہر صلب جوں عربی و عربی فصیح و راجح۔

کوئی تو صلب کی تدبیر تھے سرور

صلب بغیر اس کے بچے جان آپ کی گویا کر تعلیم لکھنوی

صلب۔ بگڑ تر باذن کا باہر صلب جس کی وجہ سے

ایک دوست بگڑ کو بگڑ کے واسطے کرتا ہے بگڑ

باذن کی اصطلاح

وہ ہر طرح سے صلب کے گہر تو کی طرح

صلب بھی ضروری تو ہر گاہ کہچھا اہم کو

صلب۔ ایسا امن و امان اور۔ و فرجانی صلب

قول فصیح۔ اپنی کشت میں ہوتے۔

صلب۔ رستم اول و فتح دم۔ صلب کی جمع۔ عربی

مکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو دین حق میں آئے ہیں بھل کو چھوڑ کر

دامل وہ ہوتے صلب اور صلب یہ نظم مایہ ناز

صلب کھڑا ہونا۔ صلاب ہونا۔ صلابی کے بعد میں ہونا

بگڑا ہونا اور صفت فصیح و صلابت

صلب۔ صلابت و صلابت کا کچھ قدر و

صلب بھی بگڑی تو بگڑ کا ہی کے چھوڑا اہم

صلب دوست۔ صلب کی آشتی پسند ہوتے

جو بگڑ کے اہل فساد کو پسند نہ کرے۔ امن خواہ

عربی فارسی الفاظ۔ بگڑ۔ و فرجانی صلب

قول فصیح۔ اس بگڑ صلب پسند ہوتے ہیں۔

صلب کاری۔ صلب جوں سے و صلابت فارسی بگڑ

صفت۔ عربی کی زبان۔

صلب۔ اسے پیری پیری جی صلابت قائم

تفاق پیدا کر دے صلب کاری کو صلابت جانو۔

و صلابت (العروہ)

و بگڑ کے صلب کاری کے لئے کو صلابت و صلابت

صلب کرنا۔ صلابت میں کرنا۔ و صلابت کرنا

بہر صلابت کرنا اور صلابت فصیح و راجح۔

زال و صلابت صلب کی کس دن

یہ لڑا کا صلابت سے لڑتی ہے

صلب جن سے بھی کر صلابت صلابت خاطر

جس طرح سے ہر طرح صلابت صلابت

قول فصیح۔ اس کی صلابت صلابت صلابت

کرنا بھی راجح و فصیح ہے۔ جیسے تم دونوں میں ابھی

صلب بھی صلابت لڑتی اور راجح ہر لڑتی لڑتی۔

صلب کل۔ مرد بے تعصب۔ وہ شخص جو بگڑ کے

اندیشہ سے دور رہتا ہو۔ عربی الفاظ فارسی

ترکیب فصیح و راجح۔

صلب کل ہوں دل لگی دونوں سے ہے

بھن ہوں سے نہ کچھ کا خرے لگ

قول فصیح۔ صاحب فرنگ آ صلب نے ایک سنی

صلب مذاہب کا ایک مال کچھ کے صفت مذاہب کے

و گروں سے خدمت نہ کرنا اور دوست دشمن سے

کیاں پر ہونا کرنا یہ صلابت کا طریقہ ہے۔ بہر صلابت

بہر صلابت بہر صلابت۔ بھلا گئے ہیں۔

صلب نامہ۔ صلابت کا نامہ۔ و صلابت نامہ فارسی

بگڑ۔ قانون دانوں کی اصطلاح۔

صلب صلابت۔ آج صلابت میں تمام مسائل پائے

صلب صلابت میں صلابت و صلابت

صلب ہونا۔ صلابت ہونا۔ صلابت ہونا۔ صلابت ہونا

بہر صلابت ہونا۔ و صلابت ہونا۔ و صلابت ہونا

ہوئی کر صلابت بھی تو بھی رہی بگڑ

صلابت دل تو آگے اس سے لڑا کی

قول فصیح۔ اس کی صلابت صلابت ہونا بھی

بہر صلابت ہے۔

و صلابت ہونا جو رخ صلابت ہونا کی صلابت

و صلابت ہونا کی صلابت ہونا کی صلابت

صلب۔ و صلابت ہونا کی صلابت ہونا کی صلابت

نہ تو بھی پر ہے صلابت صلابت

نہ تو صلابت ہونا کی صلابت ہونا کی صلابت

خدا علی پر نشانی پر۔ صلابت ہونا کی صلابت

نہ تو صلابت ہونا کی صلابت ہونا کی صلابت

(و صلابت ہونا کی صلابت ہونا کی صلابت)

صل علی :- درود اور سبحان اللہ اور ہر نماز میں پڑھنا ضروری ہے۔
 سورۃ الفاتحہ پڑھنے کی زبان۔

بائیں درجہ پر سورج آوازوں کو مستجاب کرے
 سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو شکر چرخ دنیا کی طرف
 قول فیصل۔ صاحب زمانہ سے لکھا کہ کہہ دو کہ میں علی
 علیہ السلام کو جس کی وجہ سے جو ضرورت میری ہے
 پورا کر دے گا۔ میں نے کہا کہ بات قابلِ حریف ہے
 میری نوس دقت ہے میں زیادہ تر شاخوں کے
 وقت میں اللہ تعالیٰ سے کہے کہ میں اس کی بات
 میں شیخ حضرات سے کہہ دیا کہ پانی پینے
 امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو دیکھ کر کہہ دو
 اللہ تعالیٰ یا ابا عبد اللہ -

صل علی کہنا :- درود بھیجنا اور درود
 صبح و رات

داد کیا خوب تھا رازخ نرانی
 دیکھتے ہیں جو ملک میں علی کہتے ہیں
صلعم :- صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ
 (دورانِ نماز)

قول فیصل :- اگر کوئی شیخ اس کو کہے گا تو وہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ تراویح
صلوات :- صبح و رات (دوم) بعد از نماز
 کی رحمت، عربی سورۃ، صبح و رات

کہا ہوں تو سے نام پر ختم دینا نصیحت
 دوہرہ صلوات ابھی کہہ کر خوش ہو جاؤ
قول فیصل :- خیر حضرت صلوات اس طرح
 پڑھتے ہیں اللہ صلی علی محمد وآل محمد
 اللہ صلی حضرت کہتے ہیں - اللہ صلی علی محمد وآل
 علی کی نعمت و باریک و مسکینہ صلوات
 ناسی اور اندر میں بلکہ دم بھی سنتیں جو عربی

میں صلوات جمع کا معنی ہے لیکن اندر میں مفرد صلوات
 میں سنتیں ہیں۔ اکثر مسلمان تقریباً صبح و رات پڑھتے
 لاتے ہیں۔

صلوات پر محمد و صلی علی علیہ
صلوات :- یہ کئی دو مقام پر پڑھنا

ان میں سے ایک یہ کہ سورۃ سے پہلے تشریف
 نہیں تو پھر کوئی صلوات من کے ہاتھ جو
 قول فیصل کہہ کر جو تین بار کہہ کر کہہ کر
 میں صلوات میں شام و رات ہیں

صلوات :- یہ کئی پہر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

قول فیصل :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں ان صلوات میں ہے

گرفتہ و مصورت آجہ و عمار
صلوات اللہ علیہ :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا

خدا کا درود و رحمت و باریک و مسکینہ کی زبان
قول فیصل :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 زینب و خدیجہ و زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و اسم
 میں تو نام کے آئے ہیں - یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خط کشیں ہر کمال تھیں انھوں
 نے اپنے اہل سے جناب تہجد صلوات اللہ علیہا
 کی سوانح غریبہ و عجیبہ سے کہہ کر کہہ کر کہہ کر

دعوتِ سرورِ مہر مند اور دھم
 اصحاب و صحابہ میں سے کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کرتے ہیں تو صلوات اللہ علیہ کہتے ہیں اور بھی صلوات
 اللہ علیہ کہتے ہیں اور جناب تہجد و زینب
 زینب و خدیجہ کے صلوات اللہ علیہ کہتے ہیں -

صلوات پر محمد و آل محمد :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 پر خدا کی رحمت جو - نازی ترکیب، صبح و رات

صلوات مستجاب :- کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 سنا - اور درود تھیں الاستقامت

ان میں سے ایک یہ کہ سورۃ سے پہلے تشریف
 نہیں تو پھر کوئی صلوات من کے ہاتھ جو

صلوات میں شام :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 درود تھیں کی زبان

قول فیصل :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

صلوات :- یہ کلمہ صبح و رات پڑھنا
 میں صلوات میں صبح و رات ہیں

علم بکلم کبر کے ہو گیا ہم نے زبان کو لال کیا
(ذاتی دہری)

قول فیصل - فارسی دے بطور ماحول ہم دیکھ رہے ہیں
ہو کہ وہ چھوڑا سا پر جس کو دل کہتے ہیں وہ یہ آیت پڑھا
کر: جو ای رنابت سے دہری نہ کہا ہو۔

صمد - بے نیاز ہم کے سب سے جو اور ہم کی کتاب -
خدا و عالم کی خاص صفت ہوں تعلیم یافتہ ہونے کی زبان۔

قول فیصل - بے نیاز اور دہری سے سنو ہم یہ کہتے ہیں
ہی ہے جب کہ مقرر اس کا کہ حدیث ان کے اولیٰ ترین حدیث
درک اجازت زبان اس کی باگہ تھیں میں جانے کی اجازت
نہ پان۔

صمد - بے نیاز دہری سنو ہم یہ کہتے ہیں
تہا تہا بے نیاز دہری سنو ہم یہ کہتے ہیں

از دہری پہ سواری دہری ہم یہ کہتے ہیں
بھیل سی مہاں سسیدہ شام نہ گھرنا
قول فیصل - کو دہری طرح کی چیز تیار نہ ملے
دہریہ کے ساتھ اس کا بھی سرف ہے۔

ایسے ہم قاتی پہ مرتے ہیں کہ بے نیاز
گھنٹہ بٹیا جو نیام جسم سے گھما دوج خج ہوا
کیوں غضب میں آگے ہر دم دکتے ہر غضب ہوا
نہ مل آئی نیام جسم سے گھما دوج خج ہوا
صمد - دہریہ سنو ہم یہ کہتے ہیں دہریہ سنو ہم یہ کہتے ہیں

قول فیصل - سنو ہم یہ کہتے ہیں زیادہ تر سنو ہم یہ کہتے ہیں
ترکب سے سنو ہم یہ کہتے ہیں

صمد - خالص دہریہ سنو ہم یہ کہتے ہیں دوست
صمد - خالص دہریہ سنو ہم یہ کہتے ہیں دوست

قول فیصل - کہتے ہیں دوست صمد کوئی نہیں دہریہ
البتہ عزم صمد صمد کی ترکب سے سنو ہم یہ کہتے ہیں

صمد قلب - دل کی سچائی - سچے دل سے
دن اعجاز - اس ترکب قلب یافتہ طبع کی زبان

عمل صمد - اگر تو کہہ رہے ہو مہر پرست ہر مہر پرست ہر مہر پرست
تو کہہ پرستہ کو کہہ کر جانتے ہو تو (نور ہدیہ)

قول فیصل - صمد قلب سے دعا مانگا ہی پڑیں
نشا وید - بزرگ لوگ سردار عربی جمع
دہریہ تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

دہریہ تو ہم جس کا پیڑ سولم اہل
دہریہ تو ہم جس کے ساتھ شہرہ آفاق

قول فیصل - اس کا داغ صمد یہ ہو صمد یہ ہو
یا صمد یہ قریش کی ترکیب سے زبان پر زیادہ ہو

صمد یہ ہو کر گئی ہیں صمد یہ قریش
صمد یہ ہو کر گئی ہیں صمد یہ قریش

دہریہ صمد یہ ہو کر گئی ہیں صمد یہ قریش
صمد یہ ہو کر گئی ہیں صمد یہ قریش

صمد - دہریہ اول دہریہ ہم بہت بڑا
کار ہر گز کسی کام کا ہر دہریہ صمد یہ صمد یہ

عربی تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔
آزری صمد وگو: آفریں

کیا لگایا باغ آکر کاغذ
قول فیصل - آغانی ز کیوں کے ساتھ خدا کو

صمد اول صمد حقیقی اور صمد قدرت
کہتے ہیں۔

صمد میں احمد شہاد کو کیا کہیے
صمد نقش اول صمد صمد انہی کہتے

صمد - صمد کال پر دہریہ دہریہ... انسان کے
صمد کو... اس دہریہ عالم دہریہ لائی۔

کو اس کی محبت میں خاک چھانی۔ صمد حقیقی
کو چھانی۔ (گلزار سرمد)

صمد دہریہ صمد کیا ہو اس کا حال
ہر جگہ صمد قدرت نے دکھایا کال

صمد علی - کارگری دہریہ دہریہ عربی ہوتی
فصل ہر راج۔

محل صمد - حسین آباد کی تصویر دہریہ یاد دہریہ
اور دیگر مقامات پر شاہی سرور کی اہلی ہندی

کے لئے ہو چدیں۔ (دہریہ سرور ہندوان ادھریہ)
صمد علی - صمد کی جمع کارگریاں عربی

تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔
صمد علی وید - دہریہ صمد

تکات دہریہ کیاں جو نظم یا کلام میں اس کی
خوبی اور اپنی طبیعت کی دہریہ ظاہر کرنے کے

دہریہ علم دہریہ خود دہریہ عربی دہریہ
علم دہریہ دہریہ کی اصطلاح۔

محل صمد - چند سال کے بعد ایک تصدیق اگر شاہ
کے دہریہ سنایا کہ جس میں تھک ستم کے صمد علی

ہر اہل صمد کے تھے۔ (آب حیات)
صمد علی - ایک خوشبودر لکڑی جو دہریہ

کام آتی ہو۔ عربی دہریہ فصیح ہر راج۔
محل صمد - آغا صمد کی حرارت کیوں کہ

دہریہ ہوگی۔
خوبی - ہم تباہ صمد اور کیوں کے کی تھی

قلب پر رکھیے۔ ابھی تکہ نیست نہ سوتو ہی۔
(دہریہ آواز)

قول فیصل - صمد کی تھی نہیں ہوتی ہیں (دہریہ)
صمد خوشبودر (دہریہ) سرخ بنبراز خوشبودر

نہ دہریہ اس میں بھی کوئی خاص خوشبودر نہیں ہوتی
صمد کو صمد صمد اور سرخ کو صمد سرخ

جو پیکر اسرتے پاؤں پر گیا دھتے مراد دستر
 یہ خواص صندل سرخ و سرخی چارنگ خاصیت
 صندل کی کڑکے رستے ہوتی وادھتے سے نہایت
 صاف نکلتی ہے چنانچہ تھیل نہایت صاف کے واسطے
 صندل ملکتے ہیں بقول صاحب فرنگ صغیر لفظ
 خیرین فارسی میں بھی پایا جاتا ہے اس کے سفوف کو
 صندل کا پردہ کہتے ہیں اس کا صفت گھٹا اور گٹا
 کے ساتھ ہے۔

دور دستے واسطے شہتہ میں صندل کو سفید
 اس کا گھٹا اور گٹا دور دور سر پہنچا تو
صندل گرگنا - صندل کی کڑی کو تھیر پھٹا
 اور صفت فصیح و راج

دور دور کے واسطے صندل خورگنا ایسا کا
 جو سکے آتش میں دھو دھو دھو کر کر
صندل کا پھال - لکھے ہوئے صندل میں کپڑ
 کر کے سوزش قلب دور کرنے کے واسطے دھو پر رکھتے ہیں
 اور صفت فصیح و راج

صندل - افلاج قلب اور ہجڑاری کے لئے صندل
 اندکھڑے کا پھال قلب پر رکھا اور بار بار اس کو
 دھوا۔

صندل کا چھاپا - عورتیں جسنت پر دیکھتی
 ہے تو صندل کا چھاپا سبوروں پر لگاتی ہیں۔ اور
 صفت فصیح و راج

کچھ میں صندل کے چھاپے کیون نظر آتے ہیں آج
 آج نہ وقت ترجمہ کسی کے ہدی پر رکھ دیا
صندل کے چھاپے منہ کو لگے دینا دھتور
 بڑی دھتور بڑی نہایت بڑا اور دور دور سیای
 ہوتی عورتوں کی زبان -
قول فصیل - اہل کھنڈ نہیں جانتے۔

صندل کے چھاپے منہ کو لگے دھتور
 حاصل ہوتی بڑا نام پایا، نیک نای ہوتی دور
 دلالت - فرنگ صغیر
قول فصیل - موکن درنگ اثر رکھتے ہیں کہ سرخ
 یا خوشی کا مفہوم خون کے چھاپے و پودا پر گٹا سے ملتا ہے
 کسی کا شہر۔

میرا ان کے گھر شاد ہوتی
 خون کے چھاپے لگے دیو
صندل کی زمین - صندل کا مادہ - اور
 مرقہ۔

صن - اور سے پھولوں کو مٹا دیا
 شرم سے عمر نہ ڈوبی ہوتی صندل
قول فصیل - اب و م قوت صندل کا مادہ
 ہی کہتے ہیں۔

صندل کی سی تختی - (نفاض) نہایت دھتور
 صاف اور دھتور چیز نہایت صاف چیز خلا شکم
 جزو کے دھتور میں کہتے ہیں راغل تختہ صندل
 صاف نہایت صاف ہے دھتور - اور صفت فصیح
 کہ زبان -

قول فصیل - اہل کھنڈ نہیں جانتے۔
صندل گھٹا - صندل کی کڑی کو گھٹا اور
 صفت فصیح و راج

صندل - خواب زدوں کے صندل کے صندل
 بیٹے ساتھ لاتے ہیں، صندل کھنڈ کی یاد دہانی
 (انسان سرور)

قول فصیل - دور دور میں صندل گھٹا
 صندل کے صندل کے صندل کے صندل
 یہ تم جو دھتور کو دھتور جانتے ہو
 لگاتار گھٹا ہے جو صندل کو دھتور جانتے ہو

دھتور آتی ہو گھٹا گھٹا گھٹا
صندل گھٹا - عورتوں کا نام مسافرت
 چھٹی رات - اور باش عورتوں کی زبان -

نکاحوں پر سے جو پاؤں کیا جو سر پھیرا
 گھٹے پاؤں کون صندل کہتے ہیں عورتیں
قول فصیل - اس عمل پر اب زیادہ تراد باش عورتیں
 چھٹی رات بولتی ہیں

صندل - صندل کے رنگ کا دھتور
 صندل کی صندل کے صندل کے صندل
 صندل کے صندل کے صندل کے صندل
 صندل کے صندل کے صندل کے صندل
 صندل کے صندل کے صندل کے صندل

صندل - صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور

صندل - صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور

صندل - صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور
 صندل کی کڑی کا بنا ہوا دھتور

قول فصیل - ہندی میں اس کو سا نام طور سے
 صندل کے صندل کے صندل کے صندل
 صندل کے صندل کے صندل کے صندل
 صندل کے صندل کے صندل کے صندل
 صندل کے صندل کے صندل کے صندل

نہ ہوا ہے اور وہ درہی کی زبان۔

صنعتی رنگ۔ ان سے سرخی سرخ رنگ سے شام، حسائی رنگ سے شام اور صنعت فصیح، رائج۔

نباؤ لفظ جو ب صنعت سے میرا تہمت اے عزیزو کہ قتل مجھ کو کیا کسی نے دکھا کے رنگ نیا صنعت کہ (دوق و ہری)

صنعت دوق۔ دالفتح، کس، اسباب رکھنے کا فنون، فارسی، فصیح، رائج۔

وہی سے مانتہ دعای ندلی میں گہراؤ تہکات کا صنعت دوق سے بن لاؤ قیم گنوی قول فیصل۔ یہ لفظ عربی میں باہم جو کہوں کہ کلام مسطور میں فطول کے وزن پر جو لفظ آتا ہے وہ لغیم اصل ہی ہوتا ہے جیسے مسطور، جہود، خیرہ مگر فارسی میں اس وزن کے الفاظ بالفتح پڑتے ہیں جیسے کس کہ صنعت دوق نہیں کہتے۔

صنعت دوق۔ یہ وہ لکڑی کا لبا کس جس میں وہ کو رکھتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

میں نہ خاک میں تنہا ہوں فقیروں کے ہزاروں دفن ہیں صنعت دوق یہ بڑے کے قول فیصل۔ گنہ میں عام طور سے اس لیے کہی کہ کہتے ہیں جس میں شیروں کے مردے لٹتے ہیں یہ بغیر ڈھلے کا ہوتا ہے۔ مگھ کے شر سے پہ جلتا ہے کہ قدیم زمانہ میں مردوں کے مردے سے صنعت دوق دفن کر دیے جاتے تھے جوڑ حکم دار ہوتے تھے۔

صنعت دوق۔ ابھرا ہوا آگے نکلا ہوا۔ چولا ہوا۔ سب سے جیسے صنعت، صنعت، بازاری زبان، رنگا رنگ قول فیصل۔ ان گنہ میں ہوتے۔

صنعت دوق۔ یہی کا ہودج، فارسی، رنگ۔

قول فیصل۔ اہل گنہ سے عام طور سے ہودج کہتے ہیں صنعت دوق کی تصنیف لکڑی یا لکڑی کا اوسط درجہ کا کس، فارسی، ذکر فصیح، رائج۔

جیسا کہ تاجر سے بوجھ تقریر (علم اللغ)

صنعت دوق۔ صنعت دوق میں کی تصویر، کبیا چھوٹی پٹی، لکڑی، مورت، فصیح، رائج۔

محل قنبر۔ الہاری کھوڑا میں لکڑی پر کھنڈ میں ایک صنعت دوق میں کچھ روپیہ رکھ کرے میں۔ دوسروں میں تم اس میں سے لے لو۔

صنعت دوق میں بند کر کے رکھنا (دکانیت) کمال احتیاط سے چھپا کر رکھنا، جان کے بار پر کھنا۔

صنعت دوق میں رکھی بیت پر فن کے کہ گنہ پانی کیس جو اپنے گرفتار کی شبیر۔

قول فیصل۔ اس جگہ سات تہوں میں چھپا کر رکھنا زیادہ زبانوں پر۔

صنعت دوق۔ دالفتح، صنعت، کا وہ لکڑی ہری مورت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

منع آتش باز پر جرت زدہ ہوتی ہے مشق رنگ پار میں کس بار دت کو چھپا تھا کہ قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر فصیح، رائج۔

صنعت دوق۔ اول و دوم، پیشہ، مہر، رنگا رنگ عربی، مورت، فصیح، رائج۔

وہ گناہ کی ہر جگہ کی ثابت کیس آپ کو کیلئے صنعت کی صنعت کی

قول فیصل۔ اس کی اور وہی صنعتیں اور با اعتبار عمل و صنعتوں، رائج۔

وام نریب مشق کی اندری میں ہیں۔ پھندے میں لٹ جائی تو چھپنے کے لیے صنعت، یہاں لکڑی یا لکڑی کا کس، فارسی، ذکر فصیح، رائج۔

بات پیدا کرنا عربی، مورت، اصطلاح علم، رائج۔

جگہ ہر دوق پر صنعت تو جیسے آشکارا صنعت قول فیصل۔ اس صنعت کے دو صورتیں ہیں (۱)

لفظی (۲) معنوی۔ صنعت کے دو درجہ کار۔ نری کا لکڑی، قدرتی مہر مورت، خد اور عالم کے عجیب و غریب کام فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو صنعت، اندر اور صنعت، الہی بھی کہتے ہیں جیسے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ کوئی نر لکڑی میں نظر آتا تو ایک عجیب صنعت الہی کہہ کر ہم باہم دکھایا کرتے۔

صنعت تفریق۔ مرق کشید کرنے کی صنعت عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

تھا کہاں پہلے صنعت تفریق دال جہتہ قنبر، تفریق، تعلیم یافتہ

صنعت دکھانا۔ کا دیگر دکھانا، کمال ہر دکھانا اور صورت، فصیح، رائج۔

محل قنبر۔ ایک رکاوٹ نے پاؤں کی تیاری میں صنعت دکھائی کہ گوشت کی چھوٹی چھوٹی مڑیاں بنا کے اس طرح پکایا کہ صورت بگڑنے نہ پائے۔

قدیم جہود مہر خدا ان اور (صنعت عامہ)۔ عام طور سے جہود میں

نیتی اور استعمال میں آتی ہیں۔ فارسی ترکیب تکمیل الاستعمال۔

منہ غرقِ عرق دیکھ کے خورشید ہوا تو
 اور سے ٹکنا ہے پڑا یخ کا جہر دیر
 تحفہ پیش کرتا ہے یہ جو کہ دونوں سلف بہت قیمہ
 فرح اور تریبِ حیات میں شاہِ برہنہ کو حرکات و سکنات
 میں محالیتِ واقع ہوں اور اس کو بعض کبھیں ناقص
 بھی کہتے ہیں جیسے پیرِ باختر معنی بیوہ نہ رن اور
 پیرِ الطبع یعنی عداوت ۔

صدیوں میں علاج دلی بھر دیا ہی جو
یہ دیکھا کہ یہ دوا ہی دوا ہی جو
دوا کھینچنے والا دوا کھینچنے - یعنی ایک تہا جس
میں دوسرے لفظ سے ایک مستر لایا وہ چار دوسرے
میں کم - اسی سبب سے اس کو کھینچنے والا دوا کھینچتے
سب اور یہ تین حال سے غای نہیں یا دوس میں کوئی
حرف زیادہ یا کم ہو گا جیسے اب نبات یا دریاں
پانی اور پانی ہوتی جیسے گل اور گلاب - دسم احد
نام یا آخر میں جیسے چاہ اور چاہ - چیان اور
چیانہ - چالی تسمہ شمال

یوں نہ بیتی چاہا ہے کہ
 میراں بات ہو نبات نہیں
 میرے آؤں سے تجھوں کو غبارِ رازِ عشق
 شہزاد کے کوچِ جاں میں خیر پہ کیا
 قبری ستم کی مثال۔

اس نام کے اس لقب کے ساتھ
اس نام کے اس لقب کے ساتھ (اور اس کا)

عین اس قسم کی تحفین کو کہ جس کے آخر میں شی برقی جو
تجربین مطلق شریعت کے ہیں اور عین کئے ہیں
کہ تجلی مقرر ہو جو ہیں یہاں حوت کے لئے کے
متجانس ہیں جیسے عین اور عین نام اور
اور اسے۔

غالب و خسار تباں کا جو خیال آتا ہے
 کیسے دل میں شوالہ کو کسی ہنسند کا
 دین تجنیس و تزیل میں وہ لفظ سنجائش میں ہے
 ایک لفظ کے آخر میں دو حروف کی زیادتی ہو جیسے
 مانگ اور مانگتی۔ ترس اور ترسائی۔ تل اور تامل
 مانگ سے اس کی مانگتی جو جیک
 وہ کا کسم بچے غیب ناما ریک
 خلیفہ عبدالرزاق عینی سے مقدمہ شرح سند شریعہ کی
 میں اس بحث کی تشریح میں مسود واقع ہوا کہ تجنیس
 زائد کی کھل نہم کو کہ اس میں ایک لفظ سنجائش کے آخر
 میں دوسرے لفظ سے ایک حرف زیادہ ہوتا ہے
 نہ تزیل قرار دیا ہے۔

رحمہمیش منافع :- جو کہ اعطاء تجارت
کے بعض حروف مختلف ہوں مگر شرط یہ کہ ایک حرف
سے زیادہ مختلف نہ ہو مثلاً دونوں لفظوں کے ق ت ا میں
بعض واضح ہو جائے گا اور اس میں یہ شرط کہ ایک حرف
مختلف متعدد المخرج یا قریب المخرج ہوں اور تین
صوتوں کا عالم نہیں اختلاف ان میں یہ میان ہیں یا
آخر میں ۔

شمال آدلی
حق میں شمس جو تو علم میں کان گھوم
فضل میں کعبہ جو تو علم میں گوہ حیرت
علم و علم میں تجلیں صفا رہے۔
شمال دھرم

لال کریم ہے وہ رشتہ میں کہ
امہ شہرہ خجستہ جو فصل کو
مقصود و تحفہ لال امہ میں ہے۔

شال سوم
فقد جو گزغم بگره تنجه سینا

آپنی سے سینہ سے اس جان کا یہ حق
 (ط) تجھ سے لا حق - یہ کہ ان کا متوازن کے
 یعنی حروف میں اختلاف ہو مگر بیان بھی شرط ہے کہ
 ایک حرف سے زیادہ مختلف ہو جو وہ نہ دونوں لفظوں
 کے تشابہ میں ملے واقع ہو جائے علی ایس ان شمار ہیں

۱۰۰ باب۱۰ حوت : ترقی جنگ ارم
نہ کبھی تھی ہیرا مہا جی رہا
ہایت اک گینز آئینہ مصر
کو دیکھن انہم سے جس کی ہر آن تر

گرم و دم - حضور شریفینس ماحق : ہنگ کیروکہ
ہر ایک فن میں وحرکت کا اہتمام پر ادا تعلقات
مریت کا عام کچ خواہ اول میں ہو خواہ دوسری
میں خواہ آخر میں اوردہ عورت عطف متحدہ لہجہ
قریب الخرج نہ ہوں جیسے رنگ چنگ امدام
دوم امدشاہ اشد و غیرہ ۔
سیل شکل کی مثال ۔

یہ صبح اسے تازگی بدن کو بار چ
 جو کمر باندھے نظر کے تار سے
 دوسری شکل کی مثال۔

و خدہ و خشت کی خاک ہر چاہی
تو سے قربانی خسار سے کر لی

مطلباب مولانا رحم علی خاں بن سید سید خاں
سکندریہ میں مذکور ہے کہ تجلیں لاجپور
میں انشا خاں دہر آتے ہیں اور دوسری جہارت
میں یوں کجھو کہ تجلیں لاجپور میں انشا خاں
آتے ہیں۔

مثال -

آئیں ہوں گے تب تینیس مکر رکھنا ہے کی بعض نے

تجربہ لایں شخص کی مثال

خدا ان خندان جسد ہر پیرا وہ
گر ایاں گریاں اور سر گئے ہم
دیکھئے مصرع کے دونوں الفاظ ایک مصرع کے دونوں
لفظوں سے تفساد کا طاقہ رکھتے ہیں۔
چوتھی صورت۔ مگر ریتا لفظ یہ کہ لفظ ایسے مکرر
آئیں کہ پہلے لفظ کے بعد دوسرا لفظ لانے سے سنی کی تفسد
ہو جائے۔ مگر یہ تفسد بھی کہتے ہیں اس سے کہ لفظ تو
وہی تھا مگر اس کے آگے سے سنی میں نہی کی نسبت پیدا
ہو جاتی ہے۔

مکرر لفظوں میں کہ یہ کہ ہوا فدا
دو لفظ میں آتش آتش آتش آتش
نئے انداز اور نئے یہ ڈھنگ
دیکھئے مفضل مفضل کل کو رنگ
پانچویں صورت۔ یہ کہ دو لفظ مکرر کے درمیان
کوئی لفظ واسطہ واقع ہو اسے مکرر مع واسطہ
کہتے ہیں۔

جان حاصر پہ بستی تھی چڑی تار پہ تار
دل پہ یوں لپے لڑا تھا مہ لڑ پہ لڑ
وہ ست آئے تو میکش کیا میں سے جس است ہو جائی
مرا جی پر مرا جی۔ غم پہ غم سا فر ہو سا فر پر
(امتیاز سبکی)

چھٹی صورت۔ اس طرح کہ دو لفظ پہلے لفظ
کے سنی کی تفسد کرتا ہو اسے مکرر کہتے ہیں۔
تو نے مجھے پارے برا کر کہا، کہا
پاکست سے عینیکہ منہ پر کہا کہا۔ اس کا طاقہ
فمن میں مگر غلغلہ از لعل شگفتہ بھی نہیں
جائیے جائیے ہم موش میں تے بھی نہیں
ساتویں صورت یہ کہ بعض الفاظ کی تکرار تکرار
معنی کریں اور یہ بات بطور تکرار لفظ ہوتی ہے۔ اسے

مکرر کہتے ہیں۔
اچھ ہر جس کے غنچہ دل میں دلا سے شاہ
قربان اس لگے کے سونے انداز پارہ
(۵) صنعت تصحیف۔ تصحیف کے لغوی معنی
پس صیغے کو لفظ لکنا۔ اصطلاح میں یہ کہ شاعر
ایسے الفاظ لکے کہ تفسیر لفظ نام درست لفظ
بن جائیں اور اگر طرح ہوتی ہو جو جانیے۔
مطلوب غالب میں اس کی تعریف یوں کی کہ
ایسے الفاظ لکے جس سے لفظ لکنا لفظ حرکت
درج سے ہو جاتا ہے۔ اور غرض و مجاز خوبی
کے تفسیر سے رسالہ میں کہتے ہیں کہ صنعت تصحیف
اور تخیل میں یہ فرق ہے کہ تخیل شاعری میں
وہ لفظ ایسے بنا ہوتا ہے کہ مراد لفظ
کے بدلنے سے ان کے سنی بدل جاتے ہیں۔ جیسے
سیکن اور شکیلین پس فقر کے اس شعر میں۔
تصور اس کی مثال کا کچھ سونے میں دیتا
بچھا دیتا کوئی نشتر مرے بہتر کے نیچے سے
نشر اور بہتر میں تصحیف میں ہیں تو کوں نے بر
اور تو شہ اس کی مثال میں لکھا ہے۔ یہ ان کی
تفسیر۔ اور تصحیف یہ کہ آج بعد میں سے کہ
پیرا میں سے (دعا اول میں یہ بات ہے)۔

یہ عبارتہ شرح نواید مینا پید میں ملا
نمود چون پور کی نے اس صنعت کا نام تخیل
تصحیف کہ کر ثابت عایشہ نفس مثال دی
ہے۔ حالانکہ اس کو اس سے کہ لفظ تفسیر میں
وہ لفظ ہم صورت آتے ہیں۔ یاں ایک جہا ہے
جیسے خواہ۔ غرض کہ شاں عالی جادوہ کے شعر
تاسے منی ہر لکھ شہم میں ہے اگر چہ صاحب
ریا سے دھوکہ مت ہیں۔ مگر نہایت مائل نظر

یہ عبارتہ صنعت تیرا دنیا میں ہر شاں کو
اسے مظهر دی و اسلاف ملی شاں جو شاہ پیر
(۷) صنعت ایوارع۔ صنعت میں کسی کے
پاس دولت رکھنے اور کسی کی دولت توں کرنے
اور قوم میں صلح کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ اصطلاح میں
اسے کہتے ہیں کہ بصر کہ ایسے الفاظ سے بیان کرنا
کہ ان سے اس کا نام نکل آئے جیسے یوسف خان
کی طرح یہ کہیں کہ دات جو میں نے تیرے مصحف میں

ماتن کی تصحیف ناسل کے ساتھ ہوتی کہ آج میں تو
عدالت بکھری دکانیں ہر شاں اس سے ست
بیان میں اس میں یہ کہ اگر مصحف وہ کہ شاعر
نظم میں ایسے الفاظ لکے کہ ان کے الفاظ تفسیر
کو جدا دیا تو سنی کی جگہ ہو جائے اور یہ وہی
یہ کہ مصحف منتظم اور وہ یہ کہ کہ
کو علم تصحیف کے ساتھ یہ کہ ایک اور لکھ میں
استاد اور تصحیف میں ناچار یہ کہ یہ اس
جہاں ہے۔ جب کہ کہ اس سبب مائل کو کہ
پیدا ہے۔ اس کی تفسیر یہ کہ جب کہ کہ
تجلیت ناسل کو تیر (مظہر) پیدا ہے۔ اور یہ
مصحف مضطرب یا ہے کہ عورت کے میں
ہوں اس وجہ سے کہ اس کے جوڑ خود ذکر کہ بہت
میں اگر تصحیف مائل ہو جیسے گزشتہ وہی نہی
کہ اسے خود کے جو کہ اسے رٹھوڑے کا حضور اس
بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۸) صنعت تو سیم و منت میں تو سیم کے معنی
ہیں نشان کرنا۔ اصطلاح میں یہ کہ اسے
کہتے ہیں کہ شاعر مینا تاشک کی ایسے حرف پر کہتے
کہ بعد درج کا نام اس میں آجائے اسے تو سیم اس
یہ کہتے ہیں کہ شاعر اپنا نشان قافیہ میں لکھنا کہ
سرگرم صنعت تیرا دنیا میں ہر شاں کو
اسے مظهر دی و اسلاف ملی شاں جو شاہ پیر
(۹) صنعت ایوارع۔ صنعت میں کسی کے
پاس دولت رکھنے اور کسی کی دولت توں کرنے
اور قوم میں صلح کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ اصطلاح میں
اسے کہتے ہیں کہ بصر کہ ایسے الفاظ سے بیان کرنا
کہ ان سے اس کا نام نکل آئے جیسے یوسف خان
کی طرح یہ کہیں کہ دات جو میں نے تیرے مصحف میں

سے مال کھول کر سورہ یوسف خالی میں رکھو۔
(۸) صنعت متتابع صنعت میں متتابع ہے وہ ہے
جس میں پہلی اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ ایک
میں سے بات نکالیں۔ اور الفاظ اس طرح آئیں
کہ ایک کی مابقیہ کی وجہ سے دوسرا آئے
موسے سے خاندان جودہ دیکھو نگاہ قرینہ
تاک میں انگریز انگریزوں سے پہلے انگریز
(۹) صنعت ترتیب ترتیب یا متزلزل۔
غیر الدین نے غیر ابلاغت کے ایک سلسلے میں لکھا ہے کہ
یہ صنعت اس طرح ہے کہ حروف کی حرکت کے تفسیر
درج ذیل ہوتے ہیں۔

۱۔ ما میری یہ تجھے کر دگار

۲۔ کے سر کو رکھ کر دیکھتا جاؤ

۳۔ اور یہ گریہ کن پڑھیں تو دیکھو اور اگر
اس کو کھور پڑھیں تو ذلت ہو جائے۔ سکون کی موت
میں یاد ہے کہ سر پہ تاج حکومت رہا اور دوسری
صورت میں یہ سمجھا ہو کہ مقتول ہو کر سر اس کا دم
پہن سولی پر لٹکا رہا۔ دوسری صورت میں مستر
مخاف جو اور درمخاف الیہ۔

(۱۰) صنعت قلب۔ کہو ان الفاظ اس طرح پر
واقع ہوں کہ دونوں فقرات کے حروف تریب میں
کیاں ہوں اس طرح کہ نون اول صد اول بیت
ن کی مقلد ہو مگر حروف کی تقدیم و تاخیر میں فرق ہو
اس طرح کہ جہاں پہلے الفاظ میں مقدم ہوں اور
دوسرے الفاظ میں مؤخر ہوں اس کو قلبیہ طب
میں کہتے ہیں اور جن میں الفاظ کو الٹ کر دیا اور یہ
صنعت کو مقلد یا متزلزل کہتے ہیں۔

۱۱۔ الف مقلوب کل یہی سب حروف کے الٹ تریب
شکس ہوں جیسے کاغ، خاک، زرش، ترش

اور عش شریع اور عدد روح اور تار و رات
وغیرہ۔ (ب) مقلوب معنی۔ اسے کہتے ہیں کہ
کلمے کے معنی حروف کی ترتیب شکس ہو۔ جیسے
قریب و ریب اور شک و کلام کمالی کلام اور
رحیق و حرق اور علم کل اور مروجہ محروم اور پای
ای و ج، مقلوب بتوی۔ یعنی تمام فقرات یا
فقرو یا مصرع یا شعر مقلوب کرنے سے وہی لفظ
یا فقرہ یا مصرع یا شعر حاصل ہو۔ الفاظ کی مثال
جیسے باب بے عیب قاتل اش نادان وغیرہ۔
مثال نقیضگی۔

۱۲۔ جانا دم کا ہے فقط اس کی غایت پر
کسی کی آمد رفت نفس میں کچھ نہیں پہنچتی
تلف

۱۳۔ جانا اگر آؤں سے پڑھیں تو یہی عبارت
مائل کریں۔ شرک مثال۔

نم شدت کا ہے دم دیہ سکت دشمن
اشک ہر گاہ دیکھا خاک دم گر گشت
تمام شعر مقلوب بتوی ہے (ج) مقلوب بفتح
لفظ بفتح مشرت کے وزن پر مفعول کا صیغہ
ہے اس کے معنی بالو و در کے ہیں اور اصطلاح
میں اسے کہتے ہیں کہ الفاظ مقلوب میں سے
ایک لفظ بیت کے اول میں واقع ہو اور
دوسرا لفظ بیت کے آخر میں جیسے اس شعر
میں۔

۱۴۔ سوزاںک پردہ کو شریع
رحم اور بامٹ نکلا جو میر
خاندہ۔ اگر دو لفظ مقلوب پاس پاس
ملا کر قریب واقع ہوں گے اصناف میں کسی
دوسرے لفظ کا سوائے حروف صحت یا حرف

جو یا ان کی شکل کے حاصل نہ ہو گا تو اس کو مقلوب
نہ کہو اور مقلوب مجرد روح اور مقلوب مردود
کہیں گے۔

(۱۱) صنعت رد العجز علی الصدر۔ مردی
بیت کے مصرع اول کے جز اول کو صدر
اور جزو آخر مصرع کو مردن کہتے ہیں اور
جزو اول مصرع ثانی کو ابتدا اور جزو آخر
مصرع ثانی کو ضرب و عجز کہتے ہیں یا درمیان
بیت جو کچھ زیادہ حشو ہے۔ اس میں صنعت
میں یہ مراد ہے کہ جو لفظ عجز یعنی جزو آخر
مصرع ثانی میں نہ ہو وہاں صدر میں یعنی جزو
اول مصرع اول میں نہ ہو۔ ہر جہہ کہ لفظ صدر
سے جزو اول مصرع اول کا کھاجا جاتا ہو لیکن یہاں
عام ہے اور اس سے ہر جزو مائل عجز کا مراد
یا کیا ہے خواہ حشو ہو خواہ حرف فاعل ابتدا ہی
وہ ہے۔ الی ہاں حسن بن عبد اللہ نے کتاب
صناعتیں میں لفظ رد العجز یعنی الصدر
لکھا ہے۔ اس لحاظ سے اس صنعت کی چار
قسمیں قرار دی گئی ہیں۔

۱۔ ہاں قسم۔ صنعت رد العجز علی الصدر۔ یہ صنعت
نظم و بحر دونوں میں جاری ہوتی ہے۔ بشر میں
اس طرح کہ جو لفظ نفس کے اول میں آئے
وہی نفس کے آخر میں آئے۔ اور نظم میں اس
طرح جاری ہوتی ہے کہ جو لفظ صدر یعنی جزو
اول مصرع اول میں آیا وہی عجز میں آئے
اور یہ چار حال سے خالی نہیں خواہ وہ لفظ
سطر و تجنیس کے ہوں یعنی وہ دونوں لفظ تجنیس
کی صنعت رکھتے ہوں خواہ وہ تکرار کے معنی
الفاظ کو رد و تکرار یا تکرار کے آئیں خواہ

وہ لہجہ علیٰ الصدور استعناق پر مبنی وہ لفظ ایک مادے سے
اشتقاق جو خواہ وہ لہجہ علی الصدور سے شہادہ اشتقاق مبنی وہ لفظ
شائبہ اشتقاق کی دیکھتے ہوں اور تجنیس میں کسی خاص
قسم کی تہذیبیں بیکہ عام جو کسی قسم کی بھی نہیں ہو۔

مثال صنعت مدال لہجہ علی الصدور

بال کھولے کیا تماشاکر گیا

ہر دیکھا عشاق پر مینا حال

مثال مدال لہجہ علی الصدور مع التکرار

خط نامہ جو کہ پھر دیا وہ یہ کیا

کینا کہ ہم نے جان یا وہ جانے خدا

مثال مدال لہجہ علی الصدور مع التستاق

بے پناہ خط کا کیا اس بت نے ترک

اب خدا یا موت کا مقام بھیج

مثال مدال لہجہ علی الصدور مع شہادہ اشتقاق

سودہ اناس کا کہ مر رہوں

نہ نہ کہانی پھر مجھ سے سودہ ہے

دوسری قسم صنعت مدال لہجہ علی الصدور

جو لفظ جز میں واقع ہو وہی مشو می اور مشو یال

عام جو خواہ مدال کا خواہ ثانی کا ہر ادھر ایک میں

وہی چار صد میں متذکرہ قسم مدال پیدا ہو سکتی ہیں

مثال مدال لہجہ علی الصدور

مرد تم پر ہی پر وہ تم پر میرے

ہیں اب تم دعا مجھ سے پھر ہے

تیسری قسم مدال لہجہ علی الصدور

لفظ مدال ثانی کے جزو آخر میں واقع ہو وہی جزو آخر مدال

جو حق تم مدال لہجہ علی الصدور میں جو لفظ مدال ثانی کے جزو آخر میں

ہو وہی لفظ اس مدال کے جزو اول میں ہو مثال مدال لہجہ علی الصدور

ہارے سائنات ابر بار بار پرس

جو ہم سے جو کہ تھے نہ ہو ہزاروں

وہ بھی دن ہو کہ اس قسم کرے

تا کہ بچوں بچا ہے حسرت ناز

مثال صنعت تکرار

اسودہ کے قریب سے ہے لفظ تفعیل اس کا ہے

کہ لفظ آخر مدال اول کا لفظ اول مدال ثانی

لفظ اول مدال ثانی ہوا لفظ آخر مدال ثانی کا لفظ اول مدال

رابع ہوا ایسے ہی جہاں تک اشتقاق پڑے۔

قائیں کیوں میرا وہ آسائش جاں

جاں جس یہ فدا کرتے ہیں سب اہل جاں

ایمان ہے میرا محبت اس کی دایم

دایم اس کو بھی مجھ پر لطف ہاں

مثال صنعت قطار البعیر

لفظ آخر مدال اول اور لفظ اول مدال آخر

ایک سے ہوں۔

غزال جو کہ پائل طلب ہی تی حیات

ہیات تر ہے کہ مقصود کہاں جو لطف

مثال صنعت تفریع

کائنات آخر جزو کے جزو آخر کے موافق ہو۔

ہیات وہ ساعت بھی عجب جیتی کہ جس وقت

لالی تھی حیا یاد سے پس پیام محبت

ہیات مدال میں جو ادب محبت لہجہ علی الصدور

کا جزو آخر تائید ثانی ہو۔

مثال صنعت مبادلة الراءین

وہ لفظوں میں جتنی مدال باہم تبدیل ہوں۔

اگر حق نے بخشی جو عقل عجیب

تو سن مجھ سے تو ایک نقل عجیب

مثال صنعت تقسمن المزدوج

توانی کے بعد اثنائے کلام میں ایسے دو لفظ

جمع کیے جائیں جو وزن اور مدی میں موافق ہوں۔

اترے ملک ملک سے پوسف زب سے کچلے

مکن ہیں کہ تجھ سا کوئی کہیں سے کچلے

مرد ملک اور ملک سے نہ زب سے اور کہیں

سے کیونکہ یہ الفاظ تانیف میں ہیں۔

مثال صنعت تراخی

یعنی چار مدال

ا طرح کے ہوں کہ جس کو چاہی مدال

دوم دوم و چارم کر لیں۔

مفتون ہوں میں اس شرم دیا کا دل سے

عاشق ہوں میں اس ناز و ادا کا دل سے

شیرا ہوں میں اس زلف و قفا کا دل سے

گشتہ ہوں میں اس طرز و قفا کا دل سے

مثال صنعت نظم النثر

یعنی نظم کو اس

طرح پر بنائیں کہ اس کو نثر بھی پڑھ سکیں حالت

نثر میں نہ پیش نیست الفاظ اور صفائی کلام

بھی شرط ہے۔

جان اہل نیاز بندہ نواذ

یہ گزارش کا پیکہ کہ دھا

وہ ہمیشہ فرات میں رہا

کب تک فرات کے کنارے تھا

حال سے اپنے مطلق کیجئے

اور مدی مری خبر لیجئے

(نظم نام شہید)

مثال صنعت مثلث

دہائی کے تین حصے اس طرح کیے جائیں کہ اگر

سہر مدال سے بعض الفاظ کو اٹھائیں تو ان کو

جمع کرنے سے چھٹا مدال خود پیدا ہو جائے مگر

اکثر وہ الفاظ ہر مدال میں سرخی یا کئی دہائی

خاص سے کیے جاتے ہیں۔ مطلوب غالب ہیں

کا نام صنعت کہتے تھے۔

جو خبریں بہت حسد سے پرتو لار

در ۱۰۰ ہر گھوڑے دوشی ہوا سے خود

تیرا ہی غور سارے عالم میں ہے

ہے ہر میں اور ماہ میں تیرا ہی غور

(۲۱) صنعت مریخ - اس کو چار ہونچہ

ہیں کہتے ہیں سب چاند سہریا چار چار ہوں

ہی لکھیں کہ انہیں ہوں میں اور غرض میں کیساں

پڑھ لکھیں کسی طرح کا لغات واقع ہو

اس کی شان بجز عظمت میں فصل درج ہو

(۲۲) صنعت مذکور - مینہ مصرع یا شعر

ایسا ہو کہ اس کو ایک دائرے میں چار یا آٹھ

دکن کر کے دائرے کے حضور میں لکھ دیکھیں

اور جس دکن سے چار ہیں پڑھ لکھیں اور ایک مصرع

یا سہ سے باعتبار تقدیم و تاخیر دکن کے گئی

مصرع یا بیت مائل ہو - شان بجز عظمت

میں فصل درج ہے

(۲۳) صنعت اقسام الثلثہ - اگر چنانچہ

پڑھیں تو ایک غزل ہے اور جو مطلع چھوڑ کر

بچے مصرعوں کو پڑھیں تو دوسری غزل ہوتی

اور جو مطلع چھوڑ کر کچھ مصرع پڑھیں یا پنج

مربع مطلع ہو جائیں

خدا بہت ہے اس کے شیخ خدا ہے فردغ

جلوہ خداں سے ہے سرور خداں ہے فردغ

اور مینائی ہے کم زلف بت گلشن م سے

ہے اندھیری رات میں جمع شبتاں ہے فردغ

نما تہ ہے چراغ خانہ اپنا شام سے

ہے سواد خط میں مینی حد کے جان ہے فردغ

جو امام سہر گئے لکھ کو سو کا سیشوا

ہوں تو میں دانا پو پو پیش نہ پاؤں فردغ

گرچہ میں گنتی سے باہر ہوں پہل آدم سے

جوں پرانے کشتہ لگ رہا ہے فردغ

جو خوردوں سے ہمارے نکستی زیاد

وصل کی شب میں ہی غم فتنہ ہاں ہے فردغ

کام ڈال دے حد اپنے سب خود کام سے

سے حرارت سے وہ کا فرد بدال ہے فردغ

لگ تھی یہ اس لہجہ غم کی آگیں حیت کو آئی

ہے وہ فرد بدیدہ اک گشتے میں نہان فردغ

اچھ کر بالا فرامی اس کی سمت بام سے

مردم چشم اپنے ہیں ایں راہیوں بے فردغ

کیا ہی ہو نکلا ہے بترجہ جو پوچھ میں دانش

جنت اتنا م سے جو دے افسانہ ہے فردغ

اس نرم اور دھم اٹھا رکھی ہے اس نے شام سے

چلا ہے سے جو اس کی برت رہا ہے فردغ

ان صحت کو سہریا رہنے واس کو غم

اور بقول کریم اللہ ہاں کرتا فتنہ کھوٹاں نے

ایسا دیکھا ہے

(۲۴) صنعت براحت استہلال - یہ جو کہ

جو قصہ بیان کرنا مشورہ ہو خدا نغمہ جو خواہ نثر

کا دیباچہ یا اول و آخر میں اشارہ کو دیں

بت شغویاں اور تصدیق و انکشاف نثر کے

اس صنعت میں ہوتے ہیں - نظم - شغوی گلچشم

میں فردغ یعنی بامی کے غائب ہو جانے اور

حادثہ کے طلب کرنے کے موقع پر لکھتے ہیں

کھیلنے پوچھنے فلسفہ تعجب پر

اب غامض نے بدل گیا ہے تم پر

(۲۵) صنعت سیاق الاعداد - یہ کہ

میں عددوں کا ذکر کرنا خواہ ایک سے دس اور

اس سے زیادہ تک خواہ برعکس اس کے ایک

تک اور عدد خواہ قریب اور دور ہو جتنا

ایک دو تین چار پانچ چھ سات

آٹھ نو دس تک تو فی ایک بات

(۲۵) صنعت مسقط - یعنی غزل یا قصیدہ

دو تیرہ میں سوائے مطلع کے تین تین یا زیادہ

یعنی فقرہ کے ہم وزن ایک طرح کے مذکور ہیں

اور جو قصہ قافیہ اس غزل یا قصیدہ کا ہو

کو اس لیے مستثنیٰ کیا کہ اس میں سبب رعایت قافیہ

دفعہ کے یہ بات نہیں ہو سکتی اور اس شمار کی

وقت طبع دیکھی جاتی ہے

سر شہد بہت ہے وہ سر دفتر ملت ہے وہ

سرایہ دولت ہے وہ با عزت و جاہ و چشم

(۲۶) صنعت قوسج - اس کو کہتے ہیں کہ

اشارہ ایسے لکھے جائیں کہ ایک ایک حرف

ہر مصرع یا شعر میں گھومتے کوئی نام یا عبارت

پیدا ہو اور جو اشارہ زیادہ ہوں تو کوئی شعر

پیدا ہو

کہ چکا جب تمام میں یہ کتاب

امیں تادیخ کا خسیاں ہوا

نام ہو ساتھ ایک صنعت کے

۳۴ کہ سائن حیران ہوا اس کا

اس سے لکھ کے قطعہ تادیخ

دخبت دل سے خوب شک کیا

ایک ایک یہ صنعت تو پیش

خوب پر حسب تمام لکھ آیا

(۲۷) صنعت مشجر - وہ ہے کہ اشارہ کو

بجور ایک درخت کے کھادے میں ایک شعر

درخت کی فروع کر کے اس سے صفت یا شایع

موقع مناسب معرکہ کی نکال جائیں اور ہر جگہ

سے لکھ کر پڑھا لکھ ہو اور شعر یا مانی

شمال بحر الفصاحت من لاجرم۔

(۲۸) صنعت تشریح۔ یہ صنعت اس طرح
ہو کہ ایک مصرعہ موزوں کریں اور اس کے مقابل
دوسرے مصرعہ اس صورت سے ہو کہ پہلے مصرعہ کا
پہلا لفظ دوسرے مصرعہ کے پہلے مصرعہ کا پہلا
لفظ دوسرے مصرعہ کے پہلے لفظ کا تیسرا اور
پہلے مصرعہ کا دوسرا لفظ دوسرے لفظ کا تیسرا
اسی طرح پہلے مصرعہ کے ادا الفاظ بھی ترتیباً اور
دوسرے مصرعہ کے الفاظ کا تیسرا ہوں۔

وحید گانہ ریاضت میں تھے
جلید زمانہ عبادت میں تھے

وحید کے مقابل دوسرے مصرعہ میں جنید ہی اور
یگانہ کے مقابل لڑانہ اور ریاضت کے مقابل
عبادت ہے اور اگر الفاظ میں رعایت نہیں ہو
بولنی مصرعہ ثانی میں بعینہ وہی الفاظ ہوں جو
پہلے مصرعہ میں ہوں مگر معنی جدا گانہ ہوں تو
اسے تشریح مع نہیں کہیں۔

نہ وہ پہنچا نہ کلائی ہے رات
نہ وہ پہنچا نہ کلائی ہے رات
(۲۹) صنعت متلون۔ یہ ہے کہ ایک شعر
کئی مذہب میں ہو مثال اس کا یہ بیت شیخ ابوالخیر
بھڑکی ہے۔

دودل اپنا شررا نشان ہوا
ابر انھا ما عفتہ رخشاں ہوا

ایک مذہب کو فاعلین فاعلین فاعلین اور دوسرے
مذہب سے فاعلین فاعلین فاعلین۔

(۳۰) صنعت محذوف۔ یہ ہے کہ اس
شعر کو کہتے ہیں کہ اگر ہر مصرعہ کے کوئی لفظ
حذف کر دیا جائے تو ہر ذہب میں نہ تو اسے

اندوزنا دوسرا پیدا ہو جائے۔

محب کو رسوا کر اسے آفت جہاں ہر خدا
نہدہ تیرا ہوں میں کو رحم میاں ہر خدا
اس میں کیا فائدہ کہ مجھ کو کیا تو نے قتل
کہہ بھی انصاف کر اسے سر دیاں ہر خدا
بعد محذوف لفظ مجھ کو اور نہدہ انداس میں جہاں
کہہ بھی چاروں مصرعوں سے وزن رباعی کا باقی
رہتا ہے۔

دودانہ کر اسے آفت جہاں ہر خدا
تیرا ہوں میں کو رحم میاں ہر خدا
کیا فائدہ کہ مجھ کو کیا تو نے قتل
انصاف کر اسے سر دیاں ہر خدا

(۳۱) صنعت منقوص۔ یہ صنعت بھی
متلون کے قیاس سے ہے اور منقوص مراد اس
شعر سے ہے کہ اگر لفظ آخر ہر مصرعہ کا دور
کو دیا جائے تو وزن دوسرا پیدا ہو جائے۔
بے دم جہان ہی کو میرے چہ رہ
معلوم ہیں مجھ کو کمر تیرے چہ رہ
کس واسطے اس قدر تیرے میں ہی
تو آدے گا اسے تیرے ڈیرے چہ رہ
لفظ میں میں مصرعہ ثالث اور لفظ چہ رہ
مصرعہ اول و ثانی وہاں کے آؤ سے دود
کرسے یہ وزن چہ جائے گا۔

بے دم جہان ہی کو میرے
معلوم ہیں مجھ کو کمر تیرے
کس واسطے اس قدر تیرے
تو آدے گا اسے تیرے ڈیرے

(۳۲) صنعت تشریح۔ اسے کہتے ہیں
کہ بیت کا ہر مصرعہ دو تالیف رکھا ہو جن میں

سے اگر پہلے تاخیر پر توفیق کیا جائے تو مثنوی
کی صحت درست ہو اور اس کو توشیح و رد و تالیف
بھی کہتے ہیں۔

(۳۳) صنعت ذوالقافیہ۔ اسے
کہتے ہیں کہ ایک شعر یا دو یا دو سے زیادہ
قافیہ لائیں۔

سکندر طالع جیشہ اقبال
ہمایوں صورت و نور شہر تھالی خوشتر

(۳۴) صنعت لزوم بالایزوم۔ اس کو
الترام الدنمین اور تضاد لفظات
بھی کہتے ہیں یہ صنعت اس طرح ہے کہ شاعر
ایک امر یا چند امور کا جو ضرورتاً ہوں
غزل یا تنقیدہ وغیرہ کے ہر شعر میں التزام
کرے۔ ذیل کے دونوں شعر میں لفظ خاک
کا التزام ہے۔

جو ہر دے خاک بیز کوئے بلندار
اسے خاک سے ہر دم مردگار
بے خد خاک سے حاصل ہوا ہے
یہ خاک اس کے حق میں گیمیا ہے

(۳۵) صنعت حرکت۔ اسے تکرار حرکت
بھی کہتے ہیں نظم یا شعر میں کسی حرف کے تکرار
کا التزام کیا جائے پس عبادت میں الف نہ
ہوگا تو قطع الالف کہیں گے اور جو ہے نہ ہوگا
تو قطع الالف کہیں گے صنعت قطع الالف
سب سے زیادہ مشکل ہے۔

کی میں نے جو غم سے سینہ کوئی
ذبت یہ صبح کی بھی ہو

(۳۶) صنعت عاطفہ۔ اس کو پہلا اور
جز منقولہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں عبادت کا التزام

جس میں حروف منقوطہ نہ ہیں حروف حلقہ ہیں۔

ہم طالع ہمارا دہم رسا ہوا
طاؤس کلک درج اڑا ادا ہوا

(۳۷) صنعت منقوطہ - یعنی نظم و نثر میں

تمام ایسے حروف لائے جائیں جو نقطہ دار ہوں

۵ نے تیغ نے شقی نے بچے نے شیخ زن نے بچے نے زن کو

(۳۸) صنعت رقطا عبارت یا معراج بیت یا

پدی غزل میں ایک حرف ہر نقطہ علی الترتیب واقع ہو

یہ برقی ہے مثل بیت آب و تاب جو

کیا قرب کیا مجید یہ برش نذاب جو

(۳۹) صنعت خیمفا - علی الترتیب ایک کلمے کے

کل حروف پہلے یعنی غیر منقوطہ اس ایک کلمے کے سب

حروف نقطہ دار ہوں۔

شب کو جشن سرود تخت نام

کار فیض ہمار جنت و دہستان

(۴۰) صنعت قوتانیہ - اس کو قوت اعتدالی

کہتے ہیں عبارت یا نظم میں اس امر کا التزام کیا جائے

کہ کوئی حرف ایسا نہ آئے جس کے نیچے نقطہ ہو جبکہ جس

قدر حروف نقطہ دار ہوں سب کے اوپر نقطہ ہوں۔

۶ وہ خون خاں وہ شعلہ آتش وہ دم دھم فرقہ

(۴۱) صنعت تھنائیہ (یا) تحت لفظ تمام

عبارت یا نظم میں جتنے حروف نقطہ دار ہوں ایسے

ہوں جو نیچے نقطہ رکھتے ہوں۔

جس دم علی عام مدد کی سپاہ یہ نقو

(۴۲) صنعت اصل التفتیق - ایسی عبارت

یا معراج یا شعر جو جس کے ہر کلمے میں ب سے ب

لئے جاویں۔

یہ محمد صبح امیر ابن امیر ابن امیر

یہ کر بستہ میسر خادم مدت پنا

(۴۳) صنعت وسیع التفتیق - یعنی عبارت

کو پڑ جس کو ب سے ب لے۔

جی سے کہہ دو کہ آہ سرد کے ساتھ

نقذے نقذے سے پہلے تو میں نکل رہا تھا

(۴۴) صنعت مقرب - اگر عبارت متغیر فقرہ

کی ہو تو اس میں فقرہ اور کسرہ نہ لائی اور اگر متغیر

کلمے کی ہو تو اس میں فقرہ اور کسرہ نہ لادیں اور کسرہ

کا التزام ہو تو فقرہ اور فقرہ نہ لادیں۔

۷ غلا کار کا قول سارا چھپ آیا

(۴۵) صنعت اقراو - افراد صفت میں تنہا

کرنے کو کہتے ہیں اصطلاح میں یہ ہر کثرت صفت کے

آخر میں حروف منفرہ کو ذکر کرے اور ان کا ذکر

سے متعارض نہ ہو اس قسم کے شعر کو منفرہ القوائی

کہتے ہیں کہ گویا آیات کے حروف ترکیب تنہا

رہ گئے ہیں۔

یہ دو قسم پر جو مطلق اور جاس - منفرہ مطلق یہ

ہو کہ حروف بھی میں سے جو حروف تہجی میں نہ کو

ہوئے ہوں ان کا مرکب کہیں نہ آیا ہو منفرہ جاس

یہ کہ جو حروف منفرہ آئے ہوں ان کا مرکب

پچھلے سرے یا پہلے کے اول میں آجائے۔ جو کہ

منفرہ اور مرکب دونوں اس میں جمع ہیں اس

لیے جاس کہتے ہیں اور وہی یہ صنعت اس طرح

پائی جاتی ہے کہ کسی اسم کے حروف تہجی کو ترتیب

داد رکھتے ہیں اور تلفظ میں ان حروف کے اسرار

آتے ہیں ان کو سلسلہ مدح جمع کرنے سے ہم مطلوب

ماصل ہوتا ہو اور دو کے اشارہ کے بیت

اولی میں اور دومیان میں اور آخر میں تینوں

جگہ ایسے حروف ذکر کیے جاتے ہیں اس کے قریب

ہوتا ہے ہر تہجی تحت میں شمار کرنے کو کہتے ہیں

ہنگامے سنی پڑے گئے ہوا اور دھام اس قسم کو جس

میں آخر میں حروف منفرہ واقع ہوں شعرا

منفرہ القوائی کہتے ہیں کہ اس کے قوائی منفرہ

حروف سے قرار پاتے ہیں۔ منفرہ جاس کی مثال

یہ ہے۔

۸ تیرے ہوں وہی جیسا ہے مادہ و مادہ

دے دے لبتے لبتے لبتے جیسا ہے مادہ و مادہ

۹ وہ سے مراد لبت ہو۔ منفرہ مطلق کی مثال یہ

دوسے میں اب حروف اس کو لے کہتے ہیں

۱۰ ذول دن سے ہر ترکیب شوق ساقی کی

(۴۶) صنعت موصول - اس کو صنعت متصل

بھی کہتے ہیں عبارت یا نظم کے سب حروف لے کر

جائیں اور اس کی کئی قسمیں ہیں مدحی و مصلیٰ و

مصلیٰ و مدحی و مصلیٰ اور اس سے زیادہ جانا کہ

جو سکے۔ مثال درج کی۔

۱۱ غم زنت سے کون ہے جا پر

ہم سے خاں جو تبت کا سر (دار شوق)

مثال حسیہ رانی کی۔

۱۲ ظلم کیا کیا جانی کیا کیا ہیں

عشق میں بھی جانی کیا کیا ہیں

مثالی مصلیٰ و مدحی۔

۱۳ چکے چکے کہیں گے کہا

بہ کہہ کیا کیا بھی گہا (دار شوق)

۱۴ حاتم القوس پہنچ رہی فخرہ اور نظم ہی گتے ہیں

کہ ایک ایک فقرہ یا ایک مصرعہ یا ایک بیت

پیدا مصلیٰ ہوتی ہے

۱۵ ایک مصرعے کی مثال

جنتی جنتی جنتی جنتی جنتی

(دخت بنی نے جنتی جنتی جنتی جنتی)

کہ کام سے اشارہ کی یا جہات علی وغیرہ کوئی نام بہت
مال چھوڑ کر وہ کام سرزد ہوتا ہے اور شرعاً ناجائز
اگر کام حاصل ہوتا ہے عبارت کہیں بھی سما میں اسم مقدر طالع
بدلت حرکت و اشارت، اندازہ حاصل ہوتا ہے اور اسم
حاصل ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں ایک یہ کہ حرکت
اسم مطلوب بہ ترتیب حروف و ہر حرف حرکات و سکنات
اسم پر بھی اشارہ ہو۔ دوسرے یہ کہ حرکت اسم مطلوب
بہ ترتیب پانچ جائیں حرکات و سکنات کی طرف کوئی اشارہ
نہ ہو یہ اشارہ لے کر جہات کے نام کا سنا گیا تھا
سرزدی لگوڑی بھران زنگوڑی، حرکت حسن کے
پاؤں نہ ہوں، لطیفہ اس میں یہ تھا کہ بھران بھران کی
ان کا نام تھا۔

(۵۴) صنعت نغز (یا) چیتان (یا) بھلی
اس میں اعتبار ملاقات اور صفات اور خواص کے
کوئی چیز دریافت ہوتی ہے فرق تھا اور چیتان میں یہ
ہو کہ مقصد اصلی تمام حروف و الفاظ ہیں اور چیتان
میں مقصد اصلی اشیا کا ذاتی ہے پہلی آسان اور آواز
ایک مثال مویوں سے بھل
بکے سر پر اندھا دھبہ یا نغز

(۵۵) صنعت تاریخ - برہی غلام علی آزاد
صاحب سہو المرہان کہتے ہیں کہ ادیبان عرب نے تاریخ
کو تاریخ میں جگہ نہیں دی ہے یہ اصطلاح میں تاریخ ہے
جو کہتے ہیں کہ کوئی نقطہ یا فقرہ یا عبارت معرر یا
بیت ایسی تجویز کریں کہ اس کو مکتوبی حرکت کے مدد سے
سے حساب میں مسئلہ اور سال کی حقہ شادی یا
وفا کے معلوم ہوں یا نکاح خواہ قولہ فرزند یا
تفہیم کتاب خواہ روانی یا بادشاہ کے جلوس
یا کسی اور امر کے وقوع کا زمانہ سمجھا جائے حرکت
مکتوبی کو قید اس لئے ہے کہ جو حرکت لکھنے میں نہیں

آتے ان کے عدد محسوب نہیں ہوتے اور جو کہے جاتے ہیں
اگرچہ بڑے نہ جائیں ان کے عدد دیت جاتے ہیں مثلاً
لفظ الکثر لکھ کر تاریخ میں آئے ہیں اور ایک سے
تے عدد لیے جائیں گے اور غیر بدین اور عبد اللہ میں
الف کا ایک عدد لیا جائے گا اور الف محدودہ کے
تھانہ عدد لیے جائیں گے۔ اس لیے کہ وہ ایک الف
سحر کا اور دوسرا الف ساکن ہے اور بعض تفتیش میں
محدودہ کا ایک عدد دیتے ہیں اور بجزہ کا کہ اس کی یہ
صورت ہو (ر) بعض ایک عدد شمار کرتے ہیں بعض
میں چھوڑ دیتے ہیں اور عدد آئیں یہ تینوں صورتیں
جائز ہیں چہ اند کہ میں اپنے تفتیش کے بھی عدد سے
جائیں گے اور حضرت امام کے عدد مدح کے لیے جاتے
ہیں جو دستہ اند لکھ جاتی ہے خواہ جمعی کی خواہ
تغیر کی خواہ صدی اس کے چار سو عدد سے ہے
جیسے غایات وحشت و غیوم و رجوع، ان کا
حرکی یا فارسی مدورہ شکل آئے ہند لکھی جاتی ہے
اس کے پانچ عدد آئے ہند کے سے لے جاتے ہیں
جیسے ت، جتہ، صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہ کی اور
سنو یا تاریخ کے لغت میں وقت ظاہر کرتا ہے میں
تاریخ سے بمقابلہ زمانہ حال کے مدت اس قدر
گزشتہ کی ظاہر ہوتی ہے اور مادہ تاریخ عام
ہو خواہ نظم ہو خواہ نثر اند تاریخ و قسم کی ہوتی
ہے ایک صدی ایک سنوی اور سنوی فن سما کے
قبیل سے ہے صلوٰۃ وہ کہ جس سے لفظ کوئی زمانہ
معلوم ہو مثال صدی کی۔

بزار و مسند شخصیت و دود میں غرض
احسنی کا جانا ہوا وہ عرض لکھ
اور سنوی وہ ہے جس کے عددوں سے حساب چل
کوئی سنہ و سال پیدا ہوگا اگر مادہ تاریخ سنوی

نئے عدد مطلوب بغیر کی مٹی کے نکل آویں تو اسے
تاریخ کہہ دیا، تاریخ کامل کہتے ہیں۔
مثال سنوی کی۔

حضرت صورت نے لکھی یہ کتاب
درج حضرت میں محب ناد و غریب
مصرع تاریخ یوں مزدوں کیا
نعت محبوب خدا ہے یہ عجیب

اس میں بارہ سو اٹھانوے عدد بے کم و کاست
لکھے ہیں۔ (ماخذ از بحر الفوائد)
صنعت معنوی - نظم یا شعر میں سنا کوئی
خاص بات پیدا کر دیا۔ فارسی ترکیب اصطلاح
علم دہلی۔
قول الفیصل - اس شعر کی سبب سنو کی تجویز
نام صنایع سنوی بر ذیل میں اس کے اقسام
دہج کہے جاتے ہیں۔

(۱) صنعت طباق (یا) تضاد (یا)
مطابقت (یا) لکافو۔ ایسے الفاظ ہتھل
میں لائی ہند کہ معنی آپس میں ایک دوسرے
کے فی الجملہ ضد اور متقابل ہوں اور ان کی بھل کی
قیاس سے لگائی ہو کہ کوئی یہ نہ لکھے کہ یہاں تضاد
سے مراد ایسی دو چیزیں ہیں جو ایک بل میں
مادہ ہو سکتی ہیں اور ان میں اختلاف ہے کافی
ہوتا ہے جیسے سیاہی و سفیدی جگہ صنعت طباق
میں تضاد سے مراد معنی عام ہیں اور وہ یہ کہ
دونوں میں متغای و تقابلی ہو اگرچہ ان دونوں
میں جو مادہ تقابلی عام ہے اس سے کہ حقیقی
ہو جیسے قدم و حرکت میں یا ظہار و جیسے
جانے اندازنے میں اور نیز عام ہر اس سے
کہ تقابلی تضاد ہو جیسے حرکت و سکون میں تقابلی

ایجاب و سبب جو جیسے ہوتے اور نہ ہوتے ہیں
یا عدم و ملکہ کا تقابل ہو جیسے جیانی و نا جیانی
یا تقابل تضاد ہوتے جیسے باپ ہونے اور بیٹا
ہونے میں یا ادھ کی قسم کا تقابل ہو جیسے گری و
سردی وغیرہ۔

کچھ تری بات کو ثابت نہیں
ایک ہوں تو پانچ سات نہیں

(۲) صنعت ایمام تضاد و عدم میں
معنی ایسے جمع کیے جاتے ہیں جن میں باہم تضاد و تقابل
نہ ہو لیکن جن الفاظ کے ساتھ ان کو تعبیر کیا جاتا
ان کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد پایا جائے
اور یہ عام ہو اس سے کہ ایک کے معنی مجازی
دوسرے کے معنی حقیقی کے ساتھ جمع کیے جائیں
اور ان مجازی معنی کو حقیقی معنی کے ساتھ تضاد
جو یا دونوں کے معنی بخوبی کچھ کیا جائے اور
دونوں کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد ہوا اور
اس صنعت کا شمار بھی اقلام تضاد میں ہے۔

اللہ ربی بناؤں کہ گڑنے لگے نہیں کر
سکے رخصت کیا میں نے جو بیباختہ پن کا

بناؤں سے مراد صنعت ہو اور گڑنے سے مراد
خفا ہونا ہے اور ان دونوں معنی میں کوئی تضاد
نہیں البتہ بناؤں میں جس کے ساتھ تضاد کو تعبیر
کیا ہے اور گڑنے میں جس کے ساتھ خفا ہونے کو
تعبیر کیا ہے باہم معنی حقیقی کے تضاد ہے۔

(۳) صنعت ایمام (یا) توریہ
کے معنی وہم میں ڈالنے اور توریہ کے معنی چھپانے
کے ہیں اصطلاح میں ایمام اس کو کہتے ہیں کہ
ایک لفظ ایسا کلام میں واقع ہو جس کے دو
معنی ہوں ایک قریب کے ایک بعید کے اور

سامع کا گمان معنی قریب کی طرف جائے اور
شاعر کی مراد معنی بعید ہوں معنی قریب سے مراد
ہے کہ وہ معنی اس مقام کے مناسب ہوں اور
معنی بعید سے یہ مراد ہے کہ وہ معنی اس مقام کے
ناسب نہ ہوں لیکن ان کا مقصود ہونا با اعتبار
کسی قریبہ فنی کے ہوں یا ایک کہ دہم تامل سے
قبل معنی قریب کی طرف جاوے پس اگر قریب
داغ ہو گا تو غلط تدبیر ہو گا کیونکہ معنی قریب
معنی بعید کو نہیں چھپا سکیں گے۔

سکیش کو ہوس و پاش کا
پر دانے کو و چراغ کی جو دھواں شوق
لفظ نو کے دو معنی ہیں ایک شوق و آرزو دوسرے
شغل یعنی معنی بعید ہیں اور دوسرے معنی قریب
مگر یہاں یہ لفظ توریہ نہیں کہہ کر صرف شوق
کے معنی میں یہ قریبہ واضح ہو اور وہ یہ کہ پرغا
عاشقی میں ضرب المثل جو اول پہلے معنی میں
ہو اس کا جو لفظ ہو وہ بھی ان معنی پر دلالت
کرتا ہے۔

(۴) صنعت مزاعاة النظر۔ اس کو
تاسب، توہن، اتیلاط اور تلغین بھی کہتے
ہیں یعنی ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے معنی
آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سوائے نسبت
تضاد کے کچھ نہ نسبت رکھتے ہوں جیسے جن
کے ذکر کے ساتھ غن و جبل و باغین و مرد تری
وغیرہ کا ذکر کرنا یا اور کسی چیز کے ذکر میں اس
کے ضامات کو بیان کرنا۔

نہ حاجن میں تو اب آخر میں کہ جنت خلد
ہوں یہ اس کے ہاں جو باز خندہ گل
(۵) صنعت ایمام تاسب۔ لفظ

وہیے بیان کرنا کہ ان کے معنی میں کچھ نہ نسبت
مقصود نہ ہو یعنی ایک لفظ کے معنی سے اس کلام میں
کچھ نہ نسبت نہ رکھتے ہیں لیکن ان میں سے ایک
لفظ کے اور معنی وہیے ہیں ہوں اور دوسرے لفظ کے معنی
سے نہ نسبت نہ رکھتے ہوں جیسے ایک کلام میں
لیلیٰ و مجنون دونوں لفظ مذکور ہوں اور مجنون
دلیا نہ اور مردی کے معنی میں لایا گیا ہو پس ظاہر
ہو کہ دونوں لیلیٰ و مجنون کے معنی میں کچھ نہ نسبت
نہ ہوگی لیکن مجنون کے ایک معنی اور بھی ہیں یعنی
فتیس عاشق لیلیٰ کا لعب بھی مجنون ہے۔ اس
معنی کو لیلیٰ کے معنی سے نہ نسبت نہ رکھتے ہیں اور چہ کہ لیلیٰ
میں دہم ہوتا ہے کہ مجنون معنی عاشق لیلیٰ مراد
ہو گا اس جہت سے اس صنعت کا نام ایمام
تاسب رکھا کہ دوسرے معنی تاسب کا
دہم دلاتے ہیں نہ نسبت مراعات البتہ کے
مراعات سے ہے چنانچہ ثانی مذکور میں مجنون
کا ذکر لیلیٰ کی نہ نسبت سے مراعات البتہ
ہو اور اس وجہ سے کہ یہاں اس سے دیکھا گیا
مراد میں نہ قیس ایمام تاسب ہو غرض کہ
ایمام تاسب کو مراعات البتہ کے ساتھ
وہ نسبت ہے جو ایمام تضاد کو ثانی کے ساتھ
ہے صنعت ایمام میں اور ایمام تاسب میں یہ
فرق ہے کہ ایمام میں دونوں معانی کا ارادہ
جائز ہوتا ہے اور ایمام تاسب میں دوسرے
معنی منظور و ملحوظ نہیں ہوتے۔

نہ کیوں کر بیہ مجنون تازہ خوش دل لیلیٰ
کہ ہر جا دشت دشت پر سرانگول کا تھا
بیہ مجنون دشت شہد کے معنی میں ہو قیس مراد
ہیں لیکن لیلیٰ کے معنی مجنون کے دوسرے

صفت ثابت رکھتے ہیں۔

(۶) صنعت تشابہ الاطراف - کلام کو ایسے الفاظ پر تمام کریں کہ ان کے معنی ان سے مناسبت رکھتے ہوں جو جبرائے کلام میں مذکور ہوں ہیں مثلاً احناسے کلام کے الفاظ ملت ہوں احناسے کلام کے یا اس کے متعلق ہوں یا اس پر دلیل ہوں یا اور اس کے طور سے ہوں پس گویا دونوں طرف کلام کی معنی ابتدا و انتہا باہم مناسبت رکھتی ہوں اور انتہائے کلام کا الفاظ خواہ عام ہوں یا خاص سے زیادہ ہوں۔

مری یاں گردش باد جامہ ہدی
کاش لاتے نہ دست و پا ہوا

معنی ثانی کے آخر میں پا کا لفظ ذکر کیا جو اولیٰ صاحب پر گردش کے جو معنی کے لول میں واقع ہے ایسے ہی لفظ کو جامہ ہدی سے سمجھ سکتے ہیں لیکن اس قدر کہ دونوں کا ذکر بعد لفظ و نشر معقول تر ہے۔
(۷) صنعت سوال - جواب - یہ صنعت بھی ایک مصرع میں کہا ایک بیت میں آدھ بھی دیکھیں جہاد اچھی ہے مطلع استہدین میں گھاسے کہ صنعت سوال و جواب کو صنعت مراجعہ بھی کہتے ہیں۔

پوچھا کہ طلب - کہا خاغت
پوچھا کہ سبب - کہا کہ منت (محرر)

(۸) صنعت اطراف - ہر شخص کی طرح یا ذرت بیان کرنا مقصود ہو لہذا اس کے آباد اجزاء کے نام، ترتیب و ملاقات یا سکوس اس ترتیب یا غیر ترتیب بیان کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس بات کا خیال رکھیں کہ درمیان میں ان اسما کے کوئی ایسا لفظ داخل نہ واقع ہو جو نسبت پر مشتمل نہ کرتا ہو جیسے زید و فاضل بن عمر و یار و بن عمر و تاجر

بن خالد بن خالد میں فاضل کا لفظ اور دوسری جہاں جہاں کا لفظ داخل ہو اگرچہ اس سے کوئی فرق نہیں مگر نظم الفاظ میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

اب راعی عارقم سے ہے و لہذا اخبار
فضل بن شعیب ابن اوس، ایک قصیدہ

(۹) صنعت ارضاء - شاعر کے فتنے اور نظم کی بیت میں کلام آخر کے قبل ایسا لفظ لائیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ شعر میں کچھ لفظ یہ ہو گا یا بیت کا قافیہ یہ ہو گا بشرطیکہ ہدی کا ہر پہلے معلوم ہو پس اوصاف کی وجہ سے اس کو آخر کا لفظ معلوم ہو جاتا ہے اور ہدی کی وجہ سے اس کی صورت معلوم ہو جاتی ہے اور ہدی کی وجہ سے کے قیاس میں جاتا ہو کہ ایسا حرف ہونا چاہیے اور عارضہ میں رہنے میں نگہبان مقرر کرنے کے معنی میں ہے جیسے ڈاکو اپنی جانب سے راستہ پر آدھی اس لیے مقرر کر دیتے ہیں کہ وہ اس بات کی اطلاع دے کہ قافلہ جہاں رہا یا اس کے آدھی دن سے متاثر کر سکتے ہیں یا نہیں اور وہ اختیار بھی رکھتے ہیں یا نہیں اور یہاں معنی نفی اور مصلحتی میں مناسبت ظاہر ہو اور وہ ہے کہ وہ لفظ جو کلام آخر سے قبل آتا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس نظم کا قافیہ یہ ہے اور اس شعر کا لفظ آخر یہ ہے۔ اس صنعت کو تشبیہ بھی کہتے ہیں صنعت میں تشبیہ و عارضی اور چاندنی کے معنی میں ہے۔ اس صنعت کو تشبیہ اس لیے کہتے ہیں کہ جیسے چاند کے خطوط ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں اسی طرح اس صنعت میں بھی الفاظ کلام کے ایک دوسرے کے ساتھ ملائم اور موافق ہوتے ہیں۔

جو جہر گ پھر اکوئے یار سے قاصر
تو دوستوں نے مرے رگہ دیا نرا خط
مجھے یہ ڈر ہے کہ قاصر کمال معطر ہے
کہیں کرے نہ کر جائے اندر رخی خط
وہ سرے شعر کے پہلے مصرع میں معطر کا لفظ آتا ہے۔

(۱۰) صنعت تاکید لہجہ یا یشبہ الہجہ - ترتیب کی تاکید ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ وہ جہاں سے مناسبت رکھتے ہوں جن وہ لفظ ہر جہاں پر دلالت کرتے ہوں لیکن فی الحقیقت ہر جہاں تاکید کرتے ہوں۔

نہیں کوئی حل میں اس کے قزاق
غیر العزہ چشم متناک

شاعر نے مصرع اول میں بیان کیا کہ مصرع کے حل میں ایک بھی قزاق نہیں ہے تمام قزاقوں نے قتل کرنا مصرع جو پھر عزہ چشم متناک کو ان قزاقوں میں داخل نظر آئے اس کا استثناء کیا ہو مالا کہ چشم متناک کا عذرہ کسی کے عہد میں موجود ہونا بھائی نہیں بلکہ مصرع میں داخل ہو اسی لیے کہ مشقوں اور خوب رویوں کا موجب ہوتا اہلیت اور آسائش اور جن خیر پر مال ہے۔

(۱۱) صنعت تاکید لہجہ یا یشبہ الہجہ - مصرع کا یہ لہجہ بالمشابہ لہجہ کی یعنی ہر جہاں تاکید ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ وہ جہاں مناسبت رکھتے ہوں اور جب عذرہ کریں تو ہر جہاں تاکید ہو لہجہ۔

کے ہر گھ کو دینے سو سو باد
پر نہ دے عذر یہ باد سالی
مقصود باتیں مصرع دوم ہے شاعر نے اول اس

شعاع سے جس کا ذکر اوپر کے شعروں میں ہو تمام ان چیزوں کے دینے کی نفی کی ہے جن کے دینے کے لئے ہرگز کو سو سو بار کہتا ہے پھر ان چیزوں میں سے فریضے کو مستثنیٰ کر دیا جب حرمت استثنائے کو ذکر کیا تو مستثنیٰ ہوا کہ ظاہر اس کے بغیر یہ حال چیزوں میں ہے جن کے دینے کی نفی کی ہے کسی چیز کا دینا ثابت کو ہے لہذا جب سرب کا ذکر کیا تو نفی نفسہ خدمت نکلی۔

(۱۲) حضرت الحاکم بکریؒ بالکل بشرہ

پیچیدہ اور بگڑا ہوا اور وسیع فضا والی حالت میں
 تعینت سپہ عالی خلائ میں ہو کر جبکہ اطلاق کلی کا
 جز پر تعظیم کے لیے کوئی بھی جیسا کہ اس آیت میں
 بیان ہوا تعظیم کا ان امتیاز اس کے
 معنی مغیر ہونے یہ بیان کیے ہیں کہ ایسا ہم پر جو
 اس بات کے لایع صفات غیر ان میں جیسے تھے خدا
 امتیاز تھے ۔

صدقہ دل سے جو کچھ تیرے قدم
ایک ہی دن پہنچا دلیا جو مائے غم سرد
یعنی ایک شخص میں تمام دلیوں کی خواہاں اور کمال
جمع ہونے کی وجہ سے ادلیا جو مائے ۔

دعا حضرت سید - یہ صفت اس طرح ہے کہ ایک شے کی صفت سے ایک اور شے اسی طرح کی صفت حاصل کرے اور اگر اس سے بالاتر ہو جائے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ پہلی شے اس صفت میں ایسی کامل ہو کہ اس سے ایک اور شے اسی طرح کی حاصل ہو سکتی ہے ۔

آتشِ غم ایسی کچھ بھڑکی کہ دل میں بڑیا
داغِ دل سے آفتابِ روزِ محشر اُٹکا
اس جگہ دل کے داغ کی سوزش میں سبائے منظور
یعنی داغِ دل کا سوزش میں اس مرتبے کو پہنچا

کہا کرتے آفتاب مائل ہو گئی۔

(۱۴) صنعت مقابلہ۔ اس کو کہتے ہیں کہ
 ادیا زیادہ معافی مترادف کے معانی پر بیان
 ہے اس قدر معافی کر کہ یہ ادبیہ تمام معافی پہلے
 معافی کی ضد ہیں اور بیان ان کا علما نزدیک ہو
 جیہ اس طرح کہ جو معافی اول بیان کیے جائیں
 ان کے مقابل کے معنی بھی اطلاق کے معانی اور
 ہوتی اور یہ نیز معافی ہوتی اور ان کے مقابل کے معنی
 بھی دوسرے نیز ہوتی اور جو معافی نیز ہوتی ان کے
 مقابل کے معنی بھی نیز ہوتی اور ان کے معنی
 مراد یہ کہ یہ ایک معافی نہ کہتے ہوتی اور نہ ہوتی
 قائل و متناسب ہوتی ہیں جو ادیا زیادہ
 معافی ذکر کیے جائیں ان میں سے ایک دوسرے
 کی ضد ہونا چاہیے اور یہ معنی ہیں کہ ہر معنی
 قائل و متناسب کہتے ہیں بخلاف مراد
 کے کہ اس میں معافی کا متناسب و قائل ہونا شرط
 ہے پس صنعت مقابلہ اور مراد مراد انگریز میں ہی
 فرق ہو۔

نات گزری دن ہمارا وہ پہلو سے گیا
دل جو نے کو فتنہ اب داغ پہر گیا
نات اس گزری دو لفظ ذکر کیے غیر دن اس
و دو لفظ بیان کیے رات کے مقابل دن اس
گزری کے مقابل ہوا ہی۔

(۱۸) صنعت کمال الفنون (۱۹) صنعت توجہ نہ
یا ترشہ پیرج یا دم و غیر کسی کے کلام میں دو چیزوں کا
احتمال ہو گا اور اس میں دو چیزیں یا ہم تفاوت کا طاقت رکھتی
ہوں گی کسی کو جس نے ہوا اور بری اور بھلائی ان کی اپنی صفت
اور خاصا صفت مقام ہوا کسی قرینے سے معلوم
ہو سکے اور بعض جاگہ قرینہ بھی کم ہو جائے اور

سائین کو دو معنی پر پہلی اختلاف کے بیان
چوں :-

جب سنا حال اس پری سکرے کچھ حن و شباب
شبیہ سنا ہو گئے ہندو مسلمان ہوئے آتش
دوسرے مصرعے میں دو جہیں ہیں ایک
کہ شبیہ نے ذہب الہی صفت کا اختیار کیا
اعد ہندو نے اسلام قبول کر لیا دوسری یہ کہ
الہی صفت نے نہر شیعہ اختیار کر لیا اہل مسلمانوں
نے اسلام چھوڑ دیا ہندو ہو گئے ۔

۱۶۵) صنعت تدارک اندازاں کی ہر
کی تعریف خیر باد غت میں ہیں کی ہر کہ مشاعر
درج اس طرح کہ کہ گمان ہو کہ نہ مت کرتا
سے پھر جان لیں کہ درج کرتا ہو۔

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

(۱۷) ضلحت ہجویت - یہ بھی غلط ہے کہ
الضمن کے قبیل سے ہو کر ہر کام ختم الضمن
ہجویت نہیں ہو سکتا اس لیے کہ غرض الضمن

عالم پر خواہ طرح و بچو پیدا ہوتی ہو یا
اندک ہی مسخوں جو با ہم تضاد رکھتے ہوں
اسد مجبور میں بچو کا ہونا ضرور ہے۔
حادث ان دنوں ایسی بڑھائی ہو رہا ہے
کہ شیر و گلو بیٹے میں ایک ہی گھاٹ پڑی

(۱۸) صنعتِ قتیق و بیج - یہ پھل صحت
مخمل اضدیہ کے قبیل سے ہے وہ یہ ہے کہ
ایک کلام متضمن ہنوں کا ہے دوسرا کلام
ایسا مذکور ہو کہ وہ ہنوں کے شیبے کو دقت
کرتے۔ اکثر یہ بات اشعار میں پائی
جاتی ہے۔

دار تا ہرل تھادی میں ہر بار
آشناؤں میں سب بڑائی یاد
تم کو لازم ہو پکڑ دیگے میرا
ہاتھ میں لہر ہا بہت دیکھتا رہتا
(۱۹) صنعت تجاہل عارف - اور
سکائی نے نفاذ علوم میں اس کا نام سوت
العلوم ساق وغیرہ دینی رول کرنا معلوم کا
بجائے ادا کرنے چیز معلوم کے لکھا ہو اور
تجاہل عارف کہنا مناسب نہیں سمجھا ہو اس
سبب سے کہ اس طرح کا کلام قرآن مجید
میں بھی واقع ہو پس تجاہل سے نامزد کرنا
اچھا نہیں ہے کتاب خدا عتق میں مزاج
الکتاب بالیقین اس کا جو نام رکھا ہے
شاہدہ بھی اسی بنا پر ہوا اور یہ صنعت
اس طرح سے ہو کہ کسی چیز کی نسبت باوجود
علم کے اپنی بے خبری کا سر کی جائے برصورت
جاننے والے کے تجاہل سے کوئی فائدہ اور
مکتہ فائدہ ہوتا ہو اور یہ دو اقسام میں
دیکھ حرف تردید کے ساتھ دوسرے یہ کہ
بے حرف تردید کے ہوتے حرف تردید کے ساتھ
ہو نہ حرف حلقہ ذن خطا دبر کے آگے اس
یا اثر دیا ہو فوج سکندر کے آگے اس
برصورت یہ شخص خوب جانتا ہو کہ خطا دبر کے
آگے پاس ذن حلقہ ذن ہو گرا ہے آپ
کو اس کا قراء دیا ہو اور فائدہ عیاں
ذات کے خطا دبر کو احاطہ کرنے بیگانہ ہو
شان خبر حرف تردید کے۔

صنعت کہے میں جبری بھی کہہ سکتے
کہاں ہو کس طرف ہو اور گھبرا جاتے

میاں تجاہل سے کر کے بار کیلئے میں تھیں سافہ
(۲۰) صنعت لطف و شہرت - یہ مراد ہو کہ
چیزوں کا ذکر کیا جائے اور نشر کا مطلب
ہو کہ ان چیزوں کے مناسبات کو بغیر تعین کے
بیان کریں۔ بغیر تعین کی قید اس لیے ہو کہ تعین
کی قید تقسیم میں ہوتی ہو یہ صنعت تین قسم
ہو ہے۔
(الف) لطف و شہرت - اس میں تفصیل
ترقب کے ساتھ ہوتی ہو اس لطف و شہرت کی
دو صورتیں ہیں ایک لطف اور اس کے بعد
ایک نشر بیان کریں۔

سر دگل پر نظر تفری و بیل نہ چلے
آدے گر بانغا میں وہ سر و گلستان بیدار
دوسری صورت یہ ہے کہ ایک لطف و نشر
بیان کوئی پھر اسی لطف و نشر کو لطف قراء
دے کر اس کا نشر نہ کر دیں اسی طرح
دو تین یا زیادہ جان کسم ہو سکے۔
چشم دگوش یار سے دنیا میں تادھوئی ہو
نرگس دگل کو خدا نے کور دگر پیرا کیا
(ب) لطف و نشر غیر مرتب اس میں مناسبات
ہر ایک چیز کے بلا ترتیب دہم دہم ہو کر
ہوتے ہیں۔

محبتی محبتیں بھاگ جاتی تھیں روتے تھے خاک
قبول سے نہیں جیم سے رو میں تھوڑے سے شہر
(ج) لطف و نشر مکرر ترتیب اس میں
ہر ایک چیز کے مناسبات کی ترتیب الٹی ہوتی
ہے۔

ذلیل مداحی رخ روشن خطایا
اعلا دہلی کو ذکر کیا پھر مداحی کو اور باغ ہو

بہ اس کے رخ روشن اور خطایا کو ذکر کیا
نشر ہے۔ ذلیل کو خطایا سے مناسبت ہو اور
مداحی کو رخ روشن سے۔
(۲۱) صنعت جمع - میں کی چیزوں کو ایک
علم میں جمع کرنا۔

بوسے گل ۱۰ اول اور چہ رخ منفل
جوئی دم سے نکا سر پریشان نکا - غائب
تینوں چیزوں کو پریشان کے ساتھ ملنے میں جمع کیا
(۲۲) صنعت تفریق - ایک ذمہ کی دو
چیزوں میں فرق ظاہر کرنا۔
عشق میں نسبت نہیں میل کو پرانے کے ساتھ -
دہلی میں وہ جان دے یہ بھر میں جیتی رہے نکا
میل و پردان نوع عشق میں فریک ہیں ان میں
فرق بیان کیا کہ پردان و میل میں جان دیا ہو اور
یہ بھر میں جیتی رہتی ہے۔

(۲۳) صنعت تقسیم - چند چیزوں کا ذکر
کرنا اس طرح کہ ہر ایک کو ان کے مناسبات پر قبیل
تقسیم کے عینم کرنا۔ اس میں اور لطف و نشر میں فرق
ہے کہ لطف و نشر میں تقسیم کا حکم کہ طرف سے خبریاتی
غالب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس
سے تعلق کر لیا ہو اور تقسیم میں جو حکم مناسبات
تبادلیا ہے۔

تیرا اقصیٰ ہے ملک کا کھانا ہو خرم
کانہ ذن و ذمہ و ذمہ کہ ذن و ذمہ
ذنب و ذنب وہ جس سے پڑا ہے نہ نہ
اور وہ کہ ہوا خواہ ہوں روشن نکا
اعلا دہلی کو ذنب و ذمہ کا ذکر کیا پھر
ذنب اور ذمہ کا طرف اور اس سے خبریاتی
تقسیم کے منسوب کیا اور ذنب و ذمہ کا طرف

خیر خواہوں کا دشمن انھیں ہونا ایسا نہیں ہے کہ کسی
کیا۔

(۲۴) صنعت جمع و تفریق میں دریاغ
چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنا اور ان کے فرق کا ہر
کرنے کا یہ صنعت ہے اور صنعت تفریق کو نکال کر
کے نہیں بلکہ اگر کسی میں سے کوئی چیز
بھی نکال دے تو اس کا وہ آباد نہیں رہتا

کوئی چیز اور بہت کو ملے کر کسی میں کیا قرار دیا
پھر فرق یہ نکال کر بہت اس قدر آباد نہیں۔

(۲۵) صنعت جمع و تقسیم
چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنا اور ہر ایک کو ایک
چیز کے ساتھ منسوب کرنا۔

سے حیات و موت میں بارگاہ بالائے سر
و ان میں بالائے سر بالائے سر
پچھلے صرح میں صنعت جمع کا اور دوسرے میں
صنعت تقسیم

(۲۶) صنعت جمع و تفریق و تقسیم
کو اول ایک حکم میں جمع کرنا اور ہر ایک کو ایک
فرق کا ہر کیا جائے پھر ان میں سے ہر ایک کی حرکت
ایک چیز کو منسوب کرنا اور ان میں ہر ایک کو ایک
میں جمع کرنا صورت سے خالی نہیں۔

سب سے بڑا علم اور وہ خالی جاب
پانی نہیں ان سے نباتات اور جانور
پر کرے ہونا اور ہر ایک وقت میں
الہ ہندوں کو بچنے سے لے کر ہر ایک
اولیٰ ہندو اور ہندو کو خداوت میں جمع کیا جو
ان میں خداوت میں تفریق کرنا اور تقسیم منوبات
کو بیان کیا۔

نکال کر اور ہر ایک کو خداوت میں جمع کیا

پیدل ہوں یا سوار ہوں یہ دو وہ چارے
پچھلے صرح میں اس کا شمار ہونے کے حکم میں ہر ایک
نکالنے والے کو جمع کیا اور ہر ایک کو ایک
اور سوار ہونے کی بات تفریق کی کہ پھر ان دونوں
کو یوں تقسیم کیا کہ پیدل کے دو حرکت ہو جاتے تھے
اور سوار کے چار۔

(۲۷) صنعت رجحان
بیان کرنا کہ ہر ایک صنعت کو بال کے دوسری
صنعت پر کوئی سے بتر ہو جو کرنا کی فائدہ
اور نکلنے کی طرف سے۔

رجحان
آخر سے بھی آجود میں ہر ایک رنگ
اشد و مشتری وہ گوہر ہر ایک رنگ
آنکھوں سے لگائے ان کو کچھ ہر ایک

گوہر ہر ایک زور چشم کو تر ہر ایک رنگ
پچھلے اشک کو گوہر کیا پھر اس میں سے ہر ایک کے
زور چشم کو تر اور یا بیان رجحان کی طرف انکوں
کی طرف میں ترقی

(۲۸) صنعت حسن و قبح
چیز کی علت کے لئے علت قرار دینا مثلاً کہ وہ اس کی
علت ہو اور وہ صنعت معلول میں خواہ فی نفسہ ثابت
ہو یا نہ ہو۔ اگر وہ صنعت فی نفسہ ثابت ہوتی ہے
تو ان میں اس صنعت کے واسطے نقطہ علت کا ثابت
کرنا مقصود ہوتا ہے اور اگر وہ صنعت فی نفسہ ثابت
نہیں ہوتی تو وہاں علت کے بیان سے اس صنعت
کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور وہ صنعت کوئی
نفسہ ثابت ہوا اور اس کے واسطے علت کا ثابت
کرنا مقصود ہو وہ دو صرح پر جو ایک سے دوسرا
پھر ان میں ہر ایک علت کے واسطے
کوئی اور علت لکھا ہوا ہر ایک دوسرے پر کہ سوا اس

کے کوئی اور علت لکھا ہوا ہر ایک دوسرے پر کہ سوا اس
نفسہ نہیں جو اور علت کے بیان کرنے سے اس صنعت
کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور وہ بھی دو صرح
پر جو ایک سے دوسرا ہر ایک دوسرے پر کہ سوا اس
اور دوسرے پر کہ سوا اس ہر ایک دوسرے پر کہ سوا اس
قسمیں ہیں اور اس کے لفظ علت میں سے یہ
کو تشبیہ اور استعارے کے ذریعے سے اس میں ہر
اول یہ کہ وہ صنعت ثابت ہو اور علت لکھ کر
کے سوا اور علت لکھا ہوا ہر ایک

پچھلے صرح میں ہر ایک علت کی
دیا ہے ہر ایک علت میں ہر ایک
(ایراہنہ)

سب سے بڑا علم کے لئے اس بات کی علت بتایا ہے
کہ ہر ایک بیان امام حسین کی تشنگی کی وجہ سے تیاب
نہیں اور ہر ایک دوسری علت میں ہر ایک
وہ یہ کہ جو انکے سے زمین پانی میں پیدا ہو کر
نہ سے لگائی ہیں۔

دوسرے یہ کہ وہ صنعت ثابت ہو اور
ہر صنعت شاعر نے پھر ان میں اس کے سوا کوئی
دوسری علت لکھا ہوا۔

مٹی زمین سے جو نکلے ہیں ہر ایک شعلہ
کوئی جہاں سوختہ ملتا ہے خاک ہر ایک
مٹی کا زمین سے لیجی درختا ہے زمین سے ہر ایک
شعلہ صرح نکلا فی نفسہ ثابت ہے لیکن علت
اس کی شاعر نے یہ بیان کی کہ کوئی جہاں سوختہ
نہ خاک جہاں رہا ہے حالانکہ یہ علت محض شاعر
کے خیال پر مبنی ہے اور کوئی دوسری علت بھی
اس جگہ لکھا ہوا نہیں ہے۔

تیسرے یہ کہ وہ صنعت ثابت ہو اور ہر ایک

• ہرگز اس صفت کا ممکن ہے۔

مرتبہ کم حرم و خدمتے جلال ہو گیا
آفتاب آفتاب ابرو سپا کہ تارا ہو گیا

رفت کی دوس سے مرتبہ کاکم ہوتا صفت غیر
تہتہ ہو کہ نہ متبادر ہو کہ رفت کی دوس کرنے
سے انفرادی ہو لیکن امر ممکن ہو اور اس کی علت
مصرع ثانی میں مذکور ہے لیکن جب آفتاب اپنی حد
اور اپنے پناہ پر جائے تو طبع بہت چھوٹا معلوم ہو
لگے گا پس دوس رفت سے مرتبہ کاکم ہونا ثابت
ہو گیا ۔

چوتھے دو صفت ثابت نہ ہوا اور موجود ہونا
اس کا حال ہو۔

مٹھائی نہیں بھر کا دن کیا ہی اڑی دھڑا چھ
خود خیر قیامت نے سب گھر میں جلی رچوی
بھر کے دن کا دن حال یہ کیونکہ زمین یا سودج کی
گردش کی وجہ سے ایک حالت پر وقت نہ ہی نہیں
سکتا مگر پچھلے مصرع میں دولت بیان کی جو نہ اس
بات کو ثابت کرتا ہے۔

ادھ من اٹھیل کے ملنے یہ امر بھی کہ کلام میں بعد
 شک کے نہ کہد چونکہ اس میں علت مشکوک طور
 پر ہوتا ہے ادھ من اٹھیل میں اس کا ادھار ہوتا
 ہے اور علت کو علت متیقن ٹھہرنے پر امر ہوتا
 ہے اس لیے یا قسم اخیر من اٹھیل میں وہ نہیں
 زیرِ ذمہ ہے کہتا ہوں کہ اس کا علت
 تاویل نہ دیتے میں لایا خزانہ کیا
 نہ یو زی ہے کہوں کے ذریعہ کہنے کی علت بعد
 شک کے بیان کی گئی ہے چونکہ علت مشکوک ہے
 اس لئے من اٹھیل نہیں۔

(۲۹) مشقت مشاکمہ - دہریہ ذکر

اسی اور ان دونوں کو ایک جگہ ذکر کرنا جس کی راستہ
سے ایک ہی لفظ سے تعبیر کریں اگر کوئی یہ کہے کہ
صفت شاکلہ کو صانع لفظی میں داخل کرنا چاہیے
کیونکہ اس کا تعلق لفظ سے ہے تو ہم اس کا جواب
دیں گے کہ شاکلہ میں ایک سنی کو ایک ایسے لفظ
سے تعبیر کیا جاتا ہے جو اس سے فیر جاتا ہے اگرچہ
اس سنی کے لفظ کو بلا جاتا ہے مگر یہ امر تابع ہے
ان کے کہیں یا ان لائق توفیق

محبت کا بیڑا اٹھائی قیام
محبت کے اقرار اور وعدے کو پان کی خاصیت
سے بیڑے کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔
۱۳۰، صنعت مزاج و صبر۔ درہن شرد و جزا
میں ایسے واقعہ ہوں کہ ہمارے پہلے منہ پر حشر ہے
وہی دوسرے پر لکھا۔

وہ جو بولیں تو بات جاتی ہے
چپ رہتا ہے تو بات جاتی ہے
بولنا اور چپ رہنا دو حسن اور ان دونوں پر کسی
شے کا جانا سترتب ہوا ہے یعنی اولیٰ پر بات
کا احد و دوسرے پر بات کا ۔

(۴۱) صفتِ عکس - کام کے جتنے اجزا
کو قدم و دوزار کے دو سرا فقرہ یا فقرہ و فقرہ
جائیں وہ معنی دیتے چلے جائیں یہی عکس و عکس
سنہریہ میں اس لئے شمار کیا کہ اس میں آند عکس
سنی کا احساس کی تبدیلی ہے پھر غلطی میں تبدیلی
کا نتائج پر اس کے اعتبار سے وہ غلط
وہ اچھڑا علی الصمد کے کہ اس میں عکس گہمی دو
نقطوں میں ادا ہو جاتی ہے گہمی دو فقروں میں
اور گہمی ایک بیت میں ۔

شالی و لفظ کی ۔

دفعہ اشک کا شامے کا کیا یہ رنگ
کے چہ گئے مرے دیوارہ دزد دیوار
مثالی ہدف مری کی۔

وہ خدا کا دوست ہو اور دوست ہو اس کا خدا
کہیں نہ جو ناسخ محبت حیدر کر اہ کی
مثالی پوری بہت کی ۔

چراغ سبکدلی عاشق و مستان
چون مستان عاشق سبکدلیان

ان تینوں شعروں میں دو سطر مصرع پہلے مصرع
کا عکس پر اور اسی صنف کے قبیل سے یہ امر بھی
کہ ایک بیت کے تہذیم و تائیر الفاظ سے کوئی وزن
کر لیں۔ جیسے مصرع۔

تباؤ مرے جانی ہوئے کیوں مٹا کج سے
ہر کا نظریہ۔ خون مٹا میں خون مٹا میں
روز و رات۔

بانی قیاد مرے مجھے ہے کہیں فضا
شغفلان فاعلن شغفلان فاعلن - بحر ہدایت شمس
فذل تیسرا -

مرے تباہ مانی خاکیریں پہ لے سے
منا من مغور من مغور من
مذہب چھ تھا۔

عاجل سے تیار ہو کر مجھ سے فضا پرکے گیروں
مغفولی ناصح و تن مغفولی ناصح لیاں۔

(۴۲) صنعت القول بالموجب - بیان
 موجب جہم کے کمرے اور نئے وہ فرد طرح ہے جائز
 ہے مراد اسی سے یہ ہے کہ کسی شخص کے کلام میں کوئی
 لفظ واقع ہو تو اس لفظ کے معنی کو غلات مراد
 اس لفظ سے لے کے حمل کریں۔

الحظیفہ۔ ایک امریکی دولت سڑکی محفل

مثال ۱۰: دلفظ کی

و قصہ و سرود گرم تھی اود ایک زبڑی خوش
انسانی میں غیرت ناہید من صورت میں رنگ و رخسار
زلیخا طبیعت مجنوں صفت اپنے تاج کی کچھ مک
دکھارہی تھی ہر ایک ساز اس اصول و قانون کے
ساتھ بچ رہا تھا کہ مو فیان صافی مذاق بخود
جو کہ وہ میں آتے تھے وہ مذاق اور حصول
ذوق و شوق میں سروں کو جنبش گویا و منظراری
ہو گئی تھی۔ سارنگیوں کی آواز خوش انداز
پر عاشق زار و حلقہ دمت و حشت سے اپنا
گر بیان تا بہر ماں تا زار کرتے تھے اور طبلے
کی تھاپ پر دائیں بائیں کے لوگ عالم حیرت
میں بیٹھے تھے حالت رقص میں اس ماہ تمام
کا کبھی آگے بڑھا اود کبھی پیچھے ہٹتا اور ہاتھ
درا د کرتا اود چکچکری لینا اود سمٹ کر بیٹھ
جانا دل ہائے عشاق کو تہ و بالا کرتا تھا اتفاقاً
ایک جوان پری پیکر لڑیا شامل شیریں خصال
اس محفل میں ناز و انداز سے سج دیگے بیٹے بٹھا
تھا اس منقبہ کا دل اس شمع جال پر پانہ پڑا تے
کے قربان ہوا اود ذرے کی طرح اس خود شہ
آسان جوی پر دل و جان سے فریفتہ ہوئی بلکہ
بار اس کے منہ کو تکتی اود لاکھ جی سے اس پر
فدا ہو کر اس کے خط و قال کا تماشا دیکھتی اپنی
محفل میں سے ایک شخص یہ حال دیکھ کر صاف
تتا و گیا اود چرب زبانی سے بولا کہ بی بی جی
آپ کی تو آنکھ لگ گئی وہ مسکرا کر جوابی کیا کیجیے
صاحب خیز آئی ہو۔ اس شخص کی مراد آنکھ لگ
گئی کہنے سے یہ تھی کہ تم عاشق ہو گئیں مگر
خفیہ نے اخفا سے حال کے واسطے اس بات
کو خواب کی طرح لے جا کر اس نے مانجے اب

دیا کہ خیز آئی ہو شال نظم کی۔
آنکھ لگتی ہو تو کہتے ہیں کہ خیز آئی ہو
آنکھ اپنی جو لگی چہن ہنرخ اسبہیں نہیں
لوگوں کی مراد آنکھ لگنے سے خیز آنا ہوتی ہو
اند قائل نے آنکھ لگنے کے سنی عاشق ہونا
لئے ہیں۔

(۳) صنعت و احتیاج بدیل۔
کسی دلیل سے کلام کو دلیل کرنا اعداس کی وہ
صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ پسند حکمین
کے کلام میں قیاسیہ مطلوب کا حاصل ہونا کیونکہ
تکلیف کا کلام دلیل اور برہان پر مشتمل ہوتا
ہے اس قسم کو مذہب کلامی کہتے ہیں عرض
کہ صنعت ہونا اس کا اس وجہ سے جو کہ دلیل
یا اہل کلام کے طریق پر لائی جائے اہل کلام
کے طریق پر لانے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہیں
کی صورت قیاس استخانی یا اقترائی کے طور
پر جو کہ من کے مقدمات کے تسلیم کرنے سے
عقلی طور پر مطلوب کا تسلیم کر لینا لازم آئے
میں جو محبت اس طرح نہ لائی جائے کہ قیاس
استخانی یا اقترائی کی صورت اس سے
پیدا ہو سکتی ہو وہ صنعت مذہب کلامی
میں داخل نہ ہوگی لیکن مراد اس سے کہ محبت
اہل کلام کے طریق پر جو یہ جو کہ اس کی اس
کلام سے دلیل استخانی یا اقترائی کی صورت
پر مقدمات کا ترتیب و تباہی پر نہ یہ
صورت بالفعل بھی پائی جاتی ہو۔

و نیامی پڑا شہد ہے شکر شکنی کا
شیریں جو تخلص میں ہو نام سارا
اس شعر سے مطلوب اس طرح ثابت ہوتا ہے

ہو کہ دنیا میں تین محفل میں پڑا کا کلمہ خود و منور ہو خط
خیز زانی شکر شکنی کا مرکب تقدیری اخلاقی تین معنی میں
ایک سرور و تفسیر علیہ بابیہ ہتہ اود سلی اس پر معرنا آئینہ
قیاس خزان علی شکل ہی اود تفسیر اود چو تھی سے ادا خانا
اس دلیل پر ملاحظہ ہو اس تقریر پر مال معرنا تلی ہو
اس نے کہ ہم ہزار شیریں تخلص ہوا اود تفسیر علیہ بابیہ
صغریٰ ہو اود شیریں تخلص کی شکر شکنی کا شور و دنیا میں ہوا
کبریا اود تخلص اولیٰ تفسیر ہوا نام کی شکر شکنی کا شور و دنیا میں
پڑا اود تفسیر شکر شکنی کا اس طرح جو شیریں تخلص نام
ہوا اود تفسیر شیریں تخلص کا شہد و نیامی پڑا ہو۔ کبریا
تفسیر ہوا نام کی شکر شکنی کا شہد و نیامی پڑا ہے۔
اود تفسیر شکر شکنی کا شہد و نیامی پڑا ہے۔

شیریں تخلص نام ہوا اود شہد ہے اود شکر شکنی
کا شہد و نیامی پڑا ہے شیریں تخلص کا
کبریا تفسیر ہوا نام کی شکر شکنی کا شہد
و نیامی پڑا ہے اود تفسیر مطلوب تھا۔
مشبہ کی صنعت و محبت جگر اوج میں
جب کہ ہم جو کہ معصوم جو کہ معصوم
شاعر نے اپنا مطلب یوں ثابت کیا جو کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
معصوم ہیں اود حضرت امام حسین ان کا
بھڑ ہیں اود معصوم کا جز معصوم ہوتا ہے
تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
بھی معصوم ہیں۔

اود دوسری صورت یہ جو کہ جلا م
تمثیل پر مشتمل ہو اس کو مذہب فقہی کہتے ہیں
فقہاء یعنی علمائے اصول اپنی اصطلاح میں
اسے قیاس کہتے ہیں تمثیل میں استقراء اور
قیاس منطقی کہ کچھ کچھ دونوں پہنچاتے ہیں

چرا اہل ادیان میں ایک سنی دوسرے سنی کو نہ
نہیں دیتے۔

کیونکہ اس بات سے رکھوں جان عزیز
کو نہیں دے لے ایاں مسرت
ایک سنی تو ہے کہ اس سے جان عزیز رکھوں گا
تو وہ ایاں لے لے گا اس لیے جان کو عزیز نہیں
رکھتا تاکہ ایاں نہ لے جائے۔ دوسرے سنی یہ ہیں
کہ اس بات پر جان قربان کرنا بین ایاں پر ہر
اس سے جان کیونکر عزیز رکھیں گے۔

(۳۶) صنعت مہالہ - میں کسی اس کو
شہد و صنعت میں اس حد تک پہنچا دینا کہ اس
حد تک اس کا پتہ چلا محال ہو یا بعد چاہے تاکہ نہ
دائے کو جان نہ دے کہ اس صنعت کا ب
کوئی رتبہ باقی ہے۔ اہل دین کی تین قسمیں ہیں
تبلیغ، اخلاق، فلو۔ تبلیغ اسے کہتے ہیں کہ
ہر تائیں کسی اس کا احاطہ نہ کیا مقل
دات کے نزدیک مکن ہو۔

دوسرے شام سے کی ہر نہ مہالہ کا
وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا شہد
یہ بات عقل و عادت کی وہ ہے مکن ہے کہ
حاشق اپنے مستحق کے انتظار میں رات بھر
جاگے۔

افراق اسے کہتے ہیں کہ مہالہ ترسہ عقل
مہالہ عادت ہو۔

عزیز دوسرے سنی میں تیرے
سکھ لے رسم و رواج جو پانی
مکن ہے چیز یا گو مہالہ و غیرہ کو نہ مارے اس
مہالہ کو کہ مہالہ عادت بات محال ہو۔
غلامیہ جانے کو کہتے ہیں کہ مہالہ قیاس

اہل دین میں اہل عقل و عادت دونوں کے
نزدیک متبع اور محال ہو۔ جاننے کی یہ قسم تین
ہے۔

برق پہنچے نہ کہیں دوز میں گراہ رکابہ
گرد کی طرح رہے تاکہ یکے صر
برق دھرا کا گھوڑے سے رہا عادت عقل
دونوں کے نزدیک محال ہے۔

(۳۷) صنعت تجتیب - کسی چیز پر تجتیب
کوئی کسی فائدے اور عرق کے واسطے۔

زخم کھایا نہ ہر کھا یا بھی تو کچھ ہوا نہیں
دیگر زخمی مرگ کو کیا جانے کیا چھایا
روت کے۔ آنے پر تہہ ہے اور گراں جانی
میانہ۔

(۳۸) صنعت جامع التائین - میں
ایہ بات یا فقرہ یا مصرعہ کہ اس کو پڑھیں
تو دوزبانوں میں معلوم ہو جیسے یاد آ جائے تو
بتر ہے۔ یہ فقرہ نادک اور اہل دوزبانوں
میں معلوم ہوتا ہے اور سنی ہی دیکھے نادک
میں اہل مقصود ساکن سے سنی ہونے کے اسے
یا تیرے بگ بھر ہے۔

نالہ تم جو کچھ نزع میں پاؤ گے نظر
جو نہ پاؤ گے مکن اور نہ پاؤ گے نظر
(۳۹) صنعت زور و شین - کام کہ ایجاد
صورت و عادت کے بغیر مہالہ لفظ کے دوزبانوں
میں پڑھ سکیں۔ مہالہ فاجہ ہے ایک خط میں لکھا
ہو یا نہ مہالہ بستر یا نہ بستر - عربی و فارسی
عربی و ہندی میں بھی یہ صنعت مہالہ ہوتی
ہے مثلاً عربی اے جانی و جانی بیت جانی
یعنی تحقیق مکان کے دروازے کا پانے دوا

پاس آیا۔ ہندی میں ان پانی یا پیت جانی
(۴۰) صنعت ذوق کشہ - کام یا غیر لفظ

حرکات تین زبانوں میں پڑھا جائے۔ جیسے یہ
نقزہ۔

عربی - جیتی خود تریح - یعنی خوبصورت
نازک اہل دوزبان محبت میرے گھر آنے کا لالہ
رکھتی ہے۔

فارسی - جیتی خود بریر - ہندی - جیتی خود
(۴۱) صنعت مہالہ - میں کسی اس کو

شہد و صنعت میں اس حد تک پہنچا دینا کہ اس
حد تک اس کا پتہ چلا محال ہو یا بعد چاہے تاکہ نہ
دائے کو جان نہ دے کہ اس صنعت کا ب

کوئی رتبہ باقی ہے۔ اہل دین کی تین قسمیں ہیں
تبلیغ، اخلاق، فلو۔ تبلیغ اسے کہتے ہیں کہ
ہر تائیں کسی اس کا احاطہ نہ کیا مقل
دات کے نزدیک مکن ہو۔

دوسرے شام سے کی ہر نہ مہالہ کا
وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا شہد
یہ بات عقل و عادت کی وہ ہے مکن ہے کہ

حاشق اپنے مستحق کے انتظار میں رات بھر
جاگے۔
افراق اسے کہتے ہیں کہ مہالہ ترسہ عقل
مہالہ عادت ہو۔

عزیز دوسرے سنی میں تیرے
سکھ لے رسم و رواج جو پانی
مکن ہے چیز یا گو مہالہ و غیرہ کو نہ مارے اس
مہالہ کو کہ مہالہ عادت بات محال ہو۔
غلامیہ جانے کو کہتے ہیں کہ مہالہ قیاس

انتیاد کیا اس ترجمے میں بھی یہ لطیفہ ہو کہ ان کے منقذ
زمانوں کے شخص کی طرف اشارہ ہو۔

دوسری صورت ہے جو کہ کوئی طور پر ترجمہ ہو۔

لیتا ہوں کتب غم دل میں سبق ہنوز
لیکن یہی کہ رفت گیا اور ہم در تھا

(۴۲) صنعت سلسل - لغت میں سلسل ہے

ہونے کے معنی میں جو اصطلاح میں مراد اس سے

یہ ہے کہ شاعر چند الفاظ لے کر لے لے کر لے لے کر

جا کر ان کو دوسرے معانی کے ساتھ لائے۔

ہے آج جو یوں خوشنما در سحر رنگ شفق

پر تو ہے کس درخشاں کا لور سحر رنگ شفق

من گل ہر تابانے جوش گل سیراب نے

کیا باغ میں چکا دیو سحر رنگ شفق

دیکھ مجھ میں ہر گل آلودہ نیم جنگ

نہلت ہے پانی ہر گلیا لور سحر رنگ شفق

شاعر مصرع اول میں در سحر رنگ شفق کو

شعور و یا پھر اگلے مصرعوں میں ان دونوں الفاظ

کو ہر ایک جگہ ملنے والی معانی کے ساتھ لایا ہے۔

(۴۳) صنعت تقسیم سلسل - مراد اس

صنعت کا یہ ہے کہ شاعر ایک مصرع یا ایک بیت

میں چند چیزیں مدح کرے دوسرے مصرع یا

بیت میں چند لفظ لائے کہ ہر ایک کی طبیعت

مناسب ہو جائے۔

تیرا مجلس میں نہ ہر وہ گہراں

اک دعا کو دم ہے خدشا (سید ابوالفتح)

(۴۴) صنعت ابدال - لغت میں ابدال

ہائے دوحہ کے سکون سے ایجاد کو کہہ دیا

نہانے کے معنی میں ہے۔ اصطلاح میں اسے

مخرب لائے۔ اگرچہ یہ چھوڑ حقیقت میں

ہے کوئی صنعت نہیں بلکہ اشعاروں کا کام

یہ ایسا ہے۔

تا کہ نہ تیرے حید نہ چھوڑا زمانے میں

ترجہ ہے مرغ قبلہ نا آشیانے میں

مرا سینہ ہے مشرق آفتاب باغ ہجر کا

ملوح صبح شتر جاگ ہو میرے گریبان کا

یہ دیکھو کہ صنعت ابدال میں صنایع لفظی

میں نہ کو رہی وہ یا نے تھکان سے ہے

چراغ افکار کے مولع نے لفظی کی ہو کہ ہے

موصوفہ کے ساتھ ابدال لکھ کر امداد اس کے

لغوی معنی ہا کر قرین ابدال بیلے تھکان

کی کر کے شامل اس کی دی ہیں۔

(۴۵) صنعت سحر حلال - یہ بیت

کے اندر ایک لفظ یا زیادہ جو بظاہر حلال

سابقہ کا تہہ جو امداد کلمات آئندہ کے مقصد

سے شمار ہو سکے لائیں۔ سحر حلال اسے

یہ کہہ چکا ہے کہ سحر میں عجیب و غریب چیزیں

ظاہر کی جاتی ہیں اور شاعر میں اسے حرام

قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس موقع پر اس لفظ

کا انا سحر کا لفظ سے ثابت رکھا ہو کہ یہ

اس کے سننے سے طبع کو قہر ہوتا ہوا

یہ جو اس کے حرام نہیں شریعت حلال ہے

غرض کہ ایسا لفظ ہنر لہ جادو کے ہوتا

ہے۔

یہ تھا جو شراب پی کے لاجل

ناظم زندوں میں ڈرا ہو

لفظ حلال سحر حلال ہے۔

لفظ بڑھان یعنی بڑھان کا لفظ ہے

معنی کی سرکار میں تینے بڑھے ہند بڑھے

لفظ سرکار سحر حلال ہے۔

(۴۶) صنعت موقوف - لغت میں موقوف

عمر یا گیا اور تھا لایا کے معنی میں ہے۔ اصطلاح

میں ہے کہ ایک مصرع یا شعر کا معنوں دوسرے

پر موقوف ہو۔

آجے دکھائے جب اس دل پہ بھولے

دانتوں میں تنکا لیا خوشہ اگر نے

(۴۷) صنعت تصلیف - لغت میں تصلیف

کہتے ہیں شاعری مارنے کے اصطلاح میں مراد ہے کہ

شاعر اپنے حق میں نہایت مبالغہ اور تعالیٰ کرے

اس گلستان سخن کی زینت و زینت کے لئے

اسے چن پیرا ہوئے چنے لگے کہیں کہیں

جو شاخاں وہ ہی دیکھا ہم نے غمی دانی

بلبل بزم سخن ہر لعل کی مجلس کے چول

(۴۸) صنعت سلب - ایک باب - ابی جلال

عن بن عبد اللہ نے کتاب مناقب میں لکھا

ہے کہ سلب و ایجاب یہ ہے کہ کلام میں ایک

شے کی نفی ایک وجہ سے امداد اس کا ثبوت

دوسری وجہ سے ہو۔

نیم نعل اس نے گر چھوڑا کلیہ غم نہیں

یہ یہ غم ہے اعتبار دست قافی کا لایا گیا

قافی نے غم کی نفی نیم نعل چھوڑنے کی وجہ

سے کی ہے پھر غم کا ثبوت اس وجہ سے

کیا ہے کہ قافی کی ضرب کا اعتبار جاتا رہا۔

جو مقدمہ دشوار کہ کو خوش سے نہ ما ہو

تو وہ کرے اس مقدمہ کو سر بھی باخار

اول مقدمہ کی کوشش سے ما ہوئے کی

نفی کی ہے پھر اس مقدمہ کے بعد وجہ

کی ہے پھر اس مقدمہ کے بعد وجہ

اشادے کی وجہ سے کہنے کا اثبات کیا ہے۔

(۴۹) صنعت کلام جامع۔ یعنی شاعر

افسوس بتا سفت و غم در رخ دشکایت ایام

اداسی نکالیف بیان کرے چنانچہ شہر شریب

ادھر ہر آشوب اسی مہنوں میں ہوتے ہیں۔

زوال پر جو ہر انجم شاہی آخر

رہ نہ تخت سلیمان نہ تاج اسکندر

اک ایسا کار جو ادب کی پرتاشی ہے

تمام گنجہ شاعر کا ہر گیارہ تر خاد گنہ

(۵۰) صنعت ایراد مثل (یا) ایراد مثل

یہ ہے کہ شعر میں مثل کو باندھیں۔

جس کو نامیں بچا جاتے ہیں وہ گولی کی جوت

میں تادیبی ہے اس کی آنکھ کا تل دیکھنا

وہ ان پر سے خیمے کو دھوسے

مثل کا ہے کہ چہ نامہ بڑی ہوتا

(۵۱) صنعت اشتہار۔ ایک لفظ یا

کلام میں دہرایا جس کے دوستی ہوں اعدان

میں ایک مٹی مراد ہوں پھر اسی کلام میں اسبب غیر

کے پھرنے کے دوسرے مٹی میں اس لفظ کے یہ

جادوی۔ مبدی کلام بھی بہادی میرزا اور سارے

کے حاشیے میں لکھتے ہیں کہ صنعت اشتہار اس

صوت میں محسوس نہیں ہے بلکہ مرا۔ دریافت

ہونے کے لیے کوئی قرینہ بھی پایا جائے۔ ادھر

یہ بھی یاد رکھو کہ لفظ کے دونوں سنی عام ہیں

اس سے کہ حقیقی ہوں یا مجازی یا مختلف

ہوں یعنی ایک حقیقی ہوں دوسرے مجازی

تو اس میں گھلے اور اسے صابا خیار مراد شاعر

کہ اس کا خاطر دلدار میں بھی گھر قنابلہ دیکھا

اول مصرع میں مجاز سے خاک مراد ہے پھر

دوسرے مصرعے میں اسی مجاز سے کہہ دیتا ہوں

کی گئی ہر ادب یعنی غیر غائب کی وجہ سے بے

گئے ہیں۔ پہلے مٹی حقیقی ادب دوسرے مجازی

(۵۲) صنعت الہزل لہزی پر او

بہ الجہل۔ ہزل (بالفتح) یعنی سمن بیہودہ

ادھر سفر گے ادھر بد و بائس ہزل کی خدہ

لہزی مٹی اس کے ہیں کہ اسی ہزل جس سے

عبر مقصود ہے ادھر اصطلاح میں یہ ہے کہ کلام

بظاہر تسنن اور ہزیانہ ہو لیکن مراد اس سے

ہزل نہ ہو بلکہ کوئی ادھر مقصود ہے استعرا

میں ادھر اس میں فرق یہ ہے کہ استعرا میں

عبر ہوتی ہے اور باطن میں ہزل ہوتی ہے اور

اس میں باطن میں ہزل ہوتی ہے اور باطن میں

عبر مقصود ہوتی ہے۔

ہزاروں برس کی بڑھ چیا یہ دنیا

مگر تاکتی ہے جوں کیے کیے

(۵۳) صنعت تلحیح۔ جس کو تلحیح بھی کہتے

ہیں ادھر یہ نام نہیں اس لیے کہ تلحیح میم کی

تقدیم سے ہم پر شے تلحیح کے لانے کے معنی میں

ہے جیسے تشبیہ و استعارہ میں ادھر تلحیح تقدیم

سے نیم پر کسی چیز کی طرف نظر کرنے کو کہتے ہیں

پس یہ مٹی خاص ہیں اس لیے کہ شے تلحیح کا لانا

عام ہے کسی شے یا شے یا شے کی طرف نظر کرنے

سے تلحیح اصطلاح میں تلحیح کو ان چیزوں کے

معنی میں لکھا ہے جو سرقات شریعہ سے افعال

رکھتی ہیں اور یہ نام نہیں اس لیے تلحیح میں

حبیب کی کون سی بات ہے۔ اول یہ حویان

کیا ہے کہ سرقات شریعہ کے ساتھ اس کو جو جج

کیا ہے تو جامع ان میں ہے کہ دونوں میں

چیزوں میں سے ہر جن سے مزید احتیاط واجب

ہے۔ مگر یہ جامع نہایت رنگ پرور ہے

انہیں لوگوں کی درست ہر جنوں نے اسے ضائع

میں شمار کیا ہے۔ ہر صورت یہ صنعت اس طرح

ہے کہ شاعر اپنے کلام میں کسی شے مشورہ یا کسی

شے یا شے ضائع یا اصطلاح نجوم وغیرہ کسی

ایسی بات کی طرف اشارہ کرے جس سے بغیر

معلوم ہر سے ادھر ہے سمجھے اس کلام کا مطلب

اچھی طرح سمجھ میں نہ آئے۔

حاشیہ اس شعر بدلتیس کا ہوں میرا تیش

بم جگہ جس کے کبھی درخ سیلانی نہ گیا

اس شعر میں اشارہ ہے قصہ بدلتیس کی طرف

جو بعض کلام الہی میں مذکور ہے۔ جو ہر کا خبر دنا

اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط بدلتیس

لکھ سب تک پہنچانا اور پھر بدلتیس کا حاضر ہونا

یہ ظہور ہے۔

(۵۴) صنعت نسبت۔ دو مخالف چیزوں

کے درمیان نسبت بیان کرنا جیسے کوئی پوچھے

کہ کنویں ادھر آتش بازی میں کیا نسبت ہے۔ جواب

دنیا چاہیے کہ جو خلی یعنی یہ ایک چیز اسی پر کنویں

میں بھی ہوتی ہے اور آتش بازی میں بھی ایسے ہی

مگر یہ سمجھو کہ بدعت ادھر ہا جن ادھر فرنگی میں

کیا نسبت ہے تو جواب میں کہنا چاہیے کہ کوئی

اس لئے کہ کوئی بدعت میں بھی ہوتی ہے اور کوئی

مہاجرنی کی بھی ہوتی ہے اور کوئی صاحب گ

بھی ہوتا ہے۔

نسبت وہ جو آدام سے ہے ہر گھر کو ہو گیا

کچھ سوچ کے بتاؤ کہ اس میں کلائی آٹا

(۵۵) صنعت ذو سخمہ۔ یعنی دو باتوں

کا ایک جواب دیا۔

سافر پایہ ساکیوں، گدھا ادا ساکیوں؟

جواب :-

گھوڑا اڑا کیوں، پان سڑا کیوں۔ پیرانہ گدا

(دعوت از بحر الغفاح)

صنعتی :- پیشہ و آجیئت سنت فارسی ترکی فصیح و راجح

محل قرآن :- کھنڈ کے امر اک نفاست مزاج کی دیم

سے میاں کے تہذیبوں نے صنعتی اصول پر پاؤں کو

یہ ترقی دی کہ میاں کے پان سب جگہ سے بڑھ گئے

(قدیم تہذیب ہندوستان اور وہ)

قول فیصل :- اس کے ایک سنی صنعت دانا صنعت

کی طرف متوجہ ہیں جیسے کا چند بہت بڑا صنعتی

شہر ہے۔

صنعت :- (دیکھو) نوح، جنس، ختم، عربی،

موقف، طبع، ولسک۔

محل قرآن :- وادہ علی شاہ کا کلام ہر صنعت میں

موجود ہے۔ غزل، سلام، ہر شہر، شہسوی، قصیدہ

دھیرہ کے علاوہ شریک کتابیں بھی ہیں۔۔۔۔۔ شاید یہی

کوئی بادشاہ اتنی تصنیفیں چھوڑ گیا ہو۔

(قدیم تہذیب ہندوستان اور وہ)

قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ

عین لوگوں نے صنعت کی یہ تعریف لکھی ہے کہ انواع

و جمادات میں سے ہر نوع کی قسم کا نام صنعت ہے

خلاف جہان جنس ہے اداس کے انواع اور خلق

گھڑا، بیل، انسان وغیرہ ہیں جس طرح اقسام

جنس کو انواع کہتے ہیں۔ اسی طرح اقسام انواع

کو صنعت کہتے ہیں مثلاً اصناف نوح اسب پتہ کی

عربی، کوئی، کبھی وغیرہ جو وہ اصناف نوح انسان

چینی، روسی، ہندی، عربی، حبشی، وغیرہ۔ صاحب

تاجوس، الاغلاط لکھتے ہیں کہ بالغی صنعت بھی آیا

ہے۔

صنعت :- بت و مروت، قاب، کرلی یا پتھر

دھات یا شی و غیرہ کا بنا ہوا جھمٹہ۔ عربی لفظ

فصیح و راجح۔

عرب پر مرتب کردہ میں یا صنعت آیا

کچے میں پکا یا کچھ یا تانیا جاتا ہے

قول فیصل :- اس کا اردو معنی دون کے ساتھ

صنوی ہے۔

بڑے بڑے صنوی کو بگاڑنے والے

کھڑے کھڑے دھیرہ کھاڑنے والے

صنم :- عشق، محبوب، دلدار، فارسی ذکر

فصیح و راجح۔

جو جہلوے صنم تھے ہیں ہم دیکھتے ہیں

خدا کی حسدانی میں کم دیکھتے ہیں

قول فیصل :- بند فرنگ آصفیہ۔ چونکہ بت

ہر طرح سے سٹوٹل ادا صاحب اعجاز میں نہایت

خوش وضع ہوتا ہے اس وجہ سے اپنی فارسی

ان کی تقلید میں اور وہاں کے ہمارے عشق کے معنی

میں استعمال کر رہے تھے۔

صنم :- مرشد، پیر، خدا کے تمنا، فارسی

ذکر، مترک۔

نہیں دیکھتے تھے کہ کوہیا، یاری تھے

بجائے اس صنم جو تھے کہ دعویٰ ہو خدا کا۔

صنم آمد :- ایک کھیل کا نام۔ اردو، مترک

اسے بت کہن اگر بتا تھے عشق وطن

کچے میں حاجی صنم آمد مترک کھیلنے

قول فیصل :- صاحب فرنگ آصفیہ نے لکھا کہ

کہ اس کھیل کے قواعد میں ایک فقرہ سالہ بھی

سید حسین شاہ صاحب حقیقت کی تصنیف سے یادگار

زمانہ ہے جس کا نام صنعت و مروت نے صنم کہہ دیا

تجوید فرما کر سننے میں تیار کیا اور وہ سننے لگا

یہ ۲۲ صفحات پر طبع مصطفائی میں چھپا۔

اس کھیل کو اس طرح کھیلتے ہیں کہ چند ہم عمر

باجم میں کر ایک جگہ بیٹھ جاتے ہیں اور دائیں جانب

سے حرف الف کا دورہ شروع ہوتا ہے ان میں

سے ایک کہتا ہے کہ صنم آمد، دوسرا اسی سے دہکتا

ہے اذکبار، وہ کہتا ہے اذکبار، طرف آخر

تک اس سے اسی طرح سوال کئے جاتے ہیں اور

وہ ہر ایک کا جواب دیتا جاتا ہے۔ جب الف کا

دورہ ختم ہو جاتا ہے تو ب کا دورہ شروع

کرتے ہیں اور اسی طرح ی تک لے جانے ختم

کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی ایک چیز کا جواب دینے

میں بھی عاجز و قاصر رہتا ہے تو اسے اس طرح

شرعہ کرتے ہیں کہ میں جہان کی جا ہے بولی

پڑاتے ہیں یعنی لوگ الف جین، حاء، ہاء،

عین، صاد، ذال، ژ، ضاد، ظا کا فرق

بہت کرتے اور زور دینے سے دھیرہ جاتے ہیں

سو پوچھ بھی دیتے ہیں مثلاً میاں ایک سوال

کو کہے اس کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔

صنم آمد :- اذکبار، اذکبار، اذکبار، کیا میرود؟

ہ آگرہ سوجہ سوار، مت، ہ اشتر، ہم پوشیدہ

است، ہ اچلن، دور دست جہ دار، ہ انگشتی

جہ می خود، ہ انگور، جہ می نوشت، ہ آب، ہ

جہ میرا، ہ امین کیا، ہ شرے ہم یاد دار، ہ

آرے دیا ہے جس زبان کا شر پڑے اختیار

اب باد از۔ گلشن احباب گلزدی

دینار عرقہ دہانہ دینار

صوبہ کا نام
فعلی - عالمگیر کے زمانے میں مٹی صوبہ مگر گئے۔
(ذوالفلاحات)

قول فیصل - اہل گنڈاپور نہیں بولتے۔
صوبہ جہات - صوبہ کی جمع بہت سے صوبے
رہا - راج۔

صوبہ دارانہ - صوبہ کا حاکم، عربی فارسی الفاظ
ذکر، قریب بہ مترادف۔

صوبہ دارانہ پیادہ پیادہ کا وہ ہندوستانی دہلی
ہے جس کا رتبہ کپتان کے برابر ہوتا ہے۔ عربی
فارسی الفاظ، راج۔

ان دنوں قانڈوار اس جاگے
تھے صوبہ دارانہ راجہ پانڈے (موجودہ افغان)
قول فیصل - اب عام طور سے صوبے مانا جاتے
ہیں جو اردو ہے اس جگہ سے کہ صوبہ داری کہتے ہیں
صورت - (دلیل اول) آواز، صدا، عربی صوت
تیسیم یا نہ لیتے کی زبان۔

نہم کیا صوبہ داری، گل، نثار، چوہی
جوش نثار چوہی کا صورت ہزار چوہی اکڑا آواز
صورت (اداد صورت) وہ نرنگا جس کو حضرت ابراہیم
مشرکے دن پہنچ گئے عربی، ذکر، فصیح، راج
دم بخود حشر خاں صوبہ دارانہ قانڈوار
قول فیصل - اس کا مرث ٹھیکہ ادا نہیں گنا کے ساتھ
ہے۔

نہ چکا مرا بہت خفتہ تیر
(ٹھیکہ) ٹھیکہ صوبہ مختار زمانہ ہوا
تاں ہوا میں جس دم خوش تاسی پان کی
برکت قیامت آنی کس نے یہ صوبہ چھوڑا تیر
سودا نے صوت نظم کیا ہے مگر ب عام طور سے مذکور

نہ ہے۔
عالم ہر سو قیامت کا سا اک شود
کچھ تو سجدگی اسرار میں نے صوبہ

ی کو ترکیب کے ساتھ صوبہ اسرار میں جو کہتے ہیں
شب جو رنگین کی ستارہ قیل
گو یا بھگتی سے صوبہ اسرار میں
صورت - (بمعنی اول) راج، صورت کی
جمع، عربی، ذکر، تیسیم یا نہ لیتے کی زبان
ہے نہ صوبہ مختار پر وجود ہے
ان کیا صوبہ اسرار میں راجہ

قول فیصل - یہ غلط ہے کہ یہ بہت غریب
میر، اس پر تیسرے اخانی راج میں جب پورے
صاف آتا ہے تو خراجت قدر سے کم ہو جاتی جو۔
ذہن میں سب سے حاضر صوبہ ملیت
پر جانا نہ غلی تھوڑے غلیت

خاتہ کے بیان صفا الیہ کی صورت میں آیا ہے
(غزوہ صوبہ) یعنی آخر میں صوبہ جاتا ہے جو کہ
کی طرف ذہن کو منتقل کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ گنڈ
ایک غلط کھانے والا اور قابل نفرت عالم ہے۔
صورت - (اداد صورت) راج، ذکر، فصیح، راج
کسی چیز کا لفظ، عربی، صوت، فصیح، راج۔

رٹے بت، مسکدنی، مسکدنی، خاندہ
جب تو اک صورت میں تھی صفا پر
صورت - (شکل، چہرہ، انداز، فارسی صوت)
فصیح، راج۔

کہیں نظر میں جان کی یہ لیلی
جم بھی تو آدمی کی یہ صورت قلم جادہ
راج کی شکل دیکھ کر بے
اسی صورت کو کون پیادہ رے

صورت ایک ہیئت - فارسی، صوت، فصیح، راج
ہر گناہم صوبہ قانڈوار لکھ کو
قانڈوار ذہن نہ تراج صوبہ

قول فیصل - فارسی یہ اس کے ایک ہی میں مگر
اردو میں بھی ان معنی میں مانا جاتا ہے جیسے: اپنی صورت
پلے آٹھنے میں دیکھو: تصویر کے معنی میں بھی راجہ
نظر آتی ہے دونی میں لے دو تصویر
دیکھوں دل بھر کے اور دیکھوں کہ اور دیکھوں کہ

صورت - (دلیل اول) راج، ذکر، فصیح، راج
قول فیصل - اہل گنڈاپور نہیں بولتے۔
صورت - (دلیل اول) راج، ذکر، فصیح، راج
نصیح، راج۔

ہر اک صفت چہرے سے صورت وہی
اسی شکل وہی سے صحبت وہی
صورت - (دلیل اول) راج، ذکر، فصیح، راج
مزان، عربی صوت۔

نہارے کچے گئے خند گل کا رہ نقشہ
کہ جس صورت کو کی شکل اتوں جس میں کہ
قول فیصل - اب ان معنی میں زیادہ تو دے
کے اٹانے کے ساتھ بولتے ہیں مگر جس صورت
سے یا کسی صورت سے زبانوں پر ہے جیسے ہیں
بہت اصرار کیا لیکن وہ کسی صورت سے راجہ نہیں
ہوئے۔ دہر صورت میں بھی صورت کے یہی
معنی ہیں۔

قرنے مات کہا اس کی دیکھ کر صورت
کہ میں غلام ہوں اس شکل کا بہر صورت
صورت - (دلیل اول) راج، ذکر، فصیح، راج
کو کا امید نہیں آتی
کوئی صورت نہیں آتی

صورت پتہ درخت و مہار و اردو صورت
نسیج و راج۔

نخل کشہ۔ درخت گاری صفت اس سرکار میں بحال ہو
جس پر پیل گ۔ درخت کا مدار جو ۵۰۰ ان سے
بہار ہے۔

صورت پتہ اندر شل۔ ۵۰۰ ان سے
نسیج و راج۔

تا چند سرسید رہوں صورت سیاب
نیا باک حب تک ہو شوقی آشنای

نوازی بچہ پیدم بن پڑا و نہ دے
نوازی نوازی نوازی نوازی صورت

صورت پتہ نسیج و راج
کوئی صورت نہیں سگھرے اب پتہ نہ دے

قیاس کد جس نہ آتی کو کدوری
نوازی نوازی

نوازی نوازی۔ شجر میں صورت کے منی امید
نوازی نوازی نوازی نوازی

نوازی نوازی۔ اندر قرینہ آثار و عوی
نوازی نوازی

نوازی نوازی۔ ہزاروں روپہ علاج میں صفت
کیا لیکن بدستھی۔ ابھی تک آرام کی کوئی صورت

نظر نہیں آتی۔

صورت پتہ دفع و دپ جری و نوازی
نسیج و راج۔

دوق صورت یہ رہتا ہے ہماری صورت
کو چھ سوڈ صفت بہت ہی نسیج کی صورت

صورت پتہ نسیج و راج
نوازی نوازی

دوق صورت کا آشوب اس کی بے گسٹہ صورت
صورت میں تو تندرہ خون کی سنی میں

صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

قول فیصل۔ اب اہل کلمہ نہیں بولتے۔
صورت اختیار کرتا ہے۔ ڈھنگ انداز کرتا

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

دوق صورت پتہ نسیج و راج
نسیج و راج۔

ایسی صورت کوئی ہے گنبدہ درندہ
آمد شدہ مرے ترخے یا تار بندہ شوق
صورت بھیا نکاح جو بھانا۔ صورت ڈراؤنی
جو بھانا، ایسی شکل جو مانا کہ جس سے ڈر معلوم ہو اور وہ
صرف غیر فصیح و راجح۔

فرقت دلا رہی تھرکاتے کھاتے تھے
کیا حیا نکاح ہو گئی صورت دم دیو اور کی
صورت بیان کرنا۔ حالت تھانا، کیفیت ظاہر
رنا۔

کوئی دم کوئی گھڑی کل نہیں پڑتی دل کو
میں ہیں کس سے کروں آٹھ پیر کی صورت
(دورالغبات)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر حالت بیان کرنا چاہیے

صورت پانا۔ حسن پانا۔ اور وہ فصیح و راجح
عمل نشا۔ ایک عورت تھل کر یوں آؤنی یہ کون ہے؟
ناک میں دم کر دیا۔ جب دیکھو موافق کے پاس موجود
... مرد سے کامیاب کیا کام ہو؟ داناہ اس پر
ماہر چھ کر رہیں، ایسی صورت میں نہیں پائی جو بوی
شکل چڑچوڑ کی لالچوں کا۔ (غناہ آزاد)
قول فیصل۔ یہ سن میں اس کا استعمال دیا ہے جو
صورت پر چھپکار پرنا۔ چہرے کا بہت بے
دلی ہونا۔ اور وہ صرف عورتوں کی زبان۔

محفل صفا۔ جب سے تم نے ناز چھوڑی ہے تمہاری
صورت پر چھپکار رہے گل کو۔

صورت پر چھپکار و چھپکار۔ (دردھا) نیت
نا بردہ، عادت ہو۔ اور وہ صرف عورتوں کی زبان
نہ اترا بہت چن پنے مرد سے
چہرہ تیری صورت پر تیار ہو

صورت پرست۔ ظاہر پرست، ناری صفت
قلیل الاستعمال۔

وہ صفت جو نہ چاہیے مٹی پرست ہو
آئینہ خاک صاف سے صورت پرست ہو

قول فیصل۔ اس کی جمع صورت پرستوں بھی
راجح ہے اور وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے
صفت کا لکھا کہ مجھے ایسی ہی صورت پرستوں اور
رسم کے بندوں میں ڈال دیا اور ایسے گروہ میں ظاہر
جو ناخداؤں کے خیر کوئی سے بہتر سمجھتے ہیں وہ بڑا راجح

صورت پرست۔ عادت پرست، صورت کی پوجا
کونے والے، فارسی صفت، دلی کی زبان۔

محفل صفا۔ اس صفت و لفظ کی نگار کی سے یہ بات
ست ہو جائے اور یہ پیکر پوش زیادہ دیکھ کر آئی معنی
بہت صورت پرست ہو جائے۔ (عروہ مندی)

قول فیصل۔ اس کی جمع صورت پرستوں بھی استعمال
کا لگتا ہے۔

ترتے صورت پرستوں کے ہیں سارے دنیا
دیو و کعبہ کو ہے نسبت ایک ہی پتھر کے ساتھ
صورت پرستی۔ ظاہر پرستی، بت پرستی، فحاشی
موت، قلیل الاستعمال۔

کوت کا کہ تک صورت پرستی
یہ وہ ایک تک صورت کی نسبت (دیکھئے اردو)

صورت پرست کرنا۔ شکل اختیار کرنا، اور دم، مزورک
صورت جو چشم نہ پڑے حسن ان کے

چونے سے پھر ہمیں گردنوں کا
صورت پرست کرنا۔ نام کا ٹیکہ ہو جانا، اور صورت، مزورک
البت کہ مقصود نے صورت پرستی

شکل نسبتاً ہوئی دس دھانے پیدا
صورت پرست کرنا۔ عادت ہو جانا، عورتوں میں

صورت پرست کرنا۔ عادت ہو جانا، عورتوں میں

آؤ اور صورت مزورک
محفل صفا۔ جب ماحات ارضی طاقت انعام ہو کر نہ گئی
اس جہنم پر خدا کی پناہ شرمنا ہوئی اور ان کے اس زور
وقت میں ایک پائی چہرے سے کہ یہ وہ چھپوہ رب سدا
نہ سے صورت پرستی در سال تو پورا ہو

قول فیصل۔ سو حذرناک صفت کے دور میں آج بھی اس
میں ہے جو دلی تھلک نہیں رہے

صورت پرست کرنا۔ شکل اختیار کرنا، اور دم، مزورک

صورت پرست کرنا۔ شکل اختیار کرنا، اور دم، مزورک

محفل صفا۔ جس کلام میں صورت و عادت نہیں
ہوے اچھی اس میں اثر نہیں ہوتا۔

(ادب الاتباع و انشاء نظم و نثر)

صورت پرست کرنا۔ بات داغ ہو جانا، اور دم
موت، فصیح و راجح

محفل صفا۔ اور جس میں موقع پر کوئی صورت خاص
پیش آئی۔ ... وہ جو عجب دماغ کرنا ہوئے بیک

صورت تری۔ یہ فقرہ اسے کل پر بیزاری
ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جہاں کہنا ہوتا

ہے کہ تو اس لائق نہیں۔ اور وہ فقرہ عموماً
دلی کی زبان۔

بعد مردن آج کے رونے کون کو گدہ دوو
جیتے ہی کہے ہو چل صورت تری در گورہ

صورت نکنا۔ بغور نہ دیکھنا۔ تب ادھر
سے نکد دیکھنا۔ اور وہ صرف و راجح

قول فیصل۔ زیادہ تر اس جگہ نہ نکنا
ہوئے ہیں۔

صورت تودیکھو۔ بظاہر نا قابلت کے واسطے
بلکہ شہر کی ہے عورتوں کی زبان (دورالغبات)

صورت تودیکھو۔ بظاہر نا قابلت کے واسطے
بلکہ شہر کی ہے عورتوں کی زبان (دورالغبات)

قول فیصل۔ کھڑی غریب آئیں یہ ای صورت
تو دیکھو، پرانی ہیں۔ راج عظیم آبادی نے صورت
دیکھو، نظم کہا ہے۔

غالب برہنہ خاں۔ وہ کچھ کو راج
آئینہ خاک دکھانے ہیں کہ صورت دیکھ
صورت تو دیکھو، عرصہ تو دیکھو، اور دیکھو
شروع۔

جیسا کہ کہنے پر رہا ہے بند کرا
حدائے واسطے صورت تو دیکھو ای ل
قول فیصل۔ س۔ کوئی صورت تو دیکھو۔
ہیں وہاں تھا۔

کھینچیں گے مرے آئینہ خوار کی صورت
دیکھو تو کوئی ماں و بیڑا کی صورت
صورت تو نہ تھی یہ کچھ تو چڑیا، میں میں
معاہدہ اصل نہ بن سکی مگر خاک تو اڑا دیا۔
(فرنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس نکو نہیں بولتے۔
صورت کھڑا نہ۔ تیرا بریل آنا، حالت پتہ
آنا، اور صورت، قریب مٹو۔

دل کرتا ہوں یہ اس سوچ میں تو پر میر کی
خدا جانے کہ صورت میری ہونا کھڑے
صورت چڑیلوں کی مزاج پر یوں کا
ہر شکل اور مزاج صورت کے لیے بولتے ہیں اور
مثلی، عوام اور خود توں کی زبان
قول فیصل۔ کئی نے ساتھ سلی چڑیلوں
کی مزاج پر یوں ہی کہتے ہیں۔

صورت والی۔ یہ موجودہ حالت، نارنگ
تو کب، فصیح، نارنگ۔
شاخ مٹی لڑتے تھے تو تراشوں کا قلم

راج کھنچے ہے نچے صورت میں سبیل دتہ
صورت خالی، شاہی زہ، میں اس لاف
کہتے تھے جس میں کی دتہ کا یا ماراں کا ذکر ہو (نور خاتہ
قول فیصل۔ س۔ پرانی نہیں ہے۔

صورت خرام۔ یہ وہ شخص جس کا غاڑہ
اودھان خراب ہو۔ نارنگ، صفت، طبعی لاف
پاسی پر وہ مستی کہ جس میں کشتش نہیں
دل چپ چونہ حسن تو صورت حرام ہے
قول فیصل۔ اب زیادہ تر بھلوں دھند ہے
ہوتے ہیں بالخصوص آم خر پڑے کے ہے جسے
جو خر پڑے دھند کچھ کھڑی رہے ہو یہ صورت حرام
میں چیکے گھسے۔

صورت خرام۔ ہر انداز میں کھل دزنگ، صفت
قول فیصل۔ اہل نکو نہیں بولتے۔
صورت خاک میں ملانا ہے۔ اب قسم کا کونا
اور صورت، محد توں کی زبان، قریب مٹو۔
کچھ کو دینے کو سوتا پاہ لے تھے بانڈی
ملاؤں خاک میں اس زو بار کی صورت جاننا
صورت دار۔ قبول صورت، میں، خواہ
اور صفت، فصیح، نارنگ۔

لال اللہ کے لینگ صورت دار
غل لالہ کی دے دے تھے بہا و کشتش
محل کشت۔ ہر خود اور ماحول میں کا تختہ کو دیا
اخر بابک کرے دو چار بیڑی گری بہت محدود
حرف و ہوا لانا، قریب میں تامل۔ کرنا، دھند
قول فیصل۔ اب اہل نکو بغیر جاندار کے لے
نہیں بولتے جاندار میں حرام طبع سے انسان کے
کے لئے اس کا استعمال ہے۔ غیر انسان کے لیے کئی
کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

صورت درگور۔ وہ دو (مرا دین ہونا
کی نگہ۔

بعد مردن آچکے رونے کو سن کر گروہ
بجٹے ہی جاکتے ہو صورت تری درگور
(نور انکس)

قول فیصل۔ اہل نکو نہیں بولتے۔ صاحب دنگ
آصفیہ نے چوٹ لے اٹھانے کے ساتھ صورت در
کو رہا عاورد نکھا ہے۔ کھولی صورت تہنا
درگور بولتی ہیں جیسے وہ میری برائی کی کو
ٹی جیائی ہو میں، وہ دنگ۔

صورت دکھانا۔ تکی دکھانا، سات آنا
وہ اور کرنا، اور وہ صورت، فصیح، نارنگ۔
محل کشت۔ میں آزاد اپنے مشق پر
کو صورت دکھائی تو شرب نہیں۔ خدا ہی صبر
کرے۔ (خانا آزاد)

کہا یہ حشر نے بڑھ کر کہ اسے سر دتر عالم
اور کمال کے مشق تھا آج صورت تم نے دکھائی کھو
صورت دکھانا۔ یہ کھانا، خدا اور کرنا،
اور صورت، فصیح، نارنگ۔

پیر اس کی بکھر ہوئی زلفا بکھوں سپر پر
خدا کی نے شب اس یار کی صورت رشک
صورت دل میں سامانا۔ ہر وقت کئی خیاں
رہنا کئی سے محبت ہو جانا، اور صورت،
قلیل، ستانی

تری صورت مرے دل میں سانی
ہزار انوس جان اپنی گزائی
صورت دیکھنا رہ جانا، کتا، تیر ہو جانا
میران وہ جانا، ششہ ہو جانا، اور صورت
فصیح، نارنگ۔

عمل شریک - اٹھو نہ ایسا کہی چونہ سہا جائیے
نہی ہم تو ان کی صورت دیکھنے نہ کے

صورت دیکھ کر (کے) بخار چڑھ آنا - صورت

سے ڈر معلوم ہونا - اور صورت نہ فیصلہ راجح

شق و درد و بے بہت نقد و شر کہتے ٹکڑے

دیکھ کے انسان صورت نہ دیکھ کے فائدہ نہ

کڑواں نہیں - جن میں ہی صورت دیکھ کے

جھڑی چڑھ آنا بھی بولتے ہیں بیٹے - ایک دن

سہرہ کو تلواریں نہ دیکھا ڈنکا اور جھڑی کا کڑوا

جہاں - بے شریک سر نہ گاؤں کا نام صاحب

بندہ درگزر - میری مدوح باقی چہ تواری

صورت دیکھ جھڑی چڑھ آتی ہے - دستانہ آرا

صورت دیکھ کر (کے) بھلیاں - ایسا عاشق

ہونا کہ نہ صورت دیکھ کر نہ آئے - ہنس

جنت کے محل پر بولتے ہیں - اور صورت فصیح راجح

وہ دیکھیں کس طرح پر درد و زنت دیکھ کر جینا

کہ جو عاشق ہی تیرا تیری صورت دیکھ کر متیا

صورت دیکھ کر (کے) ڈرنا - کسی شخص سے

بہت ڈر - اور صورت فصیح راجح

عمل میں - تھاری یہ بڑی بڑی موچیں اسی

دھیانک - میری چہرہ کی تھاری صورت دیکھ

کے ڈر جاتی ہے

قول فیصلہ - اجنبی میں صورت دیکھ کر پھینا

حق استعمال ہوا ہے

جلبے میرے ساغر شرارہ حشر کاٹنا

جیسے گھبراہٹ میں صورت غلطوں دیکھ کر

صورت دیکھنا - بے شک - کہن - پے - بزن

راز - اور صورت فصیح راجح

دار ملک نہ نیچے کی گھین میں کی صورت

یاد تاد آئے دل میں سودا کی تو سودا کی خرید

صورت دیکھنا - بے شک - کہن - پے - بزن

نیل استعمال

جنگ جہاں کے وہ دامن کو اپنے دیکھتے ہیں

من ہی مرے خشت خبار کی صورت

صورت دیکھنا - بے شک - کہن - پے - بزن

نزع میں وہ کی صورت ہی یہ صورت دیکھ

میری بہت پنظر ہو میری صورت دیکھ

(فارالتفات)

قول فیصلہ - اگر لکھ نہیں بولتے

صورت دیوار - خاموش حیران - ماری

صفت فصیح راجح

مع خاموشی صورت دیوار ہو گئے - موقت

صورت زہر لکھا - (دعا ہے) کسی کی صورت

پری ہونا - نفرت کے محل پر بولتے ہیں - اور صورت

عورتوں کی زبان

لگا میٹھا اس جگہ یہ صورت دیکھ کر

کہیں ستارہ کر پیام ابھری کی لکھا

صورت زیبا - حین صورت دیکھ کر

ماری ترکیب فصیح راجح

جنت کو ان کے حسن سے پھانسا ہوں میں

جنت ہے ان کی صورت دیکھ کر

صورت ساڑا - معتد - ناصی - ہفت - ذوالنات

قل فیصلہ - اور وہ میں بہت کی کے ساتھ منتقل ہیں

صورت سول - وہ شخص کی صورت اس کے دل کا

معاظا ہر ہو - اور قلیل استعمال

قل فیصلہ - ہر ایک کے ساتھ صفت کرتے ہیں

صورت سوال لکھی ہو چھوڑا مطلب

میں اپنے دعا کی تصویر جو ہو چھوڑا

دل کو چڑھانے آئینہ بہت

عاشق و عیب و عیب سوار ہوتا

نقد سوار ہیں کی جگہ نقد کی صورت سوال کو

دباؤں پر ہے

میں کس طرح کہوں مجھے شوق رمانی ہے

تم دیکھ لو فقیر کی صورت سوال کو

صورت سے پھاگنا - کسی کی شکل سے کما

بے زار ہونا - اور صورت فصیح استعمال

اچھا نہیں کہ صورت عاشق سے پھاگنا

عاشق کہہ سب یہ حرکت ہو نہ

صورت سے ہیرا زار ہونا - نفرت کے محل پر

ہونا - اور صورت فصیح راجح

دیکھ کر آئینہ ہیرا زار ہو نہ

ہونے میں ہوش و خیال میں ہاں سے پیدا

تو نہ فصل - اسی محل پر صورت سے غا ہو

مستحق ہے

دیکھ کر آئینہ پھر سٹ کا دل پر

اپنی صورت سے کہ کا ڈھنچہ

صورت سے چلنا - کمال تنہا کو

سے ہیرا زار ہونا - اور صورت فصیح راجح

عشق نے اب تو کیا ادھی عالم پیدا

زندگی تگاب ہو صورت سے تگاب ہو

صورت سے صورت ہونا - ہم شکل دانا

شام ہونا - اور صورت فصیح راجح

تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت

ہم جاں میں زری تصویر بے پیرتے ہیں

صورت سے نفرت ہونا - صورت بری معلوم

ہونا - کسی سے نفرت ہونا - اور صورت

فصیح راجح

اپنے مایہ سے ہر ایک کو
اپنی صورت سے ہے سب کو نصرت نظم طلبانی
صورتِ شکل والا ہے زبرد جین و صفت
(نورِ حیات)
خدا کی قید نہیں فتنہ طریفوں سے
صورتِ شکل کے رازوں پر ہے حوامِ شکل بختیں
برائے ہیں جیسے من کا دغا صورتِ شکل کا بت
اچھا ہے یہ ہیں دولت نہیں چاہیے ہر کی صورت
شکل اچھی ہو
صورتِ ظاہری ہونا ہے کیفیتِ عاری ہونا
اردو صورت، قلیل الاستعمال
محلِ صفت۔ کلام میں صورت و صورت کے عاری
ہونے کی علامت اس کی رستگاری اور سے سائل ہو۔
(دعوتِ انکسار و التواضع و علمِ طلبانی)
صورت کا گئے کھانا ہے۔ صورت سے بیزاری
ہونا۔ اردو صورت، غیر فصیح، رائج۔
ع تانِ شکل کی صورت آتش کا گئے کھاتی ہو۔
صورت کرکٹ کھنی ہونا۔ کاٹ کھانے
دانی صورت ہونا۔ اردو صورت، دہلی کی زبان
نشدہ بگڑا رہتا ہے حصہ ناک
کٹ کھنی تانی کی صورت ہو گئی
صورت کدو۔ (تورین کا گھر دھانڈا)
دیوار واری ترکیب جسم یا فتنہ بے زبان
زبان اس صورت کرکٹ میں ہر بزرگ و مرتب
کئی صورت اپنے صورت کرکٹ ہے صورت نہیں
صورت کرنا ہے۔ ہر ایک کو زور یہ پیدا کرنا
اردو صورت، فصیح، رائج
محلِ صفت۔ دعا کیے خدا کو کئی ہی صورت کرکٹ
کو میرا عرق جانا چاہئے۔

صورت کرنا: دیکھنا ساتھ چاہیوں یا اندیشہ کیا کیسے
محل پر بولتے ہیں۔ اردو صورت، فصیح، رائج
دکھائی غیر کو اس پر وہ دہلی صورت
ہوئے کیا حوسہ پر وہ دہلی صورت
صورت کو ترس جانا۔ شکل دیکھنا نصیب
نہ ہونا، صورت دیکھنے سے محروم ہونا، اردو
صورت، فصیح، رائج۔
دکھایا ملوہ بھی اپنا نہ دے نہ کہیم
ترس گئے تری صورت کو باجائے
قولِ فیصل۔ اس کل پر زیادہ تر صورت دیکھنے
کو ترس گئے ہوتے ہیں۔
صورت کھٹکنا۔ صورت دیکھنا ناگوار ہونا
اردو صورت، دہلی کی زبان۔
کچھ کھٹک ہی جاتی ہے صورت و لہجہ کی
بلبل ہے لہجہ کو دیکھ کے کھایا ہے فارا ج
صورت کچھ دیتی ہے۔ صورت سے ظاہر
ہے، چہرے حیاں ہے، اردو صورت، غیر
فصیح، رائج۔
محلِ صفت۔ بار بار کیوں پرچہ رستہ میں ترس
کی صورت کچھ دیتی ہے کہ بھوکا ہے۔
صورت کھینچنا۔ نصرت کھینچنا۔ اردو صورت
ترس بہ مترک۔
دکھادی کھینچ کر نقاش بھریا دے لہجہ کو
سببت کی اہم کی رنج کی آواز کی ہو
صورت گر۔ صورت، نقاش، فارسی صفت
تسلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
کھینچ کر اس کی تعادیر کچھ صورت گر
یہ کسی مصحف و خدائے ہی پارسے ہیں خدا جہاں
قولِ فیصل۔ اس شکل کو صورت گری جتے ہیں۔

آخر الامریہ صد وقت
نکی صورت گری کی یہ صورت (ظلمِ ظلم)
صورت گیر۔ شکل، آئینہ رکھنے والی تازی ترکیب تری صورت
محلِ صفت۔ ہر بجاوات دہشہ ارض کا رنج ہے چہرے سے
یہ بد عمل، انعام پانی کی شکل میں صورت گیر تھا ہوں۔
(در حالہ تخریر الشرق)
صورت معاش۔ معاش کی مدد پر زندگی
بسر ہونے کا ذریعہ عربی، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محلِ صفت۔ کھٹکے جادو میں ہوں اگر خدا کے کوا، صورت
معاش حال دیکھ تو وہی قیام کر لوں گا۔
صورت ملانا۔ ایک شکل کا دوسری شکل سے
مقابلہ کرنا، شکل سے شکل ملانا، اردو صورت
فصیح، رائج۔
کیا جب کر نکلتا صورت ملنے یا دے
ملنے خود رشتہ کے اس کو پا کر دیا
صورت ملنا، شکل کا شاہ ہونا، شکل جانا، اردو صورت، رائج
ازل سے صورت و امیہ تمام ہیں سن آواز
کے انکار سے اس سے صورت نہیں ہوتی نصرت
قولِ فیصل۔ کہ اسم یا نصیر کے لہجہ میں، کا
اخاذ کر کے بھی بولتے ہیں۔
دلی ہوا ان غلو میں تری صورت گری غائب
پر کا ہے نقاش اچھا حد سے آگے
نصیر، تری صورت نہیں ہوتی کسی میں
نہی کے ساتھ بھی نہیں ہو۔
نہ ہر خطا یا دکھایا ہے یہ کچھ کرکٹ
کچھ سے شکل صورت مدح الایہی میں
صورت میں صورت ملنا۔ اس صورت
کے مطابق تصور کرنا۔
نقد۔ کیا صورت بھی ہو یا صورت میں صورت ملانی (نورِ حیات)
قولِ فیصل۔ زیادہ تر صورت سے صورت ملانا ہوتے ہیں

کہا جو میں نے انھیں برگاہ تو کہتے ہیں
 نکالیں آپ مرے اعتبار کی صورت
 صورت نکالنا ایک پہلے زیادہ حسین
 نظر آنے لگا۔ اور دو صورت، تیرہ رک
 زینما کو مستعار اپنا وہ یکبار
 عجیب کچھ یک بیک نکل مڑھا
 عجب صورت نکالی وہ ستم گر
 فرشتوں نے کہا، خدا کبر (پیشاورد)

دخواستی چنانچه تسلیم می‌گردد، باید در صورت لزوم
بازرسی شود.

نتیجہ ہے۔ اردو کا دورہ و صبح و راج۔

قول غنی۔ حکیم حیا۔ اگر کسی بندہ خدا کی چارے
سبب سے جان بچے تو ہمیں دروغ نہیں آتا صورت یہ ہے
کہ اگر کوئی شریف نادہ جائے آتا تو منافق نہ تھا۔
(نسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اس جگہ صورت حال یہ ہے کہ جو ہیں
صنوبری۔ دلہن اول دفعہ دم کمرسوم، صوفی
کی خدمت ظاہری۔ عربی صفت تسمیہ اسے شرف کار
محل صفت۔ وکالات ظاہری و باطنی اور جہ صفات
صوفی و صوفی جناب اقدس الہی نے۔ جناب
وہاں دراز تازانہ و جہ خدمت۔ میں مع رہے۔
تھے کسی طرح صوفی نہیں آسکتے۔ صوفیوں میں
صوفی۔ ان اسیم کو سعد دیگر حیرات
رہے۔ کس ما ایک شہ کا دیر جا رہے۔ عربی۔
درا۔ (فرنگی صفت)

قول فیصل۔ تہم باندہ طبقہ بول کر
صوفی۔ قسم فارسیہ، عربی، ترک، سہرہ قہ
طبقہ کی زبان۔

سو کھایہ سوزہ علم سے تن تیرے ناتوان کا
صوفی ظلم ہوا ہے غور اس کے آثار کا ساتھ
صوفی۔ وہ کپڑا جودرات میں ڈالا جائے
انتہا میں دشمن یا کدے کا کڑا ڈالتے تھے تاکہ باہر
خوب چاہ کرے۔ اورو۔ ذکر، ضعیف، راسخ۔

روشنائی سے رقم جب وصف سہو گیا
مشک نافذ سے زیادہ حوٹ خوشبو گیا
قول فیصل۔ اورو میں اس کا رسم الخدوس میں
ہا چو گیا (دینی صوف) عام اس کو صوف بھی
کہتے ہیں۔

صوفی۔ وہ کپڑا جسے زخم میں چبھتے ہیں۔ اورو
فیصل مستعمل۔

بہر جہ صوف میرے زخم دل میں چارہ سازوں
روحوت خون سے پا کر ناکسل منت و تہو
قول فیصل۔ اورو میں اس کا رسم الخدوس میں
ہے (صوف) عام اس کو صوف بھی کہتے ہیں۔
صوف بہر جہ صوف اور صوف و گناہی شوق تھا
ون۔ عربی و ہرہ رقم رکھ گئے صوف
زخم دل کو چھرتے کرتے ہر جگہ صوف
صوف۔ کڑا بننے کا پانا وارو۔ کڑا گناہی
ہے (اورو میں صوف)۔

صوف پوش۔ پوش پوش پوش پوش پوش پوش
رویش جو کل اور سے رہے ما مراد اصول جو
ابتدا میں ہی لباس رکھا کرتے تھے۔ عربی، فارسی
الفاظ، ذکر۔ (فرنگی آصف)

قول فیصل۔ عام طرہ سے زبانوں پر نہیں ہے۔
زبانوں پر کسی پوش اندک پوش ہے۔

صوف ڈالنا۔ (دندنی) دوات میں رہنے
باکڑا ڈالنا۔ (فرنگی آصف)

صوفی۔ چشم پوش، ادنی کپڑا پہنے والا، غنہ
پوش بہت سبز پوش (در النیات)
قول فیصل۔ ان معنی میں، ہر کسے نہیں کہتے۔
صوفی۔ تاکہ الزنا، عدویش، وہ شخص جو اپنے
دل اور خیالات کو ہوس کے اثر کے غفلت رکھے، عربی
ضعیف، راسخ۔

و جو میاں یا اگر میاں نہ شرب بھی تو کیا
ناچے ہی صوفی اس طرح سیر کے ساتھ

قول فیصل۔ اورو میں صوفی کی جمع (صوف) رسم
صوفیہ جو جیسے شہرہ کے مونیوں کی صوفیت کا رسم
حضرت علی علیہ السلام کلمہ پختا کر فارسی میں صوفی کی
جمع صوفیان ہے جو فارسی اور اردو میں صوفی اور

صوفی ترکیبوں کے ساتھ مستعمل ہے۔

کیا کہتے وہ صوفیان کپڑا پہنتے کیا کہتے
کیا کہتے وہ خاندان علم و حکمت کیا کہتے
و دیشوں میں ایک فرقہ کے رنگ ظہور کھاتے ہیں اور
ایک فرقہ ملائی کے نام سے مشہور ہے۔ مولف نے لفظ
نے لکھا ہے کہ صوفی، ظہور اور ملائی میں یہ فرق ہو کر
صوفی کا دل خدا کی طرف باطل نہیں مائل ہوتا اگر تشریف
کا چہ سوجا اس کے اندلہ و دنی اور دنی کی صفات سے
آزاد ہوتا ہو۔ ملائی عبادت کے چاہے ہیں کہ تشریف
رہا ہو اور اسراں الیہ ظاہر کرنا ہو۔

صوفی فرنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ بعض لغت نویس
نے لکھا ہے کہ صوفی، صوفی سے مشہور ہے کہ صوفی زائد
باب میں دل تبرک کا ایک فرقہ تھا جو کبھی اور خلق خدا
کی خدمت کو اپنا فرض مانتا تھا اس صوفی اس سے
مشہور ہے نیز صوفی سے نفس ہی آتا ہے کہ عبادت
اور عبادت ان کے اور شہد ہوتے ہیں: پھر وہ
تھے ہیں کہ صوفی سے مراد اولاد و سفدان صوفی ہیں
جو صوفی مذہب کا ایک مذہب تھا۔ فارسی میں اس کی
ادھار سے خاندان صوفیہ ہوا۔

صوفی پٹا حقیقی، پارہ صوفی، ہر جگہ اور ہر صفت
بزم دشمن میں رہو آپ تو صوفی بن کر
رہو آکھوں میں۔ ہاں جو اثر عام شراب
قول فیصل۔ عام صوفی، صوفی میں نہیں جوتے۔
صوفی یا نہ صوفی سے مشہور، فارسی تسمیہ پختہ
طبقہ کی زبان۔

محل صفت۔ آج ملتا جلتے میں ایسے صوفیانہ رنگ
میں تقریر کرتے ہیں کہ رسوم ہر تھا کوئی ترشتہ
بول رہا ہے۔

صوفیانہ۔ (سورہ صوف) سادہ، گستاخانہ

کس حرف دانی رہی ہے ہوتی بازہ یہ کر
چکے مچھے ہیں وہ صیاد پر چھوٹے ہوئے
قد فیصل - تائید کے ہے صیادنی ، ستال کیا ہو
موسم رائج نہیں ۔

عتیادنی دانی چاہیں کہ صید
کسی پر بچائے نقش امید (مکرر نسیم)
صیاد اہل - سنگ الموت ، موت کا فرستہ جزا
عربی - ذکر نسیم یافتہ بے کی زبان

وہ صیاد اہل اور وہ صیادی کا قح
کھینچ کے ہو سن ایترا یا ماں نسیم کی
صیاد نہ ہر بار شکا سے میرا ، صیاد کر
ہر دھندہ شکا نہیں ل جاتا جو بھنی سان کی سرشت
ب نہیں ہوتی - فارسی قل نسیم یافتہ طبع کی زبان
د فرنگ - شال

صیادی - شکا رکھنا - عربی ، موت نسیم رائج
دیکھنا کبھی ہمارے ہوں صیادی نہیں
روم میں د و جہانے کا سا ہو جائے کا نسیم
صیام - (بکسوں) صوم کی جمع ، روئے
عربی - ذکر نسیم یافتہ طبع کی زبان
قول فیصل - اہ صیام کی ترکیب سے عام صوم سے
نہاؤں پر ہے ۔

صیانت - دیکھ رول و نغ جاوم ، حفاظت بگڑانی
گھسانی - عربی ، موت نسیم یافتہ طبع کی زبان
ہم قدر اپنے کی حفاظت صیانت
اسی کو دیکھیں جس کی حق و انت (مکرر نسیم)
صیانت - دیکھ رول و نغ جاوم ، حفاظت بگڑانی
تیم یافتہ طبع کی زبان ۔

روا نہیں وہ مرادیت شرار
ذہن میں شرم ہے اب کرکے تو غامی

صیانت - موت آواز ، ہند آواز ، عربی مکرر نسیم رائج
صیاد تھا کہ نصف کیا کر دے
پنا سکھا دیا ہے بے زور اٹھانے
قول فیصل - اس کا مر کرنا کے ساتھ ہے ۔

صیاد کرتا تھا جو بیابا بہت ہوتا تھا
آگھیں ل کے تو مٹے کبھی دوتا تھا
اس ۲ اسٹان ، نشان اند گھڑے وہ زوں کے لیے
صیاد رہا - دیش ، وہ جاو جس کو شکار کری عربی
ذکر نسیم یافتہ بے کی زبان

جو اس دشت میں تھا کوئی صید بھی
سو آگے ہی وہ ہوگی صید بھی
قول فیصل - عربی میں صید یعنی شکار کرنا بھی تو میرے
پچھلے صوم میں شکار اور دھندہ صوم میں شکار جو
سہی ہے ۔

صید - شکار بازی یا کبوتر بازی یا شیر بازی کی
جگہ جو - اور وہ موت

فقد - یہ ہر طرح سے صیدی کے گزرتی طرح
اتھ سے اسی جہت بیدار کے ایہ اہم کو
صیدی میں نہ فقط ذرا کا کہ قصدا
صاع میں صیری تو پھر کا ہی کے جوڑا ہوا
قول فیصل - کھنڈ میں یہ اصطلاح کبوتر بازی کے
بے غصہ میں ہے - شیر بازی اور گھوڑے بازی کے لئے
نہیں ہوتے ۔

صید انگن - شکار کرنے والا شکار گاہ
صفت ، فصیح ، رائج

وام سے تن ادق سے جان جو جائے ملے
کر کے بیل لکھ کو اب اسے صید انگل جوڑا
قول فیصل - اس کا نصف صید انگن بھی
رائج ، فصیح ہے ۔

اب صید گاہ کرتا ہے کیوں اتنی چھری تیز
اب جان بھلا اس ترے پھر میں کیا ہے
موت نور انصاف نے دھیا بندہ بھی انھیں سنی ہی
کھا ہو جو اردو میں رائج نہیں ۔

صید انگن - شکار گاہ ، موت ، فصیح ، رائج
ح - صید انگن میں ، ایک بڑا گاہ میں ہے پھر نسیم
صید بڑا نہ شرد کا ۔

فقد - آج وہ زوں کو اب دے صید کرکے پک
رہا ہے ۔ (اور سات)

قول فیصل - اہل کھنڈ کھوسے کے ہے صید ان بڑا اور
بڑے بڑا ہوتے ہیں - صید بڑا کوئی نہیں بڑا ۔

صید بڑا ، اظہار شدہ ، کہہ کر کرکے کرکے ، صید بڑا ، ہم
صید کرنا ، خدا باندہ خدا ، کہہ کر زوں کی اصطلاح (مکرر نسیم)
قول فیصل - اہل کھنڈ صید بڑا نہیں ، صید بڑا ہوتے ہیں

صید حرم - وہ جاو جو حرم کہہ ہی ہوں ان کا
شکار - فارسی ، ذکر نسیم یافتہ بے کی زبان

ذرا جوئے کا مزہ جاننا کہ صید حرم
آپ گردن چھری پھر کے پس تو

قول فیصل - حرم حرم کے حرم میں شکار حرام ہے ۔
صید کرنا - شکار کرنا ، اور موت نسیم یافتہ طبع کی زبان
دل پر دانہ کو چھڑا چھڑا ہی رہے
جب ہی چھپتے کو کیا ہے صید آہوئے شاد پیر

قول فیصل - اس کا کہنے پر یا بالرفیقہ اور کرنا ہوتا ہے
صید گاہ - شکار رکھنے کی جگہ ، شکار گاہ ، فارسی
موت نسیم یافتہ طبع کی زبان ۔

آئے ہیں سب سسکے تری صید گاہ میں
اب کوہ پر ہی کبک نہ آہوئے میں ہی
قول فیصل - اس کا نصف صید گاہ میں رائج ہے
ہا اس صید گاہ میں طبعی شکار ہے اعتبار کی

محل نشین۔۔۔ جس انیس سو سے کم ہے کبھی میں بن کر
 صیفیہ راز میں رکھنا کیونکہ ابھی ان کے ظاہر کرنے کا وقت
 نہیں آیا ہے میں چونکہ تم کو اپنا بھتیجا ہوں اس لیے ان
 نور کا ذکر کر رہا ہوں۔

فیصلِ فضل: فضیلتِ مکتوی ہے اردو ترکیب کے ساتھ
 ہمارے صبیحے میں، کہنا نظم کیا ہے جو معجزہ از میں
 رکھتا ہفتا میں جیم سب سے وہ جمل یہ ایک قسم
 کا نعت ہے کہ سنو: من سہا سہا .

مارگے حوالوں۔ انہی حوالہ فرمائیں کیوں؟
پہلے ہی رہا کر کے دیکھیں کیا ہیں؟

صیغہ راز میں رہنا۔ کہ بات کا پوشیدہ
 نہا۔ بات راز میں رہنا۔ اند و صرفہ، فصیح و راجح۔
 محل صیغہ۔ چھپنے والی بات اسی وقت تک صیغہ راز
 میں رہ سکتی ہے جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے
 کہی جائے کہ وہ اس شخص سے نکلی ہوئی ہو۔
 صیغہ راز سے نکلی ہوئی۔

تعلیم و ترقی کے لیے یہ مکتبہ - چاندی محلہ، لاہور -
اردو مکتبہ، لاہور -

محل میں فدا بھی ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ وہاں میں جو کہ
راجہ صاحب کو کسی دشمن نے ہر دے دیا یا اپنی قبیلہ
دست میں

صیغہ گزشتہ : جسے کہ زبان کو تفریق
دو صورت تعلیم : مہ طبعی زبان

میری جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں جناب کے
 رازداری کے لیے کوئی ایک

قولِ فیصل۔ زیادہ نرگودان کرنا درگرا: ہوش
ہیں۔ صاحبِ فرنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ جن لوگوں نے
اس کے معنی مجاہدت کرنا کیے ہیں ان کی محاورات سے
بے شائبہ صاف ظاہر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک کھنڑی

شاعر شیر نے ایک جگہ کسی دہلے علم ایک صفت
کے اقرار اور دشمنی بطور مزاح اچھوٹا کیا ہے۔
دس سینے ایک رات میں گردنے بائیں نے
یعنی قوت نے جو دس مرتبہ ہونے کا اقرار دیا ہے یہ کلمہ
سے نہ پر سکے گا۔ یہ لحاظ طالب علم اس نے یہ
دعائیت رکھی ہے مگر آپ نے اس کے معنی کی گمان
فریق کر لیے۔ اگر یہ سچا ہو تو ہم پوچھتے ہیں صیغہ گردنا
اس شعر کے علاوہ کہا وہ ساری جگہ اس معنی بتائے ہیں
یہ رکھا سکے ہیں؟

تیسف در رانق گری گری کا دوسم عربی
در کتسمه یا فته عطفی کی زبان

میتے نئے جراثیم جو ہی لڑتے ہو
ہر دن کونکھی تب دم بخیز و رسیف
قورجیل میت شاکی ز کیسے پایہ برستے ہیں
چاہیں میں پریر صیف و سادہ
صیقل
عرب، حوث و شیخ و راج

نظام مستقر کیا جس کی حیثیت دودھ کی
تہلی برقی بنی ہو کر رہے۔ ۔۔۔ یہ عزائم ملکہ کا
سنوں فیصل۔ سوائس سنٹر میں۔ رازد ہوت
و دوں صدوں سے نسیم کیا ہے مگر اب ۔۔۔ ہم دوسرے
مونت ہی مستقل ہے۔

حیا کیلئے ناز سے رخ یار کو حیا
 دیکھنے کو حقیقت یہ حیا کی نوا
 آپ کے اندر کے ساتھ ہی حیا کہ جزیرے کے خرمی بہتوں پہاڑ
 ہوتے ہیں، و خرمی کے بھی لڑکی کو حیا کہ جگہ سے کہا کہ

صیقل کرنا۔ صاف کرنا، جلا کر، اردو
مرتب، تصحیح، رائج۔

اپنے بوسے جو رنگ و رخ بدلتی چکا

جم نے صیقل جو کیا تیغ کا آہن چمکا ۔ ناقص
صیقل مگر :- ہلا کرنے والا ، تھیاد و صاف کرنے والا
سان رکھنے والا ۔ خامی و ضعف ، تبہیم یافتہ طبیعت
کی زبان میں الاستقامت ۔

حبیبی تیغ نیز کواقبال گز ترا
بزه حقد دل ز صیقل مرآت سار

سمیع ہونا۔ درجہ کے ساتھ جلا ہونا، تھوڑا
 یا نیچے وغیرہ کی صفاتی ہونا، اردو نسخے میں سچ

صیقل نہ ہو کر تیار ہو کر ہر دم ہو کسی کی نظر
اے ذوق یار قند ہنر آماش دوز میں ہے
اں کے دمنار جو بیواں میں ہو خاک ہو
جوتی گنہگار سے جس سے صیقل تھم جاوے
جہاں ہوتا ہے صیقل تھم جھٹکتے
دور قندم جوتی ہے اتنی صیقل تھم جاوے

قول نہیں۔ اکیس کے ساتھ بھی اس کا صرت روشن ہر صاف دیکھتے تھے اس خواب کی۔

اس کا ایک مفہوم ہے صاف ہونا، محلاً ہونا۔

اسی تیزی زبانی وصف در حدیث
 رنگ آلودہ سخن چہ سحر و جھل جھل
 چہ جہوریت بد رشتہ اول در او سرور
 و کس زون رشتہ یاے تھان (ہودیت)
 یو دیوں مایگر ترکیب ایجان عربی و پشت
 تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔

فتوۃ فیصل - انگریزی کو چھوڑ کر عربی، فارسی
اور اردو کے اخبار لیں، اس ترکیب کو جیسے جیسے

لکھتے ہیں اعدیہ اصطلاح اخبارات تک محدود ہے
عام جیل جہاں میں ہنس چڑھا سکتے ہیں وہ جہاں قادیانی
ظلم و بربریت کے بھی لئے جاتے ہیں۔

دائے مضبوطیوں۔ اردو مذکر (فرنگی مضبوطی)
قول فیصلہ: قانون دانوں کی اصطلاح۔
ضابطہ فوجداری: قانون فوجداری
امور ناجائز یا مجرموں اور غنہ انگیزوں کے
الساد کا دستور العمل۔ اردو مذکر (فرنگی مضبوطی)
قول فیصلہ: قانون دانوں کی اصطلاح ہے۔
ضاحک: (بکسر سوم) ہنسنے والا خفا
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ضاحک: (بکسر سوم) میر غلام حسین بہ مصر شاعر کا
تخلص۔ سولہ آپ حیات تحریر کرتے ہیں کراچی
بزرگ ہرات سے آکر پڑائی دلی میں آباد ہوئے
خاندان سیادت ان کا سندوں نقاد امام ہروی
کی اولاد میں تھے اور شاعری بھی گھرانے میں
میراث میں چل آتی تھی۔ میر موصوفہ نہایت
خوش طبع، خوش مزاج خندہ چین ہنسنے ہنسانے
والے تھے اس واسطے یہ شخص اختیار کیلئے وضع
اور لباس قدماے دہلی کا پورا نمونہ تھا۔ سر
سبز جامہ پوش عرب بڑے گھیر کا جامہ یا جبہ
کہ وہ بھی اکثر سبز ہوتا تھا گلے میں خاک پک
کا کٹھا۔ داہنے ہاتھ میں ایک چوڑا اس پر
کچھ کچھ دعائیں کندہ چھگل لکے اور انگلیوں
میں بھی کئی انگریزیاں ڈاڑھی کو منہ دکھاتے
تھے۔ بہت بڑھانہ تھی۔ مگر ریش بچہ منڈلاتے تھے
کبھی کبھی ہاتھوں کو بھی ہندو لیتے تھے۔ میانہ
رنگ گورا۔

دیوان اب تک نظر سے نہیں گزرا جس پر
کچھ برائے ظاہر کی جائے خواہ میں جو کچھ
شہرت جو انہی بچوں کی بدولت ہو جو سودا گے
ان کے حق میں کہیں سلطنت کا تباہی نہ ان کے

بھی دلی چھڑوا لے اور بغیر: اوکو کو یاد کیا
آخر میں تحریر کرتے ہیں کہ: "وقت بہ
معلوم ہوئی۔ ممکن نہیں کہ بالکل صاف جہاں سے
(میر حسن) نے تار تار لکھی ہو گی۔ اگر کم یا زیادہ
صاحب تذکرہ گلزار ابراہیمی شہادہ میں لکھتے ہیں
کہ فیض آباد میں ہیں اور دہلی سے زراں کرنا
جس تذکرے کو دیکھا ایک ہی شعرا کا دہلی
پایا ہے

کیا دیکھے اصلاح خدائی کو دیکھو
کافی قاترا حسن اگر ماہ نہ ہو تار: زکب چا
قول فیصلہ: یہ حال میں ضاحک کا دونوں
صوبہ ہمارے قیام کے گاؤں میں مل گیا اور وہ
معاہدہ میں اس کا اقتباس چھاپا تھا میر تقی میر
اور قریب قریب ہر صفت سخن میں اردو کا کلام کو
انہیں نے ایک عجیب زبان اختیار کی تھی
عجیب زبان میں ایک مصدق ہو۔

ع شکر صد شکر کہ ما عجیب
ضاحک: (بکسر سوم) باریک بینی سے
دیکھنے والا صیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کا
رہنے مذہب سے نہایت پرش اس کی تہذیب
پانی کسوہیں طرح ہو ضاحک: باریک بینی سے
ضامن: (بکسر سوم) کفیل، ذمہ دار
کسی کی ضمانت کرنے والا۔ عربی: کفیل، ذمہ دار
کھینچے ہوئے ہوتا ہے تو تہذیب کو
ڈرنا ہو کچھ سے یہ ضامن ہے خدا کو
قول فیصلہ: صاحب فرنگی آصفیہ لکھتے ہیں
کہ جب حاضر ضامن کہیں گے تو اس شخص سے مراد
ہوگی جو کسی کے بروقت طلب موجود کر دینے کا
ذمہ دار ہو۔ جب مال ضامن کہیں گے تو قرض

ضامن دینا: ضمانت دینا
اردو: دہلی۔ سوائے حاضر ضامن کے اور
کسی طرح دہلیوں پر نہیں ہے۔
ضامن: (بکسر سوم) ذمہ دار یا نکل کی پھر جو
حق کی مضبوطی کے لئے دونوں طرف کرنے کے
درمیان باذمہ دیتے ہیں۔ اردو مذکر (فرنگی مضبوطی)
ضامن: (بکسر سوم) وہ عورت اساد ہی یا توڑ پڑوسی
جہان کے لئے زیادہ دودھ میں ملا دیتے ہیں۔
اردو مذکر، راجا۔

محل صبر: ضامن دینے کے لیے تھوڑا سا دہلی بچا
کہ لینا سب سے بچ ڈالنا۔
ضامن: (بکسر سوم) امام شیعہ علی رضا علیہ السلام کی
صفت۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصلہ: تنہا مستحق نہیں امام ضامن یا
امام ضامن دہلی کی ترکیب سے بولتے ہیں۔
ضامن: (بکسر سوم) وہ چیز جس کے بغیر دوسری
چیز نہ کر سکے۔

افتدہ: ضامن کے بغیر جب کا فور رکھو گے اُرد
جائے گا۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ: بہت کسی کے ساتھ بولتے ہیں
ضامن دار: ضمانت کرنے والا وہ شخص جو
کسی کی ضمانت لے۔ اردو صفت عوام کی زبان۔
ضامن در ضامن: کفیل کا کفیل، ذمہ دار
کا ذمہ دار۔ اردو مذکر۔ (فرنگی مضبوطی)
قول فیصلہ: ان لکھتے نہیں بولتے۔
ضامن دینا: کسی کو اپنا کفیل یا ذمہ دار
بنانے پیش کرنا، بچ میں ڈالنا۔ اردو صفت
صحیح، راجا۔

عربی استوتضہ فصیح راجح۔

محلیہ ضد بیکل ک ضد بوی ہو۔

قولہ فیصلہ: صاحب فرہنگ تصنیف لکھتے ہیں کہ ضد اور نقیض میں یہ فرق ہو کہ نقیض چوبیس نہ تو جمع ہی ہو سکتی ہیں اور نہ جدا جیسے عدم اور وجود اور ضد میں تو جمع نہیں ہو سکتیں مگر تضاد ہو سکتی ہیں جیسے سیاہی اور سفیدی۔

صاحب قشربک لافشا لکھتے ہیں کہ اس کا داؤہ "ضد" اور جمع اضداد ہو۔ یہ لفظ لغت اضداد سے ہو۔ اس کے معنی ہمتاہ مثل ہمتاہ کے ہیں یہی مگر فارسی میں تنقیض اور صرف نقیض و مخالف ہو۔

ضد: دشمنی، مخالفت، عداوت۔ اردو فصیح راجح۔

اللہ سے دشمنی کہ مرے بعد مرگ وہ ضد سے نشان ملتے ہیں روح مزار کا شہدا ضد ہمتاہ اصراء اردو فصیح راجح۔ مبتلائے شب فراق ہوئے ضد کے ہم تیرہ روزگاری کے قولہ فیصلہ: بچوں کے لئے زیادہ سہی ہو۔

ضد ابداً ہونا: بھگڑا ہونا۔ عروزیں کہ زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ: لکھنؤ کے عربی میں دلتی۔

ضد اٹھانا: ہٹانا۔ دانت کرنا ضد پوری کرنا۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

نانا ضد ہی اٹھائے اس کو جس کے امت نے لاش کے نہ اٹھائی ہیں کہ قشوق

ضد آنا: ہٹ پیدا ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

دل کو آسودہ ہو دکھا تو نہیں ضد آن اس سے بہتر تو ہیں تھا کہ پریشان ہوتا

قولہ فیصلہ: ہنس کی بحیل صورت ضد آجانا بھی راجح و فصیح ہو۔

اس ضد گر کو رسم تو کیا ضد آگئی جب ہم نے آہ کہ تو جانا اس نے اہلک

عام طور سے بچوں کے لیے زیادہ مستعمل ہو۔

ضد باندھنا: باندھنا۔ اصرار کرنا بحث کرنا۔ اردو صرفہ عربیوں کے زبان۔

محلیہ صرفہ: میں میں بات کو کہتی ہوں یا جی نہیں میں خواہ مخواہ کہ ضد باندھ رکھی ہو۔

ضد باندھنا: رات کرنا۔ دشمنی۔ اردو صرفہ قلیل الاستعمال۔

محلیہ صرفہ: اور جس کی تمہیں کرتے ہو خدا سے برباد ہو تو کسی کو بھلا نہیں کہیے۔ (ترجمۃ القرآن)

ضد پر: مخالفت میں، دشمنی میں عداوت میں۔ اردو، تالیع فعل و فصیح راجح۔

ہمت گردا: کہ ضد پر تمہارے ہمتاہ نہیں ہیں اگر چاہتا، چاہتا ہوں

ضد پر آنا: مخالفت پر کمر باندھنا، ہمت پر حجت نامہ اردو صرفہ فصیح راجح

محلیہ صرفہ: ات کے دھنی جب ضد پر آجاتے ہیں تو پھر ہنس سے بڑی قوت لی پرواہ نہیں کرتے۔

ضد پڑنا: ضد ہونا۔ اردو صرفہ متروک۔

ج غصہ کی پڑ گئی تو آپ کو ضد شیر ضد پوری کرنا: کسی کی ہمت کے موافق کرنا اور اس کے عمل کرنے پر عمل کرنا۔ اردو

فصیح راجح۔

محلیہ صرفہ: یوں سنا، ہر بات ماننے پر تیار ہیں اگر غلط ضد کرو گے تو کبھی پوری نہیں کریں گے۔

ضد حریفنا: ہٹ پر آنا۔ اردو صرفہ و لافشا

قولہ فیصلہ: اہل لغت نہیں بولتے۔

ضد چلنا: ہٹ قبول ہونا۔ اردو صرفہ عربیوں کے زبان۔

محلیہ صرفہ: بھلا کیس نہ سے بندہ کی نہ تعلق سنی ہے۔ اردو یا سے صادق

ضد دلانا: ایسی باتیں کرنا کہ میں ضد پیدا ہو۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

تار باز ہوں گا لپٹ کر میں ابھی بوسوں کا نہ دلاؤ مجھے ضد کہ کے لگا تار نہیں

ضد رکھنا: ضد پوری کرنا کسی کے سانس کپٹ کو پورا کرنا، مان لینا۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

کہا کچھ ابھی مجھے مقاصد خدا کا اس قدر کہ لیجئے ضد

ضد کرنا: اصرار کرنا، ہمت کرنا۔ اردو صرفہ فصیح راجح۔

الافض بعد حجت و تکرار اس نے ضد کر کے لے لیا قرار

ضد کرنا: کسی کے برخلاف کرنا۔ اردو صرفہ قلیل الاستعمال۔

معشوق ضد بھی کرتے ہیں لیکن نہ اس قدر کافر ہو میں بنا تو وہ دینا وار ہو گیا

قولہ فیصلہ: لکھنؤ کی عروزیں اب اس جگہ نہیں کرنا زیادہ بولتی ہیں۔ جیسے جو کچھ میں کہتی ہوں تم اس کے خلاف کرتی ہو تمہاری برضوں کے خلاف نہیں جاتی۔

ضد ہٹنا: ہٹ ہونا۔ ایک کا دوسرے کے

خاندان ہونا اردو موت عورتوں کے زبان۔
محل صرفت۔ دونوں اگر نہ سمجھتے کہ تو چھپا
قد فہم ضرب میں تمام روپ کچھری کی خبر ہو گیا۔
ضرب کن۔ نہیں ہٹ کرنے والی ضدی عورت۔
اردو موت عورتوں کے زبان۔

عہد ہلن ہر ضد کن کا حالت کیں شوق قدان
ضرب لکان۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک
دے قاصدوں سے بھی یہ ہم سے ضرباں ہو
ضرب لکان۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک
ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک

ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک
ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک

ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک
ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک

ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک
ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک

ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک
ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک

ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک
ضرب کن۔ بہت ضد کرنے والا ہے۔ اردو
ضرب کن۔ چھپنا لکان۔ دوسرے موت وک

موت۔
محل ضرب۔ مسجد ضاربہ میں وہ مسجد تھی جو قتل
نے جناب رسول کے شانے کے لئے تیار کی تھی خدا
تعالیٰ نے اس کو خدا دینے کا حکم فرمایا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اتنا یہ لفظ نہیں بولتے بلکہ مسجد کے
ساتھ لاکے مسجد ضاربہ ہی مستحق ہے۔

ضرب۔ (۱) بالفتح، مارنا۔ عربی، موت
تایم باندہ طبع کے زبان۔
قول فیصل۔ اس کا مادہ ضرب اسم قاس
ضارب اسم مفعول مضرب ہو یعنی مارنا
وقسم اضرب بالفتح جمع ہو۔

ضرب۔ (۲) مار، صدمہ، چوہ، عربی، موت
فتح، راک۔
دل جگر دونوں ہی خنقا ہیں اس خنجر کے
سینے پر کھاؤں جو ضرب ہو تو ہوگی

ضرب۔ (۳) چھپنا، نہ جیسے ضرب سکا۔
دار اللغات، عربی۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ تنہا صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا
آج سب ایک دو عالم میں ہو سرکار اللہ کی
ہیں سکہ ہو کہ ضرب انکی ہے تلوار ان کی

ضرب۔ (۴) قوپ کا شمار ظاہر کرنے کا صدمہ
جیسے پانچ ضرب قوپ۔ عربی۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اب یہ استعمال قریب بہ نزدیک ہے۔
ضرب۔ (۵) تلوار کا دار کسی ہتھیار کے پرٹ۔
عربی، موت، فیصل، راک۔

ضرب۔ (۶) وہ ضرب پڑے ہی تھی کہ تھا جو رنجیدہ تھی
ضرب۔ (۷) جمع کا وہ قاعدہ جس سے اعداد کے
باہر گرانے سے مجموعہ معلوم ہو جائے۔ اردو اصطلاح
ملہ الحسب۔

قول فیصل۔ صاحب مرہنگہ صغیر لکھتے ہیں
جب ایک عدد دو عدد میں سے عدد کی اکائی کے
موافق بار بار جمع کیا جائے تو جس مختصر ترکیب
سے یہ حاصل جمع دریافت ہو جائے اسے ضرب
کہتے ہیں۔ مثلاً ۳ کو ۴ سے ضرب دینے سے وہ
عدد پیدا ہوگا جو ۴ کو ۳ دفعہ جمع کرنے سے
حاصل ہو۔

ضرب۔ (۸) شعر کے آخری رکن کو بھی ضرب
کہتے ہیں۔ عربی، اصطلاح علم عروض۔
ضرب۔ (۹) دل کے زبان سے افسانہ کرنا
صوفیوں کا کلمے کو ایک خاص اور اور طبع سے
ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے۔ عربی۔
(فرہنگ صغیر)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا
ضرب۔ (۱۰) بیان، ضرب ایش، سخن سے مشق
ہو۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ضرب ایش ہی
بولتے ہیں۔

ضرب بات۔ ضرب کی جگہ پر میں عربی، ضرب
تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔
ضرب اکھاٹا۔ (ضرب) صدمہ، اٹھا۔
نقصان گوارا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھتے نہیں بولتے۔

ضرب الغلام اہانت المولیٰ (نہا)
کو مارنا آقا کی توہین کرنا ہو۔ یعنی اگر کسی شخص
کی عزت کرتے ہیں تو ہم کو اس لوگوں کے ساتھ ہی
بہ سلوک نہ کرنا چاہیے جو اس سے کسی طرح کا تعلق
رکھتے ہیں۔ عربی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔
(فرہنگ امثال)

ضرب المثل : ہش، کھاوت، وہ جو ہوشال میں بہا بر پیش کیا جاتا ہو۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

ضرب المثل جہاں میں وہ دل ہو شاہوہ جو پائمال زیر قدم ہو کے رہ گیا۔
ضرب المثل : ہش کی طرح مشہور۔ عربی صفت، فصیح، راجح۔

آپ کا ذکر ہر بیاں میں ہو تو ضرب المثل جہاں میں ہو (فہم مثنوی)
ضرب المثل ہونا : کھاوت کی حالت مشہور ہونا۔ زبان زد خلعت ہونا، شہرت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

وہ ہم تھے محبت میں **ضرب المثل** کہ مڑتا تھا ایک ایک پہ پہ ابل بے نظیر

ضرب آنا : (ماذم) چوٹ لانا، کسی چیز کو کسی عضو کو صدمہ پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

پرسن روہ ٹھہری رہی دور حیرت، تیر ستارہ دھڑک رہی نہ گر آگے اس کے ضرب اختیار یا لاش کی چوٹ پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

وہ نہ بڑبڑا رہی مگر تھا چور بندہ تشنہ **ضرب پڑنا** : تاشے ذیرہ پر آجوں موتی کے تھک چکے۔ ۱۰۰۔ اردو صرف۔ موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

بھلے متور، تاشا بجانے کی نہانت، کہ تخی جبرہ جبرہ **ضرب پڑنا** : کسی کو ایک قریب کا دوسرے سے متنازع ہو سکے۔ (قدیم ہندو ہنرمناں اودھ)

قول لعل بیاں بیاں کے تھک چکے ہیں ہر کون **ضرب** : چوٹ، زرد ایک بار مارنا۔ عربی مصدر، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

نہیں کھنق تھاں میں ضربت آزیانے کی شہر غمزہ کرے لیلانہ کیو نہ کر چہرہ کے محسوس **ضرب** : قتل فیصلہ : تلوار کے وار کو کہتے ہیں جو قتل یا قتلہ طبعی کی زبان ہو۔

ضرب علی نے سجدہ قاتل میں کھائی ہو **ضرب** : تلوار کا لگانا۔ اردو صرف، مترادف۔

گردن لہہ کرتے ہی ضربت اٹھائے **ضرب** : تلوار کے لگانا۔ اردو صرف، مترادف۔

ضرب چلیما : (مذموم) جیسے، جیسے کا ہاتھ ایک خاص ضرب کی ضرب جو آڑوں دی جاتی ہو عربی، فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ضرب خفیف : ہلکی چوٹ۔ فارسی مؤنث، فصیح، راجح۔

ضرب دنیا : نقصان دینا، منہر پہنچانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (۱۰۰) سنگ صغیر

ضرب دنیا : امداد کرنا، ہم کھانا۔ اردو صرف، راجح۔

چال سے اب شاؤں نقش طلسم **ضرب** : کرنا لوں ایسا اسم، فحش مثنوی

ضرب شد : سخت چوٹ، ہلکے ضرب سخت نقصان۔ فارسی، مؤنث، قلیل یا قلیل طبعی کی زبان۔

جیس کے زخم کو ضرب شدیدی نے کھولا **ضرب** : کو چوب چھانے یزید نے کھولا۔ اردو

ضرب کرنا : تلوار کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال **ضرب** : جب ضرب کی لڑنے کے صحواد کو ہمارے گرد آفر کے انسان کو دینے کی فشار

ضرب کرنا : دو عددوں کو آپس میں کرنا۔ اردو صرف، اصطلاح علم حساب۔

ضرب کھانا : چوٹ کھانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

شہر سے تیرے ہاتھوں کی کل ضربت کھائے **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

کما جو میں نے راز میرے دل کے دو ٹکڑے **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

لگانا : وہیں تیغ آبدار کی ایک **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

قوله فیصلہ : صاحب نور اللغات نے اس کے ایک سنی چوٹ لگانا، کوٹنا بھی لکھ جہاں نہیں بولتے **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

اردو صرف، فصیح، راجح۔ **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

خدا کا نام لینا یا کھ پڑھنا جس سے دل پر **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

سودہ پتہ : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔ **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

لگانا : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔ **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

ضرب ہونا : (نور اللغات) **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

قول فیصلہ : چوٹ لگانا کے محل پر ضرب آنا **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

بولتے ہیں نقصان اور ضرب کے معنی میں نہیں بولتے **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

ضرب مرکب : ایک قسم کی ضرب جس میں **ضرب** : لگانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔

نورانیہ فیصلہ :- یہ حسب دلوں کی مصلحت ہو۔
 ضرب مفرد :- ضرب بسیط، سادہ ضرب
 ضرب غیر مرکب، مؤنث :- (نور اللغات)
 قول فیصلہ :- یہ حساب دلوں کی اصطلاح ہے
 ضرب مہلک :- زخم کاری، شدید چوٹ
 فارسی، مؤنث :- تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 ضرر نہ دیا :- (بغیثین) گزند، حضرت نقصان
 عربی، مذکر، فصیح، راجح :-

یا کما ازل کو نہیں پروا ہے مرقی
 فیس کو ضرر کچھ نہ ہوا ہے پڑی کا نظر
 ضرر نہ دیا دیکھو کہ تکلیف مصیبت عربی
 مذکر، فصیح، راجح :-

ضرر اٹھانا :- نقصان اٹھانا۔ اردو ہونے
 قلیل الاستعمال :-

نفع کس چیز سے بلا اکثر ناسخ
 اور کس سے بچنا ضرر :- (مراجہ نظم)

ضرر پہنچانا :- (مندیہ) نقصان پہنچانا
 سد پہنچانا، آئینہ ادیتا۔ اردو صرف،
 فصیح، راجح :-

آساں پہنچا نہیں سنا حسینوں کو ضرر
 کب تکہ سکتی ہو جہل ماہ کے خرم میں آگ
 ضرر پہنچانا :- (لاریہ) نقصان پہنچانا

پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، راجح :-
 پہچانہ کچھ ضرر شدہ گردوں شکوہ کو
 لاسر کلیم کے خاتم نے کوہ کو

ضرر نہ دینا :- نقصان نہ دینا، تکلیف دینا، نقصان
 قلیل الاستعمال :-

ہوتے دشوار بعض کام ان کو
 بال دیتے ضرر عام ان کو (مراجہ نظم)

ضرر رساں :- ایذا رساں، دکھ دینے والا

عربی فارسی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

تردید ہو اک ضرر رساں کی

تائید ہو اپنے ادراج شان کی

قول فیصلہ :- اس کی فعل کو ضرر رساں کہتے ہیں۔

ضرر کرنا :- نقصان کرنا۔ اردو صرف،
 فصیح، راجح :-

محلہ مشتر :- دو ایک ہو مزاج کے فرق کی وجہ سے

ایک کو سزا دیتی ہو ایک کو مفید ہوتی ہو۔

ضرر ہونا :- نقصان ہونا۔ اردو صرف،
 فصیح، راجح :-

مبادا بھائیوں کو کچھ خبر ہو

کہ جس سے تم کو ان سے کچھ ضرر ہو (زلیخا لہذا)

ضرر غام :- (بالکسر) شیر زدہ۔ عربی،
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

ایک ایک شیر بیشہ ضرر غام کہہ گار

خود وقت حرباً ضرب تھے شہنشاہ باد (ادراج)

ضرر غام فلک :- بڑا اسد فارسی،
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

یہ رعب تھا غیظ اُسے جو آتا

ضرر غام فلک بھی کانپ جاتا (آخر غلام)

ضرر ور :- (بفتح اول) غمی، یقیناً وجہ :-
 اردو، فصیح، راجح :-

جس سے ضرر ہو کیا حال راہ میں ہوگا عشق

قول فیصلہ :- صاحب قاموس الافلاطین

ہیں کہ قاموس صراح وغیرہ کسی بھی عربی لغت
 میں اس کا وجود نہیں مالا کہ ہندوستان میں
 عام و خاص کار و مرہ ہو اس کو ہند کہنا
 چاہئے :- جنم اول بھی جوتے ہیں۔

ضرورت :- (طنزاً) بیشک، ہرگز نہیں ک

جگہ۔ اردو، فصیح، راجح :-

ہنس کے کہنے لگی یہ وہ مغرور

ایسے فقروں میں آگئی میں ضرور

ضرور بالضرور :- (ہین، حتی۔ اردو،
 غیر فصیح، راجح :-

محلہ صورت :- پیر مرد۔ اگر آپ کو تکلیف ہو تو

مشہور حقیق مع خالوند کے کہ دیجئے :-

آزاد۔ بھر جوشم ضرور بالضرور :- (فساد آواز)

ضرورت :- (بفتح) حاجت کی،
 احتیاج۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح :-

رحمت عام کا اظہار ہو پرشہ میں

ورد نہ پھر بندہ نوازی کی ضرورت کیا ہو

قول فیصلہ :- جنم اول بھی :- باؤں پر ہو۔

ضرورت :- ناگزیر، ضروری :-

عربی لفظ، فارسی صرف، قلیل الاستعمال :-

ہم پاسے بام کا رخ اختیار مش

ضرورت کہ کشاں از وہاں گئے (ظہوری)

نظر آتی ہو میں جیسی شکل

کی ضرورت ہو کہ ہو ویسی شکل (مالا لہوا)

قول فیصلہ :- اب اس محل پر ضرور غزنیادہ

بولتے ہیں :-

ضرورت دیا، ضرورتاً، از روئے ضرورت
 ناچار :- (بفتح) تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

ضرورت ایسا دل ماں ہو ضرورت
 کے سبب غمناکی ایجاد ہوئی ہیں۔ اردو، مقولہ
 فصیح، راجح :-

ضرورت بھر :- حسب ضرورت جتنے کام
 نکل جائے :- (صرف غیر فصیح، راجح :-

محلہ ضرورت :- کیا ضرورت ہو کہ کسی نے لوہا پانی
ضرورت پھر لے لو۔

ضرورت پڑنا :- حاجت پیش آنا، کام
پڑنا، موقع پڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلہ صرف :- اگر کسی کو ضرورت پڑے اور چاہے
کہ سن بھر آٹا بازار سے لے آئے، تو فقط نیچے کی
ایک یا دو دکانیں گھر تک حبیب کی طرح مانگتے پھرتے
(دوبارہ لکھو)

ضرورت پوری ہونا :- حاجت براری ہونا
کام نکلنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلہ صرف :- سخی سرکار کی تعریف میں ہو کہ
ہر کس و نا کس کی ضرورت پوری ہو جائے۔

ضرورت پیش آنا :- کوئی حاجت پیدا
ہونا، وقتی حاجت پیدا ہونا، اردو صرف،
فصیح، رائج۔

ہمیں پیش آئی جو آج اک ضرورت
ساقی سے فرادیکھو یہ صورت (مراجعات)

ضرورت رہنا :- حاجت رہنا، اردو صرف،
فصیح، رائج۔

محلہ صرف :- میری طرف دیکھ کر فرمایا اب بھئی
وہ شہر میں نہ کیا اب کیا نہ رہے یہی انھیں
نہ کر کے فرمایا یہ ادھر ہی کا فیضان ہو۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

ضرورت کے وقت گھر سے کو باپ نہاتے ہیں
مالم نا پارہ میں آدمی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے
بجوری کے وقت اپنے سے اپنی آدمی کی بھی شام
رنا پڑتی ہے، اردو و شل عوام کی زبان۔

قولہ فیصلہ :- ضرورت کے وقت آدمی گھر سے
بھی باپ بنا لیتا ہے یا ضرورت کے وقت گھر سے

بھی باپ بنانا پڑتا ہے بھی بولتے ہیں۔
ضرورت ماری جاننا :- کنایت
ضرورت ہونا۔

(فقہ) اس کو ماشہ ماشہ عطا بھی نصیب نہیں
تھا تو شادی میں آنے کی کیا ضرورت ماری
جاتی تھی۔ (فورا ملحات)

قولہ فیصلہ :- عوام کی زبان میں اب بہت کم
ساتھ بول دیتے ہیں۔

ضرورت مند :- حاجت مند، سبغ
تنگ دست، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلہ ضرورت :- اس میں کون ایسا ہے جو ضرورت مند نہیں
بلے نیاز تو خدا کی ذات ہو۔

ضرورت ہونا :- (لازم) حاجت پیش
آنا، ضرورت پڑنا، کام پڑنا، اردو صرف،
فصیح، رائج۔

محلہ صرف :- تم کچھ ہی جاؤ اگر میری گواہی
کی ضرورت ہو تو مجھے بلا لیتا۔

ضرورت ضرورت :- (تاکید کے محل پر) ہر
قطعاً، اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

ضرورت کی باتیں :- ضروری باتیں، خاص
باتیں۔ اردو صرف، متروک، غور توں کی زبان۔

کچھ کھڑے دھڑے یا سناٹے کے چوبچاؤں
کچھ ان سے کرتے ہیں مجھ کو ضرورت کی باتیں

ضرورت نہیں :- واجب نہیں، لازم نہیں
اردو صرف، متروک۔

اے بت خدا کے دانستے دل کو نہ سخت کر
اس کعبہ میں ضرورتیں فرش سنگ کا آئیں

قولہ فیصلہ :- اب اس محل پر ضرورت نہیں
بولتے ہیں۔

ضرورت ہے :- ضرورت ہے، لازم ہے،
واجب ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہندوں کے حال پر مجھے ماتم ضرورت ہو
بعد از وفات چاہیے کچھ کو کفن کہو، رائج

محلہ ضرورت :- کل کے مشاعرے میں میں طرح قیامت
کا آنا ضرور ہو سیرا پو پچنا ضرور ہو۔

قولہ فیصلہ :- اب اس جگہ بول چال میں
ضرورت ہے، زیادہ فصیح ہے۔

ضرورتی :- (فتح اول، وہی، تالکری
بازی، بلی، صفت، متروک، فصیح، رائج۔

ضرورتی :- ناگزیر، ناچار، مجبوری
اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- ان معنوں میں اب گھڑ نہیں بولتے
ضروریات :- ضرورت کے معنی وہ چیزیں یا افعال جو

کام کے لیے لازم ہوں، عربی، متروک، تفسیر یافتہ طبقہ کی زبان۔
محلہ ضرورت :- سوداگر نے کہ لاؤ لہذا لہذا قبائل

لڑکے کو فرزند میں لے کر آیا تعبیر :- بہت
کیا کہ بڑے بڑے شیخ امام بخش ناسخ ہو گئے اور

اس مجازی باپ کی بدولت دنیا کے ضروریات
سب سے زیادہ ہے۔ (آب حیات)

ضروری الاظهار :- اس کا ظاہر کرنا
وہی ہو، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

نہ کہوں آپ سے تو کس سے کہوں
معاذے ضروری الاظهار غالب

قولہ فیصلہ :- بسند شرح دیوان فاکر ازہد
یہ لفظ اردو ہو، ابتدا ترکیب، غلط۔

ضرورت :- گور، قبر، مزار، مقدس، عربی، متروک
(فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- اہل لغو ان معنی میں نہیں بولتے۔

ضریح

۳۷۲

ضعیف

ضریح : ۱۔ کوئی شخص کے ارادہ سے بے رغبتی جو روضہ امام حسین کی شہید ہو۔ اردو : موت ضعیف راجح۔

بھلا بھلا صحت پر منتقل ہفت علی اکبر میں سور کے کارہ پیا شخص گزرا ہو۔ بھلا علی شاہ کے ۶ قلمی موی نہ سچ اسی نے بنا کر پیا پیل پیش کی۔

(قدیم ہندو ہندو ادب)

ضریح : ۲۔ مسہر جو قبر پر لگاتے ہیں۔ عربی لفظ : موت ضعیف راجح۔

لظہر آئی ضریح تربت شبیر لوبے کی۔ زیادہ سے زیادہ سے بگڑی زخم لوبے کی۔

ضریح : ۳۔ دو رو دیا گڑھا جو قبر کے اندر بناتے ہیں بجاوت لوبے کے کہ وہ قبر کے ایک جانب ہو۔ عربی لفظ : موت ضعیف راجح۔

قوله فیصل : لکھنؤ میں متعل نہیں۔

ضعیف : ۱۔ (بالکسر) دو چیز کا گنا عربی : ضعف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعیف : ۲۔ (بالفتح) ہوتا ہوا کسی کو تار ہوا۔ عربی : مذکر، قلیل، ذلت طبقے کی زبان۔

ضعیف : ۳۔ (بالضم) حسنی، کمزوری، لقا بہت، نا طاق۔ عربی : مذکر، ضعیف راجح۔

ع ضعف نے اکثر بھلا شوق اکر لے لیا۔

ضعیف : ۴۔ (بالفتح) ہوتا ہوا۔

مفسر و فضل ہوتے ہیں۔ (سرائی نہ)

ضعیف : ۵۔ قوت مردانگی کی کمی، خیریت کی کمی۔ عربی : الفاظ فارسی ترکیب جبار کی اصطلاح۔

لذت دنیا سے کیا بہرہ ہمیں پاس ہو ندی ولے ہر ضعف بہ۔

ضعیف بصارت : تنہا بینائی کی کمزوری۔

فردی ترکیب : مذکر، ضعیف راجح۔

محله صحت : میر، ضعف بصارت اور عقل سماعت سے بڑھ گیا۔ دیوار بگڑی۔ اشیاء تسلیم، حوالہ سمیٹا۔

حالت دیدار میں ایسا ہوا۔

سایہ لیکوں کا بھی اکتلا۔

ضعیف پیری : بڑھاپے کی کمزوری۔

فارسی ترکیب : ضعیف راجح۔

ضعیف پیری جو بڑھاوت کے پیغام چلے۔

سنگی وقت نہ صبح چلے۔

ضعیف تالیف : وہ چیز نظر کرنا جو خلاف معادہ یا صحت ہو۔

کو جس ترتیب سے ہوا اس طرح نظم نہ کر بلکہ کچھ تغیر و تبدل کر کے نظم کرنا۔ عربی : الفاظ فارسی ترکیب : تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعیف بکر : کبیرے کی نا ملائی، جگہ کے دو حالت کہ اس میں قوت جاذبہ کم ہو جائے۔

عربی : الفاظ فارسی ترکیب، مذکر (فہرست آصفیہ)

قوله فیصل : یہاں اس کی اصطلاح ہے۔

ضعیف دیکھ : ہونا۔ کمزوری لائق ہونا۔

اردو صرف : ضعیف راجح۔

ضعیف : ۱۔ راہ طلب میں جیت دینا۔

آتی جگہ ہے یا بچہ کو نظر نہ بخیر پا۔

ضعیف و مانع : مانع کی کمزوری۔

عربی : الفاظ فارسی ترکیب : مذکر، ضعیف راجح۔

محله صحت : ضعف مانع کے لیے طبیعت کی اہمیت کے درادما بین است عود چہ ہو۔

ضعیف طاری ہونا : کمزوری معلوم ہونا۔

اردو صرف : ضعیف راجح۔

محله صحت : ایسا ضعف طاری ہوا کہ بے اختیار کھینچ گئی۔ (افسانہ آزاد)

ضعیف قاب : دلی کی کمزوری۔

عربی : الفاظ فارسی ترکیب : ضعیف راجح۔

ضعیف مودہ : مودہ کی وہ حالت کہ

عربی : لغت : ہونے۔

فارسی ترکیب : مذکر، ضعیف راجح۔

محله صحت : یہ تین ضعف مودہ کی شکایت جو

نگاہ کے حلقہ کرد اور کھانے میں احتیاط برتنے

ضعیف ہونا : کمزوری ہونا، توانا ہونا۔

اردو صرف : ضعیف راجح۔

بے پانی ہے ضعف سوا ہوئے گا آقا

طاقت ہی نہ ہوئے گی تو کیا ہو گا آقا

ضعیف : ۱۔ (بالکسر) کمزوری، ناتوانی۔

عربی : ضعف، ضعیف راجح۔

محله صحت : غالب بے مذہب لکھا کہ یہ کتاب بڑی ہو اور میری مر باسٹ ہوس کی ہو۔ آنکھیں کام نہیں دیتی اور دل اندھا دہن و ضعیف ہیں۔ (سوانح اسلاف)

قوله فیصل : اس کی عربی مع ضعیف ہے اور اردو مع ضعیفوں ہے۔

چونکہ میں نے قضا کے یہ کئی تہی بار بار

لے دانہ کش ضعیفوں کے رازق ترہ نثار

ضعیف : ۲۔ بڑھاپا، آدمی، مرد، پیر، عربی

مذکر، ضعیف راجح۔

بہا ضعیف باپ کی مٹی خراب کی

اب زلیست خاک ہو خلع بوتراب کی

ضعیف یا غیر معتبر پاریشوت کو نہ پہنچا
ہوا، بی اہستہ وضع، اچھا۔

نازک خیال کہتے ہیں معدوم ہو کر
پر قول مضیف ہو سوچے کوئی اگر

ضعیف الاختیار۔ کمزور اختیار۔
رکھنے والا۔ عربی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
 خیریت، لا اکتیاری بنایا جبکہ رعیت کو بھی ایسا کہ

ضمیمہ نمبر ۱: الفتح اول و چارم، ضمیمہ کی صحیح عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فصیل: لکھنؤ میں مذکر اور عورتوں میں مؤنث ہوتے ہیں۔

ضمیمہ ۲: (بالکسر) ذوق، شمول، شرکت۔ عرب۔ مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل تو اس کے آتے ہی مدت سے رخصت ہو گیا ہوا ہے جیسے گل اک دھشت کے گھن میں تھیر

ضمیمہ ۳: باب، فحش، ذمہ، معنوں۔ اصطلاح قانون۔ (فروا لطغات)

ضمیمہ ۴: (بالکسر) تلفظ نشین، ذوق میں بطور ضمیمہ در پردہ بالا شتال۔ عربی، مذکر، تابع فصل، تعلیم یافتہ۔ لکھنؤ کی زبان۔

محکمہ صرفت: شاعر کا شاعر فنون لطیفہ میں ہو۔ اس لیے ہمیشہ اس کتاب میں ہر مندوں کے

سلسلے میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۱۰۰ سالہ)

ضمیمہ ۵: الفتح اول و دوم شدہ مفتوح، پیش، رفع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محکمہ صرفت: بال میں ہاں کہو ب کوئی نہ کہ شاعر۔ **ضمیمہ ۶:** جانا، مل جانا، شامل ہو جانا۔

اردو، عربی، فسیح، راجا۔ اس کا ہوتا ہے گا اس میں ضم

اور بھی اس کی ہوگی آمد کم (۱۰۰ سالہ)

ضمیمہ ۷: الفتح اول و کسر میں دیسے صرفت، اردو، ذوق، عربی، مؤنث، فسیح، راجا۔

محکمہ صرفت: اس کے ضمیر میں یا تصویر کیا صورت اختیار کرتی ہو۔ (۱۰۰ سالہ تذکرہ الشرق)

یہ چاہیں کہ محکمہ کے ساتھ ان اصول پر اشیا کی تحقیق کریں۔ تو یہ قدر اشل ہو۔ (۱۰۰ سالہ تذکرہ الشرق)

ضمیمہ ۸: وہ اسم یا حرف جو قائم مقام ہاں سے ظاہر کا ہو۔ (اسم غیر مشدہ۔ عربی، مذکر، جملہ صرفت و نحو۔

قول فصیل: ضمیمہ اور اسم اشارہ کافرق یہ ہو کہ اشارہ کسی معنوی اشارہ آئندہ وغیرہ کے

ہوتا ہو اور ضمیر کا خیال صرف دل میں ہوتا ہو۔ **ضمیمہ ۹:** سید مظفر حسین خلیف سید قادری

محقق کے شاگرد رشید اور مرزا دبیر کے استاد محترم نے ریاض الفسح میں ان کے والد کے

سر آدھ لکھا ہے حال مقدار لکھا ہے جس سے پتا چلتا ہو کہ وہ اپنے زمانے کے ممتاز لوگوں میں

تھے۔ ان کے آبا و اجداد کا وطن پگھوڑا ضلع گورگہ نواں تھا۔ جب نواب آصف الدولہ

نے مقام حکومت منتقل کر کے لکھنؤ بسایا میر قادری ان کے ساتھ اپنے فرزند میر ضمیر کے لکھنؤ میں آئے

اور یہیں بود و باش اختیار کر لی۔ میر ضمیر نے تقریباً دس سال کے عمر کے شعر کہنا شروع کیا۔ پہلے غزل

پھر قصیدہ، مثنوی اور غزل وغیرہ میں لکھنے لگے۔ شعر گوئی کے ساتھ ساتھ شعر خوانی میں بھی کمال

حاصل تھا اس لیے اچھی نامی شہرت ہو گئی۔ ضمیر کے ایک پڑوسی غلام مل کے یہاں ایک بار

شب عاشورا کوئی ذکر نہیں مل سکا۔ انھوں نے میر ضمیمہ سے درخواست کی کہ آپ مرثیہ پڑھ دیجئے

تاکہ مجلس ہو جائے۔ انھوں نے پہلے کچھ مرثیہ نہیں پڑھا تھا اس لیے تامل کیا۔ بہت اصرار

پھر رضی ہوئے اور انھیں کے یہاں سے گھبراہٹ کے مرثیہ لے کے پڑھا جسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔

لوگوں کی بہت افزائی سے یہ بھی مرثیہ گوئی کی کامیابی ہوئی اور چند مہینے کے بعد مرثیہ گوئی کے

یہاں دو شعبے کو مجلس ادا کرتی تھی اس میں پہلے میر ضمیر نے قاصدہ صغرائے حال کا اپنا نو قافیہ

مرثیہ پڑھا جس پر داد و تحسین کے نعیرے اور گریہ زاری کی آوازیں بلند ہوئی۔ اس کام میں

انھیں باقاعدہ مرثیہ گو اور مرثیہ خوان بنادیا۔ خلیف، دلگیر اور غنیج اس کے ہم فہم اور ہم

تھے۔ میر ضمیر نے ۲۳ محرم ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء

میں درخشندہ انتقال کیا۔ مولف تذکرہ ناقد نے میر ضمیر کا صاحب فرما

لکھا ہے۔ کچھ تذکروں میں ان کی غزلوں کے نسخے اشعار ضرور ملے ہیں۔ مگر دران کہیں نہیں

ان کی روشنی میں مکتبہ العجایب اور قمر آج۔۔۔ مستحق بہر سچان محراب عجب کے شاعر ہو چکے ہیں

ان دونوں مثنویوں کے قلمی اور مطبوعہ نسخے پروردگار سید مسعود حسن رضوی ادیب کے کتب خانے میں موجود

ہیں۔ ان کی دو غیر مطبوعہ مثنویاں اور بھی ہیں جن میں ایک مثنوی لکھنؤ کے میر کے کتب خانے میں موجود

ہے۔ دوسری مثنوی کا پتا انیسویں صدی کے علاوہ ۱۹۱۱ء کا ایک چارہ بندہ بھی ان کی تصنیف کا

ہو جو ہفت بندہ کا مثنوی کے طرز پر لکھا گیا ہوگا بندہ جس مسئلہ میں طبع ہو چکے ہیں۔ ان کے

قصائد کا کہیں پتا نہیں چلتا۔ ان کے ہم اثر لوگ ایک جلد فول کشور پریس نے شائع کیا ہے۔

تقریباً ڈیڑھ سو غیر مطبوعہ مرثیے پرفیسر سید مسعود حسن رضوی ادیب کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ ضمیر کا وعدہ کے مرثیہ گوئیوں میں میر ضمیر سب سے

مستثنیٰ ہے۔

ضمیر پھرنا: اسم کے بجائے ضمیر کا آنا جو اسم کی طرح راجع ہو رہی ہو۔ اردو صرف فصیح راجح۔

رجوع بندہ کہ اس طرح خدا کی طرف پھرے ضمیر خبر جیسے مستداک طرف قول فصیل: عربی قییم یافتہ طبقہ اسی کو ضمیر راجح ہونا کہتا ہے۔

ہی کس سے مضاف یہ مجاہد راجح ہو کہ ہر ضمیر غائب محسن اس کا حقیقی ضمیر پھرنا بھی راجح و فصیح ہو۔ ضمیر روشن ہونا آمدن نورانی ہونا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔

وہ چاندنات لہاس کی توریہ آزاد فہم آبادی مرغان اسیر کے بھی روشن ہیں ضمیر ضمیر فروش: بے ایمان خداوندی کہیں ضیافت قول فصیل: بے ایمانی اور ندامت کے معنوں میں ضمیر فروش بھی فصیح و راجح ہے۔

ضمیر متصل: (باضافہ) وہ ضمیر کسی اسم یا فعل سے مل کر آئے۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب علم صرفت کی اصطلاح۔

قول فصیل: جو ضمیر کسی اسم یا فعل سے مل کر آئے بلکہ ملحقہ آئے اسے ضمیر متصل کہتے ہیں۔ دل ہم سے جدا رہا ہمیشہ ذکی گو یا کہ ضمیر متصل ہو (ہم صریح)۔

مثال ضمیر متصل کہ اسم کے ساتھ: مَرَضٌ بِالْمَرْضِ، مثال ضمیر متصل کہ فعل کے ساتھ: ضَرَبْتُهُ (میں نے اس کو مارا) مثال ضمیر متصل کہ اسم کے ساتھ: هُوَ الْبَاقِي (وہ باقی) مثال ضمیر متصل کہ فعل کے ساتھ: هُوَ يَقْبِضُ بِحَبْلِهِ (وہ اپنے دونوں پاؤں کو کھینچتا ہے)

فارسی قواعد میں بھی متصل اسم ضمیر پھرنا آتی ہے۔ متصل کی مثال یہ ہو: ہاشم محمود است (اس کا نام محمود ہے)۔

متصل کی مثال یہ ہو: آدمی گوید (وہ کہتا ہے)۔ اردو زبان میں صرف ضمیر متصل استعمال ہوتا ہے۔ ضمیر: (الفتح) اول کسر بدم یا بے حر و متحر میر مفتوح، کسی متصل شے میں کسی شے کا اضافہ جو، تم، تکتہ، عربی، خدا، فصیح راجح۔

کہتے ہیں سن سن کے وہ حال تیرے آخر اللہ سب کا ضمیر موت ہو۔ قول فصیل: اسے خبر دینا میں کس وقتی اللہ خاص خبر کے اعلان کے لیے کسی اخبار کا کوئی جو شائع کیا جائے تو وہ بھی ضمیر کہلاتا ہے۔ جیسے ۲ بجے نیوٹن اسٹروک کے انتقال کی خبر جیسے ہائیڈرو پر آئی تمام اخبارات کے ضمیر شائع ہو گئے اور سارے ہندوستان کی فضا سو گوار ہو گئی۔

ضمیر: (بفتح) روشنی، آفتاب کی روشنی، ضیاء عربی موتی، فصیح راجح۔ ضو اس قدر تہی حسن علی کے ظہور کی روشنی تھا طبع کعبہ ثقل سے لور کی

ضوء الباطن: (الفتح) اول و سرچھارم) ضیاء کلمہ قواعداً تو ایسی عربی ہے کہ ضمیر یافتہ طبقے کے زبان میں صریحاً نہ کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ آئینہ زریں کا لور بند کیا ہے ہوا قدرت ضو الباطن تو ایسا علم غیبی ہو گیا ہے۔ (رسالہ تہذیب الفنون ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء)

ضوء کھیلنا: روشنی پھیلنا۔ اردو صرف فصیح راجح۔

کبھی کی روشنی سے یہ پھیلی سڑک پر ضو باقی ہو لکٹاں پر سولاری حضور کی حق تعالیٰ

ضوء نشان: روشنی دینے والا روشنی کا نشان (نشان)۔ مثال شمس بارش تھے ضو نشان تیرے نجوم معنی قاضیوں کی مفتوں کا تیرے نیا بھر میں ہی

ضوء فگن: (بکسر سوم) (فتح) چارم) پہوٹ ڈالنے والا روشنی کرنے والا عربی فارسی الفاظ فصیح راجح ضو فگن فعل میں خبر سے سوادھاری ہیں۔

پتلیاں ہیں کہ چمکتی ہوئی تلوار ہیں ہی ہر ناد قی

ضیاء: (یا لکسر) روشنی، چمک نور آفتاب ماہتاب کی۔ روشنی عربی موتی، فصیح راجح۔

خود مشید میں یہ ضیا کر کہ کی (مجاز ضمیر) ہو مہر گیا اسی چمن کی قول فصیل: مسما ہر ایک صفیہ جو لایع ہوتا ہے ضیاء ضیاء و لکسر میں لکھا ہے کہ زمین کی تہی ہو کر کرنا ہے جو اب جو بدست ضیاء (مع لکسر) ہر تاسخ التواضع کا یہ نذرہ دے مضافاً افتادہ مدہل کتابت کی غلطی ہو۔

ضیاء بارش: روشنی کرنے والا۔ قریب صفت فصیح راجح۔ سورت کی طرح دانہ ہو ماتم کا ضیاء بارش وہ جو مہر یا تربت میں چلتا رہتا ہو اور **ضیاء باری:** روشنی پھیلانا۔ فارسی موتی، فصیح راجح۔

جہ وہ۔ طرقت رخ پر نور کی ضیاء بارش **ضیاء بخش:** روشنی دینے والا فارسی ایک صفت ہے کہ ضیاء بخش دل ہو کلام خطاب (اسیر معراج ہنسالی) میان سے سادق سے ہوا افتادہ

ضیافت: (بکسر اول و چارم) دولت مکان کو کھانا کھانا۔ عربی موتی، قیام یافتہ طبقے کے زبان۔

دہرنے، بڑھ چات کی اپنے گھر اس کی لایافت کی سودا



ط :- عرب کا سولہواں فارسی کا اسیواں اور اردو کا بائیسواں حرف طاسے محل طاسے مسمیہ طاسے غیر منقوطہ مؤنث راجح
 قولہ فیصلہ :- اردو میں اس کا آلفظ طوئے اور طوئے بن طرہ اور طوئے پراک نقطہ پیر میں بے عیب ہو اور کالے میان میں ہوتا
 اس کا صحیح تلفظ عربی کے علاوہ اور کسی زبان میں نہیں ہو سکتا یہ حرف عربی میں ت ص ض خ اور کاف والی سے بھی بدل جا کر در صاحب میں سے کہو
 درم کے لئے ہیں۔ اس حرف کے غرض معنی ہیں حرفیں جو در طالع :- (کبر سوم) چھانچہ والا طوئے کر والا :- عربی اسم فاعل قلیل الاستعمال
 قولہ فیصلہ :- سحر یہ اس کا استعمال بکثرت فقر یکشاؤنہ اور ہتھکرتے ہیں۔ چھانچہ والے کو بھی طالع کہتے ہیں۔
طابق التعل بالثعل :- جوئی جوئی کے ساتھ مطابق جوئی۔ ایسے محل پر جوتے ہیں جب ایک چیز دوسری چیز کے بالکل مطابق ہو۔
 عربی شن تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 محلہ صحر :- جو جو جو وغیرہ شیش پل دھڑ دھڑ گئی تیس انیس طابق الثعل الثعل درست کیا۔
 (در بابا کبری)
 طابہ یا طیبہ :- دینہ منہ کے نام یہ (فرہنگ)

قولہ فیصلہ :- اردو میں طیبہ مشہور ہو طابہ کوئی نہیں بولتا۔
 اس کو اب سوسہ طیبہ بلائیے اولم طارم :- (دبسم و نیز بفتح سوم) بکری کا گڑ بالا خاد کوٹھا۔ عربی خدر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 ط آہ جا پہنچے گی میری طام افلاک پر خیر قولہ فیصلہ :- یہ تلفظ فارسی لفظ طارم کا مترتب ہو اور بفتح سوم بھی صحیح ہو۔ صاحب تشریح الال نشانے ایک معنی انگوڑی کی بھی لکھے ہیں۔ جو اردو میں بالکل رائج ہیں۔
طارم اختر :- (بجائز) آسان۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
طاری :- (کبر سوم) ناگاہ ظاہر ہونے والا عارض ہونے والا غالب ہونے والا یا سفتہ فصیح رائج۔
 قولہ فیصلہ :- خوف طاری ہوتا، دہشت طاری ہونا، رقت طاری ہونا وغیرہ اس کے صفت ہیں۔ سر پٹ لے سب سے وہ رقت جوئی طاری غش ہو گئے ریچے نہ رہی طاقت زاری عش طاس :- (بڑا اقبال، گن، تسلط، پانی یا شراب نوشی کا پیالہ۔ عربی، مذکر، غیر یافتہ طبقہ کی زبان۔

منہ سے وہی نکاد یا زینب کے لاکے طاس اس طاس پر جھکا وہ امام فک اس میں خوش قولہ فیصلہ :- یہ طاس کا معرب ہو جو فارسی ہو۔
طاس :- کھیلنے کا تاش جس کے تپوں پر نشان بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اردو مذکر (فرہنگ انیس) قولہ فیصلہ :- اہل کھنڈ عام طور سے تاش بولتے ہیں۔
طاس :- ایک قسم کا ریشمی کپڑا تمام زبانوں میں کتاب بادلہ اردو مذکر۔ (فرہنگ لغات) قولہ فیصلہ :- توفیق فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں بھی عربی لکھا ہو۔ عام طور سے تاش زبانوں پر ہو۔
 طاسمہ :- ایک قسم کا باجا جو بڑے طبق پر کھال منڈھ کے بنایا جاتا ہو اور ہر طرف کے ساتھ تاشے والے آگے آگے بجاتے ہوئے جاتے ہیں۔ اردو والے اس کو تاش کہتے ہیں۔
 عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ) قولہ فیصلہ :- کھنڈ میں عام طور سے تاشہ ہی زبانوں پر ہو۔ سوفا کے ایک شعر میں اس کا طاسا، بھی درج ہو۔
 رہے گا حال اگر ملک کو ایسی تو نہ ان گدے میں طاسا کناڑ کے پاکی میں حل طاشہ مرقہ :- تاشہ اور ڈھول۔ اردو مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلے: اہل کھنڈ دھول تاشہ،
بولتے ہیں۔

طائے مرفی والے: دھول تاشہ

اور پانچ گانچ والے: اردو، ذکر (قرینہ تاشہ)
قول فیصلے: اہل کھنڈ دھول تاشہ والے
بولتے ہیں۔

طاعت زاد بفتح سوم (طاعت کا عبادت)
مسجد و غیرہ۔ عربی، مؤنث۔ (تو اللغات)
قول فیصلے: ان معنی میں اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
طاعت: فرماں برداری، اطاعت عباد
بزرگی۔ عربی، مؤنث، فصیح، راجح۔

زہد بجا کو سمجھیں کھنڈی
ترک دنیا کو سمجھیں طاعت
قول فیصلے: خدا اک فرماں برداری اور عبادت
کے لیے عام اور سے زبانوں پر ہو۔ ترکیب فارسی
کے ساتھ طاعت رب، طاعت خدا، طاعت پروردگار
وغیرہ بولتے ہیں۔ اس کی صحیح طاعت ہو جو کھنڈ
میں نہ کر رہے۔

طاعات جن و انس سے افضل ہو اس کو طاعت
شمیر کا فرد کو ہو اور عذاب کا مجرم
طاعت و رزق: فرماں برداری، فارسی صفت
(تو اللغات)

قول فیصلے: کھنڈ میں بالعموم مانگا نہیں۔

طاعن: (کبر سوم) طعن دینے والا، مطلق
کر کے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبع کی بات
ترے ارشاد پر پڑنے والے طاعن
کہیں کہتے تھے کاؤبہ، گاہ کا بن (معروف ہوتا)
طاعون: (داد معروف) ایک مشہور مرض
مرض کا نام جس میں ایک پوڑا بغل یا سینے یا پٹے

میں نکل آتا ہو جس سے آدمی بیت کو طاعون
ہوتا ہو۔ عربی، مذکر، راجح۔

آئے طاعون یا دیا آئے
نکلے پڑ آئے یا آئے

قول فیصلے: یہ مرض اکثر آب کے ملک میں
ہوتا ہو۔ بمبئی کے راستے سے ہندوستان میں
ہوا۔ حیدرآباد میں اس کی کثرت تھی۔ زیادہ تر
بچہ کے مرنے سے اس مرض کا پتہ چل جاتا ہے
طاعون: (داد معروف) گراہوں کا
سزا دینا۔ (تو اللغات) یا نہ بولتے۔

شیاطین و منافق جیت طاعون
لب و زرخ کھڑے مایوس و مہربان

طاعونی: (داد معروف) طاعون سے
منسوب۔ جیسے طاعونی طاقت۔ فارسی صفت
فصیح، راجح۔

طاعونیت: (داد معروف) کبر و
فتح ششم و یاے مشدد، شیعت، شرارت
سرکش۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔
جملہ صوفیہ: طاعونیت اسلام کو فنا کر دیتی ہے جو
اپنا سرے کے اسلام کو بچا لیا۔

قول فیصلے: تخفیف تشدید بردار
جس زبانوں پر ہو۔

طاعنی: سرکش، حد سے گزر جانے والا
مالک کا نافرمان۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔

دل سے وہ عار کے خاص ہوں

تو طاعنی ہوں وہ نہ ہو۔ (تو اللغات)
طاف: (کبر سوم) بے مست شراب کے
نشتے میں چور۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔

سیر میں کیا مست طاف تھا شراب عشق کا
لب پر عاشق کے ہمیشہ کمر مستانہ تھا
طاق: بے محراب دار ڈاٹ، وہ خانہ جو
مکان کی دیواروں میں خاص وضع سے بنائیے
ہیں اس میں محراب دار ڈاٹ ہوتا ہو۔ عربی
مذکر، فصیح، راجح۔

سے مارا ہو سر زور سے جب ہجر میں
دیوار میں روزی نہ کہی طاق ہوا ہو

طاق: بے جنت کا عکس، فرد فارسی فصیح
مضو کوئی ہو جنت طاق کوئی

کیا ہو ملک حکیم مطلق کی
قول فیصلے: ایک، میں، پائی، سات یا نو عدد
طاق کہلاتے ہیں۔ اور دو چار چھ آٹھ
دس یہ عدد جنت کہلاتے ہیں۔

طاق: منفرد، لامائی، یکا، یکا و فارسی
فصیح، راجح۔

قسمت ہی سے لاچار ہوں اسے ذوق و گرنہ
ہر فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا
طاق: بے معدوم، نادر، کم یا بہ ختم، فنا
مٹ جانے والا۔ اردو، فصیح، راجح۔

قول فیصلے: اس کا صرف طاقت ہی کے ساتھ
مخصوص ہو۔ (یعنی صرف طاقت طاق ہوتا
بولتے ہیں)

ابرو سے کر اشارہ کسحت ہوائے سحر
طاق: تربت مرین محبت کی طاق ہو

طاق: ایک قسم کے کپڑے کا نام جو شل جبرہ
چادر کے ہوتا ہو۔ ایک درخت کا نام۔ (تو اللغات)

قول فیصلے: اردو میں بالعموم زبانوں پر
نہیں ہو۔

سارون میں لکھا ہے کہ جناب ابو طالب کے بار
بیٹے ہوئے۔ طالب، عقیل، جعفر اور حضرت
علی علیہ السلام۔ ہر ایک بھائی دوسرے بھائی
سے عمر میں دس برس چھوٹا تھا سب بھائیوں
نے اداد چھوڑی مگر طالب نے اپنے بعد کوئی اولاد
نہیں چھوڑی۔

سارون ص ۲

جناب سید جمال الدین نے لکھا ہے کہ۔

حضرت ابو طالب کے چار بیٹے چھوٹے۔ طالب،
عقیل، جعفر اور حضرت علی علیہ السلام اور ہر
بھائی دوسرے بھائی سے دس سال چھوٹا تھا
اس حساب سے جناب طالب حضرت علی علیہ السلام
سے عمر میں تیس سال بڑے تھے۔ انہیں کی وجہ
سے آپ کے والد کی کنیت ابو طالب و طالب
کے باپ، قرار پائی۔ ان چاروں فرزندوں کی
مالی حالت ناظریت اسد بن اشم بن عبد المطلب
تھیں یہ کئی لمبی غائے ان کی مدد رہے ہیں جن سے
اہل سنتی فرزند سب سے اول پیدا ہوئے
طالب کہ منظر ہی میں مقیم رہے یہاں تک کہ
جب غزوہ بدر واقع ہوا تو قریش نے ان
کو زبردستی اپنے ساتھ چلنے اور جنگ میں شرکت
کرنے پر مجبور کیا۔ عرض کہ طالب باطلی خواستہ
لدا نہ ہوئے۔ مگر راستے ہی سے کہیں غائب
ہو گئے اور پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملی اور کچھ
لوگوں کا بیان ہے کہ طالب اپنے گھر پر سے
وڑھاتے ہوئے سنہرے کرن چلے گئے جس
میں ڈوب گئے اور ان کی اولاد کوئی نہیں
ہے۔ (مدتہ الطالب ص ۱۵)

علامہ دیار بکری نے لکھا ہے کہ جناب
ابو طالب کی چار اولادیں تھیں۔ چار بیٹے

اور تین بیٹیاں۔ بیٹوں کے نام طالب
عقیل، جعفر اور حضرت علی بن ابی طالب
میں ایک کا نام دم ہانی دوسرے کا نام جابر
تھیں ان سب کی والدہ گرامی جناب طرس بنت
اسد تھیں۔ طالب غزوہ بدر میں فوت ہوئے
جب مکے کے شرکوں نے طالب کو مجبور کر کے
مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے بھیجا۔

تاریخ فیہ ص ۱۵۱

اور علامہ سعودی نے لکھا ہے کہ قریش کے
کافروں نے طالب ابن ابی طالب کو غزوہ
بدر میں مجبور کر کے روانے کے لیے بھیجا چنانچہ
وہ اپنے پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملی۔ البتہ
ان کا کلام تاریخ میں اب تک محفوظ ہے
کہتے ہیں۔

یا رب اما خرجوا الطالب
فی حنین تکلم الغالب
فاجلهم المغلوب غیر الغالب
والرجل الملوغیر المالب

(ترجمہ) اے خدا اگر یہ لوگ طالب کو
زبردستی اپنی فوج کے ساتھ جلتے ہیں تو ان کو
شکست دے اور فتح دے انہیں کو اس دم
کمزور کر دے کہ یہ خوب روئے جائیں اور کسی کو زور
نہ سکیں۔ (مروج الذهب پر حاشیہ تاریخ
کمال جلد پنجم ص ۱۵۱)

اس سے معلوم ہوا جناب طالب بھی دل سے
ایمان رکھتے تھے اور قریش کے خوف سے
اپنے ایمان کو برسن آل فرعون کی سرست
پوشیہ کیے ہوئے تھے اور یہی تفسیر ہے
ساب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی سال

پیدا ہوئے تھے جس سال دینی سنت میں
پیغمبر اسلام کی ولادت با سعادت ہوئی تھی۔

طالب کا اصل نام کا رہنے والا، جو ماثر ذرآن
کا ایک شہر ہے۔ بچپن میں درسی علوم و فنون کی
تعلیم پائی۔ اگر اس کے دعوے پر اعتنا کیا جائے
تو پندرہ سو برس کی عمر میں اس نے ہندو مت
بہتیت، فلسفہ، بقوت اور خوش فوہی میں
کمال حاصل کیا۔ اس زمانے میں ماثر ذرآن کا
حاکم جس کو ایران کی مطلق میں وزیر کہتے
تھے میرا بدلت نام تھا۔ اس کی درج میں شہرہ
تھا نہ کہے۔ مسلم نہیں کن، اسباب سے پیاں بیت
سیر ہوئی اور کاشان میں آیا۔ یہاں مستحق
سکونت اختیار کی اور شادی بھی کر لی۔ مذکورہ
میانہ میں لکھا ہے کہ اس کی شاعری کی نشو و

نمایں ہوئیں چند روز کے بعد یہاں سے بھی
بداشت خاطر ہو کر مرو میں آئے یہ شاہ عباس خدی
کا زمانہ تھا اور کش خاں صوبے کا گورنر تھا۔
طالب نے کش خاں کے دربار میں رسائی حاصل
کی اور مدیر قصہ نہ کہے۔ دو برس تک یہاں قیام
کیا۔ کش خاں نے قدر دانی یہی نہ کی ہوگی کہین طالب
ہندوستان کی فیاضی کا خواب دیکھا کرتا تھا۔ ایک
شعری کہ کش خاں سے وطن چلنے کی اجازت
حاصل کی۔ وطن نے پہلے رخصت نہ کر دیا تھے
سیدھا ہندوستان کا راستہ لیا۔۔۔۔۔ قرآن سے
معلوم ہوتا ہے کہ اول جب وہ ہندوستان میں آیا تو یہاں
اس کو کامیابی نہیں ہوئی اور اس واسطے کہ تمام مشن
مکات، میں جہ تلافی حاشیہ پھر اراد۔

غازی خاں دہری گورنر تھیں اور ان کی مدد
کی شہرہ نے صاحب وقتہ جاریہ نے بیان کیا کہ

نہ ہمارا پہنچا۔ غازی خاں نے ازراہ قدرہانی
مقربان خاص میں داخل کر لیا۔ طالب بہت پرورد
تھی یہ اس کی طرح میں لکھے۔

بڑھتی سے خانہ کا خاں خشتہ میں پھرہ سال
اپنے قلام کے ہاتھ سے موسم ہولناک بھڑا پھر
منہرستان کا رخ کیا اور آگاہ کیا خواجہ قاسم دیانت خاں
نے جو اٹھا جائیگی میں حضور رسد جاگیر کی خدمت
میں حاضر ہو کر رہا تھا اس کی قدرہانی کی ادھار
خاں فیروز جنگ عالم گجرات کو اس کی سفارش میں تھا
لکھا۔ جب اللہ خاں نے خدایہ گجرات کو بلایا اور حکم
زیادہ اس کی عزت کی تمام مہارام سے الامال کر کے
شاہد پٹانی ایک شہور شاہراہ اس کا پایا تھا والد
پروردہ جہاں کا جتنی چاہا تھا اس کے ذریعہ قادیان
کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ اتحاد الدولہ اس پر
خاص توجہ کی نظر رکھتے تھے۔

دیانت خاں نے جاگیر کی اس قدر توجہ کی کہ جاگیر
طالب کا نہایت شائق ہوا۔ دیانت خاں خود ساتھ
لے کے گیا۔ طالب حاکم سے چلے وقت مغرب کا تھا
اور جس سے اس کا واسطہ نہ رہا۔ جاگیر نے برائی
سے باتیں کرنی چاہیں لیکن طالب پتھر کی تلویر تھا۔
اتحاد الدولہ نے طالب کو ہر روز کی خدمت میں
لیکن طالب خاموشی کے سوا اور کسی کام کا نہ تھا اور نہ اس کا
کام کو انجام دیتا تھا اس کی بیوی بیویاں سرزد
ہوتی تھیں مگر اسے شریعہ پرانہ تھا۔ آخر اس نے
کہہ کر اتحاد الدولہ کی خدمت میں پیش کیا اور اس نے اسے مستحق
ہو گیا تھا والد نے اس کی توجہ بہت زیادہ کی کہ جاگیر
لے بلا کر ذمہ شرا میں اس کی اور سبکدوش میں
ملک و شہر اور خدایہ دیا اس وقت طالب کی عمر
میں برس سے زیادہ نہ تھی۔ جاگیر کے دربار میں اس نے

آخر عمر تک نہایت مستعد احترام سے برک۔
جاگیر کے مرنے کے ایک سال قبل اس نے میں
طالب میں طالب نے وفات پائی۔

طالب کی ایک بہن تھی مستی القاسم۔ طالب اس کو ان کے
برابر سمجھتا تھا اس کو بھی طالب سے اس قدر محبت تھی کہ
صرف اس سے ملنے کے لیے ایران سے آگئے اور اس کی شادی
بصرہ کا شہر سے ہوئی تھی جو مرزا صاحب کے متعلق تھا
کا حقیقی بھائی تھا۔ شوہر کی وفات کے بعد مستی القاسم نے
کچھ عرصہ خدمت مقرر ہوئی جس بعد اس کے باقی ہر سال
کے وفات کے بعد شاہ جہاں نے اس کو حرم سلطان کا
صوبہ رکھ دیا۔

طالب کے والد ذکر کرتے تھے دو لڑکیاں تھیں
نے ان کی حیثیت پانچ برس کی شادی خاں درج ہوئی تھی
خاں کی بیٹی ہمارا چھوٹی (کی) کے مرنے پر اس کا نام بیٹی
ہوئی تھا جہاں نے خود اس کا نام پر اس کی اصل سے تو
لیکن مستی القاسم کی خدمت میں اس کو حرم میں رکھا گیا
طالب نہایت دوست پروردہ خاں خدایہ خوش خلق تھا
زمانہ کے مشہور تھے اور اس کے دور کی خاں خدایہ
کی طرح حقیقت سے وہ فطرتاً فیروز اور خود دار تھا۔ خاں
کی جہاں فرنگ نے اسے دربار چرایا۔ اس نے ہر موقع
پر اپنی آفت قائم رکھی۔ جاگیر نے ایک دفعہ اس کی
میں حکم دیا تھا کہ مقرآن نامزد زمین شرا کی ترکیب
صحبت ہوں۔ طالب نے اس حکم سے پہلے اس کی اور بیٹی
اور امیر طالب تمام شواہد مستند ہو کر نظر شاہراہ
یعنی جب نہایت کم سن تھا وہی وقت سے شریعت تھا۔ یہ
تفسیر جو کلیات میں موجود ہو اس وقت کا جو جب اس کی
مگر توجہ بہت زیادہ تھی کہ توجہ نہایت جلد شریعت کے
قلعہ خاں ناظم اور کوشاں میں وہ شعروں کا تفسیر
ایک رات میں کیا۔ جاگیر کے دربار میں وہ ۶۰۰ شعا

کا ایک چارہ پروردہ تھی۔ وہ اس کے دربار میں
ایک رات کے بعد وہ بیٹھ گیا
شادی میں طالب اس کی بیوی و صاحبہ کی بیوی
میں وہ نہایت شہیدانہ حالت میں تھا۔ اس قدر کہ
نراکت اس کے دربار میں تھی۔ اس کی بیوی و صاحبہ کی
نہایت اور لطافت پیدا کر دی۔ وہ خود شادی
طالبات بہت زیادہ تھیں۔ علم حسن رسد والی لڑکیاں
طالب کی بیوی۔ مرنے پر نہایت تھیں یا نہایت تھیں کی زبان۔
محافظ شاہراہ شریعت میں اس کی شادی کی
صرف سے پروردہ اس کی بیوی و صاحبہ کی شادی کی
کے وفات کے بارے میں اس کی بیوی و صاحبہ کی شادی کی
کا حکم دیا ہے۔

طالب کا نام۔ تحصیل مسلم کرنے والا۔ عربی ترکیب
درجہ تعلیم اس کے تھیں۔

طالب کا نام۔ طلب کرنے والے۔ پانچ دے۔ طالب کی بیوی
نادرہ۔ مذکر تعلیم یافتہ تھیں کی زبان۔

طالب کا نام۔ دنیا۔ عربی ترکیب۔ اس کی بیوی
فارسی ترکیب۔ اس کی بیوی۔

طالب کا نام۔ طالب و سیاہوت میں
اسے شریعت و سلام شریعت والا ہوں میں

طالب کا نام۔ طالب و شریعت۔ اس کی بیوی
کا خوابانہ عاشق۔ فارسی ترکیب۔ اس کی بیوی
نصیح۔ راجا۔

طالب کا نام۔ طالب و شریعت۔ اس کی بیوی
گل پروردہ حیا میں خیار کس کا نصیب
قول فصیح۔ اس کی بیوی۔ طالب و شریعت
راجا و نصیح ہو۔

طالب دیر یار ہیں، قبر پر ترنگیں لگا دے۔
 وہ حیات پر وہ اندر میں تہی آچل، چاروں
 طالب زر رہا، ان کا خواہاں، حریف
 لاپک، طائر، زکیہ، منہ، فصیح، راج۔
 طالب زر کہے، یہ بانیے بات ہی عشق
 طالب زر کا بانقہ و رنگہ میں عوار
 حق سے دور رہا، لاپک، منہ، کنگہ
 میں ذلیل ہوتا رہا، (محاورات ہندستان)
 قول فصیح، نامہ طور سے زبانوں پر نہیں
 طالب زر، منہ، منہ، منہ، منہ، منہ، منہ
 طالب زر، منہ، منہ، منہ، منہ، منہ، منہ
 بہت طالب علم آئے تھے
 شب و روز تعلیم پاتے تھے (مرادہ افغان)
 طالب علم کی شکل، اب ایسی شے جس سے
 کام نہیں، خود کاسوں میں آنے والے تھے
 آمد و راج۔
 محلہ صوفی، رکیرو میاں یہ بے فصل بھان
 راج، کتب، باو، قہر، اس جہد کو آپ کہتے
 رہا، ہمارے طالب علم کی شکل، اور
 اگر کسی بے قہر رہا، انسا، ہزار
 طالب علمی، بتلی، شگردی علم کی طلب
 ہ، ہوش، فصیح، راج۔
 محلہ صوفی، ہتھیں یاد ہوگا کہ کتاب میں
 ماسے طالب علمی، امتیاز دی کہ وضع سے تم
 قندھار میں آئے تھے۔ (صبار اکبری)
 طالب نیر ہونا، طالب نیر ہونا، اردو
 باز رہی، ان۔ (رسالہ انارکلی)
 قول فصیح، لکھنؤ کا جہاں سید طالب گیر
 نہیں بولتا، نہ معلوم کہاں کی زبان ہو۔

طالب و مطلوب، محبوب و محبوب،
 عاشق و معشوق، عربی الفاظ، کسی ترکیب
 فصیح، راج۔
 محلہ شکر، داستان امیر حمزہ، دل کش
 مرغوب، پندرہ ہر طالب و مطلب ہو۔
 (دیباچہ طلسم ہوش ربا)
 طالب ہونا، یا، یا، یا، یا، یا، یا، یا، یا
 ہونا، اردو صورت، فصیح، راج۔
 وہ بھی تہہ بہ تہہ طالب دل
 سر کو شوق ہو صورتور کا
 طالب ہونا، دعا گو ہونا، اردو صورت
 فصیح، راج۔
 خدا میں شاہ طالب ہیں خدا سے ہیں
 علی کے بیٹے ہیں عباس بن عباس ہیں
 طالع (کبیر سوم)، جگہ زبردگار، گناہ کار
 رشتہ، عربی، صفت، قلم یافتہ طبع کی زبان
 قول فصیح، یہ لفظ صالح (نیکو کار) کے
 شکل وہ ہے صالح کا
 شمس طالع کا شخص صالح کا
 طالع یہ (کبیر سوم) طلوع ہونے والا نیک
 والا عربی، صفت، قلم یافتہ طبع کی زبان
 ہوگا، چند نہ خورشید قیامت طالع
 نہ اتحاد، نقاب، رخ، کنگہ، صبا
 قول فصیح، یہ عربی میں اس کا مادہ طالع ہو۔
 طالع یہ وہ ہوتا یا ہوتا جو مولود کی ولادت
 یا کسی سوال کے استفسار کے وقت افق شرقی سے
 نمودار ہوتا ہو۔ اول کو طاعت و لذت، دوم کو
 طالع سنبھلے کہتے ہیں۔ قاعدہ علم نجوم میں بیان
 طالع ہیں۔ ہر ایک کا اثر سعادت و شہرت کے

اعتبار سے جدا جدا ہے۔ فارسی مذکر، مطلق
 علم نجوم۔
 کیونکہ یہ اس کی نظر سے گزرتا ہے۔
 ہم سے ہمارے طالع جو ہیں چہرے جوئے، انور
 قول فصیح، ان معنوں میں لایزالیت ہے ہونے
 ہیں۔ بطور دانہ، قلم ہیں۔
 طالع، بہت فصیح، منت، عربی، مذکر
 فصیح، راج۔
 ہم گمشدہ دوران میں لے، فصل، مذکر
 میر، میر، میر، میر، میر، میر، میر، میر
 قول فصیح، ان معنوں میں لایزالیت ہے ہونے
 ہیں۔ بطور دانہ، قلم ہیں۔
 طالع توغیر، راج، بہت فصیح
 سر، راج، بہت فصیح
 طالع بدل، راج، بہت فصیح
 اردو صورت، فصیح، راج۔
 تہہ راج، ہم سے جو دلبر بدل گیا
 طالع بدل گئے کہ مقتدر بدل گیا
 طالع بیدار، بہت خوش، خوش، خوش
 جگتی ہوئی منت، فارسی مذکر، فصیح، راج
 آگاہ میرا دیدہ بے خواب میسر کا، ناظم
 وہی مدد کا طالع بیدار ہو گیا (اردو)
 طالع بیدار، بہت خوش، خوش، خوش
 فارسی ترکیب، ذیل الاستمال۔
 اس پر سے طغات ہوئی دیامی
 خواب میر مجھ سے مرا طالع حیدر طالع
 یار کو میں نے تجھے بے سونے نہ دیا
 وہاں بھر طالع بیدار نے سونے نہ دیا
 طالع پھر نا، بہت فصیح، پھر نا، تقدیر طالع

اردو صرف، قلیل استعمال۔

کیونکہ یہ نہیں ہے اس کی طرف سے گرس ہوئے
ہم سے ہمارے طالع بد میں چھوٹے آتے
تو ان فیصلے۔ اور محل پر قسمت پھرنا نصیب
بہت زیادہ بولتے ہیں۔

طالع جاگنا۔ (کناجہ) قسمت چکنا۔

اردو صرف، قلیل استعمال۔

دل کی شب تو سرا طالع خفتہ جاگے
اس کے ہم خواب ہو رہا ہے پیرا کی تا
تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب
بہت زیادہ بولتے ہیں۔

طالع چکنا۔ نصیب چکنا۔ چٹا کرنا۔

اردو صرف، قلیل استعمال۔

تو ان تو طالع اسام ہکا کے
تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب
بہت زیادہ بولتے ہیں۔

طالع چمکنا۔ لازم، قسمت چکنا نصیب

جاگنا، تقدیر چکنا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔
سگہ ہائے داغ کا دل میں خزاں ہو گیا
آن کل چکے ہوئے طالع پیداوشت
تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب
بہت زیادہ بولتے ہیں۔

طالع خراب ہونا۔ قسمت بد ہونا۔

نصیب خراب ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔
طالع خفیتہ۔ سو یا ہو نصیب، قسمت خراب
فارسی ترکیب، قلیل استعمال۔

کردہ ہیں دل کی طرف سے ہائے
بہت شب چہرے ہائے ہی کیا کیا
طالع خوابیدہ۔ سوئی ہوئی تقدیر چکنا

فارسی ترکیب، قلیل استعمال۔

میں طالع خوابیدہ۔ اس کے قسمت چکنا نصیب
جو ان کے۔ بہت زیادہ بولتے ہیں۔
تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب
بہت زیادہ بولتے ہیں۔

طالع خوابیدہ۔ سو یا ہو نصیب، قسمت خراب

نصیب خوابیدہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔
طالع خوابیدہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔
سہ ہر دس ہزار برس تک ہونا
طالع سونا۔ بہت بڑے کناجہ ہونا۔

نصیب اور استعمال۔

ماشتق کو شب و سہ میں راجع نہیں ہوتا
سو جاتے ہیں یہاں بہت زیادہ بولتے ہیں۔
تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب
طالع شناس۔ بہت بڑے کناجہ ہونا۔

کی مال سے خدو کا دل بنانے، و فارسی

ترکیب، قلیل استعمال۔

سہ کروڑ رتاں طالع شناس

تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب

ماشتق کو شب و سہ میں راجع نہیں ہوتا

طالع فیروزہ۔ یا سہ ہر دس ہزار برس تک ہونا

نصیب فیروزہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب

طالع کا گھر۔

کا کوئی درجہ۔ اس کے قسمت چکنا نصیب
جنوں کا گھر ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔
اگر اس کے گھر میں درجہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔
طالع لہستانی۔ ہر دس ہزار برس تک ہونا

نصیب لہستانی ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

راہ طالع لہستانی ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

طالع لہستانی ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

اقبال سندھ ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

میں دن ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

طالع مشہور۔ ہر دس ہزار برس تک ہونا

نصیب مشہور ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

سہ ہر دس ہزار برس تک ہونا

تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب

طالع میں کھانا ہونا۔ قسمت چکنا

نصیب میں کھانا ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

نصیب میں کھانا ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب

نصیب میں کھانا ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

طالع ور۔ خوش قسمت خوش نصیب

اقبال ور ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

نصیب ور ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

تو ان فیصلے۔ اس کے قسمت چکنا نصیب

نصیب میں کھانا ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

طالع ہونا۔ اردو صرف، قلیل استعمال۔

طالع ہوا جو ماہ نمبر ۱۲ فریقہ
انہی مقام پر تھے نہ انصاف نہ راستی
طالع یا اور ہونا: سخت کا موافق ہونا
اردو و صرف تعلیم یافتہ طبیب کی زبان
محلہ حضرت: آج طالع یا اور ہونے اور سخت
نے ان کی خدمت میں پہنچایا۔ (طسم جوش ہوا)
طاہر: بنی اسرائیل کے ایک سردار کا
نام جس نے جالوت نامی ایک کافر سے جنگ کی
تھی۔ سورہ بقرہ ۲۱۷
قولہ فیصلہ: جالوت اور جالوت کا قصہ
یہ جو کہ حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل چلے
تھے تو یہیں سے۔ مگر ان میں فتوحات کرتے
نہے جاتے تھے۔ مگر یہ جہاں بیت کب تک چلے
شرارتیں شروع کر دیں۔ خدا نے بھی جالوت پر نشان
کواں پسٹل کر دیا۔ اس نے انھیں خوب دق کیا
تو ان لوگوں سے شہوتیں بنی ک طرف رجوع کی اور
پھر جب وہ جہاد واجب کیا تو ان میں سے
عبد (بیوایت ۱۱۲) آدمی کے سوا سب کے سب
جنگ سے چلے گئے۔
جب بنی اسرائیل کی نسا پر حضرت ثمودی نے
دعا کی تو خدا نے ایک برتن۔ دھن سے بھرا ہوا
ایک عصا نازل کیا اور وہی جہی کہ ان لوگوں میں
جس کے آئنے برتن جوش لگنے لگے اور عصا کی
قد کے برابر ہو جائے۔ بنی اسرائیل کا اڑنا
مٹ گیا۔ یہ مٹی کے بت سے لوگ جہنم کے گئے
مگر کچھ نہ ہوا۔ جب طاہر یا جہان کا بیٹہ
کراؤ تو دینے بھی خوش نہ لگا اور عصا بھی
اس کے قد کے برابر ہو گیا۔ یہ ریکہ کے حضرت ثمودی
نے اس کو بادشاہ بنایا۔

جب حضرت ثمودی نے طاہر کو بادشاہ بنا دیا
تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے ہر
کرنے۔ کیونکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ جس کے پاس
خزانہ مالی تزک احتشام ہو اس کو بادشاہ
ہونا چاہیے۔ اور حضرت ثمودی کا جواب تھو کے
کا عہد پر مبنی تھا کہ سلطنت کا کام ظاہر نہ کر
احتشام سے نہیں چلے گا۔
جب بنی اسرائیل طاہر کے ساتھ جالوت کے
مقابلے کو نکلے تو گرمی کے وقت تھے۔ پیاس کے مارے
پر نشان ہو گئے کہ طاہر سے کہنے لگے خدا سے دعا
کر دو کہ کوئی نہ ملے۔ غرض ایک نہر ظاہر ہوئی اور
طاہر نے سب کو کہا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہو۔
جس نے ایک پل پیادہ بھر سے ہو اور جس نے زیادہ
پیادہ بھر سے نہیں۔ مگر جب وہ لوگ نہر کے کنارے
پہنچے تو قحط سوتیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب منہ کے
بھل پانی پر گر پڑے اور خوب ڈوگڈا کے پانی پیادہ
آخر ان کے ہرٹ سیاہ ہو گئے اور چلنے سے مجبور
ہو گئے۔ کتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بھگت سکتی
جس لوگوں نے سب ارشاد پیچیدہ ایک پل پانی پیا
تھا وہ اچھے رہے اور پیاس میں بچ گئے۔
طاہر اور جالوت کے لشکروں میں لڑائی ہوئی
تھی کہ جالوت نے اپنا مقابل طلب کیا۔ مگر کوئی
اس کے مقابلے کو نہ نکلا۔ طاہر نے بنی اسرائیل
سے یہ کہہ کر جو جالوت کو قتل کرے گا اس کو میں
اپنا آدمی رکھوں گا اور اپنے بیٹے کو بھی
دوں گا۔ مگر کسی کی ہمت نہ ہوئی۔ جناب ثمودی نے
کہا کہ ایشیا جو حضرت یعقوب کی اولاد میں تھا
اس کے بیٹوں میں سے میں ہی فلاں فلاں سفین
پانی جائیں وہی جالوت کا قاتل ہو گا۔ ایشیا

اپنے دس بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں وہ علامات
نہ پائے گئے۔ آخر میں حضرت داؤد کو سامنے لایا
جو بالکل دھان پان تھے اور کسی طرح لڑائی کے
قابل نہ تھے۔ لیکن وہ سب علامات اللہ میں پائے گئے۔
جو جناب ثمودی نے بیان فرمائے تھے۔ غرض کہ حضرت
داؤد چلے اور چلے چلے راستے میں جن پتھر اٹھائے
ایک پتھر گوچن میں رکھ کے جالوت کی طرف چھینکا وہ
جالوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کی طرف سے
توڑ کے نکل گیا اور پھر کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے
جالوت کا مرنا تھا کہ فوج کے قدم اکھڑ گئے۔ اور
کوشیاں فتح حاصل ہوئی۔ اس کے صلے میں جناب داؤد
کو سلطنت ملی اور طاہر کے داماد بنے۔ آپ کی
سلطنت کا ذکر قرآن میں جا بجا ہے۔
(تفسیر قرآن مجید ترجمہ مولانا سید فرمان علی صاحب
قبلہ علی اللہ مقارنہ)
طاہر: (عربی میں یہ قشہ یہیم۔ فلس میں
بہ تخفیف یہیم) لاف و کراہت جو یہاں کار صوفی اپنے
کرامات کے اظہار میں کرتے ہیں۔ (نور انقیاد)
قولہ فیصلہ: در عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔
طاہر: (بکسر سوم) طبع کرنے والا عربی
لہجہ عربی، صفت تعلیم یافتہ طبیب کی زبان۔
طاؤس: (بروزن مالوس) مور، ایک مٹھڑ
پر دار جانور۔ عربی، مذکر، غصہ، مار کا۔
تعلیق: پڑی ہوئی کتاب خرام کی
طاؤس: مذکر کے گھٹان میں دیا
قولہ فیصلہ: یہ یونانی لفظ 'تاؤس'
کا معرب ہے۔ برسات میں جب کافی
کالی گھٹانیں آسمان پر دکھتا ہو تو سست
ہو کے تپنے لگتا ہو۔

مشرق قمری کو جو بے سرو و گلستان کیو نہر
ابر پیدا ایش طاؤس جو قصائی کیونکر
اس کی چال بہت دل پسند ہوتی ہو۔ مشہور ہو کر
جب نہ اپنے اپنے بولنا چوں کی طرف دیکھتا
ہو تو اپنا چہرہ دینا ہو۔ شعرانے بطور استعارہ
طاؤس سبز یعنی آسمان نظر کیا ہو۔

طاؤس سبز چرخ کی گردش گواہ ہو
یہ بھی مرے پردوں کی ہوا میں تبادلو
اس کی نارس سے چنگ طاؤس ان بھی تلیں یافتہ طبع
استقبال کرتا ہو جیسے انقبوس عتابتہ ام
درد کہ نہ بھگدیزی سبزی ہمارے وہ تہہ نہ تہہ
خوش رفتہ... و خیر لایط و سان مرتفع دم -

فرمان کہ عجیب لطافت بہانہ ہووے (فسانہ آزاد)
 کی کوئی بات نہ کہہ کر مثلاً کہ، کچھ ہی تھکے ہوئے ہو، میرے
 اگر چہ تھکے ہوئے ہو، تو تمہیں مایاں ہو، اور وہ بہانہ بہانہ
 طواوس : ایک ایرانی سانہ کا نام جو ہر ایک
 شکل کا بنا ہوتا ہے، اور اس سانہ کی قدرت سب چیزیں
 ہو، خواہ کسی خدا، عزت، تعلیم یافتہ، یا جتنے کی رہائی
 قول فیصلہ : صاحب فرہنگ، مصنف نے
 ان سب چیزیں عربی لکھا ہے۔

طائوس : ایک کالہ فیتہ کا نام نور اللغات
 قول فیتہ ہے بالعموم راجح نہیں
 طائوس کا جھومنا : مو کا مستی ظلم
 : ہونا اور دوسرے خبیثہ راہکار

محراب وقت حضرت ازاد باور شاد و مست
 کد در حقیقت چو کبیر تنگ و دشوار آ
 ملا و کس کا کوکن اند مور کا چلانا بولنا
 کوکن کوکن آب آب ہر اجاتا ہے قند شیریں
 چرخہ تو کبیر سائنست غار طاف کس لور مانتا

قولہ فیصلہ کہ میں کوکنا کی بیٹہ چنگھاڑا ہوں
(خاوس کا پر چھاڑتا ہوں) کوکنا کو دل کے لیے مخصوص ہوں

طاؤس کی مستانہ چال۔۔۔ مور کا
وہ شراب جو مستی کے عالم میں اودتا ہو۔ (مجازاً)
مستانہ خیال۔ اودو مسرت، نفیج، راج۔

محلے صرف نہ وہ طاؤس کی سی چال مت نہ کرنا
 پانیچے کے پوچھے سے سیڑیوں پر کھانا۔ افس نہ کرنا
 طاؤس کی ہستی نہ مور کی مشابہت
 جو زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی۔ (جہانزادہ)
 تیز جسے قیام نہ ہو بہت جلدی ختم کر جانے والی
 شے۔ (اردو صرف غیر فصیح)

قبول فیصلہ :- فارسی ترکیب مستحق طاعت ہے
کہا ہے۔

جوانی داغ سے جائے گی نازاں پر نہ کرناں
بزرگی مستو ملاؤں کوئی دم کی ہستی ہے
ملاؤں مست :- دو دھجیں پرستی بھائی
ہوئی ہو - فارسی ترکیب 'نہ کر' خلیج 'راج'۔

مجلس صرف :- حضرت آغا بادل شاہ اوس سے
 لے کر جہتے چوک میں آئے۔ (قائد آزاد)
 ملی اوس :- (یروزن حضرت) مورک طرح کا
 طاؤس کے رنگ کا سا۔ خارجی صفت فصیح و بلیغ
 ملی اوس :- ایسی قسم کا نام جو وہ
 کے تابع سے مشابہ ہوتا ہو۔ اردو مذکر
 بیل الاستعمال۔

نوائے فصاحت و فناری کے ساتھ شوق طائر
بیشہ زیادہ متعلیٰ جو۔

طاہر ہے۔ (بروزی کا ہر) مجلس کا ممکن منجاست
 ۱۔ روز آلودگی سے پاک شریعت کی مدت پاک و
 اکیزہ۔ عربی، صفت فصیح و راجح

و قالہ اے مظاہر سچوں یہ کو ظاہر
مثال آئندہ سینہ نقادوں و ظاہر
قول فیصلہ : اس کے : ہر سچ ظاہر اور انہما
کو جو اور وہیں ہمارے ترکیب کے ساتھ رائج ہو
مجھے اتمہ ظاہر یہ ہر سچ و ظاہر

نقاب پر :- ظاہر کی تائید، اُمّ اسوئیں جناب
فدویۃ العبریٰ زوہرہ سہلی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
سلام و لقب ہو۔ علامہ اللہ اعظمی مولف
امہات المؤمنین نے لکھا ہوا قبول سلام کے
پہلے ہی سے آپ کا یہ لقب ہو گیا تھا اور اس کا
وجہ تسمیہ لکھی ہو کہ چونکہ آپ اس زمانے میں
جب کہ پردہ کا وہ آج نہیں تھا آپہرے لباس
پر نقاب ڈالے رہتی تھیں اس لیے لوگ آپ کو
اس لقب سے پکارتے تھے۔ جناب اللہ اعظمی
مذہبات اللہ علیہا کو سینہ و ظاہرہ میں ہے
میں ہم جانتے ہیں کہ وہ بالکل جنابہ فدیہ
سے تھیں۔

طاہری :- ایک قسم کا نعیس کھانا جو یاد دلانے کے لیے پکایا جاتا ہے، بڑی چٹاؤ۔ جیسے کھائے تو نفل کی طاہری آپ کہاں جائے گی باہر سے
 رد و محنت۔ (نور اللغات)

تو نے فیصلہ کیا کہ کھنڈ میں لہری کے مصالحے میں کون
اور چاول کے ساتھ پکاتے ہیں اس کا اطلاق
کے ساتھ بغیر الفت (شیریں) ہو۔

طائر۔ (جکسر سوم) پرندہ پروں والا جانور،
 مرغی، مرغ، مری، مڑک، فھیو، ملا جلا

ہنگل کے دیوار کے صدا اعلان کی
خوشی

استعارہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راجح۔
طائر رنگ کو جو میں غنّی دام
وہ نگہیں کہتے حسائی کی
قول فیصلہ۔ رنگ چونکہ اڑتا ہوا اس لیے
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ انھیں معنی میں طائر
رنگ پر یہ بھی مستعمل ہو۔

پتہ نہ ہو کیوں نہ حسن بولے گل ریز ہوں
نیل نہیں ہوں طائر رنگ پر زید ہوں
طائر خیال :- (باضافت) خیال کا
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلے صوفے :- ہمارے رسول معراج میں وحش
کی اس منزل تک پہنچ گئے جہاں انسان کا طائر خیال
سہا نہیں پہنچ سکتا۔

قول فیصلہ :- اسی میں طائر دوم اور طائر
دوم و خیال نیز طائر دوم و گمان بھی زبانوں
پر ہے۔

طائر روح :- (باضافت) روح کا
طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب،
فصیح، راجح۔

فلک الموت نے پکڑا ہوا طائر روح
کون کتنا ہر شے میں چر سار نہیں
قول فیصلہ :- یہ ترکیب زیادہ تر یوں بھی استعمال
کی جاتی ہے طائر روح قفس منصری سے پرہیز کرتا ہے

جیسے کسی نہ کسی روح طائر روح قفس منصری سے
نکل کر ادنیٰ فلک پر پرواز کر جائے گا :- (باضافت)

طائر سدرہ :- (بکسر سیم) باضافت
سدرۃ المنتہی کا طائر، مراد جبریل امین علیہ السلام
جو سدرۃ المنتہی پر رہتے ہیں خارجی مذکر، فصیح، راجح

وہ آفتاب جو مست شرابہ رہتا ہو
فلک پہ طائر سدرہ کیاب رہتا ہو
قول فیصلہ :- جبریل امین ہی کو 'طائر قدس' اور
'طائر قدس' آشیان' بھی کہتے ہیں۔ بولتے ہیں 'طائر
نے طائر عرش' اور طائر قدس بھی انھیں معنی میں
فلک پر جس کو موسیت حاصل نہیں ہو۔

طائر قبلہ سنا :- وہ مقناطیس سونی جو
قطب نما میں ٹکی ہو تو ہم اس سونی کا رخ ہمیشہ
قطب ستارے کی طرف رہتا ہے۔ چونکہ اس سونی
سے قطب ستارے کے ذریعے قبلہ کی سمت معلوم
کرتے ہیں اس لیے اسے طائر قبلہ سنا کہتے ہیں۔
طائر کہنے کی وجہ یہ ہو کہ یہ سونی بیش تر طائر درخت
کی صورت کی بنائی جاتی ہو۔ فارسی ترکیب،
قلیل الاستعمال۔

جب تاک ہاتھ میں تیرے رہی میری تسبیح
طائر قبلہ سنا بھی کہیں مضطر نہ ہوا
قول فیصلہ :- اسے مرغ قبلہ سنا نسبت زیادہ
کہتے ہیں۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تریلے ہو مرغ قبلہ سنا آشیانے میں
طائف :- (بکسر سیم) طوائف کرنے والا۔

عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طائف :- عرب کے صوبہ حجاز کے ایک علاقے
کا نام جو مکے کے قریب ہے۔ عربی، مذکر، راجح۔

قول فیصلہ :- یہ وہ مقام ہے جہاں غزوہ حنین
کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں شامل شدہ
میں جنگ ہوئی تھی۔ اس کا وہ قدیم تذکرہ حنین کی
فتح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

طائف کی طرف کوچ فرمایا۔ کیونکہ حنین کے مغرب
میں ایک ٹھکانہ تھا جس کا نام 'طائف' تھا۔

بنی ثقیف طائف کے غلوں میں پناہ گزیں ہو گئے
تھے۔ ایک قبیلے سے کچھ اور پر طائف کا محاصرہ کیا
گیا۔ اسی طائف فتح نہیں ہو سکا تھا کہ وہاں
کا مہینہ آگیا۔ آنحضرت نے محاصرہ اٹھایا اور
عرہ بچالانے کے لیے مکہ معظمہ کی طرف تشریف
لائے اور عرس سے فارغ ہو کے مدینہ منورہ کی طرف
لے گئے۔

طائف کے محاصرے کے دوران جناب علی رضی اللہ
علیہ وسلم نے طائف کے اطراف و جوارب کے
ستام تہوں کو توڑ ڈالا۔ طفیل بن عمر الدوسی نے
قواکھیں، نامے کڑی کا ایک بت جلا کے خاک
کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد اہل طائف نے چھوڑ دی
کو خدمت رسول میں مدینے بھیجا اور مندرجہ بالا
چار شرطوں پر صلح کی درخواست کی۔

۱۔ اس کا سب سے بڑا بہت لڑا، تین ہزار تک لڑا
۲۔ اس کے لیے ساز و سامان کر دی جائے۔
۳۔ انھیں اپنے بت اپنے اقدار کے توڑنے پر مجبور
نہ کیا جائے۔

۴۔ جو مال ان سے محصول وصول کرنے کے لیے مقرر
ہو وہ اس کے سامنے نہ بلائے جائیں۔ کیونکہ اس میں
ان کی توہین ہوتی تھی۔ اور نہ تو ان کی ذراعت کی
بیواہل کا دسواں حصہ وصول کیا جائے اور نہ کوئی

تاوان وصول کیا جائے۔
آنحضرت نے پہلی دو شرطیں رد کر دیں۔ بت کے
لیے تو ایک ماہ کی رخصت بھی منظور نہ ہوئی اور اپنے
ساز کے لے کر آیا کہ جس دین میں ساز نہ ہو اس
دین میں کوئی بھلائی نہیں ہو۔ البتہ آخر وہ دونوں
شرطوں کو منظور فرمایا اور اسی پر صلح ہو گئی۔

انہی سفیانہ انداز میں شعبہ کو لات کے توڑنے
کا حکم دیا۔

انہی سفیانہ انداز میں شعبہ کو لات کے توڑنے
کا حکم دیا۔

کا حکم ملا۔ مغیرہ نے اپنے ہاتھ سے اس بت کو توڑا۔ جب وہ بت توڑا جا رہا تھا تو بی بی بنت کعبہ اس کے گرد آگے حج ہو گئیں اور اس کی موت پر گریہ و زاری کرنے لگیں۔

طائفہ: جماعت، فرقہ، قوم، ملت، گروہ، برہنہ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔

قولہ فیصلہ: عربی میں اس مادہ طوٹا جمع طوائف مگر یہ جمع اردو میں ان معنی میں استعمال نہیں۔

طائفہ: قافلہ کاروں، شاہی جلو، ہمراہی لوگ، مردان، ہم رکاب، جھڑ، بانی، مذکر، (فرنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ: اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں دیتے۔

طائفہ: رتہ اور اس کے ساتھ۔

اردو مذکر، صبیح، راج۔

جہاں سپاہی گھر سے خارجہ آتے رخصت ہوئے طائفے بھی سارے استاد اور ہم

قولہ فیصلہ: اس کا صرف تاجرانہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

رتہوں کے علاوہ بھانڈوں کا بھی طائفہ ہوتا ہے۔ طائفہ کی اردو جمع طائفے، اور حرفت کے ساتھ طائفوں، بھی فصیح و راسخ ہے۔

الغرض کل طائفے اپنی اپنی نظیر سے شریک طائفوں سے تو ثواب صاحب کہ اس فن کے بانی کار اور ارباب نشا ط کے مہربان تھے، خوب ہی واقف تھے۔

(سیر کہسار)

طائی: قبیلہ طے کی فرد، وہ جو طے کے قبیلے سے ہو۔ عربی راج۔

قولہ فیصلہ: لکے عرب میں ایک مشہور قبیلہ کا نام جو حاتم جو ایک مشہور سنی تھا اسی قبیلہ سے تھا۔

اسی مناسبت سے اس کو حاتم طائی کہتے ہیں۔

مسئلہ میں جب سرخ بننے والے ہوئے اس زمانے میں بنی طے کا سردار حاتم طائی کا

بیٹا عدی تھا اور اس قبیلے کے بت کا نام قبیلہ تھا۔ آنحضرت نے حضرت علیؑ کو متنبہ کیا کہ وہ

جا کے اس بت کو توڑ دے۔ مسلمان یہاں پہنچے۔ مدی صائب کیا کچھ لوگ جو مقابلہ کو آئے

گرفتار کر لیے گئے۔ گرفتار ہونے والوں میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ مسلمان بت توڑنے کے قیدیوں کو لیے

ہوئے۔ عینے وہیں ہوئے۔ حاتم طائی کی بیٹی نے آنحضرت سے اپنا حال بیان کیا اور وہاں کی درخواست کی۔ آنحضرت خاموش رہے۔ دوسرے

دن پھر اس نے یہی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ میں خود اس امر کا منتظر ہوں کہ کوئی شخص

تیری قوم کا ملے تو اس کے ہمراہ باعزت طور پر کچھ تیرے گھر بھیج دوں۔ مدی شام کی طرف جاگ

گیا تھا۔ اٹھ دنوں ایک قافلہ شام کی طرف جا رہا تھا۔ آنحضرت نے حاتم کی بیٹی کو زور دیا

دے کے باعزت طور پر اس قافلے کے ہمراہ شام کی طرف اس کے بھائی کے پاس روانہ کر دیا۔

وہ جب اپنا جن سے آنحضرت کے اوصاف حمیرہ اور تقدس کا حال سنا تو خود دینے آیا اور آنحضرت سے اسلام کے بارے میں اچھی طرح اطمینان کر کے

مسلمان ہو گیا۔

طب: حکمت، یونانی علاج معالجے کا علم عربی، موت، فصیح، راج۔

زمانے میں پہلی طب الہی کہ برکت ہوتی ہے وہ جس سے ہر قوم صحت

قولہ فیصلہ: اس کو فارسی ترکیب اضافی کے

ساتھ طب یونانی کہتے ہیں۔

اسے سبھا ترہ دم سے دہریہ

طب یونانی کی شہرت ہوئی

عربی میں طب کے لغوی معنی علاج جسم و جان

طب است۔ دیکھو اول دفعہ چارم، علاج معالجہ کرنا، فن حکمت، یونانی طریقے سے علاج

کرنے کا پیشہ، عربی، موت، فصیح، راج۔

ہوئے بیمار روز آ کر

دینے کے شہرت تری تببت کو

قولہ فیصلہ: اس کے ساتھ اس کا ضد ہے اور ایک صریح ہو کھل رکتا (طبابت کا متضاد رکتا) جو دہلی کی زبان ہو۔

طبیب، حکیم، آغا جان میں طبابت کا معنی کہتے ہیں مگر خوش کلام اور شیخ میں سخن رشخ طبع شاعرانہ

انھوں نے اپنی غزل میں قدح پر چارونے معنی صاحب مروج کہ طرب تھا (دو یا ذوق مرتبہ آزاد)

طباخ: دباغ، پادری، کھانا پکانے والا

عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ: عربی میں اس کا مادہ طبخ ہے۔

طبا شیر: (یاہ معروف) ایک سفید لالہ لہجے ہوئے دوا کا نام، فسوجی، عربی، موت، راج۔

مہر القاسم صبح کو باجیہ کہ گئیں

کا نور طق پر سے طبا شیر ہو گئی

قولہ فیصلہ: طبا شیر بانس کے اندر سے نکلتی ہے۔ اس دوا کے دوسرے درجے میں بارہ

تیسرے درجے میں یا بس ہو۔ یہ دوا سوزش

و جگر و اسہال دوسری میں فائدہ مند ہو اور سنگ

عش پر اطبا نسخوں میں طبا شیر کو ذکر کرتے ہیں۔

صع سے بھی کنا یہ ہو۔
 صبح شب وصال جو دیکھی توجی اٹھا
 اچھا تر امر لیں طبائشیر سے ہوا
طبائشیر :- سفیدی - فارسی نوٹ قبل پہنچا
 محلہ جگر - نور کا رنگ تھا - صبح طبائشیر کچیر ہی تھی
 کہ نوٹ کی منزل میں پہنچے - (دربارہ گویا)
 قولہ فیصلہ :- جدید فارسی میں چاک کھریا
 اور نگشا کو بھی طبائشیر کہنے لگے ہیں۔
طبائطبا :- (بفتح اول و چارم) حضرت
 انجیل ابن ابراہیم بن حسن بن علی کا لقب - عربی
 مذکر - راجح۔
 قولہ فیصلہ :- ان کی زبان میں کنتے تھی اور قاف
 کی جگہ طوئے نکلتی تھی - ایک دن الہ کے اپنے
 پوچھا تم کیا پہنچے ؟ انھوں نے کہا طباطبا
 یعنی قبا قبا - اس روز سے ان کا لقب طباطبا
 ہو گیا - اب تک ان کی اولاد سادات طباطبا
 مشہور ہیں جو حسنی سید ہیں۔
طبائع :- (بفتح اول و تشدید دوم) مذکر
 بہت ذہین - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کا بیان
 محلہ جگر :- ایسا طبائع اور عالی دماغ آدمی
 ہنرستان میں کم پیدا ہوا ہوگا - (آبیحیات)
طباعت :- (بفتح اول و چارم)
 نجائی - چھاپنے کا فن - عربی نوٹ - طبائع
 محلہ جگر :- اس کتاب کی طباعت چند ہی روز
 میں ہونے والی ہو۔
طباعت :- چھاپنے کی اجرت طبع کرانے
 کی مزدوری - عربی لفظ - نوٹ - طبائع - راجح۔
 محلہ جگر :- جو طباعت پانچ سو کتابوں کی ہوگی
 وہی ایک ہزار تک بھی ہوگی۔

طبائعی :- (بفتح اول و تشدید دوم) مذکر
 ذکاوت - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کا بیان
 محلہ جگر :- ہر ایسے ہونے والے کو اپنے لئے
 اخبارہ کو کر کے اخبار داری کا نمونہ ہرگز نہیں لے سکتے
 کہ ان کی تعداد اوقالیب ذہانت اور جہد کے ہیچ نہیں
 تمام اہل ملک قائل ہیں - (میانہ کا انہم)
طباق :- (بفتح) بڑی رکابی بڑی پٹ
 ترکی - مذکر - فصیح - راجح۔
 محلہ جگر :- میرا تاج کا ڈیڑھ سیر کا طباق کل
 بے کے پاس سے کوئی اٹھائے گیا۔
 قولہ فیصلہ :- طباق مٹی کے ہی بنتے ہیں - عربی
 کہ زبان پر طباق بھی ہو۔
طباق :- کا سہ سر کھڑی - (اردو)
 زبان -
 قولہ فیصلہ :- اہل کلمہ نہیں بولتے۔
طباق سامندر :- چیل ہوا سمندر پتھرا
 سمندر چوڑا چکل گول تپرو - اردو عورتوں کا بیان
 کس رو سے اس کے ہوا لفظ سے تو مقام
 اسے آفتاب تیرا سمندر تو طباق سا ہو
 قولہ فیصلہ :- بوری میں اس کو طباق سا چڑھ
 کہتی ہیں۔
طباہی تپرو :- چوڑا پتھر بڑا تپرو - اردو
 عورتوں کی زبان۔
 محلہ جگر :- خدا اپنے نفیس زبان کو بڑی رکابی
 آتی بڑی بڑی آنکھیں طباق تپرو - گھر گھر کہ
 آنکھوں کا تارہ حق۔
طباہی کتاب :- مفت خور اور ہر بے شخص کی
 روٹیاں پورنے والا - فقیر - اردو عورتوں کی
 کہ زبان۔ (نور اللغات)

طبائشیر :- (فون غنہ) تانچا - اردو سرور
 کھانے پر آہ جو بھی ڈالا جائے
 کھایا وہی طبائشیر اس کے ساتھ (مشتہ گرا)
طبائع :- طبیعت کی حسیط - طبیعتیں - عربی
 مذکر - غیر یافتہ طبقے کی زبان۔
 حکمت حق بعد طبائع کی کچی اور راست
 گر کماں پیدا نہ ہو کس طرح چیلے تیر کو
طبیب جسمانی :- (باضافت) جسم کے تعلق
 جتنی بیماریاں ہیں ان کی تشخیص اور علاج
 کرنے کا علم - فارسی ترکیب نوٹ - فصیح - راجح۔
طبع :- (بفتح طار و ساو و بار) پکن - عربی
 مذکر - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 قوت - اسمہ سوا اصلا
 نہیں ممکن مگر وضع طبع غذا (ساری استعمال)
طباق :- تپیدوں کی بھولی - کا سہ گرا -
 اردو - مذکر - (شاید تپیدوں کے طباق کو بتایا
 بنا ہوا ہو - (فرنگ آصفیہ)
 قولہ فیصلہ :- اہل کلمہ نہیں بولتے۔
طبیغ :- (بفتح) سرشت - فطرت - غیر ربانی
 نوٹ - فصیح - راجح۔
 بے ہوا اڑنے لگا مشتہ غبار
 طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی
طبیغ :- عادت - فطرت - عربی لفظ - نوٹ
 فصیح - راجح۔
 قولہ فیصلہ :- انسان جس میں ترکیب کے ساتھ ہیں
 استعمال ہو - جیسے نیک طبع - خوش قلب وغیرہ۔
طبیغ :- ذہن - فکر - عقل - عربی لفظ - نوٹ
 فصیح - راجح۔
 اسے کہ کل طبع دکھا باکھیں اپنا میر عشق

قولہ فیہ: ہر مہما کہ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ
آزادہ دہلے ہو، جیسے طبع رسا، طبع رواں وغیرہ
طبع و طبیعت: مزاج۔ عربی لفظ، مراد: مزاج۔
فصیح، راجح۔

ان کے آنے سے یا اس ہونے کی
جس کے کچھ اداس ہونے کی (فریب مشق)
طبع یہ طاعت، چھاپنا۔ عربی، نوشت۔
فصیح، راجح۔

رنگ ارادہ ہو طبع کا اس کی
وہوم تک جائے جا بجا اس کی
قولہ فیصلہ: صاحب فرہنگ تصنیف نے دو تین
معنی اور بھی لکھے ہیں جو ذیل میں مجسمہ درج کیے
جاتے ہیں: مہر، چھاپ، چھاپ، نقش، چھاپا یا
مارش از دہن: موجودات کائنات۔ عربی،
فرہنگ، تصنیف۔

اردو میں ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر
ہیں ہوتے۔

طبعاً: ہر قطری طور پر۔ عربی، فصیح، راجح۔

صلی اللہ علیہ وسلم: اپنے منہ سے ہر تقریب کران معنی میں بڑا ہی ہر
انسان طبقات قریب کا خواہاں نہیں ہو۔ (مسند تواتر شرق)

طبع آواریں: (باضافت) بہت پاک و
پاکیزہ طبیعت، مزاج مبارک، بظاہر مشفق ہو
عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح، راجح۔

صلی اللہ علیہ وسلم: ہر تقریب کران معنی میں بڑا ہی ہر
انسان طبقات قریب کا خواہاں نہیں ہو۔ (مسند تواتر شرق)

طبع بکر: ہر تقریب کران معنی میں بڑا ہی ہر
انسان طبقات قریب کا خواہاں نہیں ہو۔ (مسند تواتر شرق)

طبع بکر: ہر تقریب کران معنی میں بڑا ہی ہر
انسان طبقات قریب کا خواہاں نہیں ہو۔ (مسند تواتر شرق)

طبع آزاد: (باضافت) آزاد طبیعت وہ
طبیعت جو کسی پابندی کی عادی نہ ہو۔ فارسی ترکیب
نوشت، فصیح، راجح۔

طبع آزاد: قید مضن جاری ہو ڈاکر اقبال
طبع آزمائی: (باضافت) شعر و سخن میں
طبیعت کی جوت اور رسائی کا استون شعر کشا۔
فارسی ترکیب نوشت، فصیح، راجح۔

قولہ فیصلہ: ہونا اور کرنا کے ساتھ اس کا صرت
ہو۔ (ہونا کے ساتھ) شیخ مرحوم کو خیال ہو کہ

اس صلبے میں طبع آزمائی ہو کرے تو قوت فکر کو تیز
بلند پرواز ہو: (آب حیات) (کرنا کے ساتھ)

سب شاعر ہیں اگر جمع ہوتے تھے اپنے اپنے کلام
سناتے تھے۔ مطلق اور مصرعے طرح میں ڈالتے تھے

ہر شخص مطلق پر طبع کشا، مصرعے پر مصرعے لگا کر
طبع آزمائی کرتا تھا۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبع آوارہ: (باضافت) آوارہ طبیعت
وہ طبیعت جس میں کیوں نہ ہو فارسی ترکیب
قلیل الاستعمال۔

برباد کیا ہو طبع آوارہ ہے
تریا رکھا جو قلب صدف پارہ ہے

طبع برہم ہونا: مزاج برہم ہونا، غصہ کلام
اردو صرت، فصیح، راجح۔

طبع برہم کس حوا تو نہ ہو
میرے کہنے سے کہ خاتون نہ ہو

طبع بکر: ہر تقریب کران معنی میں بڑا ہی ہر
انسان طبقات قریب کا خواہاں نہیں ہو۔ (مسند تواتر شرق)

طبع بکر: ہر تقریب کران معنی میں بڑا ہی ہر
انسان طبقات قریب کا خواہاں نہیں ہو۔ (مسند تواتر شرق)

طبع بکر: ہر تقریب کران معنی میں بڑا ہی ہر
انسان طبقات قریب کا خواہاں نہیں ہو۔ (مسند تواتر شرق)

ہر فیض، انہی میں کسی کون سے قاع
کیوں جوش ہے یہ طبع خداداد نہ آئی
طبع خوش اوارہ: خصوصی ذہانت پیدا کرنے
طبیعی، فارسی ترکیب فصیح، راجح۔

ہر فیض، انہی میں کسی کون سے قاع
کیوں جوش ہے یہ طبع خداداد نہ آئی
طبع رسا: (باضافت) تیز طبیعت تیز ذہن
فارسی نوشت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجاہد: مسلمانوں کا، تیس کے ہاتھ ہوا ہوا تھا
ذات رسالت: میں ان کی طبع رسا کو قادم ہوا، (در سالارہ دہن)

طبع رگنا: کام کرنے کی طرف طبیعت کا مائل
نہ ہونا۔ اردو صرت، فصیح، راجح۔

پاتے ہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہو مری طبع تو جوتی ہو رواں اور غالب

طبع رواں: (باضافت) طبع رسا، تیز
طبیعت، وہ طبیعت جس میں مضامین کی پیداوار ہو
فارسی ترکیب نوشت، فصیح، راجح۔

جوشش: غنوں طوفان اہولی آسج یہ بحر
کشتی طبع رواں کو ہم نے اب لنگر کیا

طبع رواں ہونا: طبیعت کا ہر کام اور
فن کے لیے مناسب کام آواز، اردو صرت،
فصیح، راجح۔

پاتے ہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہو مری طبع تو جوتی ہو رواں اور غالب

طبع روشن: (باضافت) خوش فکر طبیعت
نورانی طبیعت۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

طبع روشن ہو مری غنچ شبنم سخن
حسن بندش سے نمودار ہو لعل سخن

طبع روشن ہو مری غنچ شبنم سخن
حسن بندش سے نمودار ہو لعل سخن

طبع روشن ہو مری غنچ شبنم سخن
حسن بندش سے نمودار ہو لعل سخن

فصیح و راسخ۔
نہ لے عالم بالاسے کیوں طوبے کے مضمون کو
خیال قلمت نوزوں ہر سری طبع نوزوں کو
طبع ناتواں ہونا۔ طبیعت نقیہ ہونا۔
ارد و صرفہ، متر و ک۔

مرض سے طبع اقدس ناتواں ہو
جگر پاروں کالے چٹا گراں ہو
طبع نورانی، طبیعت ہوئی طبیعت، مذہب
طبیعت۔ فارسی ترکیب، نوشت، تعلیم یافتہ
طبع کی زبان۔

محلہ صحت: بھڑکری کو سفر کو ہی کا شوق
چرایا۔ گواہوں نے منایہ از دی سے طبع خدائی
پا لے تھی... مگر حوالی موالی رفیق، مصاحب
خانہ بر انداز تہذیب۔ (سیر کہار)
طبع و قلوب: (باضافت) روشن طبیعت۔
فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

طبع وقاد کی گراس کی رقم ہو توصیف
مہر و اختر کا جو اور ماہ کے آگے تہراق
طبع ہموار ہونا، طبیعت درست ہونا، مزاج
نکستے ہونا۔ ارد و صرفہ، قلیل الاستعمال۔
ارض و سا کی پستی بلندی اب تک ہم کو برابر ہو
یعنی تشبہ فراد جو یکے طبع ہوتی ہو اور بہت
طبع ہونا، پھینا، شائع ہونا، ارد و صرفہ
فصیح و راسخ۔

محلہ صرفہ: مذہب اللغات کی ساتویں جلد
افشا۔ اند شہر مشہور و کتب طبع ہو رہی ہو۔
طبعی: (بفتح اول و دوم و کسر سوم) طبیعت
سے منسوب، حکمت کے ایک فن کا نام جس میں اجسام کے
تغیر و تبدل اور ان کی خاصیت کا حال و درجہ جو۔

عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبع کی زبان۔
شدت ضعف میں از کہ طبع سے لے دو
سرمراز ترا تھا چرٹا تھا یا نہ گیا۔ شاد
قولے فیصلہ۔ قاعدہ کے مطابق تیسرا حرف
ی تھا اس کو نسبت کے حالت میں حذف کر دیا
جیسے دینے سے مدنی۔ عام طور سے بسکون حرف
دوم زبانوں پر ہو۔

طبعی: ذرا ل، اصل جہتی، فطری۔ عربی،
صفت، فصیح و راسخ۔

میر تقی میر طبعی کو پہنچا
عشق میں جوں جوان بانا جو
قولے فیصلہ: ذوق و غالب طبعی کہا ہو
لے شمع تیری عمر طبعی ہو ایک رات
ہنس کر گزرا یا اسعد و کر گزرا ہے ذوق
مشرقت صحبت خواباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی غالب اگر عمر طبعی نہ ہوئی غالب

صاحب قلموس الاغلاط کی عبارت ہو "عمر طبعی
(عبر یا سقل) کہنا غلط ہو۔ ایک شرح دیوان
غالب میں ایراد کیا گیا ہو کہ اردو سے قاعدہ فیض
کے وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسم منسوب فعلی ہوتا
ہو۔ جیسے حینہ سے حنفی، اس طرح طبیعت سے
طبعی ہو مگر فارسی کو تو انی حرکت کے کو ثقیل سمجھ کر
ب کو ساکن کر دیتے ہیں۔ غرض طبعی کو جس شرا
صحیح نہیں سمجھتے اس وجہ سے کہ نہ تو یہ مضامین
جو جیسے حقیقی نہ اچھوت ہو جیسے طوبی ہر کیوں
ی کہ نہ گرامی؟

انتباہ۔ یہ سچ ہو کہ اردو سے قاعدہ فیصلہ کے
وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسم منسوب فعلی ہوتا
ہو جیسے مدنی سے مدنی وغیرہ۔ لیکن طبیعت سے

طبعی طبیعت سے سلیقی اور سلیبی سے طبیعت وغیرہ مستثنیٰ
ہیں جن میں ی کا گرا تا کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ
تمام قواعد و قواعد میں عربیہ و مباحث طبعیہ میں
طبعی ہی آیا ہو۔ (قلموس الاغلاط)

پھر اس قلموس الاغلاط میں ہو عمر طبعی وہ
میر تقی میر جو فطریہ و قدرت نے عطا کی ہو جو اصحاب
عمر طبعی کے جگہ عمر طبعی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ
طبیعت سے نسبت طبعی ہو پھر ذوق کا سنو جہاں
خیر مثال میں پیش کیا ہو۔

صاحب فرہنگ ازہر کہتے ہیں عام طور سے طبع
اور طبیعت کے استعمال میں فرق ملحوظ نہیں رکھا
جاتا مگر فی الواقع دونوں میں نازک فرق ہو۔
طبع کا تعلق شخصیت سے اور طبیعت کا کردار...
سے ہو۔ طبع کے مظاہر وقت یا عارض ہوتے ہیں۔
طبیعت کے مستقل۔ اس فرق کو ملحوظ رکھیے تو عمر
طبعی بھل فقرہ ہو کیونکہ کوئی شخص خود پیش یا
برائے رجحان طبع اپنی عمر کو گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔
اس کی سرشت جتنی عمر کی تعلق ہوگی اتنی عمر
جو کہ شمع ماہ بھر جلنے کے لیے ہو۔ لہذا اس کی
سرخ یا عمر طبعی ایک رات ہوئی جس کی کمی بیشی
اس کے اختیار میں نہیں۔ نو لفظ مذہب لفظ
صاحب فرہنگ ازہر کی تائید کرتا ہو۔

طریق: (بفتح اول و دوم) یہ کسی چیز کا
طریقہ اردو سے مذہب۔ عربی، مذکر، فصیح و راسخ
زمین کا طبق آسمان کا طبق
سبز، پہلے ہوں جیسے وقت
طریق: (بفتح اول و دوم) فرج ذوق، چپٹی،
ساخت۔ عربی، مذکر۔ (لور اللغات)
قولے فیصلہ: عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت ہی کمی

ہونے لگی تو حکم خدا فرشتوں نے سرزمین
یونان کا طبقہ اس طرف اٹھا کہ آج کل آباد
نہ ہو سکا۔

قولہ فیصلہ :- اس کی تکمیل صورت طبقہ الٹ
دینا نسبت زیادہ فصیح و مستعمل ہے۔

ع طبقہ نہ الٹا دونوں تو مرانام نہیں ہو سکتا
طبقة پلٹنا (یا) پلٹ جانا :- زمین کا
زیر زمین ہونا (یا) ہوجانا زمین کا الٹنا یا
الٹ جانا۔ اردو صرف و فصیح رائج۔

قولہ فیصلہ :- زمین کو زیر و بر کر دینا کہ
یعنی میں طبقہ پلٹ دینا، بھی رائج و غیر فصیح ہے
طبیل :- (بفتح) دمار، بڑا ڈھول
نقارہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یک یک طبل بجا فوج کے گرجے بادل
کوہ ہر گیسو زمین پر لگی ہو جیسا جھیل
طبیل بازگشت :- جب فوجوں کو لڑتے
لڑتے ختم ہو جاتے ہوتے تو نقارہ اس غرض سے
بجایا جاتا تھا کہ فوج میں جنگ بند کر کے اپنی
اپنی جگہ قیام پر واپس جائیں۔ یہی نقارہ
طبل بازگشت کہلاتا تھا۔ فارسی، مذکر،
قریب بہ متروک۔

محفل صرف :- اگر کاغذ و رہنما دشوار ہو
سمجھ کے طبل بازگشت بجا دیا۔ (مستعمل نہیں)
قولہ فیصلہ :- قدیم زمانے میں جب جنگ
جنگ ہوتے تھے اس وقت اس کا رواج تھا۔
اب برسبیل تذکرہ مستعمل ہے۔

طبل بجانا :- (مستعمل) ڈھول
بجانا، نقارہ بجانا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

مست ہر اک جام فرحت سے ہوا
طبل شادی کا بجا یا بر ملا

طبل بجانا :- (اردو) ڈھول بجانا، نقارہ
بجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یک یک طبل بجا فوج میں گرجے بادل
طبل جنگ :- (باضافت) وہ نقارہ جو
جنگ میں بجا یا جاتا ہو۔ فارسی ترکیب مذکر
فصیح، رائج۔

کیا مستقل کھڑے ہیں شہنشاہ عیب پوش
آواز طبل جنگ کی جانب نہیں ہو گون
قولہ فیصلہ :- زیادہ تر بجانا کے ساتھ ہر
صرف ہو (طبل جنگ بجانا)

سپاویں میں ادھر طبل جنگ بجنے لگے
حسین گھر میں گئے یہ سلاح بجنے لگے
ع جس وقت طبل جنگ بجا فوج شام میں
طبیل بھی :- (بفتح اول و دوم) طبیل، بلی
بجائے والا۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

محفل صرف :- محفل و بچہ کو طبل بجانے میں استاد
پایا تو خوش الحانی میں صادق علی خاں کو بار بار
نژاد پایا یا باجی نے وہ ستر بجا یا کہ تان سینا
کو انگلیوں پر بچا :- (فسادہ کزاد)

طبل ظفر :- (باضافت) وہ نقارہ
جو جنگ میں کامیابی کے موقع پر بجا جاتا
ہو فتح کا بجا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح
رائج۔

کیا ہوئی مردم آباد میں لڑائی تہ آب
کہ سیاہیوں نے دھرے طبل ظفر پانی پر
طبل :- (بفتح اول و دوم) بروزن ایک
کاغذ کا دستہ، کاغذات کے ٹکڑے یا اجارے

یہ اس کو بند رکھنے کے لئے لٹکایا جانے والا
کاغذ، چٹ، دو مسخ سے کھلا ہوا مسافہ
کاغذوں کا مسافہ۔ عربی، مذکر، قریب بہ متروک
ع طبل لے ہو شش فوج ستم شعار
قولہ فیصلہ :- طبل میں داخل ہونا کاغذ
درج ہونا، اس کا خاص صرفہ تھا۔

داخل طبل عشاق ہو چہرہ اس کا
کھلے دفتر نگ میں خط و خال
دیکھتے ہیں جن پر عجب عجب بیرون
رنگ و بزم و شاد و مسخ ہر تار و

طبل کا یا بھی :- وہ ہاتھ میں چلیں
میں نقارہ رکھا ہوتا ہے۔ اردو صرف،
دلی کی زبان۔ (نور اللغات)

طبل :- (بفتح اول و سوم) ڈبّا،
صند و بھی۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
ہو جہاں گرم غزل خوانی نفس
لوگ سمجھیں طبلہ امیر کھنڈ

قولہ فیصلہ :- زیادہ تر زبانوں میں
(گدھی کا صند و قچہ عطر پاتے) ہے۔

یوں بھی بولتے ہیں دماغ طبلہ عطار ہو گیا
یعنی دماغ خوشبو سے بے انتہا پس گیا اردو
ترکیب عطار کا طبلہ بھی کہا ہو قبول استعمال

تیرے گانے سے عطر ہوں محفل پس
لوگ کہنے لگے عطار کا طبلہ ٹوٹا
طبلہ :- ایک خاص قسم کا یک رخا باجا

اردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔
طبلہ، ڈھولک، کچا وچ اور منڈل
گوشتے ہر محل میں تھے بہ محفل (مترک)
قولہ فیصلہ :- اس کی جوڑی ہوتی ہو جس کو

حکیم۔ ہاں، مذکورہ فیصلہ راجح

تدبیر میرے شوق کی خاطر طبیب ہاں
ابہ جان ہی کے ساتھ یا زاریاے گام
قولہ فیصلہ۔ ہاں، ہر قسم کے معالج کو طبیب
کہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں وہ انہی مالیت سے
علاج کرنے والے کو طبیب یا حکیم، اگر کسی
طریقے سے علاج کرنے والے کو ڈاکٹر اور جڑی
بوٹیوں اور کشتہ بیات کے ذریعہ علاج کرنے
والے ہندو حاج کو کوہ، کشتہ میں۔ صاحب
نور القلعات نے اس کے لیے یہ معنی دانا اور اپنے
کام میں ماہر ہو گئے ہیں جس کا اردو زبان
میں کوئی نقل نہیں۔

طبیب حاذق۔ ایک ذوال نہایت

تجربہ کار ایچہ کال طبیب دانا اور زیرک طبیب
وہ طبیب جو شخص جس سے تجویز دوا میں پوری
دست گاہ رکھتا ہو۔ ہاں الف ظاہر کی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلہ ہندو۔ ان دونوں میں علامہ عصر شاہ
فتح شاہ شیرازی نے کتب میں بہ سحر و سحر
نور طبیب حاذق تھا۔ علامہ نے کہا کہ ہر ایک کھانا
(دور بارہ کی)

قولہ فیصلہ۔ طبیب کی ایک صفت طبیب بھی ہو

یعنی طبیب طبیب جس کے لغوی معنی ہمارے
طبیب دانا۔ یہ ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر
مسیح نثر میں استعمال کرتا ہو۔ جیسے "دوسرے دن
خوابہ کسی زمانہ و ساز گستاخ کینز عشوہ پرواز
پر ایسے گڑھے کے تپ چڑھ آئی۔ غلام کو حکم دیا کہ
کسی طبیب طبیب کو بلاؤ۔" (خسانہ آزاد)
طبیب میراں از دیدہ بیمار می افتد۔

مہربانی سے پیش آئے اور طبیب بیمار کی زندگی
گر جاتا ہو۔ اگر کوئی طبیب نہایت زیر دہر
اور مرعیں پر قدمہ پر اپنی سختی۔ یہ تو انہی
کی نظروں میں اس کی کوئی دقت۔ نہ دیکھی۔
اس طرح اگر کوئی شخص کسی کام کا ذمہ دار
بنادیا جائے اور وہ اپنے مانتے نام نہانہ دقت
سے بہت نرمی اور مہربانی برتے، سختی سے یا ممکن
کام نہ لے تو اس کو طبیب حاذق کہتے ہیں۔ اور
کام پکڑ جائے گا۔ ہمارے معنی "زیرک انسان"
قولہ فیصلہ۔ حضرت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
دیتا ہو۔

طبیب۔ ایک بزرگ اور دوم مستدر کسور ہو
وہ مستدر (بطی امور سے مشغول۔ ہاں صفت راجح
محلہ ہندو۔ مذہب القلعات میں یہ طبیعت
معلقوں میں ایک عمدہ رہنمائی ہے۔ یہ دیکھ لیا
اس کے خصوصی معنی ہیں۔

قولہ فیصلہ۔ عام بول چال میں یہ طبیعت
دوم (بروزن خاص) مستعمل ہو۔
طبیبیت۔ یا افتتاح اول دیاے معروف
وہیں سختی (وہ سرشت و جبلت جس پر
انسان کی خلقت ہوئی ہو۔ عربی مؤنث (طبیعی)
راجح۔

طبیبیت نہ رفتہ غم کی فکر ہوئی جاتی ہو۔
جفا کہ رجا اب رہت پر وہ مولا جاتی ہو۔
طبیبیت۔ ہاں راجح، خاصیت، خوبصورت
داوت۔ عربی مؤنث، فیصلہ راجح۔

اب کیا میں کسی کہاں جائی نظام
وہ ہم نہیں رہے وہ طبیعت نہیں ہے نظام راجح
قولہ فیصلہ۔ اس کی اردو جمع میں اس کے خلاف

طبیعتیں۔ ان دونوں کے ساتھ ساتھ
طبیعیات۔ یہ کتب و تصانیف جسے اردو
محلہ ہندو میں ایک ہی کوشت میں
دونوں کی طبیعت حاذق اور طبیعت
کوئی نیا نہیں برکت۔
وہ ہر قسم کے طبیعت کا نام رکھتے ہیں۔
ہر قسم کے طبیعت۔ ہاں راجح۔

طبیعت۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ
کھانا ہوتا ہو اور اپنی طبیعت سے
دو عربی طبیعت راجح۔
محلہ ہندو۔ ہاں راجح۔
کو کیا دیکھیں ہیں، انہیں یہ کہتے ہیں کہ
سفید پوش۔ اس کا یہ معنی ہاں راجح۔
یہ کہتے ہیں۔

دیکھیں۔ آپ کے شوق پر پوری غراہ رہے۔
چشم۔ ہاں ہر تو اب تک۔ ہاں راجح۔
سیہ کوہ۔

طبیعت۔ یا طبیعت۔
خلقت۔ ہاں، فیصلہ راجح۔
محلہ ہندو۔ ہاں راجح۔

طبیعت ابھرتا طبیعت میں سنگ پیدا
ہونا۔ طبیعت کی افسردہ دور ہونا۔ (الافاق)
قولہ فیصلہ۔ یہ کتب کی زبان نہیں ہو۔
طبیعت اقل پھل ہونا۔ (کنایت)

طبیعت خراب ہونا، جس کے اوپر ہونا اردو
عورتوں کی زبان۔
محلہ صرف۔ ہاں راجح۔
محلہ کمال طبیعت اقل پھل ہو گئی۔

طبیعت اچھا کرنا

طبیعت اچھا کرنا۔ دل کے سوا
وہ جو جان کا رخ بدل دیا۔ اردو صرف غیر فصیح
راک۔
محلی صرفہ۔ میں کہنے شوق سے کتاب کا مطالعہ
کر رہا تھا ہمارے فضول باتوں نے میری طبیعت
اچھا کر دی۔

طبیعت اچھا ہونا۔ دل نہ لگنا
دل کا ہٹ جانا۔ اردو صرف غیر فصیح راک۔
وہ پروردگاروں کے جگہ سے پرستان آج تھا
دل پہل جیسے جو انسان کی طبیعت ہوا چاہ
محلی صرفہ۔ مشرق کے کہ میں وہ چاروں خوب
گل چہرے اڑائے۔۔۔ مگر اب یہ محبت کاٹے کھاتے
جو طبیعت اچھا ہوتی ہو۔ یہاں شوق شراب نہ
خوش ساقی یا زہد و صحبت باقی۔ (فسانہ کاظم)
قولہ فیصلہ۔ اس جگہ دل اچھا ہونا نسبت
فصیح ہے۔

طبیعت اچھا (یا) اچھا کرنا۔
طبیعت ہٹ جانا۔ بدداشتہ خاطر ہونا۔ اردو
غیر فصیح راک۔

اکٹائے ہوئے ہیں ترے کوچے سے بھی اب ہم
کیا خاک لگے گی جو طبیعت ہی اچھا جائے جلال
طبیعت اچھا۔ طبیعت کا جو شہ پر آنا
طبیعت میں اٹل پیدا ہونا۔ اردو صرفہ ترک
جب اچھلتی ہو طبیعت بہر مضمون بلند
ظاہر سید رہے آبلے میں شہ پر آتھ میں
طبیعت اچھی ہونا۔ طبیعت میں اچھی
ہونا مزاج میں کشمکش ہونا۔ اردو صرفہ فصیح
راک۔

محلی صرفہ۔ تمہارے پانچوں بھائیوں میں مجھ

طبیعت آزمانا

تمہارا چھوٹا بھائی پسند ہے۔ ماشاء اللہ اس کی
طبیعت گھر گھر سے اچھی ہو۔
طبیعت اچھی ہونا۔ ملاکت دل ہونا
بیاری دھڑ ہونا مرض جانا رہنا بارہو میری
فصیح راک۔

محلی صرفہ۔ ایسے بھی کہاں تھے۔ تر تو بہت
کے ہی دکھائی دیے۔ دہے بہت ہو گئے ہو طبیعت
تو اچھی ہو۔ کیا کچھ بیمار تھے؟
قولہ فیصلہ۔ سلبی معنوں میں بھی بکثرت مستعمل ہے۔
جیسے تم جاؤ۔ میں نہیں جاؤں گا۔ جب ایک دفعہ
کہہ دیا کہ طبیعت اچھی نہیں ہو۔ تو بار بار اصرار
کیوں کرتے ہو؟

طبیعت اعتدال پر آنا۔ طبیعت کا
اپنی اصل حالت پر آ جانا۔ اردو صرفہ فصیح راک۔
محلی صرفہ۔ تم نے اتنا ہیہ کیا تو اب نہ انداز
کر کہ طبیعت اعتدال پر آؤ ہو۔

طبیعت اک سو ہونا۔ مطمئن ہونا۔
(فقہ) جب تک خیریت نہیں معلوم ہوتی طبیعت اک
نہیں ہوتی۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ نصحاے کہتے آگے۔ اس کے جگہ
کی سو بولتے ہیں۔ اک سو عوام اور جاہلوں
کی زبان ہو۔ طبیعت کی سو ہونا کا مفہوم ہو
اطمینان قلب حاصل ہونا خاطر جمع ہونا۔
طبیعت اکھڑنا۔ دل اپنا نہ لگنا۔
ہونا۔ اردو صرفہ عوام اور دونوں کی زبان۔

اکھڑی باتوں سے اکھڑتی ہو طبیعت اپنی
مہربان تم میں کبھی ایسی حالت تو نہ آتی
طبیعت الٹ پٹ ہونا۔
جی مثلاً۔ طبیعت کا بیجاں میں پڑنا۔ اردو صرفہ

عورتوں کی زبان۔
محلی صرفہ۔ آج ایک مہتر کو چہ تے چاروں
کے ساتھ او بھڑی کھاتے جو دیکھا تو طبیعت الٹ
پٹ ہو گئی۔

طبیعت الٹ جانا۔ مزاج میں بدل
ہونا۔ دماغ میں خلل ہو جانا۔ اردو صرفہ دلی
کی زبان۔

کہتے ہیں لوگ تیرا طبیعت الٹ گئی
یہ جانتے نہیں میری قسم الٹ گئی
طبیعت الٹ جانا۔ دل پریشان ہونا۔
گھبراہٹ ہونا۔ اردو صرفہ فصیح راک۔

کھاتے ہیں تم داغ طبیعت پر اچھتی
اچھے کسی تیار سے مکار سے اچھے
طبیعت اوپ جانا۔ طبیعت اکتا ہونا۔
اردو صرفہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلی صرفہ۔ ہمسائی تیرے سے اپنی لڑکی
کا طلاق کا ذکر کر رہی ہو سنتے سنتے طبیعت
اوپ گئی۔

طبیعت ایک لنگ پر نہ رہنا۔ ایک
حال پر طبیعت کا قائم نہ رہنا۔ اردو صرفہ فصیح راک۔
محلی صرفہ۔ تم لوگوں کے مزاج میں کس قدر کا
تفاوت ہو۔ ایک لنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں۔
(سیر کبار)

طبیعت آزمانا۔ فکر شرع سے کرنا۔ اعتدال
تقین الاستعمال۔

محلی صرفہ۔ خسرو کا حکم ہوا کہ تمہارے نظامی پر
سب سے طبیعت آزمائے ہیں تم بھی فکر کی رسائی دکنڈ
(دربار اکبر)

قولہ فیصلہ۔ زیادہ تر میں محل پر طبع آزمائی ہو گئی

طبیعت آشنا ہونا

۴۰۱

طبیعت شناس ہونا

طبیعت آشنا ہونا۔ میل کھانا۔
 رغبت ہونا، مانگ ہونا۔ اردو صرف فصیح اسج
 بے تمیزوں سے طبیعت آشنا ہوتی ہیں۔
 چاہنے والوں میں محبوب شوقاں کا بھر
 طبیعت آنا، کسی سے عشق ہونا، کسی
 پر دل آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
 زندگی کے جو امانتے تو خوار ہوتا ہے۔
 سچ بتائے تری کس پر طبیعت کی آواز
 قولہ فیصلہ :- اس محل پر دل آنا زیادہ
 مستعمل ہے جو اور فصیح بھی۔
 طبیعت آنا :- رجحان ہونا، متوجہ ہونا
 میلان طبع ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
 قولہ فیصلہ :- اس کا استعمال دو صورتوں سے
 ہوتا ہے :- طبیعت ادھر آنا :- طبیعت اس
 طرف آنا۔ اشارت میں بھی بولتے ہیں اور نفس
 میں بھی۔

اس طرف جو طبیعت آئی ہے (فریب عشق)
 (آنا) جس میں کیا آپ کے سائے ہو (فریب عشق)
 جاتا ہوں خواب طاعت زہد
 (دنا) طبیعت ادھر نہیں آتی غالب
 ایسے محل پر زیادہ تر غالب کا مندرجہ بالا شعر
 دیکھ کر ضرب الفل بولا جاتا ہے۔
 طبیعت باغ و بہار ہونا۔ دل خوش
 ہونا۔ طبیعت کا فرح مانگ ہونا۔ اردو صرف
 فصیح راج
 خوش فوٹیوں میں طبیعت حق بڑی باغ و بہار
 ہونکا لاہور جس کا اچھی گلزار کا خط جان
 طبیعت باغ ہونا۔ طبیعت میں کچھ
 ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شناوت کی ضرورت کیا فصیح کی ہر حاجت کیا
 طبیعت ہو جو بانگ شہر بانگ ہو ہی برہا کر جلیں
 طبیعت کچھ جانا، اسنگ جاتی رہتا۔
 اردو صرف فصیح راج
 طبیعت کچھ گئی ہو جاہ چھٹ کر مرنے والے جس
 دل مردہ چراغ کشتہ ہو گور غریباں کا جاہ
 طبیعت کمال رکھنا طبیعت خوش رکھنا
 طبیعت ٹیک رکھنا۔ اردو صرف فصیح راج
 محلے صرف :- میری دعا کی ایک خوراک چوبیس
 گھنٹہ طبیعت کمال رکھتی ہو۔
 طبیعت کمال رہنا :- (لازم ہوں
 خوش رہنا، مزاج میں شگفتگی رہنا۔ اردو صرف
 فصیح راج
 محلے صرف :- مسیح کی شہزی ہوا کھا کر طبیعت
 تمام دن کمال رہا کرے گی۔ (نباتات لغت)
 طبیعت کمال ہونا، طبیعت کا خوش ہونا
 اردو صرف فصیح راج

تم برطرہ ہوا اور خاک مسک ہو
 نام خدا ہوا آج طبیعت کمال کیا
 طبیعت کمال ہونا :- مرض عافیت
 ہونا، طبیعت کا دوبارہ اصلاح ہونا۔ اردو صرف
 فصیح راج
 محلے صرف :- بد سہم خبر کی کہ طبیعت کمال
 ہو اور اس وقت ذرا صنعت نہ رہا ہو (بازار بکری)
 طبیعت بدلنا :- مزاج میں تبدیلی ہونا۔
 اردو صرف فصیح راج

نہیں راہ وفا میں کچھ قیام ان کی طبیعت کو
 یہاں بدل دیں وہاں بدل دیں ان بدل یاں بدل دیں
 قولہ فیصلہ :- اس کی تیز صورت طبیعت بدل جاتا

میں راج ہو۔
 قوت سے صنعت قہر سے رحمت بدل گئی
 قبضہ کو دیکھتے ہیں طبیعت بدل گئی
 طبیعت برہم ہونا، رخصت آنا، راج
 برہم ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
 برہم نہ اس قدر ہو طبیعت حضور کی
 چلیے ہوا قصور جو تعریف حور کی انجمن
 طبیعت برہم ہونا بد طبیعت ہونا طبیعت
 میں خرابی ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
 قسمت بری ہی پر طبیعت بری نہیں
 ہو شکر کی جگہ کو شکایت نہیں کچھ غالب
 طبیعت بڑھی ہونا :- طبیعت میں جولانی
 ہونا۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے
 طبیعت لہجہ :- (باضافت) رک بدل
 طبیعت وہ طبیعت جس میں دوا کی نہ آتی ہو۔
 فاسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 کیا چیز ہو بابت رنگیں میں شرح شوق
 خط کا طرز طبیعت لہجہ اگر کھلے
 طبیعت شناس رہنا :- دل خوش رہنا
 مزاج میں شگفتگی رہنا۔ اردو صرف فصیح راج
 محلے صرف :- یہ کیا کریشاں پچھا کر اب کی دنیا
 لڑتے نہت گار ہر وقت موجود۔ ان کے عوض
 چودہ پودہ بندہ پندرہ برس کی تیرہ سو فیس ہوا
 قورون کو باریدگی ہوا وہ طبیعت ہر دم شناس
 رہے۔ (سیر مسامر)

طبیعت شناس ہونا :- دل کو سرور ہونا
 طبیعت کی فرحت ہونا۔ اردو صرف فصیح راج
 محلے صرف :- دھماکوں اور خون اور جوار

۱۔ شہزادہ کا دل بھی اور یہ بے تکلف سرگموں
ہوئے کچھ اداس اور بے فکر کالوں کشا خوب گہرے
آلہ نق اور شہزادیت و شہزادگی
کے لیے یہ سب سہولتیں

[illegible]

و نہایت گویا و آراستہ و تسلیم و
دلخواہ و دلچسپ و دلجو و
دلخواہ و دلچسپ و دلجو و

[illegible]

دینے میں جو دلائل تو کتابوں میں
میں تو بنے ہرگز نہ ہر طبیعت میں
طبیعت بیماری میں ہر طبیعت میں
نہ ہر طبیعت میں ہر طبیعت میں

محکمہ صحت :- پرنسپل کی وجہ سے طبیعت
کچھ جاسد ہو گئی ہو۔
طبیعت بھانگنا۔

محلہ ضربہ کھانا تیار ہوا۔ نوکر نے اپنے ہاتھ
رکھا۔ مگر کھانا کوٹا یہ یہ شیعیت تو اس کی ہڈی

طبیعت بھرا آنا۔ دل تم گیس ہوا۔ روئے
تو دل پہ نہ۔ اسے دھرتی قریب بہتہ لگے
نگاہ تے ہوئے میدان کے ستارے میں جوش
آپ ہی آپ طبیعت می جبر آئی کہ دریا آباد
قد لے نعلیہ : اب : نور کے اس محل پر دل جڑا
ہوئے ہیں۔

طبیعییت کی ہر چیز انسانی کس کے لئے زبان
ہوتا ہے امتیاز کی ہر چیز کو اپنے کی خواہش پہنچاؤ
اردو شہر کا نام ہے۔

نہ امانت دار، نہ سزا دیکھ کر کیا ہو۔
 کہ اس شخص کی طبیعت جو بھونک
 طبیعت کی طرح تازہ دل بھر جان، طبیعت
 میر پر جاننا، اس نے یہ یا شخص سے دل چاہا
 ہو جائے اس دوسرے، تکیا انا ستمال۔

نبیؐ کوئی دن میں پھر جائے گی
چڑھیں ہو یہ ندی آتر جائے علی
قول فصیلے :- ابا اس میں پر زیادہ تر قول
جہ جانا بولتے ہیں۔

ملفوظات بہارِ اسلام در مستند سیر و سفر
سے اپنے ایک سر کے دل کو خوش کرنے کی کوشش
کیا، دس باتیں یا ایسا کام کیا جس سے مایوس
دل نہ کیے پاسے اور دوسرے نصیبیہ راجح

محفلِ صوفیہ :- وق کے مہربان کے لیے جہاں اور
سب اہلِ ایمان نے یہ دیا وہاں یہ پوری ضروری
ہو کہ ہر وقت اس کے دل کو خوش رکھا جائے۔
کوئی دوسرا ایسا خود لیں اپنے طبیعت کو سبوتا

نول فیصلہ۔ یہ کہ ہم نے جو چیزیں لکھیں ہیں
مسلماً ان ہی فیصلوں پر مبنی ہے۔

کہ جو یہاں تھنوں طبعیت پر آگئی
 اتنی ہی زندگی ہیں اسے فتنہ کھڑی
 طبعیت بے چین کرنا۔ اول طبعیت
 پیدا ہونا، ترپاؤ تیار اور دوسرے بیج زائی
 محاذ پر ہے نہ فتنہ۔ یا نہیں بھنی صورت تو
 دکھانہ نہ اے لپہہ ہاں نہ تڑپ تو طبعیت
 بے چین کر دی۔ (سیر کو پارہ نمبر ۲۱۶)

طبیعت ہے قابو ہونا، طبیعت قابو نہ رہنا، دل پر اختیار نہ رہنا۔ اردو میں
فصیح، راجح

۱۔ ریاض کا برسر ہے قلاب طبیعت جو ہر جان میں
طبیعت کے لطافت زہن ہمارے جی پر مزہ ناز
طبیعت کا وہ پنی اصل حالت پر غور ہمارا مزاج
اسا زہن ہمارا اور دوسرے فطرت ہمارا

شانہ صرف برائے کھنوں نے جو دنیا یا یہاں طلبہ
نے طلبہ رتبہ میں پہاڑ پیدا کیا تھا۔ ڈاکٹر
کے حکام سے تین مہینے پہلے پہاڑ پر بارش آچکی تھی
میں دھند رہت ہوں۔ (سیر کہار)

طبیعت کے لئے لطف ہو نا۔ جی جڑ ہونا۔
طبیعت کا اپنی اصل حالت پر نہ رہنا۔ اردو میں
فطریہ اور اس کے۔

محلہ سے رہے۔ جبکہ شکار کے آئے ہوں طبیعت
بہت ہی لطیف ہو۔ (ظفر جوئیہ بابا)
تو انہی قبیلہ کے باشندے کہ چیر جوہارت میں داخل
ہو گئے ہوا وہ وقت پر نالے جب بھی یہ محاورہ

استعمال کرتے ہیں۔ "سب سے" کیا کوئی بات میں اس قدر
ایک بونڈ کی نہیں اور نہ آپ کو حضور مرزا چکھاتے
اس وقت طبیعت بہ لطف ہے۔ سندھ ہر روز
مرزا کا عادی ہے۔ (رفیق ان کے آگے)

طبیعت کے مزہ ہونا

طبیعت پر گراں گزراں

طبیعت کے مزہ ہونا۔ طبیعت کے مزہ ہونا، مزاج درست نہ ہونا۔ اردو صرف فصیح و راسخ۔

محلے میں۔ جب تک کہ بچے ہی تھے، وہ صاحب زمانہ ملو اذمت۔

مع۔ بہت سی چیزیں خوب تر تھیں۔ دیکھو۔ دیکھو جانتا ہے۔ وقت طبیعت کے مزہ ہونے کو تو سیر دیکھتے۔ (سیر کہنا)

طبیعت پانی ہونا۔ طبیعت میں دانی ہونا۔ اردو۔ نہ سزاگ۔

طبیعت کے دل کے لیے۔ ہر ملک میں پانی یہاں ملے گا۔ پانی کے لیے۔ ہر ملک میں پانی یہاں ملے گا۔ طبیعت پر اکتفا نہ نہ ہونا۔ دل پر قابو نہ ہونا۔ طبیعت کے لیے نہ ہونا۔ اردو صرف فصیح و راسخ۔

جو انہی کے لیے طبیعت پر۔ یہ میں پہ آں آئے۔ استیلائی پر۔

طبیعت پر آنا۔ دل میں آنا۔ دیاں میں آنا۔ حق چاہنا۔ اردو صرف، متروک۔

اگر آئے۔ کچھ طبیعت پر۔ شوق لکھی۔

طبیعت پر بار ہونا۔ دل کا قبول نہ کرنا۔ کسی ملک برداشت نہ کرنا۔ اردو صرف فصیح و راسخ۔

خود دار طبیعت پر۔ بار ہونا۔

طبیعت پر جو چیزیں ہونا۔ اردو صرف فصیح و راسخ۔

طبیعت پر جو چیزیں ہونا۔ اردو صرف فصیح و راسخ۔

قولہ فیصلہ۔ اب تک میں اس پر ہونا۔ اردو صرف فصیح و راسخ۔

طبیعت پر جس پر کرنا۔ دل کو نہ بدست کسی کام پر آمادہ کرنا۔ طوٹا کرنا۔ کون کام کرنا۔ اردو صرف فصیح و راسخ۔

محلے میں۔ اکثر لوگوں سے پوچھا کہ کبھی سنا ہے۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

قولہ فیصلہ۔ اب اس محل پر چھینا۔ زیادہ راسخ ہو۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

طبیعت پر چھینا۔ دل و دماغ پر کسی کے قصورات کا نہ لے ہونا۔ اردو صرف قابل الاستعمال۔

کے ساتھ) ناگوار خاطر ہوتا۔ اردو صرف فصیح راغ
محلے صرف وہ میں جو ان کو اس حرکت سے باز
کھینک کر کشش کرتا ہوں تو ان کے ہرے سے
نہا ہر ہونا کہ یہ بات طبیعت پر گرائی کر رہے
ہو۔ تو رگہ خراب ہو جاتے ہیں مگر منہ سے کچھ
نہیں کہتے۔

طبیعت پر گرائی آنا نہ اکتانہ
ناگوار ہونا۔ اردو صرف فصیح راغ۔

تاثر سے ناب کیا روت فرما ہو۔
کہ اس نے طبیعت پر گرائی نہیں آتی
قولہ فیصلہ: انہیں معنی میں طبیعت پر گرائی
ہونا بھی بولتے ہیں۔

طبیعت پر نشان کرنا: (مستوی)
دل میں فکر و اندیشہ پیدا کرنا، انہیں میں دل
اردو صرف فصیح راغ۔

یادداشت یا سائنس دل کو سودا سا ہوا
بڑے سنبھلنے طبیعت کا پریشان ہونا
قولہ فیصلہ: اس کا لازم طبیعت پر نشان ہونا
بھی فصیح و راغ ہوتا جیسے۔

چٹن۔ آج کچھ طبیعت پر نشان سے ہو۔ دانش
اعلم کیا سبب ہو پریشان کا باعث کیا ہو
یہ کچھ میں نہیں آتا۔

مباہسی۔ اسے دشمنوں کی طبیعت پر نشان ہوسہ
دفعہ نصیب ہو موزوں کے واسطے
دنیا میں کوئی ہونہ پریشان ہونا (میں کس سام)
طبیعت پر چاٹنا۔ مزاج چاٹنا، زور
حاکم کسی کے غارتگی طبیعت سے واقع ہونا۔
اردو صرف فصیح راغ۔

محلے صرف وہ۔ وہ طبیب کامل کی طرح ہر مضمون

کی طبیعت کو چپاتے تھے کہ کون سا ہو کہ سادگی
میں رنگ سے جاسے گا اور کون سا عجیبی میں۔
(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قولہ فیصلہ: اس کا ایک مضمون ہو کسی کی عادت
اور طور طریق سے واقع ہونا، مزاج پر چاٹنا
جیسے۔ اس نے آپ کی طبیعت اچھی طرح چپا کر لی
ہو۔ آپ کچھ غلات مزاج بات نہ کروں گا یہ
سلی معنی میں ہیں اس کا استغوال ہو جیسے آپ
ابھی میری طبیعت نہیں پہچانے ہو ورنہ ایسی
بات کہہ سے نہ کرتے۔

طبیعت پر نشان کرنا: نفرت ہونا، جواک نا
دل نہ چپانا۔ اردو صرف فصیح راغ۔

گوار انہیں دل کی شرکت بھی ہم کو
محبت میں یاں تک طبیعت پر ہو۔
قولہ فیصلہ: اس کی تکیں صورت طبیعت
پھر بانا بھی مستقل ہو۔

پھر گئے آپ کی دورن طبیعت کیسی
یہ دنیا کیسی حق صاحب پھر وہ کیسی
بصیرت جمع طبیعتیں پھر ناہیں راغ ہو۔

رو کر ہم ان تین میں کرنا کیا کہ بعضی
بڑے طبیعتیں تو گرو غار کی پھر
طبیعت پر نشان کرنا طبیعت کا مان ہونا

ذریعہ ہونا۔ اردو صرف فصیح راغ۔
کے یہ بار پڑتی، طبیعت اپنی
کبھی ابد، سہنے بیٹے کبھی شانے پر
طبیعت چمکی ہونا، یاد ہونا، زور ہونا
تو اسے فیصلہ نہ اہل گنہ نہیں بولتے۔

طبیعت چمکی ہونا، اسٹیل باقی ہونا
حوصلہ باقی نہ رہا۔ اردو صرف فصیح راغ۔

غم کے ہاتھوں سے ہو گئی چمکی
جان صاحب کی معنی طبیعت شوق
جان صاحب

طبیعت تلے اور ہونا: جہاں ستانا،
طبیعت کا مالش کرنا، اردو صرف فصیح راغ۔

نہل صرف وہ جیسے آم کھاتے ہیں پیٹ پیسے
اوٹ رہا ہو طبیعت تلے اور پھر ہی ہو۔
طبیعت تیز ہونا۔ مزاج میں شوق ہونا
طبیعت میں چولانی ہونا۔ اردو صرف فصیح راغ
اصل ہونے میں دم میں تیز اس کو کیا ہے
نہل سے کہیں بڑھ کر طبیعت ہو تیز

طبیعت چٹن: جونا طبیعت میں چولانی ہو، اردو صرف
حریم سے طبیعت جو یہ طش ہونے کو
(اردو صرف)

آواز ہو، ناگوار ہونا ہو
طبیعت چٹن: جانا ناگوار ہونا، ناگوار ہونا
انہا انہا ہو، اردو صرف فصیح راغ۔

تیب سوئے خیمہ شبیر نظر جاتے ہو
کہ طبیعت دل مضطرب کی طرف جاتے ہو
شوق

قولہ فیصلہ: اس کا ایک مضمون ہو
انصاف طب جلد ہوا سے کسی زبان
بالیں پر تم جو اسے طبیعت چٹن کی

طبیعت ٹھکانے کر دینا: (مستوی)
مرقت کر دینا، مار پیٹ کے سیدھا کر دینا۔
اردو صرف فصیح راغ۔

محلے صرف وہ بہت تیز نہ دیکھا اور نہ بھی
طبیعت ٹھکانے کر دینا گا۔

قولہ فیصلہ: اس کا لازم طبیعت ٹھکانے
ہونا ناہیں رہا ہونا پر ہو۔ جیسے اتنا مار دینا
کہ طبیعت ٹھکانے ہو جائے گی۔ یہیں برابر سے جو
دینا ہو مردود کہیں کا۔

طبیعت ٹھکانے ہونا

طبیعت ٹھکانے ہونا، خاطر جمع ہو
طبیعت میں کیوں آنا۔ اردو صرف عوام
کی زبان۔

محلہ صفت: میان بیچ الزام صاحبیت
بھلائے۔ تھان کی کہ اس شاعر کی کسی وقت
جب طبیعت ٹھکانے ہوگی، خوب دل کھول کر سوجھ
کریں گے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل: سب سے معنوں میں طبیعت ٹھکانے نہ
ہونا بھی بھلے ہیں۔

فراق یار میں سنے سے کہوں کچھ کچھ لگتا ہے قدر
طبیعت ہی ٹھکانے ہونے دل ہی اپنا کیوں کر ابلوای
طبیعت ٹھیک کرنا۔ (ظفر انیسویں)
سے محل پر بڑے ہونے مزاج کو مار پیٹ کے یا
ڈالنے ڈپٹ کے یا اور کسی سخت عمل سے درست
کر دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلہ صفت: بہ ابرشہ چھوڑا ہوا، اگر کسی نے
اپنی تواریخ مار کے طبیعت ٹھیک کر دے گا۔
طبیعت ٹھیک ہونا: مزاج کا صحیح ہونا
مرمن کا دور ہونا، طبیعت درست ہونا۔ اردو
غیر فصیح، راج۔

محلہ صفت: دو مہینے مسلسل بیمار میں مبتلا
جب ڈاکٹر رخصتی حسین کا علاج شروع کیا تو
اب طبیعت ٹھیک ہو۔

طبیعت ٹھکانا: دوسری طبیعت وہ حالت
ہو، مزاج نہ جائے وہ ماحول میں مزاج کی
کثرت پیدا ہو جائے۔ عربی الفاظ فارسی کی
موت، نیکر یا نہ طبع کی زبان۔

محلہ صفت: جب کوئی عادت اپنی آخری منزل
تک پہنچ کے، ال ہو جاتی ہو تو اس کا طبیعت ٹھکانا

طبیعت چڑچڑی ہونا

ہو جاتا ہو۔

طبیعت چلنا: دل چلنا، نفرت ہونا۔
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

میں جہنم میں جلوں یا نہ جلان ان کو کیا
واظوں سے ہیں طبیعت کی کیا جلتی ہو

طبیعت چمنا: دل لگنا، ذہن کی ہر ہر
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہیں تبتق نہیں اپنی طبیعت
خیال چار سو ہو اور میں ہوں

طبیعت جوان ہونا: طبیعت میں وہ
بہا ہونا، (نور افغان)

قول فیصل: کتنوں میں محاورہ قلیل الاستعمال
اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ میں جوانوں کی سب سے

ہونا، جیسے "نوجوان ولی ہمد طبیعت کے
بادشاہ تھے۔" اور یہ بھی جوان احمد الہ کی

طبیعت بھی جوان ہے (دیرالذوق مرتبہ آزاد)
طبیعت جوان ہونا یعنی طبیعت میں زور و جہرا

ہونا کی جگہ اہل کھنڈل جان ہونا بولتے ہیں
طبیعت جوش میں آنا: طبیعت میں

جولانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
پھر آتش جوش میں طبیعت اختر

اذا دم فکر بحر جودت (دریائے عشق)
طبیعت جوش میں آنا: طبیعت میں

بہت جولانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
یہاں جوش میں آتی ہرگز زبان

جدا استدال سے نہیں بڑھ جاتی۔ (دربار اکبر)
طبیعت ٹھیک کر دینا: (مستوی)

دماغ پر دبا کر دینا۔ اردو صرف عوام کی
محلہ صفت: تمہاری بلاوجہ کی جگہ کہنے طبیعت

جھک کر دی۔ الہی مانتی ہو نہ سیدھی۔

قول فیصل: اس کا اردو طبیعت جھک چنان
(دماغ پریشان ہو جانا، میں بولتے ہیں۔ جیسے
آج پورا دن تو کروں کا مساکر کے عمر راہیت
جھک ہو گئی۔

طبیعت چاق ہو جانا: مزاج درست
ہو جانا، طبیعت میں پستی آنا۔ اردو صرف،
فصیح، راج۔

محلہ صفت: سچ سے (تدیاؤں ٹپٹپٹ
جائے پیتے ہی طبیعت چاق ہو گئی۔

طبیعت چالاک ہونا: طبیعت کا تیز
ہونا۔ اردو صرف۔

رسوا سے ہر گز ہوسے اولاد کی تم تمام
بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے (نور افغان)

قول فیصل: راج۔ طبیعتوں دینا کہ چالاک
نہم لیا ہم جس کا نہیں واسطہ نہیں زچالاک

ہونا یا ہونا ہر طبیعت چالاک ہونا اپنی
حرف کا، ایک مل فذہ ہو۔ کتنوں کو تو

طبیعت میا ہوتا: خواہش ہونا،
دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محلہ صفت: اس تون کے صدقے۔ پہلے
آرام کو طبیعت چاہی، پھر گھوڑے کی سواری

کا حکم دیا۔ پھر گاڑی تیار ہوئی۔ اور اینگ
پر جا کے لیٹے تو گویا گھوڑے سے سچ کے سہارے

(سیر کہسار)
طبیعت چڑچڑی ہونا: بات بات

پر غصہ آنا۔ بیاد سے اسٹنے کے بعد راج
ایسا ہو جانا کہ بات بات پر غصہ اور روٹا

آئے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

طبیعت چلنا

ب

طبیعت وقت پسند ہونا

محل صرف :۔ الجہ بچہ ہر سیادی بخار سے
اٹھا ہر طبیعت چڑچڑی ہو رہی ہو اس کی
ایاتوں کا برا ماننا بیکار ہو۔

طبیعت چلنا :۔ طبیعت میں روانی پیدا
ہونا۔ اردو صرف :۔ فصیح :۔ راج۔

محل صرف :۔ شاعر کی طبیعت کا کیا بل تو چل
شور پر خوش نکلتے چلے آتے ہیں۔

طبیعت چلنا :۔ طبیعت میں کسی چیز کی
خوابش پیدا ہونا۔ اردو صرف :۔ قلیل استعمال

گر طبیعت میں چلتی ہو سچا چلتی ہو شہر
دیکھ کر بخل مزاج اور اپنی ہو

طبیعت خوشحال ہونا :۔ دولت کی
افتخار اور شہسوار دو۔ ہونا طبیعت میں

تازگی آنا۔ اردو صرف :۔ غیر فصیح :۔ راج۔

محل صرف :۔ لڑکا آٹھ دن سے بیمار تھا
مضمحل پڑا رہتا تھا۔ خدا خدا کر کے بخار

اترا ہو تو کچھ طبیعت پر چل پڑی ہو۔

طبیعت حاضر ہونا :۔ طبیعت کا
کسی کام کی طرف پورے طور سے مائل ہونا

اردو صرف :۔ فصیح :۔ راج۔

کیا طبیعت میں حاضر ہو خدا ناظر ہو
شکل مذہب پر تصور میں مرے خاطر ہو شوق

قولہ فیصلے :۔ یہی معنوں میں بطور تمام
ہی بولتے ہیں جیسے پاس سے جھٹک کر کایک

قال ہوا میں اپنے ہوش و حواس سے چوکی
ہوں۔ میرا مشرق نظر سے غائب ہو تو طبیعت

اردو صرف :۔ فصیح :۔ راج۔

محل صرف :۔ یہ مضمون میں کا حصہ تھا۔
حاصل زمین ایک اٹھ۔ کیا خدا کی طبیعت

پائی ہو۔ وائے کین ذہن کی رسائی ہو
طبیعت خفا کرنا :۔ آذر وہ دل

کرنا رنجیدہ کرنا۔ اردو صرف :۔ متروک۔
چمن کی سیر سے نفرت ہمارے دل کو رہتی ہو

طبیعت کو خفا کرتی ہو صحبت خار کی گلے آتی
طبیعت خلاف ہونا :۔ طبیعت میں

ہونا۔ اردو صرف :۔ فصیح :۔ راج۔

بہن کو اس بات کی طبیعت پر زمانے سے غلام
صبح پوشاک سے ہو تو سر شام سفید

طبیعت خوش ہونا (یا) ہو جانا :۔
دل باغ باغ ہو جانا کسی کی دل خوش کن ہونا

سن کے دل کو خوش حاصل ہونا۔ اردو صرف :۔
فصیح :۔ راج۔

محل صرف :۔ شباش غم شباش۔ اس وقت
طبیعت بہت ہی خوش ہو گئی۔ بے شک تم کے

تھارہ باب دادانک حلال۔ (فسانہ آزاد)
قولہ فیصلے :۔ طنز بھی اس کا استعمال ہو

جو حوام کا زبان ہو میرے مشادی میں ہر ایک
اردو سے تھے سب سے لے کر پٹ دیا طبیعت

خوش ہو گئی۔

طبیعت خوگر ہونا :۔ مزاج عاری
ہونا۔ کوئی بات عادت میں داخل ہونا۔ اردو صرف :۔

فصیح :۔ راج۔

اردو صرف :۔ غیر فصیح :۔ راج۔

آپ سا آدمی طبیعت دار
دل لگی ہو جسے نہ آئے قرار

طبیعت دار :۔ ذہن، طبع، حاضر دان
اردو صرف :۔ غیر فصیح :۔ راج۔

محل صرف :۔ دار و دار صاحب کی طبیعت اور
آدمی تھے اہل حق نے اس وقت پوریاں

اور یوں کے تانے میں اس کو دردیف
ہو۔ کچھ شعر سوزوں کیے اور سنائے۔ (سیما)

قولہ فیصلے :۔ طبیعت دار :۔ شالوں
سے سعادت ظاہر ہو کر یہ ترکیب زیادہ تو

لفظ آدمی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ تنہا
لہذا آدمی کے بغیر اس کا استعمال نہیں ہو

ذیل کے شعر میں تنہا استعمال کی گئی ہو چکی
ایک طرح کا نیا پن محسوس ہوتا ہو اور یہی

نیا پن شعر کی بیان ہو۔

دخل کامل سب نول میں تو روان کمال
کیون نہ ہو قربان دل ایسے طبیعت دار کے

طبیعت دار کی :۔ طبعی، فطرت
ہو شکاری، ہوش منوی۔ اردو صرف :۔ غیر فصیح :۔

راج۔

محل صرف :۔ حضرت وزیر جنگ کی طبیعت دار
کے مروت کے دار سلطنت میں بیٹھے ہی بیٹھے اس

قلعے کی فکر کہ روی اس میں ہم جاتے تو نکالنا
مشکل تھا۔ (فسانہ آزاد)

طبیعت وقت پسند ہونا :۔ طبیعت کو
مشکل سے مشکل کاموں کے سر انجام دینے کی

عادت ہونا مشکل سے کوئی چیز پسند خاطر ہونا۔
اردو صرف :۔ فصیح :۔ راج۔

جو کسی شے ہوں تو خوش آئیں بقیں میر
 کتنی طبیعت آپ کی وقت پسند ہو
 طبیعت ڈالوان ڈول ہونا: نیت
 میں فتور ہونا۔ (زفرنگ اثر)
 قولہ فیصلہ: اس میں پرزیدہ تر زبانوں پر
 "نیت ڈالوان ڈول ہونا" ہو۔
 طبیعت اغلب ہونا: میلان طبع ہونا۔ اردو صرت
 فصیح: راجا۔
 محلہ مشرق: اتنا ضمیر ہوا کہ جس کی طبیعت اس کی طرف
 راغب ہو گئی تھی۔ (رسالہ تنویر الشرق)
 طبیعت جوع ہونا: میلان طبع ہونا۔ اردو صرت
 فصیح: راجا۔
 محلہ مشرق: فیم اگر اس کو اختیار کرتے بالفور طبع نادبلی ہیں
 پھر ہوتا۔ جنبہ خیالی اور اختراع کا مادہ بھی اگر ہوتا تو ایسی
 شے کی طرف طبیعت کی جھلک ہوتی۔ (رسالہ مشرق)
 طبیعت رکش: طبیعت کا کسی شے کا ہوتے ہوئے
 سے باز رہنا۔ کسی کام میں چپکے ہٹ ہونا۔ اردو
 دلیل: استعمال۔
 رکشا داں: جو طبیعت بدگمانی سے محبت کی
 جیسے میں گل سے کھٹکا ہوں میں قرب غار پر کیا آؤں
 طبیعت زندہ ہونا: طبیعت متحرک
 ہونا۔ مزاج افسردہ ہونا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 آقا کی تشکی سے طبیعت زندہ ہونا: ہوش
 نایاب چوٹیاں تھیں۔ اس پر گندہ ہونا: عشق
 قول فیصلہ: یہ ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ اس کے
 استعمال کی تین صورتیں ہیں: ۱۔ طبیعت زندہ ہونا
 ۲۔ طبیعت زندہ ہونا: ہونا: طبیعت زندہ ہونا
 زندہ ہونا۔
 ج زندہ ہونا: طبیعت خوشگوار ہونا: آؤں

۱۔ کچھ طبیعت زندہ ہونا: ہوش ہونا
 طبیعت رنگ پر آنا: ہونا: دل کو
 لذت حاصل ہونا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 ۲۔ رنگ پر آئی: طبع: میری
 قول فیصلہ: اس کا ایک قسم: طبیعت میں رنگ پیدا ہونا
 ۳۔ رنگ کے کھلنے: نیت
 طبیعت ہوا رنگ پر آ گئی: نیت
 طبیعت زوال ہونا: شریک میں
 یہاں ہونا: طبیعت میں تیزی ہونا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 ۴۔ شل دریا ہونا: طبیعت ہونا: شریک
 طبیعت رکش ہونا: طبیعت
 ۵۔ میلان پر آنا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 طبع کی زبان۔
 طبیعت بھی کچھ ہوتا ہے: براہ (الفرقہ ۱۰۷)
 طبیعت روشن ہونا: طبیعت دل
 ہونا: ذہن کو کھلنے سے مضمون ہونا: طبیعت
 تیز ہونا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 طبیعت جو کہ روشن ہونا: طبیعت
 ہوا فانیوں میں صراحت: نو شمع مضمون کا شریک
 طبیعت روکنا: طبیعت کو تیز نہ لگانا
 سے باز رکھنا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 ۶۔ بانیہ صفت قدیم میں مضمون بلند
 ہم طبیعت کو دم فکر سخن کیا رہیں سب
 طبیعت روکے نہ رکنا: ہونا: دل کا
 کسی طرح نہ ماننا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 محلہ صرت: میں جانتا ہوں کہ میرا کام آتا ہے
 اگر وہ ہوتا ہو۔ مگر کیا کروں طبیعت کے مجبور
 ہوں یہ روکے نہیں رکھتی۔
 طبیعت کست ہونا: ہونا: ہونا: ہونا

۱۔ آدرا ہونا: ہونا: کی گرائی یا وقت پسند ہونا
 کھانا کھانے یا اور کسی وجہ سے طبیعت میں
 اتاری چن سوں ہونا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 ۲۔ ہونا: نواب صاحب نے آج کھانا دیا
 کی یا۔ اس سبب سے ڈرا طبیعت کست
 ۳۔ حکم ہو کہ ہم کو ہرگز ہرگز نہ چکاؤں
 (سیر کھانا)
 طبیعت کچھ ہونا: ہونا: ہونا: ہونا
 محانت ہونا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 ۴۔ صرف ہونا: ہونا: ہونا: ہونا
 تم میں سے لوگ تو تمہارا ساری انجمنیں وہ ہونا: ہونا
 اور سارا معاملہ جلد سے جلد طے ہو جائے گا
 طبیعت سنبھالنا: ہونا: ہونا: ہونا
 لینا، ضبط کرنا۔ اردو صرت فصیح: راجا
 ۵۔ ہونا: ہونا: ہونا: ہونا
 تھیں کہ خیر ہو جبکہ طبیعت کو سنبھالیں
 قولہ فیصلہ: اس کی بھی صورت طبیعت
 رکنا: ہونا: ہونا: ہونا
 ۶۔ ہونا: ہونا: ہونا: ہونا
 رکھتے نہ ہم طبیعت اپنی اگر سنبھالے آتش
 طبیعت سنبھالنا: ہونا: ہونا: ہونا
 ہونا: ہونا: ہونا: ہونا
 فصیح: راجا۔
 ۷۔ ہونا: ہونا: ہونا: ہونا
 اب طبیعت کہاں سنبھالیں
 قولہ فیصلہ: اس کی بھی صورت طبیعت
 جانا: ہونا: ہونا: ہونا
 کیا کیا نہ ہونا: ہونا: ہونا: ہونا
 ہونا: ہونا: ہونا: ہونا

طبیعت سن سے ہونا (یا) ہوجانا۔
کسی اچانک صدمے یا ناگہانی آفت کے جسام
سے دل کی ایک خاص کیفیت ہوجانا۔
عورتوں کی زبان۔

ہوتی ہو سن سے طبیعت جس میں جھولنے میں قدر
خیر کے کاشنے یہ فصل خدا سادوں کی بکرا
طبیعت کے۔ از خود آپ سے آپ کو شش
کے بغیر۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کوئی مضمون ہوتا ہو طبیعت اگر پیدا
یہ ہوتی ہو خوشی کو جو اگر یا پیر
قولہ فیصلے۔ اس کے قبل اپنی کا اضافہ
کر کے اپنی طبیعت سے بھی کہتے ہیں۔ جسے دیکھ
ایک سخن خریزہ ہم نے بویا اس نے اپنی طبیعت
سے آپ کو ایک پودے اور چند پتوں میں ظاہر
(فساد آزاد)

کچھ عرصے سے عوام دل لگا کے مول سے اور
دل کھول کے وغیرہ سنوں میں بھی بولتے تھے
جیسے کل سب لوگوں نے سن کے خوب طبیعت سے
ان کی کچھانی کروں۔ البتہ ہمارا یہ ذاتی
بروز طبیعت سے کر دینا۔

طبیعت سے ایجاد ہونا، ذہن سے کوئی چیز
بغیر خود بنائی جانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
اس نہ ایک علم طبیعت سے ہو ہر وقت ایجاد
آپ کتاب میں زمانے کے سمجھا کر دلوں میں

قولہ فیصلے۔ اس کا شوق طبیعت سے پیدا
ہو، بھی راج و سن۔

طبیعت سیر ہونا (یا) ہوجانا۔
سیر ہونا، نیت سیر ہوجانا، جو رغبت ایجاد حق
وہ نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

منے کے دن قریب ہیں شاید کہ اسے حیات
تجربے طبیعت اپنی بہت سیر ہو گئی۔ مزاج
طبیعت کے وقت ہونا، مزاج پائنا، کسی کا
مزاج شناس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محله صرف۔ استاد مرحوم بادشاہ کے ساتھ
ایسا شوق غزل پڑھتے تھے طبیعت کے وقت
تھے۔ اہل دربار میں سے کوئی سنا دیتا تو چوبیس
آجاتا خوشی حضور کی تھی کہ یہ ہمارے نام سے
مشہور ہو۔ (دیوان تہذیب مرتبہ آزاد)
طبیعت شش و پنج میں ہونا۔
طبیعت خمیہ میں ہونا، طبیعت میں کیو
نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

کچھ مردہ دل میں کچھ خدا سے تھی
اک شش و پنج میں طبیعت تھی (غریب شش)
طبیعت شگفتہ ہونا۔ دل بشارت ہونا
طبیعت میں تازگی آنا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
اگرچہ آن ہو برسات پھول پھولے ہیں
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم طو لوں کی
طبیعت شناس۔ طیب حاذق،
سلاج کامل۔ مزاج شناس۔ (نور اللغات)
قولہ فیصلے۔ معنی ہذا میں دل کھنونا یا
پھر طیب حاذق ہی بولتے ہیں۔ اور معنی ہذا
میں مزاج شناس، لکھتے ہیں۔ غرض کہ طبیعت
کس معنی میں نہیں بولتے۔

طبیعت شوق ہونا۔ طبیعت میں
چلنا پ ہونا، مزاج میں تیزی ہونا، طبیعت

میں۔ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
سوت ہر ایک کی طبیعت تھی شوق کھنونا
وہ زیادتی بغیر طبیعت تھی

قولہ فیصلے۔ تیز اور تیزی یا تیزوں کے لیے بھی
اس محاورے کو استعمال کرتے ہیں۔

اسے جان اس پر چاہے میں بھی تو جوان ہو جسے
تیزوں کی طرح سے ہو طبیعت کمال شوق جان

طبیعت شوق پر ہونا، طبیعت بہت
جودت پر ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محله صرف۔ ادھر سے فرمائش زور پر اور
سے طبیعت شوق پر۔ (دیوان تہذیب مرتبہ آزاد)
طبیعت صاف ہونا۔ (لہجہ مزاج)
درست ہونا۔ طبیعت ٹیک ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، راج۔

محله صرف۔ غرض یہ صلات ہوں کہ ہفتہ والی
نہیں ہو گا، بسوخت کا عرق در بنائے۔
صبح کی طبیعت صاف ہو جائے گی۔ (آب حیات)
قولہ فیصلے۔ اس کی منفی صورت طبیعت صاف
نہ ہونا، بھی راج و فصیح اور جسے اس وقت

تھناری طبیعت صاف نہیں ہو تو کھانا کھاؤ
صبح تک بائٹل ٹیک ہو جاؤ گے۔ طبیعت

صاف ہونا کا ایک مفہوم ہر زور کو کہ ہونا
مرقت ہونا، سزا ملنا، ہر عوام بولتے ہیں جیسے

”برا بڑا مال رہا ہوں جس دن مجھے غصہ آ گیا
وہ دنوں میں تھناری طبیعت صاف ہو جائے گی“

ان سنوں میں بصورت متعدی طبیعت صاف
کر دینا، اس کا صرف نہ زیادہ ہو جیسے دزدوں

میں طبیعت صاف کر دوں گا کس جیل میں ہوں
طبیعت ضدی ہونا۔ طبیعت

میں ضد ہونا، طبیعت میں خلاف بات
کرنے کی بات ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

طبیعت عادی ہونا

طبیعت کا رنگ سادہ ہونا

پھوٹیں میکیاں پڑن کی توڑ لیا سنگ
 کسر قدر مذہبی طبیعت ہو یہ سیار کی موقوفہ

طبیعت عادی ہونا۔ کسریاں
 کی عادت ہونا۔ اردو صرف فصیح راج۔
 محلے صرفے۔ تمہاری زبان میں نکال نہیں ہو
 ہم سے بد تمیزی سے بات کرتے ہو ہمارے طبیعت
 ان باتوں کی عادت نہیں ہو۔

طبیعت علیل ہونا۔ مزاج ناساز ہونا
 طبیعت خراب ہونا مرض لاحق ہونا۔ اردو صرف
 فصیح راج۔

طبیعت وہی تھی نہایت علیل اختر
 کہا دل نے کہ عاقبت کچھ سبیل (شاد او دم)
 طبیعت قابو سے بے قابو ہونا طبیعت
 کا باقہ سے ہاتھ ہونا دل پر اختیار نہ رہنا۔
 اردو صرف فصیح راج۔

جہاں قابو سے بے قابو طبیعت ہو جاتی ہو دل
 طبیعت قابو سے چھٹا ہونا دل کا بد اختیار
 ہو جانا، طبیعت پر اختیار نہ رہنا۔ اردو صرف
 قلیل الاستعمال۔

ہائے پلو سے کیا جس پہ دل نہ آرا
 ہائے قابو سے گئے جس پہ طبیعت کا (خلیم انوی)

طبیعت قابو میں رہنا۔ خیر
 دماغ کہہ میں رہنا، طبیعت اختیار میں رہنا۔
 اردو صرف فصیح راج۔

محبذا اور پھر کس کی محبت یا زیاداں کی
 کہا کیوں مجھ سے قابو میں طبیعت اس رہنے وہ

طبیعت کا ایک حال سمجھنا۔
 میں کوئی تفرقہ واقع ہونا، طبیعت کا جو حال ہو
 وہی مسلسل قائم نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح راج۔

کیوں کر رہے ہمیشہ طبیعت کا ایک حال
 دریا بہ پھر وہ خاک اگر جڑ و دھنیں

قول فیصلہ۔ بعض معنوں میں طبیعت ایک حال پر
 رہنا جو راج و فصیح ہوں کا استعمال نفی کے
 ساتھ زیادہ ہو۔ جیسے سکون سے کیا بیٹھو۔
 طبیعت ایک حال پر رہتی ہی نہیں۔

طبیعت کا بادشاہ ہونا۔ انتہائی سختی۔
 اردو فصیح راج۔

محلے صرفے۔ نوجوانی اول عمر طبیعت کے
 بادشاہتے۔ ادھر یہ بھی جوانی اور ان کی طبیعت

جس جوان۔ دیوان ذوق مرتبہ آزاد
طبیعت کا لمبے کھانا۔ طبیعت کا
 حال کیسا نہ رہنا گھڑی میں کچھ ہو جانا گھڑی میں
 کچھ ہو جانا۔ اردو صرف فصیح راج۔

محلے صرفے۔ تم لوگوں کے مزاج میں کس قدر
 تلون ہو۔ ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں،
 سکڑوں پلے کھاتی ہو۔ (سیر کہسار)

طبیعت کا پھیکا ہونا۔ جی افسانہ
 علیل ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصلہ۔ اہل گمناس بگڑ پڑا پھیکا ہونا
 ہوتے ہیں۔ طبیعت کا پھیکا ہونا دل کی رانہ پر۔

طبیعت کا کھکانا۔ نہ ہونا۔ مزاج کی
 تلون ہونا، عورتیں ایسے عمل پر بولتی ہیں جہاں
 کہنا ہوتا ہو کہ وہ اعتبار کے قابل نہیں گھڑی
 میں ادنا گھڑی میں شیطان۔ اردو محاورہ،
 عورتوں کی زبان۔

محلے صرفے۔ کلثوم النساءیم کو یہ کیا ہوا ہو
 یہ تو ایسا نہ تھیں؟ اور نہ ان سے اس طرح کا میہ
 حق نہ اچانے آج یہ کیا ہو گیا، انسان کی طبیعت

جس کچھ ٹھکانا نہیں ہو۔ گھڑی یہ کچھ بد گھڑی
 کچھ ہو ہم کو کھانا کھیں یقین آتا کہ کلثوم النساءیم
 ایسی ہو جائیں گی کہ رنگ و ناموں کا میاں نہ
 رکھیں گی۔ (سیر کہسار)

قول فیصلہ۔ مثال بالاسے اس محاورہ سے ایک
 بار کی سی بات اور کچھ میں آتی ہو دیکھ کر اس
 یا آدمی، ریسوں یا امیروں یا ایسے ہی دوسرے
 انہوں کے ساتھ اس محاورہ کو زیادہ استعمال
 کرتے ہیں اور لفظ کچھ بھی درمیان نہ لگے ہی۔

ایک دوسرے مثال سے اس بات کی وضاحت
 طور سے ہوتی ہے ریسوں کی طبیعت کا کچھ کھانا
 نہیں ہو۔ اگلے قول کا اعتبار نہ قبول کیا، کہیں
 کہیں کبھی مرد بھی بولتے ہیں

طبیعت کا جو دت کرنا۔ ذہن کا
 جوں کی دکھانا، طبیعت کا نئے سے معصوب ہونا
 کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کبھی تھا علم انہی کی طرف ذہن رسا
 کبھی کرتی تھی طبیعت میں طبیعت جو دت

طبیعت کا چالاک۔ ہوشیار ہونا
 جوں دیدہ، شجرہ کار۔ اردو قلیل الاستعمال۔

قول فیصلہ۔ بعضیہ میں طبیعتوں کے چالاک
 بھی نظر کیا گیا ہو۔ ہونا کے ساتھ ساتھ کہتے ہیں
 رسوائے دیرگو جو سے آوارگی سے تم

بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے، غالب

طبیعت کا رنگ۔ طبیعت کا انداز
 مزاجی کیفیت۔ اردو صرف فصیح راج۔

اس نے پوچھا مزاج کیسا ہو؟
 رنگ اب دکھینا طبیعت کا

طبیعت کا رنگ سادہ ہونا۔ سادگی

طبیعت کا قبول کرنا

۴۱۰

طبیعت کو وحشت ہونا

ہونا۔ طبیعت کا سادگی پسند ہونا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

ان کو نفرت ہو زیب و زینت سے ہو طبیعت کا ان کی سادہ رنگ پیدا حسین ہوا۔ طبیعت کا قبول کرنا۔ گوارا کرنا۔ طبیعت کا کسی بات کی موافقت کرنا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

وہ لوگ ہیں جو در محبت کے آشنا کرتے ہیں جو ان کی طبیعت کو قبول کرتے ہیں۔ طبیعت کا گرا پڑنا۔ سست ہونا۔ نہ حال ہونا۔ اردو صرف محو قوں کی زبان۔ طبیعت کا لعل اگلنا۔ طبیعت کا رنگین مضمون پیدا کرنا۔

دماغ کھانے سے نکلتے ہیں مضامین نگین ہیں۔ لعل اگلنا۔ طبیعت سے ہی لولہ بن کر فوارہ لعل۔ قول فیصلہ۔ یہ وقتی طور سے بنایا ہوا مضمون ہو۔ اس کو محاورے کی حیثیت حاصل نہیں ہو۔ طبیعت لعل نہیں اگلتی مگر شاعر نے اپنی استاد سے یہ لعل اگلائے ہے۔ محاورہ صوفی لعل اگلائے ہے۔ اسی سے فائدہ اٹھا کے شاعر نے "طبیعت لعل اگلتی" بڑا بڑا جو غلط بھی نہیں ہو اس کو اس طرح کے سیکڑوں ایجادات دیں ہیں۔

طبیعت کا لہری لینا۔ دل میں انگلیں پیدا ہونا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔ ڈر پر حضور کا جو یہ جوش کہ اللہ اللہ لہری لیتی ہو طبیعت مری دریا ہو کر جلیں طبیعت کا مالش کرنا۔ جو متلاشا۔ متلاشی ہونا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ رہا کا تو پہل میں آگ چل کر ملتی۔ اٹھنے اٹھنے کی رتبہ طبیعت نے مالش کی۔۔۔ بہیر ضبط کیا۔ بہیر اٹالا آخر بڑے زور سے استغراق ہوا۔ ردوہ انصوح۔ طبیعت کا میل نہ کھانا۔ طبیعت کا کسی سے نہ ملنا۔ اردو صرف غیر فصیح، راسخ۔

گو طبیعت تو گدگداتی تھی۔ کسی سے نہ مل کھاتی تھی۔ طبیعت کا وجد کرنا۔ دل پر ویدائی کیفیت طاری ہونا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ نواب صاحب شہزی کے اشعار بہت ہی دلچسپ ہیں پڑھتے تھے ان اشعار سے قمر اور ناز کو جو لطف حاصل ہوا۔ اور تھی اور آخر تو دیر کرنے لگے۔

تمن: حضور اس شہر میں تو کوئی آپ کا جواب دینے والا نہیں ہو طبیعت وجد کرنے لگی۔ آخر: وائے حضور اس شہزی کے پڑھنے میں پکنا ہی۔ اے سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہے (سیر کہسار)

طبیعت کا ہنسیاں: کسی خاص سبب سے مزاج کی کیوں باقی نہ رہتا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

حزشتہ سال کا سحران بھولا ہونے لگا۔ طبیعت کا تری سحران بھولا ہونے لگا۔ قول فیصلہ: طبیعت میں سحران بھولا ہونے لگا۔

زبانوں پر ہونا۔ طبیعت کسل مند ہونا۔ نکاح ہو کر ہونا۔ جسم نکاح کا سا سلوم ہونا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ اس وقت گیا تو سنا کہ نواب صاحب فنانہ خانے میں ہیں اور طبیعت کسل مند ہو۔ کیونکہ دیر میں کھانا کھایا تھا۔ دیر کہسار۔ طبیعت کسل مند ہونا۔ حاضر ہوا۔ یں فرق آجانا۔ طبیعت میں آجانا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔ محل صرف۔ آج کل کیو کہ اداسیہ میں ہیں کی وجہ سے طبیعت کسل ہو کر رہ گئی ہو۔ طبیعت کو غبت ہونا۔ پیر نادان ہونا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

کیا بجا خلقت طبیعت ہے۔ کہ طبیعت کو سب کی غبت ہے۔ اسرار السنائی

طبیعت کو سرور حاصل ہونا۔ دل خوشی ہونا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ در حضرت آپ کی گفتگو۔ عاشقان اور کلام مہدی نے طبیعت کو سرور حاصل ہوا۔ اردو صرف قول فیصلہ: انہیں مہدی میں کو کے ساتھ طبیعت کو لطف حاصل ہونا بھی مستعمل ہو۔ جیسے (ان خیالات سے طبیعت کو لطف حاصل ہوا۔ (آب حیات) طبیعت کو مناسبت ہونا۔ بات سے لگنا ہونا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

بھانے میں۔ بل فارسی میں آپ کا حال حاصل یہاں سے کہیں کو ایک نام مناسبت ہو۔ (رسالہ اردو سنہ ۱۹۱۱ء)

طبیعت کو میل ہونا۔ توجہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، راسخ۔

ما جو تم نے لہو رست و پامی عاشق کا۔ نہ ہو کا میل طبیعت کو پھر حنا کو لگا۔ قول فیصلہ: تعلیم یافتہ طبقہ اس محل پر

رمیان طبع ہونا۔ بولنا ہو۔ طبیعت کو وحشت ہونا۔ دل کو

پریشانی ہونا، گھبراہٹ سوار ہونا، طبیعت کا الجھن
اور پریشانی میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف فصیح و اعلیٰ
محاورے صرف: ہاتھ میں میاں (خیر) آئے اور کہا خداؤ
آج ایک خیر مشہور ہوئی، ہر خدا کرے غلط ہو۔
نواب: اورے یا خیریت تو پھر خدا خیر کرے۔
آج جو صاحب آتے ہیں ایک ہی بات بیاہ
کرتے ہیں۔

ہر راج : بیان اختر صاحب خدا کا واسطہ بلکہ کائنات
طبیعت کو نشہ ہوتی ہے۔ (سیر کہسام)
طبیعت کائنات : طبیعت میں تیزی اور
روانی آتا۔ اردو صورت، قیل الاستعمال۔
کیا چیز ہو عبارت زخمیں میں شہ شوق
خدا کی طرح طبیعت لبتہ اگر کہے آتش
طبیعت کائنات جیسی ہوتا ہے۔ (بروز)
بدجیسی ہوتا ہے چڑچڑاہٹ ہونا اور آذر
بات میں رو دینا۔ اردو نہت ہو توں کے زبان۔
طبیعت کی اصلاح ہوتا ہے طبیعت
مستدل ہوتا ہے خوش خوش خوبی سے مبتلا
ہوتا۔ اردو صورت، فصیح راج۔

نہیں مکن کہ چاروں اصلاً ح نظام کی طبیعت کی
 رہے نہ نریز خنجر گو سبھائی آب حیراں میں
 طبیعت کی افتاد و طبیعت کی ساخت
 (اردو صرف -) (نور و انوار)

فصل فی بیان مزاج و قیاس و تریاق و پراختار
طبیعت کی امثال : در دل کو دلوں کے
نظمیں غرض ہیں ۔ اردو غیر طبعیہ راجح ۔

محل صرف بدو مائے طبع کے ابتداء پر طبیعت
انگلہاں باغ باغ تھا۔ آج ہم نے وہ محل
کی جواب دہ کی ہے۔ اسیوں دن مرتبہ آیتام

طبیعت کی آزادی :- میں مان کرنا جو
دل میں آئے دو کرنا۔ اور دو صورت فصیح راجح۔
محض صرف طبیعت کی آزادی اور بے نیازانہ
کی خداداد سلطنت معزز ہوتی تھی۔ کہیں مہینے کے بعد
دھڑے غائب ہو گئے۔ (دیوانہ ذوق مرتبہ آزاد)
طبیعت کی جولانی :- نیزی طبع
طبیعت کی رہائی، ذہن کی جودت، اور دو
فصیح راجح۔

صبح صرف :- رات کو غزل کہنے بیٹھا، بارش
 پونے لگی۔ طبیعت کی جولانی ہے ایک نقشے میں
 تیس شعر ہلوائے۔
 طبیعت کے خلافت ہوتا ہوا گوار
 ہونا مزاج کے خلاف ہونا۔ اردو صرف
 فصیح راج۔

محلہ صرفہ۔ ان کی عادتیں ان کو بدنام کر رہی
ہیں۔ مگر میں کہی کہ بھی نہیں سنا اگر کوئی تو
ملکیت نہ نہ خلاف ہو۔

طبیعت کی مشوخی :- مزاج کا جہاں
طبیعت کی تیزی :- کلام کی شگفتگی اور منفرد
فصیح راج :-

محکمہ صرف بر طبیعت کی شوخی اور شعر کی کڑی
روای میں اثر برقی کی طرح دوری اور کام کا
پرچا بڑھانے (دیوان ذوق متہ آزاد)
طبیعت کی روانی پر ذہن کی ہوتی
اور تیزی اور نقد و تسبیح

چلیے پھر یہ پوچھتے ہیں کہ اس کی روایاں کونسیں
صاف ہوتی ہیں اور کونسیں دریا کا پانی جیسے
لجھکتی ہوئی ہوتی ہیں؟ فرمایا کہ جو تاہم
ہوتی ہیں اور دوسری عوام کی زبان۔

محکمہ صرفہ و تجارت بتاؤ یا نہیں رہتی جو
سبق پڑھاؤ یا نہیں ہوتا اس ارادے کی طبیعت
عجیب نفس ہو تو سمجھو

طبیعت گدگدانا: دل میں اسگ
پیدا ہونا، شراب پینے یا محبوب دل ہوانہ
ٹپنے یا اور کسی بات کے لیے بے سوا اشارہ
چاہتا، طبیعت کو بے چین کر دینے والا
پیدا ہونا۔ اسد و صرف، قلب الاستعمال۔

آدم آدم موسم گل کی ہول
پھر طبیعت گہ گداں دیکھے
طبیعت گرواں شایہ بیست کوس
ظرف متوجہ کرنا ارادہ دے

خلق وہ جو ہمہ گرد و طبیعت ہو علم
صورت کا ایک ایک مفرد مفرد خلاق ہو
طبیعت گرانا بازہ جس میں کمال روحانی
پیدا ہو جانا، طبیعت کا قدرت پر آ
اردو صورت فنیجہ راج

محکمہ سرفہ : یا تو شوہن میں ہو رہے تھے
یا اب جو طبیعت گرمی ہو تو شوہن میں آتے
پلے آ رہے ہیں۔ ایک شعر کا تذکرہ کرتے ہوئے
میں کہ پاتے کہ دوسرا ذہن میں آ جاتا ہے۔
طبیعیات گرم رہنا چاہیے۔ میں
مستک رہنا اور نہ تو دل کی بات۔

عشق کے موتی بر لبیت مگر
شعلہ رو بر لبیت مگر

لبیعت گری گری ہونا دیا گری گری
ہی ہونا :۔ بھارک آمد آئے
رنے کو دل چاہتا :۔ لبیعت میں
دنا :۔ اردو نہت فصیح راج

ج کچھ طبیعت گری گری سی ہو لا اہل
طبیعت گرانا۔ طبیعت لڑنا، کسی
بات کی تہ کو پہنچ جانا، نازک بات سوچ جانا۔
اردو صرف، متر وک۔
خوب گزرتی ہو طبیعت جب کس پوتا پھر
کے خجنگان ہو کڑی ہر مصرع ترک تلاش
طبیعت سنگ ہونا۔ طبیعت کا شس
ہونا، طبیعت کا الجھن کھانا، طبیعت نہ
چلنا۔ کچھ سمجھ میں نہ آنا۔ اردو صرف،
غیر فصیح، راسخ۔

محلے صرف۔۔ میں دوہر میں سونے کا مالکا
نہ تھا آج سو گیا جب سے اٹھا ہوں طبیعت
گنگ ہو۔
طبیعت گھبراتا۔۔ دل پریشان ہونا
طبیعت کا الجھن کھانا۔ اردو صرف،
فصیح، راسخ۔

تو میں نے مجھے کہنے گئے
کیوں طبیعت بہتر نہیں
طبیعت گھٹوٹ ہونا۔ (روزگار کھولنا)
خجس یا گندی چیزوں کا ذکر کرنا یا استعمال کرنا
اردو صرف، غیر فصیح، راسخ۔

محلے صرف۔۔ چائے کی پیالی میں کھم گری ہو
مگر تم نے نکال کے پینک دی اور پے گئے ہتھاری
طبیعت بہت گھٹوٹ ہو۔
طبیعت گھٹا نا۔۔ گھٹوٹ اور گندی
چیزوں یا اقوال سے طبیعت کا مالش کرنا، کسی
چیز سے نفرت ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راسخ۔
محلے صرف۔۔ جبکہ باون کی برت میں مری ہوں
کھنکلی ت سے ایسی طبیعت گھینا کر ایسا لال

کی برت کھانے کو دل نہیں چاہتا۔
طبیعت لا ابالی ہونا۔ مزاج میں
بے پروائی ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راسخ۔
جوانی کی انگلیں میں طبیعت لا ابالی ہو
نہ تم دنیا میں خال ہو نہ دنیا تم سے خالی ہو
طبیعت لڑانا۔ (مستعدی) طبیعت پر
زور ڈالنا، ذہن لڑنا، توجہ ڈالنا، دل پر
زور ڈالنا، متوجہ ہونا، محض لڑنا۔ غیر فصیح
قول فیصلہ۔۔ یہ محاورہ باقیار کھنوی غیر فصیح ہے
طبیعت لڑنا۔ (لازم) کسی بات کی تہ
کو پہنچ جانا، کوئی نازک بات سوتینا، طبیعت
کا خاص طور سے کسی کام کی طرف متوجہ ہونا۔
اردو محاورہ، فصیح، راسخ۔

آج کہتے ہو کیا طبیعت کو
مشق میں ابتدا سے لڑتی ہو
قول فیصلہ۔۔ اس کی تکمیل صورت طبیعت ہونا
جہ راسخ و فصیح ہے۔ جیسے داد داد
سمان اسٹارٹ ہون کے لیے مونی رنگیں۔ اسٹارٹ
اس لفظ سے شعر میں جان پڑ گئی، اپنی طبیعت
پڑ گئی۔ (نساء آزاد)

طبیعت لگانا۔۔ دل لگانا، کسی پرانی
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
وہ طبیعت کو انجی لا کہ لگائے
نوج ایسے کوئی آکھ لگائے (ریح منش)
قول فیصلہ۔۔ اس محل پر زیادہ تر دل لگانا
بولتے ہیں۔

طبیعت لگنا۔۔ دل لگنا، سنی پہلنا،
طبیعت متوجہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محلے صرف۔۔ تکمیل کو دے۔ بخاری طبیعت خوب

عقبت ہو۔ پڑھنے میں دل نہیں لگاتے ہو۔
قول فیصلہ۔۔ اس کی منفی صورت طبیعت لگنا
نسبت زیادہ مستعمل ہو۔
ہشت میں مجھ نہ بے پار کے لگے گی طبیعت
مزاج پھیر کے کھانے میں حور ہمارا
نہ زیادہ تر دل لگنا یا نہ لگنا باقول پر ہو۔
طبیعت گل ہونا۔ خیال ہونا، تردد
ہونا، فکر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محلے صرف۔۔ تم نے خط جو نہیں بھیجا تھا تو
طبیعت گل ہوں میں مگر خدا جانے خط آنے میں
دیر کیوں ہو گئی۔
قول فیصلہ۔۔ اس محل پر دل لگنا زیادہ
بولتے ہیں۔

طبیعت لہرانا۔۔ دل چاہنا، انگ پیرا
ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راسخ۔
محلے صرف۔۔ نقل ہو کر ایک شیخ طوقی صورت
اشرف المخلوقات کی طبیعت لہرائی کر سیر کیا کرتا
(فسانہ آزاد)

طبیعت مالش کرنا۔۔ جی متلونا طبیعت
کا لگے کرنے کی طرف مائل ہونا، پیٹ میں متھن ہونا
اردو صرف، فصیح، راسخ۔

محلے صرف، جبکہ کھانا کھایا ہو طبیعت لہلہ
کر رہی ہو معلوم ہوتا ہو دل میں کھن پڑی ہوئی
میں جو میں کھا گیا۔

طبیعت مالوت ہونا۔۔ دل کو کسی سے
انیت ہونا، طبیعت کا کسی سے مالوس ہونا
اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔
فاکساروں سے طبیعت اسٹارٹ مالوت ہو
شاق ہو مجھ کو جھنگا گرد اس گیر کا

طبیعت مانوس ہونا طبیعت

کو کسی سے اس ہونا دل کا کسی کو چاہنے لگنا
اردو صورت فصیح راج۔

محکمہ صورت: جب کتب بینی کا شوق ہو تو
بے دریا کی کتابوں میں تو دل نہ لگا۔ مگر رفتہ رفتہ
طبیعت مانوس ہو گئی۔

طبیعت مائل ہونا: دل کا کسی سے

اور پرفیہ ہونا۔ اردو صورت فصیح راج۔

طبیعت پھر اک بت پر مائل ہونا: زند
قول فیصلہ: کسی ہم یا نہیں کے ساتھ پر
کا افساد کر کے یہ محاورہ استعمال میں آتا ہے۔

جیسا کہ زند کے معنی میں بھی ہے۔

طبیعت مائل ہونا: کسی بات کی

طرف توجہ مبذول ہونا: کسی کام کی طبع دل
راغب ہونا۔ اردو محاورہ فصیح راج۔

مناسب ہو طبیعت جس کی ہر شے ہر کچھ
کو وہ من جلد آنے کا طبیعت جس پر ہر شے ہر کچھ

تہذیب فیصلہ: نہ غی صورت سے جس راج ہو بہت فنی

دو طرح کے مستعمل ہو۔ پہلی صورت تو یہ ہو کہ کسی

ہم یا نہیں کے ہند کی بات کا افساد کرتے ہیں۔

نیچے آزادانہ جیسا کہ کہا کہ ہم کو آپ کا ساتھ

اجیر ہو گیا۔ یہاں ان باتوں کے قائل ہونا

مذہب اللغات کی طرف طبیعت مائل ہونا: افسانہ آزادانہ

مذہب صورت یہ ہو کہ سچے کی طرف کے پورے

کا افساد کے استعمال کرتے ہیں۔

مجھے دوستی اس سے حاصل نہ تھی۔

طبیعت: کہیت پر مائل نہ تھی (شما وادھم)
طبیعت مائل ہونا: دل نہ ہونا۔
طبیعت فصیح ہونا۔ اردو صورت: تریب نہ تو کہ

چارہ گر مجھ سے ملے ہوا کسی کیا ہو

آج مل جوں جاتی ہو طبیعت میں

طبیعت پھلنا (یا) پھل جانا: ہر چیز کو کچھ

اس کے حصول۔ لیے بار بار دہرایا ہونا۔ اردو صورت
غیر فصیح راج۔

تھاری تیت و ذاک حالت مدوک و شہر طبیعت

دل سے ہر سنبھل رہی ہر نکل رہی ہو میں رہی ہر

دیکھا جو حسن یا طبیعت عمل گئی

آنکھوں کا تھا قصور پھر دل پر نہیں گئی

طبیعت محفوظ ہونا: ہر شے ہر شے راج

ہو۔ اردو صورت فصیح راج۔

محاورہ: اس وقت طبیعت حق طوط خطوط حق و تان

رو۔ دل و صحت کیا۔ افسانہ جیت

طبیعت غریب خیال قرین ہونا: حال

میں خوش رہنے والی طبیعت۔ اردو صورت
تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

طبیعت: طبیعت آپ کی یہاں نہ نجان

دافع بول حق کہتے اہم میں آپ کے کس طرح

کبھی کس قسم کا جھگڑا نہیں ہوا۔ اردو صورت

طبیعت مائل ہونا: طبیعت میں کان

دل اٹک نہ ہونا۔ اردو صورت: فصیح راج

دختر زکات ہوں جو نہ اجمار سے جس کو

ایسی مری کسی نہ اہد کی طبیعت ہو گ

طبیعت طناء: مزاج کا برحق ہونا

خیالات کا ایک ہونا۔ اردو صورت فصیح راج
آتش شاعر۔ جو بیت کا نہیں صحبت کا سد
دل میں نہ طبیعت لے سحر طق نہیں

طبیعت مناسب ہونا: طبیعت کو
کس شے سے مناسب ہونا۔ اردو صورت: راج

جنا سب ہو طبیعت جس کی ہر شے ہر کچھ

طبیعت شغض ہونا: مزاج میں ہر شے ہر کچھ

اردو صورت: تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

طبیعت مشتاق ہونا: ہر شے ہر کچھ

مشتاق دل کا تک ہونا: دل کا گرفتہ ہونا۔

اردو صورت: قیام یافتہ طبقہ کی زبان۔

طبیعت مشتاق ہونا: ہر شے ہر کچھ

نہ کہ تو اے گل پر ہر شے ہر کچھ

طبیعت موافق ہونا: کسی کی طبیعت سے

طبیعت کا طناء: ہر شے ہر کچھ

اردو صورت فصیح راج۔

ج بخیلوں سے موافق ہونا: طبیعت کو ہر شے ہر کچھ

طبیعت موزوں ہونا: دماغ میں

سوز و نیت ہونا: طبیعت کا شور و سخن

مناسبت رکھنا۔ اردو صورت فصیح راج

مگر باطن ہونا: ہر شے ہر کچھ

کوئی مضمون تو سوچے گا ہر شے ہر کچھ

طبیعت میں جہاں پھر ہونا: مزاج

میں خوشی ہونا: اردو صورت: ہر شے ہر کچھ

خوبی: نکت پر مری صورت میں

اجہاں پھر طبیعت میں (فصیح راج)

طبیعت میں اسنگ اٹھنا: ہر شے ہر کچھ

طبیعت میں اسنگ اٹھنا: ہر شے ہر کچھ

طبیعت میں اسنگ اٹھنا: ہر شے ہر کچھ

طبیعت خرابی ہونا: عجیب مزاج

ہونا: عجیب مزاج کا داغ ہونا، سبک انگ مزاج ہونا، اردو صرف غیر فصیح مزاج۔

ہائے میں درختوں شرار آتش کی پرستش طبیعت صغریوں کی دنیا ہے خرابی جو سیر ہزار

طبیعت نرم ہونا: دل میں بندہ رحم ہونا، مزاج میں نرمی ہونا، دل کا سخت نہ ہونا، اردو صرف فصیح مزاج۔

جتنے میں صاحب سخن، ان کی طبیعت نرم ہے، سربیل اس پر زبان میں سخنوں کا پھول

طبیعت نقور ہونا: طبیعت کا متغیر ہونا، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محصل صرف: ہم تمام عمر پر لے سہ کے برعکاش اور آوارہ و بیاض رہے یاد رہی

طبیعت نفور رکھتی، نئیات و مصیبت سے بالکل اجتناب کیا (فسانہ آزاد)

طبیعت نہ لگنا: دل گھرائی، دل جانا، ہونا، دل نہ لگانا، اردو صرف فصیح مزاج۔

محصل صرف: میں شہر کا رہنے والا، آٹھ گھنٹے دیہات میں پھرا ہوں میری طبیعت نہیں لگ رہی ہو

طبیعت و جد کرنے لگنا: طبیعت انتہائی خوش ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محصل صرف: میں "میرا اس شہر میں تو کوئی آپ کا جواب دینے والا نہیں، طبیعت دجا کرتی ہے

طبیعت ہار جانا: بہت تھک جانا، اردو صرف غیر فصیح مزاج۔

صدمے سہنے کے لیے بھی ہو تو انال شرط اب طبیعت غم فرقت سے بہت ہار گئی

طبیعت ہاتھ نہ جاتی رہنا:

دل پر اختیار رہنا، طبیعت کا بے قابو ہونا، اردو صرف فصیح مزاج۔

نار سے اس نے جھٹک کر جو چیرا یا دامن ہاتھ سے جاتی، میں میری طبیعت سے

طبیعت ہٹ جانا: لذت پیدا ہونا، دل ہٹ جانا، اردو صرف فصیح مزاج۔

محصل صرف: دل چاہے گئے اور میں نے یہ حصہ طبیعت چکچکانا، میں نے ہونا، اردو صرف فصیح مزاج۔

محصل صرف: چونکہ نظم کا آواز میرے لیے ہے، اس لیے طبیعت میں گھٹنے کے طرح میں نے ہٹ کر چکچکا کر دیا

طبیعت ہری ہونا: دل خوش ہونا، دل شاد ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

طبیعت اپنی تباہی میں ہری ہو کر، گلابی سے سے جب تک کہ میں جو قرینہ

قول فصیل: اب زیادہ تر طنز و ساخو چھ بہت اڑتے تھے، دو میں ہاتھ میں بنیا کی طبیعت

طبیعت لبتان ہونا: تکان زدہ ہونا، کردی میں اس قدر ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محصل صرف: تھکا ہوا میری کوئی بڑھاپا چاہتی ہو، نہ دھونے سے ماضی اور طول کھینچ کر طبیعت ہٹا کر (فسانہ آزاد)

طبیعت ہونا: رعبیت ہونا، دل آنا، عشق ہونا، میلان طبع ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ستیاناں جاے غارت ہو، اور پر تپاں کی کچھ طبیعت ہو، خون کھڑا

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

صفت و تفسیر یا شے طبقہ کا زمانہ۔

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طبیعتی: اردو میں اول و سبب معدود ایک علم کا نام جسے طبیعتات کہتے ہیں، عربی

طراوت کرنا۔ گھڑے کا تیز اور جلال

دیکھنا۔ فراتے بھرتا۔ اردو صرف، فقیر، آفتاب

جاتا ہو کیوں فلک پر طراوت کیے ہوئے

آداب کا مقام ہو باگیں لیے ہوئے ایسے

طراوت والا بانکر، نقش، نیت، سون،

نذر، تعلیم یافتہ طبقہ کا زبان۔

قولہ فصیل۔ یہ فارسی تراوت بانکر کا عرب

ہو زبانوں پر بالفتح ہو۔

طراوت (مرکبات میں) آراستہ کرنے والا، زینت بخشا

جیسے سحر طراوت اور غیرہ فارسی نصیب، راجی

طراوت خان۔ بہر طور کے ایک کام جو قوم پر اس کو

نہت عورت پر استقامت

طراوت، ۱۔ وفتح اول و دوم و چارم،

تازگی، پڑھو گی کا عکس، عربی، نوکت، فصیح

راج۔

یہ باقی رہت نظر حسن

یہ پاپے طراوت حسن

قولہ فصیل۔ عوام کی زبان پر تراوت ہو

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے سنی سیرابی اور

سر سہری جو تھے ہیں۔

طراوت، ۲۔ تھنک، خلی، اردو فصیح

کیا کہوں میں سبزہ رخسار گلگی کا اثر

دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت ہوئی

قولہ فصیل۔ عوام اس محل پر تراوت

طراوت، ۳۔ یہی رطوبت، نمی، آواز، سہرا

ہو میں ہو یہ طراوت کہ دودھ گھن میں

پرستاشاغت ہو نقش کے مثل ابرو طیر

قولہ فصیل۔ اس محل پر عوام تراوت بولتے ہیں

طراوت افزا۔ تھنک پہچانے والا آنکھوں

میں خلگی پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب تعمیر

طریقہ کا زبان۔

محلے صرف۔ خاکسار، سکھ مول خط، مینو سکا

جنت نظر ہو۔ قمر خیز، تہمت پیر، سبزہ

طراوت افزا۔ داندہ، محب گل زمین ہو، لہذا آباد

طراوت آنا۔ ہر تھنک پیدا ہونا۔

(فقر) بانک کے دیکھنے طبیعت میں طراوت ہو

(نور اللغات)

قولہ فصیل۔ اس محل پر تراوت پیدا ہونا زبان

زبانوں پر ہو۔

طراوت بخشنا۔ تازگی دینا، فرست

دینا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

قولہ فصیل۔ اس محل پر عوام تراوت بخشنا

بولتے ہیں۔

طراوت پانا۔ (آنکھوں کے لیے) خشکی

ہونا تھنک پانا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔

محلے صرفہ۔ ہر مقام پر نظر آکر تو آنکھوں

نے محب طراوت پانا۔ فسانہ آزاد

طرب۔ (بفتحین) خوشی، فرست، آبسا

شادمانی۔ عربی، نوکت، فصیح، راج۔

و فور طرب ہو یہاں اس قدر

کہ دیکھا ہو تھنک کا نالہ اثر (رج خندان)

طرب انگیز۔ مسرت و خوشی بخشنے والا

فرحت بخشنے والا سبب آبسا ط۔ فارسی صفت

تعلیم یافتہ طبقہ کا زبان۔

محلے صوفیہ۔ صبح کا سہانا وقت اور طرب

و طرب بارشیں رو قافلہ باو تار تار ہونے

قولہ فصیل۔ انہیں معنی میں آب خیز طرب

اور طرب افزا بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے

تھی تھی برہمن، ارباب خیز، فیروز سبھی

ترک کا وقت اس صدا سے خوش آہنگ کے

مینے ہی میاں آواز دے اسی جگہ ایک کیار

بستر جمایا۔ (فسانہ آزاد)

طرب افزا ہو وہ نوروز کا تاریک رنگ

دیکھ کر بھانگے جسے۔ پنج ہزاروں

طرب انگیزی، خدمت دینا، سرور فری

نوشی و غری پر حسانا۔ فارسی، نوکت، تعلیم یافتہ

کا زبان۔

قولہ فصیل۔ اس محل پر طرب خیز و اور طرب

مستحق ہو۔ یہ جو سبب یافتہ طبقہ

طرب خانہ۔ بیش آرام کی جگہ، مسرت

کا مقام۔ فارسی ترکیب نذر انیم یافتہ

میرے ساتھی تیری جے اللہ تیرے

یہ طرب خانہ تراکاشی نہیں کا شان

طرب تہا۔ خوشی بخشنے والا، فرحت

سرور، پیرا کرنے والا۔ فارسی، ترکیب

تعلیم یافتہ

سانا مینا کبھی ہوں گے کو نہ ہوں گے

و دیکھیں طرب تہا کبھی ہوں گے کو نہ ہوں گے

طرب کا لہر۔ نرسکی پیدا کرنے والا، فارسی

تعلیم یافتہ

شادان نظام تہا ترے رنج طرب کا

غم دینا سے گروں باور نہ ہو

طرب کا۔ درجہ عیش کا مقام

نورانی قرار ہے طبقہ کا زبان۔

فکر کی پائیدہ جواہر ہر طرح آزاد

یہ کبھی کا ہو گا۔ کبھی ہو گا دل ناخدا

طرب ناک۔ اٹک سے بھرا

مست آگیں۔ فارسی ترکیب صفت فصیح راجح محل صرف۔ حضرت۔ بے شرباب ناب اور مصفا اڑائی۔ دور چلنے لگا۔ آب طرب ناک کا وہ سرور مناسب سہ مست ہو گئے۔ (قصائد از لفظ) **طرب ناک ہونا**۔ بہت خوش ہونا، کمال سرور ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جہاں میں آکے طرب ناک ہو نہ اسے غافل مسرور۔ میں سوز کے پردے میں ساز دیتے ہیں شاد گیت **طرح**۔ (الفتح اول و سکون دوم) اڑائی، رنجش، ڈانکا دور کرنا۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات) قولہ فیصلے۔ ان معنی میں عام طور سے نہیں کہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے سدرجہ ذیل معنی میں لکھے ہیں یا بنیاد بنی۔ مکان کی بنیاد ڈالنا۔ ٹونہ تانے عمارت کا نقاشی۔ (مجازاً) سوئے بیکر، سبب، خلل، نقشہ۔ فارسی، مؤنث۔ ڈول، حاکم، کنارہ کشی، کنارہ، ٹانگوں، جہاں جیسے کسی کام میں طرح دینا یا کسی حاکم کا زبردستی رعیت کے ہاتھ زیادہ قیمت پر اپنا مال فروخت کرنا یا کُلّی فوج اور فوج جو کُلّ کے واسطے میدان جنگ میں کھڑی رہے یا حال، احوال اردو، کیفیت، اہمیت، دروداد۔ اردو۔ ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔

طرح۔ (بفتح) لگانا، انراج، تقریر، سننا، خارج کرنا، نکالنا (کرنا کے ساتھ) فقرہ آدھ میں سے تہہ۔ (بفتح) پانی باقی رہے۔ (بفتح) سننے میں بالفتح ہی۔ (نور اللغات) قولہ فیصلے۔ ان معنی میں بولتے اس جگہ نکالنے گنا کے وغیرہ ہوتے ہیں۔

طرح۔ (بفتح) انداز۔ فارسی، فصیح، راجح

اس طرح سے آئے وہ سبک بال معنی سمجھے۔ یہ ہیں کا بیان اعمال قولہ فیصلے۔ انہیں معنی میں بسکون حرف دوم بھی مستقل ہو۔

ہیں آدھ تیر کل بھاگئی طرح اس میں مجنوں کا سب پاگئی صاحب نوں لغات نے لکھا ہو کہ بعض فحش لکھنے سے استعمال طرح کے بعد غلام فصاحت سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ ترکیب مستند شعرا کے کام میں موجود ہو۔

تھیلے جو اپنے دست نگار سے دیکھا ہو یا قوت کی طرح سے ہر وہ خوش آب سرخ اور ایک مستند اساتذہ کو چھوڑ کے اجماع فصیح لکھتے اس بات پر ہو کہ طرح سے نظم کیا جائے ہو اور یہ فصیح نہیں ہو۔

جس طرح سے بھلی کی صدا تار پہ دوڑے نہیں **طرح**۔ (بفتح) حالت، حرکت، جوتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلے۔ یہ لکھتے کہ زبان نہیں ہو۔ **طرح**۔ (بفتح) نقشہ۔ اردو میں بیکر گئی ہو یا اس طرح جہاں کی طرح کہان کی وضع کہان کی ادا کہان کی طرح **طرح**۔ (بفتح) مانند، مثل۔ اردو، مؤنث، فصیح، راجح۔

میری طرح بھی عورتا شان ہو کوئی یوں ہو کسی کا نرم میں گویا نہیں ہو (نور اللغات) قولہ فیصلے۔ انہیں معنی میں بسکون حرف دوم بھی ہو جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدہ کرتا نہیں منصفی سے کہ وہ تمہیں اعتبار ہوتا

اس کے ایک معنی ہیں 'طرب سے طریقے سے' صورت کے یوں تو خاک میں دل روٹن پہلا ہو گیا جس طرح پانی کنویں کا تہ میں تارا ہو گیا **طرح**۔ (بفتح) وہ مصرعہ بوزل قصیدہ سلام وغیرہ کہنے کے لیے مخصوص ہیں قافیہ کے ساتھ مقرر کر دیتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، راجح۔

محل صرف۔ بزم حسن کے ساتویں دور کی طرح بہت شگفتہ ہو بہت اچھے اچھے شعر نکلیں گے۔ قولہ فیصلے۔ بسکون حرف دوم بھی استعمال ہوتا ہو۔

منظور طرح سے اگر لفظ اشعار ہر سحر کو بنائے دیر یا کسی طرح کسی شاعر کی کہی ہوئی بوزل وغیرہ کے ردایہ قافیہ میں طبع آرائی بھی طرح ہو جیسے یہ غالب کی طرح میں سچاں شعروں کی غزل کہی ہو **طرح آرائی**۔ انداز اختیار کرنا کہ اس کا ڈھنگ سیکھنا۔ اردو، صرف، قریب بہ مترادف۔ و دو قدم چل نہ سکا اُس بے گار کی طرح سر رونے لاکھ آرائی قدرد بگو کی طرح قولہ فیصلے۔ بسکون دوم بھی ہو لیکن یہ بھی قریب بہ مترادف۔

طرح بطرح کا۔ (بفتح) رنگ، رنگ، انواع اقسام کا، نوع، بنوع۔ اردو، تابع فعل۔

(فرہنگ آصفیہ) قولہ فیصلے۔ (بفتح) اس محل پر طرح بولتے ہیں۔

طرح پر۔ (بفتح) طریقے، طریقے سے، انداز سے، مانند، مثل۔ اردو، فقرہ، قلیل الاستعمال

محکم صرف ہے۔ بیگم صاحب کو تاپ کہاں کہ یہ
حال نہیں اور خاموش ہو رہی ہے۔ یہ اور عورتوں
کی طرح پر طرح دے والی نہ تھیں۔ (سیرکھسار)
طرح پر طرح تھنا ہے۔ طرح میں غزل پڑھنا۔
اردو مصرعے، مہر ملک۔

یہ میتیں حضرت سحیحہ کے آگے نغمہ گیں میں نے
تیسرا باب طرح پڑھنے کو انھیں کے ساتھ بیٹھے میں
قول فیصلہ: اب طرح پڑھنا کے بجائے طرح
میں پڑھنا بولتے ہیں (پاؤں میں)
طرح پکڑنا: روش اختیار کرنا۔ اعدا
مردک۔

نکل آتے ہو گھر سے چاند سے یہ کیا طرح پڑی ۔
قیامت ہو رہے گل ایک دن اس کے سجدے میں
طرح دار ۔ وضع دار ، خوبصورت ، حسین
اردو ، صفت ، غیر فصیح ، راسخ ۔

محلہ جیفہ - ہمارے بار طرح دار میان آزادوں
 کہا کہ حضرت ہم غریب الوطن، آدمی ہیں ہمیں
 شرکائے جلسہ کی مختصر کیفیت سے آگاہ کیجئے۔
 (فسانہ آزاد)

طرح میں ڈالنا۔ طرح قرار دینا۔

اردو صورت، دہلی کی زبان۔
محلے صرف بد سب شاعر ہیں آکر تہ ہوتے
تھے، اپنے اپنے کلام سناتے تھے، مطلع اور مصرع
طرح میں ڈالتے تھے ہر شخص مطلع پر مطلع کہتا
مصرع پر مصرع لگا کر طبع آزمائی کرتا۔

(دہلیان ذوق مرتبہ آزاد)

طرح میں کہنا۔ طرح کے مقررہ کردہ مصرع

پر غزل یا قصیدہ یا سلام کہنا۔ اردو صرف قافیہ
محلے صرف اس طرح میں کہنا آسان بات نہیں ہے،
کہاں شعر کو آجائے گا۔

طرح کا نشانہ۔ طرح کا مصرع نہ شاعر

ردیف قافیہ کے ساتھ مصرع لکھنا تاکہ غزل
یا قصیدہ وغیرہ کہا جاسکے۔ اردو صورت
فصیح، راجک۔

محلے صرف اردو خدا بخشنے محمد مصائب بہا
میں، ادب کے مشاعروں کے لیے جو طرح لکھتا
تھے زیادہ تر اچھوتی ہوئی تھی۔

قولہ فیصلہ۔ اس کی جگہ میں کے ساتھ

زبانوں پر ہے۔ جیسے بادشاہ مختار زمین کا
بادشاہ ہے۔ طرح میں خوب نکالتا ہے (آب حیات)
اس کا لازم طرح نکلتا بھی زبانوں پر ہے جیسے
اس مرتبہ بزم صحنہ کے اکھڑیں دور کی طرح
ہمت مدد نکل ہو۔ اچھے اچھے شعریوں کے۔

طرح نو ڈالنا۔ نئی بنیاد رکھنا۔ اس کے

قریب بہ متروک۔

فتح کی ایک طرح نو ڈالی جہاد نفسی
مرجعہ صبر پر تاثیر زمین اللہ جہاد
طرح نہ دینا۔ مساحت نہ کرنا۔ اردو صورت

غیر فصیح، راجک۔

خوب اس کو تو آئے۔ اچھوتی لیتا

نہ بنا کہیں طرح نہ دینا

طرح ہونا۔ مقرر کی ہوئی طرح میں غزل

کہن جانا۔ اردو صورت، دہلی کی زبان۔

محلے صرف بد ایک پرانی غزل شاعر نصیر کے

نہ مانے میں طرح ہوئی تھی۔ اس پر اعتراض ہو

(دہلیان ذوق مرتبہ آزاد)

طرحی۔ مقررہ طرح میں سلام یا غزل یا قصیدہ

وغیرہ اردو صورت، فصیح، راجک۔

محلے صرف بد بزم حسن کی جانب سے ہر ماہ

طرحی قصیدہ ڈالی ہوتی ہے۔

طرحی مشاعرہ۔ وہ شاعر جس میں ہے

سے دی ہوئی طرح میں غزلیں پڑھیں جائیں۔ اردو

فصیح، راجک۔

قولہ فیصلہ۔ مقاصد کے لیے طرحی مقاصد

اور سالہ کے لیے طرحی سالہ الے ہیں۔ جیسے

۹ اور جولائی کا۔ حسن منصفی کی جانب سے

طرحی مقاصد ہر ماہ۔

طرحی (یا طرح) ہونا۔ دور کرنا۔ دہلی قلم یافتہ

لیختے کی زبان قلیں، اہل خیال۔

محلے صرف بد اردو۔ دیوان لکھنؤ ہر ماہ

جہاد جہاد زور پر ہے۔ انگریز اچھوتی صورت فکر و

طرح ہے۔

طرح۔ (فتح اول سکون دوم) ہونا، انداز

وضع، ڈھنگ، روش، طریقہ۔ طرحی، مقررہ

فصیح، راجک۔

قولہ فیصلہ۔ چھوڑ دینا اساتذہ نے ذکر

نظم کیا تو بعض نے ہنس دیا۔

دل میں جو یاد ہو چھوٹے یا بڑے

(نوشہ) ہر طرح ہو نفس میں نسیم ہزار کی

(ذکر) یہ قصہ بکھیرا تو تمام ہوا، مطلب دل کا بیا

ہو سب سے جدا تقریر کا طرح ہو نیا عنوان ہو

فرمایے کب تک صبر کریں۔ (انسانے سرور)

دہلی کے اساتذہ میں بھی ذکر و تائید میں اختلاف

تھ۔

اس کی طرح لکھنا۔ صحت پر چھو

(نوشہ) جی ہی جانے ہو آہ صحت پر چھو

ذرا دل دکھا کے مت کہیں سے بڑھ گیا شاعر

(ذکر) چاک بڑ کا ہم کو طرح زور نہ آیا۔ وہ

موجودہ صحت میں ذکر لفظ کے ساتھ ذکر استعمال کرتے

ہیں جیسے ان کا طرح بیاں۔ اور نوشتہ لفظ لکھتے

نوشتہ استعمال کرتے ہیں جیسے ان کی طرح تائید

میں منکر و نوشتہ دونوں طرح سے استعمال کرتے ہیں

اور دونوں طرح صحیح ہے۔

طرح۔ انداز سخن، رنگ سخن۔ دہلی، فصیح، راجک

طرح ہونی سے ناگاہ تھے جب کہ لکھتا

تھا تو یہ ہر کہیں رنگ غزل لکھ دیا تقریر

قولہ فیصلہ۔ اس کا ایک صحت طرح بننا ہے

کیا بنا ہی طرح ہوں اسے لکھتا

طرح میں لادریا اپنے فن میں ہم

طرحی بیٹ، غزل، دہلی۔ (ذکر انشائیہ)

قولہ فیصلہ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طرحی۔ خوب نصیحت، یاد دہانی۔ اردو، نوشتہ

فصیح، راجک۔

زلزل کے مانند کنگ سے ترسے بیدار کی

طرحی بوشا لکھنؤ میں بھی شیک شیک لکھا

طرحی دھن لکھتے۔ اردو، فصیح، راجک۔

محکمہ معرفت... وائے حضور اس مثنوی کے چوتھے
میر کیا ہیں۔ اسے سبحان اللہ کیا عمدہ طرز پر
قول فیصلہ... اس کا ایک خاص صفت طرز رکھنا
ہو جس کے میں ہی گانے غزل یا سلام وغیرہ
کی دھن بنانا جیسے تاجدار کے اس غزل کی
جو طرز رکھی ہو وہ یہ نہیں ہو جو تم سنا رہے ہو وہ
بہت اچھی طرز ہو۔

طرز آزاد... (باضافت) ادا کرنے کا طریقہ
ادا کرنے کا انداز۔ فارسی ترکیب فصیح راج
سنتا ہوں بڑے فور سے افسانہ ہستی ہستی
کچھ خواب ہو کچھ اہل ہو کچھ طرز ادا ہو کچھ
طرز آزادانہ کسی کی نفس اتارنا انداز کھینا
کسی کی وضع اختیار کرنا۔ اردو صفت مثنوی
غیر فصیح راج۔

طرز بیان... بیان کا انداز و میان کرنے کا
عنوان، تقریر کا انداز۔ فارسی ترکیب فصیح راج
محکمہ صرف... آفتاب اللہ قلقل اس زمانے میں
نہایت ہیں۔ تاج میر و مغل کا نام اعلیٰ
خوب رویش کیا مثنوی فصاحت مثنوی وہ تصنیف
کہ کہ قلم توڑ دیے کیا صاف روز مرہ کیا طرز بیان
ہو کیا بول چال کیا زبان ہو۔ (فسانہ آزاد)
قول فیصلہ... اس محل پر طرز تقریر بھی بول چال
طرز تحریر... (باضافت) تحریر کا انداز،
طرز عبارت۔ فارسی ترکیب فصیح راج۔
محکمہ صرف... محمود حسین آزاد کی طرز تحریر ایسی
دلکش ہو کہ اس کا کتاب شروع کر کے چھوڑنے کو دل
نہیں چاہتا

طرز بنانا... دنیا سازی۔ فارسی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں تو کہتے ہیں کچھ ہوں شرماتا
طرز دنیا کچھ نہیں آتا (فریب مشق)
طرز سخن... مخصوص انداز شاوہ فارسی ترکیب
فصیح راج۔

محکمہ صرف... (باضافت) انداز و طرز
طرز سکھانا... طریقہ بنانا، انداز سکھانا
قاعدہ تعلیم کرنا۔ اردو صرف فصیح راج
مستی میں سکھائے اگر چھوٹے کی طرز
بچے ہمیشہ ابر سے مستی بجائے آب و دل
طرز عمل... کام کا طریقہ، انداز کار، فارسی
ترکیب، مذکر، فصیح راج۔

شرم شرم! اسے قوم پر طرز عمل چاہی نہیں
جو شہد حق جو تو سب کو ورنہ کچھ پروا نہیں
قول فیصلہ... طرز عمل اچھا ہو نا دیام نہ ہونا
طرز عمل اختیار کرنا وغیرہ اس کے صفت ہیں۔
جیسے سخاوت فرانس میں (جرمنی) بھی وہ طرز عمل
انتخاب کرتا جاتا ہو جو کسی زمانے میں فرانس کا تھا۔
(رسالہ اردوئے معلیٰ مل گریہ جولائی ۱۹۱۹ء)
طرز کلام... (باضافت) انداز گفتگو بات
کرنے کی انداز سخن۔ فارسی ترکیب فصیح راج
قول فیصلہ... اس محل پر طرز گفتگو میں بولتے ہیں
طرز کا کہ ایک مثنوی انداز شاوہ بھی ہیں۔

طرز معاشرت... رہنے سہنے کا طریقہ
مل جل کے رہنے کا انداز فارسی ترکیب مذکر
فصیح راج۔

محکمہ صرف... وہاں کی عورتیں یہاں کی لڑکیوں
سے ملیں تو کہیں کیا؟ وہ تو بالکل ان پر ٹھہرتی
ہیں اور راج طرز معاشرت مختلف ہے (فسانہ آزاد)
طرز نکالنا... انداز نکالنا۔ طریقہ ایجاد کرنا

اردو صرف فصیح راج۔
دانہ مجو بیاں ہو کیا کتنا
طرز سب سے جدا نکالنے پر
طرز نوکی... دنیا انداز۔ نیا طریقہ فارسی
ترکیب، مثنوی۔

محکمہ صرف... (باضافت) کام قابل اساد
ہو۔ بیکر وہ اصحاب جو طرز و طرز...
طراف... (الفتح اول دوم) جہاں سمت
راج۔ عربی مثنوی فصیح راج۔

رج کیا تھا جہاں اس نے وہ طرز کر کے تھی
بہتوں انوں کی اس فوج میں صفت کون سی تھی

قول فیصلہ... اس لفظ کی تذکرہ تانیف پر بحث
کرتے ہوئے مولف نے اور الفاظ نے لکھا ہے کہ یہ لفظ
مثنوی ہے۔ اگر اس لفظ کو مؤخر کر دو تو کہیں کے
قبل کی طرف اور اگر مقدم کر دو تو کہیں کے
کے آخری صفت طرز قبل کے اس میں فقیر
لفظی پائی جاتا ہو قدیم شکر نگاروں کے یہاں یہ
صورت بہت ملتی ہو۔ مگر موجودہ دور میں اس
صورت سے کوئی نہیں استعمال کرتا۔ اب عام طرز
طراف مثنوی ہی ہو۔ اس کی عربی صحیح اطراف
ہو جو اردو میں بھی مستعمل ہو مگر صحیح طراف ہو۔
اس سے قبل کو لوگ پہچانیں

طراف... (سراج نظم شد)
طراف... کنارہ عربی فصیح راج۔

محکمہ صرف... گاڑی آتا ہو۔ ایک طرف
ہو جاؤ۔ بیچ میں نہ چلو۔ (نورالشفات)
قول فیصلہ... مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا کہ
کہ یہ لفظ الفتح و او و سکون ہا و دونوں طرح
فارسی میں موجود ہو۔ لیکن اردو میں قانونی الفاظ

کے سوا کہیں سکون نہ رہیں پایا جائے مگر جو
دور میں قانونی الفاظ میں نہیں یہ لفظ سکون
دوم مستحق نہیں جو عربی میں طرف کے مترادف
معنی اور نہیں ہے بازو پیدا ہوا کسی چیز کا
مستحق یا مکر اگر اردو میں اس معنی میں رائج نہیں
فارسیوں نے مقابل اور حرکت کے معنی میں بھی
استعمال کیا ہے۔ ان معنی میں بھی یہ لفظ اردو
میں مستحق نہیں ہو۔

طرف بتا لفظ پاس پہنچ جانے داری
پاسداری اردو نوشتہ ادب کی زبان۔

نہ کہنے کے کسی کی طرف
وہ جس کی طرف حق اسی کی طرف
قولہ فیصلہ: لکھنؤ میں اس معنی میں طرف داری
بولتے ہیں۔

طرف اول: (باضافہ) فرق اول
یعنی مستقیم۔ فارسی ترکیب مذکور قانون
کی اصطلاح۔ (نورالغیاث)

قولہ فیصلہ: لکھنؤ میں عام طور سے طرف اول
کے بجائے فرق اول کہتے ہیں۔

طرفۃ الثمین: (بفتح اول و سکون ثانی)
ولیع سوم و منہم چارم، چشم زدن، لمحہ بھر
دم بھر ذرا سا دیر تک بھپکنے۔ عربی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قولہ فیصلہ: اس لفظ کے آخر میں ہفتہ میں
کا اضافہ کر کے بولتے ہیں یعنی طرفت میں
بکے معنی جوئے چشم زدن میں دم بھر میں

بفتح اول و سکون ثانی، بالکل مستحق نہیں۔
و ثمین یعنی میں صبح شب اس اپنی
سیرت کا وہ انداز آئے مجھے سیرت اب

بعض ناواقف حضرات طرفۃ الثمین کو بغیر اول
طرفۃ الثمین بولتے ہیں جو درست نہیں ہو۔

طرف ثانی: فرق ثانی، فرق مخالف
یعنی عکس، مذکور اصطلاح قانون قلیل استعمال
محل صرف: ایک موقع پر دونوں طرفوں میں اختلاف
کا رنگ بگڑا۔ استاد نے ایک فرقے کے لوگوں کو
حق بجانب دیکھ کر حق ثانی کے سرگردوں کو کھایا۔

مگر وہ اپنے جمعیت اور سازشوں کے گھنڈے میں
تھے نہ سمجھتے۔ (دیوان فوق مرتبہ آزاد)
قولہ فیصلہ: اب عام طور سے زیادہ
فرق ثانی یا فرق مخالف ہو۔

طرف دار: ساتھی، مددگار، حمایتی۔
اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: تیسہ سے چلے میں اٹھوں نے فری
پڑھی تو بعض اشخاص نے کچھ کچھ چوٹی میں
استاد مرحوم کے طرفدار کچھ کر شاہ صاحب کے
اشخاص سے ہوئی ہیں۔ (دیوان فوق مرتبہ آزاد)

قولہ فیصلہ: فارسی میں طرفدار یعنی بادشاہ
حاکم جاگیر دار زمین دار لیکن اس معنی میں اردو والے
نہیں استعمال کرتے۔ مددگار ساتھی وغیرہ کے معنی
میں بولتے ہیں۔ لہذا اس معنی میں یہ لفظ اردو میں
اصولاً فارسی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال صحیح نہیں
خدا معلوم آئینہ کیوں باضافہ نظر کیا۔

ہو جب سے وہ گل طرفدار غیر
مرے حق میں کانٹے ہی بویا کیا

اس کا صرف بنانے کے ساتھ (طرفدار بنانا) اور ہونا
یا ہر جگہ کے ساتھ (طرفدار ہونا) یا ہونا۔

ہم نہیں اس کے طرفدار بنے بیٹھے ہیں۔
میر۔ تم تو دونوں آئینہ کی طرح ہیں

بعض ناواقف حضرات طرفۃ الثمین کو بغیر اول
طرفۃ الثمین بولتے ہیں جو درست نہیں ہو۔

طرف ثانی: فرق ثانی، فرق مخالف
یعنی عکس، مذکور اصطلاح قانون قلیل استعمال
محل صرف: ایک موقع پر دونوں طرفوں میں اختلاف
کا رنگ بگڑا۔ استاد نے ایک فرقے کے لوگوں کو
حق بجانب دیکھ کر حق ثانی کے سرگردوں کو کھایا۔

مگر وہ اپنے جمعیت اور سازشوں کے گھنڈے میں
تھے نہ سمجھتے۔ (دیوان فوق مرتبہ آزاد)
قولہ فیصلہ: اب عام طور سے زیادہ
فرق ثانی یا فرق مخالف ہو۔

طرف دار: ساتھی، مددگار، حمایتی۔
اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: تیسہ سے چلے میں اٹھوں نے فری
پڑھی تو بعض اشخاص نے کچھ کچھ چوٹی میں
استاد مرحوم کے طرفدار کچھ کر شاہ صاحب کے
اشخاص سے ہوئی ہیں۔ (دیوان فوق مرتبہ آزاد)

سہنا کے ساتھ بھی باعتبار عمل سر نہ کرتے ہیں۔
دل ہوا تھا ہمارا تھا ہمارا لیکن
اس کے قابو میں رہا ان کا طرفدار یا شاگرد تھا

طرف داری: کسی کی حمایت پاس لفظ
پاسداری۔ اردو نوشتہ ادب کی زبان۔

محل صرف: وہ اہل تذکرہ کو چاہیے کہ شاہ
کا اہل حال بغیر رعایت و طرف داری کے نہیں
اور عداوت کا اظہار بھی تذکرہ نویس میں نہ
کریں۔ (سبحان الصفا صحت)

طرف داری کرنا: پاس داری کرنا لفظ
کرنا حمایت کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

تیرے میں ہلو میں بیٹھے دل بگڑیں شاہ شاہ
اٹھ گئے کہہ کر کون کس کی طرف داری کرے

طرف سے: جانب سے، موطن میں۔
اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف: تم شادی میں جا رہے ہو جہاں اپنی
طرف سے شربت پلاؤ دینا وہاں پانی روپے
ہماری طرف سے بھی دے دینا۔

طرف کرنا: طرف داری کرنا۔ اردو صرف
دل کی زبان۔

نہ کہنے کے کسی کی طرف
وہ جس کی طرف حق اسی کی طرف
قولہ فیصلہ: اس جگہ اہل لکھنؤ طرف داری کرنا
بولتے ہیں۔

طرف کی: (بالضم) خدشہ، محذو، خوف۔
فارسی نوشتہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طرفہ: جھلک، ایک بار آنکھ جھپکنے کا حرکت
پلک مارنا، کاوخت، چشم زدن، عربی نوشتہ۔

(نورالغیاث)

بعض ناواقف حضرات طرفۃ الثمین کو بغیر اول
طرفۃ الثمین بولتے ہیں جو درست نہیں ہو۔

طرف ثانی: فرق ثانی، فرق مخالف
یعنی عکس، مذکور اصطلاح قانون قلیل استعمال
محل صرف: ایک موقع پر دونوں طرفوں میں اختلاف
کا رنگ بگڑا۔ استاد نے ایک فرقے کے لوگوں کو
حق بجانب دیکھ کر حق ثانی کے سرگردوں کو کھایا۔

قولہ فیصلہ: طرفہ یعنی ترکیب کے ساتھ
راج جو تھانیں بولے۔

طرفہ: (بالعم) نیا عجیب اور نوکھا
عربی صفت فصیح راج۔

یہ بھی طرفہ ماجرا ہے کہ اس کو چاہتا ہوں
مجھے چاہئے جو جس سے بہت احتراز کرنا
طرفہ: عجیب بات۔

(فقہ) اور طرفہ تو یہ ہو کہ آپ جہاں تعین کرتے
ہیں معنی خستہ ہو جاتے ہیں۔ (غور اتفاقات)
قولہ فیصلہ: تھانیں بولے۔ طرفہ بات
بولے ہیں۔

طرفہ تر: بہت زیادہ عجیب۔ بہت نوکھا
عجیب تر۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کے لیے۔

فصلہ کر یہ نے تا خاطر طرفہ تر دکھلایا
شیر کے کوزے میں دریا بند کر دکھلایا
طرفہ تماشا: عجیب، غریب، تماشا، عربی
الفاظ فصیح راج۔

محکم صرف: جتنی جاتی ہو کے بھان کے خلاف

عدالت میں گواہی دے طرفہ تماشا۔
طرفہ شاگرد: کہ می دیکھ سیک استاد
عجب شاگرد ہو کہ استاد کو سبق پڑھاتا ہو اگر
کوئی شخص کسی اپنے سے زیادہ جاننے والے کو
کوئی بات بتائے تو یہ مصرع پڑھتے ہیں۔

رقم سنگ (مثال)

قولہ فیصلہ: یہ تعلیم یافتہ طبقے کا زبان
طرفہ کل پھولنا: (کنایت) تما بات ہونا
نیا شکوہ کہنا۔ اردو صرف فصیح راج۔

گلستان شہادت گاہ میں طرفہ گل چولا
بنایا شاخ گل تال نے اپنے دست پر خوشی

طرفہ ماجرا: عجیب واقعہ عجیب بات۔
فارسی ترکیب عربی الفاظ فصیح راج۔

محکم صرف: طرفہ ماجرا کہ یہ صاحب کے یہاں
پر راجا ہوا۔ (رسالہ اردو کے حق میں گزشتہ)

قولہ فیصلہ: ہونا کے ساتھ اس کا صفت ہو۔
یہ طرفہ ماجرا ہے قاتل کے سامنے
بیل پڑا تر چاہے بیل کے سامنے

طرفہ عجول: وہ چیز جو عجیب و غریب ابرا
ست مرکب ہو عربی، فکر، قلیل الاستعمال۔

طرفہ عجول: (طنزاً) عجیب آدمی نوک
آدمی۔ عربی الفاظ فصیح راج۔

محکم صرف: ہمارے حکیم صاحب بھی طرفہ عجول
ہیں ہر نفس کے نشے میں بہت سارے غمزدہ تھے ہیں۔

قولہ فیصلہ: منسوب اور طریق کے معنی میں بھی
استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: "آپ طرفہ عجول

ہیں۔ ایسے سب سالیان اور سب پورے سالی
کے سالی جو مد کی جو روچھیں بھی لکھتا ہو۔

(فشار آزاد)

احتم اور بے وقوف کا مفہوم بھی لکھتا ہو۔ جیسے
"تیسرا سنگ مرمر ہو یا دیگر صاحب تشریف لے

قاضی صاحب سے کہنا: "تو نیز سے کا ہو۔ حافض
نے طرفہ عجول کیا۔ بے گناہ کام میں نہ خون کیا۔

(شعبان سرور)

نہ دینے کے محل پر طرفہ عجول بھی کہا گیا ہو۔

واہ کیا کہنا ہمارا طرفہ عجول ہیں معنی
دوسرے میں قائم ہیں جب بنا پڑے تارویں

طرف ہونا: طرفہ ہونا کس طرف ہونا۔

کس جانب ہونا، کس کا طرفہ ہونا۔ اردو صرف
فصیح راج۔

نمونہ جو رتبار: منسوب اور منسوب
نہ ہوا میری طرف اور تشریف ہوا

طرفین: (مثنوی) دو طرفہ۔
عربی صفت فصیح راج۔

محکم صرف: یہ سلسلہ سخت ہو تقسیم ہو۔
بغیر تشریف کے نہ آتا مگر ہو۔

طرفین: (مثنوی) دو طرفہ۔
دو کوں جانب ہوا۔ (فشار آزاد)

استعمال صرف: طرفہ سے گریہوں کی بوجھ
بل اور ایک کولہ میں فوج میں آن کر چلا۔

(فشار آزاد)

قولہ فیصلہ: اس کا ایک مفہوم ہو
دھن کی بات کے لوگ۔ جیسے: "اور وہ رتبار

حسن و جمال کا شہرت ہو۔ آخر کامیاب رہیں
جو اقتدار کے ساتھ نسبت قرار پائے۔ پھر کیا تھا

ہر نفس کے تیار پاں ہونے لگیں۔ (فشار آزاد)
طرفین: (مثنوی) دو طرفہ۔

(فشار آزاد)

قولہ فیصلہ: یہ سن کر بان و حضور
طرفین: (مثنوی) دو طرفہ۔

رفیق کی جمع عربی۔ (مثنوی) دو طرفہ۔

طرف کے طرف اور طرف کے طرف

کچھ یاد دہراؤ۔ کچھ دوسرے کچھ

طرفین: (مثنوی) دو طرفہ۔

ہو جاؤ۔ عربی کلمہ مدکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روان جوڑی مع غلام جلد میں

ٹانگ طرفہ گویاں بلو میں (مثنوی) دو طرفہ۔

قولہ فیصلہ: عربی میں بفتح دل وقتہ ہوا ہے
کسور و ختم قلعہ آخر میں لیں راجہ لفظ

۱۔ ہر حاضر جمع کا صیغہ ہو یہ کلمہ عرب کے نقیب
سلاطین کے آگے کہتے ہوئے چلتے تھے۔
طرہ ۲: (جسم اول و فتح دوم مشدود) لبت
کاکل سر کے بل کھائے ہوئے بال (کنایہ)
محبوب کی کاکل چھید۔ عربی، ذکر قلیل الاصل
طرہ ۳: گیسو ترا طرہ مری دستار کا قد
گلش رخسار تیرا میرے سر پر گل فشاں (بلگرام)
قول فیصل: ان بل کھائے ہوئے بالوں کو
کہتے ہیں جو اکثر درویش ادھر ادھر چھوڑ لیتے ہیں
عرب میں اس کا اصل طرشت ہر جو حالت وقت
میں ٹوٹے ہو جاتی ہو اور لغوی سننی پیشانی کے
بال ہیں۔

طرہ ۴: پیش کے تاروں کا گچھا جو پگڑی یا
سیر کے اوپر لگاتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر
نسیج، راج۔

۵۔ طرہ جو مزین توگے میں بھی
کنگنا ہاتھ میں لیا ہو تو سر پر پہرا
طرہ ۶: مشداتے کا وہ پیر جو اوپر نکلا ہوا
کہتے ہیں۔ (فرہنگ اصغیر)

قول فیصل: اب ان معنوں میں قلیل استعمال
طرہ ۷: ٹوپ کا پھندا جو لٹکا رہتا ہو۔
(نور القفایات)

قول فیصل: عام طور کے پھیل یا پھندا
کہتے ہیں۔

طرہ ۸: پھولوں کی لڑیوں کا بنا ہوا گچھا جو
دولت کے کان کے پاس لٹکا رہتا ہو۔ اردو
نسیج، راج۔

۹۔ جال پھندا، دام۔ فارسی فرہنگ
قول فیصل: اب اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طرہ ۱۰: جانور کے سر کی چوٹی، کلفی، تاج۔
اردو، ذکر قلیل الاستعمال۔

۱۱۔ گل کو خوش رنگی میں نسبت رخ رنگیں نہیں
طرہ ۱۲: سنبھل کا ہو گیسو پریشان تیرا
طرہ ۱۳: گو شوارہ۔ (نور القفایات)

قول فیصل: اب اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
طرہ ۱۴: جنگ چسکی، (پنا پر حاکم کے ساتھ)
(نور القفایات)

قول فیصل: اب اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
طرہ ۱۵: بڑا وہ جنگ کا گھوٹ جو جنگ کا
پالہ پھینکے کے بعد چلتے ہیں۔ اردو، سڑک۔

۱۶۔ فیرست میں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں
کبھی طرہ ہو سبزی کا کبھی طرہ ہو افیوں کا
طرہ ۱۷: انکھی بات، عمدہ بات، خوبی، خیر
محمدی۔ اردو، نسیج، راج۔

۱۸۔ کوہ کو خوب نہیں تیرے قدر ازاد میں
شاخ کیا ہو سرو میں طرہ ہو کیا شمشاد
طرہ ۱۹: اس لفظ کا استعمال ہر اس چیز
کے لیے ہر جس میں شمع ہوں۔

۲۰۔ لٹک کر خاک پر گر جائیں گے شمشاد کے ٹپے
کو جس سے زلعہ سنبھل کو جس پر گئی ایک شمشاد
(نور القفایات)

قول فیصل: اب ہر قلیل استعمال ہو۔
طرہ ۲۱: ایک قسم کا سرخ و زرد پھول جو
ہندوستان میں اکثر ہوتا ہوا اس کو گل طرہ
کہتے ہیں۔ (نور القفایات)

قول فیصل: اب اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
طرہ ۲۲: مکات کا چھپا، طرہ ایوانی میں
کہتے ہیں۔ (نور القفایات)

۲۳۔ طرہ تابدار: زلعہ محبوب کے کتایہ ہو۔
فارسی، مذکر، قییم یافتہ طبع کی زبان قلیل استعمال
صلے صرف ہندوستان میں ہوتا ہے اور شول کے طرہ
تاہار کے قلیل میں غالباً ریز حق۔ (فسانہ آرا)

قول فیصل: نہ فارسی میں یہ سننی ہیں اردو میں
راج نہیں۔

طرہ ۲۴: ہا سبز تارک شافیں جو مدخت شمشاد
کے نکلے ہیں اور نیچے کی طرف نکلتی رہتی ہیں اور
ذکر قلیل الاستعمال۔

طرہ ۲۵: شمشاد دکھاتا ہو ترن زلفوں کو
لاؤ کرہ کہ ہیں اس کو ہر شانہ اچھا
قول فیصل: ان معنوں میں اس کا استعمال جمع
کے ساتھ نسبت زیادہ ہو۔

۲۶۔ آئے بوجہ پر عروسیاں چمن آئی بہار
کھنڈی بالیدہ ہوئی طرے پچھے شمشاد
طرہ ۲۷: بڑا کر سبقت لے جانے والا غالب
اردو۔ دلی کا زبان۔

۲۸۔ زاہد کا عمامہ ہو کر ہو شمع کی دشار
الہ دولوں پہ طرہ پھرا دین تر آج
طرہ ۲۹: ہر ایک چیز کا کنارہ۔ (فرہنگ اصغیر)

قول فیصل: اب اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
طرہ ۳۰: کوڑا، تار یا پانہ۔ (نور القفایات)
قول فیصل: اب اہل کھنڈ ان معنوں میں نہیں بولتے۔
طرہ ۳۱: ایک کھیل کا نام جسے ہندوستان میں
کوڑا ہو جمال شاہی جو کے کا تو ماروں کا کہتے
ہیں۔ (فرہنگ اصغیر)

قول فیصل: اب اہل کھنڈ نہیں بولتے۔
طرہ ۳۲: جنگ پنا۔ (نور القفایات)

قول فیصل: اب کوئی نہیں بولتا۔
طرہ ۳۳: تابدار: زلعہ محبوب کے کتایہ ہو۔
فارسی، مذکر، قییم یافتہ طبع کی زبان قلیل استعمال
صلے صرف ہندوستان میں ہوتا ہے اور شول کے طرہ
تاہار کے قلیل میں غالباً ریز حق۔ (فسانہ آرا)

طرہ ۳۴: تابدار: زلعہ محبوب کے کتایہ ہو۔
فارسی، مذکر، قییم یافتہ طبع کی زبان قلیل استعمال
صلے صرف ہندوستان میں ہوتا ہے اور شول کے طرہ
تاہار کے قلیل میں غالباً ریز حق۔ (فسانہ آرا)

۳۵۔ طرہ تابدار: زلعہ محبوب کے کتایہ ہو۔
فارسی، مذکر، قییم یافتہ طبع کی زبان قلیل استعمال
صلے صرف ہندوستان میں ہوتا ہے اور شول کے طرہ
تاہار کے قلیل میں غالباً ریز حق۔ (فسانہ آرا)

طرہ جمانا :- درمب جمانا، حکومت دیکھنا
دہلی کے عورتوں کے نہ ہانا۔

توہین چاہ میں ڈوبا ہوا بچہ کو جو پانی نہ دے دے اور

تو اس کا طرز نامی کچھ یہ تو طرہ ہوتی ہے۔
طرہ چڑھانا :- ہنگ پٹنا۔ (دور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل ہنگ نہیں بولتے۔
طرہ چڑھنا :- ہنگ پی جانا۔ اردو میں

مترک۔
محکم صرف :- ایک جانب طرہ چڑھ سب سے

کوڑی سونے کی پکڑ سبز بختوں کے لنگار
سبزی گھٹ رہی جو۔ (طلسم خوش بام)

طرہ دالان، **طرہ بام** :- پچھا۔ فارسی
مترک۔ (دور اللغات)

قول فیصلہ :- بکثرت کوئی نہیں بولتا۔
طرہ دستار :- پیش کے تاروں کا

پچھا جو پگڑی کے اوپر لگاتے ہیں۔ فارسی
مترک، فصیح، راسخ۔

سر چڑھاتے ہیں مرے دل کو حسین
اب بھی گل طرہ دستار ہو جلیل

طرہ شہرنگ :- (باضافہ) محبوبہ
کی کاکل تا بزلہ وسیہ رنگ۔ فارسی ترکیب

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محکم صرف :- کوئی اس شوخ و شنگ کے

طرہ شہرنگ دلیلہ المعراج کیوں سیر کرے
ہر کوئی سر و مختار۔ (فسانہ آزاد)

طرہ طرار :- (کنایت) معشوق کی کالیں
فارسی، مترک، قلیل الاستعمال۔

پچھ لیا رنگ نہ کہتا ہوں میں سبیل
چہ بہ یہ تیرے طرہ طرار کے ہیں

طرہ کرنا :- تیز کرنا، تپکانا، زریت دینا
اردو صرف، مترک۔

طرہ آئے جو حسن دل کو زارنے کیا
اندر میر گیسو سے سیر یارنے کیا

طرہ کرنا :- تازیانہ لگانا، کوڑا کرنا۔
(فرنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- اہل ہنگ نہیں بولتے۔
طرہ گل :- پھولوں کا گچھا جو دستار میں لگاتے

ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طرہ گل، **زینت**، **ستار**، **چبک**، **کیا**

غازن جیسے کہ رکھنا، مال و مانع
طرہ لگانا :- اسافہ کرنا۔ اردو صرف،

قلیل الاستعمال۔
شاد جی اس نے نقل میں کھائی نیم جانوں کے

لگایا باپکین میں اور طرہ گچھا ادائی کا
طرہ ہوتا :- بڑھ جانا، غالب ہو جانا،

سبقت لے جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

عرش کی زنجیر پر طرہ ہوا
نالہ دل کی رسائی دیکھئے

طرہ ہونا :- قاف ہونا۔ اردو صرف،
قلیل الاستعمال۔

سبزہ رنگوں کے عشق میں جو پوست
ہنگ نوشوں میں کیوں نہ طرہ ہو

قولہ فیصلہ :- اس کا ایک مفہوم بڑھ جانا
ہونا، جو دیر کے اسافہ کے ساتھ

کیونچہ پچانے ماحق کے دام میں پھنس جاتا ہے
طرہ ہر گردن کا دورا دوش سے زار ہے

طرہ ہونا :- بات پر حاشیہ چڑھنا۔ اردو
صرف، راسخ۔

صرف :- (دور اللغات)
قولہ فیصلہ :- اہل ہنگ نہیں بولتے

بولتے ہیں۔
طرہ ہونا :- اور غصہ ہونا، مزید قیامت

ہونا، زیادہ بات خراب ہونا، زیادہ سزا
کا سبب ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی

زبان۔
محکم صرف :- ہر راج بی نے کہا بھی میں دانش

یہ سمجھ ہوئے تھا کہ نالہ ہی ہو اور میں
اس قدر خوش تھا کہ بیان سے باہر لگ رہا تھا

آتا ہوں تو یوں ہی کھیت عورت اور میں
بھی طرہ ہوا کہ وہی چوڑیاں پہنے ہوئے باہر

نکل آیا۔ (سیر کہسار)
طرہ یہ کہ :- مزید ہر ان، علاوہ ہر ان، زیادہ

مزید۔ اردو راسخ۔
محکم صرف :- گل اپنے اپنے جو بن پر ہو گل

صبا کے توں پر اور طرہ یہ کہ چاند نے کھیت
کیا۔ (فسانہ آزاد)

قولہ فیصلہ :- اس فقرے کے ماقبل اور اس پر
کا اسافہ کر کے (اور اس پر طرہ یہ کہ) بھی متغی

ہر جیسے ایک بڑھی عورت آصف الدولہ کے وقت
کے چوڑیوں کا نوکر لے بھیجے۔ اسے لا حول

ولا قوہ۔ اور اس پر طرہ یہ کہ کال۔ پوچھا کہ
تم ہی نے چوڑیاں پچائی تھیں؟ اس نے کہا

جی ہاں ابھی دام بھی اپنے لئے دیکھ رہا ہوں
طرہ ہوتا بھی کہتے ہیں۔

کم نہ تھا دل کے لئے داغ جہاں تیرا
اس پر طرہ ہر تغافل طلال تیرا

طریق :- (تغافل) طلال تیرا۔ (مترک، راسخ)

ربک۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
طریق عشق میں ہو رہنا دل
پیر دل ہو، قبلہ دل، خدا دل
طریق: ۱۔ ریت، رسم، رواج، دستور،
قانون۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان،
قلیل الاستعمال۔

گھاس یوں بولی کہ اسے میر سے رفیق
کیا انوکھا اس جہاں کا ہو طریق (گنجینہ ادب)
قول فیصلہ: زیادہ تر اس محل پر طریقہ مستعمل ہے۔
طریق: ۲۔ مذہب، شریعت۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم کیا کہیں کسی سے کیا ہو طریق اپنا
مذہب نہیں ہو کئی ملت نہیں ہو کئی
طریق: ۳۔ طور، طریق، ڈھنگ، عنوان۔
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرتب اکام میر کا کام سے غافل نہیں
اک طریق جستجو یہ درد مہجوری بھی ہو
طریق: ۴۔ قاعدہ، ترکیب۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سجرا لعل کے ہوتے تھے جو غرق
سکیتے تھے سب آکے وضع و طریق (ذو بیستین)
طریق: ۵۔ طرز، روش، چال۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اپنے مذہب میں ہوا کہ خرب طریق خلاص جنت
کچھ غرض کفر سے رکھتے ہیں خدا سلام سے کم ہوتا ہے
طریق الشمس: وہ دائرہ ہو جو زمین کے
دارائے آسمان سے منطبق کیا ہوا ہو اور آفتاب کا ان
مکر رہتا ہو نصف خط استوا کے شمال کی طرف
نصف جانب جنوب ہو۔ عربی، مذکر، افرنگ، مغرب

قول فیصلہ: عام سببیت نجوم کی اصطلاح ہو۔
طریق: ۶۔ (بفتح اول و یا سے معروف) طرز
ترکیب و باطن، ترکیب نفس۔ عربی، مؤنث، اصطلاح
علم لغت۔

نفس مانو وہ اصول ہیں جو ان کو پرکھیں
نہیں کہ فرق ہو پیر و شریعت اور طریقہ
قول فیصلہ: عربی میں اس کے ایک معنی راستہ،
اور مذہب کے بھی ہیں جیسے: پانچواں راستہ
معانی آپ کس طریقت میں ہیں۔

آداب از مخیم میر کی مومن کا فرم
من رسم این یارند از من مسافر: (قائد ازاد)
طریق عمل: کام کو انجام دینے کا طریقہ۔
عربی، اضافہ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل حضور: خاک کیا ہوا و طریق مل جو اندک طبعیت
اور تہذیب کے سلیس میں بخار کر رہا ہو۔ (رسالہ تہذیب و ثقافت)
قول فیصلہ: انجمن تہذیب میں طریق کار بھی جو اور
یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

طریقہ: ۷۔ (بفتح اول و یا سے معروف) طرز
انداز، طور۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
عربی، مذکر کے عشق کو دجنا لگا گیا
کچھ خود کشی طریقہ: اہل دفا زخا

قول فیصلہ: عربی میں طریقہ، اور طریقت، ایک
لفظ ہو۔ حالت وقت میں ات کو کا، سے بدل
لیتے ہیں کہ طریقہ ہو جاتا ہو۔ ظاہر ہو کہ دولہ
کے ساتھ بھی ایک ہی ہیں۔ لیکن فارسی میں جب
طریقیت بتاتے تو وقت کہتے ہیں تو اس سے
مونیوں کے مقرر کردہ اصطلاحی معنی مراد ہوتے ہیں
اور طرز و روش و حالت کے لیے طریقہ استعمال
کرتے ہیں۔

طریقہ: ۸۔ قاعدہ، ترکیب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج
چاہ کا نام جب آگ ہو کر جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو نہیں چاہیں کہ کون
قول فیصلہ: اس کے اردو صحیح قول کے ساتھ
طریقوں، اور اسے ہرگز کون سے بدل کے
طریقہ، رائج و فصیح ہو۔

دیدار کی طلب کے طریقوں سے بے خبر
دیدار کی طلب ہو تو پہلے نگاہ بانگ
طریقہ: ۹۔ وضع، مذہب۔ (نور اللغات)
قول فیصلہ: اہل گفت و گو میں نہیں بولتے۔

طریقہ: ۱۰۔ چاند کا برج مقرب کے قریب آنا
اصطلاح اہل نجوم۔ (نور اللغات)
طریقہ آنا: ازاد آنا، مذہب آنا، طریقہ
معلوم ہونا۔ اردو صورت، فصیح، رائج۔

محل صرف: تم بہت بد تمیز ہو ہرگز کوں سے
اس طرح کی آکھ کر کہتے ہو تم کو بات کرنے کا طریقہ
ہیں آنا۔

طریقہ بتانا: کسی کام کے کرنے کا ڈھنگ
بتانا، ترکیب بتانا، قاعدہ سمجھانا، عنوان بتانا۔
اردو صورت، فصیح، رائج۔

چاہ کا نام جب آگ ہو کر جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو نہیں چاہیں کہ کون
طریقہ بدلنا: عنوان بدلنا، روش بدلنا
انداز بدلنا۔ اردو صورت، فصیح، رائج۔

محل صرف: موجودہ طریقہ تعلیم کو بدلنا بہت
منزوری ہو۔ اس لیے کہ اس طریقہ تعلیم میں بہت
خامیاں ہیں۔
قول فیصلہ: اس محل پر طریقہ پھولنا بھی
مستعمل ہو۔ جیسے: تم جب بھی کسی سے بات کہتے ہو

اپنے تو ذرا بکری لیتے ہو۔ تم اپنا یہ طریقہ چھوڑ دو اس لئے کہ یہ بدترین ہے۔

طریقہ نکالنا۔ انداز اختیار کرنا۔ روش اختیار کرنا۔ اردو صرفت خوردقوں کی زبان۔ محلے صوف۔ گھر گھر سے ہنسی ٹھٹھکیا کرتے ہو اور بیوی سے کبھی ہنس کے بات نہیں کرتے تم نے یہ کون سا طریقہ نکالا ہو۔

قولہ فیصلہ۔ اس میں ہی یہ طریقہ ہونا چاہیے ہوتے ہیں جیسے تمہارا یہ کون سا طریقہ ہو کہ جس سے بھی قرعہ لیا پھر دینے کا نام نہیں لیتے۔

طریقے سے۔ انداز سے۔ عنوان سے۔ طرح سے۔ اردو صرفت غیر فصیح، راجا۔ محلے سرفہ۔ تم نے ہم سے وعدہ کیا ہو کسی نہ کسی طریقے سے ہمارا کام انجام دیو۔ **قولہ فیصلہ**۔ طریقے سے بات چیت کرنا۔ طریقے سے گفتگو کرنا، طریقے سے ملنا و فیرو

بھی زبانوں پر ہو۔

طرے کا حال۔ ایک قسم کا حال جو غور و فکر کا مستحق نہیں۔ اردو سڑوک۔

شامت ہو آنی کہتی ہو تو مجھ سے تو بہار حبیب وہ حال ڈالوں طرے کا تم سے کڑی نہیں جان سکتا **طشت**۔ (بالفتح) قسط، قال، لکن، ہاتھ دھونے کا ظرف۔ عربی، خذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

عذر۔ نوشاہ کیا طشت میں کہ کر سہرا شیر **قولہ فیصلہ**۔ صاحب تشریح الانشائے عجا ہے۔

”مجھ عربی طشت“ ہو جو ستر پہلے جس کا مادہ ”طس“ ہو۔ فارسیوں کے یہاں طشت، بشین، شوق و شت، بتا رہیں ستر ہو۔

طشت۔ وہ ظرف جس میں انگلی زمانے میں شاکر خونی مجرم کو قتل کرنے اور اس کے اپنے طشت دھک دیتے تھے تاکہ خود زمین پر نہ گرے۔ فارسی، خذکر، متروک۔

قتل میں بند کیا قاتل کہ گایا نصیب اپنے جاتا ہوں میں خود طشت اور شوق کبت

طشت۔ پینا نہ ہونے کا سبب۔ اردو، خذکر، خذکر خذکر خذکر خذکر۔ اس کا صرف اتفاقاً، لگانا، بڑک

طشت از بام کرنا۔ کسی کو برائی کے ساتھ شہر سے دینا، رسوا کرنا، راز فاش کرنا۔ اردو، نصیح، راجا۔

طے کرے پر کیوں جام کشی کہ آپ کو طشت بام۔ **قولہ فیصلہ**۔ یہ صرف فارسی طشت از بام افتاد (یا) افتادہ سے لیا گیا ہو۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہی ہو۔

بڑھتے بڑھتے ہوا یہ انجام

سب راز نہاں تھا طشت از بام

طشت چوکی۔ وہ چوک جس پر بیٹے کے چائے پھرتے اور اس کے نیچے ایک مٹی ظرف لٹکی کی شکل رکھا جاتا ہو۔ امیروں کے ہاں، گڑ اور غریبوں کے ہاں پیادہ یا زچہ خانے میں اس کا کام پڑتا ہو۔ (طرسنگ، صفحہ)

قولہ فیصلہ۔ اہل کتب نہیں بولتے۔

طشتری۔ (بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم) چھوٹی مٹائی، چھوٹی پلیٹ۔ اردو، مٹوٹ، راجا۔

قولہ فیصلہ۔ اس کا رسم خطاطی سے ملتا ہے جو گڑ جوہر دوم میں تلمے قرشت سے بھی کھینچے گئے ہیں۔

طشتری لکھنا۔ عامل حسینی کی طشتری پر

ذاتی ک آتیں اور دعائیں رخصت سے کچھ کر دیتے ہیں اس طشتری کو دھو کر پی بیٹھتے دوڑ پڑھتا ہو اور مختلف امراض دور ہوتے ہیں۔ اردو صرفت، ادھل کی زبان۔

محلے صوف۔ تمہارے دادا جان خدا جنت نصیب کرے ہر روز صبح کو طشتری نکھو دیا کرتے تھے مگر دودھ کچھ ایسی گڈی کا سوکھا تھا کہ پھر نہ اترتا نہ اترتا۔ (توبۃ النصوح)

قولہ فیصلہ۔ کھنویں عام طور سے طشتری نکھنا زبانوں پر نہیں ہو کبھی کبھی حسینی کی پلیٹ پر دو لوگ زعفران سے آتیں اور دعائیں لکھتے ہیں جو بطور صرت طشتری یا پلیٹ نکھارا جاتا نہیں ہو۔ **طعام**۔ (بفتح اول و دوم) کھانا۔ عربی، نصیح، راجا۔

نہ وقت سے پتہ بھرنا ہوا **ساختہ جیب طعام آتا ہو**

قولہ فیصلہ۔ اس کے دو خاص صفت ہیں طعنا نوش سرتا (فرمانا) یا طعام تناول فرمانا (کرنا)

جیسے ”سپاہی اس وقتے ماش کی دال بگھار رہا تھا اس کی خوشبو سے بادشاہ ایسے خوش ہوئے کہ فوراً حکم دیا کہ دسترخوان پر یہ ہنڈیا چن دی جائے جب طعام تناول فرمانے لگے۔ تو حکم ہوا کہ اس سپاہی کو پلاؤ کی یہ قاب سے دوہ (سیر کہلاو) عربی میں گیوں اور کھانے کی ہر چیز کو طعام کہتے ہیں۔ اردو میں پکے ہوئے کھانے کو طعام کہتے ہیں۔

طعنا بھی۔ باورچی۔ فارسی، خذکر، متروک۔

محلے صوف۔ اس طعنا بھی بچے کی خوش قسمتی کو تو دیکھو کہاں جا کے شیا لڑایا ہو۔ (فسانہ آشاو)

قولہ فیصلہ۔ اب باورچی ہی کہتے ہیں طعنا بھی

معنی میں کوئی نہیں ہوتا۔
صوم : کھانے کی چیزیں۔ اور بزرگ
 کیا حرامیں طعام ہو یہ طیبہ
 حاشیہ سکول ۵ جو وہ مرید
قول فیصل : سودا کے ترکیب کے ساتھ
 کیا جو ترکیب غری فارسی لغت میں یہ لغت میں
 لہذا اردو کھانا پڑا۔ اگر کسی لغت میں من جائے گا
 تو میں اپنا یہ فیصلہ بدل دوں گا۔
طعم : (عربی بالفہم چکنا) : (فتح ذال) ذائقہ
 مزہ، لذت، عربی، مذکر،
 (فقرہ) : یہ چل بہ طعم ہو۔ (لور اللغات)
قول فیصل : صاحب لور اللغات نے مثال میں
 طعم لکھا ہے۔ مگر اصل کلمہ بہ مزہ ہی ہوتا ہے۔
طعم : طعام، خوش، خوردنی و طعمہ مزہ عربی
 مذکر۔
قول فیصل : اردو سے اس کا کوئی قلم نہیں۔
طعم : (بالضم) : لغت نوالہ عربی، مذکر،
 تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔
 تن پہ ہوتی نہ رہی زانگ کلاں کا طعم
 وہاں کب میں تجھے اسے تیرے قلم یاد آیا
قول فیصل : ہونا کہ ساتھ اس کا صحت ہو۔
 اس کے کچھ کو اور کھانے کو کیا کہتے ہیں۔ اس
 کلمہ میں سب سے پہلے نام پر ایک شیر مرقہ لائنیں
طعمہ : رزق، کھانا، روزی۔ عربی، مذکر
 تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان، قلیل الاستعمال۔
طعمہ : شکاری پرندوں کا کھانا۔ عربی،
 مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔
 اس ماہر کے عشق میں جلیا ہوں شعلہ ساں
 میرا ہر ایک عضو ہو علمہ چکور کا شیر

طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر،
 انجمن باطنی عربی، مذکر، جمع، راجح۔
 کون تھا اس جگہ سوا میرے
 طعم کی تم نے اسے جو اہم پر
قول فیصل : دلی میں طعم، مذکر ہو۔
 زخم سونے سے بچہ پر چارہ ہوں کا ہو طعم
 غیر طعم ہو اذیت زخم سوزن میں نہیں
 بل میں طعم کے معنی میں کسی کو پڑا کہنا۔
طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر، قلیل استعمال
 کچھ کام اور مذکر لفظ اس کے جیہ کی لغت میں
 حق ان کی طعم نیز مشکل کشا کی طعم
طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر،
 لذت، لذت، عربی، مذکر، اردو صرف عورتوں
 کی زبان۔
 محلے عرف : بے صاحب کی بیوی کو نہ معلوم
 کہ سے کیوں ملن ہو۔ جب دیکھتی ہیں طعم تروڑ کی
 باتیں شروع کر دیتی ہیں۔
قول فیصل : نوک لور اللغات کے یہ بات بڑی
 حد تک قریب قیاس ہو کہ طعم تروڑ میں تروڑ
 طعم کی گردن ہوں شک ہو۔ ایک بات قابل غماز
 ہو کہ طعم تروڑ کا بایں زبانوں پر جو معنی ہے
 تروڑ غیر باتوں کی قیاس کے نہیں ہوتے۔
طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر،
 طعمہ، لذت، عربی، مذکر، طعمہ، لذت، عربی،
 کی زبان۔
 میں تروڑ کو نہیں دیکھا میرے دل میں چھڑنے پر
 یہ طعمہ کچھ مجھ میں ہے کہ انہی کو کیا کر
قول فیصل : تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان
 طعم و تشنگی ہوتا ہے جیسے صاحبان ہنر

طعم و تشنگی کو برا سمجھتے ہیں : معنی کھنوی سے
 اردو کے داو عا معنی کے ساتھ طعم اور تشنگی بھی
 کہا ہو۔
 کڑی آرا سے جو کچھ ملے ہو اس کو مانے
 طعم اور تشنگی کی لہجہ پر چیاں کیوں نہ
طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر،
 طعمہ، لذت، عربی، مذکر، طعمہ، لذت، عربی،
 بھینکا۔
 قصہ کہتا تھا کسی ہندو شکر کا میروت
 وہ لگے کہ یہ طعم اپنے ہم پر توڑا (لور اللغات)
قول فیصل : اب کھنوی نہیں ہوتے۔
طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر،
 اردو صرف قلیل الاستعمال۔
 اک تو رنج حضرت مایہ
 دوسرے طعموں پر ہمسایہ
قول فیصل : اب اس محل پر لہجہ ہونا اردو
 ہوتے ہیں۔
طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر،
 اردو صرف جمع، راجح۔
 کون تھا اس جگہ سوا میرے
 طعم کی تم نے اسے جو اہم پر
طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر،
 اردو صرف قلیل استعمال۔
 محلے عرف : بے صاحب کی بیوی کو نہ معلوم
 کہ سے کیوں ملن ہو۔ جب دیکھتی ہیں طعم تروڑ کی
 باتیں شروع کر دیتی ہیں۔
قول فیصل : نوک لور اللغات کے یہ بات بڑی
 حد تک قریب قیاس ہو کہ طعم تروڑ میں تروڑ
 طعم کی گردن ہوں شک ہو۔ ایک بات قابل غماز
 ہو کہ طعم تروڑ کا بایں زبانوں پر جو معنی ہے
 تروڑ غیر باتوں کی قیاس کے نہیں ہوتے۔
طعم : (بالفتح) : طعمہ، لذت، عربی، مذکر،
 طعمہ، لذت، عربی، مذکر، طعمہ، لذت، عربی،
 کی زبان۔
 میں تروڑ کو نہیں دیکھا میرے دل میں چھڑنے پر
 یہ طعمہ کچھ مجھ میں ہے کہ انہی کو کیا کر
قول فیصل : تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان
 طعم و تشنگی ہوتا ہے جیسے صاحبان ہنر

نکر، فصیح، راجح۔

عزیز آشنا دوست سے تنگ ہو
تسل اسے طعنہ تنگ ہو (سیح خندان)
قولہ فیصلہ پہ اپنے کے ہوئے کسی احسان یا نیک
کو جتنا برا بنے طعنہ ہو۔ جیسے آپ کا طعنہ مجھ پر
میں معلوم ہوتا کیونکہ میرا رویاں رویاں آپ کا
احسان مند ہو۔

قولہ فیصلہ یہ عربی میں اس لفظ کی صورت انتہی
جس کے لغوی معنی ہیں ایک بار نیزہ مارنا اور پرا
بھلا کرنا۔

طعنہ تشنہ (طعن تشنہ کا بگاڑا ہوا ہے)
لغت طاعت برا بھلا۔ مذکر عورتوں کے لیے
(نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ کھنڈ کی دو تین طعنہ تشنہ بطور
میں بولیں بھینٹ جمع طعنہ تشنہ کہتی ہیں۔
طعنہ تشنہ دینا۔ برا بھلا کرنا، طاعت کرنا
میب نکالنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ۔ بھنڈ کی عورتیں بھنڈ واحد
طعنہ تشنہ دینا نہیں بولیں بھینٹ جمع طعنہ تشنہ
دینا بولتی ہیں۔

طعنہ تشنہ دینا۔ طاعت کرنا، برا بھلا کرنا، آواز
کرنا، احسان یا نیک کر کے اس کا ذکر کرنا، اردو
عورتوں کے زبان۔

ہم ترپ کر ہوئے ٹھنڈے ترے شجر کے طفیل
طعنہ تشنہ دینے دیا صبر و شکیبائی کا
قولہ فیصلہ۔ بھینٹ جمع طعنہ تشنہ دینا، زیادہ مستور

جیسے ہر اتوج معلوم ہوتا ہو کہ مجھ کو پیارے دن
ٹھنڈے دیتی ہیں کہ تم بڑھیا ہو۔ میں ضعیفی میں کھڑی
کیوں ہوں۔ (فسانہ آزاد)

دو بے مانگی کے مجھ دینے کے طعنہ
اب ورد قو آج کی لیل میں کہ پر
طعنہ زنی۔ آواز کہنے والا، پھر بازی
کرنے والا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، راجح
دیکھا ہو جو۔ رخ آب کا روشنی یہ ہو گیا
آئینہ فورشیہ پہ ہیں طعنہ زنی آنکھیں
قولہ فیصلہ۔ اس لفظ کے قبل۔ (فرہنگ آصفیہ)
کے ساتھ کوئی اسم یا ضمیر کے ہونا سمجھنا
صدی کرتے ہیں۔ جیسا کہ شعر جو بلا شعر کے دوسرے
مصرع سے ظاہر ہو۔

طعنہ زنی۔ عیب گیری، طعنہ دینا، پھر بازی
فارسی ترکیب صوت، فصیح، راجح۔
وہ اس کی سوچی کے کے چہرے پر صبر کرنا
پایا نہ رقیوں نے محل طعنہ زنی کا
قولہ فیصلہ۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہونا

کرنا، ہو۔
طعنہ مارنا۔ آواز کہنے، طعنہ زنی کرنا،
اردو صرف متوک۔

نار دل نے خوش فواں میں
طعنہ صوت ہزار پر مارا شاد کھنڈی
طعنہ ملنا، کسی کسی کے طعنہ دینا آواز

سنا، اردو صرف، قیاس، الاستعمال
حور کی خواہش پہ یہ طعنہ ملے
وہ کیا نیت ہو کیا اوقات ہو

طعنہ تشنہ۔ طعن تشنہ لغت طاعت
برا بھلا، پھر بھلا۔ اردو مذکر دہلی کے زبان
(فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ۔ موصوفہ بھلا، صفت نہ لفظ
اسی تشریح یوں کی ہو کہ ہنہ اگر ہندی قرار دیا

زبان۔

جائے تو اس کا کچھ پتہ آئے نہیں جاتا۔ اس کا
ملاوہ، لفظ کے ساتھ اس کا جو شہر بھی ہیں
دولت کرتا ہو کہ یہ بھی عربی ہو۔ چنانچہ تہن معنی
خوار و ذلیل و مقہور۔ یہاں معنی اہانت کرنا
و ذلیل و خوار اس سے ماخوذ ہو۔ میں معنی
میں غبتہ (دائے صدی) قد جس سے معنی

طعنہ مونا۔ (اپر کے ساتھ)۔ پھر بازی
آواز کہنا جانا۔ اردو صرف، فصیح، راجح۔
نال میرے لب پہ ناصح کہ زبان پر طعنہ

راہ کیا پر میں ہیں کیا پتہ ہو پھر نا جو
طعنہ پڑنا۔ کسی پر پھر بازی، کسی پر ہنہ
کے جانا، طعنہ آئینہ یا قیاس، اردو صرف

عورتوں کے زبان۔
محذوف ہونے مانگہ میں تانے کا ٹوٹا بھی
وہاں سے ساچن میں چاندی کی ٹپا آئی۔ دیکھ مینا

زندگی بہ سسرال واد کی دیکھ لے پڑی گئی
طعنہ تشنہ۔ برا بھلا کرنا، پھر بازی کرنا
اردو صرف، عورتوں کے زبان۔

محفلے مشرب ہزار تہ کہ یا رہنے لگتے دینا
شریت عورتوں کا شیوہ ہیں ہو مگر تم چھوٹی
قولہ فیصلہ۔ اس کا صرف دینا کے ساتھ (طعنہ)

تشنہ دینا، ہو۔
طعنہ سنا۔ برا بھلا کرنا، طعنہ دینا، طعن
تشنہ کی باتیں کرنا۔ اردو صرف، قیاس، الاستعمال

مرسد جانتے یہ کیوں کہ کوائے طعنہ مجھ سنا
کیا ایک جو زبان پہ یا سنا کی سرگور باقی
طعنہ سنا۔ (لازم) طعن تشنہ کی باتیں کرنا

طعن تشنہ کی باتیں سنا۔ اردو صرف، عورتوں کے
زبان۔

رگ سود، جنوں میں غول کو ترے تیر
نے طعنے زبان نیشتر سے دشمن پر کیا
طعنے مہنے دینا : یعنی کشینے کرنا، برا بھلا
کہنا۔ اردو محرف، عورتوں کی زبان (فرہنگ صغیر)
قول فصیل : یہ سرور و ہلاک عورتوں سے بھرتی
ترے منہ کی عورتیں بالکل نہیں دلتیں۔

طغرا : (بسم اور خط پیدہ میں
الحباب اور بادشہ ہوں کا نام لکھا جاتا ہے)
شاہی مہر شاہی خطاب جو اجلاس کے کام آتا
یا دیگر بادشاہی خط و کتابت میں درج ہو۔
ترک، سدرہ۔

مکرائی پر ہوا سیل سلیمان بہار
منش پیاں بن گیا طغرا سے فرماں بہار
قول فصیل : رقم ہونا اور کند ہونا وغیرہ
کے ساتھ اس کا صفت ہے۔

لورانی چہرہ پر ترے ابرو کے نقش سے
محراب بیت ابرو کا طغرا رقم ہوا
ہر گین دل پہ اسے شاہ جمال
کشد ہو طغرا تمہارے نام کا
صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا : ذکر بعض کاتبوں
کو ردی اور پچیدہ خط کہ جس میں بادشاہ کا
القباب اور نام خوب روشن لکھا ہوا ہو۔ جیسے
جلال الدین اکبر کا طغرا ان الفاظ سے لکھا
جہاں قیام سلطان الامجدی الاعظم
جلال الدین اکبر بادشاہ غازی
خط پیدہ جس میں بادشاہوں کا نام اور القاب
لکھا جاتا ہے اس کی کوئی قید نہیں۔ قرآن مجید کی
آیتیں اور سورہ یا احادیث پیرو اکثراً بھی
اگر پچیدہ شکل میں اور مخصوص انداز میں ہوں تو

ان کو بھی طغرا کہتے ہیں۔
طغرا : (کتابت) نشان، علامت (الذرائع)
قول فصیل : تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی دیتا ہے
طغرا کش : طغرا بنانے والا۔ طغرا لکھنے والا
فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

ج طغرا کش مقدمہ دفتر نجات
قول فصیل : طغرا کش کی جگہ طغرا نویس ہونا
پر زیادہ ہو۔

طغرا لنگار : طغرا بنانے والا۔ فارسی ترکیب
صفت، قلیل الاستعمال۔

ترے ہر خار طغرا لنگار میں یہ زور
جو کھینچے اک روش خط معنی و کبر
طغراے بدنامی : بدنامی کا نشان
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

خود ای خاص میں ہوں میں جو اسے سلطان شوق
ہا پائے طغراے بدنامی مرے منشور کو
طغراے بسم اللہ : بسم اللہ الرحمن الرحیم کا
پچیدہ انداز میں خوشخطی کے اصول سے لکھا فارسی
ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طغراے ندامت : ندامت کا نشان
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال
ساتھ کہ طرفوں کے کی بادکش تم نے عالم
صفت طغراے ندامت خط ساغر نہ ہوا
طغرل : سلجوق خاندان کے پہلے بادشاہ کا
نام جو سلطان سوردور سلطان محمود غزنوی کے
زمانے میں خراسانی پر قیام فرمایا تھا۔ ترک
ذکر۔

ننگ کے وارث کرو کیا نلکے نے
اب فریب طغرل و سحر کھلا

طغماج : (بالفتح) ترکستان کے ایک
شہر کا نام۔ ہندوستان و سراج یہ لفظ صحیح
طغماج (بقلم مہم برہمن) مقام۔

طغیان : (بالضم) حد سے غرورنا، سرکشی
زیادہ ظلم کرنا، بے انتہا گناہ کرنا، زیادہ
عرب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
حقا کے دھیان کر یہ ظلم یہ طغیان ہو گا
دل سا جو دوست ہر وہ جان خواہں ہو گا

قول فصیل : نازک سے فرق کے ساتھ اس کے
ایک معنی ہیں افزائش، فراوانی، جوش، افراط
مقام ہو نہ میری یہ خطاب آؤں جاؤں مسلم
کو تم ہونا نازک طغیان سے جو بہیم دل سے بدکار
اس لفظ کا صفت ہونا کے ساتھ (طغیان) نام ہے۔

جوں شمع اپنے دل پہ یہ لغیاں ہوا گ کا
نوک زبان سے دو دو نمایاں ہوا گ کا
طغیان : زلزلہ ہونا کہ تو تہی ہونا۔
کس۔ عرب لفظ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال
چاہنے والوں میں اس کے سوا کس نام دیگر منسلکی
جیسے ہر ہر ہر ہر طغیان محبت کی جو ایضاً اللہ

طغیانی : (بالضم) بوجہ، سیلاب، تاراج
دیر یا کاپڑھنا۔ فارسی، موت، فحش، راج
اٹھا آنا، بڑا ہل اور آشک کی طغیانی ہو
اسے غصہ و دھڑی، کشتی مری طوفانی ہو
قول فصیل : ہر ہر اور جانا و برون کے ساتھ
اس کا صفت ہے۔

محبت میں اک ایسا وقت ہر دل پر گزرتا ہو
کہ کشتی شک ہو جاتے ہیں طغیانی میں جاتی رہا کشتی
اردو میں طغیانی کی جگہ داغوں کے ساتھ بقیہ شجر

طفیلیوں پر جس کا استعمال کر کے ساتھ ہو۔
جاسکتے ضعف کے ہیں کو پچے میں اس کے ذوق
ہر باغی کا شکر کی طفیلیوں میں ہم

فارسیوں نے ہی لفظ طفیان میں اپنے معنی
زیادہ کر کے طفیلی بنالیا۔ عربی میں طفیان کے
معنی ہیں حد سے گزر جانا (مجازاً) زیادتی
ظلم سرکشی پانی کا موم میں مارنا، خون کا جو قریب
طفیلی پر آنا۔ دریا میں پانی بڑھنا
دریا بارش پر آنا۔ اردو مصرعہ فصیح راج
آئے طوفان جو ترسے قبر کا طفیلی پر ذوق
کشتی نوح میں آمد کو جو گرداب صفت
طفیلی ہونا۔ پانی میں تار طر ہونا۔

آنا۔ اردو مصرعہ فصیح راج
بغاوردن سے آنا اور ہوا۔ پانی
روں پانی سے تادریا اور دیا کو طفیلی
طفیل یا (کبر اول و سکون دوم) کا
بچہ۔ عربی مذکر فصیح راج

تکثر سے بہت سالہ ایک طفیل تو اس
اسے بڑا آ یا جو دو اکٹوں کو کھایا
قوالہ فیصلہ: شعر اسے متقدمین کم سن بچہ کا معنی
میں ہی نظم کرتے تھے۔

وہاں دیکھئے کسی طفیل پر ہی ہو
ارے دے دے دے دے دے دے دے دے
طفیل کی فارسی مع لفظان اور عربی جمع اطفال
ہی راج ہو۔

پیری میں عبث زندہ ہوئے مائل طفلان
کیوں آپ کو مفلون کیا ہر پیر جوان کا
مفلول: شیر خوار مدد دیتا بچہ
عربی فصیح راج

شہ زور اپنے زور میں آنا، قوت
وہ طفیل کیا کرے گا جو کشتیوں کے بچے
قوالہ فیصلہ: نوزائیدہ بچے پر بھی اس کا اطلاق
ہوتا ہو۔

یاد سے ہوتی زیادہ جو عدم میں
آ کے ہستی سے کوئی طفیل نہ گریاں ہوتا
طفیل: بچہ۔ (نور لفظیات)

قوالہ فیصلہ: بچہ میں اس کا بڑا بڑا
طفیل شک: بے شناخت، آفتو سے
مراد ہوتی ہو۔ فارسی ترکیب مذکر فصیح راج
بھٹانے وقت برفیلی انگوٹوں کے دل دل کو
خون دلاتے تھے۔ طفیل ایک رنگ لاتے تھے
قوالہ آزاد

طفیلان بین: بے شناخت، باغ کے
سبزے اور پھولوں کی ٹیوں سے گناہ ہو۔
فارسی مذکر۔
قوالہ فیصلہ: بامیر راج نہیں۔

طفیلانہ: بچہ۔ طفیل سے سنو یہ بچوں کا۔ فارسی
فصیح راج

جو کام کریں باہم رشتے ہیں بھرتے ہیں
ہیں انہیں اپنی ازبچہ طفیلانہ

قوالہ فیصلہ: ایک معنی ہیں بچوں کا سا بچہ
کی طرح جیسے یہ سن اور یہ طفیلانہ ترکیب شرم
نہیں آتی۔ تنہا مستحق نہیں ترکیب ہی کے ساتھ
بولتے ہیں جیسا کہ اوپر کی دونوں مثالوں

دبا دیکھ طفیلانہ: طفیلانہ ترکیب سے ظاہر ہو
بچوں کی سی باتوں کے معنی میں اطفالہ باقی
اور بچوں کا ساتھ ان کے معنی میں اطفالہ مزاج
ہی راج ہو۔

طفیل کتب نامی رود و ولے بزم شہ
در سے نہیں جاتا اگر اس کو لے جائے میں جب
سے کوئی کام چھڑا یا جاتا ہو تو یہ جلد بولتے
آئے۔ فارسی عید، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
۱۱۔ جنگ اشال

قوالہ فیصلہ: اس جملہ کو یوں ہی استعمال کرتے
ہیں "طفیل کتب نامی رود و ولے بزم شہ" گرسنگ
کی دبی شوہر کہ "طفیل کتب نامی رود و ولے بزم
کسی بندوستان میں گزرتی ہوئی لے جا کر کشتی
میں بٹھائے تو وہ بیچارہ سوائے اس کے کہ
کے گزرتی ہوئی لے جا کر کشتی اور بندہ لوگوں کی
نظر میں خفیہ ہو گیا کر سکتا ہے" (۱۱) لفظ

طفیل تسلی: بے شناخت، جھوٹی
کسی بن وار کو بچوں کی طرح بھانا۔ فارسی
ترکیب موت فصیح راج

قوالہ فیصلہ: بے صفیہ بچ طفیل تسلیا نسبت
زیادہ بولتے ہیں جیسے "آپ" کہے اب تک کیا
دے دیا ہو جواب دیں گے۔ خالی خولی کی باقی
کیجئے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ یہ طفیل تسلیاں کس
اور کو بھیجئے۔

طفیل خرد سال: کم و بچہ فارسی
مذکر فصیح راج

کیا قیامت کا جو شیلہ ہو طفیل خرد سال
ہر بات چیت کو ہوتا ہے بزرگ کا سوال
طفیل دبستان: بچہ، ناچھ، ناچھ بچہ

نواذیر: فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
تھے وہ طفیل دبستان کیا بہت خطہ ہوتا
جو شائے صورت حریفانہ آزاد کہ
قوالہ فیصلہ: اب زیادہ تر بچہ کتب کہتے ہیں

میں تھیں ہو گیا یا فارسی میں۔ ظاہر فارسی ہو کر نہ
 اے بی لقاے میں یہ حسن نہیں ملے۔ مولف نور اللغات
 اس لفظ کو وضاحت یوں دے "طفیل ایک
 کوئی شاعر کا نام تھا جو بغیر بلائے دعوت و تہم
 میں شریک ہوتا تھا۔ پھر اس کو کہنے لگے جو کسی کے
 ساتھ بغیر بلائے دعوت میں جائے۔ متاخرین
 طفیل کی جگہ "طفیل" ایک ایسی آخری اضافہ
 کر کے کہنے لگے۔ فارسیوں نے (مجازاً) سب
 وسیلہ ذریعہ توسط کے معنی میں استعمال کیا
 "طفیل" یہاں اس صفت میں۔ فارسی
 صفت۔ سلیس اور سہل۔

تازہ۔ پتھر میں سے نکالی طفیل اسکی شجر معوض
 سوکھتا ہرگز نہیں ہے طر سبز چاہ کا
 قولہ فیصلہ۔ اس محل پر زیادہ تر بے کے
 "نہ" وغیرہ عالم میر سے گناہوں کو بطفیل پتھر
 آل کو بخشن دے۔

طفیل سے بہ دولت، تصدق میں وسیلہ
 میں۔ اردو صفت، فصیح، راج۔
 محلہ صرف۔ انگری نے کہا سب آپ کے
 طفیل سے انجام بخیر ہوا۔ (مرآت الہوی)
 طفیل میں۔ بہ دولت، صدف میں تصدق
 میں۔ اردو صفت، فصیح، راج۔

محلہ صرف۔ بہ باورست انگریزوں کے
 "موت" تاہم کے طفیل میں غالب نے بھی "موت" کا نام
 طفیل سے (بہتم اول و فتح دوم) بغیر بلائے
 کسی کے ساتھ دعوت میں چلا جانے دانہ دور
 کے طفیل میں گزارہ کرنے والا فارسی صفت
 فصیح، راج۔

استخوان کہنے لگے یا رکے ساتھ آگے بڑھا۔
 یہ مناسب کہ طفیل بھی جو مہمانی میں اسیر
 طفیلیا۔ خوشامدی، طفیل۔ اردو مذکر
 غیر فصیح، راج۔
 محلہ صرف۔ اپنے کیا بچہ کو لٹایا سمجھا ہو جو
 بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ دعوت
 چلو۔ ہم بغیر بلائے کہیں نہیں جاتے۔
 قولہ فیصلہ۔ اس کی جمع طفیلیوں اور طفیلی
 زبانوں پر ہو۔

طرا (بالکسر) مضوناس پر مائش کرنے
 کی رفیق دوا، وہ دونوں جو بطور سناؤ قضیب
 اس لئے لگاتے ہیں کہ سستی اور کمزوری دور
 اور صحیح طبع پر استاد ل ہونے لگے سستی کا تل
 عربی، مذکر، اطلاق اصطلاح۔

محلہ صرف۔ حکیم صاحب نے کہا، وہ ان صاحب
 نے جلق بہت لگایا، جو جس کے نتیجے میں عضو خنجر
 کی رگیں خراب ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے کوئی طلاق
 بنوایے۔

قولہ فیصلہ۔ لگانا اور کھینچنا وغیرہ کے ساتھ
 اس کا صحت ہو۔ عربی میں طلاق دو معنی ہیں۔
 وہ چیز جس کو مائش کریں۔ لذت۔
 طلاق۔ ایک قیمت دھات، کہ اسونا، زرقاں
 فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حسینوں کی نہ جا صورت پر اسے دل
 یہ جانے پر طبع ہو طلاق کا شیر
 قولہ فیصلہ۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے
 مندرجہ بالا معنوں میں اس لفظ کو عربی لکھ ہی
 اور اس کو "ملا" کا معنی دیا، جو جو ہندی
 لکھتے ہیں "بچہ کہ ہندوستان کے راجہ سونے میں

فل کرو سونا داں کیا کرتے تھے۔ اہل عرب نے
 اس سونے کو بلا "سکر" طلاق بنایا اور زر کے
 معنی میں استعمال کرنے لگے ورنہ تلم "معنی زرہ"
 مولف نور اللغات نے ان کے معنی طبع اور

گلٹ میں لکھے ہیں جو اہل معنوں میں ہوتا ہے۔
 طلاق۔ (بہ روزی طلاق) اس میں طلاق
 کہ جمع۔ عہد مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 و طلاق یہ طلاق "اب" ہوتی ہو۔
 امانت کیجئے اس کی امانت ہو تو اس پر

طلاق و ذریعہ تیز پر طلاق کا نام ہو۔ فارسی
 صفت۔

قولہ فیصلہ۔ اب کوئی نہیں پڑا۔
 طلاق ساز یہ کیا کر۔ فارسی صفت، نور اللغات
 قولہ فیصلہ۔ معنوں میں زیادہ تر کیا کر ہی ہوئے ہیں۔

طلاق۔ (بالفتح) آزادگی یا روانی کا
 تیز زبان، فارسی، صفت۔ "آؤ ہنگ آصفیہ"
 قولہ فیصلہ۔ ان معنوں میں اردو میں آج بھی
 طلاق۔ عورت کا نکاح کی تہ سے

ازدود۔ شری آزاد ہونا عربی، نور اللغات
 کہ دنیا کو دن میں نے یہ طلاق
 رہتا اب مجھ میں اس میں فراق
 قولہ فیصلہ۔ مستعد میں نے اس لفظ کو مذکر بھی
 استعمال کیا ہو۔ جیسے محلے میں ایک چڑی رہتی
 تھی اس پر آپ عاشق ہوئے اور بیوی کو کہنا پڑا
 طلاق دے دیا۔ (نہ ازاد)

جہ دنیا کو طلاق اس شہر داں نے دیا ہو۔ قریب
 موجودہ دور میں تانیک کو ترجیح ہو۔
 طلاق۔ قسم سخت جو زلی و گھٹنے کی
 میں دوسرے کو دیتے ہیں خلا طلاق ہو جو تو سائے

تو ایسا کہ یعنی تری ماں پر حلاق جو اگر تو
اسے آکر جیسے مقابلہ کرے۔ اردو۔

افو ایک ہی وقت میں نہ ہو کر "تقداری
اور یہ سب کچھ ایک ہی وقت میں

خطراتی یا عین بداب صفت تشقی طلب قسم
 وہ خطراتی یا عین بداب صفت تشقی طلب قسم
 طرقت راجوہ سے لائنیں رہ جاتا ہر لہ
 انشاء پر فارغ تہ سیدہ مسئلہ حقہ

خلافت۔ (ایم جی ایل دور و دور) میں
تیز زبانی، چرب زبان، فصاحت و شجاعت بیان،
دل، سوتلے، خطرناک و طعنے کی زبان۔

وہ روزی رحمت تو بہ وقت دلوں کو بھیجے
دو دو دیو ایک ہوا مٹی پانی کی دھوا پائے
طافاٹ مٹا دے، اٹلے بے ہوشی

دیکھتے ہو کہ موت اپنے شوہر سے جتنی نہ ہو
اور یہ نہ ہو کہ اس کے دل میں اور مال دوسرے ہو

طلاق و نیاہ زوجہ سے خارج کرنا
ازدواج شرعیہ زوجہ سے قطع تعلقی کرنا۔ ازدواج

شیخ صاحب کے عقد میں دینا
آئی ہے کہ یہ دونوں اشیاء

اور جو کہ جو طلاق دینے کے بعد بھی اگر چاہے تو
بزدل کہ نہ اپنے دہرے دوبارہ رجوع کر سکتا ہے۔

الخاتمة في ترتيب المساجد في
البلاد المصرية
موسم الخريف في سنة ١٢٠٠

مونت۔ (اعظم اللغات)
قوات فیست، طاقا مصریح وہ اور حقیقتہ باب
سیرتہ ری ماسے۔

طریق آب آیم :- ۱. سافت - حرارت صفر
 ۲. پرنہ ہر لکڑا اشارے سے ہو - فارمہ ترکیب
 ۳. غلط دانی سے

قول فیصل: جب کوڑا اپنے زوہر کے
کلمہ کہے گا اترے بیٹھے میری مال کی بیٹھ

طلاق لینا:۔ (معدی) شریعت کی رو سے

صفت فصیح و راجح
چنانچہ لپٹی ہوں آج ہی میں طاق (مشتی)

میں میں شوہر و زہد جو دونوں کی رضا شافی ہو۔
فارسی ترکیب اصطلاح غلط تھی۔

طلاق مغلطی سے:۔ وہ طلاق جس میں مرد عورت کو اس وقت تک بچہ اپنے نکاح میں نہیں لوثا سکتا جب تک کوئی اور مرد اس سے نہ ہو

کر کے طلاق نہ دے جسے در فترہ اور سنت کی بنا پر
تقریر تہ نطق طلاق کہتے ہیں طلاق ہر باقی اور
فارسی ترکیب ... (لوسا لکھاتے)

فارسى ترکیب 'نذر' راجح۔
طلاکار :- وہ چیز جس پر طلائے نقش لگا
نمائے گئے ہوں جسے شمشیر طلا کا۔ فارسی ہفت

تعلیم یافتہ طبقے کا زبان ۔
یا قوت کے ہیں تمام اشجار
آغز

قول فصیل :- مولف نور اللغات نے طلبہ اہل
بہن انجمن حق میں درج کیا جو موجودہ دور میں
قابلِ ستائش ہیں۔

طماکاری :- سونے کے نقش جوڑا، سونے کا

خوشنما ہیں عمارتیں ساری
درود و یار پر ہوا کاری

بنائے والدہ خاں سے ترکیب مذکورہ (نور اللغات)
قول فصیح: زبانوں پر عام طور پر درج ساز

طلالے آفتاب: ہمدردی، کھنکھن، عذاب
 تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
 طلالے دشت افشا: ایک قسم کا شعر

دوب جانے والا نرم اور بیش قیمت سونا، فارس کے
 تعلیم یافتہ طبقے کے زبان۔
 قاتل کے زہری خنجر اس کے ہاتھ کا زہر چھان بھان

آم کو دیکھتا اگر ایک بار: پھیرک دیتا طلسم سے نہ
 رہا اس سے کہاں غالب
 قول بمیل: جس سے روئے اس سونے کا ایک تہ

کہا گیا کہ ہا قبول سے وہ جاتا تھا۔
طلایے ناب :- سند خالص، فارسی،
 نذر۔
قول فیصلہ :- غا طو سے زبانوں پر اس کے
طلای :- ایکسر اول، سونے کا سنہاڑی
 فارسی صفت فصیح راجح۔
 فردغ حسن دو چنداں ہوئی ہے یہ تجھ کو
 طلای ہوئی جو بازو کے سمیر تقویہ
طلای :- آفتاب کی صفت میں مستعمل ہو۔
 اردو فصیح راجح۔
 رگت مثال مہر طلای ہو جسم کی
 گل کی طرح جدا ترس ہا تھو کے زہنی برق
قول فیصلہ :- اس لفظ کا اطلاق زرد رنگ
 پر بھی ہوتا ہے۔
طلای رنگ :- سنہاڑی، ایک قسم کا
 زرد رنگ۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔
 کہوٹے ہیں طلای رنگ والے۔
 اس سونے کو بارہا کہا ہے
طلای :- ایکسر اول وقت ہما دم، حفاظت
 فوج جو رات کے وقت شہر لشکر کی حفاظت
 کرے۔ فارسی نذر، قلیل الاستعمال۔
 محل صاف :- طلایہ کے سواروں سے پوچھا کہ
 قلعہ میاں سے کس قدر فاصلے پر ہو سواروں نے
 کہا آدھ کوس۔ (نشانہ آزاد)
قول فیصلہ :- بسند نور اللغات عربی میں
 طلایہ سے۔ فارسیوں نے طلایہ کر لیا صاحب
 فرشتہ آصفیہ نے اس کی آٹھ طلایہ قرار دی
 جو کہ معنی لکھے ہیں افواج محافظہ لشکر یا
 سپاہیوں۔ ہیں جو معنی لکھ کے لشکر کی خبر لینے کو

اپنی فوج سے پیشتر روانہ ہوتے ہیں۔ اس کی جمع
 طلایہ ہو۔
طلایہ :- حفاظت دہتے کا وہ گشت جو رات کو
 ہوتا ہو۔ فارسی، نذر قلیل الاستعمال۔
 خیمے کا تلایہ کوئی کرتا تھا ونا ہو۔
 بیٹھا تھا کوئی دیوڑھی پہنیکے ہوئے زانو
طلایہ پھرنا :- رات کو پاپیوں کا گشت لگانا۔
 اردو صفت فصیح راجح۔
 ان سپاہیوں کی طرف سے شفقت کروں گی میں
 پھر کر طلایہ ان کی حفاظت کروں گی میں
طلایہ کرنا :- خوبھی گرد و کاش کو گشت کرنا۔
 اردو صفت، قلیل الاستعمال۔
 خیمہ کا طلایہ کوئی کرتا تھا ونا ہو۔
 بیٹھا تھا کوئی دیوڑھی پہنیکے ہوئے زانو
طلایہ ہونا :- چوک پہ ہونا، حفاظت کی
 خیال سے گشت کرنا۔ اردو صفت فصیح راجح۔
 بند کر راہ قضا فافل یہ کیا کرتا ہو حکم
 گرد خیمہ ہو طلایہ رات دن افواج
طلب :- (بفتح تین) تلاش، جستجو۔ عربی
 مؤنث، فصیح راجح۔
 بے دردی سے طے کیجئے راہ طلب یا رہ۔
 اس ٹوٹے پائے نہ کوئی پاؤں کا چھالا
طلب :- آرزو، چاہ، خواہش۔ عربی
 مؤنث، فصیح راجح۔
 دل اپنی طلب میں ساقی تھکے کے سوسطوب گیا
 در اسے یہ موتی نکلا تھا اور ابھی میں گرد و گداز
طلب :- درخواست، پتلا، عربی مؤنث، فصیح راجح۔
 دیکھتا ہوں میں تری ہنرمیں ہر ایک کا سنہا
 طلب ہے کہ انکراہ سے گنہگار کی طرف

طلب :- طلب کرنے والا، طلب کرنے والا۔
 کہنے یا پھینکے کہ پانچ۔
 محل صاف :- آرزو، خواہش۔
 میں آئی۔ وہ اندر سے ہنستے کھنستے کھنستے
 میں کیا بری چیز ہو اور یہ اچھی تو اور تم دھاتے
 ہیں۔
طلب :- بخود، خودی۔
 محل صاف :- کوہ صاحب کے یہاں سے کہی ہوئی
 آچکا ہو آپ کی طلب ہو اور آپ یہاں بیٹھیں۔
طلب :- بخود، خودی۔
 کے ساتھ (اردو)
قول فیصلہ :- عورتیں اس محل پر حضورا طلب
 بولتی ہیں۔
طلب :- امر کثرت میں، خواہاں، جو یا
 دھونڈنے والے۔ جیسے آرام طلب، خوراک طلب۔
 فارسی، فصیح راجح۔
 محل صاف :- یہ معاملہ درخت پر ہے۔
 تاؤں کا۔
طلب :- گواہ کرنے یا حاکم کرنے کی
 طلب۔ مؤنث۔
قول فیصلہ :- تھنوں میں کوئی نہیں ہوتا۔
طلب الكل :- کثرت، کثرت۔
 چیزوں کو حاصل کر لینے کی کوشش، چیزوں کے
 حصول کو خدا کر دیتی ہو۔ یعنی آدمی جب بے بسی
 چیزیں ایک ساتھ حاصل کرنا چاہتا ہو تو کوئی
 حاصل نہیں ہوتی۔ عربی مقولہ فیدر یا حہ شیعہ
 کی زبان۔
طلب :- (لیکون دوم) وہ۔ قریب کہ

وغیرہ کہ طلبی کی بابت یا پھر اسی کی خدمت کا حق سمجھ کے دی جاسے۔ اور دوسرے عدالت کے باشندے اسکا سے اہلکلام عدالت کی یہ تنخواہیں یہ جتنی کورٹ نہیں آتی ہوگا طلباء آتا ہو۔
قول فیصلہ۔ دنیا وغیرہ کے ساتھ اس کا سروہ ہو۔
عدالت کا خرچہ مار ڈالنا ہو۔ سب سے پہلے وکیل کو دیکھئے۔ پھر پیشکار کی منہ بھرائی کیجئے۔
گواہوں اور چہرہ امیوں کو اللہ بانہ دیکھئے۔

طلبا سے: سپاہیوں کا درخشاں یومیہ ارادہ
(فرہنگ آصفیہ)

تم نے اپنے لیے کھنڈر میں سے شیشیاں
طلب سمجھانا۔ (مستعدی اس فن سے اور چہیز
 ک ہوس پوری کرنا جس کا کھانا یا پینا عادت میں
 داخل ہو گیا ہو، خواہش کو رفع کرنا۔ اردو میں
 عوام اور عورتوں کی زبان۔)

محلاتے صرف :- اداک جیب میں جب تک پیسے
رہتے ہیں خوب دھکا دھک سگرتیں ڈالتے ہیں
جب پیسے ختم ہو جاتے ہیں تو طلب بھیانک کے لیے دھڑ
اڑھ مار دے مار دے پھرتے ہیں۔

قولہ فصیح ہے۔ اس کا لازم طلب مجباً نہیں ہوتا
پر یہ جیسے وہ جب تک تلے اور دوسرے شیا میں
نہ دیتے اور کہ طلب نہیں ہے۔

طلبِ محرمت و (بہ نسبت) نجائے یا
دینی کی طلب جو آدمی کو اردو سے قانون جو مقدمہ
جو حق شفعہ دائر ہے۔ (نور اللغات)

اتوا فیصلہ عام طور پر باقیوں پر نہیں ہوتا۔
مطلب وارے اداویہ کی کسی چیز کا خوش
یا تنخواہ دار اور دوا کے دیکر دیکر۔ (دراپنگ میڈی)
مطلب زور کرنا۔ استعمال میں ہے والی

نشاۃ حیر کے وقت پر نہ ملنے سے بہت بے چین
کے ساتھ اس کی خواہش ہونا۔ اردو صر سے عوام
اردو رتوں کی زبان۔

محکمہ صرف :- جب تک ان کو جیب میں پیسے
رہتے ہیں اور جھانک نہیں پھرتے جب ان کو
جیب خالی پھر جانی ہو اور طلب روز رقی ہو تو ہم
یاد آتے ہیں :-

طلب کرنا : ۱۔ بلانا۔ اردو میں بھی رائج
 کیا اشارہ نام غلام پرورد سے
 طلب کیا مجھے سرخدا کے دلبر نے
 طلب کرنا : ۲۔ مانگنا، چاہنا۔ آرزو کرنا۔
 اردو میں بھی رائج۔

طلب کری بھی تو کیا شے طلب کریا ہے شاید
 نہیں تو یہ نہیں اپنا دعا معلوم
 طلب کار اور خواہش مند جو یا چاہئے
 فارسی صفت، ضمیمہ، راجہ۔

جلد اسے سخت مجھ پر دینا سہلادیکھلا
موتوں میں زیارت کہ طلب کار کہیں
طلب کاری، خواہش، طلب، آرزو، قرار
سوز، نصیب، راج۔

و قاصد دشمنی رکھ کر حب دل کہ طلب گاری
بہت شکل ہر اس جنس عرامی کی خریداری
طلب نامہ یہ طبعیت بہت کم حاصل
ہونے کا سرکاری پروانہ (نور اقتدار)

قوله فیصل و ابن زنون چند یاد آورده است
در این مورد

فلسفہ :- (پہلے اول و دوم و سوم) علم کی
تحصیل کرنے والے بہت سے طالب علم بہت سے
خارج ہوئے۔ یہ بھی طالب علم کی جمع ہو رہی تھی۔

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلے صوفیہ۔ ایک صف میں کالج کے طلبہ بیٹھے
ساتھ اشارہ دیکھتے تھے۔ مسخرے نے طلبہ سے پوچھا:
تین دونوں؟ ایک طالب علم بول اٹھا: تین دونوں
دس۔ (فساد آزاد)

قولہ تفصیل :- طالب یعنی طالب علم کی جمع طلباء
بروزی آدم اکس جو تک صحیح ہیں۔ اس لیے کہ عربی
میں طلباء طلب کی جمع ہو اور طلب کے معنی ہیں
بہت ڈھونڈنے والا، جو کچھ فریگ آصفیہ نے
طالب کی جمع طلباء ہی لکھی ہو۔

عربی طلبہ کی اس طلبہ جو جو حالت و وقت میں
طلبہ پر جاتی ہو۔

طلب ہونا: یا خواہش ہونا، تمنا ہونا، آرزو
ہونا۔ اردو صرف 'فطیح' مانج۔

دیار کی طلب کے طریقوں سے بے خبر رہو
دیار کی طلب ہر قویٰ نے نگاہ ماتمک آزمودہ
قولہ فیصلہ :- بلاوا ہونا کے معنی میں جو کسی کے ساتھ
راج ہو، جیسے "اب بیان بیٹھے ہیں سرکار کے بیان
آپ کی طلب ہر؟"

طلب ہونا: اس نشہ آور شے کے استعمال
کی خواہش جس کا کھانا یا پینا عادت میں داخل
ہو اور صرغہ حوام کی زبان۔

محفل صوفیہ و صبیح صبح اللہ کا نام نہ رسول
پیغمبر سے کام نہ رام رام۔ چلے گئے دوکان پر
ڈال گئے داہا اچھی دلی مقرر کی ہے۔ اسی
ہی طلب ہے تو ایک کشتی کیوں نہیں گاڑ رکھتے

کہ رات بھر آگ ہو آگ رہے۔ (فساد آزار)

طلبی۔ (بفتح) پلڑا و طلب۔ فارسی کی

نصیحہ۔ راجا۔

قد فیصلہ عام طور سے زبانوں پر سکون نام
ہر چہ صحیح نہیں۔

طلسمی ہونا۔ جادو ہونا، بلایا جانا۔ اردو
صرف، فصیح، راج۔

محکمہ صوفیہ۔ تین دن سے دس کشتہ کے
وہاں سے طلسمی جو رہی ہو اور کپ اچھی تک
نہیں گئے۔

طلسمی (بکسر تین) جادو کا عجیب و غریب تپا
کاشا، وہ جادو، جادو جو وہی خیر و شر
یا پیر کیا جائے وہ صورت ہو سکتا ہے اور واقع
میں نہ ہو، شیر و خجالت کا عجیب و غریب تپا
جادو حیرت میں ڈالنے والا منظر یا بات یا
خبر، فصیح، راج۔

جادو ہر یا طلسم تمہاری زبان میں
تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے اعتبار نہ تھا
تو نے فیصلہ کر لیا، ساتھ ساتھ بات نہ کرے ایک
معاذ بہرہ، تو نے کہا بھی تھے یہ کبھی طلسم
سے ان کا تعلق نہیں۔ بھان میں کے تپا میں
وہ جھٹ بند ہوئی ہو۔

طلسمات۔ ایک تہ، حیرت میں ڈالنے
والا منظر یا بات، جادو، اردو، فصیح، راج۔
چند بارہ گئی دیکھا، طلسمات میں
آئینہ بن گئے، ہر کسٹ کو
تو نے فیصلہ کر لیا، ساتھ ساتھ بات نہ کرے ایک
معاذ بہرہ میں بطور مقدمہ متعلق ہو۔ بانو، اٹھنا
وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

پڑے کو قیقن کے دھول سے اٹھائے
ن میں اچھی کھانا جو طلسمات جہاں کا
طلسماتی، جادو کا (جائزہ) غنیمت کا

قیامت لا آفت کا۔ اردو صوفیہ عرفوں
کی زبان۔

محکمہ صرف۔ اسے ذرا اس (کے) حرکتیں تو
دیکھ کر کتنی شوق میں۔ بڑا طلسماتی لڑکا ہو۔

طلسمی بانو، جادو، طلسمی یا جادو کے
زور سے کہہ کر کسی بدنامی کرنا یا نیاں
میں نہ آئے ہو، جادو، کھلی ہوا
جانتے میں ڈالنے والے اور نہ کرنا
صرف، فصیح، راج۔

آساں نہیں ہو دام سے دنیا کے پھرنا
یہ ایک بڑے حکیم کا یا جادو طلسمی ہو
(جادو) محکمہ شاد فتح اللہ نے اپنے ایلو
علوم و غزنی کے طلسم بانو کہ ہر بات میں نکتہ اور
نکتے میں بانو کی پیدا کر۔ (دربار اکبری)
طلسمی بانو، جادو، جادو کے
زور سے کہہ کر کسی بدنامی کرنا یا نیاں
فصیح، راج۔

شیر، عجیب یہ طلسمی زبان
کہاں میں ہو یا زبان، راج، خندہ
طلسمی شکر۔ جادو کے ذریعہ تیار کر ہوئی
شے یا لفظ۔ جادو یا جادو کا جادو
بتلائے سحر، قاری ترکیب قلیل الاستعمال
جنوں میں جو تاملات لکھنا ہوں میں
طلسمی ہوں وہاں ہوں میں

طلسمی بانو، جادو، جادو کے ذریعہ
حیرت آجی، تیار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راج۔
خیر نے تہہ کی تو پڑا جو اس سے دل
طلسمی بانو، جادو، جادو کے
طلسمی توڑنا، جادو کا اثر ختم کرنا جادو کے

زور سے بنائی ہوئی چیز کہ شاید اردو صرف
فصیح، راج۔

زلف پر پہنچنے والے سنبل۔ جادو
تپا، جادو، طلسمی یا جادو کے
طلسمی توڑنا، جادو، جادو کے
راہ، فاش کرنا۔ جادو، جادو کے
سہل ہو گئے ہی وہ جادو، جادو کے
طلسمی جادو، جادو کے
طلسمی توڑنا، جادو، جادو کے
لس برداشت، جادو، جادو کے
سہل ہو گئے ہی وہ جادو، جادو کے

یہ تہہ کی ہو، جادو، جادو کے
طلسمی بانو، جادو، جادو کے
طلسمی توڑنا، جادو، جادو کے
راز، جادو، جادو کے
غنیہ کا مقدار، جادو، جادو کے
طلسمی بانو، جادو، جادو کے
طلسمی و کھانا، جادو، جادو کے
اردو صرف، فصیح، راج۔

طلسم تازہ دکھانا، جادو، جادو کے
کشدہ چہرے، جادو، جادو کے
طلسم کاری، جادو، جادو کے
قیل الاستعمال۔

محکمہ شکر۔ جادو، جادو کے
طلسمی بانو، جادو، جادو کے
طلسمی کھل جانا، جادو، جادو کے
حقیقت کا ظاہر ہو جانا۔ اردو صرف،
فصیح، راج۔

کھل جائیں خوب گاد جہاں کے طلسم
اٹھ جائے سچ سے جو یہ پردہ خیال کا قاسم
طلسمی ۔۔ (کبوتری) طلسم سے شوبہ جادو
بنا ہوا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلہ شرف۔ اول سے آخر تک اس طلسمی کھینچنے کی
میں نے دو بار میری۔ گردل سے نہ ہوا۔
تفرق تاہم قدم ہر کجا کوئی نگر
سرشار اس چلی کی کشد کہ جا این جا

د توحین نامہ ہمارا شاعرانہ مصنفہ پر وغیرہ
سودھن رضوی ادیب (دعوتِ مہم)
طلسمی چراغ ۔۔ وہ عجیب شکر کا چراغ جو بلا
کے، در سے جلے۔ اردو، مذکر۔

دماغ دل جل رہا ہو بے مدفن راسخ
طلسمی چراغ ہو کس کا (عظیم آبادی)
قولہ فیصلہ۔ لکھنؤ میں یہ ترکیب قلیل استعمال ہو
میں زبان ہوا جادو کا چراغ۔

طلسمی کا رخسانہ ۔۔ وہ مقام جہاں جیرہ میں
ڈالنے والے چیزیں کثرت سے ہوں عجیب و غریب مقام
میں فارسی، مختار، مذکر، فصیح، رائج۔

طلسمی کا رخسانہ قادیان پر کی نہ تھی
خوب تھا جو کچھ دیکھا، کائنات تھا (قصیدہ)
قولہ فیصلہ۔ دنیا سے ہی لکھتے ہو۔

طلسمی کا ۔۔ نہ اک بنا کے
نظم سے تپ رہا دھرتی دکھ کے (شام غنیمت)
طلسمی لوح ۔۔ جادو شکن تختی اور تختی
ہیں کو پاس رکھنے سے کس سا حواسِ خیر نہیں

ہوتا اور اس تختی میں یہ بھی فاضل ہوتی ہو کہ کسی
بتائے ہوئے طلسم کو توڑ سکتا ہو۔ (بجائے) طلسم
میں عالی لوح۔ عربی، مختار، مثنوی، فصیح، رائج۔

فکر کتب کیا ہو؟ گویا فکر ہفت اقلیم کی
اور طلسمی لوح اک تختی اللہ ہے جس کی
قولہ فیصلہ۔ داستان امیر حمزہ میں اس قسم کی تختی
کو جا بجا لوح طلسمی لکھا گیا ہو کہیں کہیں لوح طلسم
بھی لکھا ہوا ملتا ہوا تھا "لوح" بھی لکھا دیکھا ہو
طلسمی لوح کی ترکیب خاذ و ناز سے گزرتے ہو
نکر ہر حال یہ ترکیب بھی صحیح و فصیح ہو۔

طلعت ۔۔ (بفتح اول و سوم) ریشہ
پتہ ۔۔ فارسی، مؤنث، قید یافتہ طبع کے زبان۔

قولہ فیصلہ۔ حفظ طلعت کر لی ہو۔ عربی، عین
معنی ہیں۔ "نظرہ" و "یدار" منہ دیکھنا۔ فارسیوں نے
بطور معجزہ "چہرہ" صورت کے معنی میں استعمال
کیا۔ اردو میں بھی ایسی معنی میں مستعمل ہے۔ یہ لفظ
اردو میں کسی لفظ کے ساتھ ترکیب پاک کے استعمال میں
ہو۔ جیسے طلعتِ زیبا (حسین صورت) طلعتِ شہنشاہ
(منجور صورت)

جانبہ ماہ میں کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں
پھرتی ہو آنکھیں وہ طلعتِ زیبا تیرے
دیکھوں کلیم میں نے ایسا کون سا قصہ کیا تھا کہ
نہ کہ میرے طلعتِ شہنشاہ تک دیکھنا گواہ ہوئی۔
(توبہ الفصوح)

یہ لفظ کسی دوسرے لفظ کے آخر میں آئے غلیظت کا
فائدہ دیتا ہو جیسے ماہ طلعت (ماہ میں کا چہرہ چاہا
کی طرح چمکا ہو) ہر طلعت (دو میں کا چہرہ سونکھ
طرح دکھتا ہو) حور طلعت (وہ میں کا چہرہ حور کی
صورت سے مشابہ ہو)

ہر طلعت حور پیکر مشرق و مغرب
سیمر سیمیں طبع و سیم ساق و سیم تن (ابنِ بادشاہ)
طلعتِ زیبا بہ از خلعتِ زیبا۔ (میں)

صورت دیا کی پوشاک سے اچھی ہو۔ فارسی مثنوی
(فرہنگ اشعار)

قولہ فیصلہ۔ کہیں کہیں فارسی دان طبقہ برل میں
طلسمی ۔۔ (جسمِ آدل و داد معروف) آشکار ہو
فی ہر ہونا، روشن ہونا۔ عربی، مذکر، قلیل استعمال۔

مرا سیمہ ہو مشرق آفتاب داغ بجران کا
طلوع صبحِ حشر پاک ہو میرے گریبان کا
قولہ فیصلہ۔ اس لفظ کا اطلاق پانچ سو سال
شمارے کے نکلنے پر زیادہ ہوتا ہو۔

ع سے مشرق نظر آنے لگا سداں طلوع رشید
کرنا کے ساتھ "طلوع کرنا" اور ہونا کے ساتھ
"طلوع ہونا" اس کے صریح ہیں۔

پردہ افشا جو خیمہ گردوں پناہ کا
اک ہرج سے طلوع ہوا ہواہ کا
"خاتمہ" کلام میں عقل کے بخوبی سے سوال ہوا
کہ اس شاعر کا شمارہ جو سو سو سوال میں
آگیا ہو کہیں اور اقبال پر بھی طلوع کرے گا۔
(آپ حیات)

طلعت کے ۔۔ وہ لشکر جو فوج کے آگے آگے دشن کے
اترے کی بڑ و فیر اور دریافت کرنے کو جایا
کرتا ہو۔ شہزادہ لشکر کی محافظت کرنے والی سپاہ
عرب، مذکر۔
(تذکرہ اللغات)

قولہ فیصلہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان جو اردو
میں زیادہ تر اس کا ہم معنی انگریزی لفظ "سکاؤٹ" ہے
رائج ہو۔

طلیق ۔۔ (بفتح اول و کسب دوم) آزاد ہونا
عرب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ۔ طلیق ایوان اور طلیق انصاف کی
ترکیبوں سے زبان پر زیادہ ہو جیسے "قتال کو بھی

لینا آیا کہ زندہ لکھا گیا ہے۔ اگر ایک اہل حضور کو
مذہب علیین کی سیرد کھانے تو نکال مجھٹ پٹھان
دے دے۔ اور اسے ایک شاعریا دیان اور
طریق افسانہ کو جہاد لیا کہ مرثیہ موزوں کرے۔
(طالعہ کا نام)

طالع :- (بفتح اول قشیدہ دوم) پڑا
لاہی، نہایت حریف، بہت زیادہ طبع کرنے والا
عزیز، صیفہ مبالغہ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
محفل صرف :- آپ حریف کہ رہے ہیں، اہل طالع
کیے طالع! اتنا بڑا ان کی تو دنیا کے پردے پر

نہ ہو گا۔
طالعہ :- (بفتح اول ونون ثانیہ) وہ صفا
جو ہاتھ کے پنجے کو پھیلانے کے رخسار پر ماری جائے۔
تھپہ، پتھر، اردو، مذکر، فصیح، راجہ۔

ع سچوں پہ اٹھتا کہ لکھا ہے کوئی بدھ انیس
قولہ فیصلہ :- صاحب نہنگ آصفیہ نے اس کی
اصل تارے فوقان کے ساتھ تو پنج لکھی جو افسر تار
یوں کہ جو "توان" یعنی طاقت اور جہ "کل نسبت
سے مرکب ہو" اصولاً اس کا رسم الخط "تھا سچا" ہونا
چاہیے۔ لیکن عام طور سے طالعہ ہی لکھتے ہیں۔

طالعہ :- تھپڑا، ہوا کا تیز جھونکا۔ اردو
مذکر، فصیح، راجہ۔

وہ اس نوع پہ آفت کا طالعہ نہ لکھ گیا
قولہ فیصلہ :- اس کی صحیح اردو میں طالعہ
اور محل کے اعتبار سے طالعہوں کا راجہ ہو۔

یہ جہ طرہ پھر وہ اسی سمت پھر پڑا
انہا جہاں پروں کے طالعہوں سے گر پڑا
طالعہ :- پھان بڑھانے کے واسطے جو ہا
کی تھپکی دگاتے ہیں اسے بھی طالعہ کہتے ہیں۔ عورتوں

کی زبان :- (فرہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ :- عام طور سے زبانوں پر نہیں
طالعہ :- پھان بڑھانے کے واسطے جو
ہاتھ کی تھپکی دگاتے ہیں اس کو بھی طالعہ کہتے ہیں۔
عورتوں کی زبان :- (نور اللغات)

قولہ فیصلہ :- اہل کھنڈ نہیں بولتے۔

طالعہ :- دہائی طرف سے حریف کے کٹے پر
وار کرنا۔ اردو، فن سپہ گری کی اصطلاح۔

محفل صرف :- استاد محمد علی خاں چکیت پھر برا
بدن، لیکن گنگا ہاتھ میں آنے کی دیر تھی پرے کے
پرے دے کے دم میں صاف کر دیے۔ کرک کر طالعہ
کا تار ہاتھ لکھا تو حریف کا منہ پھر گیا۔ (طالعہ کا نام)
طالعہ اکٹھا :- طالعہ سے مارنے کا اشارہ
کرنا، طالعہ مارنے کے ارادے سے ہاتھ اٹھانا۔

اردو صرف، متروک۔

ع سچوں ہو اٹھتا تھا طالعہ کوئی بدھ انیس
طالعہ :- سچوڑنا :- تھپڑ مارنا۔ اردو صرف
متروک۔

غیچے نے لہ دہن کی جو اس نے نکل گئی شاد
باد بہار منہ پہ طالعہ سچوڑ کے (لکھنوی)

طالعہ جڑنا :- طالعہ مارنا، تھپڑ رسید
کرنا۔ اردو صرف، بانڈی زبان۔

محفل صرف :- کجوت بہت دیر سے گایاں دیے
جا رہے تھیں نے بھی ایسا طالعہ جڑا کہ بیٹا
باد کرتے ہو گئے۔

قولہ فیصلہ :- اس محل پر عوام زیادہ تر طالعہ
رید کرنا بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے غرض
معنی میں طالعہ بھی کرنا بھی لکھا ہے یہ بھی بڑا ہی
اور عوام کی زبان ہو۔

طالعہ دینا :- تھپڑ مارنا، طالعہ رسید
کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، راجہ۔

محفل صرف :- چپا ہے۔ دونوں کا ایک طالعہ
بیسس ملنے کے اندر چل جائے گی۔ ہم سے تڑا کہ
بولتا ہو کر

طالعہ کھانا :- تھپڑ کھانا کہ کرنا
کہ مار کھانا۔ اردو صرف، فصیح، راجہ۔

لڑے بھڑے ہوئے چوٹیں کڑی اٹھائے جو شاد
پڑے ہوئے ہیں طالعہ جڑا کہ لکھائے ہوئے (لکھنوی)
طالعہ کھینچ مارنا :- تھپڑ مارنا۔ اردو
دہلی کی زبان۔

محفل صرف :- اب کی تو نے اس طرح کی بات
سے نکال اور بے تامل میں تڑپے۔ طالعہ تیرے منہ
پر کھینچ ماروں گی۔ (توبہ، انصوح)

طالعہ لگانا :- ساٹھ مارا، تھپڑ مارنا
اردو صرف، غیر فصیح، راجہ۔

محفل صرف :- تمہاری سزا ہی اس کی اپنے آٹھ
اپنے منہ پر طالعہ لگاؤ۔

قولہ فیصلہ :- بصیفہ صحیح طالعہ لگانا بھی
بکثرت بولتے ہیں۔

طالعہ مارنا :- غصے میں بھر کے کسی کے رخسار
پر تھپڑ مارنا۔ اردو صرف، فصیح، راجہ۔

محفل صرف :- نور اس بات پر اتنے سے بچے کو
اس نوحہ کا طالعہ مار دیا کہ غریب بللا اٹھا
بڑا جلاؤ ہو کجوت۔

طالعہ سے مندرجہ رکھنا :- بے ساری
ہرنا، باوجود افلاس کے چہرے کی سرخی برقرار
رکھنا، مفاسی میں خوش رہنا۔ اردو صرف

دہلی کی زبان :- (فرہنگ آصفیہ)

تھاپنے کے بعد مال کرنا اور
مال کرنا اتنے دور سے چھوڑنا کہ مال کو
اندھوت فہر فہر ج۔

تو ان کے ساتھ سے سب خروانی غلام کرنا
یہ محرم کا ہے۔ مگر یہ سب جمع ہوا
منہ لے کر نا بول حال میں ہو۔

۱۔ اپنے دل میں کیا یہ خیال
۲۔ خود سے کرنا جو منہر اچانک
۳۔ اپنی حیثیت

موت غیبی یا ختمِ نبوت کی زبان
مواہرِ سیاح: عام فہرست طبعیہ و تاریخیہ

کی دانت سناحت علمی ۔۔ کیونکہ اس پر
ارباب مجرب و کاکا کوسہ نظر کنندہ درجہ
فوقہ اربعہ صنف ہوتا ۔ سامانہ ۔

... کہ میرا حق ہے ایک نوں کا جو انا ہوتا ہوں ...

الحق في الله الذي أراهم في الحق هو الله الواحد
الحق في الله الذي أراهم في الحق هو الله الواحد
الحق في الله الذي أراهم في الحق هو الله الواحد

طباطبائی (عظیم ہر وہ طائے حق شن و
تجربہ شوکت و حشم برادر دھوم و دھام - فارسی)

یہ اس مقام پر ہے جہاں پر ایک اور مقام ہے
یہ اس مقام پر ہے جہاں پر ایک اور مقام ہے
یہ اس مقام پر ہے جہاں پر ایک اور مقام ہے
یہ اس مقام پر ہے جہاں پر ایک اور مقام ہے

۱۔ بمعنی شہد (اور طراق) بمعنی خوش آواز ہے
زبانوں پر بقیع ہر دو طاقہ مقلی ہر جو صحیح لہ
جو سوتالے قلم و طراق بھی کہا ہر جو موجود

دور میں اشتغال نہیں کیا جاتا۔
 بیج کروں سواش بہراپنا میں بہرلم و طاق
 طمطم طاق بیج نہ دینگ، دون کی باتیں

فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 جو نہ کہتے تھے کہ بیجا ہو غرض تسلیم کرو
 محسرات اب آپ کا رد کیا ہوا

جانا اور مٹ جانا اسے ساتھ "طریقِ مست" جانا وغیرہ اس کے صحت ہیں۔
سب طریقہ کھس گئے۔

گھر آجہ کا قبول سے تیار ہو گیا
آج کے خواتین جمہور طمس ان کو تانبے کے ساتھ نظر
کیا ہے۔ عام طور سے تذکرہ کی کے ساتھ ہوا کو

کے ساتھ اس کا صوف بھی آپسٹن ہیں۔
 شتاہوں پہلوؤں میں طرقتیہ نام
 ان دم میں طرقتیہ نام کے نام

طی سقراقی۔ شانہ حق و حرم و عام۔
موت، تعلیم یافتہ طبی کے زبان۔
سب کو خیر تھی جو طیسقراقی کی

طالع بد (بفتحه) طالع نیز بکون دوم طالع بد
حرص و مری و نوتش و ضیح اما کد

کسی طرح سے الٹی وہ سیم پر مل جائے
یا یہ طبع حصولِ خود و نیاد
مولوی محمد اکرم شمس شاہزاد

قولہ فیصلہ نہ ثبوت اور سائنس نے اس کے ایک
معنی پر دادرخواست ہو گئے ہیں جو قصور میں رہے
ہیں۔

طبع خام به در باضافت ایسی تنه جو پوری
ہو سکے اسد چیز کی کہ نہ جس کا حصول نامکن ہو
تنہ ممال۔ وہی فارسی الفاظ فارسی ترکیباً

موتِ تعلیم یافتہ طبقہ کے زبان۔
 رہ گئی بخت و بے خوابی کے آنکھوں کے خیال
 وصال کی رات ہو لے اسی شمع خام کے صبح

جیسا کہ سچے وفا کیا طبع خام کریں

قوله فیصلہ یہ عام بول چال میں دشا کا طبع
دشا کا ہوس، ز ادو کی۔

طمع دنیا : دنیا، ترغیب دنیا، ہوس
حرص و آنزک : اورو صرف، تعلیم یافتہ طبقہ کا
زبانہ

محل صرف :- قول اول دشمن نے کسی لاکھ دیلی
کی اس کو طبع دی کہ جا کر پتال لگاؤ۔ (حسب جوش بام)
قول فیصلہ :- افسوس میں طبع دلاؤ مجھے راج

و صبح ہو جیسے تو کون نہ کہے روپے کی جمعیت و مال
مگر خدا کا شکر ہو کہ میں ان کے قریب میں نہیں آیا۔
طالع زائیدہ حرف است و ہر سہ ہفتی طالع

میں میں کرتے ہیں اور انہوں نے حال میں یہاں وہ جگہ
کہلاتے ہیں جس پر کوئی نقطہ نہیں جو اس نقطہ صبح کے
تینوں حروف ہائے نقطے کے میں مطلب اس قول کا یہ ہے
کو لازم ہے کہ خاصاً اپنے مثال فارسی محاورے

نظیر یافتہ طبع کی بات۔
 اول۔ سرحد در اکبر میں تبت والے کوئی دھرم
 پیک کوڑیاں تبتی گرو تبت کا براہوئے میں
 برآستہ تبتی کوئی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 اور اسی طرح تبتی کوئی دھرم کوئی دھرم
 لا تبتی یا گروم کے دم میں تبتی دھرم کوئی دھرم
 رہ کوڑیاں تبتی دھرم۔

طبع رکھنا۔ تبتی دھرم کوئی دھرم
 (فصل آدھم دوم)

طبع رکھنا۔ تبتی دھرم کوئی دھرم
 با اسی طرح تبتی دھرم کوئی دھرم
 سائنس کی تبتی دھرم کوئی دھرم
 کوئی دھرم تبتی دھرم کوئی دھرم
 تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 پیدا ہوا۔ اردو دھرم کوئی دھرم

محکمہ صحت۔ طبع ہر وقت غالب ہو۔ طبعیت
 ان تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 طبع کار۔ صاحب طبع کوئی دھرم کوئی دھرم
 ہو۔ فارسی صفت۔ (لور الخافہ)

قولہ فیصلہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم
 طبع میں آنا۔ تبتی دھرم کوئی دھرم
 فصیح راجح۔

محکمہ صحت۔ تبتی دھرم کوئی دھرم
 پیک کوڑیاں تبتی دھرم کوئی دھرم
 آئے تو ہم گئے۔ (فصل آدھم دوم)
 طبعی۔ تبتی دھرم کوئی دھرم
 آج کل کے تبتی دھرم کوئی دھرم
 تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 بازاری زبان۔ (فرنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم
 ہیں۔ اردو دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کتاب۔ (بالفتح) تبتی دھرم کوئی دھرم
 فصیح راجح۔
 حقائق تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 قولہ فیصلہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم
 اس کی فرض دوری کوئی دھرم کوئی دھرم

کوتہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 موافق تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 صاحب فرنگ آصفیہ تبتی دھرم کوئی دھرم
 بافتح ان کے نزدیک فصیح ہیں۔ دانش طر
 کتاب۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 قولہ فیصلہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم

کوتہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 طبع میں نہیں بولتے۔
 کتاب۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 رس۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 قولہ فیصلہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کہلاتی تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 انگلی کی رس کسی جاہل یا بے جان کو یا دھرم کی
 ریسمان کنویں سے پانی کھینچنے کی رس یا بریت
 یا دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 اور بہت سی ریتیاں اور دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کتاب ہرگز نہیں گئے۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 ہو یا چند مخصوص طباہی ہیں جو مجازی طور پر دھرم

محکمہ صحت۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 فرنگ آصفیہ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 ہو۔ کتاب (بالفتح) تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 نزدیک گویا درست ہیں۔

کتاب آمل۔ (بالاضافہ) تبتی دھرم کوئی دھرم
 فارسی تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم

قولہ فیصلہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کتاب غفر۔ (بالاضافہ) تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کتاب سے اخذ کرتے ہیں۔ فارسی تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم

فراق یار میں چشم اس قدر پر آب ہوئی
 کتاب ہر تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کتاب میں۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 اردو، تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم

دنیا ہوا ان کے ہاتھ میں قوت سے دھرم کی
 تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کتاب میں کھینچنا۔ (کنایت) تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 دوری نہ رہنا۔ اردو دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم

ہلو میں کہاں کہ دل ہے تاب کو دھرم کوئی دھرم
 اسے کاش زمین کی کہیں کھینچ جائیں تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 قولہ فیصلہ۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 راجح و فصیح ہے۔

ہیں جو ہر تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 ان کے آنے کو خوشی میں تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کتاب۔ تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 (کنایت) تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم
 کی زبان تبتی دھرم کوئی دھرم کوئی دھرم

آگے بائیں پر وہ طنناڑ سرایا انداز
یہ ہے یہ کہنے لگا کیوں عورتیں ناحق ذوق
قوائے فیصلے محبوب کے حسن میں زیادہ تربت
ویدہ کی زکب سے مستحق ہو۔

یہ ی مٹ کر اس بات طنناڑ
جی، طناڑ وہ یہ ہوا اچھا
دو۔ کہ صحت میں لگتا ہے چرین سوس طنناڑ
ہاں طناڑ کے معنی تازہ سے پلنے والا ہے جانی کے
طنبو یہ تینو یہ لفظ عرب سے نا خود بدین
وہ تیرے جو رسیوں کے نور پیچے کر کیا جائے
ڈیرا، غیبہ وغیرہ۔ (فریبہ آصفیہ)
قول فیصلے نام طور سے اس کا اطلاق
کے ساتھ آتا ہو۔

طنبو :- ایک آلہ غنا جس میں تاروں سے
آواز نکلتی ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کا
قول فیصلے :- نام طور سے زبانوں پر طنبور ہو۔
اس کا اطلاق قرشت سے بھی ہو جو فارسی ہو۔
طنبور کو آواز :- طنبور بجانہ الہ۔ نارس،
صفت قلیل الاستقامت۔

طنبور :- تلفظ طنبورہ) ایک قسم کے ستار کا
نام ہے جس میں نیچے کے رخ کو دیا ہو کہ کوئی لگ جاتا
ہو۔ عربی، مذکر، ساز غزالیوں کا اصطلاح۔

بزم نشاط و عیش صبحی کشاں ہر صبح
بانگ خوش طرب ہی طنبورہ عرش کا
قول فیصلے :- بقول صاحب نورا اللغات 'طنبورہ'
توہیر کا معرب ہوا اور صاحب فرہنگ (اصفہ)
بجاء فرہنگ و خیر اس لفظ کو ذنب پرہ (دبہ)
کی ۔ کہہ لیا ہے شکار گاہ پر چاہئے لکھتے ہیں کہ
"سولت و بنگ رشیدی لکھتے ہیں یہ لفظ ذنب پرہ ہے"

یعنی دہنے کی دم کیوں اس کی شکل اس کے مستطیل
و اشعاع طم بالصبوب۔

طنبو :- (بالفتح) طعنے، استخیر از اس طعن میں
عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

شکوہ کی قد از رفت طنبو کر دیتے ہو
ہم ہی ہیں آدم اپنے خطاب پر تم ہیں آج کل
قول فیصلے :- جان صاحب نے اس لفظ کو نوٹ ہی
استعمل کیا جو مگر موجودہ دور میں مذکور ہوا ہے۔

دیکھئے جو میرے منوں میں بھڑبھڑا
جان صاحب طنزیہ اچھی نہیں جان صاحب
طنبو :- بصورت طنز، طنز کے طور پر۔ عربی،
فصیح، راجح۔

ج شعر کہنا نہیں آسان ہو شیل طنز آج
طنز آمیز :- وہ بات جو طنز کا پہلو لیے ہو
جو۔ فارسی صفت، فصیح، راجح۔

سُن کر یہ کلام طنز آمیز اختر
کھنکھائی ایک فتنہ انگیز (شادادہ)
طنز کرنا :- آواز دکنسا، طعن آمیز بات کرنا۔
اردو صفت، فصیح، راجح۔

محالہ صفت :- بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ
دوسروں پر طنز کیے بغیر ان کو جیس ہیں آتا۔

طنز ہونا :- استخیر از اس طعن میں
طنز آمیز بات ہونا۔ اردو صفت، فصیح، راجح۔
محالہ صفت :- غالب کے شعروں میں جو طنز ہو وہی
ان شعروں کی زندگی ہو۔

قول فیصلے :- میر کے ساتھ جو مستحق ہو۔
عشق اک تشنہ لبی ہو بہ نظر گاہ مجاہد
حسن اس طنز ہو اس تشنہ لبی پر لہو
طنزیکہ :- (بروز مرثیہ) طنز کے طور پر طنز ہونا

لیے ہوئے۔ اردو صفت، غیر فصیح، راجح۔
محالہ صفت :- ان کی فطرت میں داخل ہو کر جیس بھی
کسی سے بات کریں طنزیہ انداز ہو۔

طنطنہ :- (بالفتح) ہر وہ طلسہ صلی طیور مادہ
غیرہ کی آواز، نقارے یا دماغ کی آواز کی طرح
ان میں زراور مادہ دو ہوتے ہیں۔ ایک کی آواز زیر
اور دوسرے کی لم ہوتی ہو پس آواز زیر کو ططنہ
اور لم کو ڈبہ کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، غیر مستعمل
قول فیصلے :- ابان معنوں میں اس لفظ کا اردو زبان
کوئی تعلق نہیں۔

طنطنہ :- دھوم دھام، نشان و شوکت کا دھڑ
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کا زبان۔

محالہ صفت :- کسی زمانے میں وائسرائے ہند کی
سواری دہلی میں ططنہ شاہی کے ساتھ نکلا کرتی تھی۔
طنطنہ :- رعب دابہ و دھوم۔ عربی، مذکر،
فصیح، راجح۔

وہ یا پکن وہ بوش جوانی وہ ططنے
آئیں جلال میں تونہ شیروں سے کونے میر حسن
طنطنہ :- بڑا آواز، شہر بھاپن۔ اردو صفت
کی زبان۔

محالہ صفت :- باد و دیکھا اجڑی ہوئی ٹیکے میں پڑی تھی
مزاج میں وہی ططنہ تھا۔ (توبہ نصرت ۱۰۳)

طنطنہ :- غور و فکر، گھٹنہ۔ اردو صفت، قول گیارہ
مجھ پر تن تن کے جو آتا ہو رقیب
جو آئے یہ ططنہ کس بات کا
طنطنہ :- آن بان، شکست۔ اردو صفت، قول

یہی میں ططنہ قد غم گشت کا جو شہر
کس میں ہو کہ گمراہی کا کال کے کس
طنطنہ دکھانا :- نشان دکھانا، آواز دھڑ

دکھانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حاکم ہوں تیری ہوں میں کا ذکر کی آشت
کی طننہ دکھاتی ہو تحصیلہ کا

طینین: (بفتح اول و کسر وہ ہوا سے حرکت)
چتر مکس وغیرہ کی جھنجھاوٹ۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

بڑا ہونا، کھپڑا ہونا، قافی پر
نہیں لپٹے ہو، کانوں میں میرے فقرہ صو

طواف: (بفتح) کسی بزرگ یا مقدس
مقام کے گرد پھرنا، کسی چیز کے گرد پھرنا، خانہ
کے گرد پھرنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سربیزوں پر پھرے ہیں شہیدانِ عشق کے
سچا ہی طواف جو اس کے حرم کا

طواف کعبہ میسر ہو ہم کو گھر بیٹھے
جدید نگاہ کی صورت تری یاد دہر دیکھ

قولہ فیصلہ: کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا
صرف ہوتا۔

گولے کا انداز پیدا کرے
پیشہ طواف آپ اپنا کرے

طوائف: (بفتح) لہجائی، عربی، مؤنث،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع اس طوائف کا اختصار نہیں نوع نامہ
طوائف: (بفتح) زیادتی، طول۔ عربی، مؤنث،

فصیح، رائج۔
محکمہ سرفہ: طلسم ہزار شکل کا ذکر پہلے اس

طلسم کے ہو بوجہ اس کے طلسم جو شریا کا حقیر کو
بیان کرنا منظور ہو اس کا نظریہ اس طلسم کو ترک کیا

کہ باعث طوائف افسانہ ہو۔ (طلسم ہوتی رہا)
طوائف سے خالی نہ ہونا۔ طوائف کا

سبب ہونا، طول کی وجہ ہونا، اردو صرف فصیح
رائج۔

محکمہ سرفہ: ان سبب کا منسلک اور
لفظ طوائف سے خالی ہو گا۔ اس لیے ہم صرف
خبر اشعار پر اکتفا کرتے ہیں۔ (رسالہ اردو و عربی)

طواف: (بفتح) اول و دوم و کسر
رہی کسی ناپسندیدہ گانے کا پیشہ کرنے والی

عورت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔
گھر جاؤں تو لگتی ہر شانے فارغ

کیا آئے ہو صاحب میں قرآن پڑھنے (جور و ہنس)
محکمہ سرفہ: اس کلمہ کے برابر ایک اور کلمہ

نقا۔ اس میں ایک طوائف رہتی تھی۔
(امراؤ جان ادا)

قولہ فیصلہ: عربی میں یہ لفظ طائفہ بمعنی
گروہ کی جمع ہے۔ اردو میں بطور مفرد و جمع کو

کہتے ہیں۔
طوائف: (بفتح) طائفہ کی جمع گروہ جیسے

طوائف عرب و ترک وغیرہ نیز طوائف الطوائف
یعنی ہمسائیہ کے وہ محبوبے جن کی نا اتفاقی سے

اہل عرب کی حکومت کو وہاں زوال ہوا تھا۔
عربی، مذکر، (فہرست آصفیہ)

طوائف الملوك: (بفتح اول و دوم)
و کسر ہارم و ضم نجم و ہضم و واو مع و ضا

بادشاہوں کے گروہ جن کی بد نظمی اور نا اتفاقی
کے سبب نہ تو حکومت ہی کو استقلال نصیب ہوا

ہو اور نہ ملک ہی چین سے بیٹھا ہو۔ عربی، مذکر،
فہرست آصفیہ۔

قولہ فیصلہ: صاحب فہرست آصفیہ نے اس کی
تشریح یوں کی ہو طوائف جمع طائفہ اور طوائف

جمع بادشاہ کی بد نظمی اور نا اتفاقی
کے سبب نہ تو حکومت ہی کو استقلال نصیب ہوا

ہو اور نہ ملک ہی چین سے بیٹھا ہو۔ عربی، مذکر،
فہرست آصفیہ۔

تشریح یوں کی ہو طوائف جمع طائفہ اور طوائف
جمع بادشاہ کی بد نظمی اور نا اتفاقی

کے سبب نہ تو حکومت ہی کو استقلال نصیب ہوا
ہو اور نہ ملک ہی چین سے بیٹھا ہو۔ عربی، مذکر،

فہرست آصفیہ۔
محکمہ سرفہ: ملک میں طوائف الملوك جو کج

بھل پڑ گئی۔ میاں بنوئے عمار کو عرض بھیجی کہ یہ
ملک لا وارث ہو گیا۔ (در بار اکبری)

قولہ فیصلہ: بسند فہرست آصفیہ ایران میں
طوائف الملوك کا خطاب ان کے تیسرے طبقے میں

اشکالیوں کو ملا، جن کی حکومت باقی قبیلوں
سے کم یعنی صرف دو سو برس تک رہی۔ یورپ میں

ہمسائیہ کے ان صوبوں کا لقب ہوا جن کا باہمی
سے عرب کی حکومت کو وہاں زوال ہوا تھا۔

طوائف: (بفتح) (واو مع و ضا و الف مقصورہ)
جنت کا ایک درخت جن کی شاخیں جنت میں

رہنے والوں کے گھروں پر سایہ کیے ہوئے ہوں گی
اس کی خوشبو تمام مکانات معطر ہوں گے اور اس

درخت سے انواع و اقسام کے میوے اتریں گے
عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بستان رائے فیض دکر میں بجائے مرد
سیدہ ہو نور کا کہیں طوبی ہو نور کا

طوبی قامت: (بفتح) (بفتح) (بفتح) (بفتح)
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بستان رائے فیض دکر میں بجائے مرد
سیدہ ہو نور کا کہیں طوبی ہو نور کا

طوبی قامت: (بفتح) (بفتح) (بفتح) (بفتح)
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بستان رائے فیض دکر میں بجائے مرد
سیدہ ہو نور کا کہیں طوبی ہو نور کا

طوبی قامت: (بفتح) (بفتح) (بفتح) (بفتح)
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بستان رائے فیض دکر میں بجائے مرد
سیدہ ہو نور کا کہیں طوبی ہو نور کا

طوبی قامت: (بفتح) (بفتح) (بفتح) (بفتح)
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولہ فیصلہ : انھیں معنی میں طوری قضا بھی بولتے ہیں۔

آدم کا دل بہشت میں صدمے سے ہل گیا
طوبے قد حسیہ تہ نخل مل گیا
طوری : ادا و مودت، وہ بہار جس پہ نہرت
موزن علیا : سوا کو تجھ ہوں معنی : عربی، مذکر
فصیح : راجح

گرنے سے ہم پہ برق تجلی نہ طور پر
دیتے ہیں بادِ طوبہ قدرتِ خوار و بیکار
فوائد فیصلہ : اس کا جو رب بھی کہتے ہیں۔

آسہل ہے مادہ ۱۱۱ سورہ بے مد ۱۱۲ میں
طوری سیما ہے کلمہ اقدومہ ہے انیس
مولف فرہنگ آصفیہ نے کہا جو کہ اس مفرد
اور معنی : چہ زک کا نام جو اب کے گوشہ نشینوں
مذہب میں واقع ہو۔ یہ یہ ایدویں اور ان
اولو اہم : یہ حدیث ہوئی طبرستان کے سبب
یا دیگر جو : چونکہ یہ : ہاں میں طوری ہاں کو
کہتے ہیں اس وجہ سے اس کا نام طوری سیما ہے
مگر رفتہ رفتہ کوہ سب کو کوہ طور کہنے لگے اور
خیال کیا کہ اس پہاڑ کا نام ہی طوری تھا۔

کیا فرض ہو کہ سب کو طے ایک صاحب
آئینہ ہم بھی یہ کہیں کہ طوری کہ
طوری : (بالتبع) طرز طریقہ، روش عربی
مذکر : فصیح : راجح

نامزدانہ زیست کرتا تھا
میر کا طور یاد ہم کو
قول فیصلہ : مولف فرہنگ آصفیہ نے منقول
معنی میں طور کو فارسی لکھا جو اور مولف نور اللغات
نے طور کے عربی معنی : ایک بار بار اندازہ سا تو ہے

صفت سمجھتے ہیں مگر : معنی میں طور اردو میں راج
ہیں۔ موقوف نور اللغات نے لکھا جو کہ بعض
حضرات پر طور کے بعد سے کا لفظ لانا خلاف
نصاحت سمجھتے ہیں۔ اور مثال میں داغ دہری
کا یہ مصرعہ دیا ہو۔

ع : خیریں طور ہی ہم خاک نشین تھے ہیں
میرے نزدیک سے کا اضافہ خلاف نصاحت
ہیں جو کہ کلمہ کے فنی : استعمال کرتے ہیں جیسے
ہم خاص طور سے یہ دھری آم آپ ہمارے لیے
لائے ہیں جو کہ بعد پر کا اضافہ بھی کرتے ہیں
اور وہ بھی فصیح ہو۔ جیسے : خام طور پر یہ دیکھ
گیا جو کہ بیسی حکومت ہوتی ہو ویسی ہی دیا بھی
ہوتی ہو۔ آری یہ نہ ہو تو حکومت کرنا دشوار ہو جاتا
صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور
لکھے ہیں جو کہ کنوئی میں معنی میں : حدیث اساس
: طرف : قسم : بھانت۔

طوری : چال چلن، عربی، مذکر، فصیح : راجح
قولہ فیصلہ : مگر یہ معنی اس وقت ہوں گے
جب طور کے ساتھ لفظ طریقہ بھی لایا جائے یعنی
طوری طریقہ : کہا جائے جیسے : ان کا طور طریقہ
درست نہیں ہو۔

طوری : حالت، کیفیت۔ عربی، مذکر،
فصیح : راجح۔

طوری : طور ہوئے دل کے خواہ مخواہ
بے طرغ گھات میں ہی ہے جہاں کا انک
طوری : بگڑ چنگ پر قاعدہ پر عربی و غیر فصیح
راجح۔

اس کے سبب میں نے کرکڑ وغیرہ
لکھا تو بے کے ہندی کے طور (دور درشت)

طوری بن پڑنا : تدبیر کج میں آنا اور دھڑ
سڑک۔

رہ جا مرا بھائی ایک ہو اور
شاید کچھ اس سے بن پڑے طور (مگر انہیں)
طوری بے طور ہونا : (کنایت) مرنے کے
قریب ہونا، حالت نازک ہونا، موت کے آگیا
پیدا ہونا۔ اور وصف : قیل الا ستقول۔

طوری : جہاں دیکھو اس دھڑ کے
پھوڑ جانا : علی اس پر تصدیق کر کے
طوری بے طور ہونا : انقلاب کیفیت
پیدا ہونا، نظم و نسق میں فرق آنا، اردو میں
فصیح : راجح۔

محکمے صرف : اگر کسی جان شارقہ انہر میں
خانہ : ماں جہاں کے رہا تھا ہو۔ مگر میدان کا
طوری : طور ہو۔ (دوبارہ کہیں)

طوری بے طور ہونا : پال پلن بگڑنا،
روش خراب ہو۔ : اردو میں : فصیح : راجح۔
عشق دونوں کو ہر مذہبی کا یہ لڑائی کھڑے
طوری : طوری بل جہاں کے دامادوں کے جانا
طوری بے طور ہونا : موقع بے موقع
کل بے مل ہونا۔ عورتوں کی زبان (فرد اللغات)

قول فیصلہ : عام طور سے زبانی پر نہیں ہو۔
طوری جانا : رنگ سانا اور دھڑ میں سڑک
اس سے بہتر اگر لے کوئی اور
وہاں جا کر جاملے اپنے طور عشق کھنوں
طوری سیکھنا : طریقہ سیکھنا، اذرا سیکھنا
اردو صرف : فصیح : راجح۔

خاتمہ کچھ یہ ہے اسے یا رجا کاری کا
سیکھ لے کچھ سے کوئی طور دل آزار کا آباد

طو سنا :- ابا سناقت ، بے مقدم ہزار کا نام جو حضرت موسیٰ کی طرف منسوب ہو۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب فصیح ، راجح ۔

یعنی طو سنا بے گیرا شد و منیر بہ اس دیر قول فیصل :- صاحب منتخب و نوید کشف اللغات نے ان معنی میں سنا کو بالکسر و بالفتح وہ نون سے لکھا ہو۔ صاحب زبان نے بھی بالفتح و بالکسر دونوں صورتوں سے لکھا ہو مگر بالفتح کو بیارک معنوں سے مخصوص کر دیا ہو اور بالکسر صاحب منتخب نے بول میں سنا لکھا ہو۔ اردو میں عام طور سے ہمارے معنی میں بالفتح ہو۔ انیسویں صحت میں طو سنا بھی کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہو۔

طو ر طو ر :- رنگ و شک و نسخ ، چال و چلے ، روح ۔ عربی الفاظ ، مذکر غیر فصیح ، راجح ۔

محکمہ صرفہ :- جس آدمی کی عادت خلعت ، طور طریق اچھا ہوتا ہے سب اس کی عزت کرتے ہیں ۔ (اردو زبان کی تیسری کتاب مولوی امین)

قول فیصل :- عورتیں اس عمل پر طو ر طو ر بولتی ہیں جیسے "تھارے لڑکے کے طور طریقے خراب ہوتے جاتے ہیں اس کی گرائی مندری ہو"

طو ر ہونا :- انداز ہونا ، نواں ہونا ، طو ر ہونا ۔ اردو صرفہ فصیح ، راجح ۔

وہ شکر بر نہ وہ نشہ کا طو ر ہو ساقی ۔ یہ طو ر کا اب دور دور ہو ساقی

طو س :- (عام معروف) خراسان کے ایک شہر کا نام جس کو اب مشہد کہتے ہیں۔ عربی ، مذکر ، راجح ۔

تجہ تو ہر نہ دوں طو سی کو نسبت کچھ سے کیا ۔ دل سے ہوں تراج ناسخ بادشاہ طو سی کا

قول فیصل :- شہر کے آئینہ دار ، حسن علی رضا علیہ السلام کا روح مبارک بھی میں ہو اس کو خراسان بھی کہتے ہیں اور شہر کے ساتھ مقدس طو کہ شہر مقدس ہی کہتے ہیں ذرا کا مشہور و معروف شاعر فردوسی بھی شہر طو سی کا رہنے والا تھا۔

طو س :- ایک قسم کا اولی طام قل دار کپڑا۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر سنا ہو **طو س** :- ایک شخص اور ایک دوا کا نام جو حائلے کے واسطے مفید ہو۔ عربی ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر سنا ہو **طو سی** :- طو س کی طرف منسوب طو س کا باشندہ۔ فارسی صفت فصیح ، راجح ۔

تجہ تو ہر نہ دوں طو سی کو نسبت کچھ سے کیا ۔ دل سے ہوں تراج ناسخ بادشاہ طو س کا

طو سی :- ایک کرسچوی رنگ کا نام جو ہزار کیس ، پشکری سے تیار کیا جاتا ہو۔ فارسی ، راجح ۔

قول فیصل :- ایک خاص قسم کا کپڑا ہوتا ہو اس کو بھی طو سی کہتے ہیں۔

طو ط :- (بہم اول و داد و بھول) ایک سبز رنگ کا پرنڈ جس کی چونچ سرخ ہوتی ہو اور گلے میں گندھ ہوتا ہو۔ اردو مذکر ، راجح ۔

طو ط :- امر کیا جاتا ہو (فسانہ عجائب) قول فیصل :- طوطی معرب ہوا تو قو ، لا جو سبز رنگ کا پرنڈ جس کو اب ہندو طو ط کہتے ہیں۔ اس مناسبت سے اس کا رسم الخط ط ط ہے

طو ط :- امر کیا جاتا ہو (فسانہ عجائب) قول فیصل :- طوطی معرب ہوا تو قو ، لا جو سبز رنگ کا پرنڈ جس کو اب ہندو طو ط کہتے ہیں۔ اس مناسبت سے اس کا رسم الخط ط ط ہے

قراہ پایا موجودہ دور میں کی کے ساتھ ساتھ شہر سے "تو" بھی لکھتے تھے ہیں۔ اس کی صحیح طوطی اور طو طوں مانجا ہو۔ عربی کے ساتھ طوطی واحد بھی ہو۔ جیسے "طوطی کی چونچ لال ہوتی ہو" (اردو زبان کی پہلی کتاب مولوی امین) طوطی کے مادہ کو "طوطی" کہتے ہیں۔

طو ط :- ایک قسم کا پتھر کا علاج ہے کہ اس سے بیمار کو طول دینا۔ اردو ، مذکر غیر فصیح ، راجح ۔

محکمہ صرفہ :- ہمیشہ ہرے و نیل نکلا ہوا پتھر نہ پھرتا ہو۔ تم نے اچھا طوطا پال رکھا ہو۔ آپ لہیں کیوں نہیں کروا لیتے۔

قول فیصل :- صاحب نورا تھا کہ اسے اس کا ایک معنی آتشک یا سوزاں کا مرض لگا لیتا ہو لکھ ہیں جو عام کی زبان اور قلیل استعمال ہو۔

طو ط :- (بہم اول و داد و بھول) ایک سبز رنگ کا پرنڈ جس کی چونچ سرخ ہوتی ہو اور گلے میں گندھ ہوتا ہو۔ اردو مذکر ، راجح ۔

جب بچے ہند میں ہو کر کی بولیں ۔ قدر اسے قدر یہ خوب تم نے طوطا پالا ۔ بگڑا ۔

طو ط :- چشم :- بے وقار ، بے حرمت ۔ اردو صفت غیر فصیح ، راجح ۔

محکمہ صرفہ :- تمھارے ساتھ زباب مارنا کتنا سلوک کیا لیکن تم نے انھیں چھوڑ دیا ہرے و نیل انہں ہو۔

قول فیصل :- جو کہ طوطا ہی ایک ایسا بادام جو برسوں پلا رہنے کے بعد بھی پھیرے سے نکل جائے

تو ہر کہ شمشک باوجود اس پیش آنا اس مناسبت سے طوطا چشم بے حرمت کے معنی میں چلا

طوطا پشی کرنا

ہونے لگا۔ مدام اس کو طوطے چشم بھی کہتے ہیں۔
بے سرو آں اور بے وقافتی کے معنی میں طوطا چشم بھی
سنا گیا ہو۔

پرندہ لبس کے کتراسے یا نقبان
طوطا چشتی اس قدر اچھی نہیں
طوطا چشتی کرتا ہے بے فائدہ کتا روہی
کرتا ہے صرف غیہ ضیغ، راج۔

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
 کہ لیت تو سن پر ہوا اجازت آئے اور گھوڑے کو
 (طلمس پوش رباب) سر ہرایا۔
 طوطک بدلتوزہ، ایک ساز کا نام قرار
 (خود اوقات) موت

قولِ مہیصل: اہل لکھنؤ نہیں جانتے۔
 مٹو ملی: (داد معروف) ایک چھوٹے سے
 پرزہ کا نام جو شہوت بڑے شوق سے کھا جا رہا ہو
 شہوت کی فصل میں بہت دکھائی دیتا ہو۔ (مربا)
 مذاقِ خفیع، مذاقِ راز۔

مسدا یہ قلعہ میاں سے خانہ میاں کی ہو
کہ بحث سبز اک طوطی ہر مستوں کے گلستان کا
قولہ فیصلہ ہے۔ یہ توئی کا معرب ہو۔ تیسرے نمونہ
نظر کیا ہو۔

وصف تصنیف مصنف کا ہزار بجائے مینٹر
طوطی ہندوستانی شکر افشاں ہو گئی
اب تک کہ اب عام طور سے مورتے ہی بولتے ہیں
تیلین جب اس کا صرت بولنا کے ساتھ ہو گا تو مورتے
ہی بولتے ہیں جیسے

اس کا طوطی چونکا سبزہ زار ہندوستان
اس کی جمع 'ان' اور 'ون' کے ساتھ
خویشیاں اور طوطوں استعمال ہوتی ہیں۔

آئینہ ہوتا ہی منہ دیکھ کے پانی پانی
طوطیاں ہوتی ہیں کھڑے کر کے مقررینہ
طوطیاں: (داوود معروف) قوتیا، نیلا تھکا
مس کشتہ۔ فارسی، منہ کر۔ (نور الفاتحہ)
قولہ فصیل: اس کا اظہار دو تاسے فوق
کے ہی پر عربی پر صاحب لغات کشوری نے، اس کے
معنی سرمد رکھے ہیں۔

طوطیا: ۱۰ آہستہ بہتان، الزام، اردو
نڈر۔ (فرہنگ اصفیہ)
قولہ فصیلے: ان جنوں میں اب متروکہ ہو
طوطیا باندھنا: بہتان باندھنا، بہت
وینا۔ اردو صرف متروکہ۔

و یا سرکہ کب ان کے آنکھوں میں سے نہ
غلط فہم پر سب طوطیاں اذیت دیتے ہیں
طوطیاں بندھنا :- الزام آئے بہت لگنا
پتہ نہ رکھنا ۔ اور صرف متروک ۔

تیری آگہوں میں کب سر نہ لگا ہو شہناہ کھنہ
 بنیعا مجھ پر یہ ناعن طویا جو
 طوطے اڑ جانا دیا، طوطے سے اڑ جانا،
 حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، یہ حواس چھینا جانا
 یا حقوں کے طوطے اڑ جانا کا مخفف ہے۔ اردو
 محاورہ، دلی کہ نسیانہ۔

اس نے اللہ کو جو دیکھا سوتے سے
 اڑ گئے آٹے کے ٹوٹے سے
 قول فیصلہ:۔ لکنو میں پورا محامدہ ہی استعمال
 کرتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے شعر میں مترادف و لہجہ
 نے بھی استعمال کیا ہے۔

سبز رنگ آٹھ بڑا تو چھوٹا ساغریں مات
کیا کون اڑ گئے طوطے سے مرے (تو بھٹات)

طوطی را باز اسغ در قفس کردند

طوطیاں شکرستان کارانی می کنند یہ فرت
حالات میں انسان خوش اور فخر اور مسرت ہو
فانی مقولہ نصیب یافتہ طبع کی زبان و فرشتہ
طوطیاں ہاتھ پیراتی ہیں خوش بیان
کی تعریف میں جلتی ہیں جس طرح منہ سے چول
تیرا بولہ جاتا بخاندہ نیکیاں قلمبر لکات لکات
طوطی بولنا۔ ڈنکا بجا۔ سائیکل کد
شہرت ہونا۔ ارموہر نصیب ہونا

دل شیخ کا خواہاں ہو ہر اک گل
مرب بل کا طوطی بولتا ہو
قول فیصلہ :- صاحب فرہنگاثر نے لکھا ہے کہ طوطا
بوتا ہو مگر تنہا طوطی بولتا یا طوطی بولتا ہو ایسی
بولتے کسی نام یا ضمیر کے ساتھ ملنا چاہیے ان کا
طوطی بولتا ہو اس کا طوطی بولتا ہو، ظاہر شخص کا
طوطی بولتا ہو۔ اس کا صورت بصورت تذکرہ لکھو
وہ جی میں مشتہر ہو۔ امیر لکھنوی اور دوق دہلوی
کے شعر مثال میں ہیں۔

آنی خزاں، فسر وہ ہوئے گلے گلے بہار
 طوطی چین میں بول چکا منہ لیب کا
 جو قفس سے مٹواک گلشن تک فریاد کا
 غروب طوطی بوتا ہوا دنوں سیار کا
 نظیر اکبر آبادی نے دبورتی سعدی اور تائیت
 سے ساتھ بھی استعمال کیا ہو چکا ہے تبصرہ

پہلے چوتھم پڑھا ماس کے سر پر جوتی
دو دو تردد ستوں میں پلوانو اپنا طوطی
طوطی ہوت کے ایک سے کسی ایسے آدمی یک کسی بار
وغیرہ میں کافی ذرا اثر ہوتا ہے۔ جیسے ان کا
تو خوب صاحب کے دربار میں طوطی ہوتا ہے۔
طوطی را بازار غدر قفسہ سر و تنہا لے جو

شادی کرنا کسی اچھی اور سنجیدہ لڑکے کی شادی
کسی خراب مرد سے نہ کر دینا غریب سے تیار ہونا
طبیقے کی زبان۔

محکمہ صوفیہ اور مصیبت تو تباہی ہوتی ہے
تیز طوطی جو اللہ عزت کی کسی افسردہ دل اور کشت
مرد کے ساتھ شادی ہے تو طوطی اباراغ و دھواں سے

(فساد آباد)
طوطی کی آواز نقار خانے میں کون سنتا ہے

بڑی جگہ پر تہ شخص کو کوئی نہیں پوچھتا کہ
کی آواز کون ہے مرتبے والے کو پہنچنی دشوار ہوتی ہے
اردو مثل فصیح را بچار

قولہ فیصلہ: اس کی نسبت الفاظ میں ہیں
نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ آواز
کی جگہ پر نہیں سمجھتا۔

نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے
طوطی کی آواز کون سمجھتا ہے۔ (مستطاب)

بے مروت کرنا احسان فراموش کرنا قطع نفی
کرنا۔ اردو صفت غریب فصیح را بچار

قولہ فیصلہ: طوطی کی طرح آنکھیں نہیں کھلتی
ہوتی ہیں۔ صاحب سے رات بند دسار کے
طوطی کی آنکھیں پرل پینا جس تک جو جو کوئی

ساتھ عورتیں برتن ہیں۔ کسی کے ساتھ طوطی کی
طرح آنکھ پرل پینا بھی را بچار ہے۔

آنکھیں پھری جو نزع میں ہر ایک سے خط
طوطی کی طرح آنکھ تباہ سے بدل گیا

قولہ فیصلہ: سمجھ کے ساتھ آنکھیں پرل پینا
ہوتی ہیں۔ اردو صفت غریب فصیح را بچار

طوطی کی طرح پڑھنا۔ رشتہ دار
اک کھڑی لڑکی پرست تباہ۔ اردو صفت غریب

نہ فصیح را بچار

نہ برکوتیں کچھ عقل تو ذرا کی لیکن
جو بڑی تے ہیں وہ بڑھتا ہو طوطی کی طرح

طوطی۔ (ابالغ و کسر سوم سمع ۱۱۱) و لایع
متبہ۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہوتا
طوطی۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ: تنہا نہیں ہوتا۔
طوطی۔ (نور اللغات)

نور اللغات۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ: تنہا نہیں ہوتا۔
طوطی۔ (نور اللغات)

طوطی۔ (نور اللغات)

طوطی۔ (نور اللغات)

طوطی۔ (نور اللغات)

طوطی۔ (نور اللغات)

طوطی۔ (نور اللغات)

طوطی۔ (نور اللغات)

طوطی۔ (نور اللغات)

طوطی۔ (نور اللغات)

عربی اندر کہ قلم یافتہ طبقے کی زبان۔

جلا چاہتے ہیں جب کسی سرسبز گلشن کا
نہ بکمل طوفان آجانی ہو پہلے میرے خبر نہ

ناگاہ سنی صوابے پر خود
آیا اک اثر دہا پے طوفان (گلزار شمیم)

قولہ فیصلہ: طوفان حرم، اور طوفان کعبہ کا
ترکیب سے زیادہ مستحق ہے۔

علی ہند سے لکھنا صواب طوفان حرم کو
کرنا جو برہمن کی طرح دیر میں کیا رخصت

ہوں بلا گردن کوہ و لہر کا فردا
طوفان کعبہ: قسمت کے بیکر کا جوتا (گلزار شمیم)

طوفان: ادا و دعوت سیار یا دنیا
بارہ۔ عربی، مذکر، فصیح را بچار۔

مراحل کے سکون سے کچھ انکار ہو گیا
طوفان سے لانے میں ۱۲ اور بھی کچھ

قولہ فیصلہ: عید بکدا صغیرہ لکھتے ہیں کہ
ماہ نامہ کے میں بڑے فردوں کالت لے لے

بد اول وہ طوفان جو حضرت آدم سے پیشتر آیا
چنانچہ تاریخ حکما میں لکھا ہے کہ آدم کا ظہور

دور اول میں عالم کے طوفان سے تباہ و برباد
ہونے کے بعد وقوع میں آیا، دوسرا وہ طوفان

جو حضرت نوح کے وقت میں کوفہ سے شروع ہوا
اور تمام دنیا میں پھیل گیا۔ تیسرا وہ طوفان جو

خاص مصر میں آیا اور اس سے وہاں کے تمام مخلوق
غرقاب ہو گئی۔ اس کی اسدو جمع ہو کر ساحل

طوفانوں ہو۔
لے علی ان سجدہ صاع میں چل سائل سائل کیا جانا

میری کچھ پرواہ نہ کر میں جو طوفانوں کا
مفتیہ جا رہا ہے۔

طوفان : تیز ہوا آندھنی، جھکڑ والی ہوا۔ عربی، مذکر، فصیح، راجا۔

دوسرے ہواؤں پر بنیاد ہو طوفان کی یا تم نہ حسین چوتے یا میں جہاں جوتا۔
 قول فیصل : بہت تیز اور بوسل دھار بارش کے عمل پر بھی طوفان کا لفظ استعمال کرتے ہیں جیسے تم نے رات کے بارش دیکھی اتنی تیز تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ طوفان۔

طوفان : آندھیرا گھبراہٹ، تاریکی، بے مرگ عام، و یا (یہ معنی کشف اللغات سے ماخوذ ہیں) (فرہنگ اصغیر)

قول فیصل : اردو میں یہ معنی مایک نہیں

طوفان : کمال نہایت، بکثرت، اشد قائل نے لامقابل آنکھوں کے کردیا دل جزاات اس طفل اشک نے بھی طوفان لدوری کی (نور اللغات)
 قول فیصل : اب اب معنوں میں بالکل مترکک
طوفان : بلا، غضب، قیامت، آفت کا پرکالا۔ اردو، عورتوں کی زبان، کلمہ تعریف۔

جو تم بننے بننے میں کوئی اب قریب ہو چھا تو پھر رونے لانے کو میاں جی میں ہی طوفان ہو (نور اللغات)
 قول فیصل : اب اب معنوں میں بھی مترکک ہو۔

طوفان : کار عظیم، بڑا بھاری کام۔ (از ہاریم، فارسی میں طوفان کوئی ایسی معنی میں آیا ہے) (فرہنگ اصغیر)

قول فیصل : اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

طوفان : بہت، بہت، الزام۔ اردو عورتوں کی زبان۔

مجھے یوں بھلاتے وہ کب بزم میں اٹھائے، قیوں نے طوفان صفت شیفہ

قول فیصل : عوام عورتوں کی زبان پر۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ اس معنی میں مستعمل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ طوفان اصل میں اس باد مخالف کے معنی میں جو جہاز کے غلام چلتی ہو اور اس کے سوتے سے اکثر جہاز غرق ہو جاتا ہو اور بہت سی بھی ایک علاقہ میں بلا وجہ ضرر رساں بات جو جس طرح طوفان کوئی وقت مقرر نہیں اس طرح بتانے کی کوئی حد نہیں۔

طوفان : فساد، ہنگامہ، جھگڑا، لڑائی۔ اردو، دل کی عورتوں کی زبان۔

میں ترے پاس دو گانا بھی آتی تھی چل میرے گھر میں تو رہنے کرنے کو طوفان غم

طوفان : قہر، غضب، آفت۔ اردو، دل کی زبان۔

نزدگی ہو یا کوئی طوفان ہو ہم تو اس جینے کے انھوں مرحلے

طوفان : غل، شور۔ اردو (نور اللغات)
 قول فیصل : تنہا اس معنی میں نہیں ہوتے۔

طوفان : اٹھانا، اڑا کر کسی پر ہمت لگانا۔ الزام رکھنا۔ اردو صورت، دل کی زبان۔

میرے رونے پر یہ گمانی ہو روز طوفان اٹھائے جاتے ہیں جیل

قول فیصل : پر کے اضافے کے ساتھ بھی ہوتا ذات شریف جو تم میں خوب جانتا ہوں۔

طوفان اند کوئی مجھ پر اٹھائیے گا نہیں کھڑکی سے قید میں جگہ باز ڈھابوئی ہیں۔

طوفان : اٹھانا، اڑنے پر پا کرنا، ہنگامہ مچانا، شور مچانا، عورتوں کی زبان، اردو عورتوں کی زبان۔

محلے صرف یہ رقیب ہمیشہ اس کی تاک میں لگے رہتے تھے اور رنگ رنگ کی آہٹوں سے طوفان اٹھاتے۔ (اردو بار اگری)

طوفان : اٹھانا، اڑنا، طوفان لانا، سیلانہ کرنا، عورتوں کی زبان، اردو صورت، قلیل استعمال۔

آج اس بزم میں طوفان اٹھا کر اٹھے یاں تک دوسے کو کہہ کر بھی لاکر اٹھے
طوفان : اٹھانا، اڑنا، (لغز)، ہمت لگانا، الزام لگانا۔ اردو صورت، دل کی زبان۔

ہر جانے والے کو کہتے ہیں بے شرم مجھ کو کون آتے ہیں رات وہیں طوفان (اردو عورتوں کی زبان)
طوفان : اٹھانا، اڑنا، سیلاب آنا، دھیرے دھیرے پانی میں ڈیال آنا۔ اردو صورت، فصیح، دل کی زبان۔

یہ اشک مرے کون نہ لائیں گے خرابی سیلاب نہ آئے گا کہ طوفان آئے گا
طوفان : اٹھانا، اڑنا، فتنہ برپا ہونا، شور مچانا، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل : یہ عورتوں کی زبان ہے۔
طوفان : اٹھانا، اڑنا، طوفان لگانا، طوفان پیدا کرنا۔

شعر تراشے لکھنے کے بہائے صفا نظر اسے نظر طبع۔ وہاں نے تری طوفان (نور اللغات)
 قول فیصل : یہ دل کی زبان ہے۔

طوفان : آنا، طوفان آنا، سیلاب آنا۔ اردو صورت، فصیح، راجا۔

جب بحر نہ دھم دھم سے سہا نہیں با طوفان آگیا کہ کتنا نہیں رہا

قولہ فصیلہ بہ تیز آمدی تا آمد تیز باشو
کے منوں میں ہیں ہوتے ہیں۔

طوفان باندھنا بہ اہمیت لگانا
اردو صورت عورتوں کی زبان۔

روئے دالوں کو نہ کیوں سوا کر یا افعال شک
لوح کے بیچنے باندھنا لوح پر طوفانی کو خدا

طوفان باندھنا: مبالغہ کرنا، بڑھا دینا
کہنا۔ اردو صورت۔ متروکہ۔

کتنے طوفان دم شناسا باندھے
جھوٹ کے پل ہزار باندھے (قراردات لفظ)

طوفان بیا ہونا: طیفانی کا، سیلاب کا
اردو صورت، قلیل استعمال۔

آنکھوں سے طوفان بیا ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا (ذریعہ کھرب)

طوفان بد تیزی: انتہائی خورج۔
مجموعہ فساد، تہذیب کی کفر کے عمل پر فاری

ترکیب، اردو صورت غیر فصیح، راجا۔
محکمہ صرف: میں نے طے کر لیا ہو گیا اسلئے

مخاعرہ میں نہ جاؤں گا کل رات کو یونیورسٹی
کے مشاعرہ میں وہ طوفان بد تیزی تھا کہ کوئی

شریف برداشت نہیں کر سکتا۔
طوفان برپا کرنا یا فتنہ و فساد پھیلانا

کرنا، شور مچانا، ہنگامہ برپا کرنا، اردو
قلیل استعمال۔

محکمہ صرف: پتلوں نے کہا کیوں طوفان برپا
کرتے جو دسویں گولم بردوسے تو ہم قوم وہ

نہ تھے۔ (ظلم ہوش ربا)
قولہ فصیلہ: اس کا صورت ہونا کے ساتھ

طوفان برپا کرنا: فتنہ پھیلانا
اردو صورت فصیح، راجا۔

میں ہر ذرہ میں برپا کر دینا طوفان شوق
اکے مسیحا تھے جہوں کی طغیانی کے ساتھ

قولہ فصیلہ: اس کا صورت ہونا کے ساتھ ہو جو
جملے میں موجوں کے تہور

دریا میں طوفان ہو رہا
طوفان برپا ہونا کا ایک مفہوم ہر وقت و فساد

انڈیا کھڑا ہونا جیسے: ہاں اگلے نچے بنے جا رہے ہو
جیسے کچھ جانتے ہی نہیں حالانکہ مختار شراکیر باتوں

یہ ہے یہ طوفان برپا ہوا۔
طوفان بر طرف ہونا: طوفان کا ختم

ہونا۔ طوفان جا تار ہونا۔ اردو قلیل استعمال۔
بر طرف ہو گیا: طوفان بتا رہا کہ نہیں

نہ ہونے لگا کہ نہ رہے یہ ابھی کہ نہیں
طوفان بنانا: کوئی بات گزیر دینا،

اہمیت لگانا، عیب لگانا۔
ذہب، ونہ کا ترے بزم میں اکٹ بننا فکر

بچھ پر یاروں نے لیا پلے ہو طوفان بنا دینا
قولہ فصیلہ: یہ عورتوں کی زبان ہو اور

قنیں استعمال ہو۔
طوفان بندھنا: اہمیت لگانا۔ اردو

عورتوں کی زبان۔
اہمیت گراہ کیا کرتے ہیں مجھ پر عیب

سیکڑوں جھوٹ کے طوفان بندھا کرتے ہیں
طوفان بند کی: اہمیت لگانا، اڑام لگانا

جھوٹ بولنا۔ اردو قلیل استعمال۔
طوفان بے تیزی: بے تیزی کے ساتھ

محکمہ صرف: اسے میں باندھوں، شوخی کی صورت
دیکھو دیکھ کر نہ بے اختیار جیسے ہے

سواری بات میں اس طوفان بے تیزی کو ایک
نوک تھپتھپاتے تھے۔ (افسانہ آزاد)

(ایضاً) پہلے تو منصور اپنی اس گھبراہٹ کو ماحظ
کریں کہ طوفان واحد ہو اور آپ صبح فرماتے ہیں

اسے میں گھبراہٹ کہوں یا طوفان بے تیزی
(لورہ لفظات)

(ایضاً) کسی نے مرثیوں کو اپنا رہا انوار قرآن
دے رکھا کہ جاؤں سے مدد کا ملتی تھا، غرض

ہر ایک کو اپنا اپنی پڑی تھی۔ مگر اس طوفان
بے تیزی میں بچنا خاں نے اپنے حواس پر چار رکھے

(رسالہ تنویر الشرق اکوٹر ششہ)
طوفان پیدا کرنا: طوفان برپا کرنا

سیلاب عظیم لانا۔ اردو صورت فصیح، راجا۔
کشتی لوح میں آئے تو نہ ساحل ہو نصیب

دیر نہ تھے کیا میرے وہ طوفان پیدا
طوفان جوڑنا: جوڑنا، اڑام لگانا

اہمیت لگانا۔ اردو صورت عورتوں کی زبان۔
حال رونے کا جو گھٹا ہوں تو وہ کہتے ہیں

پیشم پر اب یہ طوفان ہو جوڑا کیا کیا
طوفان حوادث: حادثوں کی زیادہ

فارسی ترکیب فصیح، راجا۔
اب رہا بات نہ طوفان حوادث کا اثر

کشتی میں دسا لانا خدا پیدا ہوا
طوفان خیر: طوفان اچھا، اچھے والے

صفت قلیل استعمال، شہر یافتہ طبقے کی زبان۔
عقہ قلم میر سے اس انوکھا طوفان خیر ہو

طوفان تیزی: طوفان اٹھانا۔ فارسی ترکیب

عظیم یافتہ طبیعت کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عمر آدم سے اسے بحرِ حبت تیری طوفانِ خیزیاں

طوفان ڈھانا، غضب کرنا، عورتوں کی

زبان۔ (نور اللغات)

قولہ فیصلہ، کھنکھاتی عورتیں ہیں بولتی۔

طوفان رسیدہ، طوفان سے تباہ شدہ

فارسی ترکیب قلیل استعمال۔

عمر پیرا، کشتی طوفان رسیدہ ہوں

پیشہ مرگ، طوفان باد مراد ہو

طوفان رکنا، تھمت لگانا، ہتھکانا

اردو صرغ، عورتوں کی زبان۔

مجھ پر طوفان ہر عید سے رکھایا دلشاد

ہاں صاحب سے کس رخسار سے لکھ کر

مذکورہ زبان پر وہ بہگیاں طوفان سے رکھ کر

ذکورہ کور سے خشک ہونا پھر گراں

طوفان شیطان، تھمت اور ہتھکانا

اردو صرغ، عورتوں کی زبان۔

مذکورہ زبان پر وہ بہگیاں طوفان سے رکھ کر

ذکورہ کور سے خشک ہونا پھر گراں

طوفان شیطان، تھمت اور ہتھکانا

اردو صرغ، عورتوں کی زبان۔

مذکورہ زبان پر وہ بہگیاں طوفان سے رکھ کر

ذکورہ کور سے خشک ہونا پھر گراں

طوفان شیطان، تھمت اور ہتھکانا

اردو صرغ، عورتوں کی زبان۔

مذکورہ زبان پر وہ بہگیاں طوفان سے رکھ کر

ذکورہ کور سے خشک ہونا پھر گراں

طوفان کرنا، فساد کرنا، جبر کرنا، ہنگامہ

کرنا۔ اردو صرغ، متروک۔

میں ترے پاس دو گانا ۱۲ بجو آتی تھی

میرے گھر میں تو بٹ کر گئے طوفان کے

کر دیا ہوش گردید کہ صراحتی نے مجھے

ناقص نے عام شرب شہد سے طوفان کیا

طوفان کھڑا کرنا، ہتھکانا، ہتھکانا

قولہ فیصلہ، کھنکھاتی عورتیں ہیں بولتی۔

طوفان کی لہر، طوفان کا پھیلاؤ۔

نہیں، راجہ۔

ہر گھات پر ہجوم کہ طوفان کی جو لہر

تا جا سکے نہ سب سے پہلے ہوائے ہیر

طوفان لانا، سیلاب کی کیفیت پیدا کرنا۔

اردو صرغ، فصیح، راجہ۔

طوفان لائے آمد مصلوں نے اے خورشید

شل تنور جوش ہو میری دولت میں

طوفان لگانا، تھمت لگانا، ہتھکانا

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ، اس محل پر طوفان باز ہونا

ہے۔

طوفان لگانا، (وزم) تھمت لگانا، ہتھکانا

(نور اللغات)

قولہ فیصلہ، اس محل پر طوفان بند ہونا

ہے۔

طوفان لیتا، تھمت لگانا، ہتھکانا

اردو صرغ، دہلی کی زبان۔

مجھ پر طوفان نہ لے جاوے کاپیل دھڑ دھڑ

بھوش سے نہ کہ تھمت لگائے گا اور دھڑ

طوفان مچانا، شور مچانا، اردو صرغ

عورتوں کی زبان۔

محفل صرغ، بڑی دیر سے (میں) کبڑہ کھیں

ہیں ایک طوفان چھا رکھا، تھمت لگانا، ہتھکانا

ہوئی جاتی ہیں۔

طوفان میں آنا، باوجود مخالفت یا تیز ہوا

کے سبب کشتی یا جہاز کا تباہی میں آنا، تباہی

آنا۔ اردو صرغ، فصیح، راجہ۔

عشق جس کشتی کا تو ہونا خدا

وہ نہ آئے کس طرح طوفان میں

طوفان لوح، حضرت لوح سے لگا

جب ۸۰ سال کے ہوئے تو خدا نے آپ کو

پیغمبر بنایا جس کے بعد ۱۲۰ سال تک لوگوں

کو خدا کی طرف بلاتے رہے۔ پھر خدا نے ان کو

پر عذاب نازل کرنے اور اس سے آپ کو اور

دوسرے مطیع بندوں کو بچانے کے لیے کشتی بنانے

کا حکم دیا۔ جب وہ تیار ہو چکی تو ہوائے شہد

طوفان آیا۔ ۴۰ شب و روز سخت بارش ہوئی

تمام انسان اور حیوان سوائے ان کے چھوٹے

نے کسم خدات اپنی کشتی میں بچا لیا تھا سب کو

مجھے۔ طوفان کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہو

لوگوں کا بیان ہے کہ طوفان کی ابتدا اس طرح

ہوئی شہر کو نہ میں یا ملک شام کے شہر میں اور

میں ایک تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا۔ اور

طوفان شروع ہوا اور محرم کو ختم ہوا۔ اس کا پانی

پہاڑوں پر پہنچا اور چڑھ گیا تھا اور لوگوں

اولاد حضرت آدم میں یہ رت حضرت لوح اپنے تین

بیٹے سام، حام، یافث ان کے بیویوں اور ان

۸۰ آدمیوں کے چھوٹے چھوٹے لوگوں نے اپنے

کشتی میں بچا لیا تھا نجات پانے۔ باقی۔

نق ہو گئے۔ اور محرم کو کشتی گھر متی پر تہی ہوئی
کہ جو روں اشیاء اور ارجہ اپنے جا کر ٹھہری۔
اس کے بعد طوفان ختم ہو گیا۔ فارسی ترکیب
راک۔

تکینہ تازہ، مجاز شریعہ ہر روح اسیم
جہاں ایک قطرہ ہو طوفان توح و عافیت
طوفان ہونا: اس کا طوفان، شریعہ کے
ہوا چین۔ اور کائنات پر مشابہ آفت زلزلا
جانیہ ہونا، آفت کا زمانہ ہونا غضب ہونا۔
(حس و ذم وہ لوں موقوف پر ہوتے ہیں)
کاش دل سے چٹری نہ پانا خطرہ شک
رفتہ رفتہ اب تو یہ زور کا کوئی طوفان ہوا
سن میں رونے کے یہ ماحول بھی کوئی طوفان ہے
پہلے طوفان کردگات چشم دریا پار سے
(فہنگ آصفیہ)

قولہ فیصلہ: یہ لفظ کی زبان ہو۔ اہل لکھنؤ
ہیں بولتے۔

طوفانی: طوفان سے منسوب۔ تیز و تیز
خارجہ ترکیب مذکورہ فصیح راک۔

خداوند خدایا میں چل رہی ہیں کسی طوفانی
تلاطم میں جہاز کیا ہو گیسے ہو پریشانی
قولہ فیصلہ: ہوتا کے ساتھ اس کا سبب۔

حق جو طوفانی نہ مانے گی ہوا
بکھر نہ جائے شیخ دیں یہ خوف تھا

طوفانی: وہ شخص جو ہر ایک پر ہمت
دھڑوے بہتائی، کشتی، جہاز، فساد و دشمنی
شیر، اور جو تے و لای آفت، بلا غضب
یہ غضب کا بنا ہوا، آفت کا پرکار لایہ طوفان
نور ابھرا۔ اور دیکھ لی کہ نہ ہائی۔

ہر لہرائی ہوئی تہی ہے وہ طوفانی جہاز
گو کہ وہ اور نسبت کی ہو بناوٹ خاصہ شین
طوفانی جہاز: وہ جہاز جو کبھی
پڑا ہو۔ (اور الفاظ)

قولہ فیصلہ: بہت کم مستعمل ہو۔
طوفانی ہونا: کشتی یا جہاز جیسے کا طوفان
میں آ جانا۔ طوفان میں پھنسا۔ اور صرف فیصلہ
راک۔

ہوا سفید و نور ہوا سے طوفانی
خدا کی ذات حق یا آسمان یا پانی
طوف کرنا: طوفان کرنا، گرد پھرنے اور
صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال
شرع کہے کا ہو اگر طوف کرے آئے مرقہ کا
ترن جو کھٹ کو چوے فخر ہو یہ سنگ سودا
قولہ فیصلہ: اس جگہ طوفان کرنا زیادہ بولتے ہیں۔

طوف: یا ایک قسم کا زور جو ہوتی ہے
گلے میں پہنتے ہیں۔ عربی، مذکورہ فصیح راک۔
اصغر کا طوف اپنے پسر کو پھاؤں کا
سوغات کر جائے ایلے کے جاؤں گا

طوف: وہ لوہے کا بھاری حلقہ جو ہر
اور دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ گردن
نہ اٹھاسکیں۔ عربی، مذکورہ فصیح راک۔

سرو قد یار سے ملنے کا ہوا انجام ہوا
نم بھر طوف محبت مری گردن میں رہا
قولہ فیصلہ: اگر اس طوف میں غار بادیے
جائیں تو اسے طوف غار دار کہتے ہیں اور اگر
دزدن بڑھا دیا جائے تو طوف گران یا کہتے ہیں
طوف: وہ قدرتی گول نشان جو کبوتر
طوفان، فاختہ، قمری وغیرہ پر خود لے لکھتے ہیں

ہونا ہوا، کشتی جو اکثر ہندوں کے گلے میں آ
ہو۔ عربی، مذکورہ فصیح راک۔

طوف اس واسطے چھوٹا ہوا قمری کہ لڑائی
کہ غائب اہل کشتی کا پڑا قمری کہ گردن میں
قولہ فیصلہ: عربی میں اہل ہندوں کو منطوقہ
کہتے ہیں جس کی گردن میں طوف کا نشان ہوتا ہو۔
طوف: منت کا گنڈا یا چاندی کا حلقہ
یا ہنسل جو بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔

جنوں تھا مجھ کو جب میں طوف سے کشتی
پر یزدانوں سے بھی کشتی ہونا ہے (کشتی سے کشتی)
(اور الفاظ)

قولہ فیصلہ: گنڈے کا طوف نہیں کہتے، ہنسل کو
ہنسل کہتے ہیں چاندی سونے یا لوہے وغیرہ کا
جو منت کا حلقہ گلے میں پہنتے ہیں اس کو طوف
کہتے ہیں۔

طوف منت کے گلے میں تھے وہ دن یاد کرو
نم پو اس حد میں بھی چاک گریباں تھے
طوف: پٹا، چھرا، اور اور اور
قولہ فیصلہ: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

طوف: وہ حلقہ جو تنگ میں بنا دیتے ہیں۔
اور مذکورہ کنگوے بازوں کی ہوتی۔

طوف: طرح، ایک قسم کا جھنڈا جس پر
پنچہ کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہے۔ جیسے شہزاد میر
نمراد میں یہ سنی نہیں آتے اس صورت میں۔
ترک ہو اور ترک جہا گیری میں آنے کے سبب
کہ جو بڑھائی میں دخل ہوا نکلی گیا۔ (مربک غلیہ)
طوف بڑھانا: طوف تاراج کرنا اور کشتی کو تاراج کرنا
جنوں کا جوش ہو دیوانہ نہ بھریا ڈالتے ہیں
کسی لشکر پر یہ طوف منت کا بڑھایا ہو

قولہ فیصلہ :- اپنے محل پر طوق بڑھنا بھی بولتے ہیں۔

طوق غلامی :- وہ طوق جو غلام کے گلے میں غلامی کی علامت بنا کے ڈالا جاتا تھا۔ فارسی ترکیب فصیح راجح۔

یہ کہہ رہی ہو سرو سے قمری پکار کے نقشہ میں چسکتی ہوں طوق غلامی ۱۲۰ کے طوق گردن میں پڑنا :- قیہ ہو نا۔ اردو صورت، قلیل الاستعمال۔

جبل بکلوں سے دیکھ کے سجدہ کو بگڑ گیا قمری کا طوق سرد کی گردن میں پڑ گیا طوق لعنت :- لعنت کا طوق، فارسی کیے مذکر، فصیح، راجح۔

نیرے ہوتے ہو سرو و چین طوق قمری بھی طوق لعنت ہو

طوق ماد :- چاند کا ہالہ۔ (نور القلعات) قول فیصلہ :- ماد جو سے زبانوں پر نہیں ہیں کہ الہ ہی کہتے ہیں۔

طوقیا :- ایک قسم کا پتنگ جس میں معلقہ ہوتا ہو۔ اردو، کنگوہ بازوں کی اصطلاح۔

قولہ فیصلہ :- جب تنہا بولیں گے تو حاشیت کے ساتھ کہیں عین ان کے طوقیا بیان نکلیا مگر وہ ہو اور جب کنگوہ کے ساتھ مانا کے بولیں گے طوقی کنگوہ بولیں گے تو مذکر بولیں گے۔

طوقیا :- ایک قسم کا کبوتر جس کے گلے کے نیچے کے پر معلق کیے ہوتے ہیں۔ (نور القلعات)

قول فیصلہ :- اہل کنگوہ نہیں بولتے۔

طوق لعنت گردن ابیس :- لعنت کا طوق شیخان کی گردن میں۔ (فرہنگ اطفال)

قول فیصلہ :- یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

طول :- (۱) جنم اول و دو اور معروف طوالت و درزی اوقات کے لیے، عربی، مذکر، فصیح، راجح، جاچکیں غلہ میں کر دوزخ میں طول روز حساب سے مارا

وصل سے یا ناچ بھی ہو مید کل بھی مید ہو کیا شب فرقت میں ظالم طول تھا اک سال کا طوق :- (دراستان قصہ) دو داد خط و قیرہ کے لیے، ختم پر نہ آنا، یکساں بیان ہوئے جانا، عربی لفظ، مذکر، فصیح، راجح۔

طول و دو داد ہم معاد اللہ قاتی بہ ایونی عمر گیری ہو مختصر کرتے

طول :- پیکر نہ یا، کسی شے کی اند چیزوں کی لبان، عربی لفظ، مذکر، فصیح، راجح۔

مد نہیں معلوم ہوتی پڑتی ہو کیا کیا نظر طول ہو زخموں کے دامن میں شب بیدار کا

طول :- بعد مسافت، فاصلہ دوری، عربی لفظ، مذکر، فصیح، راجح۔

یہ طول سفر :- نشیب و فراز و سب طیمان مسافر کہاں تک نہیں رہے

طول :- بیکار، بڑھا، مسلسل کہے جانے کی صورت حال، عربی لفظ، مذکر، فصیح، راجح۔

یہ تو حشر میں لے لوں نہ بات نامہ کی عجیب چیز ہو یہ طول حفا کے لیے

طول :- (عرض کا مقابل) دراز، لبان، عربی، مذکر، فصیح، راجح۔

قولہ فیصلہ :- زیادہ تر عرض کے ساتھ لفظ آتا ہے۔

یعنی طول و عرض یا طول البلد و عرض البلد طول :- کسی مقام سے وہ فاصلہ دوری جو

کسی نصف النہار خاص سے لیا جائے آج کل خاص نصف النہار گرینچ واقع انگلینڈ مقرر ہو۔ پس جو مقام رسد گاہ گرینچ سے جانب مشرق ہو اس کا طول طول مشرقی احد جو جانب مغرب ہو اس کا طول طول غربی کہلاتا ہو۔ جغرافیہ کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

طول :- طویل، لمبا، چڑا، عربی، مذکر، شکر، چند فقرے ہیں سحر اپنی پریشانی کے کس قدر طول ہو شش شب فرقت نامہ سحر طول :- لبان میں درازی میں، عرضا کا بغض، از مدو سے طول، عربی، تاجع فعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طول البلد :- عرض البلد کا مقابل کسی مقام کے طول کی حد میں ہے کہ وہ مقام لبان میں کہاں سے کہاں تک ہو۔ عربی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عجلہ شکر :- بہشتستان کا طول البلد اور عرض البلد (فساد آزاد)

طول امل :- (باضافہ) امید کے بارے امید کی طوالت، عربی لفظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، راجح۔

گل سوسن کو ہم توڑ دے تو مرا بخت بیاہ سر و شاد کو چھوڑ دے تو مرا طول بال (جبراس)

قولہ فیصلہ :- فارسی میں عرضیہ کیا ہے گناہ جو باچیں کو تنہا عربی زبان تو ان کرد

قصہ طول امل :- کہ سخن کوئی نہایت سحر علی سلم

طول امل :- بے وجہ کا طول، دشواری کا کام۔ فارسی ترکیب، فصیح، راجح۔

عجلہ شکر :- میں نے یہ کہا تھا کہ آپ تارن فرشتہ

خط میں لکھ کر بھیج دیجئے یہ خط ہو یا طوار
یا طول ال یا شیلن کی آنت۔ (فساد آمد)
گھر میں اشنا کر میں سوتہ ان گول محسن کو
جا کے جہنا پہ ہانا جو ہو اک طول ال
قول فیصلہ۔ صاحب لہد القعات نے لکھا ہرگز اک
الامین سے مونا چاہئے مگر رسم الخدایہ یہ واضح
ہوتا ہو کہ امید کے معنوں سے فائدہ اٹھانے ہوئے
طول ال ہلنے لگے۔

طولانی :- طوی۔ لبا۔ اردو صرف غیر فصیح
کہتے ہیں قصہ طولانی ہو یہ تیرا سوال
میں اگر دوں گا جا۔ اور طوالت ہوگی
قول فیصلہ :- یہ صرف خبر ہو یا سوختہ و ز
کے لیے طولانی کا احتمال ہوتا ہے جیسے یہ آج
اردو کی جو قصہ و قیست ہو یہ محسن شاہان اور
کے طویل میں ہو۔ اگر یہ اپنے قیاس ہاؤں کو
کھینچ لیتے تو میر تقی میر بیان آتے نہ سودا کا
مزار بیان ہو تا نہ آتش، تاج... شوق ایتر
قلو... وزیر، بجز صبا و رند و غیرہ غلام
کے اتنے باکمال اس سرزمین پر گزرتے جہاں
طولانی ہو۔ (قدیم ہندو ہنرمندان اور دھرم)

طول کرطنا :- یا بڑھ جانا، طوالت ہو جانا۔
اردو صرف غیر فصیح، رائج۔
محکم صرف :- جب بادشاہوں کو اولاد ہوتی اور
ملک کی بدانتظامی طول پڑتی ہو تو خود سر کے
مادے مختلف رنگوں میں لہور کرتے جیسا کہ
طول کرطنا :- بات بڑھنا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

محکم صرف :- آپ تو چلے آئے ہیں محاکم
طول کرطنا :- گدہ چٹنے تک کی لوبت آگئی۔

طول دینا :- کہان، نام، خط، داستان
قصہ بات و غیرہ کے لیے بڑھانا، دراز کرنا
کسی مختصر چیز یا بات یا سطرے کو بڑھانا۔
اردو صرف فصیح، رائج۔

دیا تھا جیسا ہمارے شب و رات کو طول
عوض سپر نے اس کا شب وصال کیا
قول فیصلہ :- لغو کے ساتھ ہی مستحق ہو۔
نازک طبیعتوں کے ہی تو نہ ہوئے بھول
(کہان) جو مختصر راہ کہانی کو طویل کرتا

رہا ہے کو اپنے طویل غالب مختصر کہتے
(نام) کہ بہت سنج ہوں عرض ستم بائے نہانی کا
طویل کر دو :- خدا عمر دراز کرے۔ رما
چھوڑنے کے لیے مستحق ہو۔ (نور القعات)
قول فیصلہ :- صاحب قاعوس اور فلاہا لکھتے
ہیں کہ اس جگہ کے کوٹ حق نہیں۔ اس کی جگہ
اطلال اللہ غمگینا (خدا اس کی مردمان
کرے) یا طویل غمگینا (اس کی درد
کی جائے) کہنا اور گھٹا چاہیے : صاحب قاعوس
کی تحقیق صحیح ہو لیکن قدیم زمانے سے اس طویل
لکھا جاتا ہو۔

طویل طویل :- بہت لبا، طولانی، باآفاق
طولانی :- عربی الفاظ اردو صرف غیر فصیح، رائج
محکم صرف :- بڑا طویل طویل قصہ ہو کوئی کہان
محکم بیان کرے۔ (فساد آمد)
قول فیصلہ :- تعلیم یافتہ طبقہ درمیان میں
داد و عطفہ لاکے طویل و طویل ہو احوال کر رہے
گو ہو طویل و طویل قصہ غم
سینے میں یہ ذکر ظلم و ستم اور غم
طول کلام :- ذکر کو طویل دینا بات کو

بڑھانا۔ یہی جوڑی نہ رہے قاری و لیسہ
طول کلام ہوگیا میں اس پر
دوبہ ربیعہ سے زائد تو لکھتے ہو
طو لا کہنے لگا :- (اللام) رسم لکھ دینا
یا رے حرکت کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔
قدیم میں لکھا کہ اس پر لکھتے
شکل گل بولنے لگے۔ لکھتے ہیں بولنے
قول فیصلہ :- اس کا مستحق طویل نہیں ہے
رائج ہو۔

کھینچ کر طویل اپنی اسیر کرے اس کو آد
جائز ہو۔ اس سے گزرا۔ شہر
طویل کھینچنا :- (مختصر دراز کرنا) یا
بڑھانا۔ رسم لکھنا، زمانے کا طوالت
اختیار کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ناصری صرف عہد کے ہے اور
طول کھینچنا :- ان کی شب بھائی نے دت اور
طول نویسی :- بہت زیادہ لکھنا
زیادہ لکھنا فارسی ترکیب نوک لکھنا
محکم صرف :- فصاحت و بلاغت سب پر
ہم نے طول نویسی کو اب طلاق دے دیا اختیار
محکم نظر ہو۔

طول ہونا :- طویل ہونا، طویل ہونا
اردو صرف فصیح، رائج۔
خدا میں رہا۔ روک تھام کہ جو طویل کلام
قول فیصلہ :- بات بڑھ جانا، بات کا طول پڑنا
کے معنوں میں بھی ہوتے ہیں جو غیر فصیح ہو۔ جیسے
ہم سمجھتے تھے کہ سب سے لکھتے ہیں طویل ہو گیا
طویل لکھنا :- (پروردگار) بڑی لابی عورت
یا مرتبہ لکھنا۔ عربی، صفت :- (نور القعات)

طول

قول فیصلہ :- اردو میں کسی سنی میں نہیں ہوتے۔
 طولی : ۳ کان جیسے یہ طولی۔ عربی صفت
 (نور القضاۃ)
 قول فیصلہ :- تعلیم یا مقلدہ یہ طولی کی ترکیب
 سے ہوتا ہے۔
 طولی : نامہ صحیفہ بڑا خط۔ عربی مذکر۔
 قریب بہ مترادف۔
 تیغ کشیدہ دست شدہ جو دریں ہے انیس
 طولی : ہاتھ میں ہو لٹاؤ کر میں ہو
 طولی : کاغذوں کا منٹھا اردو دلی کا
 (فرنگیہ اصفیہ)
 طولی : ہاتھ میں ہونے والی باتیں سب لفظ آئینہ بیان
 یا تقریر جھوٹ، ہتھانہ۔ عربی قلیل استعمال۔
 دکھایا ہر کس و نامکس کو اس نے
 ہوا طولی رسوائی مرا خط
 طولی : بیک ڈھیر تودہ۔ عربی قلیل استعمال۔
 یہ کاری قول لم یزل ہو۔ تسلیم
 لباس کعبہ کو مارا عمل ہو (شام غریب)
 طولی : باندھنا۔ پھونکنا بات بڑھا کر بٹا
 کر یا بھڑکانے کے بل باندھنا۔ اردو صورت خود
 کی زبان۔
 محل صرفہ :- پھونکنا خالہ جب بھی بات کرتی ہیں
 گھبراہٹ میں بولتے پھونکنا کے طولی باندھنا دیتی
 ہیں۔
 قول فیصلہ :- اس عمل پر طولی باندھنا بھی
 زبانوں پر ہو۔
 شہنشاہی بھرتے کھن مرسہ افسانے کی
 کیوں بڑھا کر من عبت جو طولی باندھنا
 طولی : باندھنا یا باندھنا پھیرنا۔

۴۵۴

طول العمر

کیا جائے کہ زیادہ شادی میں اکثر پینے کے کپڑوں
 پر قوت لگاتے ہیں اور مسلمانوں میں سے خیرات
 ہوتی ہو تو ایسا جو ٹھیک ہو اللہ جو تو ہے بعضی
 کے معنی میں جو فارسی میں آتا ہے جیسے دو تو ہے
 سے تو ہے وغیرہ تو یہ خیال کر سکتے ہیں کہ توں پر
 ایک استرا اور ایک ابرہ عین دو دھپیاں جن میں
 ایک گھٹیا کپڑے کے اندر دوسری عین اوپر کے ٹوڑ
 ریشمی کپڑے کی ہوتی ہو تاکہ بناتے ہیں اور پھر
 پر سٹارہ وغیرہ ٹاکتے ہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ
 اس کا مادہ ایسا درست ہو اور نیز قریب قیاس
 بھی ہی ہو۔
 طولی : بیک کی نیت، اندیشہ، قلیل استعمال
 محل صرفہ :- اس وقت طبیعت میں طویہ مغلوط
 ہوتی ہو مثالہ ہوال مرصع کیا۔ (فسانہ مرصع)
 طولی :- (بروز کفیل) : دراز لباہ عربی
 صفت، ضخیم، ماسخ۔
 محل صرفہ :- مصرعہ نامہ نگار کا ایک طولی دراز
 اور لائی کا اشاعت میں نکلا ہو۔
 (در سالہ اندوہ معنی علی گڑھ)
 طولی : شادی کی انیس بھروں میں سے
 ایک بھر کا نام۔ عربی۔ علم عربی کی اصطلاح
 قول فیصلہ :- صاحب فرہنگ اصفیہ نے کہا
 ہو کہ قریب میں زیادہ اور فارسی اردو میں کم پسند
 کرتے ہیں اس بھر کی اصل قول معانی چاہا
 مرتبہ ہو مگر عام میں جو بھر طولی کے نام سے مشہور
 ہو وہ بھر کی سخن عجب نہ ہو کہ جسے دو چہرہ کرنا
 ارکان اس کی بنا رکھتے ہیں۔
 طولی العمر :- بڑی عمر والا۔ عربی، صفت
 تعلیم یافتہ طبقہ کا نہال۔

بڑی بھاری داستان شروع کرنا۔ (نور القضاۃ)
 قول فیصلہ :- ان معنوں میں لکھو کہ طویقی انیس
 بولتے۔
 طولی : کھڑا کرنا۔ پھونکنا بات کو بڑھا کر
 فتنہ بڑھا کرنا۔
 محل صرفہ :- فتنہ نے اس میں سبب فرض کیا
 ایک طولی کھڑا کیا۔ (نور القضاۃ)
 قول فیصلہ :- لکھو کہ طویقی کسی کے ساتھ ہوتا
 ہے۔
 طولی : بیان کرنا، لباہ واقعہ بیان کرنا
 اردو صورت، قلیل استعمال۔
 آٹھی : وہاں سے آخر کار
 سب اللہ سے بیان کیا وہ طولی
 طولی : ہونا۔ بات کا بٹل ہونا۔ اردو
 قلیل استعمال۔
 آپ کا سوالی بھو کا لڑا دینا اور
 بات اتنے بھاب اس کام میں طویقی تعلیم یافتہ
 قول فیصلہ :- زیادہ تر یہ طویقی زبان پر
 طوی :- (بھم اعلیٰ و سکون ما و غیر مغلوطا جو
 ملا بہ صحت کی ہو) شادی، بیاہ۔ ترکیب نوٹ
 بڑھ کر۔
 نجمۃ العین طوی میرزا جعفر
 کہ جس کے دیکھنے سے سبکا ہوا ہو
 قول فیصلہ :- صاحب فرہنگ اصفیہ نے اس کی
 ممکن تشریح توئی کے ذیل میں کی ہو اور طوی کو
 کا معرب کہا ہو۔ وہ لکھتے ہیں کہ ترکیب زبان میں
 شادی عروسی عین بیاہ کو خاص کر ادیش و
 خوشی کو عین بیاہ بھول کہتے ہیں۔ اگر خیال

۱۔ گھوڑا میں مل ہر کوئی طے ارض کا سوا
 ۲۔ طے ۳۔ فیصل بے باق، چنوتا۔ اندو فرشتا
 ۴۔ قول فیصل ۵۔ فیصل کرنے کے معنی میں بولنے ہیں
 اندسہ سن میں ہیں بولتے۔
 ۶۔ طے ۷۔ کوتاہ، مختصر۔ (نور اللغات)
 ۸۔ قول فیصل ۹۔ عام طے سے زبانوں پر نہیں ہو۔
 ۱۰۔ طیارہ ربط است اڑنے والا۔ عربی تعلیم یافتہ
 ۱۱۔ تے کی زبان۔
 ۱۲۔ تیار ۱۳۔ مجازاً، آمانہ، مستند۔ (نور اللغات)
 ۱۴۔ قول فیصل ۱۵۔ عام طور سے اس کا مراد لفظ
 ۱۶۔ تے قریب سے تیار ہو۔
 ۱۷۔ طیارہ ۱۸۔ تیز فہم۔ عربی۔ (نور اللغات)
 ۱۹۔ قول فیصل ۲۰۔ اندو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔
 ۲۱۔ طیارہ ۲۲۔ سیما، پورا، کمال، پختہ، موشا تانا
 ۲۳۔ واپ، فارسی والوں نے بھی سیما کے معنی میں طے
 سے لکھا ہو۔
 ۲۴۔ اردو چرخ عورت پر داز میں لہرت
 ۲۵۔ اسباب میں مشرت طیارہ گونا باشد
 ۲۶۔ می پر دیا زادہ اسے مشرت او نگ از خم مرنا
 ۲۷۔ گرچہ باز غیر روح بادہ طیارہ مشرت کم
 ۲۸۔ اردو دالے (ات) اند (ط) دونوں سے لکھتے ہیں۔
 (قاموس الاطلاط)
 ۲۹۔ صاحب مجائب اللغات لکھتے ہیں کہ طیارہ کے معنی میا ادا
 تیار کے معنی طے از طے در فکار کے ہیں۔ اس لیے میا
 کے معنی میں سے لکھا غلط ہو۔ لکھنا طیارہ ہو۔
 ۳۰۔ یہ گھوڑا خوب تیار ہو۔ عام طور سے تمام سوزی
 اس کا رسم الختہ ناکے قریب ہی سے ہو۔
 ۳۱۔ طیارہ ۳۲۔ عقب جعفر بن طالب کا جن کے

دونوں ہاتھ جنگ موتہ میں کٹ گئے تھے خدا نے ان کو
 بہشت میں پر حنایت کیجیے جن سے وہ بہشت میں
 طیران کیا کرتے ہیں۔ عربی، راج۔
 ۳۳۔ قول فیصل ۳۴۔ نام ہی کے ساتھ لکھتے ہیں یعنی
 جعفر طیار۔
 ۳۵۔ بولتے جناب جعفر طیار کے ہیں ہم موقت
 ۳۶۔ طیارہ ۳۷۔ ہوان، ہواز۔ عربی، مذکر۔ سا کا
 ۳۸۔ قول فیصل ۳۹۔ اہل صحافت اس لفظ کا استعمال
 زیادہ کرتے ہیں۔ مگر عام طور سے زبانوں پر ہوان
 ہواز ہی ہو۔ یہ لفظ جدید عربی کا ہو۔
 ۴۰۔ طیارہ ۴۱۔ وہ فراہم جو ہر پیش کرنے سے
 ہوتی ہو۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)
 ۴۲۔ قول فیصل ۴۳۔ اب اس کا اطلاق سے ہو جو
 اردو ہو۔
 ۴۴۔ طیبہ ۴۵۔ خوشی، رضا مندی۔ عربی، مؤنث
 تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 ۴۶۔ لے آیا ۴۷۔ اس کو یہ طیبہ عام
 دیا خاص کر اپنے گھر میں مقام
 ۴۸۔ قول فیصل ۴۹۔ تنہا نہیں بولتے۔ یہ طیبہ خاطر
 ۵۰۔ غیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔
 ۵۱۔ طیبہ ۵۲۔ (بالطبع و تشہیر ۵۳۔ کسور)
 ۵۴۔ پاک، مثال۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
 ۵۵۔ محل مشورہ جس سال سے تم خوش نکال چکے ہو
 وہ تمہارا مال طیب وہ ہر برہم کو اس پیسے سے
 سج کرنا چاہیے۔
 ۵۶۔ طیبہ ۵۷۔ پاک عورتی۔ عربی، صفت،
 مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 ۵۸۔ طیبہ ۵۹۔ پاک، دل پاک، خوش۔
 عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

۶۰۔ محل صرفہ ۶۱۔ جو چاہتا ہو تمام مر آپ ہی کے
 قدموں کے تلے پڑا ہوں بہشت ایسے ہی طیب النفس
 بزرگوں کے لیے ہو۔ (فسانہ آداد)
 ۶۲۔ طیبہ خاطر ۶۳۔ دل کی خوشی، رغبت، دل و دماغ
 تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 ۶۴۔ کروں تمہیں طیب نام سے
 ۶۵۔ کروں تنزیہ قلب حاضر سے (سراج نظم)
 ۶۶۔ طیبہ و طیارہ ۶۷۔ پاک و پاکیزہ لقب حضرت
 رسول مقبول صلی علیہ وسلم کا۔ (نور اللغات)
 ۶۸۔ قول فیصل ۶۹۔ صفت، تو رسول مقبول کی ہونگی
 لقب کی حیثیت سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو
 ۷۰۔ طیبہ ۷۱۔ (بالطبع اولد سکون دم و فتح سوم)
 ۷۲۔ حدیث کا نام۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
 ۷۳۔ قلیل الاستعمال۔
 ۷۴۔ حرمہ میں ت اور مرا جانی طیبہ میں جلیں
 محل صرفہ ۷۵۔ اہل سخن حضرت علی کی زبان
 نقل کرتا ہو کہ عبد المطلب کا بیان ہو کہ میں ایک
 روز حرمہ میں سوتا تھا خواب میں ایک شخص اگر کچھ
 لگا کہ طیبہ کو کھود کر پانی نکال، میں نے کہا طیبہ
 کہاں ہو اس کا اس نے کچھ جواب نہیں دیا اور نہ
 ہو گیا۔ (۳۱۔ تاریخ ائمہ مشہ)
 ۷۶۔ طیبہ ۷۷۔ (بہ تشہیر یا) طیبہ کا مؤنث، پاک
 پاکیزہ۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔
 ۷۸۔ قول فیصل ۷۹۔ اردو میں عام طور سے کلمہ طیبہ
 یا دینہ طیبہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہوا ہے کہ
 جمع طیبات ہیں تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہوا ہے
 یہ بھی قلیل الاستعمال ہو۔ جیسے "اکبر کے کان میں
 ان کے کلمے طیبات اول سے آخر تک حرمہ
 پہنچ رہے تھے" (دربار اکبر ص ۳۱)

طے پانا کسی لڑیے پر تو ہونا۔ اردو صورت فصیح راجا۔

محلہ صرفہ۔ ابتدائی تمام مراحل طے پائے ہیں چند باتیں رہ گئی ہیں وہ بھی طے ہو جائیں گی۔
 قولہ فیصلہ۔ اس کی تکمیل صورت طے پانا بہت زیادہ راجا ہو۔ شادی طے پانا مراحل طے پانا، معاملات طے پانا وغیرہ اس کے خاص صورت ہیں۔ جیسے سب معاملات طے پائے رفیق صاحب اپنے وطن سے آجائیں تو تمھارا کام انجام پا جائے گا۔

طیسر۔ (بالفتح) پر تو اڑنے والے جانور۔ عربی، سنہ کر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 جان غیر بدن غیر مکان غیر انگلیں غیر جوڑی رنگ فرخ فرخ ہزار ہا کھاکوٹ طیر
 قولہ فیصلہ۔ یہ لفظ جمع اور مفرد دونوں طرح مستقل ہو۔ اڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسا کہ شعر سے ظاہر ہو۔

طیران۔ اڑنا۔ پرواز۔ عربی، توخا تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
 محلہ صرفہ۔ شاہ کے ایک فرشتے نے ہزاروں کھٹکوں کے گروہ کے کٹارے کو چھو نہ سکا۔
 قولہ فیصلہ۔ اردو میں اس کا صرف محسن کرنا ہی کے ساتھ ہو۔ جیسے جناب جعفر طیار اب جناب ابولباب کا لقب طیار اس لیے قرار پایا کہ جنگ ہوتا میں جب آپ نے دونوں بازوؤں کے کٹ جائے کے بعد جام شہادت نوش فرمایا تو خدا نے آپ کو بہشت میں دو دروازوں کے خیمہ عطا فرمائے۔ آپ ان خیموں کے دروازوں کے فرشتوں کے ہمراہ بہشت میں خیرات کرتے ہیں۔

طیران گاہ۔ پروائی اڈا۔ حیاروں کے اترنے اور پرواز کرنے کا مقام۔ فارسی ترکیب راجا۔

قولہ فیصلہ۔ پروائی ہمارا ایجاد ہونے کے بعد اس لفظ کا وجود ہوا ہو۔

طیش۔ (بروزی پیش) غصہ غنیمت فارسی مذکر، فصیح، راجا۔

ظفر ابویں اس کو نہ جانے، وہ ہو گیا ہی صاحب فریم و کا جسے پیش میں یاد خدا نہ رہی جسے پیش میں غم خدا نہ ظفر شاہ

قولہ فیصلہ۔ عربی میں اس کے معنی ہیں سبک ہونا قتل نال ہونا، غصہ، سبک فارسیوں کے بطور بیان بمعنی غصہ استعمال کیا۔

طیش آنا۔ غصہ آنا۔ اردو صورت راجا۔
 میں بلاؤں تو وہ بگڑتے ہیں
 طیش میں بے طلب نہیں آتا

قولہ فیصلہ۔ اس کی تکمیل صورت طیش آنا ہی راجا و فصیح ہو۔

جو شراب شیخ جی دمنوں میں بیچ کر ہوگی بری کسی کو اگر طیش آگیا
 عورتیں زیادہ مرد کم بولتے ہیں۔

طیش دلانا۔ برا فروخت کرنا۔ غصہ دلانا تاؤ دلانا۔ اردو صورت راجا۔

تو لکھنے یوں وہ اسے رنگیں
 بس میں اب کچھ کومت دلاؤ طیش

قولہ فیصلہ۔ عورتوں کی زبان پر صرف یہ ہے۔
 طے شدہ۔ جو چیز طے ہو گئی ہو جس کو سب سے مان لیا ہو، فارسی، فصیح، راجا۔

محلہ صرفہ۔ تمھارے اختلافات کے مادے ہو جو

طے شدہ ہوا میں دھل دینا خلاف عقل ہو۔
 طیش کھانا۔ غم و غصہ برداشت کرنا۔ طے کھانا۔ اردو صورت، مستر وک۔

دن رات وہ اس سے تو کریں پیش ہم کھایا کریں سدا غم و طیش

وہ مرد عرب پیش قوم قریش
 ہوا شکوہ پیرا بہت کھا کہ طیش (ساری انصاف)

طیش میں آنا۔ غصہ کرنا۔ غصہ میں آنا۔ اردو صورت، راجا۔

محلہ صرفہ۔ بخیاں طیش میں آکر اٹھی اور غل بھائی کر انگلیاں نکالا کرتی سلاویں ستائیں کر ان شرابیوں کا نشہ ہرن ہو گیا۔ (نشانہ اراد)

قولہ فیصلہ۔ یہ صرف عورتوں کی زبان پر زیادہ طیش میں ہونا۔ غصے میں ہونا۔ اردو راجا۔

محلہ صرفہ۔ عزا صاحب مسرت طیش میں ہونے میں صورت دیکھنے کے قابل ہوتا ہو۔ چہرہ سرخ، آنکھیں خون کھوڑ، ہونٹ پکپکاتے ہوئے۔

قولہ فیصلہ۔ یہ صرف عورتی کم انداز پر زیادہ بولتے ہیں۔

طے کا روزہ۔ قبیلے کے لوگ دور دور برابر روزہ رکھتے اور تیسرے روزہ افطار کرتے تھے اس لیے ایسے روزے کو طے کا روزہ کہتے ہیں۔

ہم نے دیکھا ہوتا ہے واسطے طے کا روزہ اخیر کھانا قسمت میں ہماری ہو کھانا تیسرے دن (نور اللغات)

قولہ فیصلہ۔ محو حسی آزاد کی کتاب وہ باراکر کا کئی ایک عبارت سے ظہر ہوتا ہے کہ طے کا روزہ سنہ ۱۹۰۹

کا رکھا جاتا تھا۔ وہ لکھتے ہیں "طا صاحب بڑے عہد کے ساتھ فرماتے ہیں شیخ عبد الدین ان کے بڑے بیٹے کے منظر چلے گئے تھے۔ وہاں عبادتیں اور سخت ریاضتیں

جہاں تپاٹ نہ شمار چن رقت یار
 دیکھ ظالم کبھی سر سبز نہیں ہوتا
 ظالم کا بیت ایسی نرا لای، نالغائی کے تیرے
 رستے ہیں ظالم سب سے جدا طریقہ دکھا جو اورو
 کیا دت و حرم کی زبان (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل: اس کھڑ نہیں دے
 ظالم کا زور و سرور: ظالم کے کچھ جملہ حوالہ
 نہیں چلتا۔ زبردستی آگے بڑھ نہیں سکتی۔ اور دشت
 (اور لغات)
 قول فیصل: اہل کھڑ نہیں دے
 ظالم کی بیل نہیں چھوٹی: ظالم کی اولاد نہیں
 برکتی۔
 ۱۰۔ یہ نہیں رہت کوئی
 بیل ظالم کی نہیں بڑھتی جو (اور لغات)
 قول فیصل: کوئی خاص مدت نہیں، شاعر نے
 نظم کر دی۔
 ظالم کی داد خدا دیتا ہے: زبردست جابر کو خدا
 ہی ملتا ہے۔ شاعر نے اس کا جواب دیا کہ خدا کی داد
 داد ظالم کے خدا دیتا ہے
 جلد دنیا میں شرا دیتا ہے
 قول فیصل: ظالم کی داد خدا کے گھر میں نظم ہوا
 ہے اور یہ بھی قابل استمال ہے۔
 تیرے گھر کے گھر کی بیاں آ رہے اتنے
 ظالم کی داد سے دن مضمر خدا کے گھر
 ظالم کی کسی دراز ہے: ظالم کی عزت زیادہ ہوتی ہے
 اور شل۔ رائج۔
 گھٹتے نہیں یہ جو بدستم آسان کے
 ظالم کی رہتی خلق میں کتنی دراز ہے
 قول فیصل: بیاں رہتی سے رشتہ مراد ہے۔

ظالم کی عمر کوتاہ: ظالم بہت دنوں نہیں زندہ
 رہتا۔ اور وہ فقرہ، تیل، استقامت
 آج تک یہ تلک پیر و کیوں تھا ظالم
 عمر ظالم کی تو کوتاہ سن جاتی ہے
 قول فیصل: ہوتی ہوئے، رائج سے ظالم کی عمر
 کوتاہ ہوتی ہے، بھی زبانوں پر ہے۔
 دھل گیا جو بن ترا سچ ہے شل
 عمر ظالم کی بہت کوتاہ ہے
 ظالم کی مراد پوری نہیں ہوتی: ظالم نہیں
 قادر المرام نہیں ہوتا، جسے کامیابی سمجھتا ہے وہ کامیاب
 نہیں ہوتی۔ اور وہ مقولہ (فرنگ آصفیہ)
 قول فیصل: بہت گئی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔
 ظالم مظلوم تھا: جو باطن میں سخت اعدا ظاہر
 نرم ہو، بھارت، مشرق و چشم مشرق، فارسی، تعلیم
 و ادب طبع کے زبان قابل استمال۔
 اس چشم نہیں گر کی حیا کو کوئی دیکھے
 اس ظالم مظلوم ناکہ کوئی دیکھے
 ظالموں کا بادشاہ: دکان (بہت تڑپا)
 ۱۰۔ اور دھرت، قابل استمال
 دیکھے سمجھتی ہے کیوں کر میرا اس کی دوستی
 میں گوارے ہے اور وہ ظالموں کا بادشاہ تعلیم
 ظاہر شد و بکھر سوم، آشکار، عزیز، حیاں، دشت
 روشن، عربی، صفت، فصیح، رائج۔
 کہے ملت خدا دام ان پر
 حق تو ظاہر ہو جائے یہ کہ مر درنظم خدا
 بے عمل و بیل سے دوستی ہے جن کی ظاہر جیل
 قول فیصل: اس کے چہ خوار ہو جائے وہی تسل نہیں۔
 ظاہر شد: خدا کا نام کہ وہ آشکار ہو مجاہد
 بیت اس کا دھند، اس کی ہستی، ان آیات و کلمات

سے ظاہر ہو جو آسمان اور زمین میں ہر جہاں بصیرت
 کو دکھائی دیتے ہیں۔ خدا کے باطن ہونے کے یہ صفت
 ہیں اس کی کائنات مجاہد بالی میں پوشیدہ ہو رہی
 صفت۔ (اور لغات)
 ظاہر شد: باطل ملنے کا، ظاہر ہر صورت، عربی
 صفت، فصیح، رائج۔
 محل جہاں: فیصل کا ترجمہ عام شریح میں نے
 گمراہ کرنا کیا ہے چاہا کہ یہ باطل محال ہے۔ جب وہ
 خود گمراہ کندہ ہوا تو مذاب کیہ کر سکتا ہے۔ اہل حق
 ہے ان شریح میں ظاہر لفظ کو دیکھ کر ترجمہ کر دیا
 اور چونکہ رائیخوں کی اصلاح کے کلام کی طرف
 نظر نہیں کی اس وجہ سے غلطی میں مبتلا ہوئے
 اس معنی نام پر استمال سے مراد تعلیم
 ہے۔ میں ان کی حالت پر چھوڑ دینا، کما
 وجہ سے میں نے عام ترجموں سے عدول کر کے یہ ترجمہ
 دیا کہ اس میں چھوڑنا بھی ہے (اختیار کیا)۔
 کلام اللہ شریح زبان علی: یا یہ اول سو بلا
 ث آیت ۲۹
 ظاہر شد: باطن، عکس، عربی، صفت، فصیح، رائج
 محل جہاں: جہاں کو اب ان کی شکل بری معلوم ہوتی ہے
 صفت، بصیرت، ظاہر، باطن، ایک سے ایک غراب
 ایک سے ایک ہر۔ (اور لغات)
 تیرہ دل جتنے ہیں ظالم دیکھتے ہیں صاحب میں
 ظاہر ہے تری جبر کا باطن برا
 ظاہر شد: (دکان) ناش، دکھا اور مستوری
 قابل استمال
 بنیاد علمی ہے بازی گہ ظالم میں
 دنیا جے کہے جہاں ہر کاشا
 ظاہر شد: شہر کا گرد و آلود، خیر کے باہر کا سب

پھر ظاہر ہی تو ظاہر ہے کیا آتی نہیں
ظاہر دنیا برتن اس کا خاص صفت ہو آپ
کی باتوں سے ظاہر ہر جہد ہو کہ میں آپ سے
ظاہر داری کا بہت بہا ہوں۔ دہلی میں کثرت کے معنی
پھر ظاہر داری و سنا بھی سنل ہو جیسے اس کی
حال قتال کی مجلس میں جس پر سراسر ظاہر داری
برستی تھی جاتے تھے۔ (دربار اکبر)
ظاہر داری کی باتیں بس دکھاوے کی بات
اور نہ سچ و راجح۔

محل خیر۔ ظاہری اخلاق ان کا بہت اچھا ہے
ظاہر داری کی باتیں تو ایسی آتی ہیں جو پہلے پہل
ان سے ملتا ہے۔ بہت تاثیر ہوتا ہے۔
ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا۔ ظاہر
اچھا باطن بد اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جس کا
ظاہر اچھا اور باطن حراب ہو۔ (اردو محل)
ذوالفرائض

قولی فیصل۔ اپنی لکھت نہیں بولتے۔
ظاہر ظہور۔ ظاہری طور سے۔ ظاہر میں کہیں
کھلا۔ صاف صاف۔ بار بار صفت شریک
مطلب کی اس نے کیا بھی پیریانی نہیں
ظاہر ظہور و یار سے باتیں جو بھی کیا ہیں
ظاہر کا نرم باطن کا سخت۔ دیکھتے ہیں
دل پر ہم جو کچھ سننے لگے۔ (اردو محفل)
ناظر نہ تم کو خدا دینوں سے اخلاط عام
نہ کہے ہیں یہ نرم تو باطن کے سخت ہیں اور سخت
قولی فیصل۔ لکھت ہیں سنل نہیں۔
ظاہر کرنا۔ بے باطن کرنا۔ تباہ کرنا۔ (اردو
محفل، راجح)
محل خیر۔ ایک شاگرد۔ اکثر بے روزگاری کی

نکایت سے سفر کا لادہ ظاہر کیا کرتے تھے اور
خواجہ صاحب اپنی آواز مزاجی سے کہا کرتے
تھے کہ میاں! میں جاؤ گے۔ (آب حیات)
غرض میں نے بھی فرمائشیں کی تھیں وہ سخت
زبان خام سے ظاہر کیا جو درد قلوب میں
ظاہر کرنا۔ بے نظر عام پر لانا۔ واضح کرنا
اور دھوکہ دینا۔ (راجح)
محل خیر۔ آئینہ نیر میں زبان اور دلی احوال
سے بنگالی میں جب بے اختیار فاضلہ میں آسکتے ہیں
ظاہر کر دیا گیا۔ (درماتھویش شرقی فرشتہ)
ظاہر کرنا۔ بے باطن کرنا۔ دکھانا۔ (اردو محفل)
صفت راجح۔ راجح۔

محل خیر۔ اگر اہل علم ان رسالوں کے ساتھ
دل جی ظاہر کرتے رہے تو امید کی جاسکتی ہے
کہ کسی دن اس کا اثر ہندو اور اور مذہب اور
اخلاط پر بھی پڑے گا۔ (درماتھویش شرقی فرشتہ)
اکتوبر (نمبر ۱۲)

اور میں نے عقیدہ کا جو
حق سے مل کرنا تھا ظاہر (سراج نم)
ظاہر کرنا۔ بے باطن کرنا۔ دکھانا۔ واضح کرنا
بیان کرنا۔ (اردو محفل، راجح)
محل خیر۔ جس بنا پر نیاز خدا ہے اس قیاس
کے ظاہر کرنے کی جرات کرتا ہے وہ صرف یہ ہی
کہ خاص اس شہر کے رسالے یا اخبار کی سرگرم
کوششیں جب ان پر مطلق اثر نہیں آتی سکیں
تو غیر شہر کے رسالوں کا وہ کیا خیالی کر سکتے
ہیں۔ (درماتھویش شرقی فرشتہ)
ظاہر کرنا۔ بے باطن کرنا۔ دکھانا۔ واضح کرنا
اور دھوکہ دینا۔ (راجح)

محل خیر۔ ادب میں تم نے ایک شخص کو مار ڈالا
اور تم میں اس کی بابت پوچھ پڑ گئی کہ ایک دست
کو تائی تباہ لگا اور جو تم چھپاتے تھے خدا کو
اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ میں ہم نے کہا اس
کائے کا کوئی ٹکڑا ہے کہ اس کی دلاشیں ہیں
بارہویوں خدا مرد سے کو ذبح کرنا ہو اور تم
کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیتا ہوں تاکہ تم
سمجھو۔ (کلام اشرق مجرب فرماں علی ذوالفرائض)
قولی فیصل۔ بولتے ذوالفرائض نے ظاہر کرنا
کے حق میں غم اور کچھ ہی نہ تشریف کرنا اور
کرنا جیسے مطلب ظاہر کرنا نہ تباہ کرنا
جیسے افلاس ظاہر کرنا۔ اشارے سے
نایاں کرنا جیسے رضا مندی ظاہر کرنا۔ (محل
نمبر ۱۲) (درماتھویش شرقی فرشتہ)
ظاہر کی آنکھیں اور باطن کی آنکھیں
دل کی سوجھ بوجھ آنکھوں سے جدا ہو جاتی ہیں
صفت دیکھتی اور دل دیکھتے ہیں بے باطن کرنا
ہے اور دھوکہ دینا۔ (اردو محفل، راجح)
اہل بیعت کے لئے شہر بھر جائے
ظاہر کی آنکھیں اور باطن کی آنکھیں
ظاہر کی جیب ٹاپ۔ دکھاوے کی آٹا
اور دھوکہ۔ (اردو محفل، راجح)
قولی فیصل۔ اپنی لکھت نہیں بولتے۔
ظاہر کی دنیا ہے۔ دنیا ظاہر کو دیکھتی ہے
مطلب میں کے پاس دولت جوتی ہو سب اس کے
مردہ اور شہر میں غریب کوئی نہیں پوچھتا اور قتل
نہیں کرتا۔
ظاہر کرنا۔ بے باطن کرنا۔ دکھانا۔ واضح کرنا
اور دھوکہ دینا۔ (راجح)

ظاہر کے رنگ و ہنگام میں۔ لکھو کہ یہ

ہیں۔ اور دوسرا (درنگ اثر)

قد نبیل۔ یہ مقررہ است کہ ساتھ ساتھ یہ

ظاہر میں۔ ظاہر و باطن کیجئے یہ اور

۳۱۲۔ قطع و راجح۔

محل نشہ۔ انصوح اگرچہ تنہا میں اپنے نہ ہوں

کو کہ ہر روز دہرہ دہرہ دلیا کرتا تھا اور ظاہر میں

ہی رہتا تھا تو اندر سے اس کا دل ہر وقت رقا رقا

تھا۔ (توبہ انصوح)

ظاہر نیک باطن خبیث۔ دیکھئے میں یہ

گردل کا برا۔ اور صرف قلیل الامثال

اسے کشتہ شج کے ظاہر و باطن

یہ ظاہر اس کا نیک باطن خبیث

ظاہر و باطن۔ یہ ظاہر اور باطن حالت نظر

آئے والی اور اندرون کی حیثیت ظاہر اور باطن

حرف الفاظ۔ غار و کتب و تذکرہ صبح و رات

محل نشہ۔ میں طرح ظاہر و باطن و دونوں

ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں یہاں بھی طرح

ان کے ظاہر و باطن میں ہی اہم تضاد پایا جاتا ہے۔

قول نبیل۔ ۳۱۲۔ خدا خلیق کے بعد ہر فرد

میں آتے ہیں یہی ان کا ظاہر و باطن۔

ظاہر و باطن ایک سا ہوتا ہے۔ دونوں میں

یہ زبان پر ہے۔ ظاہر اور باطن حالت ایک ہی

ہوتا۔ اور صرف، متروک

پتہ ہے کیا کیا و رنگی کی بدلت دہری

کاش ہوتا ظاہر و باطن جیسا کہ ایک سا

قول غیبی۔ اب ظاہر و باطن کیا ہوتا ہے

جیسے۔ انسان کو چاہیے کہ اس کا ظاہر و باطن

تو اتنی سے کیا ظاہر و باطن

۳۱۲۔ پیرا ہن تن و نہ پیرا ہن میں

انچہ منوں میں کہ ساتھ ہی اس کا صرف

عشق نے طیب کیا ظاہر و باطن یکساں

دماغ سینے میں دیکھا دی طہر کا

وہاں کے ساتھ ہی مرث کرتے ہیں۔

فیض دنیا کو پہنچا تھا پر ابر حق

مرحمت پر ظاہر و باطن یکساں

ارکنا کے ساتھ ہی اس کا صرف جو جیسے

اپنا ظاہر و باطن کیا رکھا جو نہ ذلت سے بچا

نفس کے ساتھ ظاہر و باطن کیا نہ ہوا

باطن کیا نہ رہا ہی ستم جو جیسے وہ کوئی

ہے جس کا ظاہر و باطن کیا نہ

ظاہر و باطن میں فرق ہونا۔ زبان پر

ہوا دل میں کہ ہونا۔ ظاہر و باطن

کیا نہ ہونا۔ اور صرف، قطع و راجح۔

کیا نہ ہونا کے ظاہر و باطن میں فرق

وہاں نہ پتہ جو اہل آستان

قول نبیل۔ نفس کے ساتھ ہی اس کا

ہوا جو دل میں وہی کتا ہوں زبان

ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہیں

ظاہر ہونا۔ ہوا نہ ہونا، ملنے آنا اور

مرث، قطع و راجح۔

محل نشہ۔ ہوا و ہوا نے عرض کیا کہ

ہم اس کو پکڑ لے وہ فریب دے کر

میدان میں کیا قصد جو۔ اب ہم اپنے

جاتے ہیں۔ جب تک باطن پر جو کچھ

بھی ظاہر ہوا۔ (مطمع ہوش ربا)

ظاہر ہونا۔ کھانا۔ انا ہونا، سخت

اور صرف، قطع و راجح۔

محل نشہ۔ ۳۱۲۔ باطن میں اب تک

ہوئے ہوں۔ ظاہر ہونا کے ساتھ

نقد و برآہی ہے۔

ظاہر ہونا۔ قطع و راجح۔

مرث، قطع و راجح۔

محل نشہ۔ ان کی بارہی کہ جب طرح کی

ہے کہ تہذیبی ان کی رفتار سے ظاہر

اس قدر کہیں شکستہ ظاہر

یہاں پر سے سے ظاہر

ظاہر ہونا۔ قطع و راجح۔

کو ہونا اور کتا، انہوں کے

محل نشہ۔ امام جس وقت ظاہر ہوا

سار کا دنیا ظلم سے بھر گئی

پر کو رہا۔ دجال بھی اس کا

یہاں امام کے ہاتھوں تل

والی (ظہار) حضرت ابو طالب کی

شرعے یا روئے دگار رہے تو

کوئی میرا ہونا تو اسے طائف

وہاں کے کم بختوں نے درات کے

پہنچا میں آخر یہ نوبت پہنچی کہ

کے پیچھے لگا دیا کہ کتنی کے

اور پھر اسے لگے۔ یہاں تک کہ

ہو گئے داؤد مہاؤد اور علی

عرض حضرت دہاں سے باجی

چلے رہا میں گھر میں کے ایک

کیا نصیب کے بعد جب ناہ

اور غیور کے دے والے سات

فرش رہا۔ اور انا، انا

گزارہا آپ کو قرآن پڑھنے

آپ ناز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ ظاہر ہوئے اور
ایمان لائے۔ اور پھر اپنے اپنے مقام پر جا کر دین الہی
کو جاری کیا۔ وحاشیہ کلام اللہ ترجمہ قرآن ص ۱۰۰
ظاہر ہونا۔ یہ سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اور درود
صبح و رات۔

ہمیں پھر وہی کے ذہن تیس سے چھ گیا ظاہر
ہمیشہ گلشن ایسا دیا زور دار دہے یہ عشق
قول فیصل۔ ہمیں ظاہر ہو گیا۔ جیسا کہ شعر کے معنی
ادنیٰ میں ہے۔ اب کسی کے ساتھ زبانوں پر ہی آپ زیادہ
تر ہیں کی جگہ ہم پر دے ہیں۔ میں ہم پر ظاہر ہو گیا
کی جگہ دوسری غیر یہ یا کوئی اہم بھی لائے ہیں۔ ظاہر ہونا
ظاہر ہو گیا یا ظاہر ہو گیا وہی ہے۔ ہر ہونا کا ایک
مہم نام کہ سے فرق کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ جیسے
دوسرے ہے کہ تمہارا ہوا ہے۔ بات پیدا ہو کہ اس
ماتے میں ہم وہی کو ایک خاص اہتمام کو کیونکہ ذرا سا
بھی شغف ظاہر ہو گا تو نام تر نظام و ہم ہم ہو گا
(وقتہ المصوت)

ظاہر ہو گیا۔ پرتیبہ ہیں۔ کھلی ہوئی حقیقت ہے
بھی جاننے ہیں۔ ہر ایک کو معلوم ہے۔ اور ہر ایک کو
ظاہر ہو گیا۔ ہر ایک کے ذہن میں ہے۔
ان سے مگر وہ مدد دینے کی جاتی ہے۔

قول فیصل۔ یہاں شغف سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ آپ جو
رہے ہیں وہ صحیح و درست ہے۔ وہی ہے یہ کہ زمان پر
ہر ظاہر ہو گیا۔ ایک ظہور حقیقت ہے۔ تسلیم ثبوت
ہو۔ عقلی دلوں سے مانا ہوا سلسلہ جیسے۔ اگر وہ کھا
حرام ہوتا اور گناہ کا باعث ہوتا تو خدا اوی قنابہ
کوئی بکر اس کو آخرت پر ظاہر کھاتا اور ظاہر ہو کر ایک
گناہی وہ سزا میں زندگی میں بھی اور آخرت میں
ہو۔ اس سے بڑا ہے۔ کہ سرور و جلال و عظمت

والیضا جس طرح ہم سے کہا جائے کہ وہی دور
کرنے چلو ورنہ اپنا آپ نقصان کو گئے اسی طرح حضرت
آدم کو بھی کہا گیا تھا اور ظلم کے یہی سنی ہیں اپنا نقصان
کو مٹا اور ظاہر ہو گیا کہ حضرت آدم سے گنہگار یہ نقصان
کیا کہ وہ عیش و راحت و بہشت میں تھے جاتی رہی۔

دکلام اللہ ترجمہ قرآن ص ۱۰۰
ظاہر ہو گیا۔ اپنی کا عکس دکھا دے۔ فارسی
صبح و رات۔

ظاہر ہو گیا۔ اور وہی ہے وہی ہے
ہم نے سب کی پادشائی دیکھ لی اتنی کھڑی
ظاہر ہو گیا۔ منسوب بہ حضرت ظاہر ہونا کا
کھلا ہوا فارسی، صبح و رات۔

محل نشین۔ انھوں نے جہانات کو ایک منظرہ منس
قرابہا اور نباتات کو بے جان چیزوں کی خدمت میں
داخل کر دیا اور صرف ان دونوں کی ظاہری مشابہت
پر۔۔۔۔۔ تقسیم میں غلطی کی ہے۔ اور ساتھ ہی اس طرح
(ایضاً) اس سے پہلی تیز ہر سلطان اور سلطان
اور سچے مومنوں میں ہو گئی۔ وحاشیہ کلام اللہ ترجمہ قرآن ص ۱۰۰
قول فیصل۔ مختلف الفاظ کے ساتھ اس کو استمال
کرتے ہیں جیسے ظاہری اسباب۔ ظاہری حالت۔ ظاہری
حیثیت۔ ظاہری صورت۔ ظاہری سادہ۔ ظاہری حل
و غیرہ وغیرہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام ظاہری شریعت
کے اس وجہ پابند تھے۔ کہ جب کوئی بات اس کے
ملاوت پاتے تو وہ لوگ وہی دکلام اللہ ترجمہ قرآن ص ۱۰۰
ظاہری شریعت نام۔۔۔ دکھانے کی ضرورت تھی
کہ ان کی درستی تھی۔

قول فیصل۔ یہ کلمہ کے عوام کی زبان ہے۔
ظاہری طور پر۔ دیکھیں یہ ظاہر دکھانے کو
اور وہ صرف صبح و رات۔

محل نشین۔ چونکہ انسان ظاہری طور پر ایمان دار تھا اور
حضرت نوح اس کے باطن کے حال سے واقف تھے اور
خدا نے ان کے دل کے باطن کی بات کا وعدہ کیا تھا اس
وجہ سے آپ اس کے دل سے پرے چھین چکے۔

دکلام اللہ ترجمہ قرآن ص ۱۰۰
قول فیصل۔ یہی ہے اس کے بھانے اسے بھی یہی ظاہری
ہو رہے۔

ظرافت۔ عقل مند ہونا۔ ذہنی، عربی
دورنگ آئینہ

قول فیصل۔ اور میں ان میں نہیں ہوتے۔
ظرافت۔۔۔۔۔ دل کی ہنسی کی باتیں، خوش طبعی
سرور، صبح و رات۔

محل نشین۔ مزاج میں ظرافت ایسی تھی کہ ہر قسم کا خیر
لطائف و طرائف ہی میں ادا ہوتا تھا۔ (آپ حیات)
ہوتے سوتوں سے بچے اپنے بھٹائیہ مذاق
مرد و سہم کو نہیں بھاتی ظرافت نیزہ مانع تھا
ظرافت۔ ہنسی ہے۔ مزاح، مذاق ہے۔ حشر
فیصل استمال۔

قول فیصل۔ اس کا صحیح اظہار ہے۔

ظرافت آتش اخروہ و جدیثیت۔ ہنسی مذاق
سے جوانی کی آتش مدش ہو جاتی ہو مینی دل کی مذاق
میں اکثر حال ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ ہنسی ہنسی میں لڑائی
ہوئے لگتی ہو اور جن لوگوں میں اس کا مہیا ہو جاتی ہے
دورنگ آئینہ و مزاج۔

قول فیصل۔ یہ تسلیم ہونا ہے کہ زبان ہے۔

ظرافت آمیز۔ نرات سے مراد ہونی رنگ
کی۔ فارسی صفت، صبح و رات۔

محل نشین۔ ان کی باتیں اس کی ظرافت آمیز ہوتی ہیں
اور وہ آواز ہی ہنسی دے۔

ظرافت بسیار نرندیاں است و سبکیاں

بہت زیادہ ہنس دلی مصاحبوں کے لیے ہنر اور ماموں کے سبب۔

قول فیصل تبسم بابت غنہ کی کے ساتھ اول دیا جو۔

ظرافت پسند۔ میں کو مل گیا پسند جو۔ غنہ کی صفت صبح راج۔

ظرافت خانہ آزریم و جنگ است۔ ہنسی

ہراق۔ ہوا کی جھڑپ کا گھر ہے۔ (نرنگ اشالی)

قول فیصل تبسم بابت غنہ کی کے ساتھ اول دیا جو۔

ظرافت کا پتلا۔ سر۔ باظرفیت۔ باظرفیت اور ہنر و تبسم و مسلمان

خیاں سے دل ہواوٹ پوٹ

ظرافت کا پتلا ظرافت کی پوٹ

قول فیصل۔ ظرافت کی پوٹ صیا کہ قاتل سے ظفر کیا جو۔ اول کھنڈ نہیں پڑتے۔

ظرافت کا پہلو۔ دل لگی کی نذر۔ سر کا رشتہ اور صبح راج

محل مشہ۔ وہ بہت ظریف سب کی ہر بات ظرافت کا پہلو ہے ہونی جو۔

ظرافت کی پڑیا۔ ایسی کتاب جس میں ہنسی و ہنر لکھا ہوا ہو۔ (نرنگ اتر)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبان پر نہیں جو ظرافت :- دل کو خوش کرنے والی باتیں

ظرافت۔ حوالہ لفظ مذکور تبسم بابت غنہ کی زبان کا سر۔

ہیں باتوں میں بہت اس کے ظرافت

ہیں کتاب سننے کے اس کے لطائف (نرنگ اشالی)

قول فیصل۔ ہر لایا یہ لفظ مع کو خط لکھنے کی طرف اشارہ ہے۔

تھی کہ قسم کا خیال لطافت و ظرافت میں ہوتا تھا

ظرافت سر۔ ہنس، حریف، مذکور۔ راج

کرتے ہیں ہنسی غرض شاک اپنی

جو ظرافت کو مانی ہے وہ دہاؤ

ظرافت۔ ہنر۔ نعرہ آؤں۔

شوکران جا کا وہ کھا کر

قول فیصل۔ حریف میں سے کسی کو جی نہ رہا ہوتا

ہیں جو ہر دو میں مانگتے ہیں۔

ظرافت سر۔ استعداد، حوصلہ، نازی، نڈر، شجاعت

تم نے ہمیشہ جو روئے تم نے سب کے

ایسا ہی ظرافت تھا جو پوچھا جیتا یا

ظرافت سر۔ وہ اسم جو وقت کی جگہ کے سنی پر دلت

کرتے۔ حریف اصطلاح عام صرف و نحو۔

قول فیصل۔ اس کی دو تیسری طرفتوں میں

مکان۔ طرفتوں میں وہ جو جڑ کے پر قاب گرفت

جیسے صحت نام و فاضل دون و صحت و صحت

ہے جو جگہ پر دلت کرتے جیسے ظرافت، راج، اذہر و بیرو

ظرافت سر۔ ایک ٹکڑا ہوا، جگہ، ہاکی، نڈر، شجاعت

راج آسمان ہے، لایا ہے اعتبار کا

ظرافت آفتاب۔ سرب کا پالہ۔ حریف، مذکور

بیم بابت غنہ کی زبان میں مسلمان

ہجرت سانی میں سرب و اصاب سرب

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

اور دومرت فیصل، مسلمان

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

قول فیصل۔ عام طور سے خل اس طرح زبانوں

پر ہے۔ نڈر کی زبان میں ہنسی و غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

ظرافت سر۔ بجا کے لینا۔ ہنس کو غنہ کی بجا کے لینا

دو اسے بھی کہیں دوسری جگہوں سے
ظلمات نکلتے ہیں وہ جنہیں پہلے ہم
حکم و رسم و پیراں ہوتی
تو نہ تھے یہ۔۔۔ مگر اب ہے
جو ظلمات ہیں دوڑا دیے گھمٹے ہوئے
ابھر رہے اگر اس تا کی کسے میں بولتے ہیں ہر ایک
کہ آج عیاں میں ملتی ہیں۔

اب ترس دکر می پر کھے لوگ کہ ہیں جہ
چشمہ منور و نور و نور و نور
نہایت عباد علی اس رتے تھے اب اس میں نفیت
وہاں ہے ۔

طر آتی تھی ہر دم اس جہالت سے
 جہل پردن کی ، مگر یہ نہ تھا
 ظلم اٹھانا نہ ظلم سہا کس ، سرور داشت و
 ستمی بہداشت کو نا ، ادو صرف نصیح و
 رقیب یہ تھا کہ نہ ظلم اٹھائے
 نہ جھاکوں ستم کو نہ سارے جس
 ظلم اٹھانا نہ ستم برداشت ہوتا ، سخی و داشت
 آرا ، ادو صرف ، نصیح و

محل نشین۔ تہ بہاؤ اختیار کرتے ہو عدالت نہیں
روایت کا اذہ دیا۔ ہم سے یہ علم خبر کر سکتے۔
ظہار علمی۔ زونے جو دو جگہ دکھائی دے رہی ہے
سورہ و در تمام فعل و فرماگ تعظیم
قبول نہیں۔ اول شخص اس میں ہوتے
تعلیمیاتی۔ لفظ اول و دوم تاریکی سے نہیں
والا، نورانی حضرت علی رضی اللہ عنہ

فہرست جمل۔ فارسی سے لکھن دوں اسموں کیا۔
دروازوں کے بھی جو نام ہیں اسموں کا۔
دردی ای نہیں جو نسخ نہیں

در کتب کتب
 به خط وادعای میر و
 نظم ایجا و کمران - با شریک و
 به خط وادعای میر و
 به خط وادعای میر و
 به خط وادعای میر و

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

فصل چہارم - این ہم زمانہ در دریا صفت فیض صانع
 از کون و موافقہ ستم سوز
 بحر مہر و شام سہ تار
 شہادت
 در این وقت حق در سج
 در یک زنگ کی سہ دوری کی
 غور و صی سادہ کلمات بی تکرار

غلط آباد۔ مقام وند۔ ریاض المصنوعہ
مذکر
قرآن فیصل۔ نام وند زبانوں پر نہیں ہے۔

[illegible]

جیب و پرستی تو می نگار آری
ظلمت قلبم با به روی تو

بے شک سرورِ خداوندی
 قنوت و در ہونا ہے تاریکی چھٹنا، اور میرا دم
 چلنا اور روح طبع
 ہے اس کے ساتھ اس مقام تک کہ ایک دھڑکن دھڑکا
 ہے اس کے ساتھ اس مقام تک کہ ایک دھڑکن دھڑکا
 حق و انبیل، اس کے خلاف کہہ دیتی ہے کہ
 خداوندی ہے۔
 خداوندی ہے۔

ظلم کرنا اور دھوکہ دینا۔
 کیا ظلم تو ذاتی جو شب بھر کیجئے
 پھر آج نہ غلبہ نہ انتہا
 حق قبیح۔ اب اس میں ظلم نہ جائز نہ ہوگا
 ظلم ٹوٹا۔ آنت آنت ہر صفت پر نہ اسد و برف
 قریب بہ متر و ک
 کیا کہوں کہ ظلم تو مان بجا دینا راجی

کون سے قاتل میں جو مجھ کو جرم کا کرے سکے
ظلم چھیلنا اور نہ ملے اس کی مراد

ظلم دوست : ظالم ظلم کو پہنکے دور، وارکنے والا، غاری صفت، قلیل الاستقامت

دیکھئے ہمایوں جس نے اسے ظلم دوست تیرے لائے خیال میں کیا وہ جو آدھ سال کو ظلم و کھٹنا اسے ظلم اٹھا، سختی برداشت کر لیا اور مدد دے اور قلیل الاستقامت۔

دیکھئے ہمایوں جس نے اسے ظلم دوست تیرے ظلم و کھٹنا : ستم رزق آنتا، بیکرہ، دوریت

اس غریب سوچا
کس نے ہمارے دلوں کو

قوانع فیصل : موت، بگڑا، اسے اس کے گھر سے غریب کر دیا، یہی جو ستم رزق آنتا، اس کے گھر سے اس کی گھر میں کوئی ایک کام کرنا، باہر سے بڑھ کر وہی کام کرنا، یہی جو غریب سوسل ہیں۔
ظلم سب سے پہلے مظلوم، وہ شخص جس کو توں ہوئی جو وہ شخص جس پر جبر مولا کرنا، بیکرہ، قلیل الاستقامت

خوش گوار : زیادہ تر ستم بردہ و ظلم اٹھانا، ستم کر کے غار سے تھوڑا کرنا، اور مدد دے اور قلیل الاستقامت

ایک صاحب میرا ہے سنا کہ
کھلے ظلم تو توں آسمان کو

ظلم سہنا : ستم برداشت کرنا، اور مدد صرف فیصلہ کرنا۔

ظلم خاک میں تو مدد پریشان ہو گا
ظلم سینے کو ہم سے چرخ و بول ہے

ظلم سے : ہیرا، و پوڈال کے، زبردستی اور مدد صرف و قلیل الاستقامت۔

قول فیصل : اس جگہ، زیادہ تر، جبر سے، زبانوں پر ہے۔

ظلم شعور : ستم پیشہ، ظالم، غاری صفت، قلیل الاستقامت

ظلم کرنا : ستم رزق آنتا، جبر کرنا، سختی برداشت اور مدد صرف، صبح، رات

ظلم امتنے کے احوال دیکھئے : ظلم اظلم کرنا : کوئی عجیب، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں : ظلم کی ٹہنی کھیتی نہیں، بیکرہ، ستم رزق آنتا

یہ سر پر تاشم و شمشاد کے

فصل اول - صبح اعلیٰ سے دو درجہ کی سایہ
سایہ دار جنگ و وہ میر جو - کرتے اور تھوڑے
ہفتے کی زبان

قول فصل - تہذیب ان توحشیں - رزق سے
مسل ہے

ظن - دیکھو ذہن یہ وہم و گمان و تشہد
وہم جان - مرد و بیخ

وہن رنگ سے - درختوں کے
مردار ہے دور - مر - مر

ذات فصل - صاحب رنگ آدمی - مرد
وہن من لکے ہیں - مات کے و انجہ یاد و مع
سویہ کا طہ قریب - یہیں

ظن - ہا تہذیب - صاف ہادی - ذکر کے
نور فصل - ان منوں میں سے

نکین او مینون خیر - با بار
کا گوں نیک ہوتا ہے وہاں کی نسبت براساں

نہیں کو تہ عربی منورہ تعلیم لافہ طیف کی رات
قول فصل - صاحب تہوس لافہ طیف ہے کہ

ظن - المومنین خیر و نیک ہیں اس کے
نقو - مومنین بہت ہیں اس کے

نکین نہ کو کے اس بیان میں احتجاج حدیث
ہے - جب وہ ہم منور یا قریب الی الخافیر کے

ہو تو ان میں سے کسی ایک پر بھیج - نہ وہ
موت ہے نہ جہنم میں - ستر تین ہر تین بعد

نکین نہ کو کے اس بیان میں احتجاج حدیث
ہے - جب وہ ہم منور یا قریب الی الخافیر کے

ہو تو ان میں سے کسی ایک پر بھیج - نہ وہ
موت ہے نہ جہنم میں - ستر تین ہر تین بعد

ظن - کھوت و ہر دور - فون ہی مکی
صبح - رست پر

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

ظن - ہر دور - رات - راسل - وہاں
وہاں تعلیم - ہا - ہا

وہ عقل جو ہے کسب اسرار
ص جز آفتاب تیسرہ عالم
عاجز کرنا: تنگ کرنا پریشان کرنا تاک میں
دم کرنا اور صرف فصیح و رائج۔

کی دوسری صورت ہے ماری میں کیا گئے ماری
اکچ کر باقہ میرا دیکھا: اگر زبان میں طاف
عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

محل نش: تہ زعفری رشتہ کرنا چاہئے کہ نہیں
کسب: تہ تہ کرنا، مگر جب نہیں کہ عاجز
کرنا تو اس پر ہنر دیا ہے۔ (حاشہ آزاد)
عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

کس میں ہے تیرا سما عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

ان دو مردوں کو قسم اڑا رہا تھا
ان سے عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

بندہ عاجز ہے: مردس، آیام غائب
عاجز ہونا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

کے پاس جو رزاکت تفریق
جس سے عاجز ہے: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاجز کرنا: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاد: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاد: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاد: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاد: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاد: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاد: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاد: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

عاد: تنگ کرنا، یا مکتوب کرنا، دیر کرنا، بارود
صرف فصیح و رائج۔

مستور دل آہر ہیں کی ہر رستہ میں وہ ہیں
 نصیب لک سا قہر توڑ داتے کہ نہ ج کر نہ ہوں
 وہ نہ تھی عین رات وہ نہ تھی یہ واقعہ فرشت
 نمید نہ عید مولا اسید از رشتہ کہ تہہ موم عاب راہ
 سے نہ تغیر و ترمیم کی کار نہیں کیا جاتا ہے۔

تغیر یہ کہ کہ جانب چو قوم ماد کی طرف جس
 وقت تغیر ہائے ان کی چاہت کے تھے یہ تھے وہ
 زمانہ قوم ماد کے نہایت عروج کا تھا۔ اس وقت
 ساری دنیا میں ان کے برادر کوئی نہ تھی۔ یہ لوگ
 بہت بڑے طاقت جہیم۔ ہر اہل امر و نوری سے تھے
 سنگ تراشی کے فن میں بھی استاد تھے۔ ہمارے وہ کہ
 کاش کے قلعے اور مکانات بناتے تھے گایا وہ ہمیشہ
 دنیا ہی میں رہتے۔ یہ لوگ اکثر جنوں میں رہتے
 تھے جس سبب میں ان لوگوں کی رودہاں تھی اس کا
 نام شجر تھا یہ تھی ملک بین کے تمام اخلاف
 میں حضرت موسیٰ کے قریب مدیائے عمان کے کنارے
 واقع تھی۔ یہ لوگ ایک بت کی پرستش کیا کرتے
 تھے۔ حضرت موسیٰ نے ہر چند ان کی دعا میں کی مگر
 کچھ اثر نہ ہوا۔ سرخروان مارٹس تھا اور
 ایمان سے آیا تھا اس نے بھی قوم کو بت سکھا۔ لوگ ان
 لوگوں نے ایک نہ تھی۔ جب ان لوگوں کی سردار
 سے بڑھ گئی اور پانی سر سے اٹھا جو گیا تو پیسے
 فخر تھے اور تین سال یا بقولے سات برس تک ایک
 نظر پانی کا نہ برسا جب اس پر بھی وہ لوگ دنی خدا
 پر قائم رہے اور ایمان نہ لائے تو ان کے حکم سے ایک
 آہ بھی اٹھی اور سیاہ۔ ان کی صورت میں ان لوگوں
 کے سروں پر جھانکی۔ یہ لوگ بادشہ کی امید میں خوش
 ہوئے اس کے نیچے جمع ہو گئے پھر کہ خدا کے
 غضب نے ان کو ٹھیرا۔ ایک سخت آڑھی چلی جس

سچ۔ یہ ساجی بولی تھی چاہے پن سے
 ہی چنگاریاں ان کے دہر سے نکلیں۔ ان کو ان
 کے میرے کو اور ان کے عبادوں کو تھان و میں
 کے درمیان وہ آگ میں اس طرح اڑائے پرق حق
 جیسے تھے جو اسی آگ سے تھے۔ راجہ سے دس ہوش
 آگ واد پر سے جاتی تھی اور آگ کے دہر پر سے
 جاتی تھی۔ جس کو ایک بڑا سرگ سرگس کی تھی
 اس کو بھی وہاں سے نکال چھینا غرض کہ یہ آگ تھی
 چار شنبے کی صبح سے شروع ہوئی تھی اور دوسرے
 چار سب کی شام تک چلتی رہی۔ ساری قوم عباد
 و بت کے چھوڑ کے ہاک ہو گئی۔ ایک شخص بھی نہ
 باقی رہا۔ جب جو دشمنین کو جو چاہتا رہا اسے
 لے کے پٹے میں اسے جا چکا تھے۔ سرگس کے خدا
 ہاں میں سورہ اعراف کی سیٹھوں آیت سے
 بتزدی آیت تک جس مقام میں اس تھے کہ بیان
 کیا گیا جو اس کا ترجمہ درج دلی ہو۔

وہ ہم نے قوم ماد کی طرف ان کے جانی ہند
 کو درمول ناکر بھیجا تو انہوں نے بھی قبول نہ کیا
 اسے میری قوم خدا ہی کی حالت کو۔ اس نے سو
 تھا کہ کوئی مہود نہیں تو کیا تم میرے دوست نہیں
 ہو۔ تو ان کی قوم کے چند سردار جو کانفرنس لکھنے گئے
 ہم نے شاک تم کو حالت میں درمندا۔ لکھے ہیں اور
 ہم نے بھی تم کو جھڑا لکھتے ہیں۔ ہر دے لاکہ اسے
 میری قوم مجھ میں تو حالت کی کوئی بات نہیں بلکہ میں
 تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ میں تمہارے پاس
 تھا کہ پروردگار کے پیغامات پہنچا دیتا ہوں
 اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ کیا تمہیں اس پر
 قہر ہے کہ تمہارے پروردگار کا حکم تمہارے پاس
 نہیں میں کے ایک مرد آدمی کے ذریعے سے داتا

کہ تھیں، عبادت میں وہ تھے۔ وہ تھے
 جب اس نے جو کو توڑ داتے کہ نہ ج کر نہ ہوں
 باہر درمندان حالت میں تھے
 وہ ان کمزوروں کو یہ درد کہ کم دلی مرد
 وہ لوگ کھٹے کیا مہار سے یہ س۔
 کہ نہ تھی خدا کی عبادت میں وہ تھے
 دادا پوچھتے تھے۔ یہ تھے جن میں سے
 سو تو میں سے ہم تھے۔ یہ تھے جن میں سے
 ہر دے خدا کا دیا اس میں تھے وہ تھے
 کی طرف سے تم یہ عباد اور غضب اور
 کہ ہم تھے عبادوں سے دلی تھے ان کے پاس
 میں تھکے ہوئے کو تم سے اور تھار۔ یہ تھے
 سرخروان تھا۔ کہ لکھتے تھے عباد خدا نے ان کے
 سے لولہ نہیں، ان کی دلی میں ہم رہتے تھے
 انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ تھکے ہوئے
 تھے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو
 یہ رحمت سے سجات دی۔ یہ تھے
 یہ تھے جو تھے یہ تھے ان کے پاس
 وہ لوگ۔ ان کے پاس تھے وہ تھے
 یہ تھے جو تھے ان کے پاس تھے وہ تھے
 آیت تک اس کا ذکر ہو چکا۔
 اور ہم نے قوم ماد کے پاس ان۔
 ہر دے جو تھے ان کے پاس تھے وہ تھے
 کہ اسے میری قوم خدا ہی کی پرستش اور اس۔
 کوئی تھا کہ مہود نہیں تم میں نہ تھے ان پروردگار
 اسے میری قوم اس (کھانے) پر تھے جو مردوں
 ہیں، گناہی مردوں کو میں اس تھکے۔
 کہ میں نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم تھاکے، میں تھکے
 اور اسے میری قوم اسے یہ اور کا دے تھکے

کی دھماگو پھر اس کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے
توبہ کر دو وہ تم پر جو سلا دھار منہ آسان سے برسا
دشمن کالی نہ ہوگی اور تمہاری قوت میں امداد قوت
بڑھ جائے گا اور ہر مہم بن کر اس سے نہ نہ ہوگا
لوگ کہنے لگے۔ اسے ہو تو تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے
کے تو آئے نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں
کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لائے
ہیں۔ ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے
کس نے تم کو بھڑکایا ہے۔ (اسی وجہ سے تم اپنی
سکلی بائیں کرتے ہو۔ ہو تو جواب دیا۔ بے شک میں
خدا کو گواہ کرنا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے
سوا دوسروں کی اس کا شریک بناتے ہو اس سے
میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ سکاڑا
کر دو اور مجھے دم اٹانے کی جہلت بھی نہ دو تو
مجھے بھڑکایا نہیں کیونکہ میں تو صرف خدا ہی پر
بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور
تمہارا بھی پروردگار ہے اللہ کے زمین پہنچنے چلنے
والے ہیں سب کی چوٹی اس کے آگے میں ہو۔ اس میں تو
لحک ہی نہیں کہ میرا پروردگار و انعام کی سبھی راہ
پر ہے اس پر بھی اگر تم اس کے حکم سے منہ پھیرے
تو جو حکم دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا اسے تو
میں تقیاً پہنچا چکا اور میرا پروردگار تمہارا نافرمان
پر نہیں پاک کرے) تمہارے سوا دوسرا تو تم کو تمہارا
منازقین کرے اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اس
میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان
ہے اور جب ہمارا غضاب کا حکم آچینا تو ہم نے ہمدرد
گو اور ہمدرد اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی
مہربانی سے نجات دی۔ اور ان سب کو سخت
غضب سے پہنچایا۔ (اسے رسول) معاملات قوم

ماد کے ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے
انکار کیا احساس کے پیروں کی نافرمانی کی اور ہرگز
دشمن خدا کے حکم پر چلتے رہے اور اس دنیا میں
بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی
دنگی رہے گی) دیکھو قوم عادی نے اپنے پروردگار کا انکار
کیا دیکھو ہرگز کی قوم عادی ہاری بارگاہ سے) دیکھو
پڑا ہوا۔ انہیں پارس میں سوار شرا کی ایک سو
چوبیسویں آیت سے ایک سو اٹھالیسویں آیت تک
اس قیسے کا ذکر یوں ہے۔
"قوم عادی نے پیروں کو مٹا دیا جب ان کے
بھائی ہوتے ان سے کہا کہ تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے
میں تو تقیاً تمہارا امانت دار پیڑ ہوں تو خدا سے
ڈرنا اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے تبلیغ کرتا
ہوں کچھ ضروری بھی نہیں مانگتا میرا اجرت تو بس دینی
خدا کی کے لئے والے خدا) پر ہے تم کیا ہر ادنیٰ
بلکہ پر بیکار بیکار یاد دلا رہے بناتے پھرتے ہو اور
بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو گویا ہم ہمیشہ رہیں
وہو گے اور جب ہم (کسی) ہاتھ ڈالتے ہوتو سرکشی
سے ہاتھ ڈالتے ہو تو تم خدا سے ڈرنا اور میرا انکار
کرنا احساس سے ڈرنا جس نے تمہاری ان پیڑوں
سے ہر ایک جنہیں تم خوب جانتے ہو دھچکا منی اس
نے تمہارے چار پائی اور لڑکے ان اور باغوں
اور چشموں سے ہر ایک میں تو تقیاً تم پر ایک بڑے
دشمن (دشمن) روز کے غضاب سے ڈھاتا ہوں۔ وہ لوگ
کہنے لگے خواہ تم لعنت کرو یا نبوت نہ کرو ہمارے
ہاتھ سے (سب) ہمارے ہاتھ سے ڈھاتا ہوں تو میں لگے لوگوں
کی حالت کو ماد کہ ہم پر غضاب (دشمن) کا نہیں
جائے گا۔ غرض ان لوگوں نے ہمدرد کو مٹا دیا تو ہم
نے بھی ان کو جاک کر ڈالا۔ سب شک و سہم مالتے

میں تقیاً ایک بڑا حضرت جو ایمان میں سے پھرتے
ایمان نہ دے والے بھی نہ تھے: چوبیسویں پارے میں
سورہ حکم السجۃ کی تیرھویں آیت سے
سولہویں آیت تک ذکر یوں ہے۔
"میں (گلاس پر بھی) یہ کفار منہ پھیریں تو اسے
رسول) کہہ دو کہ میں تم کو ایسی کالی کرنے کے غضاب
سے ڈھاتا ہوں جیسی قوم عادی و ہمدرد کی کالی کی روک
کہ جب ان کے پاس ان کے ہاتھ سے اور پیچھے پیچھے
(دشمن) آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو
تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل
کرنا اور جو راہی) دے کر تم کو تباہ کر دیتے ہوتے تو
اسے نہیں مانتے۔ تو عادی و ہمدرد نے زمین میں
غرض کر کے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت
میں کون ہے کیا ان لوگوں نے آنا بھی نہ خود کیا کہنا
جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان کے قوت میں کہیں
بڑھ کر ہے۔ (دشمن) وہ لوگ ہاری آیتوں سے انکار
ہی کرتے رہے تو ہم نے بھی ان کے (دشمن) کے
دوں میں ان پر بڑی زبردوں کی آخر میں چھائی
تاکہ دنیا کی زندگی میں ہی ان کو رسائی کے غضاب
کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا غضاب تو اور
زیادہ رسوا کرنے والا ہو گا ہی اور دیکھو ان کو
کہیں سے ہمدرد نہ گی۔ چوبیسویں پارے میں سورہ
الاحقاف کی اکیسویں آیت سے چھبیسویں آیت
یہ قصہ لکھا ہے۔
"اور (اسے رسول) تم عادی کے بھائی (ہو دو)
کیا کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو (دشمن) اور
میں ڈرایا اور ان کے پہلے اور ان کے بعد بھی بہت
سے ڈھانے والے پیڑ گزرتے تھے (اور ہمدرد نے اپنی
قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

کہو کہ تھا وہ باپ میں ایک بڑے سخت دن کے
عذاب سے ڈرتا ہوں وہ بوسے کیا نہ ہاں پاس
اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے مہر و دل سے جڑ
اگر تم سچے ہو تو جس حد اب کی تم میں جگہ دے
کے آؤ۔ ہرگز نہ کہا داس کا علم تو بس خدا کے
پاس کو ادا ہو جو احکام دے کے (میں جاگتا ہوں
وہ تمہیں پہنچائے) دتا ہوں کر تم کو دیکھا ہوں کر تم
عادل لوگ جو۔ نوح ان لوگوں نے اس (عذاب) کو
دیکھا کہ بادل کی طرح ان کے میدانوں کی طرف
اڑا آ رہا جو نہ کہنے لگے یہ بادل جو ہم پر برس
کر رہے گا (ہیں) بلکہ یہ وہ عذاب جو جس کی
تم جلدی چارہ سچے (ہے) وہ آدھی طرح میں
دردناک عذاب بھرا جو اپنے پروردگار کے
حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دے گی تو وہ ایسے
دوتاہ (ہوئے) کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی
ہیں آتا تھا ہم کہہ گار لوگوں کو یوں ہی سزا
دیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو ایسے کاموں
میں مقدر دے دیے جن میں تمہیں رکھ جن مقدر
ہیں دیا اور انہیں کان اور آنکھ اور در
کچھ دیے تھے) تو چونکہ وہ لوگ خدا کی آیت سے
انکار کر لے گئے تو ان کے کان ہی کچھ کام آئے
اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس
(عذاب) کی یہ لوگ پہنچا اڑا یا کرتے تھے اس
نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا: ستائیسویں آیت
میں سورہ الذاریت کی چالیسویں آیت میں ہے۔
"اور عاد کی قوم (کے حال) میں بھی خلافت
ہے جب ہم نے ان پر ایک بے برکت آدمی (روح)
عقیقہ چلائی کہ جس چیز پر چلتی اس کو بوسیدہ
بڑھائی طرح ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی تھی

ستائیسویں پارے میں سورہ النجم کی چالیس
آیت میں ہے۔
"وہ کہ اس نے پہلے (قوم) عاد کو ہلکے کام
ستائیسویں پارے میں سورہ النجم کی اٹھارہ
آیت سے اکیسویں آیت تک یوں ہے۔
"عاد دلی قوم ہے (یعنی ہیر کو) چھلایا
تو ان کو (بڑا عذاب اور ڈرا) کہا تھا ان
پر ہم نے بہت سخت سخت سختوں میں ڈال دیے
لی آدھی چلائی جو لوگوں کو (ایسی جگہ سے) اس
طرف اکھاڑ بھیگتی تھی گویا وہ اکھڑی بہن کچھ
کے تھے ہیں تو ان کو (بڑا عذاب اور ڈرا) نا
کیا تھا: اکیسویں پارے میں سورہ الحاقہ
کی پہلی آیت سے آٹھویں آیت تک یوں ہے۔
"کچھ کچھ ہونے والی (قیامت) وہ کچھ کچھ
ہونے والی کیا چیز تھا اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ
کچھ کچھ ہونے والی کیا ہے (دوسرا) ہر طرف سے
والی (جس) کو عاد خود سے چھلایا عرض کرتا
تو جگہ ہار سے ہلک کر دیے گئے۔ وہ ہے عاد
تو وہ بہت شدید تیز آدمی سے ہلک کر دیے
گئے۔ خدا نے سات رات اور آٹھ دن لگاتار
ان پر چھلایا تو لوگوں کو اس طرح ڈھچ ڈھچ
پڑے دیکھا کہ گویا وہ گھوڑوں کے کھوکھلے تھے
ہیں تو کیا ان میں سے کسی کو بھی بچا کچھ دیکھا ہے
دکام اندر ترجمہ فرمان علی اہل اشرقاہ
عسا دیتا حضرت روح کی پانچویں پشت میں ایک
شخص کا نام جس کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ عاد بن
عوس بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام
عربی، تذکر، راجح۔
قول فیصل۔ ان عاد کی اولاد عسا و ارم

کہاں ہے: میں کہہ رہا ہوں ان علی صاحبہ
مروجہ تفسیر میں لکھتے ہیں: عاد اولیٰ حضرت ہود
کی قوم تھی جو آدمی سے ہلک ہوئی اور عاد ثانیہ
عاد ارم کہلاتے ہیں میں کا ذکر سورہ النجم
میں ہے۔
عاد کے دو بچے تھے شہر و مشہاد اور
دونوں بادشاہ تھے۔ جب مشہد مر گیا تو سب
ملکوں کا بادشاہ مشہاد ہی قرار پایا اور اس
نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا، وہ
چار سو بادشاہ اس کے تخت و خراج گزار تھے
آخر اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اس وقت کے
پہلے جب کسی بڑے آدمی نے کہا انا اللہ ہوں
بغیر اسے جہنم لگا دیتے، چاہے وہ کون ہو، سو کبھی
بیان کی تو اس نے کہا ایسا میں خود نہا سکتا ہوں
فرعون اس نے ایک مشعل آب و ہوا کی زمین توڑ
کر بے بہشت جو انا شروع کیا ایک لاکھ مزدور
اس میں کام کرتے تھے اور تمام بادشاہان
دنیا کے پاس جو کچھ جو اہل سونا چاندی مٹی سب
لگوائی اور سو برس میں وہ باغ تیار ہوا تو
اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا
باغ کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں کی
تھیں، اس کے شگافوں میں موقی باقوت اور
سجرت تھے اس کی زمین خشک و غیر کی تھی اس
میں ایک ہزار اعلیٰ تھے، اس کے گرد گرد ہزار
بالا خانے ہزار اویں تھے ہر مکان کے سامنے
ایک درخت تھا جس کی ڈالیں سونے کی،
پتے زبرجد کے، خوشے موتیوں کے تھے غرض
جب یہ باغ ہر طرح تیار ہو گیا تو خدا تعالیٰ
خشم و خرم اس کو دیکھنے چلا جب قریب

درد اندازے کے پہنچا تو ایک شدید چیخ کی آواز سنی
اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی پوچھنے
پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہی اور اس کی روح
قبض کرنے آئے ہیں۔ اس نے کہا اتنی جہالت دو
کہ بائع کو دیکھ لوں۔ ملک الموت نے کہا اجابت
نہیں غرس ایک پاؤں چمکھٹ کے اندر اور
ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور
بائع اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب
ہو گیا۔

عادات و عادت کی حج تعلیم، عربی
مذکر، فصیح، واضح۔

قول فیصل۔ وہابی میں مونث پر جیسے میر سیدی
 تم میری عادات کو بھول گئے۔ ماہ مبارک رمضان
 میں ابھی مسجد کی تراویح کا غم بھول ہی۔ (محمد منیر)
 حب اطوار کے ساتھ مل کے یہ لفظ آج بھی عادات
 اطوار کہتے ہیں تو ذکر بولتے ہیں جیسے دیکھئے کہ
 قابل یہ امر ہے کہ چوتھا راجہ ان نے اپنے۔۔۔
 عادات و اطوار۔۔۔۔۔ سے ایسے ہی نفقش باخدا
 کے دل پر بٹھائے ہوئے تھے: (دربار اکبری)
 عادات خمسہ: معصوم علیہ غلم، وہ بڑے سے
 بڑا عدد جو دو یا دو سے زیادہ عددوں کو پورا پورا
 تقسیم کر دے۔ عربی، مذکور، مصلح علم حساب
 عادات پانچ: خود غفلت، عربی، مونث،
 فصیح، رائج۔

مذہب شرم تبسم ہے لب اک فوگر
 نہ تھا فلے ان آنکھوں کو گر کی ہنسا
 عادت میں یہ رنگ اگر رہے گا
 شرم و ذلت سے تو بچے گا
 مرکز ہر ذلت ہے نصرت اس سے

شکل ہوتی ہے عادت اس کے تراویح
عادت بدھشت، غرضت، عربی، ہونٹ، فصیح
راج۔

سینے میں ایک دم بھی ضرر نہیں ہو دل
 عادت اس آئیے کر جانے وطن کی جو
 قول فیصل۔ اس کی اور مدح عادتیں اور عادتوں کا
 ایک قبیح عادتوں پر
 جس غصت سے یہی غصہ
 عادت یہ عادت، مزاج، برائی، غلطی
 رائج۔

عادت میں یہ رنگ اگر چہ غائب
شرم و زلفت سے تو نہ بچے گا
عادت پتے غائب، خاصیت، عربی، خوش
دلیلیک آئینہ
قول فیصل۔ دل کھنڈان سنوں میں نہیں بڑے
خاموشی میں اس کے ایک معنی ہیں دم و آئینہ
اور وہی رازک ہیں۔
عادت ایک چال ہیں، طور و حیلہ داروں کی عادت
محل فتنہ۔ یہ تمہاری کون سی عادت ہے کہ بلا وجہ
بچوں کو ستاتے ہو۔

عادت دے کہ چیز کے اصل استعمال سے اس کی
ت پر جائے۔ اور عادت وضع و رائج
محل صنف شراب کی تھی عادت نے اس کو بہت
کم عمری کے عالم میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔
عادت ہے۔ عادت ہے۔ عادت ہے۔ بطور عادت
وہی۔ لیس۔ رائج۔
اصل وقت۔ لیکن یہ کہ چیز یا وصف دیگر کون سا ہے
کہ عادت یہ بات حال ہے۔ دیگر انصاف ملتا ہے
عادت بدلنا ہے۔ شراب عادت کی جگہ بھی

حادثہ جو جابا۔ اور دوسرے، فصیح و راجح۔
 محل وقوع۔ وقوع کی حادثہ بدلی تو لوگوں کی
 علامات بھی اسی کے مطابق بدل چکی جو پہلے ثابت تھے
 وہ اب اس کا ادب کو ظاہر کئے۔ ابن کو حشر و شرف
 حق وہ اب اس کے ساتھ اس وجہ کرتے (وہ اب انشراح)
 عادت بگاڑنا۔ دوسری، حادثہ خراب کرنا۔
 کسی ایسی چیز کا حادثہ بنانا جس کے نہ بننے پر تکلیف ہے
 اور دوسرے، فصیح و راجح۔

تقریب کے آنے کا وقت بھاڑ دی
 دل آٹا نہیں کہ وہوں سے خطا کیے
 محل صرف ۔۔۔ دونوں کا دست تکنا ضروری۔ اگر
 تم کو خدا سے نوکر پار بھی دیے نہیں لیکن تم کو اپنی
 عادت نہیں بگاڑنی چاہیے۔ (درۃ السعید)
 عادت بگڑنا ۔۔۔ (لازم) عادت غراب ہے
 اور در صرف نصیحہ راسخ
 محل صرف۔ جب تک ریاضتیں وہی خوب پیش کیے
 خوب عادتیں بگڑیں اب ریاضتیں مفید نہ ہوں گی تو
 وہ بگڑی ہوئی عادتیں قدم قدم پر تکلیف دیتی
 ہیں۔

عادت پڑنا۔ خود جان، حادثہ میں داخل
پہننا۔ اور دوسرے صبح برائے۔
اس خفیت کی ٹیوں پر عادت پہنچ
انہیں دلی تمسک و روایت دھارنا
جفا اٹھانے کی عادت پڑے تو کہو کر جائے
سمت سے گراتے کہاں کہ جی بھر مانے
دروغانا یہ سب احسن صاحب قبلہ خانہ کعبہ
قول فیصل۔ اس کی تعمیل صحت عادت پڑنے
نسبتاً بابوں پر زیادہ ہو۔

جو دو دیگر رنگ ۴۵

بمذکر نشان دی - در قه طهر دی

عادت کرنا۔ کہ بات کا آخر پر جاننا، شمار
جاننا، اور نہ ہریت، دہلی کی زبان

کینہ خارش و تشب کا، و سنو عادی و
میں آج سنو عادی و تشب کا

عادت میں داخل ہونا۔ کسی بات کی عادت ہونا۔ اور صورتِ فصیح و رائج۔

محفل صفا - سلام کرنا میری عادت ہے وہ داخل ہے
کوئی نیکوئی سے ہے گزرتے گا تو وہ ضرور نظر

عادت نہ ہونا :- غرض چونکہ اور دوسری

کونہ نفس ان کو ان کی کچھ حاجت

گوشت کے کھانے کی پھٹی ماون "سجھکتا"

اس کا خور چرنا۔ اور صرف فصیح و راجح۔

فیضانِ جسم پر لعلِ دلِ قرنت

۱۔ اسی کی نیکی سورت عادت چھوڑ
نہ مانجے دستوں پر ۔

اب اگر تکفیف چوں بر تو کبریا تا جہ میں
درد دل آئے نہ دے کہ کو حادث چوئی نشین

وقت پونا بند کس اسم یا ضمیر کا ساتھ ہوگا۔
در صورت وضع راج۔

انہیں غمزدگی کی عادت ہے۔ خانے کی مایہ

اسم کے ساتھ میں کا اضافہ کر کے بھی ہوتے ہیں۔
مثلاً جی جی کو کہتے ہیں کہ کام میں لگنا۔

نمبر ۱۱۱ کی حالت پر نظر فرمائیے۔

عادت وینا، عہدِ مہاراجہ، اور صرف
تطبیق کا متوال۔

دیکھو تو اس حکیم کی قدرت
جس نے میرا ان کو روک دیا

عادت ڈالنا اور عادت میں داخل کرنا

وہی ہے جس نے ہمیں اس کو دیا ہے

میرزا کے لیے قیادت سکون ہے ہم نے ڈال دی
(سیرینائی)

عادت و رهنمای مسافری چه نامیده و صرف
فصل استغفار.

علا س کی شدت ہے یہ مدد کی قیامت کی صفی

ادب سے بھر پور ہے۔ ۱۱۔ بغیر دخل دیے نہ رہا
۱۲۔ انسان جس شے کا دی ہو بغیر اس کے چارہ

پڑا۔ اور دو طرف فصیح و راجح۔
 علیٰ صفت۔ لاکھ روکو روکو خوردہ ہرات بن لاکھ

کام میں کسی طرح مردت سے

ہیں وہ صہد اپنی عادت کے اندر
دست طبیعت شانہ سے پر آدمی کی

دوسری طبیعت بن ہوا ہے
دوسرا فطریعہ و راجح

ان فیصل۔ یہ سطور عربی کے اس سطورے
عربی۔ ان کے مشکلائے عربیہ کے سطورے

دست کا بگاڑ۔ عادت کی خرابی۔

مرتب . آپ اللہ کو پانی نہ پیا ۔۔۔۔۔

رہے رہا اسباب بات کو امداد کے

عادل: عالم کی صفہ، صفت، انصاف کرنے والا۔ عربی صفت، فصیح، راجح۔

سرمد عادل کی جانب فوج سے آیا جو تیرہ توپوں کو صبر کے جوہر تر از دھوکا مستحق عادل: فاسق کی ضد جس کی گواہی شرابیوں پر معتبر ہو۔ عربی صفت، فصیح، راجح۔

نحل: حرف۔ ہر نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔

قد نفل: اور یہاں تک کہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے شاہین مدین عادل: نہ خیر، نہ شمس سے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو۔ اردو صفت، فصیح، راجح۔

ع: عادی ہے کسی وقت طہارت کے نازی انتہا

پند پرہ: انخال کے تم ہو عادی

بزرگوار ان منال کے ہادی

قول فیصل: یہ لفظ عربی لغات میں نہیں ہے نہ تہا

نارسی: زون نے بنایا ہے نارسی میں قافی نے مبنی

اس چیز کے جس کی عادت پڑ گئی ہے سننا لیا گیا۔

خادم: ذی من غافل کہ اس میں حلی میرست۔

عادل: سنگ، حیرت، شرم، دشنام خجبت۔

عربی ہونٹ، فصیح، راجح۔

بات کہ ناگوار اٹھتی ہے

داغ سے کس کی عادت اٹھتی ہو

قول فیصل: خزانے ذکر میں سننا لیا گیا ہے۔

جس کی یا ہی بہت ہے تھا داغ سے مار

کراہنے کی صدا اب تو دریا گلی حکی نوری

عادل: اس کا کہ بہداشت ہونا اس کا سخت

کہ بر وقت ہونا اس کا صفت، عربی کی زبان۔

بات کہ ناگوار اٹھتی ہے

داغ سے کس کی عادت اٹھتی ہے

عادل: شرم آنا، عجز آنا، اردو صرف

فصیح، راجح۔

عقب: کہیں ستم گر پر دل امید دلائے

کرم سے جس کو لغت ہو نہ خائے جس کو عادی

عادل: آتی ہی نہیں اب زہر بھی دیتے تھے

پلے ریتے تھے بنا کر پاؤں تھپتے رہتے

عادل: رکھنا۔ پر ہیز رکھنا، لغت کرنا، اردو

صرف، فصیح، راجح۔

جو ہی اتنا اس نیک لکھا جاوے

حب دنیا سے رکھتے ہیں وہ عادی

عادل: رکھنا۔ حب رکھنا۔ اردو صرف

فصیح، راجح۔

منقش جو سے شرکت ہم عادی تھے ہیں

یت کا اٹھانا تک ایک اور کچھ ہیں

نحل: شرم۔ اپنے ہاتھوں سے کام کرنا آدمی مار

نہ کھے۔

عادل: لینا۔ بنایا، بدت طاعت بنانا، بدت

خواہی کا نذر اور بنانا، اردو صرف، قلیل سننا۔

برائے شوکت دینا۔ بیجا عادی زار

کچھ شوکت، مقرب کو بہتر ہی شوکت

عارضہ: بد بکسر سوم، رنساہ، گال عربی

ذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم گشتہ سیلاب میں ہم صفت سیلابی

اک آدمی پر آب میں آئندہ عادی ہونا

میں اس مباحث کو کیا جواب دہ ہونا

خدا کی قدرت پر تیرا عارضہ میرا کچھ ہو گا

رشاد: عظیم آبادی

قول فیصل: صاحب لطافت نے اس میں

میں فصیح سوم لکھا ہے جو زبانوں پر نہیں جو۔

عارضہ: پیش آنے والا، لاحق ہونے والا

عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شک و دل میں کبھی نہ ہو گا عارضہ

داناؤں سے جو گامہ عارضہ

قول فیصل: صد عارضہ ہونا، مرض عارضہ ہونا

دعوتہ صورتوں سے جیتے ہیں جیسے۔ صحت کو جب

دعا، زہ عارضہ ہونا، کثرت کا مزہ آجائے ہو۔

عارضہ: فرح کی روح و اات لینے والا، صبر

سالار، بخشی فوج، عربی۔ امریکا، صبر

قول فیصل: کھنڈ میں ستم نہیں۔

عارضہ: کرنا۔ عادی کرنا، حق کرنا، اور ہر

فصل اس سننا

میں اسی طرح خدا کے کرم

آفت تازہ دلائے تعلیم

عارضہ: جسم و مال کو تازہ دلائے

خیریت پر آئی کرتا ہو

عارضہ: بد بکسر سوم، بیابا، مرض، عربی

ذکر، فصیح، راجح۔

کرتے اور کمر ساری نہ عارضہ دل کا

بہت قریب مگر ہے کہ فاصلہ دل کا

قول فیصل: اس کی (دعوت) عارضہ ادا ہے

نہ پڑا تو ہے۔

انہی کے عارضہ نقل

پیش ہو سکتا ہے سے ہی نقل

عارضہ: لاحق ہونا، مرض گنا، بیماری ہونا

اردو صرف، فصیح، راجح۔

لاحق ہونا عارضہ تب کا بھی بچے کو

تم رہتے نہ کوڑا سے بغیر اپنے گھر کو غلیظ

عارضہ: ہونا، سنگھڑ ہونا، پیش آنا، ہونا ہونا

پیدا ہونا، لاحق ہونا، اردو صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عمل فیل۔ بگم کو بے درد نہ عارض ہوتا ہو پھل کی طرح تر چتا ہوا۔

م حالت سے یوں گھسنے کا

عارض ال دق۔ چہرہ

کون اس سے خار برپا ہو

کیا مزا اس سے آدمی کا جو دسریں فرشتے

عارضی مٹا دے۔ ایسے شہد۔ حق ہونے کا

اصل کے بگم۔ حق۔ نقل۔ (دور لغات)

قول فیصل۔ اہل کھنڈ میں نہیں ہوتے۔

عارضی مٹا چہرہ روزہ، اتفاق، مستور، دق،

میز مشق۔ عربی لفظ، فصیح، راسخ۔

کا کون سے عارضی اس کا شباب آیا نگر

گھر گھر دے من رخ پار بکاپ کیا نگر حقا تر

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔ جسے

راہ کیا شستہ درختہ و معناد (شک) ہو۔ اگر مٹا

عارضی تا باں سے خال دیکھ تو ادا ہو۔ دربار خلیفہ

اس کو قیام ہو۔ (فنا صفت)

عارضی میں مبتلا ہونا۔ ہمارا ہونا اور صرف

فصیح، راسخ۔

مٹی جوش خوں کے عارضی میں مبتلا شوق

نقاد صبح آج کے شستر وطن

عارف۔ مانت، ماننے والا۔ چنانچہ ادا

عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

توان دونوں کے رتے سے چہرہ

مٹی تقریر کی۔ سے بگم واقف

عارف۔ صاحب معرفت، خاشناس، عربی مذکور

فصیح، راسخ۔

اساتذہ بھو وہ عارف جو اپنے دیکھتے

فرخ کہ اندر تھی جس کی معرفت کے سوا تعلیم

قول فیصل۔ اس کی عربی صفت عارضی و مسرہ

نارسی صفت عارفانہ اور ادا و جمع عارضی و شوق

گمانے دل مارناں مانت۔ شت۔

ہوئی حب غریب میں سرور و مستور

پہچان عارضی سے جو ہم نے مکان یاہ

نگہوں کو سرگے کو دل کا نیا دیا

عارف۔ شہرہ شہرہ کو میری کہ غلط یہ

عید صاحب طبع کھنڈی کا غصہ۔ آپ میر نصیر کے

حقیق زو سے تھے۔ فنی اعتبار سے آپ ایک ذی

استعداد اور شوق شاعر تھے عارضی پرکانی جو ہر جا

درسات میں اپنے زمانے کے مستند اہل علم و فہم اور

خواجہ عزیز الدین کے شاگرد تھے۔ فنی تحصیل اپنے

ناما میر نصیر سے کی۔ آپ طیب بھی تھے۔ مہربان کی

ایک ضخیم علمی کتاب موجود ہے۔ عارف مرحوم کی چہرہ

برکیاں اور تین فرزند میر نصیر حسین عرب، بکاپ

خان، سید محمد لدی صاحب خان، سید پرست حسین

صاحب خان، عارف عالم کے عطا فرمائے۔ مرحوم

کے چوبیس مرتبے اور سب سے درجہ اولیٰ و کبریا

ہیں اور فرمایا کا دیوان بھی جو آپ کے فرزند

خان صاحب کے پاس موجود ہے سنہ ۱۲۵۰ھ میں

اگر تارخ و خات، روزگار کے کتبہ، ہندو شہر

برق معروکہ، منقہ قلب، خفاں فرمایا اور مقبرہ

انیس میں دفن ہوئے۔

عارفانہ مسافت سے جنوب، نارسی، صفت

فصیح، راسخ۔

چشم بہ اندر حسرت و اندہ شکوہ

وحشش اندر عارفانہ کلام

قول فیصل۔ کہانے ساتھ اس کو عارف کیا ہے۔

دیکھ کام شاد کا شعر کا جملی کج

مات کے کہ نہیں بہ سرور و ہار، کر معنی

عارفانہ: عارف کی معرفت، معرفت کی نظر سے

نارسی صفت، فصیح، راسخ۔

نہی کر جو دیکھ عارفانہ۔

قادر کی زبان پہ یہ ترانہ صفت کھنڈی

عارف بالشر۔ خدا شناس، عرف، صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمل فیل۔ خاص جو عارفی معرفت کرتا ہو اگر معرفت

بالشر ہو تا تو اشتغال میں آئے دق سے جنگ نہ کرنا

اس لیے کہ جنگ عارفی شافی معرفت ہو۔ (ہمارا طلوع

عام کرنا۔ اعتراف کرنا، اجاب کرنا، جریز کرنا

اور معرفت، فصیح، راسخ۔

تم تو کب آتے تھے لیکن موت بھی آتی نہیں

آپ کی آذر دلی سے پہلے کب عارف کی تعلیم

عارف ہونا یا نفی ہونا، پرہیز ہونا، احتراز ہونا

اور معرفت، فصیح، راسخ۔

مجنوں سے عارفی ہم کو ہم سے عارفی ہیں

عارضی شوق، ابرہہ، خان، عرف، صفت، تعلیم

یافتہ طبقے کی زبان۔

تلم کیا شر کے بھی رنگ عارفی رہی ہم

بوستان کیا۔ نہ ہوں ختم بوستان جنگ

دفعہ (۱) زید قتل سے عارفی ہے۔

عارضی پتہ۔ تاسر، عاجز، ناچار، دل پر خاستہ

اور معرفت، فصیح، راسخ۔

جو اس اثر سے ہوتے تھے جان سے بھی مانگتے

بندہ عقیق بکلیاں گھسیٹا ایک ماری تھی عشق

عارضی پتہ عید میں سادہ شوق غلط چہرہ مسیح

قادر، معرفت، فصیح، راسخ۔

عمل فیل۔ فقیر اس باب میں تعصب ہو اور وزن

کی وہ بیٹوں میں تاختہ دانی کو رہائی نہ دے گا شرطی
نہ قافیہ نہ وزن نہ ترتیب قافیہ موجود نہ وزن نہ
مگر اس میں ترتیب کی رعایت ضروری ہے۔ (عجیبی)
یہ مکی آجائے۔ آجائے۔ آجائے۔ آجائے۔ آجائے۔
آجائے۔ آجائے۔ آجائے۔ آجائے۔ آجائے۔

میں بہت۔ ہم کھاتے کھاتے مای آئے گئے
نہیں ہتے۔ (ایہ اسات)
عاریت۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔
تقریب۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔
نفع۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔

تباہ نگ دل سے عاریت کے کوئی دیکھ
برائے استقامت اک نگ سو بھی گاہی
قول فیصل۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔
(عاریت)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔
منسوب ہے۔ کیونکہ کوئی چیز کسی سے مانگنا موجب
نگ و عاریت۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔
مستقل ہے۔

عاریت۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔ (مکرم)۔
کہ کوئی شخص کسی کو اپنا مال دے کہ اس سے فائدہ
اٹھاؤ اور مال کا مالک اس کے عوض میں کوئی چیز
طلب بھی نہ کرے مگر یہ اصطلاح فقہ شیعہ۔

قول فیصل۔ عاریت کے احکام یہ ہیں۔
(۱) عاریت دینے میں صیغہ کا پڑنا ضروری
نہیں ہے بلکہ مثلاً کوئی شخص کسی کو عاریت کے طور
پر لباس دے اور لینے والا اسی نیت سے لے
تو بھی عاریت درست چلی۔

(۲) غنیمی مال کا عاریت دینا بھی صحیح ہوگا
جب مال کا مالک اس پر ممانی ہو اس طرح جو
مال عاریت دینے والے کی ملکیت ہو مگر اس سے

مال دوسرے کو استعمال کئے دے کھا ہو
مثلاً کسی کو کرایہ پر دے دیا ہو تو کرایہ پر دیئے
ہوئے مال کو عاریت دینا اسی وقت درست ہوگا
جب کہ کرایہ دار عاریت دینے پر راضی ہو جائے۔
(۳) جس مال سے فائدہ اٹھانے کا حق کسی

کو حاصل ہو مثلاً کرایہ پر مال کو یا جو کرایہ دار
اپنے علاوہ دوسرے کو یہ مال عاریت دے گنا
ہے جب کہ عاریت لینے والا شخص قابل اہتمام ہو
بشرطیکہ مال کے مالک نے کرایہ پر دینے وقت
یہ شرط نہ کی ہو کہ صرف کرایہ دار اسے استعمال
کر سکتا ہے ورنہ اس شرط کی صورت میں دوسرے
کو عاریت دینا درست نہ ہوگا۔

(۴) دیوانہ یا بچہ گراپنے مال کو عاریت
پر دے تو عاریت درست نہ چلی۔ البتہ اگر
بچہ کا ولی بچہ کے مال کو عاریت پر دینے میں
اطلاع رکھتا ہو اور بچہ ولی کے کہنے کے مطابق
مال کو عاریت لینے والے تک پہنچا دے تو کوئی
عوج نہ ہوگا۔

(۵) اگر عاریت لینے والا عاریت والے
مال کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرے اور نہ
اس سے فائدہ اٹھانے میں بے اعتدالی برتے
اور اتفاقاً مال ضائع ہو جائے تو عوض دینا واجب
نہ ہوگا۔ البتہ اگر عاریت میں دیا جانے والا
مال سنا یا چاندی ہو یا کسی بھی مال کے عاریت
دینے میں شرط کر لی گئی ہو کہ ضائع ہونے کی صورت
میں عوض دینا ہوگا تو وہ دونوں صورتوں میں
عوض دینا ہوگا۔

(۶) اگر سونا یا چاندی عاریت دے اور
لے ہو جائے کہ ضائع ہونے کی صورت میں عوض

نہ دنیا ہوگا تو ضائع ہونے کی صورت میں عوض
دینا ضروری نہ ہوگا۔

(۷) اگر عاریت دینے والا دوسرے کو عاریت
لینے والے کا فرض کرے کہ اس کے اربوں
کے حوالے کر دے۔

(۸) اگر عاریت دینے والا شرط اپنے مال
پر تصرف کرنے کے قابل نہ رہے مثلاً دیوانہ
ہو جائے تو عاریت لینے والے کا فرض ہے کہ
مال کو دیوانہ کے ولی کے حوالہ کر دے۔

(۹) عاریت دینے والا ہر وقت اپنا مال اس
لے سکتا ہے۔ اسی طرح عاریت لینے والا بھی
ہر وقت مال واپس کر سکتا ہے۔

(۱۰) جس مال کا استعمال حرام ہو مثلاً
سوئے چاندی کے برتن۔ ایسے مال کو عاریت
دینا باطل ہے۔

(۱۱) گو سفند کا عاریت دینا تاکہ اس کے
دودھ اور اون سے فائدہ حاصل کیا جائے
یا تر مایہ کا عاریت دینا تاکہ اس سے شل
حاصل کی جائے درست ہے۔

(۱۲) اگر عاریت لینے والا مال کو اس
کے مالک یا مالک کے وکیل یا مالک کے حوالے
کر دے اور اس کے بعد مال ضائع ہو جائے
تو عاریت لینے والا عوض دینے کا ذمہ دار نہ
ہوگا۔ البتہ اگر مال کے مالک یا اس کے وکیل
یا ولی کی اجازت کے بغیر مال کو ایسی جگہ لے جائے
جہاں مال کا مالک ہوتا احسن مال کو لے جاتا
مثلاً گھوڑا اس صلیب میں بانڈ دے جسے
مالک نے اس گھوڑے کے لئے بنایا تھا اور
مال اس جگہ ضائع ہو جائے یا کوئی مال گرا دے

عاطلت وغیرہ ترکیبوں کے ساتھ نسبت زیادہ رائج ہے۔

عاطل :- دیکھو سوم ایک بار نہا کا رہا و صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان تفصیل الاستعمال قول فیصل :- رہنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

رہنے احنائے جوت ب عاٹل
دہنا، احنائے جوت ب عاٹل
حق جو ان باپ کے ہوں باطل ہوں
اسو اٹھکتیں ہیں جو اس میں عاٹل ہیں

عافی :- غفور کرنے والا، غفور معاف کرنے والا، گناہ بخشنے والا عربی صفت تسلیم یافتہ طبقے کی زبان تفصیل الاستعمال

عافیت مانگتا ہے عافی سے
صحبتیں مانگتا ہے شافی سے (درج نظم)

عافیت :- بکرم، فتح، حارم، امن، تندہ، اس خیریت سکون و اطمینان، سلامتی، آرام، مستری، رشت، فصیح، رائج۔

آسانش ماں حفاظت مائی
ہر قسم کی عافیت بہر حال

ہوائے عافیت میں پرچم اقبال لکھا
رقی ہو زلمے کی طرح وہ مل خدا کے گھوٹا
قول فیصل :- ترکیب کے ساتھ عافیت نصیب
یعنی وہ شخص جو سلامتی اور امن میں ہو۔

گلبرش بلبلوں نے کیا مشہد عزیزی
یہ عافیت نصیب شہید گام ہے

اس کے ایک سونے کی اور بلبلوں کی یہ روایت
ذواللغات و صاحب فرنگ آصفی نے
لکھے ہیں۔

عافیت پانا :- آرام پانا، امن پانا، محفوظ رہنا، اور دوسری تفصیل الاستعمال

یہ یہ رگپائے سخت میں سخت
رکھتی ہیں وہ صلابت و طاقت
سپنے بچنے سے عافیت پائی
نہ وہ پر مردہ ہونے کھوئی (درج نظم)

عافیت تنگ کرنا :- آسائش میں غل ڈالنا، عیش تار کرنا، کسی کے عیش و آرام میں غل انداز ہونا، چین سے بیٹھنے نہ دینا اور دوسری تفصیل الاستعمال

محل صرف :- تم نے فو عافیت تنگ کر دی
ہے۔ (ذواللغات)

عافیت چاہنا :- غیرت چاہنا، سلامتی چاہنا، آرام چاہنا، اور دوسری تفصیل یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- تم جس کو اپنا دوست کہتے ہو وہ بہت
بہوش ہو اگر اپنی عافیت چاہتے ہو تو اسے گناہ نہ دو
عافیت تنگ ہونا :- زچ ہونا، تنگ
ہونا، اور دوسری تفصیل الاستعمال

عافیت مانگنا :- سلامتی کی دعا مانگنا، خیریت سے رہنے کی دعا کرنا، آرام طلب کرنا، اور صرف، فصیح، رائج۔

عافیت مانگتا ہے عافی سے
صحبتیں مانگتا ہے شافی سے (درج نظم)
عاقی است فرمان، سرکش، مالدارین کے خلاف
ماں باپ کا حکم نہ ملنے والا، عربی صفت
فصیح، رائج۔

محل صرف :- مذکورہ ممکنہ ایک رسالہ لکھا
کہ تیج عبا جس نے خضر خاں شروانی کو پتھر

صاحب کے براہ کھنے کی ہمت نہ کر اور غیر عیش کو رخصت کے الزام میں ناحق مار ڈالا اور اس کے پیچھے ناز بھی جاڑا نہیں کہ باپ نے مان کیا ہوا ہے۔
دور بار اکبری ص ۲۱۵

قول فیصل :- زبانوں پر عاقی پردہ کی ترکیب ہے جس کے سنی ہیں باپ کا عاقی کیا ہوا کرنا اور ہونا نیز کیا جانے کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے :- کیا ضرور ہے کہ جب میں پھر لڑکوں کی طرح مکتب میں پڑھوں تب ہی جیا کہوں
دور نر زندی سے عاقی کیا جاؤں :- (دور بہ دور)
عاجت :- دیکھو سوم درخ چارم، غاتہ انجام، نتیجہ، ہر چیز کا آخر عربی روایت فصیح، رائج۔

عاقول :- عجب میں ایک سرزمین کا نام عربی تفصیل الاستعمال۔

قول فیصل :- ذیل کے شروع سے اس کی وضاحت ہوتی ہو۔

جو تھا حادثہ غور خیمہ
روایت ہو اس سے بہت مستر
کہیں ایک منزل پہ پہنچے امام
کہ عاقول اس سرزمین کا ہی نام
دلای بھی تھا میں ہمہ مر قضا
یہ سا ان کو آنکھوں کا دکھا ہوا
کہ اس دشت میں خشک تھا اک سحر
نقطہ مان باقی تھی بے برگ و بار
یہ اثر نے دکھایا اس چ لاقہ
عافیت کے ہمراہ رحمت کے ساتھ
ہو میں سے فی الغور خیمہ
ہو، ہنر عاقی رہی خیمہ زل
(سایہ انصاف ص ۲۱۵)

عاقبت یا سحر جتنی، عربی لغت میں ہے

یا تو آرام سے کر، قیاس ہے
عاقبت کی نہ حسد جاسے

عاقبت آ آرزو آتھو عربی، سرحد

جہر وقت ہم پہنچے فدیہ میں
آوارا ہیں عاقبت گریں اسی حال میں

عاقبت فراز مرگ کام چار گرب
آوی جو دے کی پتے سر حریت چاہی

عاقبت ہے زمانہ آئندہ، بات کاں درجہ میں
قول فیصل، قیات کاں عاقبت کے سنی ہر ماں کے

مرگ زمانہ آئندہ میں کام کی اس لیے کہ نہ آئندہ کا
تعلق دنیا سے ہو

عاقبت اچھی ہونا :- اس کا نام بھرنی، حقیقی
درست ہونا، اور صرف فصیح و راسخ

اس سے ہر ماں عاقبت اچھی
جسم کو فصیح و رسد و رازوی اس کی طرف

عاقبت الامرا :- اس کا نام دار و فرکار، حسرتی،
(از لغت)

قول فیصل :- درست اس کا کوئی تعلق نہیں، عربی
واں جہتہ تا کہ نہیں جو دیا ہو

عاقبت اندیش :- اس کا نام پر نظر رکھنے والا
وعدہ اندیش، وہ شخص جو ہر کام کو خوب سوچ کر کرے

کرنا، پہنچے پر نگاہ رکھ کر کام کرنا، دینے والا
وہی اعطاء، صفت تسلیم آتے طبقے کی زبان

محل مشہور :- میان میں، تران کے پیر عاقبت اندیش
زرگ تھے کہ باکر زاب کا مزاج و سر

کی سہا نہیں رکھا، کر حق لوگوں کی زبان پر کر و
سلوک بہت اہم، و تو :- باقی چھوڑ دیا، کچھ

چاہو :-
(دور اور گہری)

قول فیصل :- اس کی نسخی صورت عاقبت میں
میں دیکھیں

دل، عاقبت اندیش کہ شخص زحمت
پکڑے، سیکھوں اس میں، و ہر

عاقبت اندیش :- کام کو سچا پہنچے
رکھا، سوچ کر کے ہر کام کرنا، وعدہ اندیشی کا

زکیب، عاقبت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل مشہور :- اس کی صورت، اندیشی پر دہی عود

سرن کہ کے دم ٹھانے میں
قول فیصل :- اس کی نسخی صورت، عاقبت اندیش

عاقبت سنجشوا :- خدا سے سعادت کاں
ہونا :- اور صرف، تسلیم، استقلال

محل مشہور :- عاقبت سے بڑھا ہے، باپ کی ہونا
نہیں پوچھے تو عاقبت عاقبت کے اور الفاظ

قول فیصل :- کھو، اکی ملکہ بھنا، بھی ہو
بہ نہ چینی ہی سے کام آئے گی

کیا یہ دنیا عاقبت بھنا، نیم
عاقبت بخیر ہونا :- اس کا نام اچھا ہونا، حقیقی

درست ہونا، اور صرف فصیح و راسخ
محل مشہور :- دنیا میں تو غیر حق صورت سے کرنا

میں بڑھتی اب خدا سے، عاقبت کو عاقبت کیر
عاقبت بگاڑنا :- عاقبت خراب کرنا، اپنی

آحوت کو برباد کرنا، خدا کی نافرمانی کر کے عاقبت
کاسخن ہونا :- اور صرف فصیح و راسخ

محل مشہور :- باپ کو ناحوش کر کے کون اپنی عاقبت
بگاڑ رہے ہو، عاقبت مانی مانگو

قول فیصل :- اس کا لازم و عاقبت کرنا
میں راسخ ہے

عاقبت کا توشہ :- توشہ آخرت، سال یکم

عاقبت کا توشہ :- توشہ آخرت، سال یکم

عاقبت بنانا :- عاقبت کا نام رکھنا
میں، خیر عاقبت بنانا، و ہر دین کے ساتھ عمل کرنا

اور صرف، عاقبت بنانا
محل مشہور :- تم کو اگر اپنی عاقبت بنانا ہے تو اپنے

باپ کی عاقبت کرو :-
عاقبت چاہئے، عاقبت بنانا

عاقبت چاہئے، عاقبت بنانا
دہریہ صفت میں سراسر ہے

قول فیصل :- اس کا لازم، عاقبت بنانا بھی
پہنچے میں

عاقبت خراب کرنا :- عاقبت بگاڑنا، و
صرف، فصیح و راسخ

محل مشہور :- عاقبت میں، عاقبت کر کے کون اپنی عاقبت
خراب کر رہے ہو

عاقبت خراب ہونا :- عاقبت بگاڑنا، و
صرف، فصیح و راسخ

عاقبت کی خراب عاقبت بھی
وہ میں ہوں کہ میں ہر اور دنیا

عاقبت درست ہونا :- اس کا نام یک ہونا،
عاقبت بنانا، اور صرف، تسلیم، استقلال

محل مشہور :- تم اپنے بول کا عاقبت، ان خیرات میں
سے عاقبت کو قتل کرنا، عاقبت کی عاقبت بھی خوش

ہوگی اور خراب بھی ہوگی، عاقبت سے خوش
ہوں گے، عاقبت عاقبت بھی درست ہوگی

عاقبت عاقبت بنانا :- عاقبت بنانا، اور صرف
تسلیم، استقلال

عاقبت عاقبت بنانا :- عاقبت بنانا، اور صرف
تسلیم، استقلال

عاقبت عاقبت بنانا :- عاقبت بنانا، اور صرف
تسلیم، استقلال

عاقبت عاقبت بنانا :- عاقبت بنانا، اور صرف
تسلیم، استقلال

مناجات کا سربراہ بخشش کا وسیلہ، اور دوزخ کو
تسلیم، استغاثہ

خونِ نبیل۔ صاحبِ فرنگ آئینہ نے اس معصوم
بچے سے یہ بھی عاقبت کا نوشتہ لکھا جو دنیا سے گزر
جاتا اور نکلتے ہیں۔ قلمِ اسلام کے سرائق چھوٹے
بچے پر اپنی معصومیت کے باعث بیٹھے جانیے گئے وہ تو بیک
مخادش کر کے اپنے ابا پیکر اپنے ساتھ نہ رہیں گے
جنت میں جانے سے انکار کر دیں گے اور خدا کے قاف
ون پر دم لکھ کر ان کے والدین کو بخش دے گا جس اس
وجہ سے جب کسی کا بچہ سر طاق سے ڈاکے میں تکی ہوئی
دیتے ہیں:

کھنڈوں میں سنی کی کوئی نہ سہیت نہیں اور توشہ
آفتِ بلیقہ زانوں پر زیادہ ہو۔

عاقبت کار۔ باقر، اسام کار، خاد کی ترکیب
فہل الاستان۔

صاحب اس تہذیبی حقے مسدود ہو گئے
دنیا میں نام عاقبت کار رہ گیا عالم
مناظرین، رت وید اور ہوتی ہیں۔
وہا سے جو یہ عاقبت کار سے چلے آتے
عاقبت کے پورے ٹھیکنا۔ عت یکمین
بہت بڑا ہو جاتا، بہت بڑا ہو جاتا، طنز اور
فحش کے محل پر۔ اور حضرت، مرام اور عورتوں
اک زبان۔

یہ عاقبت کے کوئی ٹیکہ کا بودیہ
جو آئی آئے میں ایک اس جاپو میں رہے
قول میں، جلیان کی جاگ بڑا ہو جاتا، جس کو جسے
قلم آتے آتے کے، یہ شعر سے نزدیک ہے۔
حب ہی حب کا، میں نے کچھ دیکھوں کے تو تو
اب آکر کیا بہت کے دیکھنے کو دیکھنا۔ دستان آزان

عاقبت کی خبر نہ رہنا۔ یعنی عرف سے
منازل ہو جانا، سبھی راہ سے جھٹک دینا اگر کسی
میں ہو جاتا۔ اور حضرت، فصیح، راج۔

محل نشہ۔ گردوں بند گان خدا سے ڈھکے
کے جھٹکے ہیں۔ دنیاوی امور میں اسے چھٹکنا
کہ عاقبت کی خبری نہیں رہی۔ دستان آزان
عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔ گرچہ
با آدمی بزرگ شود۔ بیزب کا بچہ آخر
میں بیڑیا پر مالتس۔ بواسطہ وہ آدمیوں میں
وہ کر پڑ جائیگی جن لوگوں کی فطرت میں بدعت
ہو، ان پر نیک لوگوں کی بہت کا کوئی اثر نہیں پڑتا
خادمی قول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نشہ۔ جب خان خانان جیسے امیر کو میری
آپا بھتی کے سبب ماہ۔ خصوصیت رکھنا تھا
شراب کی طرح یہ بات اور کا فرق سے ملتا تھا
کیا اوروں سے کیا گیا۔ گواہی دینا نہایت
اور کفر میں مت سے اس کے اپنے آخر میں
میرے چہرہ پر زنگوارے بھی ہیں۔ ہندو نامہ پر
ہوتا تھا۔ اس نے باپ کی پیروی کر کے آخر میں
اپنے تین آری سے ایک تک مطون درود لکھا۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود۔ شد وید اور
عاقبت گندی کرنا۔ یعنی بھلا کرنا اور
مرث، عورتوں کی زبان۔

عاقبت میں کام آتا۔ قیامت کے روز
گناہوں کی غفرت میں اور دنیا بقیہ میں معاون
ہوتا۔ اور حضرت، فصیح، راج۔

محل نشہ۔ میں ایاں لوں کی برہ ایاں لوں کی
بر عاقبت میں میرے ہوتے۔ رت وید انھوں

عاقبتی جوڑا۔ وہ جوڑا جو مرد کے کا دوت
کو خواب بچانے کی غرض سے کسی محتاج کو مرد
کے سیدم یا پالیسی کے موقع پر بطور خیرات
دیتے ہیں۔ اور وہ عورتوں کی زبان۔
محل نشہ۔ اور وہ مرد کی وصیت تھی کہ میرا عاقبتی
جوڑا سرور دیا جائے۔

قول نبیل۔ اسی کو عاقبت کا جوڑا بھی کہتے ہیں
عاقبت قرعہ۔ دیکھو ہم دیکھو خیم، ایک تیر تیر
دانی ذلہ اور بڑا نام جو دانتوں کے دود اور نظریت
باہ و بیہ کے کا۔ آتی ہے اور آگ کا اثر زائل کر دیتی
سودنا پھر اکثر بازی گروں کو چاہے سند میں جانا
ہو ان کو نہ رکھ سکتے ہیں۔ مزاجا قیصر دوتے میں
حار۔ عربی، مذکور، راج۔

عاق کرنا۔ (دستی) نافرمانی کی وجہ سے اپنی
وہ کو محروم اور شہ ترار دینا۔ اولاد سے قطع تعلق
رہا ہے کہ نافرمانی کے سبب اپنی ولایت سے فارغ
رہا۔ اور حضرت، فصیح، راج۔

میں ابھی تو کہ عساق رہی گا
بیریاں دہری دہری جبریل کی نق
قول نبیل۔ اس کا لازم ماق ہوتا بھی راج۔
فصیح۔

تیرے لیے ہم نے عزیزوں سے بھاری
اس ذات دیا اس کے کچھ عاق ہوتے
عاقبت۔ دیکھو ہم، قتل شدہ مجھ دار و دانا
عربی، مصنف، مذکور، فصیح، راج۔

محل نشہ۔ حضرت آدم کا بہشت میں رہنا جیسے کسی
لوگوں کے پیٹ میں رہنا اور دنیا میں آنا کو بچا
ہو نا اور عصمت کے سنی یہ ہیں کہ وقت پہمیش
سے مرنے کے وقت تک کوئی گناہ نہ کرے۔

مات کی ذمہ داری ہیں جو اودہ کوئی حائل اس وقت کے کسی فعل کو گنا مکہ سکتا ہے۔
 رکلاہ اللہ پیر چہ نزان مل ست عاتیدہ۔
 اہل تہریک تو اس سے نکلتی جو یہ بات
 خود تہریک سے حاصل ہوا حائل ہوا
 قول فیصل۔ اس کی تائید عاتقہ میں اودہ میں
 نصیح و راسخ ہو۔

بڑی عاتقہ ہے بڑی دودہ میں جو
 کہ فکر اپنی معذرت کا تہریک میں جو
 حائل کی فارسی جو عاتقہ اسد جمیع عاتقہ
 راسخ و نصیح ہو۔

ہر مسئلہ میں ہند کافی ہے۔
 حائلوں کو نفع دانی ہے (کافی علم)
 عالمی راہ اشارہ کافی ست۔
 اور یاد کیا۔ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اشارہ
 کافی ہوتا ہے۔ فارسی معقول و نصیح۔ راسخ
 حاق نامہ۔ وہ دشاویز جو تاہرانی
 کہ فرزندہ سے فارغ کرنے اودہ داشت ست
 محرم کر کے ہے اس یلپیک حرفت کی جسے
 حمل ہے۔ کسی نے کہا ہے حائل کے ان حاق نامہ
 تہذیب اور میں نے کہو ادیا جس کا رد کیا ہوا
 کہ وہ اپنے عقیدہ کی خبروں سے بھی گئے۔
 عاتقہ نامہ۔ عقل مندی کا عقل مندوں کا
 ایسا فارسی و صفت و نصیح و راسخ۔

داتا کے ہیں لب و لہذا
 دوت جو کلام حقائقہ
 چلتے ہیں پر یوں سے سلیہ کی صورت
 جنوں میں ہو کیا ہفت کا نہ ہوا
 عاتقہ۔ ایک قوت کا نام۔ قوت ماقبلہ

عربی، برنت تبسم یافتہ جسے کی زبان تفسیر
 یونہی حق کے قواسم نفوس
 کچھ ضرورت ہے حق بر نفوس
 ایک کام میں جو سحر نام
 فکر کرتا ہے اس کا کام
 داپہ۔ عاتقہ جو مافطہ ہے
 اور بھی کچھ ہیں اسے ہست ہے (برنت تفسیر)

عاتقہ۔ اکبر سوم، سجد کے ایک گوشے میں
 عبادت کے واسطے بنیئے والا، اعتکاف کرنے
 دواہ، سکف، گوشہ اثنی عشری، صفت لڑائی
 قول فیصل۔ اودہ میں زیادہ تر شکف کہتے ہیں۔
 عالمی راہ اشارہ کافی ست۔
 خدا کا نام۔ عربی، تذکرہ نصیح و راسخ۔

محمل ہے۔ خدا عالم جو کہ میں نے بھی تھاری بڑی
 نہیں پایا۔
 عالمی راہ اشارہ کافی ست۔
 کیا ہو، صاحب علم، فاضل، عربی، تذکرہ
 نصیح و راسخ۔

عالم میں یہ جہیم ہیں یہ باخبر ہیں یہ قدرت
 نقادہ اک تا عمر گراں پایہ
 تھا یہ اک عالم مسلم و غیر
 قول فیصل۔ اس کی عربی جمع ملا اودہ فارسی جمع
 عالمی راہ اشارہ کافی ست۔
 کہتے جو خوش ان مامان تو م کو کویں
 بجا وہ ہیں کہ جو گری ہوئی قوت نہادیں
 اودہ میں باعتبار عمل، عالموں، راسخ ہے۔

کسی قدر تعین سے جو عالموں کی ہے خبر
 اس قدر مرکز سے تھا تھانہ شلانی ذخیرہ
 عالم کا اطلاق علم دین حاصل کرنے والے پر زیادہ

ہو، جو عبادت کو نام کی شوق سے ہو ہر
 عالمی راہ اشارہ کافی ست۔
 عربی، تذکرہ نصیح و راسخ۔

مرغ لو دیکھا تو عالم پر کر جاہ
 آمینہ نہ ہے خود آئینہ ساز کا فیم آباد
 قول فیصل۔ سوئے ذات خدا سے ہر وہ چیز
 عالم جو خدا نے پیدا کی ہو کہ عبادت دنیا کے
 شاہ سے خدا کی قدرت اودہ میں کی ذات عالم
 حاصل ہوتا ہے اس سے، جان لو عالم سے پیدا ہوتا۔

یہ لفظ فاضل و بیخ سوم کے وزن پر جو ہم آہ
 کا نام دینا ہے۔ صاحب فرنگ، آئینہ لکھتے
 ہیں۔ اس لفظ کی تحقیق میں بعض محققوں کی
 رائے ہے کہ فاضل و بیخ سوم، ایک خاص وزن
 جو اسم آد کا نام دیتا ہے جیسے حاتم
 (بیخ فو قانی) یعنی مائیختہ میں نام
 بنی مائیختہ ہوا۔

عالمی راہ اشارہ کافی ست۔
 انواع مخلوقات، عربی، تذکرہ نصیح و راسخ۔

ذرا سچ میں جیسا اور یہ نظر دیکھتے ہوا
 کہ دل کے ساتھ اک لا رہو اکیچہ جاؤ عزیز
 من کی دوت سے جو تجھ پر ہر شب
 میں غرت تو ہو گا اک عالم اور ہر شبا
 عالمی راہ اشارہ کافی ست۔
 نصیح و راسخ۔

یہ جوانی شباب کا عالم
 خواب میں جیسے خواب کا عالم
 عالمی راہ اشارہ کافی ست۔
 کے ساتھ، حال کیفیت رحمت۔ عربی، تذکرہ
 نصیح و راسخ۔

محل صبر۔ فان غاناں کے پاس جلی کشیاں کل پھین
تھیں۔ انھیں کو چھوڑ دیا۔ اور صبر سے باؤ پر جانا تھا وہ
موج کی طرح چلے اور ہم میں تیر کے پے پر جا پھیں۔ اگر
کی ہر سات نے ایک چھینٹا کو یوں کا مارا اور پلے پلے
پر بھی اور چھوڑ کر لوت آگئی۔ بیاوردل کا عالم تھا
کہ کھینے پانی کی طرح ابلے پڑتے تھے۔ (درد بار کبریا)
عالم یہ۔ سان، نظر، صورت حال، عربی، مذکر
نصیح، راج۔

خک مل پھر نہ ہرہ شمع چپ، بالیا اس
جی ہر آیم لم گر مر باں دیکھ کر تنم کنہ
قول فیصل۔ تناخا، سیر، چین اور لطف بھی معنی
کھتے ہیں۔

چھٹی رنگ کا اپنے وہ دکھا کر عالم
ایک عالم کا جو دل کے نکل میں چپ
بہ غیرت قر کے ہیں سبیل کو بعد مرگ
عالم ہے۔ جاذبی کا ہمارے قیام پر
مذہب ذیل اشد میں من، وہ پ، اردن، جون
اور ہمارے معنی بھی کھتے ہیں۔ آپ کے ساتھ مستقل ہو۔

چرخ مینائی پہ اک بنر پر کا عالم
خلق صبح پہ اک لالی پری کی صورت
عالم ہے اسے وہ مدد تھو پر
شہروں میں ہے شہرت کیسی
بیا آئی جو عالم جو گل و سرین و سرین
جان چین نازاں میں اپنے اپنے جون پر
عالم بہ صورت، انداز، رکھن، عربی، مذکر
نصیح، راج۔

وہ یوں میں وہاں سے عاں احوال
عالم ہے بیان و عاں وہ کا
قول فیصل۔ لفظ عجب کے ساتھ دیکھن و لکھن

یا دیکھپ ساں بھی معنی کھتے ہیں۔
عالم عجب کھنے میں تھا آب و تاب کا
چچہ بچھا رہا تھا چراغ آفتاب کا
عالم یہ۔ لفظ عجب کے ساتھ حال غریب
برای ماں عربی، مذکر، نصیح، راج۔
کل عجب عالم سے اس کو چے میں تھا جگہ پڑا
لہذا اک سیلے پہ تھا اور دوسرے کھتے تھے
دیکھا سے برہم سے دیکھے
دوں عالم کا عجب عالم پر

قول فیصل۔ داند عالم، یا کچہ اور عالم بھی
ان معنی میں ہوتے ہیں۔

کیا تے دوستوں سے گروہی آج
دشمنوں کا کچہ اور عالم ہے
عالم یہ۔ قسم، جنس، نوع، صفت، جیسے
دیگر راکے بل کہ درو از عالم یا من سفید است
فارسی۔ (دفرنگ صفیہ جو از ترک جا بگوری)
قول فیصل۔ اس معنی میں اس لفظ کا تعلق اردو
سے نہیں ہو۔

عالم یہ۔ مانند، نظیر، مثل، عربی، نصیح، راج۔
نویاں ہیں تو ہیں اس عالم تہید میں
اک مگر ناز سے یہ کم سنہ خوب نہیں
عالم آجہام۔ جموں کی دنیا، یہ دنیا جس
میں آدمی جسمیت آتا ہو، عربی، الفاظ، فارسی ترکیب
نصیح، راج۔

اندازہ ہر سے سیر عالم اجسام کو
دھوپ سر پر آئی اٹانہ اب عالم کو
محل صبر۔ عاں مجرہ کا عالم اجسام میں آتا
دن آدائی دخت و دیواچی ہے دشت و شمع
عالم آرخارح ہے۔ مدوں کا جان، وہ جان

جان سے رو میں دنیا میں آتی ہیں۔ عربی الفاظ، مذکر
ترکیب، نصیح، راج۔
محل صبر۔ جب وہ عاں کب ل عالم اردو سے
کشور، اجسام کی طرف پاتا تو فصاحت کے فرشتوں
نے باغ قدس کے چروں کا تاج سجایا۔ (آجیات)
عالم اردو اح۔ فاعل، راجہ، چاندی، عنصر
عربی، مذکر۔ (دفرنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام قلم سے لڑباؤں نہیں ہو۔

عالم اسباب۔ سببوں کی دنیا، یہ دنیا جس
کے تمام کام سببوں پر موقوف ہیں دنیا میں جو کام
ہو تھے اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، نصیح، راج۔

عاقی و طلبہ ہر گن اندہ چو کچ چن
پانچے اسباب، نا عالم اسباب میں
ہنس رہی تھیں جا بھاڑی ہوئی قریب تھا
عالم اسباب کی نیر غیبوں کا کچھ کر مزاج
عالم آفرین۔ عالم کو کچھ نے والا، دنیا کو کچھ
کرنے والا، عاں، سورج کی صفت، فارسی
ترکیب، نصیح، راج۔

ہو دے شرف اندوز ترے طالع سے
ہر سالی حل میں ہر عالم آفرین
قول فیصل۔ یہ ترکیب اکثر لفظ کی صفت میں
نزار پاتی ہے۔ یعنی لفظ عالم آفرین کہتے ہیں۔
عالم الغیب۔ غیب کی باتوں سے آگاہ، خدا
وہ ہم۔ عربی ترکیب، مذکر، نصیح، راج۔

محل صبر۔ ایک دیکھی تفسیر سے میرے والد نے
پوچھا کہ آپ کی کیا مراد ہے کہ آپ کب تک بھتا کہ
کو انتقال فرما لیں گے؟ فرمایا عالم الغیب خدا کی
(درد بار کبریا)

عالم پسند ہونا یا ہونا۔ سب کو پسند ہونا۔
اردو صرف فصیح و رائج۔

اپنے سخن کا کوئی شاخاواں نہیں پھر
ہے معتبر وہ بات جو عالم پسند ہے
اسی نقاب رخ سے جو اس جتنے اعدا
عالم پسند مذہب و مسلک ہو گیا ہیں
عالم پناہ :- جاں پناہ وہ شخص جس کے
مخلوق کو اس نے دنیا میں بادشاہ و خاں ترکیب
صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ بولے کہ اسے شاہ عالم پناہ
کہنی آپ کی بات کا ہے غور و تامل
قول فیصل :- دنیا کی ہر بات کے سلسلے میں مشر
عام پناہ :- بادشاہ عالم پناہ سے مراد امام
حسین علیہ السلام ہوتے ہیں کہیں کہیں رسول
اور دیگر ائمہ بھی مراد ہوتے ہیں مگر جب باطن
میں شاہ عالم پناہ سے رسول مراد ہیں۔

گھیرے ہے فوج حشر عالم پناہ کو
کتاب تقیوں سے بیادوں کی راہوں
عالم تاب :- دنیا کو جیتنے والے ان اقات
کی صفت مذہبی ترکیب فصیح و رائج
صیح دم درد ازاد خاد گھلا
نہر عالم تاب کا دم گھلا
عالم تاب ہونا :- دنیا کو جیتنا۔ اردو
صرف فصیح و رائج

ان میں ایک آفتاب لاس جو
دیر پھر یہ دور طالع جو
کوئی واقعہ نہیں حقیقت سے
سب کے سب آفتاب میں موزے
اس سب آفتاب اختلاف تام

مختلف ہیں دنیا کے کلام
مختلف ہیں یہ ایک ملک
بچے سے خالی اس میں کچھ نہیں
جو رہا ہے یہ آگ سے بریز
مستقل ہو رہی ہے آتش تیز
ایک اس چرخ کا دھواں بھی
روشنی اس سے یہ نکلتی ہو
عین کہتے ہیں جو رنگ کباب
بس دی ہے سحر عالم تاب
(راج نظم مستعار)

عالم تصویر :- سکوت اور حیرت کا منظر
فارسی ترکیب فصیح و رائج۔

شیخ چپ آئینہ حیران ہو عاشق تشدد
وہ کیا عالم تصویر تری مغل جو
عالم تنہائی :- کس پرستی کا عالم۔ شہنام کی
فارسی ترکیب، مذکر فصیح و رائج۔

میں ہوں اردو عالم تنہائی جو
میں ہوں اور یہ دل بولتی ہو
عالم تہ و بالا کرنا :- اندھیر بھانا، دنیا کو
اٹ پلک کرنا، اردو صرف فصیح و رائج۔
میں بھی نکل کے قہر سے دیوار دیکھیں
وہ کو کیجئے تہ و بالا کی طرح

عالم تہ و بالا :- عالم آخرت۔ دوسری دنیا
جو لا زوال ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان

عالم خبر و ت :- صفات خدا کا مرتبہ
چونکہ خبرات کے معنی عظمت و بزرگی کے آتے
ہیں اس وجہ سے عالم عظمت و جلال اس کے
ایک مرتبہ و قدرت کو حقیقت محمدی و متعلق برحق

صفات ہوں عالم خبر و ت کہتے ہیں۔ لغتوں کی
اصلاح۔ (فرنگی مصنف)
عالم خیانت :- جذوں کی دنیا میں جھوٹ
پرست و خیرہ کی دنیا۔ عربی، مذکر۔ (فرنگی مصنف)
قول فیصل :- اہل گنہ نہیں بولتے۔
عالم جوانی :- شباب کا زمانہ مذہبی ترکیب
فصیح و رائج۔

مرکب مرا عام جوانی :-
مطلب ترا شرح من ترانی فوق تہائی
عالم چھانا :- سکینہ طاری ہونا، حالت قمر آہ
سورت و کھائی دینا۔ اردو صرف
فصیح و رائج

محل حب :- آہ یہ وہ چمن تھا جس میں سدا بہر
رہی تھی تر آج نزاں کا عالم چھایا ہوا ہے۔
(در سالہ تویذ مشرقی نور پور)
عالم حیرت :- حیرانی کی حالت عربی الفاظ
فارسی ترکیب فصیح و رائج۔

مگر وہ کوئی نور نام حیرت کو کیا ہو
پاتا نہیں اسے کو فلک اوندھ رہا ہو
عالم خاک :- دنیا میں جو دنیا جس میں پیدا
ہونے کے بعد انسان چھوڑ دینا۔ راجہ
نارنگا ترکیب، مذکر فصیح و رائج۔

محل دنیا :- اسی ہم رنگ اور ہم پیر و ہمیں عالم
یہ ہے بہت کم عالم خاک میں آتی ہیں دنیا کو
عالم خلق :- مومنوں کی اصلاح میں مدد کرنے
جن میں نام توں مقدار کثرت اور انداز سے
کو دخل ہو۔ عربی، مذکر۔ (فرنگی مصنف)
عالم خواب میں ہونا :- سوکنا، غفلت ہونا
غفلت میں پڑے ہونا۔ اردو صرف فصیح و رائج

ہیئت بہترین میں تھیں
دوایں دورہ بھی نہیں نکلتا
جمع خالق نے کی برکت سے
کے ساتھ تمام قدر سے

میں یوں ہی۔ کبیر میں بھی
جمع خدا کی ضرورت تھی اور اس قدر
عالم کون۔۔۔ عادی جودات، دراصل
فادسی ترکیب، پیغمبر رفتہ پیغمبر کی زبان۔

قول مہمل۔ چونکہ کور کے معنی است و موجود ہیں
وردیائیت سے بہت ہر ذیوں کہوں کہ کون
یہی عادت یعنی یہ نہ تھی میری گئی اور اس
سے یہ نام رکھا گیا۔

عالم کون و فساد۔ دکائیے، دیا عالم فانی
فادسی، اندر تیرم یا نہ پیغمبر کی زبان۔
عالم کیفیت۔۔۔ رافاقت، حق کا عالم فادسی
ترکیب کا ذکر فصیح، راجح۔

روح درج مدوں یاہ سرخوش شباب
عالم کون سے عالم نری، نگہانی کا کمر
عالم گروہ۔ دنیا بہرہ پر ہونے والا، عالم
تسلیم الامتوان۔

عالم گیراٹ جان کر لینے اور فتح کرنے والا۔
غیر انشان۔ فادسی ترکیب، فصیح، راجح۔
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
فادسی ترکیب، فصیح، راجح۔
سب سے بہتر میں آئے، عالم کون

کیا دونوں کو تعجب سے نہ لے جائے؟
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں پیغمبر کے ذوالی کی بنیاد اس کے وقت سے پڑی۔

سین سے دیکھیں ساد۔۔۔ ساد میں یہ دیکھنا
کہ عالم کون سے عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

دونوں کا میں علم عالم ملکوت
سن کے میں کہ جو علم ملکوت
قول مہمل۔۔۔ ساد میں یہ دیکھنا
کہ عالم کون سے عالم کون، عالم کون

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
عالم کون سے عالم کون، عالم کون، عالم کون
نہیں، نہ جیسے، نہ۔

فارسی اندر گزشتہ فصیح و راجح

یہ ہے حقیقت ہم عالم وجود
وہ ناشی سے میری طرارت ہے ۱۴۱

عالم ہستی ۱۔ زندگی کا عالم دنیا و ناری ترکیب
دیر فصیح و راجح

سازدہ گزشتہ عالم ہستی وہی ہے کیا نہیں
یہ تبارک یاد کرتے ہو بھی یا نہیں عزت کھنڈ
عالم ہونا اس حالت ہزار صورت و کیفیت ہونا
اردو صورت فصیح و راجح

۱۔ نہ جوتے تھے کہیں یا کہیں میں آتے ہیں
یہ وہ عالم تھا جہاں عالم ہستی
سے عکس رنگ سے جھلکی جو سہری پانکھ میں
گھونے بار پر عالم ہستی کی گھونک کا آتش
عالم ہے یہ ہمارے ہفت ہے اردو صورت
فصیح و راجح

عالم ہے اسے سرور و تجر پر
شہر میں ہے شہرت کیسی

عالم ہیولانی ۱۔ آدی عالم عالم و جہانم
فارسی ترکیب اندر گزشتہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

مقل ہی خیر زن خرد و نقصان
خوارہ ایک عالم ہیولانی خندان گھنڈی

عالمی ۱۔ دنیاوی دنیا کا عالم دنیا کا رہنے والا
عالم لکیر

قول فیصل ۱۔ زیادہ تر مقل ہیولانی زبانوں پر ہے
ہیے روس بالادان کہتا ہے کہ ہم عالمی (مقل ہیولانی)

عالمی ۱۔ عالمی کی طرح عالم کے رہنے والے
فارسی اندر گزشتہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

قول فیصل ۱۔ اکثر مقل ہیولانی زبانوں پر ہے
عالمی ترکیب فصیح و راجح

کی ترکیب سے مستحال کرتے ہیں

عالی ۱۔ جلد مرتبہ جلدی رکھتے دو عالمی
صفت فصیح و راجح

مقل ہیولانی ۱۔ مقل ہیولانی زبانوں پر ہے
صفت سے نہیں کہہ سکتے عالمی زبان

قول فیصل ۱۔ ہر رنگ کے ساتھ اس کا صورت ہے
جیسے مرتبہ عالمی ہونا صورت عالمی ہونا

پس روایت بھی اس سے کہ عالمی
ہر چند کہ مرتبہ ہے عالمی صورت کھنڈ

اپنی عورتوں کا صورت عالمی
دل کا چشمہ ابن نہیں سکتا کھنڈ

عالی ۱۔ نظم کے واسطے عربی فصیح و راجح
قول فیصل ۱۔ جاب عالمی مزاج عالمی عالمی جاب

دیگر ترکیبوں سے ہوتے ہیں

عالمی جاب آپ میں اور یہ جاب
عکس کتاب علم کے باجرت کھنڈ

حکمت کے آسمان پر جاب ہیولانی
کو سلسلے سے آفتاب کی ایک تباہی کھنڈ

عالمی پانکھا ۱۔ جلد مرتبہ آدی مرتبہ فارسی
ترکیب صفت و تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

مقل ہیولانی ۱۔ خورشید میں خورشید و باب علم و ہنر و ہنر
خندان و تاقی مقل ہیولانی پانکھا خاک ماہ

سید محمد حسین آباد ۱۔ عربی و فارسی و علم و ہنر
عالمی متبارک عالمی خندان و اچھے خندان کا

فارسی ترکیب صفت و تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان
عالمی خندان ہزار ہزار ذوق

عالمی جاب ۱۔ بڑے مرتبہ والا تبارک و بلند
فارسی ترکیب فصیح و راجح

عالمی و جلد مرتبہ مرتبہ و حق آگاہ

قول فیصل ۱۔ اچھے مرتبہ عالمی جاب عالمی جاب

عالمی مرتبہ عالمی گزشتہ عالمی مقام اردو عالمی دستار
ہی مستعمل ہے

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

ترکیب و تعلیم یافتہ عالمی جاب

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

ترکیب و تعلیم یافتہ عالمی جاب

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

عالمی جاب ۱۔ مقام و فصیح و راجح

عالی وقار۔ عالی مرتبہ۔ فارسی ترکیب فصیح رائج
 بڑے فارسی زبان و حال و شمار
 و ادب و عبادت میں ۲۰۰۰
 قول فصیل۔ کہ ۱۰ ہزار کے ساتھ اس کا صرف ہو۔
 بزرگ ان کے ہر چند ہے ۲۰ ہزار
 خدا نے کیا ان کو مسالہ و کار و صلاح
 عالیہ۔ عالی کی تائید، بڑی، بلند، عریض و بلند
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 محل فضل۔ میں جس زمانے میں راست عالیہ ہو گیا
 میں لازم تھا آپ کھڑے ہوتے۔
 قول فصیل۔ کہ عالیہ کی ترکیب میں زبان پر آتی ہے
 اس کی مراد صحیح و بیات و تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 ہے جیسے خبات عالیات۔
 عالی سلطان و عورتوں کا نام بھی ہوتا ہے۔

عالی ہمت۔ عالی بڑی ہمت والا، بلند نظر، صاحب
 برأت، بلند ارادے والا۔ فارسی ترکیب و صفت
 فصیح، رائج۔
 محل فضل۔ صاحب عقلی کے عالی ہمت و دل نے عجیب تیار
 کی مثال دنیا کے سامنے پیش کی و تھوڑی سیجہ افشانی
 عالی ہمت۔ عالی سن، فیاض، دل والا۔ فارسی
 ترکیب، فصیح، رائج۔
 عالی ہمت۔ عالی عقل، بدخوش، سخی و
 معرفت کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ (وہ عظمت)
 قول فصیل۔ صاحب فرنگ آصفیہ نے، سدا کے
 بھائے و سوا لکھا ہے، اپنی لکھنے بہت کم بولتے ہیں
 عالی ہمتی۔ بلند نظری، بلند و مکی اور ہری
 برأت، دلیری، فارسی ترکیب، ہمت، فصیح، رائج۔
 محل فضل۔ غیر اندیش خان کے خلاف یہ بھی معلوم ہوا کہ تم
 نے ابھر کا غم سے زیادہ چیز مینا نہیں جاہل اس سے تھا کہ

بلند نظری اور عالی ہمتی و تہمت و تہمت (وہ تہمت)
 عالی ہمتی۔ سماعت، فیاض، ویرانی، فارسی
 ترکیب، ہمت، فصیح، رائج۔
 تیرا مال ہی کی میں ہی بیان ہو
 ان کے کا ہی ترا ہر سادہ بیان ہو
 عالی ہمتی۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 و بلند ہمتیوں۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
 جناب کا قسم عالی ہمتی
 کام سے ڈنچی بھی تھی اور ہم بھی
 سفر سفر عورت و عورت احباب
 رفیقان صاحب شتم و تہمت
 و بیگانہ سال ہم ان کے (وہ تہمت)
 عالی ہمتی۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عالی ہے بہت مرتبہ عشق حقیقی
 ایسے دہوں و عہدہ انداز تھا
 عام ہمت۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 بلند ہمتی۔ عریض و صفت، فصیح، رائج۔
 نہ وہ عام کی تخصیص نہیں ہے کوئی
 عام ہے کا فرد و پیدا و احاطہ
 عام ہمت۔ سب کے لئے، ہر تخصیص و عریض و صفت
 فصیح، رائج۔
 نہیں کوئی ایسا جو کام ہے
 زمانے میں پیش تری عام ہے
 و کتاب ساری الفاظ کی و عجزات انداز
 عام ہمت۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 محل فضل۔ یہ عام خبر ہے کہ کل جائز دیکھا گیا۔
 عام ہمت۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 کم ہے ترا صاحب زمانے یہ عام

کے بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 عام ہمت۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 تہمت، بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 ہمتی، بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 خبر ہر گھڑی عام کی عام کی
 ہمتی، بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 عام ہمت۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 ہمتی، بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 قول فصیل۔ زیادہ ترا سنی میں عام کی تہمت
 زبان پر ہے۔
 عام ہمت۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 رائج۔
 محل فضل۔ ہمارے ملک کا عام طریقہ ہے کہ باج
 گاہے سے برات جاتی ہے۔
 عام ہمت۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 فصیح، رائج۔
 محل فضل۔ وہ (تہمت) دل کا مضبوط اور
 بہت کا پورا تھا اور جس کام کا اور اور کرتا
 اسے تکلیف تک پہنچانے بغیر نہ چھوڑتا تھا عام اس
 سے کہ وہ کام کیا ہی دشوار انداز میں کی امکانی
 وہ سے باہر ہو کیوں نہ ہو۔
 (وہ تہمت) نظر۔ تہمت و تہمت و تہمت
 عام ہمت۔ بلند نظری، بلند ارادوں والا، میں کے
 جناب اہل باب کا انتقال ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
 چاہنے والے چچا کے انتقال کی وجہ سے اس زمانہ کا نام
 عام الحزن رکھا۔ عربی ترکیب، رائج۔
 قول فصیل۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیان جناب
 ابو طالب کا کچھ تذکرہ کر دیا جائے تاکہ یہ بات بھی
 عرب و مدینہ ہو جائے کہ آنحضرت کو وفات بعد اب

